14
سلسلة خدمة الحديث النبوي

اُردو شرح

جَمعُ الفوائِد

مِن

جامع الاُصُول و مجمع الزّوائِد

www.KitaboSunnat.com

تالیف: امام محمد بن سُلیمان المغربی (م ۱۰۹۴ھ)

ترجمہ: مولانا محمد احمد دلپذیر

تخریج وشرح: شیخ الحدیث حافظ محمد عباس انجم گوندلوی

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السُنّہ
پبلیکیشنز۔ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

اردو شرح

۱۴
سلسلۃ خدمۃ الحدیث النبوی
جلد 4

جمع الفوائد

من

جامع الاصول و مجمع الزوائد

صحیح البخاري	موطا مالك	مسند البزار
صحیح مسلم	معجم الطبراني الكبير	مسند احمد
سنن الترمذي	معجم الطبراني الاوسط	زوائد رزين
سنن النسائي	معجم الطبراني الصغير	سنن الدارمي
سنن ابي داؤد	مسند ابي يعلي الموصلي	سنن ابن ماجة

تالیف امام محمد بن سلیمان المغربی م ۱۰۹۴ھ

ترجمہ: مولانا محمد احمد دلپذیر تحقیق و تخریج: شیخ الحدیث حافظ محمد عباس انجم گوندلوی

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی ﷾ نظرثانی: عبداللہ یوسف ذہبی

انصار السنّہ
پبلیکیشنز لاہور

اسلامی اکادمی الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور
042-37357587

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق
انصار السنۃ پبلیکیشنز (رجسٹرڈ)
محفوظ ہیں

نام کتاب: [illegible]

امام محمد بن سلیمان المغربی (م ۱۰۹۴ھ)

مولانا محمد احمد دلپذیر   تحقیق و تخریج: شیخ الحدیث حافظ محمد عباس انجم گوندلوی

اہتمام: محمد رمضان محمدی   محمد سلیم جلالی
ناشر: ابو مومن منصور احمد
اسلامی اکادمی ۱۷۔ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور 042-37357587

Dar-us-Salam
486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

پروفیسر عبدالقیوم لائبریری
کتاب نمبر ...102543...
دارالمعارف ریسرچ سنٹر لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

كتاب الحدود	حدود کا بیان
✿ الحث على إقامة الحدود ودرئها والشفاعة فيها والتعزير	حدود قائم کرنے کی ترغیب، حدود کا دفاع کرنا، اس کے متعلق سفارش کرنا اور تعزیر کا بیان ---------- 7
✿ إثم القتل وما يبيحه وقاتل نفسه	قتل کرنے کا گناہ، وہ امور جو قتل کرنا جائز قرار دیتے ہیں اور اپنے نفس کو قتل کرنے کا بیان ---------- 14
✿ القصاص في العمدوالخطأ وبين الولد والوالد والجماعة	قتل عمد اور قتل خطاء، باپ بیٹے کے درمیان، جماعت اور ایک کے درمیان ---------- 28
✿ والواحد والحر والعبد والمسلم والكافر.	آزاد غلام کے درمیان اور مسلمان اور کافر کے درمیان قصاص کا بیان ---------- 28
✿ القتل في الجنون والسكر وبالمثقل والطب والسم وقتل الزني وجناية الأقارب وما هو جبار	جنون اور نشہ کی حالت میں قتل کرنے، ثقیل چیز یا طبابت کے اور زہر کے ذریعے قتل کرنے اور زانی کے قتل کرنے اور اقارب کے جرائم اور جن اشیاء کا جرم رائیگاں ہوتا ہے ان کا بیان - 38
✿ قصاص مادون النفس والعفووالقسامة وإحسان القتلة	قتل کے علاوہ زخموں کا قصاص، معاف کرنے کا اجر، قسامت (یعنی قسم لینا) ہر چیز کے ذبح وغیرہ میں عمدہ طریقہ واحسان کرنے کا بیان ---------- 46
✿ الديات في النفس والأعضاء والجراح والجنين وما يتعلق بذلك	قتلِ نفس، اعضاء، زخم اور جنین کی دیت اور اس کے متعلقات کا بیان ---------- 63
✿ حد الردة وسب النبي ﷺ	مرتد کی سزا، نبی کریم ﷺ کو معاذ اللہ گالی بکواس کرنے کی سزا کا بیان ---------- 87
✿ حدالزنا في الحر والعبد والمكره والمجنون والشبهة وبمحرم	زنا کی حد آزاد اور غلام پر اور جس پر جبر کیا گیا ہو یا وہ دیوانہ ہو اور وطی شبہ کے ساتھ ہو یا محرم سے زنا کا ارتکاب کیا ہو ان امور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

	کا بیان	97
الحد في اهل الكتاب وفي اللواط والبهيمة والقذف	اہل کتاب پر ہم جنسی، چوپائے سے شہوت رانی اور بہتان تراشی کی حد کا بیان	122
حد السرقة وما لا حد فيه	چوری کی حد اور وہ چیز جس پر حد لازم نہیں آتی ہے	131
حد شرب الخمر	شراب پینے کی حد کا بیان	148
كتاب الأطعمة	**کھانوں کا بیان**	
آلات الطعام وآداب الأكل من تسمية وغسل باليمين والاكل مما يلي واللعق وغير ذلك	کھانے کے برتن، آداب۔ بسم اللہ کہنا، دائیں ہاتھ سے کھانا ہاتھ دھونا، سامنے سے کھانا، انگلیاں چاٹنے وغیرہ کا بیان	157
ماورد في أطعمة مخصوصة من مدح وإباحة وكراهة وحكم المضطر وغير ذلك	مخصوص کھانوں کی مدح، اباحت یا کراہت اور اضطرار والے کا بیان	179
كِتَابُ الأَشْرِبَة	**مشروبات کا بیان**	
الشرب قائما ومن فم السقاء والتنفس عند الشرب وترتيب الشاربين وتغطية الإناء وغير ذلك	کھڑے ہو کر پینا، مشکیزے کے منہ سے پینا، پیتے وقت سانس لینا، پینے والوں میں ترتیب رکھنا، برتن ڈھانپنا وغیرہ کا بیان	199
الخمور والأنبذة	شراب اور نبیذ کی اقسام کا بیان	208
الانتباذ في الظروف وما يحل منه وما يحرم وحكم الأواني	برتنوں میں نبیذ تیار کرنے کا اور اس میں سے حلال وحرام کا اور برتنوں کے احکامات کا بیان	232
كتاب اللباس والزينة، الذهب والحرير والصوف والشعر ونحوهما	لباس، زیبائش، سونا، ریشم، اون اور بال وغیرہ کا بیان	239
آداب اللبس وهيئته	پہننے کا ادب اور شکل وہیئت	250
أنواع من اللباس والوانها وحيث يطلب اللبس وتركه	لباس کی اقسام اور رنگ...... لباس طلب کرنا اور ترک کرنا	263
لبس الخاتم	انگوٹھی پہننے کا بیان	279
الحلي والطيب	زیورات وخوشبو	289

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الشعور من الرأس واللحية والشارب	سر، داڑھی اور لبوں کے بال ---------------- 297
الخضاب للشعر واليدين والخلوق	بالوں اور ہاتھوں کے لیے خضاب اور خوشبو کا بیان ---- 305
الختان وقص الاظفار ونتف الإبط والاستحداد والوشم وغير ذلك	ختنہ کرنے، ناخن تراشنے، بغل کے بال اکھاڑنے، زیرِ ناف لوہا استعمال کرنے اور جسم وغیرہ میں سرمہ بھروانا وغیرہ کا بیان 313
الصور والنقوش الستور	تصاویر، نقوش اور پردے لگانے کا احکام ----------- 318
كتاب الخلافة والإمارة وما يتعلق بذلك	**خلافت، امارت اور اس کے متعلقات کا بیان**
ذكر الخلفاء الراشدين وبيعتهم رضي الله عنهم	خلفاء الراشدین اوران کی بیعت کے حالات کا ذکر --- 354
طاعة الإمام ولزوم الجماعة وملوك الجور	امام کی اطاعت، جماعت میں رہنے کا وجوب اور ظالم حکمرانوں کا بیان ----------------------------- 384
كتاب الجهاد	**جہاد کا بیان**
فضل الرباط والجهاد في سبيل الله	سرحد کی حفاظت اور جہاد فی سبیل اللہ کی فضیلت ------ 404
فضل الشهادة والشهداء	شہادت اور شہدا کی فضیلت کا بیان---------------- 424
وجوب الجهاد وصدق النية فيه وآدابه .	جہاد کا وجوب، نیت خالص، اور اس کے آداب کا بیان - 440
أحكام وأسباب تتعلق بالجهاد	وہ احکامات واسباب جو جہاد سے تعلق رکھتے ہیں ----- 451
الأمانة والهدنة والجزية ونقض العهد والغدر	امن، صلح، جزیہ کا معاہدہ توڑنے اور معاہدے کی خلاف ورزی کرنے کا بیان ---------------------------- 472
الغنائم والغلول ونحوه	مال غنیمت اور اس میں خیانت وغیرہ کا بیان -------- 492
النفل والخمس	نفل اور خمس کا بیان------------------------- 508
الفيء وسهم النبي ﷺ	مال فئی اور نبی ﷺ کا حصہ ------------------ 516
السبق والرمي وذكر الخيل	مسابقت، تیراندازی اور گھوڑوں کا بیان ----------- 525
كتاب السير والمغازي	**سیرت ومغازی کا بیان**
كرامة اصل النبي ﷺ وقدم نبوته ونسبه وأسماؤه	نبی ﷺ کے آباؤ اجداد کی شرافت، آپ ﷺ کی نبوت کی ابتدا آپ ﷺ کے نسب، ناموں کا بیان --------- 537

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

❁ مولده ﷺ ورضاعه وشرح صدره ونشؤه	آپ ﷺ کی پیدائش، رضاعت،شرح صدراور پرورش کا بیان ---------- 545
❁ بدء الوحي وكيفية نزوله	وحی کی ابتداءاورنزول کی کیفیت ---------- 556
❁ صبر النبي فِي تَبْلِيْغِهِ عَلَى أَذَى قَوْمِهِ وكسرُهُ الأَصْنَامِ	تبلیغ اسلام پر قوم کی ایذا دینے پر آپ ﷺ کا صبر وتحمل اور بتوں کوتوڑنے کا بیان ---------- 565
❁ الهجرة إلى الحبشة	ہجرت حبشہ ---------- 573
❁ خروج النبي ﷺ......	آنحضرت ﷺ کا طائف کا سفر،قبائل پر اپنے آپ کو پیش کرنا اور عقبہ اولیٰ کا واقعہ ---------- 584
❁ ذكر العقبة الثانية والثالثة	دوسرے اور تیسرے عقبہ کا بیان ---------- 588
❁ هجرته ﷺ إلى المدينة	آنحضرت ﷺ کی مدینہ کی طرف ہجرت کا بیان --- 599
❁ عدد غزواته ﷺ وماكان قبل بدر	آپ ﷺ کے غزوات اور بدر سے پہلے کے واقعات کا بیان ---------- 626
❁ غزوة بدر	غزوۂ بدر ---------- 630
❁ من سمى من أهل بدر (للبخاري)	بخاری میں اہل بدر کے اسماء کا ذکر ---------- 662
❁ غـزوة بني النضير وإجلاء يهود المدينة وقتل كعب بن الأشرف وأبي رافع	غزوہ بنونضیر، مدینہ سے یہود کا جلاوطن،کعب بن اشرف اور ابورافع کاقتل کرنے کے واقعات ---------- 673

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

كتاب الحدود
حدود کا بیان

الحث على إقامة الحدود و درئها و الشفاعة فيها و التعزير
حدود قائم کرنے کی ترغیب، حدود کا دفاع کرنا، اس کے متعلق سفارش کرنا اور تعزیر کا بیان

٥١٧٧ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَدٌّ يُعْمَلُ فِي الْأَرْضِ خَيْرٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنْ أَنْ يُمْطَرُوْا ثَلَاثِيْنَ صَبَاحًا. (رواه النسائی، ٤٩٠٤)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: زمین میں حد قائم کرنا اہل زمین کے لیے تیس دن تک بارش برسنے سے زیادہ بہتر ہے۔'' (النسائی)

٥١٧٨ـ وفي رواية: أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً. (رواه النسائی، ٤٩٠٥)

''اور ایک روایت میں چالیس راتوں کا ذکر ہے۔'' (نسائی)

شرح: ...... یہ بات مسلم ہے کہ گناہوں کی نحوست کی وجہ سے قحط سالی جنم لیتی ہے۔ اور زمین بنجر ہو جاتی ہے۔ مخلوق خدا ہلاک ہوتی ہے، حتیٰ کہ پرندے اپنے گھونسلوں میں بھوک کا شکار ہو کر مرنے لگتے ہیں۔

اب قحط سالی ختم ہو جائے، آسمان کے دروازے رحمت کے لیے کھل جائیں شادابی چھا جائے مخلوق خدا چین میں آ جائے تو کتنی بہاریں دلفریب ہو جاتی ہیں، اسی طرح حدود الٰہی کو قائم کریں تو یہ گناہوں سے روکتی ہیں، جس کی برکت سے آسمان اپنی سعادتوں اور زمین اپنی راحتوں کے خزانے اگل دیتی ہے لوگ پرسکون زندگی گزارتے ہیں۔ (انجاز الحاجۃ: ۷/۵۷۸۰)

٥١٧٩ـ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ مَثَلُ الْقَائِمِ عَلَى حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا عَلَى سَفِيْنَةٍ فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِيْنَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا

''سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حدود اللہ قائم کرنے والے کی مثال اور اس شخص کی مثال جو حدود کے جرم کا ارتکاب کرتا ہے اس قوم جیسی ہے، جنہوں نے قرعہ اندازی کر کے کشتی میں بعض نے اوپر کا حصہ لیا اور بعض کو نیچے کے حصے میں جگہ ملی۔ پس وہ لوگ جو نیچے کے حصے

(٥١٧٧) نسائی: ٤٩٠٤ـ حسن، البانی: ٤٥٥٤ـ بلفظ اربعین، ابن ماجه: ٢٥٣٨ـ احمد: ٨٩٧٣.

(٥١٧٨) نسائی، البانی حسن: ٤٥٥٥ـ موقوف فی حکم المرفوع.

(٥١٧٩) بخاری: ٢٤٩٣ـ ترمذی: ٢١٧٣ـ احمد: ١٧٩٤٤.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الْمَاءِ مَرُّوْا عَلٰى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوْا لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيْبِنَا خَرْقاً وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَإِنْ يَتْرُكُوْهُمْ وَمَا أَرَادُوْا هَلَكُوْا جَمِيْعاً وَإِنْ أَخَذُوْا عَلٰى أَيْدِيْهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيْعًا. (رواه البخاري، ٢٤٩٣)

میں تھے وہ پانی لینے لگتے تو پاس والوں کے اوپر سے گزرتے تھے۔ تو انہوں نے کہا: اگر ہم اپنے حصے میں شگاف بنا کر پانی لیں اور اوپر والوں کو ایذا نہ پہنچائیں تو بہتر ہو۔ اگر ان میں لوگوں کو اپنا ارادہ مکمل کرنے پر چھوڑا گیا تو سب ہی ہلاک ہوں گے۔ اور اگر ان کے ہاتھ پکڑے گئے تو وہ بھی نجات پائیں گے۔ اور بقیہ لوگ بھی نجات حاصل کریں گے۔'' (بخاری)

شرح:...... اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مشکلات میں قرعہ اندازی جائز ہے، اور اختلاف میں دلیل بن سکتا ہے۔

یہ بھی ثابت ہوا کہ اس میں تین فرقوں کو بیان کیا گیا ہے، ایک نافرمانی سے روکنے والا اور (۲) برائی میں واقع ہونے والا ہے۔ (۳) برائی دیکھنے والے انہیں روکا نہیں۔

کشتی میں سوراخ کرنے والوں کو اللہ کی حدود میں واقع ہونے والے قرار دیا ہے۔ اس سے روکنے والوں کو حدود کو قائم کرنے والے قرار دیا ہے۔ اور جو خاموش ہیں، انہیں سستی کرنے والے قرار دیا ہے۔

مقصد یہ ہے کہ حدود کو قائم کرنے سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ انہیں قائم کرنے والے کے لیے بھی اور جن پر حدیں قائم ہوئی ہوں دونوں کے لیے نجات ہے۔ اور اگر یہ قائم نہ کی جائیں تو نافرمان ہلاک ہو جاتے ہیں۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑنے سے معاشرہ سزا کا مستحق ہو جاتا ہے۔

یہ بھی ثابت ہوا عالم کو چاہیے کہ ضرب المثل کے ذریعے بات سمجھائے۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ جب ہمسائے سے تکلیف ہو تو اس پر صبر کیا جائے جب کہ اس سے زیادہ سختی میں پھنس جانے کا اندیشہ ہو۔

جاگیر میں اونچ نیچ ہو تو قرعہ کے ذریعے نیچے یا اوپر کا انتخاب کرنا جائز ہے۔ (فتح الباری: ۵/ ۲۹۵)

٥١٨٠۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ رَجُلًا اعْتَرَفَ عَلٰى نَفْسِهِ بِالزِّنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَدَعَا لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسَوْطٍ فَأُتِيَ بِسَوْطٍ مَكْسُوْرٍ فَقَالَ فَوْقَ هٰذَا فَأُتِيَ بِسَوْطٍ جَدِيْدٍ لَمْ تُقْطَعْ ثَمَرَتُهُ فَقَالَ دُوْنَ هٰذَا فَأُتِيَ بِسَوْطٍ قَدْ رُكِبَ بِهِ وَلَانَ فَأَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجُلِدَ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ آنَ لَكُمْ أَنْ تَنْتَهُوْا عَنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ مَنْ

'' زید بن اسلم کا بیان ہے: ایک آدمی نے اپنے اوپر زنا کا اقرار کیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے کوڑا طلب کیا جو ٹوٹا ہوا تھا۔ فرمایا: اس سے مضبوط کوڑا لاؤ۔ تو نیا کوڑا لایا گیا جس کے پھل توڑے نہیں گئے تھے۔ فرمایا: اس سے کم تر لاؤ تو ایسا کوڑا لایا گیا جس کو استعمال کیا گیا تھا اور وہ نرم ہو گیا تھا۔ آپ ﷺ نے اس سے کوڑے لگانے کا حکم دیا، اور کوڑے لگائے گئے۔ پھر فرمایا: لوگو! اب وقت آ گیا ہے کہ تم حدود اللہ کی خلاف ورزی سے باز آ جاؤ۔ جس نے ان ناپاک اعمال کا ارتکاب کیا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

أَصَابَ مِنْ هٰذِهِ الْقَاذُوْرَاتِ شَيْئاً فَلْيَسْتَتِرْ بِسِتْرِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ مَنْ يُبْدِيْ لَنَا صَفْحَتَهُ نُقِمْ عَلَيْهِ كِتَابَ اللّٰهِ (رواه مالك، ١٥٦٢)

تو وہ اللہ تعالیٰ کے پردہ میں چھپا رہے۔ اور جس نے ہمارے سامنے اپنی غلطی ظاہر کی تو ہم اس پر کتاب اللہ کا حکم نافذ کر دیں گے۔'' (مالک)

شرح: ...... علامہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے اور نہ ہی کسی سند متصل سے یہ حدیث ثابت ہے۔ حالانکہ اس مفہوم کی حدیث بیہقی اور حاکم نے بیان کی ہے اور وہ صحیح ہے۔ تو ابن عبدالبر کی بات کا مطلب ہے کہ امام مالک کی حدیث متصل نہیں۔ دوسری کتابوں کی ہو سکتی ہے۔

قاذورات سے مراد، زنا، شراب، تہمت وغیرہ ہے یعنی ہر قابل نفرت کام یا بات ہو جائے تو اس پر پردہ پوشی کیا کرو، اسے بتایا نہ کرو، اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کر لیا کرو، اگر تم ایسا نہ کرو گے، بلکہ اسے حکام کے سامنے بیان کرو گے تو ہم اس پر حد لگائیں گے۔

ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ پر حد رجم لگانے کے بعد بھی آپ ﷺ نے یہی اظہار خیال فرمایا تھا۔

زیر شرح حدیث میں جس آدمی نے اعتراف زنا کیا تھا وہ غیر شادی شدہ تھا، اس لیے اسے سو کوڑا لگایا گیا تھا۔ (شرح زرقانی: ۴/ ۱۴۶)

٥١٨١۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ادْرَؤُا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنْ كَانَ لَهُ مَخْرَجٌ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُ فَإِنَّ الْإِمَامَ أَنْ يُخْطِيءَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يُخْطِيءَ فِي الْعُقُوْبَةِ. (للترمذی ١٤٢٤، وَقَالَ قَدْرُوِيَ مَوْقُوْفاً وَهُوَ أَصَحُّ)

''سیدۃ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں سے حدود کا دفاع کرو جب تک دفاع کر سکتے ہو۔ اگر اس ملزم کا کوئی عذر ثابت ہو تو اس کا راستہ خالی کر دو۔ اگر حاکم معاف کرنے میں غلطی کرے تو یہ اس کے لیے بہتر ہے اس سے کہ وہ سزا دینے میں غلطی کر دے۔'' (ترمذی)

٥١٨٢۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَقِيْلُوْا ذَوِي الْهَيْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ إِلَّا الْحُدُوْدَ. (رواه أبوداود، ٤٣٧٥).

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صاحب حیثیت لوگوں کی لغزشوں کو معاف کر دیا کرو مگر حدود نافذ کر کے رہو۔'' (ابوداود)

٥١٨٣۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُوْلَ

''سیدنا عبداللہ ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

(٥١٨٠) موطا: ١٥٦٢.
(٥١٨١) ترمذی: ١٤٢٤۔ ضعیف، البانی: ٢٣٧.
(٥١٨٢) ابوداؤد: ٤٣٧٥۔ صحیح، البانی: ٣٦٧٩۔ احمد: ٢٤٩٤٦.
(٥١٨٣) نسائی: ٤٨٨٦۔ حسن، البانی: ٤٥٣٩۔ ابوداؤد: ٤٣٧٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہِ ﷺ قَالَ تَعَافُوا الْحُدُوْدَ فِیمَا بَیْنَکُمْ فَمَا بَلَغَنِي مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ. (رواہ النسائی، ٤٨٨٦)

رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: تم حدود آپس میں معاف کیا کرو۔ جب میرے پاس کوئی حد کا مقدمہ آ جائے تو وہ واجب الحد ہو جاتا ہے۔'' (نسائی)

٥١٨٤۔ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ نُعَیْمٍ عَنْ أَبِیْهِ أَنَّ مَاعِزاً أَتَی النَّبِيَّ ﷺ فَأَقَرَّ عِنْدَهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ وَقَالَ لِهَزَّالٍ لَوْ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ كَانَ خَیْراً لَكَ قَالَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ: أَنَّ هَزَّالاً أَمَرَ مَاعِزاً أَنْ یَأْتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَیُخْبِرَهُ. (رواہ أبوداود، ٤٣٧٧)

''یزید بن نعیم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ماعز رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے سامنے چار بار اقرار کیا۔ تو آپ ﷺ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا۔ آپ ﷺ نے ھزال کو فرمایا: اگر تو نے اس کی پردہ پوشی کی ہوتی تو تیرے لیے بہتر ہوتا۔ ابن منکدر رحمہ اللہ نے کہا: ھزال رضی اللہ عنہ نے ماعز رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ جا کر آنحضرت ﷺ کو اطلاع دے دے۔'' (ابوداؤد)

شرح: ......حقوق الٰہی کی بنیاد ہی پردہ پوشی، عفو و درگزر اور گناہوں کو مٹانا ہے۔ یہ اللہ کا فضل و کرم ہے کہ وہ درگزر کرتا ہے اور بندوں کی عیب پوشی کرتا ہے۔ یہ بھی شریعت کی وسعت ہی کی علامت ہے کہ شبہات کی بنا پر حد قائم نہ کی جائے مثلاً کوئی عورت یہ دعویٰ کرتی ہے کہ مجھ سے زبردستی گناہ کیا گیا ہے یا وہ سوئی ہوئی تھی تو اس سے کسی نے جماع کرلیا ہے، اس وقت اس کی بات قبول کی جائے گی اور حد دور کر دی جائے گی۔

حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ مجرموں کو حد ہی نہ لگایا کرو، بلکہ مقصد ہے کہ حدود کا نفاذ اس وقت کرنا چاہیے جب جرم پوری طرح ثابت ہو جائے، کیونکہ حدود نافذ کرنے میں خطا ہو جانا بہتر ہے کہ حد لگانے میں خطا ہو۔ یہی شریعت کی آسانی کا تقاضا ہے، یہی رحمت الٰہی ہے۔ یہ جو حدیث میں آیا ہے کہ اچھے لوگوں سے درگزر کرو اس کی آڑ میں بعض لوگ یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ امراء اور حکمران اور اچھی شہرت والے لوگوں پر حد نہیں، یہ استدلال نہایت ہی خطرناک ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں بلکہ یہ ہے کہ گناہ اگر معمولی ہو تو ان سے گرفت نہ کی جائے۔ یا ایک آدمی کتاب و سنت کے تابع فرمان ہے، اس سے پہلی بار کوئی نافرمانی سرزد ہو جاتی ہے تو اس سے درگزر کیا جائے۔ مگر جب گناہ حد تک پہنچ جائے اور عدالت اسلامی اس پر حکم جاری کر دے تو پھر نہ کہہ بچے گا نہ بچے گا، نہ حکمران نہ رعایا نہ اچھے اخلاق والا، نہ برے اخلاق والا سب پر لاگو ہوگا۔ (تفہیم الاسلام: ٢/ ٦٠٩ تا ٦١٢)

٥١٨٥۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ

''سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی کی سفارش اللہ کی حدود کے لیے رکاوٹ بن

(٥١٨٤) ابوداؤد: ٤٣٧٧۔ ضعیف، البانی: ٩٤٠۔ احمد: ٢١٣٨٤.

(٥١٨٥) ابوداؤد: ٣٥٩٧۔ صحیح، البانی: ٣٠٦٦۔ احمد: ٥٣٦٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دُوْنَ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ فَقَدْ ضَادَّ اللّٰهَ وَمَنْ خَاصَمَ فِي بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهُ لَمْ يَزَلْ فِي سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ عَنْهُ وَمَنْ قَالَ فِي مُؤْمِنٍ مَالَيْسَ فِيْهِ أَسْكَنَهُ اللّٰهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتّٰي يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ. (رواه أبوداود، ٣٥٩٧)

جائے تو اس نے اللہ تعالیٰ کی مخالفت کی۔ اور جس نے باطل میں جھگڑا کیا اور وہ جانتا تھا کہ باطل ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کے میں ہوگا یہاں تک کہ اس سے باز آ جائے۔ اور جس نے مومن پر وہ بات کہہ دی جو اس میں نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنمیوں کی پیپ میں رکھے گا، یہاں تک کہ جو کچھ اس نے کہا ہے اس سے باز آ جائے۔'' (ابوداؤد)

٥١٨٦۔ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ لَقِيَ رَجُلاً قَدْ أَخَذَ سَارِقاً وَهُوَ يُرِيْدُ أَنْ يَذْهَبَ بِهِ إِلَي السُّلْطَانِ فَشَفَعَ لَهُ الزُّبَيْرُ لِيُرْسِلَهُ فَقَالَ لَا حَتّٰي أَبْلُغَ بِهِ السُّلْطَانَ فَقَالَ الزُّبَيْرُ إِذَا بَلَغْتَ بِهِ السُّلْطَانَ فَلَعَنَ اللّٰهُ الشَّافِعَ وَالْمُشَفَّعَ. (رواه مالك، ١٥٨٠)

''ربیعہ کہتے ہیں کہ سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ ایک شخص سے ملے جس نے چور پکڑا ہوا تھا۔ اور وہ حاکم کے سامنے لے جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔ تو سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے سفارش کی کہ اس کو چھوڑ دے تو اس نے کہا: نہیں میں حاکم کے پاس پہنچانے سے پہلے نہیں چھوڑوں گا۔ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: حاکم کے پاس جانے سے پہلے سفارش جائز ہے جب حاکم کے پاس پہنچ جائے تو پھر سفارش کرنے والا اور جس کے لیے سفارش کی دونوں پر لعنت پڑتی ہے۔'' (مالک)

٥١٨٧۔ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قِيْلَ لَهُ إِنَّهُ مَنْ لَمْ يُهَاجِرْ هَلَكَ فَقَدِمَ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ الْمَدِيْنَةَ فَنَامَ فِي الْمَسْجِدِ وَتَوَسَّدَ رِدَاءَهُ فَجَاءَ سَارِقٌ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَأَخَذَ صَفْوَانُ السَّارِقَ فَجَاءَ بِهِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تُقْطَعَ يَدُهُ فَقَالَ لَهُ صَفْوَانُ إِنِّي لَمْ أُرِدْ هٰذَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَهَلَّا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ. (رواه مالك، ١٥٧٩)

''صفوان بن امیہ کو کہا گیا: جس نے ہجرت نہ کی اس کو عذاب ہوگا۔ مدینہ میں آیا، اور مسجد میں اپنی چادر سر کے نیچے بطور تکیہ رکھ کر سو گیا۔ اور اس کے پاس چور آیا اور چادر پکڑ کر اٹھائی تو صفوان نے اس کو پکڑ کر قابو کر لیا۔ اور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر کیا۔ آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا تو صفوان نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میرا یہ ارادہ نہیں بلکہ میں یہ چادر اس پر صدقہ کرتا ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میرے پاس لانے سے پہلے ایسا کرنا چاہیے تھا۔'' (مالک)

(٥١٨٦) مؤطا: ١٥٨٠.

(٥١٨٧) مؤطا: ١٦٧٩۔ نسائی: ٤٩٧٠۔ ابوداؤد: ٥٠٥٣۔ ابن ماجه: ٢٦٠٥۔ احمد: ٢٧٠٩٠.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شرح: ......ا۔ ثابت ہوا سفارشی اور ایسا بادشاہ جو سفارش قبول کرے تو یہ لعنت کا کام کرتے ہیں۔ لیکن یہ اس وقت ہے جب معاملہ عدالت میں پہنچ جائے۔ اگر عدالت سے پہلے پہلے سفارش کی جائے، یا معاف کیا جائے اس کی اجازت ہے۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے مرفوع مذکور ہے کہ جب تک والی اور بادشاہ تک معاملہ نہیں پہنچا سفارش کر سکتے ہو۔ جب یہ معاملہ حکام تک پہنچ جائے پھر معاف کرے اللہ اسے نہ معاف کرے۔ لیکن یہ موقوف زیادہ صحیح ہے۔ (۲/ ۲۰۵ دارقطنی: ۳۶۵)

ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((لَا اَعْلَمُ خِلَافًا اِنَّ الشَّفَاعَةَ فِيْ ذَوِی الذُّنُوْبِ حَسَنَةٌ جَمِيْلَةٌ مَا لَمْ تَبْلُغِ السُّلْطَانَ وَاَنَّ عَلَيْهِ اِذَا بَلَغَتْهُ اِقَامَتُهَا)) (شرح زرقانی: ٤/ ١٥٨)

"اس بارے میں علم کے مطابق کوئی اختلاف نہیں کہ گنہگاروں کے بارے میں سفارش کرنا خوبصورت اچھائی ہے بشرطیکہ بادشاہ تک معاملہ نہ پہنچا ہو، جب بادشاہ تک معاملہ پہنچ جائے تو بادشاہ پر فرض ہے کہ اسے قائم کرے۔"

۲۔ یعنی معاملہ عدالت تک پہنچ چکا ہے اس نے فیصلہ دے دیا ہے کہ اس پر حد لگائی جائے، لیکن کوئی سفارش کرتا ہے جس کی وجہ سے حد میں رکاوٹ آتی ہے۔ اس نے اللہ کے حکم کی مخالفت کی ہے، کیونکہ اللہ کا حکم تو ہے کہ حد قائم کی جائے، مگر اس نے اللہ کے حکم سے بغاوت کی ہے۔

اور ایک آدمی کو علم ہے کہ میں باطل پر ہوں اور میرا مدمقابل حق پر ہے، اس کے باوجود اس پر اصرار کرتا ہے تو اسے دوزخیوں کی پیپ پلائی جائے گی۔ اگر باطل سے یا ناحق کسی کا حق مارنے سے پیچھے ہٹ جاتا ہے یا معاف کرالیتا ہے تو پھر اس سے بچ جائے گا۔ (عون المعبود: ۳/ ۳۳۴)

٥١٨٨۔ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَجْلِدُوْا فَوْقَ عَشْرَةِ أَسْوَاطٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ. (رواه البخاري، ٦٨٥٠)

"سیدنا ابو بردہ انصاری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی تعزیر دس کوڑوں سے زیادہ نہ دی جائے مگر حدود اللہ میں۔" (بخاری)

٥١٨٩۔ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرٍ عَمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ قَالَ لَا عُقُوْبَةَ فَوْقَ عَشْرِ ضَرْبَاتٍ اِلَّا فِيْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِاللّٰهِ. (رواه البخاري ٦٨٤٩)

"ایک صحابی نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا: کوئی سزا و تعزیر دس کوڑوں سے زائد جائز نہیں مگر حدود اللہ میں۔" (بخاری)

(٥١٨٨) بخاری: ٦٨٥٠۔ مسلم: ١٧٠٨۔ ترمذی: ١٤٦٣۔ ابوداؤد: ٤٤٩١۔ ابن ماجه: ٢٦٠١۔ احمد: ١٦٠٥١۔ دارمی: ٢٣١٤۔
(٥١٨٩) بخاری: ٦٨٤٩۔ مسلم: ١٧٠٨۔ ترمذی: ١٤٦٣۔ ابوداؤد: ٤٤٩١۔ ابن ماجه: ٢٦٠١۔ احمد: ١٦٠٥١۔ دارمی: ٢٣١٤۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شرح: ......ان احادیث سے دلالت ہوتی ہے کہ تادیبی کاروائی کے وقت ادب سکھانے والا کسی جرم پر دس سے زیادہ کوڑے سزا نہ دے۔ یہ اس صورت میں ہے کہ اگر مارنے کی ضرورت پڑ جائے اگر کوئی بغیر مارنے کے ہی ادب سیکھ لے تو اسے مارنے سے اجتناب کیا جائے۔

اس میں تمام ادب سکھانے والے شامل ہیں، ماں باپ اولاد کو ادب سکھائیں یا خاوند بیوی کو ادب کے لیے مارے یا استاد شاگرد کو مارے، یا آقا غلام کو مارے یا مالک مزدور کو مارے ہر کوئی دس سے زیادہ کوڑے نہیں مار سکتا۔

اور یہ بھی خیال رہے کہ اس دوران نازک اعضا اور چہرہ پر بھی نہ مارا جائے۔ ہاں! حد میں اتنی حد پوری کی جائے جو شریعت اسلامیہ نے مقرر کی ہے۔

مثلاً زنا کی حد، چوری کی حد، تہمت کی حد، شراب کی حد الغرض جو بھی سزائیں شریعت نے مقرر کی ہیں وہ پوری کی جائیں گی۔ ان میں کمی بیشی کا کسی چھوٹے بڑے کو قطعاً اختیار نہیں۔

حنفی، مالکی، اور شافعی حضرات دس کوڑوں سے زیادہ سزا دینا جائز کہتے ہیں۔ یہ احادیث ان کے مؤقف کے خلاف ہے، راجح بات یہی ہے کہ دس کوڑوں سے زائد ادب سکھانے میں جائز نہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ عورتیں، بچے، خادم وغیرہ پر جو نگران ہیں ان کی ذمہ داری ہے کہ انہیں تہذیب سکھائیں ان کے اخلاق درست کریں، انہیں تعلیم دیں، ان کی رہنمائی کریں تاکہ یہ معاشرہ کے افراد کے لیے اچھا نمونہ بنیں، اس کیلئے بعض اوقات پیار سے توجہ دلائی جائے اگر یہ مؤثر نہ ہو تو پھر ڈانٹا جائے اگر یہ بھی مؤثر نہ ہو تو انہیں نازک اعضا سے احتراز کرتے ہوئے مارا جائے۔ اس مار کی زیادہ سے زیادہ حدیث مبارکہ میں دس کوڑے تک کی اجازت ہے، اس سے زیادہ کی نہیں۔ بعض ناگزیر حالات کی بنا پر حاکم وقت جرم کی سنگینی کے مطابق تعزیر میں زیادہ سختی بھی کر سکتا ہے۔ (تفہیم الاسلام: ۲/ ۲۴۵)

٥١٩٠۔ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَصَابَ حَدًّا فَعُجِّلَ عُقُوبَتُهُ فِي الدُّنْيَا فَاللّٰهُ أَعْدَلُ مِنْ أَنْ يُثَنِّيَ عَلَى عَبْدِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الْآخِرَةِ وَمَنْ أَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَاللّٰهُ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَعُودَ إِلَى شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ. (رواه الترمذي، ٢٦٢٦)

”سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص حد کا مرتکب ہوا اور اس کی اس کو دنیا میں جلدی سزا دی گئی۔ پس اللہ تعالیٰ زیادہ عادل ہے کہ آخرت میں اس کو دوبارہ سزا دے۔ اور جو کسی حد کا مرتکب ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈال دیا تو اللہ تعالیٰ زیادہ کریم ہے اس سے کہ کسی چیز میں معافی دے کر پھر اس کو دوبارہ سزا دے دے۔“ (ترمذی)

شرح: البانی رحمہ اللہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، مگر امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسے حسن، غریب، صحیح قرار دیا ہے۔ مسند احمد: ۱/ ۱۶۵ میں بھی اس کی سند کو حسن قرار دیا گیا ہے۔ (جائزة الاحوذی: ۳/ ۴۰۳)

(٥١٩٠) ترمذي: ٢٦٢٦۔ ضعيف، الباني: ٤٩١۔ ابن ماجه: ٢٦٠٤.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

شیخ محمد علی جانباز رحمہ اللہ نے بھی کہا ہے، واسنادہ صحیح (انجاز الحاجہ: ۸/ ۴۵) اس کا مطلب ہے کہ جو گناہ موجب حد ہے، اس پر حد لگ جائے تو یہ حد اس کے گناہ کا کفارہ بن جائے گی۔

اگر حد تک معاملہ نہیں پہنچا یہ اپنے گناہ پر پردہ ڈالتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اسے پردہ میں رکھتا ہے اور یہ اپنے گناہ سے توبہ کرتا ہے، اور پختہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتے ہیں۔

سعید بن مسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: اسلم قبیلے کا ایک آدمی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: میں نے زنا کیا ہے۔ اس سے انہوں نے کہا: یہ بات میرے علاوہ تو کسی سے نہیں کی۔ اس نے کہا: نہیں۔ فرمایا: اللہ سے توبہ کر اور اللہ نے پردہ ڈالا ہے تو بھی پردہ ڈال دے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ اسے تسلی نہ ہوئی یہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور وہی بات دہرائی تو انہوں نے بھی اسے وہی کہا جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا۔

مقصد یہ ہے کہ دنیا میں پردہ پوشی آخرت میں مغفرت کی علامت ہے۔ (انجاز الحاجہ: ۸/ ۴۵)

إثم القتل وما يبيحه وقاتل نفسه

قتل کرنے کا گناہ ...... وہ امور جو قتل کرنا جائز قرار دیتے ہیں اور اپنے نفس کو قتل کرنے کا بیان

٥١٩١۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَنْ يَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِيْنِهِ مَالَمْ يُصِبْ دَماً حَرَاماً. (رواه البخاري ٦٨٦٢)

''سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن ہمیشہ اپنے دین کی کشادگی میں رہتا ہے جب تک اس نے ناجائز خون نہ بہایا ہو۔'' (البخاری)

شرح :...... اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ لَعَنَهٗ وَ اَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا﴾ (النسآء: ٩٣)

''اور جس نے کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کیا اس کی سزا جہنم ہے ہمیشہ رہے گا اس میں اور اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اس نے اس کے لیے بڑا عذاب تیار کیا ہے۔''

اس آیت مبارکہ میں بھی مومن کے قتل ناحق پر سخت وعید ہے۔ زیر شرح حدیث بھی اس کی سنگینی واضح کر رہی ہے کہ ایماندار اس جرم کے ارتکاب سے پہلے کشادگی میں ہوتا ہے مگر جب ناحق قتل کرتا ہے تو اس پر اس کا دین تنگ ہو جاتا ہے۔ اس سے یہ استدلال بھی کیا گیا ہے کہ اس قاتل کے لیے معافی نہیں۔

(٥١٩١) بخاری: ٦٨٦٢۔ احمد: ٥٦٤٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایک مطلب یہ بھی ہے کہ اس گناہ کا اتنا بوجھ ہوتا ہے کہ اعمال صالحہ خواہ کتنے بھی ہوں اس کا وزن کم نہیں کر سکتے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی رائے تھی کہ قاتل ناحق کی توبہ قبول نہیں ہوتی۔ یہ مفہوم ان کی تائید کرتا ہے۔

اس بارے میں وضاحت یہ ہے کہ قتل میں تین چیزیں ہیں، ایک مقتول، دوئم خاندان، رشتہ دار متاثر ہوتے ہیں۔ اور تیسری بات یہ ہے کہ اللہ کے حکم کی نافرمانی ہوتی ہے۔ جب مقتول سے قصاص لے لیا جائے یا اس سے دیت لے لی جائے یا اسے معاف کر دیا جائے تو اللہ کی نافرمانی اور اعزہ واقارب کی ذمہ داری اس قاتل سے اتر جاتی ہے۔ اور باقی مقتول کو زندگی سے جو محروم کر دیا گیا تھا اس کا فیصلہ رب تعالیٰ کریں گے جو کہ روز قیامت ہوگا۔ ثابت ہوا خون ناحق بہانا حیا ختم کر دیتا ہے اور اس سے نیکی کا دریا جامد ہو جاتا ہے۔ (فتح الباری: ۱۲/ ۱۸۸)

٥١٩٢ــــ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَغْفِرَهُ إِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِكاً أَوْمُؤْ مِنٌ قَتَلَ مُؤْ مِناً مُتَعَمِّداً .

"سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام گناہ بخش دے مگر یہ کہ کوئی شرک کی حالت میں مر جائے۔ یا وہ شخص جس نے کسی مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کر دیا۔"

٥١٩٣۔ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِناً فَاغْتَبَطَ بِقَتْلِهِ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا . (هُمَا لأبي دواد، ٤٢٧٠)

"سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مؤمن کو قتل کیا اور اس کے قتل پر اس نے خوشی کا اظہار کیا تو اللہ تعالیٰ قاتل سے نہ فرضی قبول کرے گا اور نہ ہی نفلی۔" (یہ دو روایات ابوداؤد کی ہیں)

٥١٩٤۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَتْلُ الْمُؤْ مِنِ أَعْظَمُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا . (رواه النسائی ٣٩٩٠)

"سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کو قتل کرنا اللہ کے نزدیک دنیا کو ختم کرنے سے بھی بڑا گناہ ہے۔" (نسائی)

٥١٩٥۔ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ يَذْكُرَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَأَهْلَ الْأَرْضِ اشْتَرَكُوْا فِيْ دَمِ مُؤْمِنٍ لَأَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ . (رواه الترمذي١٣٩٨)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ دونوں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر آسمان اور زمین کے رہنے والے کسی مومن کے قتل کرنے میں شریک ہوں تو ان سب کو اللہ تعالیٰ منہ کے بل آگ میں گرا دے گا۔" (الترمذی)

(٥١٩٣) ابوداؤد: ٤٢٧٠۔ صحیح، البانی: ٣٥٨٨۔

(٥١٩٤) نسائی: ٣٩٩٠۔ حسن صحیح، البانی: ٣٧٢٥۔

(٥١٩٥) ترمذی: ١٣٩٨۔ صحیح، البانی: ١١٢٨۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرح:...... ثابت ہوا کہ قتل ناحق مغفرت میں رکاوٹ اور اطاعت کی رفتار روک دیتا ہے اور ہلاکت میں گرا دیتا ہے۔

بظاہر تو یہی واضح ہوتا ہے کہ قصداً قتل کرنے والے کی مغفرت نہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی رائے یہی ہے۔ لیکن جمہور علمائے کرام کی رائے ہے کہ اس میں سخت ڈانٹ ہے مگر قاتل کی توبہ قبول ہوگی۔ اس آیت میں مذکور دوزخ کی سزا کا جو ذکر ہے یہ کہتے ہیں، اس کا مطلب ہے کہ اگر اللہ چاہے تو دوزخ کا عذاب ہمیشہ کر سکتا ہے نہ چاہے تو نہ بھی کرے۔ کیونکہ دوسری آیت میں بھی آتا ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾ (النساء: ٤٨)

”بے شک اللہ تعالیٰ نہیں بخشتا یہ کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے سوا بخشتا ہے جس کے لیے چاہے۔“

اس پر یہ دلیل بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سو قتل کرنے والے بنی اسرائیل کے آدمی کو بھی بخش دیا تھا۔ (عون المعبود: ۴/ ۱۶۷)

۲۔ مومن کو ظلم سے قتل کرنے کے گناہ کی شدت کا اندازہ لگائیں کہ صرف زمین کے باسی نہیں آسمان کے مقدس فرشتے بھی بالفرض اس کے قتل میں شریک ہوں گے تو اللہ انہیں اوندھے منہ دوزخ میں گرائے گا۔

اور اس سے اس قتل کی ہولناکی اور بڑھ جاتی ہے اگرچہ یہ دنیا اللہ کے نزدیک ایک مچھر کے پر سے کم تر ہے۔ مگر لوگ اپنے دلوں میں اسے بہت بڑی جگہ دیتے ہیں۔ اس دنیا کا زوال ان کے نزدیک بہت ہیبت ناک ہے۔ تو ایک مرد مومن کو ظلم سے قتل کرنا اس دنیا کے زوال سے بڑا ہے۔ اب سمجھ میں آتا ہے کہ اس قتل کی قباحت برائی بیان سے باہر ہے۔ (جائزة الاحوذی: ۲/ ۶۴۰)

٥١٩٦ـــ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْإِيْمَانُ قَيْدَ الْفَتْكَ لَا يَفْتِكُ مُؤْمِنٌ. (رواه أبو داود، ٢٧٦٩)

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان نے دھوکے سے قتل کرنا منع کیا ہے۔ اور مومن دھوکے سے قتل نہیں کرتا۔“ (ابوداؤد)

شرح: ...... فَتَكٌ یہ ہے کہ ایک آدمی بے خبر ہو اس پر حملہ کر کے اسے قتل کرنا۔ ایک آدمی کو بیڑیوں میں جکڑا جائے تو وہ اپنی مرضی سے حرکت نہیں کر سکتا۔ اسی طرح یہ کہا گیا ہے کہ ایمان بھی دھوکا سے قتل کرنے میں رکاوٹ ہے۔ ایک مومن سے ایسے قتل کی توقع نہیں۔ ایمان سے خالی ایسا کام کر سکتا ہے۔

(٥١٩٦) أبو داؤد: ٢٧٦٩۔ صحيح، الباني: ٢٤٠٧۔ مسلم: ١٣٤٤۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اس میں مذمت اس مؤمن کی ہے جو امان لے بعد قتل کرتا ہے پہلے امان دی بعد میں قتل کر دیا یہ غیر ایمانی حرکت ہے۔

ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کعب بن اشرف یہودی کو اسی طرح شخون سے قتل کروایا تھا۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ایک خاص واقعہ تھا، یہ ناسور بن چکا تھا، اس کے اس طرح نہ مارنے سے بہت خرابی تھی۔ اس لیے اسے مروا دیا۔ (عون المعبود: ۴۳/۳)

٥١٩٧۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْسَ مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْهَا وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ مِنْ دَمِهَا لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ أَوَّلًا (رواه البخاري، ٧٣٢١)

''سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا: نہیں کوئی نفس جس کو ظلم کے ساتھ قتل کیا جائے مگر اس کا حصہ آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے پر بھی پڑتا ہے۔ اس لیے کہ اس نے سب سے پہلے قتل کا طریقہ اختیار کیا تھا۔'' (بخاری)

شرح: ...قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تھا۔ اس سے پہلے روئے زمین پر کبھی قتل نہ ہوا تھا۔ یہ پہلا قتل تھا جو اس دھرتی پر نمودار ہوا۔ اس لیے قتل ناحق سے اسے حصہ ملتا رہے گا۔ قرآن پاک بھی اس کی تائید کرتا ہے۔

﴿لِيَحْمِلُوٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ مِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ﴾ (النحل: ٢٥)

''تاکہ یہ قیامت کے دن اپنے بوجھ کامل طور پر اٹھائیں اور ان لوگوں کے بوجھ بھی اٹھائیں جنہیں انہوں نے بغیر علم گمراہ کیا ہے۔ خبردار! بہت برا ہے جو یہ بوجھ اٹھاتے ہیں۔''

اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ضلالت سے اجتناب کریں۔ اور دین میں بدعات، نئی ایجادات سے احتراز کریں کیونکہ یہ شروع میں معمولی لگتی ہیں۔ جب یہ پھیل جائیں تو دائمی گناہ کا باعث بن جاتی ہیں۔ (فتح الباری: ۳۰۲/۱۳)

٥١٩٨۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَجِيْءُ الرَّجُلُ آخِذًا بِيَدِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ هٰذَا قَتَلَنِي فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ لِمَ قَتَلْتَهُ فَيَقُوْلُ قَتَلْتُهُ لِتَكُوْنَ الْعِزَّةُ لَكَ فَيَقُوْلُ فَإِنَّهَا لِي وَيَجِيْءُ الرَّجُلُ آخِذًا بِيَدِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ إِنَّ هٰذَا قَتَلَنِي فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ لِمَ قَتَلْتَهُ فَيَقُوْلُ لِتَكُوْنَ الْعِزَّةُ لِفُلَانَ

''سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن) ایک آدمی دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر لائے گا اور کہے گا: یا رب تعالیٰ! اس نے مجھے قتل کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے اس کو کیوں قتل کیا تھا؟ وہ کہے گا: اس لیے تاکہ عزت تیرے لیے ہو جائے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: عزت تو میرے ہی لیے ہے۔ اور پھر ایک آدمی دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر لائے گا، اور کہے گا: اس نے مجھے قتل کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ

(٥١٩٧) بخاري: ٧٣٢١۔ مسلم: ١٦٧٧۔ ترمذی: ٢٦٧٣۔ نسائی: ٣٩٨٥۔ ابن ماجه: ٢٦١٦۔ احمد: ٤١١٢۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَيَقُوْلُ إِنَّهَا لَيْسَتْ لِفُلَانٍ فَيَبُوْءُ بِإِثْمِهِ. (للنسائي، ٣٩٩٧)

قاتل سے پوچھے گا: تو نے اس کو قتل کیوں کیا ہے؟ تو وہ کہے گا: تا کہ عزت فلاں شخص کی ہو۔ اللہ فرمائے گا: عزت تو فلاں کی نہیں ہے۔ پس وہ مقتول کے گناہ بھی لے کر جائے گا۔" (النسائی)

شرح: ...... ثابت ہوا کہ روز قیامت خون کا حساب ہوگا اس لیے مقتول قاتل کو اللہ کے سامنے پیش کرے گا۔ بلکہ عبادات میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔ اور معاملات میں سب سے پہلے خون کا حساب ہوگا۔

اور جو یہ حدیث میں آیا ہے کہ قاتل اپنے اور مقتول کے گناہ سے لوٹے گا، چونکہ یہ مقتول کے قتل کے گناہ میں ملوث ہوا ہے اس لیے یہ اس کے گناہ بھی اٹھائے گا۔ اور جو قرآن پاک میں آیا ہے کہ ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى﴾ (الفاطر: ١٨) "اور نہ اٹھائے گی اٹھانے والی بوجھ دوسری جان کا۔"

تو اس آیت مبارکہ اور حدیث میں تضاد نہیں۔ دوسرے کا بوجھ اس وقت جان نہیں اٹھائے گی جب اس میں یہ ذریعہ نہ بنے گی جب یہ ذریعہ بنے گی تو گناہ اس کی طرف بھی لوٹے گا۔ (التعلیقات السلفیہ: ٢/ ١٥٥)

٥١٩٩۔ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ عَمْرٍو الْكِنْدِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيْتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّيْ بِشَجَرَةٍ فَقَالَ أَسْلَمْتُ أَأَقْتُلُهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقْتُلْهُ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّهُ قَطَعَ إِحْدَى يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِي. قَالَ. (رواه البخاري، ٤٠١٩)

"مقداد بن عمرو کندی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اگر میرا ایک کافر سے مقابلہ ہو۔ ہم ایک دوسرے سے جنگ لڑیں۔ وہ میرا ایک ہاتھ تلوار مار کر کاٹ دے پھر وہ درخت کی اوٹ میں مجھ سے پناہ پکڑ کر کہے: میں اللہ پر ایمان لے آیا ہوں تو کیا میں اس کو قتل کرسکتا ہوں بعد اس کے کہ اس نے یہ قول کہا ہو؟ ...... پس آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اس کو قتل نہ کر۔ عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اس نے میرا ایک ہاتھ کاٹ دیا ہے۔ پھر اس کے بعد یہ کلمہ کہا ہے۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس کو قتل نہ کرنا۔ اگر تو نے اس کو قتل کیا تو وہ تیرے اس مقام پر ہوگا جس پر اس کو قتل کرنے سے پہلے تو تھا۔ اور تو اس کے مقام پر چلا جائے گا جس پر وہ ایمان لانے سے پہلے تھا۔" (بخاری)

شرح: ...... مطلب یہ ہے کہ کافر جو جنگ کے لیے آیا ہے دین نے اس کا قتل جائز قرار دیا ہے۔ جب وہ مسلمان ہو جائے تو دین اس کے خون کو ایک مسلمان کا خون قرار دے کر اسے بہانا حرام کہتا ہے۔ اب اگر کوئی مسلمان اسے قتل کرتا

(٥١٩٩) بخاری: ٤٠١٩۔ مسلم: ٩٥۔ ابوداؤد: ٢٦٤٤۔ احمد: ٢٣٣١٩۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے تو اس مسلمان کو مسلمان کے قصاص میں قتل کرنا جائز ہے۔ اب یہ مسلمان کافر کی مانند مباح الدم ہو چکا ہے۔ اس مسلمان کا قتل جائز ہو چکا ہے۔ یہ مقصد نہیں کہ مسلمان قاتل پکے کافر کی مانند ہو گیا ہے، کام کفر کا کیا ہے سارا ایمان خارج نہیں ہوا۔ اب رہی یہ بات جو اس نے اس مسلمان کا بازو کاٹا ہے، اس کا قصاص ہے یا کہ نہیں ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کا بازو کافر نے کاٹا نہ تھا۔ انہوں نے بطور مثال دریافت کیا تھا۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس کا کوئی تاوان نہیں۔ کیونکہ جس طرح ایک مسلمان حالت کفر میں کافر کو قتل کرنا جائز تصور کرتا ہے۔ کافر بھی اسی طرح تصور کرتا ہے۔ اس میں جس نے بھی نقصان پہنچایا ہے وہ معذور ہے کوئی تاوان نہیں۔

صحیح بات یہی ہے کہ دل کی کیفیت اللہ جانتا ہے جو اسلام کا اقرار کرتا ہے۔ اس کے ظاہر پر اعتماد کرتے ہوئے اس کافر سے تلوار اٹھا لی جائے جو اسلام کا کلمہ پکارتا ہے۔ اگر کوئی اس کے بعد بھی تلوار مارتا ہے تو پھر قصاص ہوگا، یا دیت ہوگی۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مشکل مسائل جن کے پیش آنے کے حالات اکثر نمودار ہوتے ہوں ان کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے بھی ان کے متعلق پوچھنا جائز ہے۔ اور جو اس سے منع کیا گیا ہے کہ وجود میں آنے سے پہلے سوال نہ کرو تو یہ ان مسائل کے بارے میں ہے جو نہایت کم: پیش آتے ہوں اور شاذ و نادر ان سے واسطہ پڑے۔ (فتح الباری ۱۲/ ۱۸۹)

۵۲۰۰۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَفَعَهُ: لَا يَقِفَنَّ أَحَدُكُمْ مَوْقِفاً يُقْتَلُ فِيهِ رَجُلٌ ظُلْماً، فَإِنَّ اللَّعْنَةَ تَنْزِلُ عَلَى مَنْ حَضَرَهُ حَيْثُ لَمْ يَدْفَعُوا عَنْهُ، وَلَا يَقِفَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ مَوْقِفاً يُضْرَبُ فِيهِ رَجُلٌ ظُلْماً فَإِنَّ اللَّعْنَةَ تَنْزِلُ عَلَى مَنْ حَضَرَهُ حِينَ لَمْ يَدْفَعُوا عَنْهُ. (رواه الطبراني في الكبير، ١١٦٧٥ بلين)

''سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ہرگز اس جگہ نہ کھڑا ہو جہاں کوئی مرد ظلم کے ساتھ قتل کیا جا تا ہو۔ کیونکہ لعنت ہر اس شخص پر اترتی ہے جو وہاں حاضر ہوتا ہے۔ جبکہ حاضرین اس مظلوم کا دفاع نہ کرتے ہوں۔ اور تم میں سے کوئی فرد وہاں بھی نہ کھڑا ہو جہاں کسی مرد کو ظلم کے ساتھ مارا جاتا ہو۔ کیونکہ جتنے لوگ وہاں حاضر ہوتے ہیں جب وہ مظلوم کا دفاع نہ کرتے ہوں تو ان پر لعنت اترتی ہے۔'' (الکبیر، سند کمزور)

۵۲۰۱۔ عَنْ فُرَاتِ بْنِ حَيَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِهِ وَكَانَ عَيْناً لِأَبِي سُفْيَانَ وَكَانَ حَلِيفاً لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَمَرَّ

''فرات بن حیان کہتے ہیں: اس کے قتل کرنے کا نبی کریم ﷺ نے حکم دیدیا۔ اس لیے کہ یہ ابو سفیان کا جاسوس تھا۔ یہ ایک انصاری صحابی کا حلیف تھا۔ چنانچہ یہ انصار کے گروہ کے پاس

(۵۲۰۰) طبرانی کبیر: ۱۱۶۷۵۔ وفیہ، اسد بن عطاء قال الازدی، مجہول، ومندل، وثقہ ابو حاتم وغیرہ، وضعفہ احمد وغیرہ، وبقیۃ رجالہ ثقات، ہیثمی: ۱۰۷۱۰۔

(۵۲۰۱) ابوداؤد: ۲۶۵۲۔ صحیح، البانی: ۲۳۱۰۔ احمد: ۱۸۴۸۶۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِحَلْقَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُ يَقُوْلُ إِنِّي مُسْلِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ مِنْكُمْ رِجَالًا نَكِلُهُمْ إِلٰى إِيْمَانِهِمْ مِنْهُمْ فُرَاتُ بْنُ حَيَّانَ . (رواه أبو داود ٢٦٥٢)

سے گزرا تو اس نے کہا: میں مسلمان ہوں۔ انصار میں سے ایک آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! یہ کہتا ہے میں مسلمان ہوں۔ پس آپ نے فرمایا: تم میں سے کچھ آدمی ایسے ہیں جن کو ہم ان کے ایمان کے دعوے کے حوالے کر دیتے ہیں۔ ان میں فرات بن حیان بھی ہے......'' (ابوداؤد)

شرح: ... فرات بن حیان جاسوس تھے۔ پہلے رسول اکرم ﷺ نے اس کے قتل کا حکم دے۔ مگر یہ اسلام لے آئے اور اچھے مسلمان بن گئے۔ انہوں نے چونکہ اقرار کیا تھا کہ میں مسلمان ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے کہا: ہم اسے تسلیم کرتے ہیں۔ یہ پہلے ذمی تھے۔ یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ ذمی اگر مسلمانوں کی جاسوسی کرے تو اسے قتل کرنا جائز ہے۔ مگر یہ فرات صحبت رسول اللہ ﷺ سے ہمکنار ہو گئے تھے۔ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کی طرف ہجرت کی اور رسول اکرم ﷺ کی وفات تک آپ کی معیت میں جہاد کرتے رہے۔ (عون المعبود: ۲/۳)

٥٢٠٢- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا بِإِحْدٰى ثَلَاثٍ الثَّيِّبُ الزَّانِي وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهِ وَالْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ . (رواه مسلم، ١٦٧٦)

''سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کا خون بہانا جائز نہیں جو گواہی دیتا ہو کہ نہیں کوئی معبود اللہ کے سواء، اور میں محمد اللہ کا رسول ہوں، مگر تین میں سے کسی ایک جرم کے بدلے۔ شادی شدہ زانی، نفس کے بدلے نفس، اور وہ جو اپنے دین اسلام کو ترک کرنے والا ہو، اور جماعت سے جدا ہونے والا ہو۔'' (مسلم)

شرح: ...... جرائم پیشہ افراد کے لیے اگر سزا مقرر نہ کی جاتی اور قصاص کا حکم نازل نہ ہوتا تو لوگ ایک دوسرے کو فنا کر دیتے اور نظام عالم درہم برہم ہو جاتا۔ اس سزا کا ہونا لازمی تھا جو جرائم کا ارتکاب کرنے والوں کو نشان عبرت بنا دے جو کہ دوسروں کے لیے بھی نصیحت ہو۔

ان جرائم میں سب سے زیادہ خطرناک اور امن شکن جرم قتل ہے۔ اس لیے اس کی سزا ہر قانون میں سنگین مقرر کی گئی ہے کہ جان کے عوض جان ماردی جائے، اور پھر اسے زندگی قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ﴾ (البقرة: ١٧٩)

''تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے۔''

(٥٢٠٢) مسلم: ١٦٧٦- بخاری: ٦٨٧٨- ترمذی: ١٤٠٢- نسائی: ٤٧٢١- ابوداؤد: ٤٣٥٣- ابن ماجه: ٢٥٣٤- احمد: ٢٥٢٦٦- دارمی: ٢٤٤٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو معاشرہ اللہ تعالیٰ کے اس قانون قصاص کو زندگی قرار نہیں دیتا۔اس سے روگردانی کرتے ہوئے اپنے خود ساختہ قوانین کے مطابق فیصلہ کرتا ہے۔ جرائم پیشہ افراد کو قرار واقعی سزا نہیں دیتا۔ بلکہ اسے تبدیل کر کے معمولی قید کر دیا، مہذب اور تمدن پسند بنتے ہوئے مجرموں پر ترس کھاتا ہے۔اس میں جرائم کی شرح بڑھتی جا رہی ہے۔اور اس طعنہ سے بچاؤ کرتا ہے کہ مجھے کہیں ان اسلامی قوانین کے نفاذ پر وحشیانہ سزاؤں پر عمل پیرا ہونے کا طعنہ نہ سننا پڑے۔

ایسے معاشرے کے ذمہ داران سے پوچھا جائے،ان دانشوروں کی عقل کی دہلیز پر بیٹھ کر ہم دست بستہ عرض کرتے ہیں: ذرا عقل ودانش کو حاضر کریں اور اس پر غور وفکر کریں ان بے رحم درندہ نما مجرموں پر تمہیں رحم آتا ہے۔ڈر ان کی وجہ سے جو مصائب وآلام بدانتظامیاں اور بدانجامیاں معاشرہ میں پیدا ہوتی ہیں،ان کا بھی خیال رکھیں۔ان جرائم پیشہ امن شکن افراد پر ترس کھانے والو! اور اسلامی سزاؤں کو وحشیانہ قرار دینے والو! ان قانون شکنوں کی وجہ سے تمہیں انسانیت پر ترس کیوں نہیں آتا۔جوان کی خونریزی کی وجہ سے خوف کی وادی میں اتری ہوئی ہے۔تمہیں ان بچوں کی حالت زار پر ترس کیوں نہیں آتا جن کا سہارا ان سے چھین لیا گیا ہے۔تمہیں اس بیوہ کے سہاگ لٹنے پر ترس کیوں نہیں آتا جس کے سر کا تاج پیوند خاک کر دیا گیا ہے۔

تمہیں اس مقتول پر ترس کیوں نہیں آتا جو اپنی قیمتی متاع حیات سے محروم کر دیا گیا ہے۔تمہیں ان ضعیف و بے بس ماں باپ پر ترس کیوں نہیں آتا جن کا لخت جگر ان بے رحم ہاتھوں نے لخت لخت کر دیا۔قرآن پاک ہی ان مظلوموں کی دلجوئی کرتا ہے اور جرائم پر قدغن لگاتا ہے۔

﴿وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ﴾ (الانعام: ۱۵۱)

''اس جان کو قتل نہ کرو جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے مگر حق کے ساتھ۔''

حق کے ساتھ قتل میں تین مقامات اس زیر شرح حدیث میں بیان ہوئے ہیں۔قصداً قتل کرنے والے کی سزا قرآن مجید کی زبانی اوپر بیان ہوئی ہے۔

(۲) زانی،شادی شدہ،قاتل اور مرتد کی سزا اس لیے ہے کہ ان کو قتل کرنے سے دین،بدن اور عزت کی حفاظت ہوتی ہے۔اور حدیث میں جو مسلمان کے ساتھ کلمہ کی شہادت کی قید لگائی گئی ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ کلمہ صرف دل ہی میں نہ ہو بلکہ زبان سے اس کا اقرار بھی ہو تو تب صحیح مسلمان ہوتا ہے اور اس کو اسلامی حفاظت نصیب ہوتی ہے۔ لیکن کافر اگر اتنا ہی سچے دل سے کہہ دے کہ میں اسلام لایا ہوں تو مسلمان ہو جائے گا۔(تفہیم الاسلام: ۲/ ۵۲۵)

۵۲۰۳۔عَنْ مَرْثَدِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

''مرثد بن عبداللہ کسی صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے قتل کرنے والے اور قتل کرنے کا حکم دینے

(۵۲۰۳) احمد: ۲۲۵۵۷.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

عَنِ الْقَاتِلِ وَالآمِرِ قَالَ قُسِمَتِ النَّارُ سَبْعِينَ جُزْءًا فَلِلآمِرِ تِسْعٌ وَسِتُّونَ وَلِلْقَاتِلِ جُزْءٌ وَحَسْبُهُ. (رواه أحمد، ٢٢٥٥٧)

والے کے متعلق سوال کیا گیا: آپ نے فرمایا: جہنم کی آگ ستر حصوں میں تقسیم کی گئی ہے۔ پس قتل کرنے کا حکم دینے والے کے لیے انسٹھ اجزا ہیں اور قاتل کے لیے ایک جز ہے۔ اور اسے ایک حصہ ہی کافی ہے۔" (احمد)

٥٢٠٤۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، رَفَعَهُ: يُؤْتَى بِالْقَاتِلِ وَالْمَقْتُولِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ: أَيْ رَبِّ سَلْ هٰذَا فِيمَ قَتَلَنِي؟ فَيَقُوْلُ: أَيْ رَبِّ أَمَرَنِي هٰذَا، فَيُؤْخَذُ بِأَيْدِيهِمَا جَمِيعًا فَيُقْذَفَانِ فِي النَّارِ. (رواه الطبراني في الكبير)

"سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قاتل، مقتول کو قیامت کے دن لایا جائے گا۔ مقتول کہے گا: اے رب تعالیٰ! اس سے پوچھ مجھے کیوں قتل کیا ہے؟ قاتل کہے گا: اے رب! اس فلاں نے مجھے قتل کرنے کا حکم دیا تھا۔ ان دونوں کو ہاتھ سے پکڑ کر آگ میں پھینک دیا جائے گا۔" (الکبیر)

شرح: ...... دارقطنی: ۳/ ۱۴۰ کتاب الحدود والدیات ۱۷۶ اور بیہقی: ۸/ ۵۰ میں ہے، اسے الجوہر النقی میں ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

اس میں آتا ہے، ایک آدمی پکڑتا ہے دوسرا کسی کو قتل کرتا ہے، قاتل کو قتل کیا جائے گا اور جس نے روکا ہے اسے قید کیا جائے۔

یہ سزا عمر قید بھی ہو سکتی ہے یا پھر عدالت اپنی صوابدید کے مطابق جتنی مدت قید کا فیصلہ کر دے۔

ایک قول یہ بھی ہے قاتل اور پکڑنے والے دونوں کو قتل کیا جائے کیونکہ دونوں اس کے قتل میں شریک ہیں اگر پکڑنے والا نہ پکڑتا تو ممکن تھا مقتول بچ نکلتا۔

اگر یہ سزا نہ مل سکے تو پھر طبرانی والی روایت کے مطابق آخرت میں سزا ہوگی۔ زیادہ مضبوط قول پکڑنے والے کو قید اور قاتل کو قتل کرنے کا ہی ہے۔ (تفہیم الاسلام: ۲/ ۵۴۶)

٥٢٠٥۔ عَنْ قَابُوسَ بْنِ مُخَارِقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ الرَّجُلُ يَأْتِينِي فَيُرِيدُ مَالِي قَالَ ذَكِّرْهُ بِاللّٰهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَذَّكَّرْ قَالَ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ مَنْ حَوْلَكَ مِنَ

"سیدنا مخارق رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ اس نے کہا: اگر ایک شخص آ کر میرا مال لینے لگے تو میں کیا کروں؟ فرمایا: اس کو اللہ یاد کرا دے۔ کہا: اگر وہ اللہ کو یاد نہ کرے۔ فرمایا: اپنے آس پاس کے مسلمانوں سے

(٥٢٠٤) طبراني كبير ورجاله كلهم ثقات، هيثمي: ١٢٣٢٢.

(٥٢٠٥) نسائي: ٤٠٨١۔ حسن، صحيح، الباني: ٣٨٠٣۔ احمد: ٢٢٠٠٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْمُسْلِمِينَ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ حَوْلِي أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ بِالسُّلْطَانِ قَالَ فَإِنْ نَأَى السُّلْطَانُ عَنِّي قَالَ قَاتِلْ دُوْنَ مَالِكَ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْ شُهَدَاءِ الآخِرَةِ أَوْ تَمْنَعُ مَالَكَ. (رواه النسائی، ٤٠٨١)

امداد طلب کر۔ اس نے کہا: اگر میرے آس پاس مسلمان موجود نہ ہوں۔ فرمایا: اس کے خلاف حکمران سے امداد طلب کر۔ اس نے کہا: اگر سلطان مجھ سے دور ہو جائے۔ فرمایا: پھر اپنے مال کے لیے اس سے لڑائی کر یہاں تک کہ تو آخرت میں شہید شمار ہو۔ یا تو اپنا مال بچالے۔" (نسائی)

شــرح: ......اس میں مال چھیننے والے سے پیش آنے کا طریقہ بتایا گیا ہے۔ اگر اسے نصیحت کارگر نہ آئے تو بادشاہ سے درخواست کی جائے۔ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر مال کی حفاظت کے لیے لڑنے کی ترغیب ہے۔ اگر زندہ رہا تو مال محفوظ کر لیا۔ اگر مارا گیا تو یہ شہادت کی موت ہے۔

دوسری حدیث میں آتا ہے۔ اگر تو لڑ کر مارا جائے گا تو تو جنت میں داخل ہوگا۔ اور اگر غاصب مارا جائے گا تو وہ دوزخ میں جائے گا۔ (نسائی: ۴۰۸۸: ۲/۱۲۶، کتاب المحاربۃ، باب ما یفعل من تعرض لمالہ)

٥٢٠٦۔ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ. (رواه الترمذی، ١٤٦٠)

"سیدنا جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جادوگر کی سزا یہ ہے کہ تلوار سے قتل کر دیا جائے۔" (ترمذی)

شــرح: ...... جو یہ کہا جاتا ہے کہ جادو ایک خیالی چیز ہے، یہ آنکھوں پر اثر کرتا ہے، نظر کا دھوکا ہوتا ہے، تاثیر نہیں رکھتا یہ بات غلط ہے۔ بلکہ اس کی تاثیر ہے جس طرح کہ زہر کی تاثیر ہے، یہ محبت، عداوت، بوجھ، مرض وغیرہ کا باعث ہے۔

اس پر تو علما کا اتفاق ہے کہ اگر یہ تصدیق ہو جائے کہ کوئی جادو کے اثر بد سے مرا ہے تو اس جادوگر کو قصاص میں مارا جائے گا۔ اگر یہ ثابت نہ ہو تو پھر بعض کا خیال ہے، نہ مارا جائے بعض کا خیال ہے مار دیا جائے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جادو کا عمل حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔ کبھی یہ کفر بن جاتا ہے اور کبھی یہ معصیت تک رہتا ہے، لیکن یہ کبیرہ نافرمانی ہے۔ اس سے توبہ کروائی جائے اگر توبہ کر لے تو بہتر ورنہ سزا دی جائے۔

(شرح مسلم: ۱۴/۱۷۶)

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جادوگر کافر ہے۔ اس سے توبہ کے مطالبہ کی ضرورت نہیں اسے قتل کرنا حتمی بات ہے۔

علامہ عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جادوگروں کو قتل کرنا ہی قواعد شریعت کے مطابق ہے۔ کیونکہ یہ زمین میں فساد کی کوشش کرتے ہیں۔ جب یہ قتل ہوں گے تو لوگ ان کے شر سے سلامت رہیں گے۔ اور لوگ اسے حاصل کرنے سے باز رہیں گے۔ (مجموعہ فتاویٰ ورسائل: ۲/۱۷۹)

(٥٢٠٦) ترمذی: ١٤٦٠۔ ضعیف، البانی: ٢٤٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٥٢٠٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ تَرَدَّي مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّي فِيهِ خَالِداً مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَداً وَمَنْ تَحَسَّى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِداً مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَجَأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِداً مُخَلَّداً فِيهَا أَبَداً. (رواه البخاري، ٥٧٧٨)

''سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص پہاڑ سے چھلانگ لگا کر اپنی جان کو ہلاک کر دے، وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ گرتا رہے گا۔ اور جس نے زہر کھا کر اپنی جان ہلاک کی تو زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا وہ ہمیشہ ہمیشہ اس کو کھاتا، پیتا رہے گا۔ اور جس نے لوہے کے ساتھ اپنی جان ہلاک کی تو اس کا وہ لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا اور اس کو اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا۔ اور جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ تک رہیگا۔''

٥٢٠٨۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ الَّذِي يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِي يَطْعُنُهَا يَطْعُنُهَا فِي النَّارِ. (رواه البخاري، ١٣٦٥)

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے گلے میں پھندہ ڈال کر جان ہلاک کی تو آگ میں اپنی جان کو پھندہ ڈالتا رہے گا۔ اور جس نے اپنی جان کو نیزہ مارا وہ اپنی جان کو آگ میں نیزہ مارے گا۔'' (بخاری)

٥٢٠٩۔ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا جُنْدُبٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ فَمَا نَسِينَا وَمَا نَخَافُ أَنْ يَكْذِبَ جُنْدُبٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَانَ بِرَجُلٍ جِرَاحٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ اللّٰهُ بَدَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ. (رواه البخاري، ١٣٦٤)

'' حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا: ہم سے سیدنا جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس مسجد میں بیان کیا۔ پس ہم ان میں سے ایک حدیث بھی نہیں بھولے۔ اور ہمیں یہ خوف نہیں ہے کہ سیدنا جندب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ پر جھوٹ بولا ہو۔ انھوں نے کہا: ایک آدمی زخمی تھا۔ پس اس نے اپنی جان قتل کر دی۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے میرے مارنے سے پہل کی ہے، لہٰذا میں نے اس پر جنت حرام کردی ہے۔'' (بخاری)

٥٢١٠۔ فِي رِوَايَةٍ: إِنَّ رَجُلاً مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ خَرَجَتْ بِهِ قُرْحَةٌ فَلَمَّا آذَتْهُ انْتَزَعَ

'' ایک روایت میں ہے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص تھا۔ اسکو پھوڑا نکلا۔ جب اسکو اذیت پہنچی تو اس نے اپنے ترکش

(٥٢٠٧) بخاری: ٥٧٧٨۔ مسلم: ١٠٩۔ ترمذی: ٢٠٤٤۔ نسائی: ١٩٦٥۔ ابوداؤد: ٣٨٧٢۔ ابن ماجہ: ٣٤٦٠۔ احمد: ٩٩٦٤۔ دارمی: ٢٣٦٢۔

(٥٢٠٨) بخاری: ١٣٦٥۔ مسلم: ١٠٩۔ ترمذی: ٢٠٤٤۔ نسائی: ١٩٦٥۔ ابوداؤد: ٣٨٧٢۔ ابن ماجہ: ٣٤٦٠۔ احمد: ٩٩٦٤۔ دارمی: ٢٣٦٢۔

(٥٢٠٩) بخاری: ١٣٦٤۔ مسلم: ١١٠۔ ترمذی: ١٥٤٣۔ نسائی: ٣٨١٣۔ ابوداؤد: ٣٢٥٧۔ ابن ماجہ: ٢٠٩٨۔ احمد: ١٥٩٥٦۔

(٥٢١٠) مسلم: ١١٣۔ بخاری: ٣٤٦٣۔ احمد: ١٨٣٢٣۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ فَنَكَأَهَا فَلَمْ يَرْقَإِ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ قَالَ رَبُّكُمْ قَدْ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ثُمَّ مَدَّيَدَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ إِيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ حَدَّثَنِيْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ جُنْدُبٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ . (رواه مسلم ١١٣)

سے ایک تیر نکالا۔ اپنے آپ کو مارا تو خون بند نہ ہوا، یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ چنانچہ تمہارے رب نے فرمایا: میں نے اس پر جنت حرام کردی ہے۔ پھر حسن رحمہ اللہ نے اپنا ہاتھ مسجد کی طرف پھیلا کر کہا: اللہ کی قسم! یہ حدیث مجھ سے اس مسجد میں سیدنا جندب رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔" (مسلم)

٥٢١١۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ الْتَقٰى هُوَ وَالْمُشْرِكُوْنَ فَاقْتَتَلُوْا فَلَمَّا مَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى عَسْكَرِهِ وَمَالَ الْآخَرُوْنَ إِلٰى عَسْكَرِهِمْ وَفِيْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ لَا يَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً وَلَا فَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ فَقَالَ مَا أَجْزَأَ مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأَ فُلَانٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ . (رواه البخاري، ٢٨٩٨)

"سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اور مشرکین کی جنگ تھی۔ جب آپ اپنے فوجی مرکز میں لوٹ آئے، اور مشرکین اپنے مرکز کی طرف لوٹ گئے تو صحابہ کے ساتھ ایک آدمی تھا جو کفار کے ہر الگ تھلگ کو تلوار مار دیتا تھا۔ پس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: آج ہم لوگوں میں بڑا معرکہ اس فلاں نے ہی انجام دیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے باوجود وہ اہل جہنم سے ہے۔" (بخاری)

٥٢١٢۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَقَالُوْا أَيُّنَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِنْ كَانَ هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَأَتَّبِعَنَّ فَإِذَا أَسْرَعَ وَأَبْطَأَ كُنْتُ مَعَهُ حَتّٰى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نِصَابَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَجَاءَ الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيْمَا يَبْدُوْا لِلنَّاسِ وَإِنَّهُ

"ایک روایت میں ہے: لوگوں نے کہا: اگر یہ جہنمی ہے تو ہم میں سے کون جنتی ہوسکتا ہے؟ پس ان میں سے ایک شخص نے کہا: میں اس کے ساتھ رہا کرونگا۔ تو وہ اس کے ساتھ رہا، جب ٹھہرتا تو یہ بھی ٹھہر جاتا۔ اور جب وہ تیز چلتا تو یہ بھی اس کے ساتھ تیزی سے چلنے لگتا۔ اس نے کہا: پھر وہ آدمی زخمی ہوگیا اور شدید زخم آیا۔ چنانچہ اس نے جلدی مرنے کے لیے اپنی تلوار زمین پر کھڑی کردی اور اس کی نوک اپنی دو چھاتیوں کے درمیان رکھدی۔ پھر اپنی تلوار پر اپنا وزن ڈالا اور خودکشی کرلی۔ اس پر نظر رکھنے والا شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا:

(٥٢١١) بخاری: ٢٨٩٨۔ مسلم: ١١٢۔ احمد: ٢٢٣٢٨.

(٥٢١٢) بخاری: ٤٢٠٧۔ مسلم: ١١٢۔ احمد: ٢٢٣٢٨

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَمِنْ أَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. (رواه البخاری، ٤٢٠٧)

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا بات ہے؟ تو اس شخص نے آپ کو خبر سنائی۔ پس رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ایک مرد لوگوں کی نظر میں اہل جنت کے اعمال کر رہا ہوتا ہے حالانکہ وہ اہل جہنم سے ہوتا ہے۔ اور ایک شخص اہل جہنم کے اعمال کر رہا ہوتا ہے اور حقیقت میں وہ جنتی ہوتا ہے۔ (بخاری)

٥٢١٣- وَفِي رِوَايَةٍ: وَإِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ. (رواه البخاری، ٦٦٠٧)

''ایک روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے: تحقیق اعمال کا دار ومدار خاتمہ پر ہے یا آخری عمل پر ہے۔'' (بخاری)

٥٢١٤- عَنْ جَابِرٍ أَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ عَمْرٍو الدَّوْسِيَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ هَلْ لَكَ فِي حِصْنٍ حَصِينٍ وَمَنْعَةٍ قَالَ حِصْنٌ كَانَ لِدَوْسٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَبَى ذٰلِكَ النَّبِيُّ ﷺ لِلَّذِي ذَخَرَ اللّٰهُ لِلأَنْصَارِ فَلَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ هَاجَرَ إِلَيْهِ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَهَاجَرَ مَعَهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَمَرِضَ فَجَزِعَ فَأَخَذَ مَشَاقِصَ لَهُ فَقَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَهُ فَشَخَبَتْ يَدَاهُ حَتّٰى مَاتَ فَرَآهُ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فِي مَنَامِهِ فَرَآهُ وَهَيْئَتُهُ حَسَنَةٌ وَرَآهُ مُغَطِّيًا يَدَيْهِ فَقَالَ لَهُ مَا صَنَعَ بِكَ رَبُّكَ فَقَالَ غَفَرَ لِي بِهِجْرَتِي إِلَى نَبِيِّهِ ﷺ فَقَالَ مَالِي أَرَاكَ مُغَطِّيًا يَدَيْكَ قَالَ قِيلَ لِي لَنْ نُصْلِحَ مِنْكَ مَا أَفْسَدْتَ فَقَصَّهَا الطُّفَيْلُ عَلَى

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ طفیل بن عمرو الدوسی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: یا رسول اللہ! کیا آپ کو مضبوط ومحفوظ قلعہ اور طاقتور فوج میں رغبت ہے؟ راوی کا بیان ہے: عہد جاہلیت میں بنو دوس کا قلعہ تھا۔ نبی ﷺ نے قلعہ میں منتقل ہونے سے انکار کر دیا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ برکت انصار کے لیے محفوظ کر رکھی تھی۔ پھر جب آپ ﷺ ہجرت کرکے مدینہ چلے آئے تو سیدنا طفیل رضی اللہ عنہ اور اس کے ساتھ اس کی قوم کے ایک شخص نے آپ کی طرف ہجرت کی۔ ان کو مدینہ کی آب وہوا راس نہ آئی۔ دوسرا شخص صبر نہ کرسکا اور نوک کے ساتھ انگلیوں کے جوڑ کاٹ دیئے۔ تو دونوں ہاتھوں سے خون بہہ گیا۔ اور وہ فوت پا گیا۔ اس کو خواب میں طفیل بن عمرو نے دیکھا کہ وہ عمدہ شکل وصورت اور اچھی حالت میں ہے۔ نیز دیکھا کہ اس نے دونوں ہاتھ ڈھانپ رکھے ہیں۔ سیدنا طفیل رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تیرے ساتھ تیرے رب نے کیا معاملہ کیا؟ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی طرف ہجرت کرنے کی وجہ سے مجھے بخش دیا۔ کہا:

(٥٢١٣) بخاری: ٦٦٠٧۔ مسلم: ١١٢۔ احمد: ٢٢٣٢٨.
(٥٢١٤) مسلم: ١١٦۔ احمد: ١٤٥٦٤.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ. (رواه مسلم، ١١٦)

تیرے ہاتھ میں ڈھانپے ہوئے کیوں دیکھ رہا ہوں؟ اس نے کہا: مجھے کہا گیا ہے کہ ہم تیرا وہ حصہ ٹھیک نہیں کریں گے جو خود تو نے خراب کر دیا ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! اس کے ہاتھ بھی بخش دے۔ (مسلم)

٥٢١٥۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ مَرِضَ رَجُلٌ فَصِيحَ عَلَيْهِ فَجَاءَ جَارُهُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ إِنَّهُ قَدْ مَاتَ قَالَ وَمَا يُدْرِيكَ قَالَ أَنَا رَأَيْتُهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ قَالَ فَرَجَعَ فَصِيحَ عَلَيْهِ فَجَاءَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ مَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ فَرَجَعَ فَصِيحَ عَلَيْهِ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ انْطَلِقْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبِرْهُ فَقَالَ الرَّجُلُ اللّٰهُمَّ الْعَنْهُ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ الرَّجُلُ فَرَآهُ قَدْ نَحَرَ نَفْسَهُ بِمِشْقَصٍ مَعَهُ فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ فَقَالَ وَمَا يُدْرِيكَ قَالَ رَأَيْتُهُ يَنْحَرُ نَفْسَهُ بِمَشَاقِصَ مَعَهُ قَالَ أَنْتَ رَأَيْتَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِذًا لَا أُصَلِّيْ عَلَيْهِ. (لأبي داود، ٣١٨٥)

”سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک آدمی بیمار ہوا تو اس پر رونے والے چیخ اٹھے۔ چنانچہ اس کا ہمسایہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا: فلاں شخص فوت ہو چکا ہے۔ فرمایا تجھے کیسے معلوم ہوا؟ عرض کیا: میں نے اسے دیکھا ہے۔ پس آنحضرت ﷺ نے فرمایا: وہ فوت نہیں ہوا۔ وہ لوٹ کر گیا تو چیخ و پکار ہو رہی تھی۔ واپس آیا اور عرض کیا: وہ فوت ہو گیا ہے۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: وہ فوت نہیں ہوا۔ وہ لوٹ کر گیا تو اس پر چیخنے والے رو رہے تھے۔ اس کی عورت نے اس کو کہا: جا کر نبی کریم ﷺ کو خبر دے دے اس نے کہا: اے اللہ! اس پر لعنت کر۔ پھر اس نے جا کر خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے کیا معلوم ہے؟ اس نے کہا: میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ تیز آلے سے اپنی جان کو ذبح کر رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: کیا تو نے اس کو دیکھا ہے؟ اس نے کہا: ہاں، فرمایا: پھر میں اس کا جنازہ نہیں پڑھوں گا۔“ (ابوداؤد)

شرح: ...... ان تمام احادیث میں خودکشی کی سزا بیان ہوئی ہے کہ وہ دوزخ میں جائے گا۔ خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ میں اختلاف ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی۔ اور ایک قول ہے جو زیادہ مفید اور فیصلہ کن بھی ہے کہ قوم کے معزز وفضلا لوگ تو اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھیں گے، البتہ عام لوگ پڑھیں گے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: میں تو خودکشی کرنے والے پر نماز جنازہ نہ پڑھوں گا۔

یہ اس بات کا قرینہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نماز جنازہ پڑھی تھی۔ نبی ﷺ نے نہیں پڑھی تھی۔ تاکہ ایسا فعل

(٥٢١٥) ابوداؤد: ٣١٨٥۔ صحیح، البانی: ٢٧٢٧۔ مسلم: ٩٧٨۔ نسائی: ١٩٦٤۔ احمد: ٢٠٤٠٤۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

کرنے والوں کو عبرت ہو۔ اور وہ خوفزدہ ہوں اور اقدام خودکشی کرنے سے گریز کریں۔ (تفہیم الاسلام: ۲/ ۵۸۹)

اور جو احادیث میں آیا ہے کہ خودکشی کرنے والا دوزخ میں ہمیشہ رہے گا۔ اس کے جوابات حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کئی انداز پر دیئے ہیں۔

ان میں سے ایک یہ ہے کہ خودکشی کرنے والے کی سزا تو ہمیشہ دوزخ میں رہنا ہی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اہل توحید پر کرم کیا ہے کہ توحید کی برکت کی وجہ سے انہیں آخر دوزخ سے نکال دے گا۔ (فتح الباری: ۳/ ۲۲۷)

اور حدیث ۵۲۱۱ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ عام طور پر لوگ ظاہر عمل کا اعتبار کرتے ہیں جبکہ اصل اعتبار اعمال کے خاتمہ کا ہے۔ (فتح الباری: ۱۱/ ۴۹۹)

جس آدمی نے خودکشی کی تھی اس کا نام قزمان بن ظفری تھا۔ حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے اس کی کارکردگی پر مبارک باد دی تو اس نے کہا: واللہ! میں نے دین کی خاطر لڑائی نہیں کی میں نے تو اپنی قوم کے حسب کے مطابق لڑائی کی ہے۔ بعد میں اس نے خودکشی کر لی۔ اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ کا بھی اظہار ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے واقعہ کی خبر دی تھی جو کہ پوری ہوئی۔

اس سے ایک یہ بات بھی اخذ ہوتی ہے کہ نیک آدمی سے اس کے سامنے اس کے شرف وفضل کی اطلاع دینا جائز ہے۔ (فتح الباری: ۷/ ۴۷۲ تا ۴۷۴)

القصاص في العمد والخطأ وبين الولد والوالد والجماعة والواحد والحر والعبد والمسلم والكافر.

قتل عمد اور قتل خطاء، باپ بیٹے کے درمیان، جماعت اور ایک کے درمیان۔ آزاد غلام کے درمیان اور مسلمان اور کافر کے درمیان قصاص کا بیان

٥٢١٦۔ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ أُصِيبَ بِقَتْلٍ أَوْ خَبْلٍ فَإِنَّهُ يَخْتَارُ إِحْدَى ثَلَاثٍ إِمَّا أَنْ يَقْتَصَّ وَإِمَّا أَنْ يَعْفُوَ وَإِمَّا أَنْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ فَإِنْ أَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ وَمَنِ اعْتَدَى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ. (رواه أبوداود، ٤٤٩٦)

”سیدنا ابوشریح الخزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص پر قتل یا کوئی عضو کاٹنے کی مصیبت آپڑی تو اس کو تین میں سے ایک امر کا اختیار ہے: یا وہ قصاص لے، یا وہ معاف کردے، یا وہ دیت وصول کرے۔ اگر وہ چوتھی صورت اختیار کرے تو اس کے دونوں ہاتھ روک دو۔ اور جو اس کے بعد زیادتی کرے گا اس کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔“ (ابوداؤد)

(٥٢١٦) ابوداؤد: ٤٤٩٦۔ ضعیف البانی: ٩٦٩۔ ابن ماجه: ٢٦٢٣۔ احمد: ١٥٩٤٠۔ دارمی: ٢٣٥١.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

شـــرح:.....اگرچہ اس حدیث کی سند پر تنقید ہے مگر قرآن پاک کی آیت اور حدیث صحیح اس کی تائید کرتی ہے۔

قرآن پاک بیان کرتا ہے:

﴿وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِیِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا یُسْرِفْ فِّی الْقَتْلِ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا٥﴾

(الاسراء: ۳۳)

''جو مظلوم قتل کیا جائے تحقیق ہم نے اس کے ولی کے لیے دلیل رکھی ہے۔ پس یہ قتل میں حد سے نہ بڑھے، بیشک یہ مدد کیا گیا ہے۔''

یعنی جسے ظلم وزیادتی سے قتل کیا گیا ہو، اس کے سرپرست کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت اسے اللہ نے تسلط دینا ہے۔ اگر چاہے تو اسے قتل کرے، اگر چاہے تو اس سے دیت لے لے، اگر چاہے تو اللہ کی رضا کی خاطر معاف کردے۔

اس کے بعد زیادتی نہ کرے کہ ایک کے عوض دو کو قتل نہ کرے، یا قاتل کے علاوہ دوسرے کو قتل نہ کرے۔ یا مذکورہ جس صورت میں قتل کا معاملہ طے ہو جائے اس کے بعد زیادتی نہ کرے۔ اگر کرے گا تو اس کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بخاری (۶۸۸۰) کتاب الدیات، باب من قتل لہ قتیل الخ، مسلم: ۱۳۵۵ میں مقتول کے ورثا کو دو میں سے ایک اختیار ہے یا تو دیت لیں یا قتل کریں۔

تمام روایات سے یہ چار صورتیں سامنے آتی ہیں، جن کا ورثائے مقتول کو اختیار دیا گیا ہے۔

(۱) مفت معاف کردیں۔ (۲) دیت لے کر معاف کریں۔ (۳) قصاص لیں۔ (۴) دیت سے بھی زیادہ لے کر صلح کرلیں۔ دو چیزوں کا اختیار تو مقتول کے ورثا کو بہر صورت ہے قاتل اسے پسند کرے یا نہ کرے۔ ان دو میں سے ایک ضرور کرنا ہے۔

(۱) مقتول کے ورثا اگر قصاص لینا چاہیں تو قاتل کو دینا پڑے گا۔ اگر دیت لینا چاہیں تو قاتل کو ضرور ادا کرنا ہوگی۔ ایک کام کرنا ضروری ہے۔ ورثا کو معاف کرنے کا حق ہے۔ لیکن یہ خیال رہے کہ قصاص عین عدل ہے، اور معاف کرنا احسان ہے۔ اگر معاف کرنے سے زیادہ نقصان ہو تو پھر معاف کرنا احسان نہیں ظلم ہوگا۔ اس صورت میں قصاص ہی بہتر ہے اگر نقصان نہ ہو تو پھر احسان افضل ہے کہ معاف کردیا جائے۔

۵۲۱۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ الْقِصَاصُ وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَةُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ

''سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: بنی اسرائیل میں قصاص تھا، دیت نہیں تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس امت کو ارشاد فرمایا: (تم پر قتل کے بارے میں قصاص فرض کیا گیا ہے، آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے غلام، مؤنث کے بدلے مؤنث۔

(۵۲۱۷) نسائی: ۴۷۸۱۔ صحیح، البانی: ۴۴۴۹۔ بخاری: ۶۸۸۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بِالْعَبْدِ وَالأُنْثَى بِالأُنْثَى﴾ إِلَى قَوْلِهِ . ﴿فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ﴾فَالْعَفْوُأَنْ يَقْبَلَ الدِّيَةَ فِي الْعَمْدِ وَاتِّبَاعٌ بِمَعْرُوفٍ يَقُولُ يَتَّبِعُ هٰذَا بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ وَيُؤَدِّي هٰذَا بِإِحْسَانٍ ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ مِمَّا كُتِبَ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ إِنَّمَا هُوَ الْقِصَاصُ لَيْسَ الدِّيَةُ. (للنسائى ، ٤٧٨١)

یہاں تک کہ جس کو اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی مل جائے تو وہ اچھے طریقے سے پیروی کرے اور اچھے طریقے سے اسے دیت ادا کردے) معاف کرنا یہ ہے کہ قتل عمد میں دیت قبول کرلے اور اچھے طریقے سے اتباع کرنا یہ ہے کہ اس کی معروف طریقے پر پیروی کرے۔ اور اداء احسان کے ساتھ یہ ہے کہ اچھے طریقے سے دیت ادا کردے۔'' یہ تخفیف ہے تمہارے رب کی طرف سے۔'' اس چیز میں تخفیف ہے جو تم سے پہلے لوگوں پر فرض تھا اور وہ قصاص ہی تھا دیت نہیں تھی۔'' (النسائی)

٥٢١٨۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّا فِي رَمْيٍ يَكُوْنُ بَيْنَهُمْ بِحِجَارَةٍ أَوْ بِالسِّيَاطِ أَوْ ضَرْبٍ بِعَصًا فَهُوَ خَطَأٌ وَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَاءِ وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ قَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ ثُمَّ اتَّفَقَا وَمَنْ حَالَ دُوْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَغَضَبُهُ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ. (رواه أبوداود، ٤٥٣٩)

''سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو بے خبری میں تجھ سے مارا جائے۔ یا پتھر مارنے سے قتل ہو گیا۔ یا کوڑے، لاٹھی مارنے سے مرگیا تو یہ قتل بالخطا ہے۔ اور اس کی دیت خطا کی دیت ہے۔ اور جس نے عمداً قتل کیا اس میں قصاص ہے۔ اور جو قصاص لینے سے مانع ہوا اس پر اللہ کی لعنت اور غضب ہے۔ اس سے نہ فرض قبول کیا جائے گا اور نہ ہی نفل۔'' (ابوداؤد)

شرح: ...... اس سے ثابت ہوا کہ جس کے قاتل کا پتہ نہ چل سکے تو اس کے لیے دیت واجب ہے۔ اسے اندھا قتل کہتے ہیں کیونکہ قاتل نہ معلوم ہوتا ہے۔ اس کی ایک صورت یہ ہے کہ لوگ ایک دوسرے پر سنگباری کر رہے ہیں یا لاٹھی بازی کر رہے ہیں یا بھیڑ بہت ہے مثلاً طواف یا صفا مروہ کی سعی کرتے ہوئے یا شیطان کو کنکریاں مارتے ہوئے، کوئی مردہ پایا جاتا ہے۔

اب قاتل کا تعین تو مشکل ہے۔ اور شریعت معصوم میں دیت بیت المال سے ادا کرنے کا حکم ہے جو کہ بالکل وہی دیت ہے جو کسی کو غلطی سے قتل کردے تو اس کی دیت ہے، وہ سو اونٹ ہے۔

ایک دوسری صورت یہ ہے کہ قاتل کا پتہ ہے۔ اس نے لاٹھی یا پتھر یا ایسے آلے سے مارا جس سے عام طور پر

(٥٢١٨) ابوداؤد: ٤٥٣٩۔ صحیح، البانی: ٣٨٠٣۔ نسائی: ٤٧٩٠۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

موت واقع نہیں ہوتی۔ اس میں قصاص نہیں لیکن سو اونٹ دیت دینا ہے، جو قاتل کے عصبہ (رشتہ داروں) کے ذمہ ہے وہ مل کر ادا کریں۔

اس حدیث میں قتل عمد جان بوجھ کر قتل کرنے کی سزا بھی بیان ہوئی ہے۔ قتل عمد کی تعریف یہ ہے کہ کسی بے گناہ آدمی کو قصداً ایسے آلہ سے مارا جائے جس سے موت واقع ہو جاتی ہے۔

اس کی چند نشانیاں ہیں۔ اگر قصداً نہیں مارا اور نہ ہی آلہ ایسا تھا جس سے موت واقع ہوتی ہے تو پھر یہ قصداً قتل نہیں۔ یا گناہ ایسا تھا جس کی وجہ سے قتل کیا گیا ہے۔ ایسے قتل میں قصاص نہیں ہے دیت وغیرہ ہے۔ اگر قتل عمد ہے تو پھر قصاص ہے۔ مثلاً کسی کو بھاری آلہ سے مارنا، ایسے آلہ سے مارنا جو بدن میں پیوست ہو جائے کسی درندے کے بھٹ میں پھینک دینا، پانی یا آگ میں ڈال کر غرق کر دینا، یا خاکستر بنا دینا، گلا گھونٹ کر مارنا، کھانے اور پینے سے روک دینا وہ اسی طرح مر جائے، زہر پلا دینا بذریعہ جادو قتل کر دینا وغیرہ یہ تمام صورتیں قصداً قتل کی ہیں۔

یہ بھی ثابت ہوا قاتل اور مقتول کے درمیان معاملہ طے پا جانے کے بعد اس کے نفاذ میں جو بھی رکاوٹ بنے گا وہ لعنت کا مستحق ہے۔ کیونکہ قصاص یا قرآنی فیصلہ پر عمل معاشرہ کے لیے باعث رحمت ہے، اور اس میں رکاوٹ ڈالنا نحوست کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی اس پر لعنت ہوتی ہے۔

٥٢١٩۔ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ إِنِّي لَقَاعِدٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا جَاءَ رَجُلٌ يَقُودُ آخَرَ بِنِسْعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هٰذَا قَتَلَ أَخِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَقَتَلْتَهُ فَقَالَ إِنَّهُ لَوْ لَمْ يَعْتَرِفْ أَقَمْتُ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ قَالَ نَعَمْ قَتَلْتُهُ قَالَ كَيْفَ قَتَلْتَهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ نَخْتَبِطُ مِنْ شَجَرَةٍ فَسَبَّنِي فَأَغْضَبَنِي فَضَرَبْتُهُ بِالْفَأْسِ عَلَى قَرْنِهِ فَقَتَلْتُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ هَلْ لَكَ مِنْ شَيْءٍ تُؤَدِّيهِ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ مَا لِي مَالٌ إِلَّا كِسَائِي وَفَأْسِي قَالَ فَتَرَى قَوْمَكَ يَشْتَرُونَكَ قَالَ أَنَا أَهْوَنُ عَلَى قَوْمِي مِنْ ذٰلِكَ فَرَمَى إِلَيْهِ بِنِسْعَتِهِ

''سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک آدمی دوسرے کو رسی میں باندھ کر لایا۔ اور اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اس نے میرا بھائی قتل کیا ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ملزم سے کہا: کیا تو نے قتل کیا ہے؟ مدعی نے کہا: اگر اس نے اعتراف جرم نہ کیا تو میں گواہ پیش کروں گا۔ تو ملزم نے کہا: میں نے قتل کیا ہے۔ فرمایا: کیسے قتل کیا ہے؟ اس نے کہا: میں اور مقتول ایک درخت سے پتے گرا رہے تھے کہ اس نے گالی دی اور مجھے غصہ دلایا۔ چنانچہ میں نے اس کے سر میں کلہاڑا مار کر سر پھاڑ دیا اور اس کو قتل کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے پاس مال ہے جو تو اپنی جان کی طرف سے دے دے؟ اس نے کہا: میرے پاس صرف چادر اور میرا کلہاڑا ہے۔ فرمایا: کیا تیری قوم تیری جان خریدے

(٥٢١٩) مسلم: ١٦٨٠۔ نسائی: ٥٤١٥۔ ابوداؤد: ٤٥٠١۔ دارمی: ٢٣٥٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَقَالَ دُوْنَكَ صَاحِبَكَ فَانْطَلَقَ بِهِ الرَّجُلُ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ فَرَجَعَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ قُلْتَ إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ وَأَخَذْتُهُ بِأَمْرِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَمَاتُرِيْدُ أَنْ يَبُوْءَ بِإِثْمِكَ وَإِثْمِ صَاحِبِكَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَعَلَّهُ قَالَ بَلٰى قَالَ فَإِنَّ ذَاكَ كَذَاكَ قَالَ فَرَمٰى بِنِسْعَتِهِ وَخَلّٰى سَبِيْلَهُ.

(رواه مسلم، ١٦٨٠)

گی تیرا کیا خیال ہے؟ اس نے کہا: میری قوم کے ہاں میری کوئی وقعت نہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس کی رسی چھوڑ دی۔ اور مدعی کو فرمایا: تو جان اور تیرا کام۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر مدعی نے اس کو قتل کردیا تو وہ بھی ملزم کی مثل ہوگا۔ تو مدعی آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے: اس نے قتل کیا تو یہ بھی اس جیسا ہوگا۔ اور میں نے تو اس کو آپ ﷺ کے حکم کے ساتھ پکڑا ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تو یہ ارادہ نہیں کرتا کہ وہ تیرا اور تیرے بھائی کا گناہ اٹھائے؟ اس نے کہا: ہاں، پس آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا ہوگا۔ تو اس نے رسی کو چھوڑ دیا۔ اور قاتل کا راستہ چھوڑ دیا۔

٥٢٢٠۔ وَفِي رِوَايَةٍ: كَيْفَ قَتَلْتَهُ قَالَ ضَرَبْتُ رَأْسَهُ بِالْفَأْسِ وَلَمْ أُرِدْ قَتْلَهُ.

(رواه ابوداود، ٤٥٠١)

"اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے اس کو کیسے قتل کیا ہے؟ اس نے کہا: میں نے اس کے سر میں کلہاڑا مارا ہے۔ اور قتل کرنے کا ارادہ نہیں کیا۔" (ابوداؤد)

٥٢٢١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُتِلَ رَجُلٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرُفِعَ الْقَاتِلُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَدَفَعَهُ إِلٰى وَلِيِّ الْمَقْتُوْلِ فَقَالَ الْقَاتِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا وَاللّٰهِ مَا أَرَدْتُ قَتْلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِوَلِيِّ الْمَقْتُوْلِ أَمَا إِنَّهُ إِنْ كَانَ صَادِقاً ثُمَّ قَتَلْتَهُ دَخَلْتَ النَّارَ فَخَلّٰى سَبِيْلَهُ قَالَ وَكَانَ مَكْتُوْفاً بِنِسْعَةٍ فَخَرَجَ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ فَسُمِّيَ ذَا النِّسْعَةِ. (رواه النسائی، ٤٧٢٢)

"سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ کے عہد مبارک میں قتل کیا۔ اس کا مقدمہ آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے قاتل کو مقتول کے ولی کی تحویل میں دے دیا۔ قاتل نے کہا: یارسول اللہ! میں نے اس کو قتل کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے مقتول کے وارث کو فرمایا: اگر یہ سچ کہتا ہو اور پھر تو اس کو قتل کردے تو تو آگ میں داخل ہوگا۔ چنانچہ مقتول کے وارث نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔ اس نے ملزم کو چمڑے کی رسی سے باندھا ہوا تھا۔ وہ وہاں سے رسی کھینچتا ہوا نکلا تو اس کا نام ہی ذوالنسعہ پڑ گیا یعنی رسی والا۔" (نسائی)

(٥٢٢٠) ابوداؤد: ٤٥٠١۔ صحیح، البانی: ٣٧٧٧۔ مسلم: ١٦٨٠۔ نسائی: ٥٤١٥۔ دارمی: ٢٣٥٩۔

(٥٢٢١) نسائی: ٤٧٢٢۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرح: ......ان سے یہ ثابت ہوا کہ امام وقت مقتول کے اولیا سے قاتل کو معاف کرنے کا مشورہ دے سکتا ہے۔ اس معاملہ میں خصوصی معافی کی ترغیب آپ ﷺ اس لیے دے رہے تھے کہ قاتل کہہ رہا تھا میرا قتل کرنے کا ارادہ نہ تھا۔ اس لیے فرمایا: اسے چھوڑ دو! یہ چونکہ اس جرم کا سبب بنا ہے اس لیے یہ گناہ لے کر لوٹے گا تمہیں معاف کرنے کا اجر ملے گا۔

ان سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ولی کو اختیار ہے قصاص لے یا دیت لے۔ اس میں یہ دلیل بھی ہے کہ قصداً قتل کی دیت مجرم کے مال سے ادا ہوگی۔ یہ بھی ثابت ہوا قصاص کے واجب ہونے کے بعد اور دیت لینے کے بعد بھی امام وقت معافی کی سفارش کر سکتا ہے۔ یہ بھی ثابت ہوا جس سے قصاص لینا ہو جب اس کے نکل جانے کا اندیشہ ہو تو اسے باندھ کر رکھنے کی اجازت ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ قاتل کو جب معاف کر دیا گیا ہو تو پھر اسے تعزیر نہ لگائی جائے۔ (عون المعبود: ۴/ ۲۸۹)

۵۲۲۲۔ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُقِيْدُ الأَبَ مِنِ ابْنِهِ وَلَا يُقِيْدُ الِابْنَ مِنْ أَبِيْهِ. (رواه الترمذي، ۱۳۹۹)

''سیدنا سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھا۔ جب آپ ﷺ نے باپ کا قصاص بیٹے سے لیا۔ اور بیٹے کا قصاص باپ سے نہیں دلایا۔'' (ترمذی)

شرح: ...... حدیث سے ثابت ہوا کہ والد سے بیٹے کا قصاص نہیں لیا جائے گا۔ یعنی ایک آدمی نے جب اپنے بیٹے کو قتل کر دیا اس کے بدلے میں باپ کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ قصاص کی بجائے بدلے میں باپ سے دیت لی جائے گی۔ باپ کو بیٹے کے قصاص میں قتل نہ کیے جانے کی وجہ یہ ہے کہ باپ بیٹے کے وجود کا سبب ہے جبکہ بیٹا باپ کے وجود کا سبب نہیں۔ اس لیے بیٹا باپ کو معدوم کرنے کا حق نہیں رکھتا۔ نیز عموماً یہ باپ کی طبیعت سے بعید ہے کہ اپنے لخت جگر کو جان بوجھ کر قتل کرے۔ اگر اس سے اس گناہ اور جرم کا ارتکاب ہوگا تو نادانستگی اور خطا کے طور پر ہوگا۔ اور خطا کی صورت میں قتل میں قصاص نہیں ہوتا، دیت ہوتی ہے لیکن باپ قاتل بیٹے کی وراثت سے محروم ہوگا کیونکہ قتل خواہ عمداً ہو یا خطا ہو وراثت میں رکاوٹ ہے۔

ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن پاک کا حکم ہے قصاص لو اور کہا ہے، جان کے عوض جان قصاص میں ماری جائے گی تو کیا بیٹا بھی تو جان ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن پاک کا حکم عام ہے حدیث نے والد کو قصاص سے مخصوص کر دیا ہے، تو یہ مستثنیٰ ہوگا۔ اگر بیٹا باپ کو قتل کر دے تو وہ قصاص میں قتل کیا جائے گا۔ وجہ یہ ہے کہ باپ بے لوث بیٹے کی زندگی کا خواستگار ہوتا

(۵۲۲۲) ترمذی: ۱۳۹۹۔ حسن ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے وہ سمجھتا ہے اس سے میرا نام زندہ رہے گا جبکہ بیٹے کے یہ جذبات نہیں ہوتے، بیٹے کو جو بھی فائدہ ہو رہا ہے وہ باپ کی وجہ سے ہی ہوتا ہے۔

جس طرح والد سے بیٹے کے لیے قصاص نہیں اسی طرح ماں، نانی، دادی، دادا، نانا سب اس حکم میں شامل ہیں۔ (تفہیم الاسلام: ۲/۵۳۲)

٥٢٢٣ــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ غُلَامًا قُتِلَ غِيلَةً فَقَالَ عُمَرُ لَوِ اشْتَرَكَ فِيهَا أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ. (للبخاري تعليقا)

''سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک لڑکا دھوکے سے قتل کیا گیا۔ پس سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تمام اہل صنعا اس پر ٹوٹ پڑتے تو میں سب کو قصاص میں قتل کر دیتا۔'' (بخاری تعلیقاً)

٥٢٢٤ــ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَتَلَ نَفَرًا خَمْسَةً أَوْ سَبْعَةً بِرَجُلٍ وَاحِدٍ قَتَلُوهُ قَتْلَ غِيلَةٍ وَقَالَ عُمَرُ لَوْ تَمَالَأَ عَلَيْهِ أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ. جَمِيعًا. (رواه مالك ١٦٢٣)

''سعید ابن میتب سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پانچ یا سات افراد کو جو ایک مرد کے قتل میں شامل تھے اور انھوں نے اسے دھوکے سے قتل کیا تھا ان سب کو قتل کر دیا۔ اور کہا: اگر تمام اہل صنعا اس پر حملہ کرتے تو میں سب کو قتل کر دیتا۔'' (مالک)

٥٢٢٥ـ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ. (رواه الترمذي، ١٤١٤)

''سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنا غلام قتل کیا ہم اس کے بدلے قاتل کو قتل کریں گے۔ اور جس نے اپنے غلام کے ناک، کان کاٹے تو ہم اس کے ناک، کان کاٹ دینگے۔'' (ترمذی)

٥٢٢٦ــ وَفِي رِوَايَةٍ: مَنْ خَصَى عَبْدَهُ خَصَيْنَاهُ.

''اور ایک روایت میں ہے: جس نے اپنے غلام کو خصی کیا تو ہم اس کو خصی کر دیں گے۔''

٥٢٢٧ــ وَفِي أُخْرَى: ثُمَّ إِنَّ الْحَسَنَ نَسِيَ هٰذَا الْحَدِيثَ فَكَانَ يَقُولُ لَا يُقْتَلُ حُرٌّ بِعَبْدٍ. (هما لأبي داود، ٤٥١٥)

''دوسری روایت میں ہے: پھر حسن بصری رحمہ اللہ اس حدیث کو بھول گئے اور کہا: آزاد کو غلام کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا۔'' (یہ دونوں روایات ابوداؤد کی ہیں)

(٥٢٢٣) بخاري تعليقا، باب اذا اصاب قوم من رجل الخ: ٦٨٩٦ـ فتح الباري: ١٢/ ٢٢٧.
(٥٢٢٤) مؤطا: ١٦٢٣.
(٥٢٢٥) ترمذي: ١٤١٤ـ ضعيف، الباني: ٢٣٦ـ نسائي: ٤٧٣٨ـ ابو داؤد: ٤٥١٥ـ ابن ماجه: ٢٦٦٣ـ احمد: ١٩٧٠٢ـ دارمي: ٢٣٥٨.
(٥٢٢٦) ابو داؤد: ٤٥١٥.
(٥٢٢٧) ابو داؤد: ٤٥١٥.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شرح: ......۱۔اس بارے میں اختلاف ہے کہ ایک آدمی کو دو یا زیادہ افراد قتل کرتے ہیں یا زخمی کرتے ہیں ان سب سے قصاص لیا جائے گا یا ایک کا تعین کر کے اسے قصاص میں ماریں گے اور دوسرے سے دیت لیں گے۔ ابن سیرین رحمہ اللہ کی یہی رائے ہے کہ قصاص میں ایک کو قتل کریں گے دوسروں سے دیت وصول کریں گے۔ شعبی رحمہ اللہ کا قول ہے: مقتول کے ورثا کے سپرد ہوگا جسے چاہیں قتل کریں، جسے چاہیں معاف کر دیں۔

لیکن جمہور علمائے کرام کی رائے وہی ہے جو یہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ بیان ہوا ہے۔ یہ کہتے ہیں: مقتول کی جان کے اجزا ممکن نہیں کہ کس نے کتنا قتل کیا ہے۔ لہٰذا سارے ہی قاتل تصور ہوں گے، سب کو قصاص میں مارا جائے گا۔ (فتح الباری: ۱۲/ ۲۲۷)

۲۔اس پر تو سب کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی غلام اپنا ہو یا غیر کا، آزاد مرد کو قتل کرتا ہے تو اس غلام کو قصاص میں قتل کیا جائے گا۔

اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ ایک غلام دوسرے غلام کو قتل کرتا ہے تو قصاص میں قتل کیا جائے گا۔ البتہ اس میں اختلاف ہے کہ ایک آزاد مرد غلام کو قتل کرتا ہے خواہ وہ غلام اپنا ہو یا غیر کا تو اس بارے میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا نظریہ یہ ہے کہ آزاد سے غلام کے لیے قصاص لیا جائے گا، خواہ جان کے عوض جان ہو یا عضو کے عوض عضو ہو۔ کیونکہ قصاص والی آیت عام ہے، غلام، آزاد میں فرق نہیں، ہاں اگر آقا نے اپنے غلام کو مارا ہو تو پھر قصاص نہیں۔

دوسرا نظریہ شافعی، مالک اور احمد بن حنبل رحمہم اللہ کا ہے کہ غلام اپنا ہو یا بیگانہ اسے آزاد مرد قتل کر دے تو اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔

ان کی دلیل یہ ہے: اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ (البقرة: ۱۷۸) کہ جان، جان کے بدلے ہے، اس میں غلام آزاد سب شامل ہیں۔ تو اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ یہ آیت مطلق تھی اور واضح نہ تھی سورت بقرہ والی آیت (آزاد بدلے آزاد) نے اسے مقید کر دیا ہے، اور بیان کیا ہے کہ آزاد کو آزاد ہی کے بدلے قتل کیا جائے گا، غلام کے بدلے نہیں، اگر کوئی آقا اپنے غلام یا دوسرے غلام کو قتل کرتا ہے تو اس کے عوض اس کی قیمت دے گا۔

اور یہ تینوں امام رحمہم اللہ زیر شرح حدیث جس میں غلام کے بدلے آزاد کو قتل کرنے کا آیا ہے۔ اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ ضعیف ہے حجت کے قابل نہیں۔ اگر بالفرض صحیح بھی ہو تو یہ زجر و توبیخ کے طور پر کہا گیا ہے یا بڑا ہی ظالم اور سرکش آقا ہو اس کو قصاص میں قتل کرنے پر یہ حدیث چسپاں کی جائے گی۔ اگر زیر شرح حدیث صحیح ہوتی تو پھر فیصلہ کن تھی کہ آزاد کو غلام کے عوض قتل کیا جائے گا، اس کی صحت و ثبوت میں اختلاف ہے۔ اس لیے جمہور کی بات پر فیصلہ کرتے ہوئے غلام کے قتل کے عوض آزاد کو قصاص میں قتل نہیں کیا جائے گا۔ یہ جان کے بدلے جان سے مستثنیٰ صورت ہے اگر آزاد غلام کو خصی کرے تو تب آزاد کو خصی کیا جائے گا۔ (تفہیم الاسلام: ۲/ ۵۳۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٥٢٢٨ـ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ هَلْ عِنْدَكُمْ سَوْدَاءُ فِي بَيْضَاءَ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ لَا وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عَلِمْتُهُ إِلَّا فَهْماً يُعْطِيْهِ اللّٰهُ رَجُلاً فِي الْقُرْآنِ وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْأَسِيْرِ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ . (رواه الترمذي ، ١٤١٢)

''سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو کہا: یا امیرالمومنین! کیا تمہارے پاس سفید اور اق میں کوئی سیاہ تحریر ہے جو کتاب اللہ میں نہ ہو؟ تو انہوں نے کہا: ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور روح کو پیدا کیا! ہمارے پاس ایسی کوئی چیز نہیں بلکہ صرف وہی کچھ ہے جو اس صحیفے میں ہے۔ میں نے کہا: صحیفے میں کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: اس میں احکام قصاص اور احکام اسیر ہیں۔ اور یہ کہ مومن کو کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔'' (ترمذی)

٥٢٢٩ـ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَالْأَشْتَرُ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْنَا هَلْ عَهِدَ اليك نبي الله ، شيئًا لم يعهده الى الناس عامَّةً قالَ لا الّا ما كَانَ فِي كتابي هٰذَا فأَخْرَجَ كِتَاباً مِنْ قِرَابِ سَيْفِهِ فَإِذَا فِيهِ الْمُؤْمِنُوْنَ تَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ وَيَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ أَلَا لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْعَهْدٍ بِعَهْدِهِ مَنْ أَحْدَثَ حَدَثاً فَعَلَى نَفْسِهِ أَوْ آوَى مُحْدِثاً فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ . (رواه النسائي ، ٤٧٣٤)

''قیس بن عباد نے کہا میں اور اشتر رحمہ اللہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ اور ان کو کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو خاص طور پر کسی چیز کی تعلیم فرمائی ہے جو دوسرے لوگوں کو نہیں بتائی؟ تو انہوں نے کہا: نہیں، مگر جو اس صحیفے میں ہے۔ پھر انہوں نے ایک خط نکالا جو تلوار کے میان میں رکھا ہوا تھا۔ اس میں لکھا تھا: اہل ایمان کے خون برابر ہیں۔ اور وہ دوسرے لوگوں پر ایک ہاتھ کی طرح ہیں۔ اور ان میں سے ادنیٰ ترین بھی امن دے سکتا ہے۔ خبردار! مومن کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔ اور اہل معاہدہ ذمی کو معاہدہ قائم ہونے کے بعد قتل نہ کیا جائے۔ جس نے بدعت نکالی یا اس نے بدعتی کو امن کی جگہ دی اس پر اللہ، اس کے فرشتوں، اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔'' (نسائی)

٥٢٣٠ـ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ يَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ

'' عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اس کے دادے سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا سب مسلمانوں کے خون برابر اور ان میں سے ادنیٰ ترین بھی امن دے سکتا

(٥٢٢٨) ترمذی: ١٤١٢ـ صحیح الالبانی: ١١٤٠ـ بخاری: ٧٣٠٠ـ مسلم: ١٣٧٠ـ نسائی: ٤٧٤٦ـ ابوداؤد: ٤٠٣٠ـ ابن ماجہ: ٢٦٥٨ـ احمد: ١٣٠ـ دارمی: ٢٣٥٦

(٥٢٢٩) نسائی: ٤٧٣٤ـ صحیح الالبانی: ٤٤١٢ـ بخاری: ٧٣٠٠.

(٥٢٣٠) ابوداؤد: ٢٧٥١ـ حسن صحیح الالبانی: ٢٣٩٠ـ ابن ماجہ: ٢٦٢٥ـ احمد: ٦٩٧٣

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وَيُجِيرُ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ يَرُدُّ مُشِدُّهُمْ عَلَى مُضْعِفِهِمْ وَمُتَسَرِّيهِمْ عَلَى قَاعِدِهِمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَاذُوْ عَهْدٍفِي عَهْدِهِ. (رواه أبوداو، ٢٧٥١)

ہے۔اوران کا کم تر بھی پناہ دے سکتا ہے۔اور وہ دوسرے لوگوں پر ایک ہاتھ کی مانند ہیں۔ان میں سے طاقتوران کے ضعیف کو بدلہ دے گا اوران کا دولت مندان کے بیٹھے پر لوٹائے گا اور کسی مومن کو کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا۔اور نہ کوئی اہل ذمہ آدمی معاہدے کے دوران قتل کیا جائے۔'' (ابوداؤد)

شرح: شیعہ نے یہ مشہور کر رکھا تھا اور اب تک بھی کر رہے ہیں کہ اہل بیت رضی اللہ عنہم کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص وحی بتائی تھی جس پر دوسروں کو مطلع نہ کیا تھا۔اس لیے بزرگوں نے اہل بیت کے رئیس سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کیا تو انہوں نے قسم اٹھا کر اس وہم کی تردید کی کہ دیت کے احکام اور قیدی چھڑانا ان نیکیوں کے متعلق میرے پاس تحریر ہے جو کہ شریعت نے سب کو بتائی ہے کوئی خاص وحی نہیں بتائی۔

اصل بات تو یہ ہے کہ مسلمان کافر کو قتل کر دے تو اسے عوض میں قتل نہ کیا جائے گا بلکہ دیت دی جائے گی خواہ کافر حربی ہو یا ذمی ہو یا معاہدے والا ہو۔اس سے ڈھیل پیدا ہوسکتی تھی کہ حدیث نے کافروں کے خون کو ارزاں کر دیا ہے۔ لہٰذا معاہدہ کرنے والے کو بھی مار دیا جائے،اس اندیشہ کے پیش نظر معاہدہ والے کو مارنا سنگین جرم قرار دیا گیا ہے۔ یہ نہیں کہ معاہدہ والے کافر کو مسلمان قتل کر دے تو اس کے عوض مسلمان کو قتل کیا جائے۔ایسا نہیں۔

اس میں حکمت یہ ہے کہ اسلام اپنی عظمت کا سکہ جماتا ہے، یہ اسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ کافر اور مسلمان میں امتیاز رکھا جائے۔(جائزۃ الاحوذی:۲/۶۵۲)

مومنوں کے خون برابر ہونے کا مطلب ہے کہ دیت اور قصاص میں مسلمان برابر ہیں۔ مذہب میں،نسب میں، امیر ہونے میں یا غریب ہونے میں حاکم ہونے میں یا رعایا ہونے میں کوئی تمیز نہیں سب برابر ہیں۔

ذمہ میں ادنیٰ کوشش کا مطلب ہے کہ ایک مسلمان جب کسی کافر کو امن دے گا تو یہ امان نامہ تمام مسلمانوں پر جاری ہوگا۔اس کا احترام سب پر واجب ہے اس کی ہتک عزت کرنا جائز نہیں۔امن دینے والا مسلمان خواہ آقا ہو خواہ غلام ہو، امیر ہو یا غریب ہو،شریف ہو، یا وضیع ہو،مرد ہو، یا عورت ہو سب اس کا احترام کریں۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: جسے تو نے امان دی اسے ہم نے بھی امان دی۔ (بخاری: ۳۱۷۱،کتاب الجزیۃ والموادعۃ باب امان النساء)

اپنے سوا سب پر متحد ہیں کہ ان کا تصور یہ ہے۔

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾ (آل عمران: ١٠٣)

''اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوط پکڑو،ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو جاؤ۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ﴾ (الانفال: ٤٦)

''تنازع نہ کرو تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔''

یہ اس پر عمل پیرا رہتے ہیں، آپس میں متحد اور اعدائے اسلام کے خلاف مستعد رہتے ہیں۔ تفریق کا شکار نہیں ہوتے اور نہ ہی آپس میں ایک دوسرے کو بے یار و مددگار چھوڑتے ہیں۔

دنیا کی تمام اقوام و ملل اور ادیان کے مقابلہ میں جہاں کہیں وہ ہوں سیسہ پلائی دیوار بن جاتے ہیں۔

اس سے ثابت ہوا اسلامی ممالک میں کفار کی کسی عہدہ میں سرداری ناجائز ہے۔ کیونکہ سربراہ کا ہاتھ اپنی رعایا پر ہوتا ہے۔ (تفہیم الاسلام: ۲/۵۳۴)

القتل في الجنون والسكر وبالمثقل والطب والسم وقتل الزنى وجناية الأقارب وما هو جبار

جنون اور نشہ کی حالت میں قتل کرنے، ثقیل چیز یا طبابت کے اور زہر کے ذریعے قتل کرنے اور زانی کے قتل کرنے اور اقارب کے جرائم

اور جن اشیاء کا جرم رائیگاں ہوتا ہے ان کا بیان

٥٢٣١ــ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ كَتَبَ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ أُتِيَ بِمَجْنُونٍ قَتَلَ رَجُلاً فَكَتَبَ إِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ أَنِ اعْقِلْهُ وَلَا تُقِدْ مِنْهُ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَى مَجْنُونٍ قَوَدٌ. (رواه مالك، ١٦٠٤)

''یحییٰ بن سعید نے کہا: مروان نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ اس کے پاس ایک پاگل لایا گیا ہے جس نے ایک آدمی کو قتل کیا ہے۔ تو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے لکھا دیت لے لو اور قصاص نہ لو، کیونکہ دیوانے پر قصاص لازم نہیں ہے۔'' (مالک)

٥٢٣٢ــ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ مَرْوَانَ ابْنَ الْحَكَمِ كَتَبَ إِلَى مُعَاوِيَةَ ابْنِ أَبِي سُفْيَانَ يَذْكُرُ أَنَّهُ أُتِيَ بِسَكْرَانَ قَدْ قَتَلَ رَجُلاً فَكَتَبَ إِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ أَنِ اقْتُلْهُ بِهِ. (مالك)

''مالک کو خبر پہنچی ہے کہ مروان نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ اس کے پاس ایک نشئی لایا گیا ہے جس نے قتل کیا ہے۔ تو اس نے جواب میں لکھا کہ اس کے قصاص میں اس کو قتل کر دے۔'' (مالک)

شرح:...... دیوانہ اگر قتل کر دے تو اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا کہ اسے قصاص میں قتل نہ کیا جائے گا جبکہ اس

(٥٢٣١) موطا: ١٦٠٤.

(٥٢٣٢) موطا.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سے دیت وصول کی جائے گی۔ کیونکہ تین آدمیوں سے ذمہ داری کا قلم اٹھا لیا گیا ہے، ان میں ایک بچہ ہے، دوسرا سویا ہوا ہے تیسرا دیوانہ ہے۔ (شرح زرقانی: ۴/ ۱۷۷)

۲۔ نشئی کی طلاق تو واقع نہیں ہوتی۔ (بخاری کتاب الطلاق) مگر اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نشئی قاتل ہو تو اس سے قصاص لیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ نشئی سے ان حدود کے جرائم میں مواخذہ کیا جائے گا تا کہ یہ نشہ سے مست ہو کر لوگوں کے جان و مال ہی برباد نہ کرتا پھرے۔ اس سے قصاص لیا جائے گا اگر کوئی دیت لینا چاہتا ہے تو الگ بات ہے اسے اختیار ہے۔ نشئی سے قصاص لینے اور مجنوں سے نہ لینے میں تفریق اس لیے کی گئی ہے کہ نشئی نے بے خودی اور مستی خود پیدا کی ہے جبکہ مجنوں نے خود پیدا نہیں کی اس پر دیوانگی مسلط ہوگئی ہے۔ (شرح زرقانی: ۴/ ۲۰۳)

٥٢٣٣۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ يَهُوْدِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلٰى أَوْضَاحٍ لَهَا فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ فَجِيْءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ أَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا ثُمَّ قَالَ الثَّانِيَةَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا لَا ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّالِثَةَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ نَعَمْ فَقَتَلَهُ. النَّبِيُّ ﷺ بِحَجَرَيْنِ. (رواه البخاری، ٦٨٧٩)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک باندی کو قتل کر دیا۔ اس لیے کہ اس کے پاس پازیبیں تھیں اس کے لالچ میں قتل کی گئی۔ دو پتھروں کے درمیان اس کا سر کچل دیا۔ پس لڑکی کو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لایا گیا۔ اس میں ابھی روح موجود تھی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تجھے فلاں نے قتل کیا ہے؟ تو اس نے سر سے اشارہ کیا کہ نہیں۔ پھر پوچھا: فلاں نے؟ تو تب بھی اس نے سر سے اشارہ کیا کہ نہیں۔ پھر تیسری بار پوچھا تو اس نے کہا: ہاں۔ پس یہودی کو آپ ﷺ نے دو پتھروں کے درمیان قتل کر دیا۔'' (بخاری)

٥٢٣٤۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْيَهُوْدِ قَتَلَ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلٰى حُلِيٍّ لَهَا ثُمَّ أَلْقَاهَا فِي الْقَلِيْبِ وَرَضَخَ رَأْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَأُخِذَ فَأُتِيَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ حَتّٰى يَمُوْتَ فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ. (رواه مسلم، ١٦٧٢)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی مرد نے ایک لڑکی کو زیور کے لالچ میں قتل کر دیا۔ پھر ایک گڑھے میں پھینک دیا۔ اور اس کے سر کو پتھر سے پھوڑا تھا۔ اس کو آپ ﷺ کے پاس لایا گیا تو آپ نے حکم دیا کہ اس کو پتھر سے مارا جائے۔ پس پتھروں سے مارا گیا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ (مسلم)

(٥٢٣٣) بخاری: ٦٨٧٩۔ مسلم: ١٦٧٢۔ ترمذی: ١٣٩٤۔ نسائی: ٤٧٧٩۔ ابوداؤد: ٤٥٣٥۔ ابن ماجه: ٢٦٦٦۔ احمد: ١٣٤٢٨۔ دارمی: ٢٣٥٥۔

(٥٢٣٤) مسلم: ١٦٧٢۔ بخاری: ٦٨٨٥۔ نسائی: ٤٧٤٢۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شــــرح: ......اس لونڈی کے نام کا علم نہیں ہو سکا۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ انصار میں سے تھی۔ بعض روایات میں آیا ہے، رُضَّ رَأْسُهَا بَيْنَ حَجَرَيْنِ کہ اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچلا ایک میں ہے: رَمَاهَا بَحَجَرٍ اسے پتھر مارا۔ ایک روایت میں ہے: رَضَخَ رَأْسَهَا اس کا سر پھوڑ دیا۔

ان میں کوئی تعارض نہیں کیونکہ اس ظالم نے اس لونڈی کو پتھر مارا، جو اس کے سر پر لگا، اور وہ دوسرے پتھر پر گر گئی۔

اسی طرح جو دوسری روایت میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے حکم دیا اس قاتل یہودی کو رجم کیا گیا، حتیٰ کہ مر گیا۔

ایک روایت میں آ رہا ہے، اسے دو پتھروں کے درمیان رکھ کر مارا، ویسے پتھر پھینکنے کا بھی آتا ہے، ان سب کا مطلب ایک ہی ہے کہ اس قاتل پر ایک پتھر پھینکا یا زیادہ پھینکے اور اس کا سر دوسرے پتھر پر پڑا ہوا تھا۔

بظاہر یہ نظر آتا ہے کہ ابھی وہ لونڈی زندہ تھی تو اس کے قاتل پر آپ ﷺ نے قصاص جاری کیا تھا۔ ایسا نہیں اس لونڈی کی موت کے بعد اس قاتل کو قصاص میں مارا تھا۔ (فتح الباری: ۱۲/ ۱۹۸)

ایک پہاڑی کی اوٹ میں یہ لونڈی بکریاں چرا رہی تھی۔ اس نے بالیاں پہن رکھی تھیں، وہ چھیننے کے لیے اس یہودی نے اس کا سر کچلا تھا۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عورت کے بدلہ میں مرد کو قتل کیا جائے گا اور قاتل کو اسی طرح قتل کیا جائے گا جس طرح مقتول کو قتل کیا گیا ہو اور مرد کو عورت قتل کرے گی تو بالا ولی اسے قصاص میں قتل کرنا جائز ہے۔

اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مقتول کا قصاص بھاری چیزوں، پتھروں وغیرہ سے لینا درست ہے، صرف لوہے کی چیزوں کے ساتھ ہی قصاص لینا خاص نہیں۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھاری چیزوں سے قصاص کے قائل نہیں۔ ان کی دلیل بیہقی کی روایت ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ قصاص صرف تلوار سے لیا جائے لیکن اس میں جابر جعفی اور قیس بن ربیع دونوں حجت کے قابل نہیں۔ اوپر حدیث والا مؤقف ہی قوی ہے۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ جس طرح اور جس چیز سے قاتل نے قتل کیا ہو۔ اسی طرح اور اس چیز سے اسے قتل کرنا جائز ہے۔

لیکن امام احمد رحمہ اللہ کا ایک قول کہ قصاص تیز دھار آلہ سے لیا جائے، ان کی دلیل ہے کہ حدیث میں آتا ہے، جب تم قتل کرو تو اچھے انداز پر قتل کرو۔ (مسلم: ۱۹۵۵، کتاب الصید والذبائح، باب الامر باحسان الذبح والقتل وتحدید الشفرۃ)

یہ استدلال قوی نہیں، یہ حدیث درست ہے قتل میں اچھا انداز اپنایا جائے، وہ یہ کہ مثلہ وغیرہ نہ کیا جائے، یہ خاص حکم ہے کیونکہ یہ قصاص کے طور پر اختیار کیا جاتا ہے کہ جس طرح اور جس چیز سے مارا گیا ہے قصاص میں اسی طرح کیا جائے یہ زیر شرح حدیث کا تقاضا بھی ہے، اور قرآنی آیت بھی اس کی تائید کرتی ہے۔

﴿وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ﴾ (النحل: ١٢٦)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اگر تم اس کی مثل سزا دو جس کی مثل تم دیئے گئے ہو تو جائز ہے۔''

یہ احادیث یہودیوں کے بھوکے پن اور طمع باز ہونے، ان کی قسوت قلبی اور ان کی خبث وخباثت پر بھی دلالت کرتی ہے۔ یہ ظالم یہودی بغیر قتل کیے بھی بالیاں اتار سکتا تھا لیکن اس کے کمینہ پن اور مسلمانوں کے خلاف کینہ پروری نے اسے ایسے سفاک فعل پر آمادہ کیا تھا۔ (تفہیم الاسلام: ۲/ ۵۳۶)

۵۲۳۵۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَا يُعْلَمُ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ. (رواه أبوداود، ٤٥٨٦)

''عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اس کے دادے سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے طبیب بن کر علاج کیا اور وہ دراصل طبیب نہیں تھا تو وہی ضامن ہوگا۔'' (ابوداؤد)

۵۲۳۶۔ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ الْوَفْدِ الَّذِيْنَ قَدِمُوْا عَلَى أَبِي قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَيُّمَا طَبِيْبٍ تَطَبَّبَ عَلَى قَوْمٍ لَا يُعْرَفُ لَهُ تَطَبُّبٌ قَبْلَ ذٰلِكَ فَأَعْنَتَ فَهُوَ ضَامِنٌ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ بِالنَّعْتِ إِنَّمَا هُوَ قَطْعُ الْعُرُوْقِ وَالْبَطُّ وَالْكَيُّ. (رواه أبوداود، ٤٥٨٧)

''عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز کا بیان ہے کہ اس کے باپ کے پاس وفد میں آنے والے ایک آدمی نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس آدمی نے تشخیص کی یا طبابت کی جبکہ وہ بطور طبیب جانا پہچانا ہوا نہ ہو۔ پس مریض کو ایذا پہنچی تو وہ ضامن ہوگا۔ عبدالعزیز نے کہا: صرف تشخیص پر نہیں رگ کاٹنے یا پیٹ کی دوائی دینے اور داغ لگانے پر ضمانت ہے۔'' (ابوداؤد)

شرح:...... ان سے ثابت ہوا کہ نیم حکیم کسی کا علاج کرتا ہے اس کی غلطی سے مریض کی کوئی چیز تلف ہو جاتی ہے یا وہ آدمی جس کا علاج کیا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے، تو اس نیم حکیم کے ذمہ اس کی تلافی ہے، وہ اس کی دیت دے گا، اس پر اور اس کے خاندان پر دیت ہے، یہ ٹھیک ہے اس سے قصاص نہ لیا جائے گا۔ دیت اس کے ذمہ لازم ہے کیونکہ وہ ماہر نہ تھا اس نے وہ کام کیا اگر ماہر ہوتو پھر کوئی مریض نقصان اٹھاتا ہے تو پھر دیت اس کے ذمہ نہ ہوگی۔ (عون المعبود: ۴/ ۳۲۰)

۵۲۳۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْيَهُوْدِ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ شَاةً مَسْمُوْمَةً قَالَ فَمَا عَرَضَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ. (رواه أبوداود ٤٥٠٩)

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودی عورت نے رسول اللہ ﷺ کو زہر ملا کر بکری کا گوشت پیش کیا تو آپ ﷺ نے عورت سے کوئی تعرض نہ کیا۔ (ابوداؤد)

(۵۲۳۵) ابوداود: ۴۵۸۶۔ حسن، البانی: ۳۸۳۴۔ نسائی: ۴۸۳۰۔ ابن ماجہ: ۳۴۶۶۔

(۵۲۳۶) ابوداؤد: ۴۵۸۷۔ حسن، البانی: ۳۸۳۵۔

(۵۲۳۷) ابوداؤد: ۴۵۰۹۔ ضعیف الاسناد، البانی: ۹۷۲۔ بخاری: ۵۷۷۷۔ احمد: ۲۷۲۳۱۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شرح: ...... یہ عورت مرحب کی ہمشیرہ زینب تھی جس نے نبی اکرم ﷺ لیے بکری کے گوشت میں زہر ملایا تھا۔ آپ ﷺ کے ساتھ حضرت بشر بن براء رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ یہ گوشت چونکہ زہر آلود تھا نبی اکرم ﷺ نے کھاتے ہی اسے باہر پھینک دیا۔ حضرت بشر رضی اللہ عنہ نے لقمہ کھالیا۔ آپ ﷺ کی زندگی تو بچ گئی مگر حضرت بشر بن براء رضی اللہ عنہ وفات پا گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کو بلایا اور کہا: تو نے ایسا کیوں کیا ہے؟ اس نے: کہا اگر سچے نبی تھے تو کچھ نہ ہوگا اگر تم جھوٹے تھے تو ہمیں چھٹکارا مل جائے گا۔

نبی اکرم ﷺ چونکہ محفوظ رہے تھے اس لیے آپ نے ذاتی انتظام نہ لیا اور اس عورت کو معاف کر دیا۔ مگر جب حضرت بشر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو بطور قصاص اس عورت کو حضرت بشر رضی اللہ عنہ کے ورثا کے حوالے کر دیا تو انہوں نے اسے قصاص میں قتل کر دیا۔

اس سے ثابت ہوا جو کسی کو کھانے یا پینے میں زہر دے کر مارتا ہے اسے قصاص میں قتل کرنا جائز ہے۔

اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اس میں نبی اکرم ﷺ کا معجزہ ہے کہ اللہ نے زہر قاتل سے آپ کو سلامت رکھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے جو آپ ﷺ سے وعدہ فرمایا تھا: ﴿وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ (المآئدة: ٦٧) ''اور اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں سے بچائے گا۔'' اس میں اس کی وفا بھی ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خصوصی حفاظت فرمائی۔ (عون المعبود: ۴/۲۹۴)

٥٢٣٨۔ عَنْ سَعِيْدِبْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الشَّامِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ خَيْبَرِيٍّ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً فَقَتَلَهُ أَوْ قَتَلَهُمَا مَعاً فَأَشْكَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْقَضَاءُ فِيْهِ فَكَتَبَ إِلَى أَبِي مُوْسَى الأَشْعَرِيِّ يَسْأَلُ لَهُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَنْ ذٰلِكَ فَسَأَلَ أَبُوْمُوْسَى عَنْ ذٰلِكَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ إِنَّ هٰذَا الشَّيْءَ مَا هُوَ بِأَرْضِي عَزَمْتُ عَلَيْكَ لَتُخْبِرَنِّي فَقَالَ لَهُ أَبُوْ مُوْسَى كَتَبَ إِلَيَّ مُعَاوِيَةُ ابْنُ أَبِي سَفْيَانَ أَنْ اَسْأَلَكَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلِيٌّ أَنَا أَبُوْحَسَنٍ إِنْ لَمْ يَأْتِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَلْيُعْطَ بِرُمَّتِهِ. (رواه مالك، ١٤٤٧)

''سعید ابن مسیب نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے اہل شام میں سے اپنی عورت کے ساتھ مرد دیکھا تو اس کو قتل کر دیا۔ پس سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ پر یہ فیصلہ کرنا مشکل تھا۔ اس نے سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھ۔ تو انھوں نے پوچھا تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ واقعہ میری حکومت کے اندر تو نہیں پیش آیا۔ میں تاکیداً کہتا ہوں کہ بتاؤ صورت حال کیا ہے؟ انھوں نے کہا: سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے لکھا ہے کہ میں آپ سے پوچھوں۔ علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ابوالحسن ہوں۔ اگر وہ چار گواہ نہ لائے تو اس کا کام پورا کردے یعنی قصاص میں قتل کر دے۔'' (مالک)

(٥٢٣٨) موطا: ١٤٤٧.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شرح: ... حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ تھا کہ کوئی آدمی اپنی بیوی کے ساتھ اس حالت میں کسی آدمی کو پاتا ہے جو کہ غیر شائستہ ہے۔ پھر اسی حالت میں دیکھنے والے چار گواہ پیش ہوں جنھوں نے ان دونوں کو برائی کرتے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے تو تب اسے عدالت کے حوالہ کیا جائے وہ اس پر سزا مقرر کرے۔ خود سزا نہ دے اس طرح قانون کو ہاتھ میں نہ لیا جائے اور نہ ہی بغیر دلیل قتل کیا جائے۔ اگر ایسا نہیں کرتا بلکہ اسے قتل کر دیتا ہے تو پھر اسے مقتول کے ورثا کے حوالے کیا جائے گا اس سے قصاص لیں یا معاف کریں۔ تاہم غیرت میں آ کر اگر خاوند ایک کو یا دونوں کو قتل کرتا ہے تو نبی ﷺ نے اس پر تنقید نہیں فرمائی تھی بلکہ تعریف فرمائی تھی۔ لیکن چار گواہ لانے کا ضرور کہا تھا۔ یہ پیش کر دے تو پھر تو قصاص نہ ہوگا اگر گواہ نہ لائے تو پھر اسے جس نے غیرت میں آ کر مرد یا عورت کو قتل کیا ہے قصاص میں قتل کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے واقعہ میں آتا ہے کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو پاتا ہوں تو میں اسے مہلت دوں کہ چار گواہ لاؤں تو تب قدم اٹھاؤں تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں، چار گواہ لاؤ۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں تو اس سے پہلے ہی اس کی گردن اڑا دوں گا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھو تمہارا سردار کتنا غیرت مند ہے میں اس سے بھی زیادہ غیرت مند ہوں، اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرت مند ہے۔ اس لیے اس نے ظاہر و باطن بے حیائی حرام قرار دی ہے۔ (موطا: ۱۴۸۵) القضاء فیمن وجد مع امراتہ رجلا)

اس کی شرح میں امام زرقانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَفِی حَدِیْثِ الْبَابِ اَلنَّهی عَنِ اِقَامَةِ انحد بِغَیْرِ سُلْطَانِ وَّلَا شُهُوْدٍ وَقَطْعُ الذَّرِیْعَةِ اِلٰی سَفْكِ الدَّمِ بِمُجَرَّدِ الدَّعْوٰی . (شرح زرقانی: ٤/ ١٧)

”اس حدیث میں ممانعت ہے کہ بغیر بادشاہ کے دوسرا حد قائم نہ کرے اور نہ ہی گواہوں کے بغیر حد قائم کی جائے، اس میں خالی دعویٰ کے ذریعہ بغیر دلیل خونریزی کو سبب کا قلع قمع کیا گیا ہے۔“

٥٢٣٩۔ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمِ الْیَرْبُوْعِیِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَخْطُبُ فِي أُنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُوْثَعْلَبَةَ ابْنِ یَرْبُوْعٍ قَتَلُوْا فُلَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَهَتَفَ بِصَوْتِهِ اَلَا لَا تَجْنِیْ نَفْسٌ عَلَی الْأُخْرَی . (رواه النسائی، ٤٨٣٣)

”ثعلبہ بن زہدم کہتے ہیں: نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے اتنے میں انصار کے چند افراد آئے۔ اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ ثعلبہ بن یربوع کے افراد آئے ہیں۔ اور انہوں نے جاہلیت میں فلاں کو قتل کیا تھا۔ تو آپ نے بلند آواز سے فرمایا: خبردار! کسی نفس کا جرم دوسرے نفس پر نہیں ڈالا جائے گا۔“ (نسائی)

(٥٢٣٩) نسائی: ٤٨٣٣۔ صحیح، البانی: ٤٤٩٣۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

٥٢٤٠۔ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مَعَ أَبِي فَقَالَ مَنْ هٰذَا مَعَكَ قَالَ ابْنِي أَشْهَدُ بِهِ قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَا تَجْنِي عَلَيْهِ وَلَا يَجْنِي عَلَيْكَ . (رواه النسائی، ٤٨٣٢)

''سیدنا ابو رمثہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نبی کریم ﷺ کے پاس اپنے باپ کے ساتھ حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: تیرے ساتھ یہ کون ہے؟ میرے باپ نے کہا: یہ میرا بیٹا ہے میں اس کی گواہی دیتا ہوں۔ فرمایا: تیرا جرم اس پر نہیں ڈالا جائے گا اور اس کا جرم تیرے اوپر نہیں ڈالا جائے گا۔'' (نسائی)

شــرح: ...... جاہلیت میں جرائم کی ضمانت بیٹے کی جگہ پر باپ سے اور باپ کی جگہ پر بیٹے سے لیا کرتے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس اصول کے تحت نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس ضرورت کا اظہار کیا۔ اگر ضرورت پڑ جائے تو یہ بات آپ ﷺ کے علم میں ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کی تردید فرمائی کہ اب جاہلیت کا یہ انداز بدل چکا ہے۔ یہ تمہارا بیٹا تمہارا ذمہ دار نہیں اور تم اس کے جرم کے ذمہ دار نہیں۔ دونوں خود ہی اپنے اپنے جرم کے ذمہ دار ہوں گے۔ ارشاد ربانی بھی ہے:

﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى﴾ (الانعام: ١٦٤)

''کوئی جان دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔'' (جو کرے گا سو بھرے گا)

ایک اعتراض: اگر یہی اصول ہے تو پھر قاتل کی دیت اس کے خاندان پر کیوں ڈالی جاتی ہے؟

اس کا جواب: یہ ہے کہ یہ بوجھ نہیں یہ تو آپس میں ایک حمایت اور تعاون ہے۔ اسے برادری کے افراد بخوشی ادا کرتے ہیں۔ اور اسے انسانی تمدن اور معاشرت کا تقاضا تصور کرتے ہیں کہ کل کلاں خاندان میں سے کسی پر بھی یہ آفت آ سکتی ہے۔

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ کوئی مجرم ہو خواہ قریبی رشتہ دار ہو یا دور والا ہو، حتیٰ کہ والد اولاد میں اور اولاد والد کے جرم و گناہ میں طلب نہیں کی جائے گی۔ صرف مجرم ہی ذمہ دار ہے اور کوئی نہیں۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اسلام ہی ایک ایسا دین ہے جو حقوق انسانی کا نگہبان ہے۔ (تفہیم الاسلام: ٢/ ٥٦٧)

٥٢٤١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ . (رواه النسائی، ٢٤٩٥)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: حیوانوں کا زخم رائیگاں ہے۔ کنواں کا نقصان رائیگاں ہے۔ کان کھودی گئی ہو تو اس کا نقصان لغو ہے۔ اور دفن شدہ خزانہ ملے تو اس میں خمس ہے۔'' (نسائی)

(٥٢٤٠) نسائی: ٤٨٣٢۔ صحیح، البانی: ٤٤٩٢۔ ترمذی: ٢٨١٢۔ ابوداؤد: ٤٤٩٥۔ احمد: ١٧٠٣٧۔ دارمی: ٢٣٨٨۔

(٥٢٤١) نسائی: ٢٤٩٥۔ صحیح، البانی: ٢٣٣٩۔ بخاری: ٦٩١٣۔ مسلم: ١٧١٠۔ ترمذی: ١٣٧٧۔ ابوداؤد: ٤٥٩٣۔ ابن ماجہ: ٢٦٧٣۔ احمد: ٧٧٦٩۔ موطا: ١٦٢٢۔ دارمی: ٢٣٧٩۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

٥٢٤٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّـهُ قَـالَ الْبِـئْـرُ جُـرْحُـهَـا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُرْحُهُ جُبَارٌ وَالْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ . (رواه مسلم، ١٧١٠)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کنویں کا زخم لغو ہے۔ کان کا زخم رائیگاں ہے۔ حیوان کا زخم لغو ہے۔ اور مدفون خزانے میں سے خمس ہے۔ (یعنی پانچواں حصہ بیت المال میں جمع ہوگا)" (مسلم)

٥٢٤٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الرِّجْلُ جُبَارٌ قَالَ. أبوداود الدَّابَّةُ تَضْرِبُ بِرِجْلِهَا وَهُوَرَاكِبٌ . (رواه أبوداود ٤٥٩٢)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پاؤں مارنا حیوان کا لغو ہے۔ ابو داؤد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: یہ اس وقت ہے جب آدمی چوپائے پر سوار ہو۔ جب آدمی اس پر سوار ہو۔"

٥٢٤٤ــــ وَفِي رِوَايَةٍ: النَّارُ جُبَارٌ . (رواه أبوداود، ٤٥٩٤)

"ایک روایت میں ہے: "آگ کا جلانا لغو ہے۔"

شرح: ایک جانور ہے نہ اسے ہانکنے والا ساتھ ہو نہ سوار ہو، نہ ہی کھینچنے والا ہے، وہ اچانک نکل جاتا ہے کسی کو زخمی کر دیتا ہے تو اس کے مالک پر تاوان نہ ہوگا۔

اسی طرح کان کسی کی ملکیت میں ہے اسے کھودا جا رہا ہے کوئی اس میں گر جاتا ہے یا اس نے مزدور لگائے ہوئے تھے تو وہ اس کے نیچے دب کر مر جاتے ہیں یا زخمی ہوتے ہیں تو ایسی صورت میں اس پر تاوان نہیں۔

اسی طرح کوئی کنواں کھود رہا ہے اس میں انسان یا حیوان گر کر تلف ہو جاتا ہے یا کھودنے والے گر جاتے ہیں تو مالک پر ضمانت نہیں۔

اور دفن شدہ مال ملے تو اس کا پانچواں حصہ دینا ہے جسے ملے وہ پانچواں حصہ اللہ کی راہ میں دے۔

اسی طرح ایک آدمی اپنی ضرورت کے لیے آگ جلاتا ہے۔ ہوا اسے مشتعل کر دیتی ہے کسی کے مال ومتاع کا نقصان کر دیتی ہے تو جلانے والے پر ضمانت نہیں، تاہم اسے بجھانے کی پوری کوشش کرے۔ (عون المعبود: ۴۲۲/۴)

(٥٢٤٢) مسند: ١٧١٠۔ ترمذی: ١٣٧٧۔ ابوداؤد: ٤٥٩٣۔ ابن ماجہ: ٢٦٧٣۔ احمد: ٧٧٦٩۔ موطا: ١٦٢٢۔ دارمی: ٢٣٧٩۔

(٥٢٤٣) ابوداؤد: ٤٥٩٢۔ ضعیف، البانی: ٩٩٧۔

(٥٢٤٤) ابوداؤد: ٤٥٩٤۔ صحیح، البانی: ٣٨٤۔ ابن ماجہ: ٢٦٧٦۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قصاص مادون النفس والعفو والقسامة وإحسان القتلة

قتل کے علاوہ زخموں کا قصاص، معاف کرنے کا اجر، قسامت (یعنی قسم لینا)

ہر چیز کے ذبح وغیرہ میں عمدہ طریقہ واحسان کرنے کا بیان

٥٢٤٥۔ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلاً عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَنَزَعَ يَدَهُ مِنْ فَمِهِ فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتَاهُ فَاخْتَصَمُوْا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَكَ. (رواه البخاري، ٦٨٩٢)

''سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے کا ہاتھ دانتوں میں دبایا۔ دوسرے نے اپنا ہاتھ کھینچا تو اس کے دو اگلے دانت گر پڑے۔ پھر وہ نبی کریم ﷺ کے پاس مقدمہ لے گئے۔ فرمایا: تم میں سے ایک آدمی اپنے بھائی کا ہاتھ اس طرح دانتوں سے کاٹتا ہے جیسا ایک اونٹ دوسرے کو دانتوں سے کاٹا کرتا ہے۔ اس کی کوئی دیت نہیں ہے۔'' (بخاری)

٥٢٤٦۔ وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا تَأْمُرُنِي تَأْمُرُنِي أَنْ آمُرَهُ أَنْ يَدَعَ يَدَهُ فِي فِيْكَ تَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ ادْفَعْ يَدَكَ حَتَّى يَعَضَّهَا ثُمَّ انْتَزِعْهَا. (لمسلم، ١٦٧٣)

''ایک روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو مجھے کیا فرمائش کرتا ہے؟ تو چاہتا ہے کہ میں اس کو حکم دیدوں کہ یہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں چھوڑ دے اور تو اس کو کاٹتا رہے جیسے اونٹ منہ میں دبائے رکھتا ہے کہ تو اپنا ہاتھ چھوڑ رکھ یہاں تک یہ کاٹتا رہے پھر تو ہاتھ نکال۔'' (مسلم)

٥٢٤٧۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ الرُّبَيِّعَ عَمَّتَهُ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوْا إِلَيْهَا الْعَفْوَ فَأَبَوْا فَعَرَضُوْا الْأَرْشَ فَأَبَوْا فَأَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَأَبَوْا إِلَّا الْقِصَاصَ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ فَعَفَوْا

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی پھوپھی ربیع نے ایک لونڈی کے دانت توڑ دیئے۔ چنانچہ ہمارے لوگوں نے اس فریق سے معافی طلب کی تو انہوں نے انکار کردیا۔ پھر تاوان پیش کیا تو انہوں نے اس سے بھی انکار کر دیا۔ پھر وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے تو قصاص کے علاوہ ہر صورت سے انکاری تھے۔ پس آپ نے قصاص کا حکم دے دیا۔ سیدنا انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! کیا ربیع کے دو دانت توڑے جائیں گے؟ ہرگز نہیں، قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے

(٥٢٤٥) بخاری: ٦٨٩٢۔ مسلم: ١٦٧٣۔ ترمذی: ١٤١٦۔ نسائی: ٤٧٦٢۔ ابن ماجه: ٢٦٥٧۔ احمد: ١٩٣٩٩۔ دارمی: ٢٣٧٦۔

(٥٢٤٦) مسلم: ١٦٧٣۔ بخاری: ٦٨٩٣۔ ترمذی: ١٤١٦۔ نسائی: ٤٧٧٢۔ ابوداؤد: ٤٥٨٤۔ ابن ماجه: ٢٦٥٧۔ احمد: ١٩٣٩٩۔ دارمی: ٢٣٧٦

(٥٢٤٧) بخاری: ٤٥٠٠۔ مسلم: ١٩٠٣۔ نسائی: ٤٧٥٧۔ ابوداؤد: ٤٥٩٥۔ ابن ماجه: ٢٦٤٩۔ احمد: ١٣٦١٤

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ مِنْ عِبَادِاللّٰهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهٗ. (رواه البخاری، ٤٥٠٠)

ساتھ مبعوث فرمایا ہے! اس کے دانت ہرگز نہیں توڑے جائیں گے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انس! اللہ کی کتاب کا حکم قصاص ہے۔ پھر وہ لوگ راضی ہو گئے اور انہوں نے معاف کر دیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے بندوں میں سے بعض وہ بندے ہیں جب اللہ کے توکل پر قسم کھائیں تو ان کی قسم کو اللہ پورا کر دیتا ہے۔ (بخاری)

٥٢٤٨۔ عَنْ اَنَسٍ أَنَّ أُخْتَ الرُّبَيِّعِ أُمَّ حَارِثَةَ جَرَحَتْ إِنْسَانًا فَاخْتَصَمُوْا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْقِصَاصُ الْقِصَاصُ فَقَالَتْ أُمُّ الرُّبَيِّعِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُقْتَصُّ مِنْ فُلَانَةَ وَاللّٰهِ لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ سُبْحَانَ اللّٰهِ يَاأُمَّ الرُّبَيِّعِ الْقِصَاصُ كِتَابُ اللّٰهِ قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا أَبَدًا قَالَ فَمَازَالَتْ حَتّٰى قَبِلُوْا الدِّيَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهٗ. (رواه مسلم، ١٦٧٥)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ربیع کی بہن ام حارثہ نے ایک انسان کو زخمی کر دیا۔ مقدمہ نبی کریم ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا۔ فرمایا: قصاص ہوگا قصاص۔ تو ام ربیع رضی اللہ عنہا نے کہا: یا رسول اللہ! کیا فلاں عورت سے قصاص لیا جائے گا؟ اللہ کی قسم اس سے قصاص تو نہیں لیا جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! اللہ پاک ہے۔ اے ام ربیع! اللہ کی کتاب کا حکم قصاص ہے۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! اس سے قصاص کبھی نہیں لیا جائے گا۔ پس وہ اس حال پر رہی یہاں تک کہ فریق ثانی نے دیت قبول کی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے بندوں میں سے بعض وہ بندے ہیں اگر وہ اللہ کے اعتماد پر اس کی قسم کھائیں تو اللہ ان کی قسم پوری کر دیتا ہے۔'' (مسلم)

شرح:... ایک ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا ہوئی ہیں، بعض شارحین نے وہ سمجھ لی ہیں یہ وہ نہیں۔ یہ دانت توڑنے والی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی پھوپھی تھیں۔ اور حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ جو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چچا تھے ان کی بہن تھیں۔ جب انہوں نے لڑکی کا دانت توڑ دیا تو یہ انس بن نضر رضی اللہ عنہ اپنی بہن کی معافی کے لیے اس بچی کے ورثا کے پاس گئے کہ وہ معاف کر دیں۔ انہوں نے یہ مطالبہ مسترد کر دیا۔ پھر انہوں نے دیت پیش کی یہ بھی رد کر دی اور مقدمہ رسول اکرم ﷺ کے پاس لے کر آئے اور قصاص لینے پر ہی اصرار کیا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے قصاص کا حکم دیا تو یہاں حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے کہا: میری بہن کے دانت نہیں توڑے جائیں گے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ﴾ (المائدۃ: ٤٥) ''دانت بدلے دانت قصاص ہے۔'' اس لڑکی کے ورثا معافی پر

(٥٢٤٨) مسلم: ١٦٧٥۔ بخاری: ٢٧٠٣۔ نسائی: ٤٧٥٥۔ ابوداؤد: ٤٥٩٥۔ ابن ماجہ: ٢٦٤٩۔ احمد: ١٣٦١٤۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

رضا مند ہو گئے اور وہ قصاص سے بچ گئیں۔

ایک اعتراض یہ سامنے آتا ہے کہ جب نبی ﷺ، قصاص کہہ رہے ہیں تو انس بن نضر رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ میری بہن کے دانت نہیں توڑے جائیں گے کیا یہ نافرمانی نہیں۔

اس کا حل یہ ہے کہ حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ قصاص کے منکر نہ تھے اور نہ ہی مخالف تھے۔ انہیں اپنے اللہ سے توقع تھی۔ اور وہ اس کے فضل کے امیدوار تھے۔ اور نبی اکرم ﷺ کی سفارش کے پر زور خواستگار تھے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ اس طرح اس بچی کے ورثا کے دل میں معافی کا جذبہ پیدا کر دیں گے کہ وہ رضا مند ہو جائیں گے اور ایسا ہی ہوا تھا۔

اس سے ثابت ہوا کہ دانت میں قصاص ہے اور قصاص اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ لیکن جب مظلوم معاف کر دے تو یہ قصاص ساقط ہو جاتا ہے، اس سے حدود الٰہی کے قیام پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔

اس سے حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ کی منقبت، شرف و فضل اور عظمت کا بھی پتہ چلتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے محبوب و مطلوب بندوں میں سے ہیں۔ جن کی دعا و پکار کو وہ سنتا ہے اور شرف قبولیت بخشتا ہے۔ دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں ان کی اطاعت و فرمانبرداری اس قدر معتبر ہوتی ہے کہ جب وہ کسی مشکل کا شکار ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے آسان کر دیتے ہیں جیسا کہ حضرت یونس علیہ السلام کے متعلق فرمایا:

﴿فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ ○ لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ○﴾ (الصافات: ۱۴۳۔۱۴۴)

”اگر یہ تسبیح پڑھنے والوں میں سے نہ ہوتے تو قیامت کے دن تک مچھلی کے پیٹ ہی میں ٹھہرے رہتے۔“

ایک حدیث میں آتا ہے، نرمی میں اللہ تعالیٰ کی پہچان کرو، وہ تمہیں سختی میں پہچانے گا۔ (احمد وحسنہ السیوطی)

دیکھیے جن سے کوتاہی سرزد ہوئی ہے، یہ معافی مانگتے ہیں، دیت دیتے ہیں وہ نہیں مانتے۔ حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ قصاص نافذ نہ کرنے میں سخت ہوتے جا رہے ہیں اور جس لڑکی کا دانت گرا ہے اس کے ورثا معاملہ طے نہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ لمحہ بھر میں دل پھیر دیتے ہیں کیونکہ دلوں پر قبضہ اللہ تعالیٰ کا ہے، وہی اکیلا ان پر تصرف رکھتا ہے کہ اس کے ورثا معاف کرنے پر رضا مند ہو جاتے ہیں اتنا سنگین معاملہ آسانی سے طے پا جاتا ہے۔ (تفہیم الاسلام ۲/ ۵۴۲)

۵۲۴۹۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ غُلَامًا لِأُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ أُذُنَ غُلَامٍ لِأُنَاسٍ أَغْنِيَاءَ فَأَتَى أَهْلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا أُنَاسٌ فُقَرَاءُ فَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْهِ شَيْئًا. (رواه أبو داود، ۴۵۹۰)

”سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فقیروں کے غلام نے امیروں کے غلام کے کان کاٹ لیا۔ امیر زادے کے ورثا رسول کریم ﷺ کے پاس مقدمہ لے کر آئے: تو فقراء نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم غریب لوگ ہیں ہمارے پاس دینے کے لیے کچھ بھی نہیں۔ آپ ﷺ نے ان کے ذمہ کچھ بھی تاوان

(۵۲۴۹) ابو داؤد: ۴۵۹۰۔ صحیح النسائی: ۳۸۳۷۔ نسائی: ۴۷۵۱۔ دارمی: ۲۳۶۸

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نہ ڈالا اور انھیں معاف کر دیا۔'' (ابوداؤد)

شرح: ایک غلام نے دوسرے غلام کے کان کو کاٹ کھایا۔ جرم کرنے والے غلام کے ورثا نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے ذمہ کوئی تاوان نہ لگایا تھا۔

وجہ تاوان نہ لگانے کی یہ ہو سکتی ہے کہ اس غلام سے جرم غلطی سے ہوا تھا اور اس کے قبیلہ والے فقراء تھے دیت نہ دے سکتے تھے۔ دیت تو تب ہوتی ہے جب گنجائش ہو۔ تو مطلب یہ نہیں کہ غلام جرم کا ارتکاب کرے تو سزا نہیں۔ بلکہ اگر غلام جرم کرتا ہے تو اس کی ذات سے قصاص لیا جائے گا، اس کے مالک ذمہ دار نہ ہوں گے، فقیر ہوں یا امیر ہوں۔ (عون المعبود: ۴/۳۲۳)

٥٢٥٠ - عن ابْنِ عبَّاسٍ أَنَّ رجُلاً وَقَعَ فِي أَبٍ كَانَ لَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فلطمَهُ الْعبَّاسُ فَجَاءَ وقَوْمُهُ فقالُوْا لَيَلْطِمَنَّهُ كما لطمَهُ فَلَبِسُوْا السِّلَاحَ فَبَلَغَ ذٰلكَ النَّبِيَّ ﷺ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّ أَهْلِ الْأَرْضِ تَعْلَمُوْنَ أَكْرَمُ عَلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ فَقَالُوْا أَنْتَ فَقَالَ إِنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ لَا تَسُبُّوْا مَوْتَانَا فَتُؤْذُوْا أَحْيَاءَنَا فَجَاءَ الْقَوْمُ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللهِ نَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ غَضَبِكَ استغفِرْ لنا. (رواه النسائي، ٤٧٧٥)

''سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اس کے جاہلیت کے کسی باپ دادا کو برا کہا۔ پس سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے اس کو تھپڑ رسید کر دیا۔ تو اس کی قوم آئی اور انہوں نے کہا: ہم بھی تھپڑ رسید کریں گے جیسے اس نے تھپڑ رسید کیا ہے۔ اور انہوں نے جنگی ہتھیار پہن رکھے تھے۔ نبی کریم ﷺ کو خبر پہنچی تو آپ منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا: لوگو! کیا تم جانتے ہو کہ اہل زمین میں سے کون زیادہ اللہ کے نزدیک مکرم و محترم ہے؟ تو لوگوں نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: عباس رضی اللہ عنہ مجھ سے ہے اور میں عباس رضی اللہ عنہ سے ہوں۔ ہمارے فوت شدگان کو گالی دے کر ہمارے زندوں کو ایذا نہ پہنچاؤ۔ تو مطالبہ کرنے والے لوگ آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم آپ کے غصے سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں آپ ہمارے لیے استغفار کریں۔'' (النسائی)

٥٢٥١ - عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جُبَيْرٍ الْخُزَاعِيِّ، قَالَ: طعَنَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَجُلًا فِي بَطْنِهِ إِمَّا بِقَضِيبٍ وَإِمَّا بِسِوَاكٍ، فَقَالَ: أَوْجَعْتَنِي

''عبداللہ بن جبیر الخزاعی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے پیٹ میں چھڑی یا مسواک سے چوٹ لگائی۔ اس نے کہا: آپ نے مجھے تکلیف دی ہے۔ لہٰذا مجھے

(٥٢٥٠) نسائی: ٤٧٧٥۔ ضعیف، الباني: ١٣٢٨۔ احمد: ٢٧٢٩

(٥٢٥١) طبرانی کبیر: ٣٨٠٥۔ ورجاله ثقات، هيثمی: ١٠٧٣٢.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فَأَقِدْنِي ، فَأَعْطَاهُ الْعُوْدَ الَّذِيْ كَانَ مَعَهُ ، فَقَالَ: اسْتَقِدْ ، فَقَبَّلَ بَطْنَهُ ، ثُمَّ قَالَ: بَلْ أَعْفُوْلَعَلَّكَ أَنْ تَشْفَعَ لِي بِهَايَوْمَ الْقِيَامَةِ . (رواه الطبراني في الكبير ، ٣٨٠٥)

قصاص دو۔پس آپ نے وہی لکڑی اس کو دیدی جو آپ کے پاس تھی۔آپ ﷺ نے فرمایا: قصاص لے لو۔اس نے آپ کے پیٹ پر بوسہ دیا اور کہا: بلکہ میں معاف کرتا ہوں شاید اس کے بدلے آپ قیامت کے دن میری شفاعت کردیں گے۔" (الکبیر)

شرح:......اس کی تائید نسائی: ۲/ ۲۳۹ (۴۷۸۱) کتاب "القسامه ، باب القصاص من السلاطين" میں وارد حدیث سے بھی ہوتی ہے، ابوفراس کو بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی ذات گرامی کو قصاص کے لیے پیش کیا۔

اس کے حاشیہ نمبرا میں وضاحت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطاب فرمایا: میں نے اپنے سرکاری نمائندوں کو اس لیے مقرر نہیں کیا کہ وہ تمہاری کمریں کوٹیں۔اور تمہارے مال لوٹیں، بلکہ میں نے انہیں اس لیے مقرر کیا ہے کہ تم تک یہ اپنا دین پہنچائیں۔اور تمہارے نبی ﷺ کی سنت سے آگاہ کریں، اور تمہارے درمیان مال غنیمت تقسیم کریں۔اگر یہ اس کے برخلاف تمہیں ناجائز تنگ کریں تو ان کا معاملہ میرے تک پہنچائیں۔اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں عمر رضی اللہ عنہ کی جان ہے! میں اس سے قصاص لوں گا۔

اب حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کھڑے ہوتے ہیں، کہنے لگے: اے امیر المومنین! اگر ایک مسلمانوں کا افسر اپنی رعیت کے کسی آدمی کو ادب سکھانے کے لیے سزا دیتا ہے آپ اس سے بھی قصاص لیں گے؟ فرمایا۔ہاں، اگر وہ زیادتی کرے گا تو میں اس سے بھی قصاص لوں گا۔کیونکہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ نے خود کو قصاص کے لیے پیش کیا تھا۔(التعلیقات السّلفیہ: ۲/ ۲۴۰)

ثابت ہوا جو یہ نظریہ ہے کہ سب سے بڑے بادشاہ پر کوئی حد نہیں یہ حدیث اس کی تردید کرتی ہے۔

٥٢٥٢ــ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَارَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ رُفِعَ إِلَيْهِ شَيْءٌ فِيْهِ قِصَاصٌ إِلَّا أَمَرَفِيْهِ بِالْعَفْوِ . (رواه أبوداود، ٤٤٩٧)

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے جب بھی دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ پر قصاص کے لیے مقدمہ پیش کیا گیا تو پہلے آپ نے معاف کرنے کی تلقین ہی فرمائی ہے۔" (ابوداود)

٥٢٥٣ــ عَنْ أَبِي السَّفَرِ قَالَ دَقَّ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ سِنَّ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَاسْتَعْدَى عَلَيْهِ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لِمُعَاوِيَةَ يَاأَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ

"ابوسفر سعید بن احمد نے بیان کہ ایک قریشی آدمی نے ایک انصاری مرد کا دانت توڑ دیا۔سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ پر اس نے اپیل کی اور کہا: اے امیر المومنین! اس نے میرا دانت توڑ دیا ہے۔

(٥٢٥٢) ابو داؤد: ٤٤٩٧ ـ صحيح، الباني: ٣٧٧٤ ـ ابن ماجه: ٢٦٩٢.
(٥٢٥٣) ترمذی: ١٣٩٣ ـ ضعيف، الباني: ٢٣٣ ـ ابن ماجه: ٢٦٩٣.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ هٰذَا دَقَّ سِنِّي قَالَ مُعَاوِيَةُ إِنَّا سَنُرْضِيكَ وَأَلَحَّ الْآخَرُ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَأَبْرَمَهُ فَلَمْ يُرْضِهِ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ شَأْنَكَ بِصَاحِبِكَ وَأَبُو الدَّرْدَاءِ جَالِسٌ عِنْدَهُ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِي جَسَدِهِ فَيَتَصَدَّقُ بِهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهِ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهِ خَطِيئَةً قَالَ الْأَنْصَارِيُّ أَأَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي قَالَ فَإِنِّي أَذَرُهَا لَهُ قَالَ مُعَاوِيَةُ لَا جَرَمَ لَا أُخَيِّبُكَ فَأَمَرَ لَهُ بِمَالٍ. (رواه الترمذی، ۱۳۹۳)

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: عنقریب ہم تجھے راضی کر دیں گے۔ دوسرے نے معاویہ رضی اللہ عنہ اصرار کیا تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کو خاموش کر دیا اور اسے راضی نہ کیا۔ بلکہ فرمایا: تو جان اور تیرا فریق جانے۔ اس وقت سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ فرما رہے ہیں: جس انسان کو اس کے جسم میں ایذا پہنچائی جائے وہ اس کو معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کا درجہ اس کے بدلے بلند کرتا اور اس کی خطا معاف کر دیتا ہے۔ تو انصاری نے کہا: تو نے خود یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے کانوں نے سنی ہے اور میرے دل نے یاد رکھی ہے۔ تو اس نے کہا: میں یہ اپنی تکلیف معاف کرتا ہوں۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یقیناً میں تجھے محروم نہیں رکھوں گا۔ اسے کچھ مال دینے کا حکم دے دیا۔ (ترمذی)

٥٢٥٤ــ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ عَلَى الْمُقْتَتِلِينَ أَنْ يَنْحَجِزُوا الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ وَإِنْ كَانَتِ امْرَأَةً. (رواه ابوداود، ٤٥٣٨)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لڑنے والوں پر لازم ہے کہ وہ خود لڑائی سے ہٹ جائیں پہلا پھر پہلا شخص باز آئے چاہے وہ عورت ہو۔'' (ابوداؤد)

٥٢٥٥ــ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، رَفَعَتْهُ: مَنْ كَانَتْ فِيهِ وَاحِدَةٌ، زَوَّجَهُ اللّٰهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ: مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ، يَعْنِي: أَمَانَةٌ، خَفِيَّةٌ شَهِيَّةٌ فَأَدَّاهَا مَخَافَةَ اللّٰهِ، أَوْ رَجُلٌ عَفَا عَنْ قَاتِلِهِ، أَوْ رَجُلٌ قَرَأَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ (للكبير (٢٣/ ٢٩٥) بِخَفِيٍّ

''سیدہ ام سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس میں ان تین میں سے ایک خصلت ہوگی اللہ تعالیٰ اس کا حورالعین کے ساتھ نکاح کرائے گا۔ وہ شخص جس کے پاس نفیس ترین پوشیدہ امانت ہو اور وہ خوف ربانی کی وجہ سے اس کو ادا کر دے۔ دوسرا وہ شخص جو اپنے قاتل کو معاف کر دے۔ تیسرا وہ شخص جو نماز کے بعد قل ھو اللہ پڑھتا ہو۔''

(٥٢٥٤) ابوداؤد: ٤٥٣٨۔ ضعیف، البانی: ٩٨١۔ نسائی: ٤٧٨٨.

(٥٢٥٥) طبرانی کبیر: ٢٢/ ٢٩٥۔ وفیہ جماعۃ لم اعرفھم، ھیثمی: ١٠٧٩٦.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(الکبیر میں ہے "تَجْفِيٌّ" یعنی آہستہ دل میں پڑھے)

شــرح: ......ان میں بعض احادیث ضعیف ہیں، بعض صحیح ہیں، جہاں تک رسول اکرم ﷺ کی ذات کریمانہ کا معاملہ ہے، آپ ﷺ ترغیب معافی کی دیتی تھے، قرآن پاک بھی بیان کرتا ہے:

﴿فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ﴾ (المائدة: ٤٥)

"پس جو معاف کردے یہ اس کے لیے کفارہ ہے۔"

پہلے بتایا ہے، جان بدلے جان، دانت بدلے دانت، آنکھ، بدلے آنکھ کان بدلے کان اور زخم قصاص ہیں تو اس حصہ میں معافی کی ترغیب ہے۔

مگر جب معافی نہ ہوتی تو پھر آپ ﷺ قصاص دلواتے تھے اگر دیت پر رضا مندی ہو جاتی تو پھر دیت پر رضا مند کروا دیتے۔ معافی اگرچہ بہتر ہے کہ مجرم شرمندہ ہو اور جرم چھوڑ دے۔ اگر اس کی سرکشی کا اندیشہ ہو تو پھر معاف نہ کرنا ہی بہتر ہے۔ (عون المعبود: ۴/ ۲۸۸)

٥٢٥٦ــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ إِنَّ أَوَّلَ قَسَامَةٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَفِيْنَا بَنِي هَاشِمٍ كَانَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ اسْتَأْجَرَهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ فَخِذٍ أُخْرَى فَانْطَلَقَ مَعَهُ فِي إِبِلِهِ فَمَرَّ رَجُلٌ بِهِ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ قَدِ انْقَطَعَتْ عُرْوَةُ جُوَالِقِهِ فَقَالَ أَغِثْنِي بِعِقَالٍ أَشُدُّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِي لَا تَنْفِرُ الإِبِلُ فَأَعْطَاهُ عِقَالًا فَشَدَّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِهِ فَلَمَّا نَزَلُوا عُقِلَتِ الإِبِلُ إِلَّا بَعِيرًا وَاحِدًا فَقَالَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ مَا شَأْنُ هٰذَا الْبَعِيرِ لَمْ يُعْقَلْ مِنْ بَيْنِ الإِبِلِ قَالَ لَيْسَ لَهُ عِقَالٌ قَالَ فَأَيْنَ عِقَالُهُ قَالَ فَحَذَفَهُ بِعَصًا كَانَ فِيهَا أَجَلُهُ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ أَتَشْهَدُ الْمَوْسِمَ قَالَ مَا أَشْهَدُ وَرُبَّمَا شَهِدْتُهُ قَالَ

"سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: سب سے پہلی قسامت عہد جاہلیت میں ہم بنو ہاشم مین پیش آئی اور ہم نے جاری کی۔ بنو ہاشم میں سے ایک آدمی تھا جس کو قریش کی ایک دوسری شاخ میں سے ایک فرد نے اجرت پر رکھا۔ اور اس کو اپنے اونٹوں میں لے گیا۔ اس کے پاس سے ایک شخص گزرا جو بنو ہاشم میں سے تھا اس کی کرے کی رسی ٹوٹ گئی تو اس نے اس کو کہا۔ مجھے اونٹ کا گھٹنا باندھنے کی رسی کی امداد کرتا کہ میں اپنی کرے کی رسی باندھ دوں، اور میرا اونٹ فرار نہ ہو۔ تو اس نے ایک رسی دیدی اور اس نے اپنی کرے کی رسی مضبوط باندھی۔ پس جب منزل پر جا کر ٹھہرے تو سب اونٹوں کے گھٹنے باندھے گئے۔ اور ایک اونٹ کھلا رہا۔ مالک نے کہا: یہ اونٹ کیوں کھلا چھوڑا گیا ہے؟ اس نے کہا: اس کے لیے رسی نہیں ہے۔ اس نے کہا: اس کی رسی کہاں ہے؟ اس کو ایک ڈنڈا مارا اور اس میں اس کی موت تھی۔ مزدور کے پاس سے ایک اہل یمن کا آدمی گزرا تو اس

(٥٢٥٦) بخاري: ٣٨٤٥ـ نسائي: ٤٧٠٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

هَلْ أَنْتَ مُبْلِغٌ عَنِّي رِسَالَةً مَرَّةً مِنَ الدَّهْرِ قَالَ نَعَمْ فَكَتَبَ إِذَا أَنْتَ شَهِدْتَ الْمَوْسِمَ فَنَادِيَا آلَ قُرَيْشٍ فَإِذَا أَجَابُوكَ فَنَادِيَا آلَ بَنِي هَاشِمٍ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَسَلْ عَنْ أَبِي طَالِبٍ فَأَخْبِرْهُ أَنَّ فُلَانًا قَتَلَنِي فِي عِقَالٍ وَمَاتَ الْمُسْتَأْجِرُ فَلَمَّا قَدِمَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ أَتَاهُ أَبُوطَالِبٍ فَقَالَ مَا فَعَلَ صَاحِبُنَا قَالَ مَرِضَ فَأَحْسَنْتُ الْقِيَامَ عَلَيْهِ فَوَلِيتُ دَفْنَهُ قَالَ قَدْ كَانَ أَهْلَ ذَاكَ مِنْكَ فَمَكَثَ حِينًا ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي أَوْصَى إِلَيْهِ أَنْ يُبْلِغَ عَنْهُ وَافَى الْمَوْسِمَ فَقَالَ يَا آلَ قُرَيْشٍ قَالُوْا هٰذِهِ قُرَيْشٌ قَالَ يَا آلَ بَنِي هَاشِمٍ قَالُوْا هٰذه بَنُو هَاشِمٍ قَالَ أَيْنَ أَبُو طَالِبٍ قَالُوْا هٰذَا أَبُوطَالِبٍ قَالَ أَمَرَنِي فُلَانٌ أَنْ أُبْلِغَكَ رِسَالَةً أَنَّ فُلَانًا قَتَلَهُ فِي عِقَالٍ فَأَتَاهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ لَهُ اخْتَرْ مِنَّا إِحْدَى ثَلَاثٍ إِنْ شِئْتَ أَنْ تُؤَدِّيَ مِائَةً مِنَ الإِبِلِ فَإِنَّكَ قَتَلْتَ صَاحِبَنَا وَإِنْ شِئْتَ حَلَفَ خَمْسُونَ مِنْ قَوْمِكَ إِنَّكَ لَمْ تَقْتُلْهُ فَإِنْ أَبَيْتَ قَتَلْنَاكَ بِهِ فَأَتَى قَوْمَهُ فَقَالُوْا نَحْلِفُ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْهُمْ قَدْ وَلَدَتْ لَهُ فَقَالَتْ يَا أَبَا طَالِبٍ أُحِبُّ أَنْ تُجِيزَ ابْنِي هٰذَا بِرَجُلٍ مِنَ الْخَمْسِينَ وَلَا تُصْبِرْ يَمِينَهُ حَيْثُ تُصْبَرُ الْأَيْمَانُ فَفَعَلَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ يَا أَبَاطَالِبٍ أَرَدْتَ

نے کہا: کیا تو حج کے موسم میں مکہ جایا کرتا ہے؟ اس نے کہا: کبھی جاتا ہوں اور کبھی نہیں۔ اس نے کہا: کبھی کسی زمانے میں میرا پیغام پہنچائے گا؟ اس نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: جب تو موسم حج میں مکہ جائے تو یا اہل قریش! کہہ کر آواز دینا۔ جب وہ تجھے جواب دیں تو آواز دینا۔ اے اہل ہاشم! پس اگر وہ جواب دیں ابو طالب کا پوچھنا اور اس کو خبر دیدینا کہ فلاں شخص نے تمہارے فلاں آدمی کو ایک رسی کے بدلے قتل کیا ہے۔ یہ بتا کہ مزدور فوت ہو گیا۔ قریشی مالک جب لوٹ کر آیا تو اس کے پاس ابو طالب گیا۔ قریشی سے پوچھا ہمارا آدمی کہاں ہے؟ اس نے کہا: وہ بیمار رہا تو میں نے اس کی اچھی طرح تیمارداری کی۔ اور فوت ہو گیا تو اچھی طرح دفن کر دیا۔ ابو طالب نے کہا: وہ تیرے اسی حسن سلوک کا مستحق تھا۔ پھر کچھ عرصہ بیت گیا۔ وہ شخص جس کو پیغام پہنچانے کی وصیت کی تھی وہ حج کے موسم میں مکہ آیا۔ اور اس نے کہا: یا قریش! لوگوں نے کہا یہ قریشی۔ اس نے کہا اے بنو ہاشم! لوگوں نے کہا بنو ہاشم یہ موجود ہیں: اس نے کہا: ابوطالب کہاں ہے؟ تو لوگوں نے بتایا ابو طالب یہ ہیں۔ اس نے کہا: مجھے فلاں شخص نے تیرے پاس تک پیغام پہنچانے کا کہا ہے کہ اس کو فلاں شخص نے ایک رسی کے بدلے قتل کیا ہے۔ ابوطالب اس کے پاس گیا اور کہا: ہماری طرف تین امور میں سے ایک اختیار کر۔ یا تو سو اونٹ دے دو اس لیے کہ تو نے ہمارے آدمی کو قتل کیا ہے۔ اور اگر تو چاہے تو تیری قوم کے پچاس آدمی قسم کھائیں کہ تو نے اس کو قتل نہیں کیا ہے۔ اگر تو نے ان دو امور کا انکار کیا تو ہم تجھے اپنے آدمی کے بدلے قتل کریں گے۔ وہ اپنے خاندان کے پاس گیا اور ان کو خبر دی تو انہوں نے کہا: ہم قسمیں کھاتے ہیں۔ ابو طالب کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خَمْسِيْنَ رَجُلاً أَنْ يَحْلِفُوْا مَكَانَ مِائَةٍ مِنَ الإِبِلِ يُصِيْبُ كُلَّ رَجُلٍ بَعِيرَانِ هَذَا بَعِيْرَانِ فَاقْبَلْهُمَا عَنِّي وَلاَ تُصْبِرْ يَمِيْنِي حَيْثُ تُصْبَرُ الْأَيْمَانُ فَقَبِلَهُمَا وَجَاءَ ثَمَانِيَةَ وَأَرْبَعُوْنَ فَحَلَفُوْا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا حَالَ الْحَوْلُ وَمِنَ الثَّمَانِيَةِ وَأَرْبَعِيْنَ عَيْنٌ تَطْرِفُ . (رواه البخاري، ٣٨٤٥)

پاس ایک عورت آئی جو بنو ہاشم میں سے تھی۔ اور اس خاندان میں اس کی شادی ہوئی تھی۔ اور ان کے آدمی کا اس سے بیٹا تھا۔ اس نے کہا: اے ابو طالب! میں یہ چاہتی ہوں کہ ان پچاس آدمیوں سے میرے بیٹے کو معاوضہ لیکر چھوڑ دے اور میرے بیٹے کو اس مقام میں قسم پر پابند نہ کر جہاں قسم کے لیے روکا جاتا ہے۔ تو ابوطالب نے یہ درخواست منظور کر لی۔ پھر ابو طالب کے پاس ایک مرد اس فریق کا آیا اور اس نے کہا: اے ابو طالب! تو نے سو اونٹوں کے بدلے پچاس مردوں سے قسم لینے کا ارادکیا ہے اور ہر فرد کے حصے دو اونٹ آتے ہیں۔ میں یہ دو اونٹ دیتا ہوں ان کو میری طرف سے منظور کر۔ اور مجھے ایسی جگہ قسم کا پابند نہ کر جہاں قسم کے لیے روکا جاتا ہے۔ اور ابو طالب نے اس کی درخواست بھی منظور کر لی۔ پھر اڑتالیس آدمی حاضر ہوئے اور انہوں نے قسم کھائی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ایک سال پورا نہیں ہوا تھا کہ ان اڑتالیس افراد میں سے کوئی آنکھ متحرک نہ رہی ہو یہ تھی پہلی قسامت۔'' (البخاری)

٥٢٥٧۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ الْقَسَامَةَ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَقَرَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَقَضَى بِهَا بَيْنَ أُنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي قَتِيْلٍ ادَّعَوْهُ عَلَى يَهُوْدِ خَيْبَرَ . (للنسائی ٤٧٠٨)

''صحابہ کی ایک جماعت کا بیان ہے کہ قسامت عہد جاہلیت سے چلی آتی تھی۔ اور آنحضرت ﷺ نے اس کو جاری رکھا۔ اور اس کے مطابق انصار کے آدمی کا فیصلہ کیا جس کے قتل کا دعویٰ خیبر کے یہود پر تھا۔'' (نسائی)

(٥٢٥٧) نسائی: ٤٧٠٨۔ صحیح الاسناد، البانی: ٤٣٩٠۔ مسلم: ١٦٧٠۔ احمد: ٢٣١٥٦۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٥٢٥٨ـ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُمَا أَتَيَا خَيْبَرَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا لِحَوَائِجِهِمَا فَأَتَى مُحَيِّصَةُ عَلَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِي دَمِهِ قَتِيْلاً فَدَفَنَهُ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَهَبَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ وَهُوَ أَحْدَثُ الْقَوْمِ. سِنًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَبِّرِ الْكُبْرَ فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَتَحْلِفُوْنَ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا مِنْكُمْ فَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ أَوْ قَاتِلِكُمْ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَ قَالَ تُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَأْخُذُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَعَقَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ.

(رواه النسائی، ٤٧١٤)

”سہل بن ابی حثمہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود خیبر گئے۔ اس وقت اہل خیبر سے صلح تھی۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ پھر محیصہ آیا اور عبداللہ بن سہل کو دیکھا تو وہ خون میں لت پت مردہ پڑا تھا۔ اس نے اس کو دفنایا۔ اور پھر مدینہ میں آیا۔ پھر عبدالرحمٰن بن سہل، حویصہ اور محیصہ مسعود کے بیٹے رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ عبدالرحمٰن نے بات شروع کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: بڑے کو بات کرنے دے۔ وہ عمر میں چھوٹا تھا۔ وہ خاموش ہوا تو دوسرے نے بات کی۔ فرمایا: کیا تم قسم کھاؤ گے؟ تاکہ تم اپنے آدمی کے قاتل سے اپنا حق طلب کر سکو۔ انہوں کہا: ہم کیسے قسم کھائیں جب ہم نے قتل ہوتے دیکھا نہیں اور نہ ہم حاضر تھے؟ فرمایا: تم سے یہود کے پچاس آدمی قسم کھا کر بری ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا: ہم یہود کفار قوم کی قسم کیسے لیں؟ پس رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاس سے اس کی دیت ادا کی اور ایک روایت میں ہے کہ سو اونٹ صدقہ کے اونٹوں میں سے دیئے تھے۔“ (نسائی)

٥٢٥٩ـ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمَا فَأَتَى مُحَيِّصَةُ فَأَخْبَرَ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي فَقِيْرٍ أَوْ عَيْنٍ ﴿بِنَحْوِهِ﴾ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ

”سیدنا سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن سہل کو قتل کر کے ایک چشمے یا ایک گڑھے میں پھینکا گیا تھا...... مثل اس کے...... اور اس میں ہے کہ محیصہ گیا تا کہ بات کرے اس لیے کہ جائے وقوعہ خیبر میں وہی تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے محیصہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا: بڑے کو بات کرنے دے۔ بڑا بات کرے

(٥٢٥٨) نسائی: ٤٧١٤ـ صحیح، البانی: ٤٣٩٦ـ بخاری: ٧١٩٢ـ مسلم: ١٦٦٩ـ ترمذی: ١٤٢٢ـ ابوداؤد: ٤٥٢٣ـ ابن ماجہ: ٢٦٧٧ـ احمد: ١٥٦٦٤ـ مؤطا: ١٦٣٠ـ دارمی: ٢٣٥٣.

(٥٢٥٩) نسائی: ٤٧١٠ـ صحیح، البانی: ٤٣٩٢ـ بخاری: ٧١٩٢ـ مسلم: ١٦٦٩ـ ترمذی: ١٤٢٢ـ ابوداؤد: ٤٥٢٣ـ ابن ماجہ: ٢٦٧٧ـ احمد: ١٥٦٦٤ـ مؤطا: ١٦٣٠ـ دارمی: ٢٣٥٣.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَبِّرْ كَبِّرْ وَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِمَّا أَنْ يَدُوا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ يُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ذٰلِكَ فَكَتَبُوا إِنَّا وَاللهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ تَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ قَالُوا لَيْسُوا مُسْلِمِينَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ بِمِائَةِ نَاقَةٍ حَتَّى أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ قَالَ سَهْلٌ لَقَدْ رَكَضَتْنِي مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ (رواه النسائي، ٤٧١٠)

مراد تھی۔ تو حویصہ رضی اللہ عنہ نے بات کی اور پھر محیصہ نے بات کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یا وہ تمہارے آدمی کی دیت ادا کریں گے یا ان کو جنگ کا اعلان کرنا ہوگا۔ پس آنحضرت ﷺ نے یہود کو مراسلہ لکھا اور اس امر کی اطلاع دی تو انہوں نے لکھا کہ اللہ کی قسم! ہم نے اس کو قتل نہیں کیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے حویصہ اور عبدالرحمٰن کو کہا: کیا تم قسم کھاتے ہو؟ پھر تم اپنے آدمی کی دیت کے مستحق ہو جاؤ گے؟ انہوں نے کہا: ہم قسم نہیں کھا سکتے فرمایا: پھر یہود تمہارے سامنے قسم کھائیں۔ ان تینوں نے کہا: وہ مسلمان نہیں ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اپنے پاس سے دیت ادا کی پس آپ ﷺ نے سو ۱۰۰ اونٹنی سرخ رنگ کی ان کے پاس روانہ کیں یہاں تک کہ ان کے گھر میں پہنچا دیں۔ سہل نے کہا: ان میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے پاؤں کے ساتھ ٹھوکر لگائی تھی۔"

٥٢٦٠- وَفِي رِوَايَةٍ. قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُقْسِمُ خَمْسُونَ مِنْكُمْ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَيُدْفَعُ بِرُمَّتِهِ. (رواه مسلم، ١٦٦٩)

"ایک روایت ہے کہ آپ ﷺ نے انصار کو فرمایا: تم میں سے پچاس مرد یہود کے ایک آدمی پر قسم کے ساتھ دعوی کریں تو اس کی ہلاکت تمہارے ہاتھ میں دی جائے گی۔" (مسلم)

٥٢٦١- عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ بُجَيْدٍ قَالَ إِنَّ سَهْلًا وَاللهِ أَوْهَمَ الْحَدِيثَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى يَهُودَ أَنَّهُ قَدْ وُجِدَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ قَتِيلٌ فَدُوهُ فَكَتَبُوا يَحْلِفُونَ بِاللهِ خَمْسِينَ يَمِينًا مَا قَتَلْنَاهُ وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا قَالَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ بِمِائَةِ نَاقَةٍ. (رواه أبوداود، ٤٥٢٥)

"عبدالرحمٰن بن بجید نے کہا: تحقیق سہل کو حدیث میں وہم ہوا ہے۔ دراصل حدیث اس طرح ہے کہ آنحضرت ﷺ نے یہود کو لکھا کہ تمہارے درمیان مقتول پایا گیا ہے تم اس کی دیت ادا کرو۔ انہوں جواب لکھا کہ ہم اللہ کی پچاس قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ ہم نے اس کو قتل نہیں کیا اور نہ ہمیں اس کا قاتل معلوم ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاس سے مقتول کی دیت ادا کردی اور سو ۱۰۰ اونٹنی دی " (ابوداؤد)

(٥٢٦٠) مسلم: ١٦٦٩۔ بخاری: ٧١٩٢۔ ترمذی: ١٤٢٢۔ نسائی: ٤٧١٩۔ ابوداؤد: ٤٥٢٤۔ ابن ماجہ: ٢٦٧٧۔ احمد: ١٦٨٢٥۔ موطا: ١٦٣١۔ دارمی: ٢٣٥٣

(٥٢٦١) ابوداؤد: ٤٥٢٥۔ منکر، الناسی: ٩٧٧۔ بخاری: ٧١٩٢۔ مسلم: ١٦٩۔ ترمذی: ١٤٢٢۔ نسائی: ٤٧١٩۔ ابن ماجہ: ٢٦٧٧۔ احمد: ١٦٨٢٥۔ موطا: ١٦٣٠۔ دارمی: ٢٣٥٣.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٥٢٦٢ـ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ أَصْبَحَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مَقْتُوْلاً بِخَيْبَرَ فَانْطَلَقَ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَكُمْ شَاهِدَانِ يَشْهَدَانِ عَلَى قَتْلِ صَاحِبِكُمْ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ يَكُنْ ثَمَّ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَإِنَّمَا هُمْ يَهُوْدُ وَقَدْ يَجْتَرِئُوْنَ عَلَى أَعْظَمَ مِنْ هٰذَا قَالَ فَاخْتَارُوْا مِنْهُمْ خَمْسِيْنَ فَاسْتَحْلِفُوْهُمْ فَأَبَوْا فَوَدَاهُ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ عِنْدِه. (رواه أبو داود. ٤٥٢٤)

''سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے کہا: خیبر میں انصار کا ایک آدمی قتل ہوگیا۔ اس کے ورثہ آنحضرت ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے صورتِ حال بیان کی۔ فرمایا: کیا تمہارے پاس دو گواہ ہیں جو تمہارے آدمی کے قاتل پر گواہی دیدیں؟ تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہاں کوئی مسلمان موجود ہی نہیں تھا، صرف یہود تھے۔ وہ تو اس سے بڑے امر پر بھی جرات کر سکتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے پچاس آدمی نامزد کرو اور قسم لے لو۔ انھوں نے انکار کر دیا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے پاس سے دیت ادا کی۔'' (ابوداؤد)

٥٢٦٣ـ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ ابْنَ مُحَيِّصَةَ الْأَصْغَرَ أَصْبَحَ قَتِيْلاً عَلَى أَبْوَابِ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَقِمْ شَاهِدَيْنِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ أَدْفَعْهُ إِلَيْكُمْ بِرُمَّتِهِ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمِنْ أَيْنَ أُصِيْبُ شَاهِدَيْنِ وَإِنَّمَا أَصْبَحَ قَتِيْلاً عَلَى أَبْوَابِهِمْ قَالَ فَتَحْلِفُ خَمْسِيْنَ قَسَامَةً قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ أَحْلِفُ عَلَى مَالاَ أَعْلَمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَنَسْتَحْلِفُ مِنْهُمْ خَمْسِيْنَ قَسَامَةً فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَسْتَحْلِفُهُمْ. وَهُمُ الْيَهُوْدُ فَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دِيَتَهُ عَلَيْهِمْ وَأَعَانَهُمْ بِنِصْفِهَا. (للنسائي، ٤٧٢٠)

''عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اس کے دادے سے روایت کرتے ہیں کہ ابن محیصہ الاصغر خیبر کے دروازے پر مقتول پایا گیا۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے قاتل پر دو گواہ پیش کر۔ میں اس کی ہلاکت کے فرمان کے ساتھ اس کو تیرے ہاتھ میں دیدوں گا۔ اس نے کہا: یا رسول اللہ! میں گواہ کہاں سے لاؤنگا؟ ہمارا آدمی ان کے دروازے پر مقتول پایا گیا ہے۔ فرمایا: بطور قسامت پچاس ۵۰ قسم دیدیں۔ اس نے کہا: یا رسول اللہ! میں اس چیز پر قسم کیسے کھاؤں جسکا مجھے علم نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ان سے بطور قسامت پچاس قسمیں طلب کر۔ اس نے کہا: ہم ان سے کیسے قسم طلب کریں؟ وہ یہود قوم ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے دیت ان پر تقسیم کی اور نصف دیت بطور امداد دیدی۔'' (النسائی)

(٥٢٦٢) ابوداؤد: ٤٥٢٤ـ صحيح الباني: ٣٧٩٣

(٥٢٦٣) نسائي: ٤٧٢٠ـ صحيح النسائي: ٤٣١٩ـ ابن ماجه: ٢٦٧٠.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

٥٢٦٤۔ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ عُمَرَبْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ أَبْرَزَ سَرِيْرَهُ يَوْماً لِلنَّاسِ ثُمَّ اَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوْا فَقَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِي الْقَسَامَةِ قَالَ نَقُوْلُ الْقَسَامَةُ الْقَوَدُ بِهَا حَقٌّ وَقَدْ اَقَادَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ قَالَ لِي مَا تَقُوْلُ يَا اَبَا قِلَابَةَ وَنَصَبَنِي لِلنَّاس فَقُلْتُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عِنْدَكَ رُؤُسُ الأَجْنَادِ وَأَشْرَافُ الْعَرَبِ اَرَاَيْتَ لَوْ أَنَّ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ شَهِدُوْا عَلَى رَجُلٍ مُحْصِنٍ بِدِمَشْقَ أَنَّهُ قَدْ زَنَى لَمْ يَرَوْهُ أَكُنْتَ تَرْجُمُهُ قَالَ لَا قُلْتُ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ شَهِدُوْا عَلَى رَجُلٍ بِحِمْصَ أَنَّهُ سَرَقَ أَكُنْتَ تَقْطَعُهُ وَلَمْ يَرَوْهُ قَالَ لَا قُلْتُ فَوَاللّٰهِ مَا قَتَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا فِي إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ رَجُلٌ قَتَلَ بِجَرِيْرَةِ نَفْسِهِ فَقُتِلَ اَوْرَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانٍ أَوْ رَجُلٌ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَارْتَدَّعَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ الْقَوْمُ أَوَلَيْسَ قَدْ حَدَّثَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَطَعَ فِي السَّرَقِ وَسَمَرَ الأَعْيُنَ ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ فَقُلْتُ أَنَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثَ أَنَسٍ حَدَّثَنِي أَنَسٌ أَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوْا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَبَايَعُوْهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَاسْتَوْخَمُوْا الأَرْضَ فَسَقِمَتْ أَجْسَامُهُمْ فَشَكَوْا ذٰلِكَ

''ابو قلابہ سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اپنا تخت ایک دن لوگوں کے سامنے رکھا۔ اور لوگوں کو داخل ہونے کی اجازت دی۔ وہ اندر آ گئے تو کہا: تم قسامت کے متعلق کیا کہتے ہو؟ لوگوں نے کہا: قصاص لازم کرنا قسامت کے ساتھ حق ہے۔ پھر اس نے کہا: اے ابو قلابہ! تو کیا کہتا ہے؟ اور مجھے لوگوں کے سامنے کھڑا کیا۔ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! تیرے پاس فوجوں کے سردار اور عرب شرفا موجود ہیں۔ اگر پچاس آدمی دمشق میں ایک آدمی پر زنا کی شہادت دیں اور انہوں نے اس کو دیکھا نہ ہو تو کیا تو اس کو رجم کر دے گا؟ اس نے کہا: نہیں، میں نے کہا: اگر حمص میں پچاس آدمی ایک شخص کے خلاف گواہی دیں کہ اس نے چوری کی ہے، اور انہوں نے دیکھا نہ ہو تو کیا تو اس کا ہاتھ کاٹے گا؟ اس نے کہا: نہیں پھر میں نے کہا: بخدا! نبی کریم ﷺ نے ہرگز کوئی قتل نہیں کیا مگر اس کو جو تین امور میں سے کسی ایک کا ارتکاب کرنے والا ہو۔ اگر کسی نے بلا حق قتل کیا تو وہ قتل کیا گیا۔ یا وہ جس نے شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کیا۔ یا وہ جو اللہ اور اس کے رسول سے لڑا اور اسلام سے مرتد ہو گیا۔ لوگوں نے کہا: کیا تجھے انس رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث کا علم نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے چوری کی وجہ سے ہاتھ، پاؤں کاٹے اور آنکھوں میں سلائی پھیر دی تھی اور انھیں مرنے کے لیے سورج کے سامنے ڈال دیا تھا؟ میں نے کہا: میں تمھیں حدیث انس رضی اللہ عنہ سناتا ہوں۔ مجھ سے سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عکل قبیلے کے آٹھ آدمی نبی علیہ السلام کے پاس آئے اور مسلمان ہو گئے۔ لیکن مدینہ کی آب و ہوا انھیں موافق نہ آئی اور وہ بیمار ہو گئے۔ یہ بات

(٥٢٦٤) بخاری: ٦٨٩٩۔ مسلم: ١٦٧١۔ ترمذی: ٧٢۔ نسائی: ٤٠٣٥۔ ابوداؤد: ٤٣٦٤۔ ابن ماجه: ٢٥٠٣۔ احمد: ١٣٦٧٢.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَفَلَا تَخْرُجُوْنَ مَعَ رَاعِينَا فِي إِبِلِهِ فَتُصِيبُوْنَ مِنَ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا قَالُوْا بَلَى فَخَرَجُوْا فَشَرِبُوْا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَصَحُّوْا فَقَتَلُوْا رَاعِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَطْرَدُوا النَّعَمَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَرْسَلَ فِي آثَارِهِمْ فَأُدْرِكُوْا فَجِيْءَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُطِعَتْ أَيْدِيْهِمْ وَأَرْجُلِهِمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ حَتّٰى مَاتُوْا قُلْتُ وَأَيُّ شَيْءٍ أَشَدُّ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ ارْتَدُّوْا عَنِ الْإِسْلَامِ وَقَتَلُوْا وَسَرَقُوْا فَقَالَ عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاللّٰهِ إِنْ سَمِعْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ فَقُلْتُ أَتَرُدُّ عَلَيَّ حَدِيْثِي يَا عَنْبَسَةُ قَالَ لَا وَلٰكِنْ جِئْتَ بِالْحَدِيْثِ عَلٰى وَجْهِهِ وَاللّٰهِ لَا يَزَالُ هٰذَا الْجُنْدُ بِخَيْرٍ مَا عَاشَ هٰذَا الشَّيْخُ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ قُلْتُ وَقَدْ كَانَ فِي هٰذَا سُنَّةٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهِ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَتَحَدَّثُوْا عِنْدَهُ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِنْهُمْ بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ فَقُتِلَ فَخَرَجُوْا بَعْدَهُ فَإِذَا هُمْ بِصَاحِبِهِمْ يَتَشَحَّطُ فِي الدَّمِ فَرَجَعُوْا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَاحِبُنَا كَانَ تَحَدَّثَ مَعَنَا فَخَرَجَ بَيْنَ أَيْدِيْنَا فَإِذَا نَحْنُ بِهِ يَتَشَحَّطُ فِي الدَّمِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ بِمَنْ تَظُنُّوْنَ أَوْ مَنْ تَرَوْنَ قَتَلَهُ قَالُوْا نَرٰى أَنَّ الْيَهُوْدَ قَتَلَتْهُ فَأَرْسَلَ إِلَى الْيَهُوْدِ فَدَعَاهُمْ فَقَالَ أَنْتُمْ قَتَلْتُمْ

رسولِ اکرم ﷺ کو بتائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہمارے چرواہے کے ساتھ چلے جاؤ۔ وہاں اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیو (ٹھیک ہو جاؤ گے)۔ چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا اور تندرست ہو گئے۔ پھر انھوں نے نبی علیہ السلام کے چرواہے کو قتل کر ڈالا اور اونٹ چوری کر کے لے گئے۔ یہ خبر آپ ﷺ تک پہنچی تو ان کے پیچھے صحابہ کرام کو بھیجا۔ انھیں پکڑ لیا گیا تو ان کے ہاتھ پاؤں کاٹنے اور آنکھوں میں سلائی پھیرنے کا حکم دیا۔ اور مرنے کے لیے سورج کے آگے پھینک دیا۔ یہاں تک کہ وہ مر گئے۔ میں نے کہا: جو حرکت انھوں نے کی اس سے بڑی کونسی حرکت ہے وہ تو مرتد ہو گئے تھے۔ انہوں نے قتل کیا اور چوری کی۔ عنبسہ بن سعید نے کہا: اللہ کی قسم! آج کی طرح میں نے کبھی نہیں سنا۔ میں نے کہا: اے عنبسہ! تم میری بات کو رد؟ کرتے ہوانہوں نے کہا: نہیں، بلکہ آپ حدیث کو صحیح طریقہ پر بیان کر رہے ہیں۔ اللہ کی قسم! جب تک اس لشکر میں یہ شیخ موجود رہے یہ لشکر خیر پر رہے گا۔ میں نے کہا: اس معاملہ میں (یعنی قسامت میں) رسول اللہ ﷺ کی سنت واضح ہے کہ آپ ﷺ کے پاس باتیں کرنے کے لیے انصار کی ایک قوم آئی اور ان میں سے ایک آدمی باہر نکلا اور وہ قتل کیا گیا۔ جب لوگ باہر گئے تو وہ خون میں لت پت مردہ پڑا تھا۔ یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس لوٹ کر گئے، اور آپ ﷺ کو خبر دی۔ آپ نے فرمایا: تمہارا کس پر گمان ہے کہ انہوں نے اس کو قتل کیا؟ انہوں نے کہا: یہود پر۔ آپ ﷺ نے یہود کو بلایا اور فرمایا: کیا تم نے یہ آدمی قتل کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہرگز نہیں۔ آپ ﷺ نے انصار سے فرمایا: کیا تم یہود کے پچاس آدمیوں کی قسم پر راضی ہو کہ انہوں نے قتل کیا ہے؟ انھوں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

هٰذا قالُوْا لا قالَ أتَرْضَوْنَ نَفْلَ خمسين مِنَ
اليَهُوْدِ ما قَتَلُوْهُ فقالوا ما يُبالُوْنَ أنْ يَقْتُلُوْنَا
أجْمعين ثُمَّ يَنْتَفِلُوْنَ قالَ أفَتَسْتَحِقُّوْنَ الدِّيَةَ
بِأيْمانِ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ قالُوْا ما كُنَّا لِنَحْلِفَ
فوداهُ مِنْ عِنْدِهِ قُلْتُ وَقَدْ كانَتْ هُذَيْلُ
خلعوا خليعًا لَهُمْ في الجاهِلِيَّةِ فَطَرَقَ أهْلَ
بيتٍ مِنَ اليَمَنِ بِالْبَطْحاءِ فانْتَبَهَ لَهُ رَجُلٌ
مِنْهُمْ فَحَذَفَهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلَهُ فَجاءَتْ
هُذَيْلُ فأخَذُوا اليَمانِيَّ فَرَفَعُوْهُ إلَى عُمَرَ
بِالْمَوْسِمِ وَقالُوْا قَتَلَ صاحِبَنا فَقالَ إنَّهُمْ
قَدْ خَلَعُوْهُ فَقالَ يُقْسِمُ خَمْسُوْنَ مِنْ هُذَيْلٍ
ما خَلَعُوْهُ قالَ فأقْسَمَ مِنْهُمْ تِسْعَةٌ وَأرْبَعُوْنَ
رَجُلًا وَقَدِمَ رَجُلٌ مِنْهُمْ مِنَ الشّامِ فَسَألُوْهُ
أنْ يُقْسِمَ فافْتَدَى يَمِيْنَهُ مِنْهُمْ بِألْفِ دِرْهَمٍ
فأدْخَلُوْا مَكانَهُ رَجُلًا آخَرَ فَدَفَعَهُ إلَى أخِي
الْمَقْتُوْلِ فَقُرِنَتْ يَدُهُ بِيَدِهِ قالُوْا فانْطَلَقَا
وَالْخَمْسُوْنَ الَّذِيْنَ أقْسَمُوْا حَتّى إذا كانُوْا
بِنَخْلَةَ أخَذَتْهُمُ السَّماءُ فَدَخَلُوْا فِي غارٍ فِي
الْجَبَلِ فانْهَجَمَ الْغارُ عَلَى الْخَمْسِيْنَ الَّذِيْنَ
اقْسَمُوْا فَماتُوْا جَمِيْعًا وَأفْلَتَ الْقَرِيْنانِ
وَاتَّبَعَهُما حَجَرٌ فَكَسَرَ رِجْلَ أخِي الْمَقْتُوْلِ
فَعاشَ حَوْلًا ثُمَّ ماتَ قُلْتُ وَقَدْ كانَ
عبد الْمَلِكِ بْنُ مَرْوانَ أقادَ رَجُلًا بِالْقَسامَةِ
ثُمَّ نَدِمَ بَعْدَ ما صَنَعَ فأمَرَ بِالْخَمْسِيْنَ الَّذِيْنَ
اقْسَمُوْا فَمُحُوْا مِنَ الدِّيْوانِ وَسَيَّرَهُمْ إلَى

کہا: یہود قسموں کی پرواہ نہیں کریں گے وہ ہم سب کو بھی قتل کر کے قسمیں کھا جائیں گے کہ انہوں نے کوئی قتل نہیں کیا ۔ فرمایا: تم پچاس آدمی قسم کھا کر دیت کے مستحق بنتے ہو؟ تو انہوں نے کہا: ہم تو قسم نہیں کھائیں گے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اپنی طرف سے اس کی دیت ادا کر دی۔ میں کہتا ہوں: بنو ہذیل نے اپنا ایک آدمی اپنے درمیان سے عاق کر دیا تھا۔ وہ یمن کے ایک گھرانے میں رات کو جا گھسا۔ وہ لوگ مقام بطحاء میں مقیم تھے۔ تو یمنی گھرانے کا ایک مرد بیدار ہوا اور اس کو تلوار مار کر قتل کر دیا۔ بنو ہذیل نے وہ یمنی مرد پکڑ کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پر پیش کیا اور کہا: اس نے ہمارا آدمی قتل کیا ہے۔ اس نے کہا: انہوں نے خود اس کو آزاد چھوڑا اور جدا کیا ہوا تھا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہذیل میں سے پچاس آدمی قسم کھائیں کہ انہوں نے مقتول کو عاق نہیں کیا تھا۔ پس انچاس افراد نے قسم کھائی اور ان کا ایک آدمی شام سے لوٹ کر آیا تھا۔ اس کو قسم کھانے کا کہا گیا تو اس نے قسم کے بدلے ہزار درہم دے دیئے۔ بنو ہذیل نے اس کے بجائے دوسرا ایک آدمی داخل کیا اور اس نے قسم کھائی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مدعا علیہ کو مقتول کے بھائی کو پکڑا دیا۔ اور اس کا ہاتھ اس کے ہاتھ سے باندھ دیا تو وہ بھی چل پڑے۔ اور وہ پچاس بھی جنہوں نے قسم کھائی تھی۔ جب وہ مقام نخلہ میں پہنچے تو آسمان سے بارش برسی۔ وہ پہاڑ کے غار میں داخل ہوئے۔ غار ان پچاس پر گر گیا جنہوں نے قسمیں کھائی تھیں۔ اور وہ سب ہی ہلاک ہو گئے۔ مقتول کا بھائی اور ملزم نکلے اور پھر ان کے اوپر پتھر گرا اور اس نے مقتول کے بھائی کو زخمی کر دیا، ہڈی وغیرہ توڑ دی وہ ایک سال اس حال میں زندہ رہ کر مر گیا۔ میں نے کہا: عبد الملک بن مروان نے ایک مرد کو قسامت کے ذریعے قصاص میں قتل کیا۔ پھر اپنے فیصلے پر پشیمان ہوا اور حکم دیا کہ جن پچاس آدمیوں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الشام. (رواه البخاری، ٦٨٩٩)

قسامت میں قسم کھائی ہے ان کا نام دفتر کی کاپیوں سے نکال دیا جائے اور ان کو شام روانہ کر دیا جائے۔" (بخاری)

٥٢٦٥ـ عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده عن رسول الله ﷺ أنه قتل بالقسامة رجلا من بني نصر بن مالك ببحرة الرغاء على شط لية البحرة قال القاتل والمقتول منهم. (رواه أبوداود. ٤٥٢٢)

"عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اس کے دادے سے روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے لیلۃ البحرۃ کے کنارے بحرۃ الرغا میں بنونضر کے ایک آدمی کو قسامت کی قتل کیا۔ اور فرمایا قاتل اور مقتول دونوں اسی قبیلہ میں سے تھے۔" (ابوداؤد)

٥٢٦٦ـ عن أبي سعيد قال وجد قتيل بين قريتين أو ميت فامر رسول الله ﷺ فذرع مابين القريتين إلى أيهما كان أقرب فوجد أقرب إلى أحدهما بشبر قال فكأني أنظر إلى شبر رسول الله ﷺ فجعله على الذي كان أقرب. (رواه أحمد، ١١٤٣٥)

"سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ایک مقتول دو بستیوں کے درمیان پایا گیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے درمیان کے فاصلہ کو ہاتھوں سے ناپنے کا حکم دیا تاکہ دیکھا جائے کہ ان میں سے کس بستی کے قریب پایا گیا ہے۔ پس ان میں سے ایک طرف ایک بالشت کے برابر قریب تھا۔ گویا میں آپ ﷺ کی بالشت اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ پس اس کی دیت اس بستی پر ڈال دی جس کے زیادہ قریب تھا۔" (احمد)

٥٢٦٧ـ عن شداد بن أوس قال ثنتان حفظتهما عن رسول الله ﷺ قال إن الله كتب الإحسان على كل شيء فإذا قتلتم فأحسنوا القتلة. (رواه مسلم، ١٩٥٥)

"سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے دو چیزیں رسول اکرم ﷺ سے یاد کی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے احسان کرنا ہر چیز میں لازم کیا ہے۔ جب قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو۔ (مسلم)

٥٢٦٨ـ عن علقمة عن عبدالله قال قال رسول الله ﷺ أعف الناس قتلة أهل الايمان. (رواه ابوداود، ٢٦٦٦)

"سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قتل کرنے سے زیادہ بچنے والے یا قاتلوں کو زیادہ معاف کرنے والے تمام لوگوں میں سے اہل ایمان ہیں۔" (ابوداؤد)

شرح: ان احادیث سے زمانہ جاہلیت کی رسم قسامت کا علم ہوتا ہے اور اس کے آغاز کا بھی پتہ چلتا ہے۔ نبی ﷺ نے عملاً فیصلہ فرما کر جو کہ عبداللہ کے قتل کا تھا، قسامت سے فیصلہ کیا۔ اسے آپ ﷺ نے قیامت تک کے

(٥٢٦٥) أبو داود: ٤٥٢٢، ضعيف، معضل لسبي: ٩٧٣

(٥٢٦٦) أحمد: ١١٤٣٥، بزار، وفيه عطية عوفي وهو ضعيف، هيثمي: ١٠٧٣٤

(٥٢٦٧) مسلم: ١٩٥٥، ترمذي: ١٤٠٩، نسائي: ٤٤١٤، أبو داود: ٢٨١٥، ابن ماجه: ٣١٧٠، أحمد: ١٦٦٨٩، دارمي: ١٩٧٠.

(٥٢٦٨) أبو داود: ٢٦٦٦، ضعيف، نسائي: ٥٧٠، ابن ماجه: ٢٦٨٢، أحمد: ٣٧٢٠

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لیے ثابت کر دیا اگر مدعی علیہم قسمیں دے دیں تو ان پر کوئی دیت نہیں۔ اس میں شریعت نے کافر کی قسم کو بھی تسلیم کیا ہے۔ صرف مدعی کے کہنے پر قسموں کا آغاز نہیں ہوگا، جب تک دیگر اشارات اس قتل کی تائید نہ کریں تب تک قسامت نہ ہوگی۔ اگر پچاس آدمی قسمیں اٹھالیں تو پھر مقتول کے ورثا دیت کے حقدار نہیں۔ اگر وہ لوگ قسم اٹھانے سے انکار کر دیں تو پھر دیت کی ادائیگی ان پر لازم ہے۔ (۱) مقتول کے ورثا کو دیت لینے کا حق ہے۔ (۲) قاتل کو مقتول کے ورثا کے لیے قتل کرنے کا حق ہے۔ (۳) ان دونوں سے بچاؤ کی یہ صورت ہے کہ قاتل کے ورثا قسمیں اٹھائیں کہ نہ تو اس نے قتل کیا ہے نہ ہی انہیں علم ہے کہ کس نے قتل کیا ہے۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ دور جاہلیت کی اچھی چیز کو اسلام نے برار قرار رکھا ہے۔

قسامت کی صورت یہ ہے کہ کوئی آدمی مقتول یا مجروح پایا جائے، اس کے قاتل کا پتہ نہ چل سکے اور نہ ہی اس کے قتل پر گواہی موجود ہو اور مقتول کے ورثا کسی فرد پر یا جماعت پر قتل کا دعویٰ کریں، کچھ قرائن مدعی کے دعویٰ کی تائید کرتے ہوں سامان وغیرہ پایا جائے۔ اس کیفیت میں مدعی پچاس آدمیوں کی قسمیں پیش کریں جو کہیں کہ اس جماعت یا فرد نے اسے قتل کیا ہے تو پھر جس کے متعلق یہ کہیں گے اس پر قتل ثابت ہوگا اگر مدعی قسم نہ اٹھائیں پھر جن کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہے وہ پچاس آدمی قسموں کے لیے لائیں اور اس قتل سے بری ہونے کا اعلان کریں۔

یہ یاد رہے خالی دعویٰ سے قسامت ثابت نہیں ہوتی جب تک کہ کوئی قوی شبہہ نہ ہو۔

قسموں کی ابتداء مدعی کریں گے اگر یہ انکاری ہو جائیں تو پھر مدعی علیہم اٹھائیں اگر مدعی علیہم بھی انکاری ہوں تو پھر ان پر دیت دینا فرض ہے۔ اگر مدعی قسم نہ اٹھائیں کہ یہی قاتل ہے اور مدعی علیہم کی قسموں پر وہ اعتبار بھی نہ کریں تو پھر حاکم وقت خود دیت دے گا تاکہ نزاع ختم ہو۔ قسامت صرف خون کے مقدمہ میں ہے، حدود کے مقدمات میں قسامت نہیں ہوتی۔ یہ بھی معلوم ہوا اگر معاملات درپیش ہوں تو عمر رسیدہ کو آگے رکھا جائے۔ عبادت کی کثرت معاملہ آرائی کی ریاضت اور تجربہ کی فراوانی کی وجہ سے یہ زیادہ موزوں رہتا ہے۔ اور جب دیگر فضائل میں لوگ مساوی ہوں تو پھر عمر کو ترجیح دی جائے گی یعنی امامت کرنے، نکاح میں ولی بننے وغیرہ میں بھی یہی صورت ہے۔ (تفہیم الاسلام: ۲/ ۵۷۰ تا ۵۷۳)

۲۔ قتل میں احسان یہ ہے کہ کسی سے قصاص لینا ہو، حد لگانی ہو تو اس کی اچھی صورت اپنائیں جس سے محدود کو کم تکلیف ہو۔ مگر جیسا کہ اوپر گزرا ہے قصاص میں جس طرح کسی نے مارا ہے، اسی طرح مارنا ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے اس یہودی کا سر اسی طرح کچلا تھا، جس طرح اس نے لونڈی کا سر کچلا تھا۔ اسی طرح شادی شدہ زانی کی سزا سنگسار کرنا ہے۔ یہ اسی طرح رہے گی یا ڈاکوؤں کی سزا ہے یہ بھی سخت ہے۔ ان کے علاوہ جو حدود ہوں یا قصاص ہو اس میں مارنے میں اچھا طریقہ اور آسان طرز عمل اپنایا جائے۔ (عون المعبود: ۳/ ۵۸)

اس حدیث کا بقیہ حصہ ہے جب جانور ذبح کرو تو اچھا انداز اپناؤ۔ وہ بھی یہی ہے کہ جانور کو زیادہ تکلیف نہ ہو چھری تیز ہو اس کی موجودگی میں دوسرا جانور ذبح نہ کیا جائے اور پہلے اسے زمین پر نہ لٹا دیا جائے، بلکہ وقت پر لٹایا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الديات في النفس والأعضاء والجراح والجنين وما يتعلق بذلك

قتلِ نفس، اعضاء، زخم اور جنین کی دیت اور اس کے متعلقات کا بیان

٥٢٦٩۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضَى أَنَّ مَنْ قَتَلَ خَطَاءً فَدِيَتُهُ مِائَةٌ مِنَ الإِبِلِ ثَلاثُوْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَثَلاثُوْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَثَلاثُوْنَ حِقَّةً وَعَشَرَةُ بَنِي لَبُوْنٍ ذَكَرٍ. (رواه ابوداود، ٤٥٤١)

”عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اس کے دادے سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فیصلہ دیا ہے کہ جس نے خطا کے ساتھ قتل کیا تو اس کی دیت سو اونٹ ہیں تیس (٣٠) بنت مخاض (ایک سالہ اونٹنی) تیس (٣٠) بنت لبون (دوسالہ اونٹنی) اور تیس (٣٠) حقہ (تین سالہ اونٹنی) اور دس ابن لبون نر۔“ (ابوداؤد)

٥٢٧٠۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِناً مُتَعَمِّدًا دُفِعَ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ فَإِنْ شَاؤُا قَتَلُوْا وَإِنْ شَاؤُا أَخَذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ ثَلاثُوْنَ حِقَّةً وَثَلاثُوْنَ جَذْعَةً وَأَرْبَعُوْنَ خَلْفَةً وَمَا صَالَحُوْا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ وَذٰلِكَ لِتَشْدِيْدِ الْعَقْلِ. (رواه الترمذى، ١٣٨٧)

”عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اس کے دادے سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: جو قتل عمد کا مرتکب ہوگا اس کو اولیاءِ مقتول کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ وہ چاہیں تو قتل کریں اگر چاہیں تو دیت وصول کریں۔ دیت تیس (٣٠) حقہ، تیس جذعہ (پانچ سالہ) اور چالیس (٤٠) خلفہ (حاملہ اونٹنی) ہے۔ اور جس چیز پر صلح کریں وہ فریقین کو اختیار ہے۔ اور یہ اس لیے کہ دیت مشکل ترین ہے۔“ (ترمذی)

٥٢٧١۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي دِيَةِ الْخَطَاءِ عِشْرُوْنَ حِقَّةً وَعِشْرُوْنَ جَذْعَةً وَعِشْرُوْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَعِشْرُوْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَعِشْرُوْنَ بَنِي مَخَاضٍ ذَكَرٍ. (رواه أبوداود، ٤٥٤٥)

”سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خطا کے ساتھ قتل کرنے کی دیت بیس حقے، بیس جذعے، بیس بنت مخاض، بیس بنت لبون اور بیس بنو مخاض نر ہیں۔“ (ابوداؤد)

(٥٢٦٩) ابوداؤد: ٤٥٤١۔ حسن، البانی: ٣٨٠٥۔ نسائی: ٤٨٠١۔ ابن ماجہ: ٢٦٣٠۔ احمد: ٦٩٩٤.

(٥٢٧٠) ترمذی: ١٣٨٧۔ حسن، البانی: ١١٢١۔ ابوداؤد: ٤٥٠٦۔ ابن ماجہ: ٢٦٢٦۔ احمد: ٦٩٩٤.

(٥٢٧١) ابوداؤد: ٤٥٤٥۔ ضعیف، البانی: ٩٨٤۔ ترمذی: ١٣٨٦۔ نسائی: ٤٨٠٢۔ ابن ماجہ: ٢٦٣١۔ احمد: ٤٢٩١۔ دارمی: ٢٣٦٧.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

٥٢٧٢ـ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ فِي شِبْهِ الْعَمْدِ أَثْلَاثٌ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ ثَنِيَّةً إِلَى بَازِلِ عَامِهَا وَكُلُّهَا خَلِفَةٌ. (رواه أبو داود ٤٥٥١)

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: شبہ عمد کی دیت تین اقسام میں سے دی جائے گی۔تینتیس حقے،تینتیس جذعے اور چونتیس دو دانتے (جو چھٹے سال میں داخل ہوں) سے لے کر بازل عام تک (جو نویں سال میں داخل ہو) اور یہ سب حاملہ ہوں۔''

٥٢٧٣ـ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْخَطَاءِ أَرْبَاعاً خَمْسٌ وَعِشْرُونَ حِقَّةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ جَذَعَةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ. (رواه ابوداود، ٤٥٥٣)

''ایک روایت میں ہے: خطا سے قتل کی دیت چار عمروں پر منقسم ہے۔پچیس حقے، پچیس جذعے، پچیس بنت لبون اور پچیس بنات مخاض۔'' (ابوداؤد)

٥٢٧٤ـ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَضَى عُمَرُ فِي شِبْهِ الْعَمْدِ ثَلَاثِينَ حِقَّةً وَثَلَاثِينَ جَذَعَةً وَأَرْبَعِينَ خَلِفَةً مَابَيْنَ ثَنِيَّةٍ إِلَى بَازِلِ عَامِهَا. (رواه أبو داود، ٤٥٥٠)

''مجاہد نے کہا: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے شبہ عمد میں دیت تیس حقے۔ تیس جذعے اور چالیس حاملہ اونٹنیاں دینے کا فیصلہ کیا جو دو دانتے سے بازل عام تک ہوں۔'' (ابوداؤد)

٥٢٧٥ـ عَنْ أَبِي عِيَاضٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي الْمُغَلَّظَةِ أَرْبَعُونَ جَذَعَةً خَلِفَةً وَثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ وَفِي الْخَطَاءِ ثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ وَعِشْرُونَ بَنُو لَبُونٍ ذُكُورٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ (لأبي داود ٤٥٥٤)

''ابو العیاض سے روایت ہے کہ سیدنا عثمان، سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ قتل عمد کی دیت حسب ذیل قرار دیتے۔ چالیس حاملہ جذعے۔تیس حقے اور تیس بنات لبون۔اور قتل خطا میں تیس حقے، تیس بنات لبون اور بیس بنی لبون نر اور بیس بنت مخاض قرار دیتے تھے۔'' (ابوداؤد)

٥٢٧٦ـ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ

''ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: خبردار. مقتول بالخطاء وہ مقتول ہے جس کو کوڑے، لاٹھی اور پتھر

(٥٢٧٢) ابوداود: ٤٥٥١ـ ضعيف الإسناد، ألباني: ٩٨٠٩
(٥٢٧٣) ابوداود: ٤٥٥٣ـ ضعيف، ألباني: ٩٩٠
(٥٢٧٤) ابوداود: ٤٥٥٠ـ صحيح، ألباني: ٣٨٠٨
(٥٢٧٥) ابوداود: ٤٥٥٤ـ صحيح، ألباني: ٣٨٠٨
(٥٢٧٦) نسائي: ٤٧٩٥ـ صحيح، ألباني: ٤٤٦١ـ ابوداود: ٤٥٤٧ـ ابن ماجه: ٢٦٢٧ـ احمد: ٧٠٤٨ـ دارمي: ٢٣٨٣

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

يَـوْمَ فَتْـحِ مَـكَّةَ فَقَالَ أَلَا وَإِنَّ قَتِيْلَ الْخَطَاءِ شِبْهُ الْعَمَدِ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا وَالْحَجَرِ مِائَةٌ مِنَ الإِبِلِ فِيْهَا أَرْبَعُوْنَ ثَنِيَّةً إِلَى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهُنَّ خَلِفَةٌ. (رواه النسائى، ٤٧٩٣)

سے مارا گیا ہو۔ اور یہ شبہ العمد کی مثل ہے اس میں سو (۱۰۰) اونٹ ہیں، ان میں سے چالیس دو دانتے سے لے کر بازل عام تک اور سب کی سب حاملہ ہوں گی۔'' (نسائی)

٥٢٧٧۔ وَفِي رِوَايَةٍ: مِائَةٌ مِنَ الإِبِلِ أَرْبَعُوْنَ فِي بُطُوْنِهَا أَوْلَادُهَا (للنسائى، ٤٧٩٣)

''ایک روایت میں ہے: سو اونٹ جن میں چالیس وہ جن کے پیٹ میں اولاد ہو۔'' (نسائی)

شرح:...... ان سے پتہ چلتا ہے کہ قتل خطا کی دیت پانچ قسم کے اونٹ ہیں۔ بیس ایسے ہوں جن کی عمر چوتھے سال میں داخل ہو چکی ہو۔ بیس جن کی عمر پانچویں سال میں لگ چکی ہو۔ اور بیس جن کی عمر ایک سال ہو اور دوسرا سال لگ چکا ہو۔ بیس جن کی عمر کو تیسرا سال لگ چکا ہو۔ دو سال کی مادہ اونٹنیاں ہوں۔ بیس وہ نر اونٹ ہوں جن کی عمر دو سال ہو تیسرا لگ چکا ہو۔

بعض روایات میں صرف دو سال کی بجائے ایک سال کے نر اونٹ آتے ہیں۔ لیکن دو سال کی عمر والے نر اونٹ والی روایت زیادہ صحیح ہے۔

باقی رہی بات کہ حضرت عمرو بن شعیب والی حدیث کہ دیت، تیس تین سال والی اونٹنیاں ہیں اور تیس چار سال والی اونٹنیاں اور چالیس وہ اونٹنیاں جن کے پیٹ میں بچے ہوں۔

اس کا ایک حل تو یہ ہے کہ اس کی سند کو ضعیف قرار دیا گیا ہے اور عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ والی روایت صحیح ہے۔ اس صورت میں تعارض نہیں ہوتا، عمل ابن مسعود رضی اللہ عنہ والی حدیث پر ہوگا۔

اگر بقول بعض اس حدیث کو قبول کر بھی لیا جائے تو یہ عمرو والی حدیث میں جو تعداد بیان ہوئی ہے یہ اس صورت میں ہے جب مقتول کے ورثا قتل عمد کی صلح دیت لے کر کرنے پر آمادہ ہوں اس میں قتل خطاء کی دیت نہیں۔ وہ وہی ہے جو ابن مسعود رضی اللہ عنہ والی حدیث میں ہے، اس میں دیت کے اونٹوں کی عمریں بتائی گئی ہیں، ان کا تعین کیا گیا ہے۔

اگر اونٹوں کے علاوہ کوئی چیز لینی ہو تو ان کی قیمت لگا کر دیت ادا کی جائے، باقی تمام اجناس اس کا بدل ہیں۔ اصل نہیں اصل اونٹ ہیں/ سونے والوں سے ایک ہزار دینار لیا جائے اور چاندی والوں کے لیے بارہ ہزار مقرر کیا جائے۔ گائے والوں کے لیے دو سو گائے مقرر کی جائیں، بکریوں والوں پر دو ہزار بکری اور کپڑے والوں پر دو سو جوڑے دیت مقرر کی جائے۔ (توضیح الاحکام: ٦/ ١٣٨)

(٥٢٧٧) نسائی: ٤٧٩٣۔ صحیح البانی: ٤٤٦٠۔ ابوداؤد: ٤٥٤٧۔ ابن ماجہ: ٢٦٢٧۔ احمد: ٧٠٤٨۔ دارمی: ٢٣٨٣.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٥٢٧٨ــ عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَـدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَقْلُ الْمَرْأَةِ مِثْلُ عَـقْـلِ الـرَّجُلِ حَتّٰى يَبْلُغَ الثُّلُثَ مِنْ دِيَتِهَا . (رواه النسائى، ٤٨٠٥)

''عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اس کے دادے سے حدیث نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عورت کی دیت مرد کی دیت کی مثل ہے یہاں تک کہ عورت کی دیت کے ثلث تک پہنچ جائیں۔'' (یہ دوروایات نسائی کی ہیں)

٥٢٧٩ــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْـمُكَاتَبِ يُؤَدِّىْ بِقَدْرِمَا اَدّٰى مِـنْ مُكَاتَبَتِهِ دِيَةَ الْحُرِّ وَمَا بَقِى دِيَةُ الْعَبْدِ . (رواه النسائى، ٤٨١٠)

''سیدنا عبداللہ ابن عباس نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے کہ مکاتب کی دیت مکاتبت ادا کرنے کے بقدر ہے جتنا حصہ آزاد ہوا دیت آزاد کی ہے۔اور بقیہ غلام کی دیت ہے۔'' (نسائی)

٥٢٨٠ــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَـالَ إِذَا أَصَـابَ الْـمُـكَاتَبُ حَدًّا أَوْ وَرِثَ مِيْـرَاثـاً يَرِثُ عَلٰى قَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ . (رواه أبو داود، ٤٥٨٢)

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: اگر مکاتب حد کا مرتکب ہوا یا اس کو میراث کا مال ملا تو وہ اس اندازے پر ہے جس قدر وہ آزاد ہوا۔یعنی مکاتبت کی رقم جس قدر ادا کی اس قدر وہ آزاد ہے۔'' (ابوداؤد)

٥٢٨١ــ عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ دِيَةُ الْمُعَاهِدِ نِصْفُ دِيَةِ الْحُرِّ . (رواه أبو داود، ٤٥٨٣)

''عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اس کے دادے سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ذمی کی دیت آزاد کی دیت سے نصف ہے۔ (ابوداؤد)

٥٢٨٢ــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَدٰى الْعَامِرِيَّيْنِ بِدِيَةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَكَانَ لَهُمَا عَهْدٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . (رواه الترمذى ١٤٠٤)

''سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بنو عامر کے دو افراد کی دیت مسلمانوں کی دیت کے برابر ادا کی۔ان دونوں کا نبی کریم ﷺ سے معاہدہ تھا۔'' (الترمذی)

٥٢٨٣ــ عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَقْلُ أَهْلِ الذِّمَّةِ

''عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اس کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل معاہدہ ذمی

(٥٢٧٨) نسائی: ٤٨٠٥۔ ضعیف البانی: ٣٣٥.

(٥٢٧٩) نسائی: ٤٨١٠۔ صحیح، البانی: ٤٤٧٣۔ ترمذی: ١٢٥٩۔ ابوداؤد: ٤٥٨١۔ احمد: ٣٤٧٩.

(٥٢٨٠) ابوداؤد: ٤٥٨٢۔ صحیح، البانی: ٣٨٣٠۔ ترمذی: ١٢٥٩۔ نسائی: ٤٨١٢۔ احمد: ٣٤١٣.

(٥٢٨١) ابوداؤد: ٤٥٨٣۔ حسن، البانی: ٣٨٣١۔ نسائی: ٤٨٠٦.

(٥٢٨٢) ترمذی: ١٤٠٤۔ ضعیف الاسناد، البانی: ٢٣٥.

(٥٢٨٣) نسائی: ٤٨٠٦۔ حسن، البانی: ٤٤٦٩۔ ابن ماجہ: ٢٦٤٤۔ احمد: ٧٠٥٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نِصْفُ عَقْلِ الْمُسْلِمِيْنَ وَهُمُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى. (رواه النسائی ٤٨٠٦)

لوگوں کی دیت جب وہ یہودی یا نصرانی ہوں مسلمانوں کی دیت کے نصف کے برابر ہے۔'' (النسائی)

شرح: ......ذمی یعنی وہ کافر جو اسلامی ریاست میں بطور رعایا سکونت پذیر ہو یا وہ غیر مسلم معاہدہ کرنے والا ہے اگر ان میں سے کوئی قتل ہو جاتا ہے تو ان کی دیت آدھی ہوگی یعنی پچاس اونٹ ہوں گے اور مسلمان قصاص میں قتل نہ ہوگا۔ اور اگر یہ زخمی ہوئے ہیں تو ان کے زخموں کی دیت بھی مسلمان کے زخموں سے آدھی ہوگی۔

امام ابوحنیفہ اور امام شافعی رحمہ اللہ ذمی کی دیت کو مسلمان کی دیت کے برابر قرار دیتے ہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے:

﴿وَ اِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ﴾ (النسآء: ٩٢)

''اگر وہ مقتول ایسی قوم سے ہے کہ تمہارے اور ان کے درمیان عہد ہو تو اس کے اہل کو دیت سونپ دو۔''

ان کا استدلال ہے اس میں دیت کا لفظ مکمل دیت پر بولا گیا ہے، لیکن یہ موقف مضبوط نہیں۔ حدیث نے وضاحت کر دی ہے کہ اس کی دیت آدھی ہے اور اسی آدھی کو آیت میں بھی دیت کہا گیا ہے۔

عورت کی دیت بھی مرد سے نصف ہے، عورت مسلمان ہو یا غیر مسلم ہو اگر قتل ہو جاتی ہے تو مرد سے آدھی یعنی پچاس اونٹ اس کی دیت ہے۔

لیکن عورت کے زخم اس کے تیسرے حصہ تک مرد کے برابر ہوں گے، اس سے زیادہ ہوں تو پھر نصف ہو جائیں گے۔ اس کی مثال یوں ہے کہ ایک انگلی کوئی کاٹ دے تو اس کی دیت دس اونٹ ہے۔ اگر کوئی کسی عورت کی تین انگلیاں کاٹ دیتا ہے تو اس کی دیت بھی تیس اونٹ ہوگی۔

اگر کوئی عورت کی چار انگلیاں کاٹ دیتا ہے، اب اس کی دیت تین انگلیوں کی تیس اونٹ تو مرد کے برابر ہوگی، چوتھی انگلی کی پانچ اونٹ ہوگی جو کہ نصف ہے اس طرح عورت کی چار انگلیوں کی دیت پینتیس اونٹ ہوگی۔ (تفہیم الاسلام: ۲/۵۶۴)

مکاتب وہ غلام ہے جو قسطوں پر آزاد ہوتا ہے، اس کے متعلق قاعدہ یہ ہے کہ جب تک اس کے ذمہ ایک بھی درہم ہے، یہ غلام ہے تو اسے اگر کوئی قتل کرتا ہے تو دیکھا جائے گا یہ جتنا آزاد ہے اتنی اس کی دیت آزاد والی ہوگی اور جتنا یہ غلام ہوگا اتنی اس کی دیت غلام والی ہوگی جو کہ نصف دیت ہے مثلاً یوں سمجھیں یہ آدھا آزاد تھا اور آدھا غلام ہے تو اس کی آدھی دیت آزاد والی ہوگی اور آدھی دیت غلام والی ہوگی۔

اسی طرح اس کی وراثت بھی ہوگی مثلاً ایک غلام آدھا آزاد ہو چکا تھا، اس کا والد فوت ہو جاتا ہے جو کہ آزاد تھا صرف یہ غلام ہی اس کا لڑکا ہے، تو اسے اس کی وراثت میں سے نصف ملے گا کیونکہ یہ آدھا آزاد ہے، اسی طرح اس کی قسطوں کی ادائیگی کا حساب ہوگا۔ اس کے مطابق یہ حصہ دار ہوگا۔ (عون المعبود: ۴/ ۳۱۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٥٢٨٤ـ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا بِثُلُثِ الدِّيَةِ. (رواه أبو داود، ٤٥٦٧)

"عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اس کے دادے سے بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ نے نابینا آنکھ جو اپنی جگہ پر قائم تھی اس کی دیت تینتیس اونٹ دینے کا فیصلہ فرمایا ہے۔" (ابوداؤد)

٥٢٨٥ـ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ زَيْدَبْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُوْلُ فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ إِذَا طَفِئَتْ مِائَةُ دِيْنَارٍ. (رواه مالك، ١٦١١)

"سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اس آنکھ کی دیت کے بارے میں کہا کرتے تھے: "جب وہ اپنی جگہ پر قائم رہے البتہ نظر جاتی رہے تو اس کی دیت سو دینار ہے۔"

٥٢٨٦ـ عَنْ عِصْمَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ فُقِئَتْ عَيْنُهُ، فَقَالَ: مَنْ ضَرَبَكَ؟ فَقَالَ: أَعْوَرُبَنِي فُلَانٍ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ فَجَاءَ فَقَالَ: أَنْتَ فَقَأْتَ عَيْنَ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَضَى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ بِالدِّيَةِ، وَقَالَ: لَا تَفْقَأُعَيْنَهُ فَنَدَعُهُ غَيْرَبَصِيْرٍ. (رواه الطبراني في الكبير [١٧/ ١٨٢] بضعف)

"عصمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا جس کی آنکھ نکالی گئی تھی۔ فرمایا: تجھے کس نے مارا ہے؟ اس نے کہا: بنوفلاں کے کانے نے۔ اس کی طرف آدمی بھیج کر بلایا اور اس کو فرمایا: کیا تو نے اس کی آنکھ نکالی ہے؟ اس نے کہا: ہاں، پس آپ نے دیت کا حکم دیا اور فرمایا: کانے کی آنکھ نہ نکالی جائے۔ وہ بالکل روشنی کے بغیر ہو جائے گا۔" (الکبیر، بضعف)

شرح: ...... صحیح بات یہی ہے کہ آنکھوں کے ضائع کرنے والے کے ذمہ پوری دیت ہے جو کہ سو اونٹ ہے۔ اور ایک آنکھ ضائع ہو جانے کی صورت میں نصف دیت یعنی پچاس اونٹ ہے آنکھ خواہ نکل جائے یا روشنی نہ رہے یا اپنی جگہ پر رہے۔ ایک آنکھ کی دیت نصف ہے اور ایک آنکھ کے ضائع ہونے کی صورت میں دیت کا تیسرا حصہ تقریباً تینتیس اونٹ یہ حکومت کے طور پر ہے۔ اس سے مراد ہے کہ غلام کی دیت کے مطابق بتایا گیا ہے کیونکہ اس کی ساری دیت پچاس اونٹ ہے کچھ اوپر ملا کر اسے دیت کا تہائی حصہ قرار دیا گیا ہے۔ بہرصورت صحیح تر یہی بات ہے کہ کسی کی ایک آنکھ ضائع کر دی جائے تو اس کی دیت نصف ہے۔ (عون المعبود: ۴/ ۳۱۵)

٥٢٨٧ـ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي الْأَسْنَانِ خَمْسٌ

"عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر دانت کی دیت پانچ پانچ اونٹ ہیں۔" (ابوداؤد)

(٥٢٨٤) ابوداؤد: ٤٥٦٧ـ حسن احتمالاء البانی: ٣٨٢١ـ نسائی: ٤٨٤٠.

(٥٢٨٥) موطا: ١٦١١.

(٥٢٨٦) طبرانی کبیر: ١٧/ ١٨٢ـ وفيه الفضل بن المختار وهو ضعيف، هيثمي: ١٠٧٦١.

(٥٢٨٧) ابوداؤد: ٤٥٦٣ـ حسن صحيح، البانی: ٣٨١٧ـ نسائی: ٤٨٤٢ـ احمد: ٦٩٩٤ـ دارمی: ٢٣٧٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خَمْسٌ . (رواه ابوداود، ٤٥٦٣)

٥٢٨٨ـ عَنْ سَعِيْدِبْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَضٰى عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ فِي الْاَضْرَاسِ بِبَعِيْرٍ بَعِيْرٍ وَقَضٰى مُعَاوِيَةُ ابْنُ أَبِي سُفْيَانَ فِي الْاَضْرَاسِ بِخَمْسَةِ أَبْعِرَةٍ خَمْسَةِ أَبْعِرَةٍ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَالدِّيَةُ تَنْقُصُ فِي قَضَاءِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَتَزِيْدُ فِي قَضَاءِ مُعَاوِيَةَ فَلَوْ كُنْتُ أَنَا لَجَعَلْتُ فِي الْاَضْرَاسِ بَعِيْرَيْنِ بَعِيْرَيْنِ فَتِلْكَ الدِّيَةُ سَوَاءٌ وَكُلُّ مُجْتَهِدٍ مَأْجُوْرٌ. (رواه مالك، ١٦١٤)

''سعید ابن میتب نے کہا: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ہر پچھلے دانت کی دیت ایک ایک اونٹ کا فیصلہ دیا۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے پانچ پانچ اونٹ کا فیصلہ دیا۔ اور عمر رضی اللہ عنہ کی مقررہ دیت کم اور معاویہ رضی اللہ عنہ کی زیادہ ہے اگر میں ہوتا تو دو دواونٹ دیت مقرر کرتا تو یہ دیت برابر ہوتی اور ہر مجتہد کو اجر ملتا ہے۔'' (مالک)

٥١٨٩ـ وَلِرَزِيْنٍ: وَلَوْ كُنْتُ أَنَا جَعَلْتُهَا ثَلَاثَةَ اَبْعِرَةٍ وَثُلُثًا فَتِلْكَ الدِّيَةُ سَوَاءٌ .

''ایک روایت میں ہے: کہ اگر میں ہوتا تو تین اونٹ اور ایک تہائی مقرر کرتا اور یہ دیت پوری ہوتی۔''

شرح: ...... صحیح حدیث میں یہی ثابت ہے کہ دانت ہوں یا داڑھیں ہر دانت کی دیت برابر ہے جو کہ پانچ اونٹ ہے۔

یہ جو مؤطا کے حوالے سے لکھا ہے علامہ زرقانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، یہ حدیث ان تک نہیں پہنچی تھی۔ ہر دانت کی دیت پانچ اونٹ ہی ہے۔ (شرح زرقانی: ۴/ ۱۸۹)

٥٢٩٠ـ عَنْ أَبِي مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَلْاَصَابِعُ سَوَاءٌ عَشْرٌ عَشْرٌ مِنَ الْاِبِلِ . (رواه أبو داود، ٤٥٥٦)

''سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: انگلیاں دیت میں برابر ہیں۔ دس دس اونٹ ہر انگلی کی دیت ہے۔'' (ابوداؤد)

٥٢٩١ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي دِيَةِ الْأَصَابِعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ عَشْرٌ مِنَ الْاِبِلِ لِكُلِّ أُصْبُعٍ . (رواه

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کی دیت برابر ہے۔ ہر انگلی کی دیت دس اونٹ ہے۔'' (ترمذی)

(٥٢٨٨) مؤطا: ١٦١٤.
(٥٢٨٩) رزین.
(٥٢٩٠) ابوداؤد: ٤٥٥٦ـ صحیح، البانی:
(٥٢٩١) ترمذی: ١٣٩١ـ صحیح البانی: ١١٢٣ـ ابوداؤد: ٤٥٦١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الترمذي، ١٣٩١)

شرح: ......اس سے بھی ثابت ہوا ایک انگلی کی دیت دس اونٹ ہے، خواہ انگلی ہاتھ کی ہو یا پاؤں کی ہو، انگوٹھا ہو یا سب سے چھوٹی انگلی ہو سب کی دیت برابر ہے۔ (عون المعبود: ۴/۳۱۳)

٥٢٩٢ـ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِبْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ كِتَابًا فِيْهِ الْفَرَائِضُ وَالسُّنَنُ وَالدِّيَاتُ وَبَعَثَ بِهِ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقُرِئَتْ عَلَى أَهْلِ الْيَمَنِ هٰذِهِ نُسْخَتُهَا مِنْ مُحَمَّدِالنَّبِيِّ ﷺ إِلَى شُرَحْبِيْلِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ وَنَعِيمِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ وَالْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ قَيْلِ ذِي رُعَيْنٍ وَمُعَافِرَوَهَمْدَانَ أَمَّا بَعْدُ وَكَانَ فِي كِتَابِهِ أَنَّ مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِناً قَتْلاً عَنْ بَيِّنَةٍ فَإِنَّهُ قَوَدٌ إِلَّا أَنْ يَرْضَى أَوْلِيَاءُ الْمَقْتُوْلِ وَأَنَّ فِي النَّفْسِ الدِّيَةَ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَنْفِ إِذَا أُوْعِبَ جَدْعُهُ الدِّيَةُ وَفِي اللِّسَانِ الدِّيَةُ وَفِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الْبَيْضَتَيْنِ اَلدِّيَةُ وَفِي الذَّكَرِ اَلدِّيَةُ وَفِي الصُّلْبِ اَلدِّيَةُ وَفِي الْعَيْنَيْنِ اَلدِّيَةُ وَفِي الرِّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي كُلِّ أُصْبُعٍ مِنْ أَصَابِعِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْمُوْضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ وَأَنَّ الرَّجُلَ يُقْتَلُ بِالْمَرْأَةِ وَعَلَى أَهْلِ

''ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ اس کے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ کہ نبی کریم ﷺ نے اہل یمن کو مراسلہ تحریر کرایا۔ اس میں فرائض، سنتوں، اور دیت کا بیان تھا۔ اور یہ مراسلہ عمرو بن حزم کے ہاتھ روانہ کیا۔ اس کو اہل یمن پر پڑھا گیا۔ اور اس کی تحریر یہ تھی: ''اللہ کے نبی محمد ﷺ کی طرف سے شرحبیل بن عبد کلال، نعیم بن عبد کلال اور حارث بن عبد کلال کی طرف۔ جو قبیلہ ذی رعین، معافر اور ہمدان کے رئیس ہیں اما بعد: اس مراسلہ میں یہ بھی تھا کہ جو شخص مومن کو قتل کر دے اور شہادت موجود ہو تو اسکا قصاص ہوگا الا کہ مقتول کے ورثا معاف کر دیں۔ اور آدمی کی دیت سو اونٹ ہے۔ مکمل ناک کاٹ دی جائے تو پوری دیت ہے۔ (یعنی سو اونٹ) زبان کاٹنے پر پوری دیت ہے۔ دولبوں کی دو فوطوں کی پوری دیت ہے۔ آلہ تناسل کی پوری دیت ہے۔ وہ زخم جو دماغ کے مغز تک پہنچ جائے اس میں تہائی دیت ہے۔ پشت کی پوری دیت ہے۔ دو آنکھوں کی پوری دیت ہے۔ ایک پاؤں کی نصف دیت ہے۔ جائفہ پیٹ تک پہنچے زخم تک پہنچ جائے اس میں تہائی دیت ہے، تو اس میں ثلث دیت ہے۔ اور جس زخم سے ہڈی سرک جائے اس میں پندرہ اونٹ ہیں۔ اور ہاتھ اور پاؤں کی ہر انگلی میں دس دس اونٹ دیت ہے۔ اور دانت کی دیت پانچ اونٹ ہے۔ اور قاتل مرد کو عورت کے بدلے قتل کیا جائے گا۔ اور سونے والوں پر آدمی کی

(٥٢٩٢) نسائي: ٤٨٥٣ـ ضعيف، الباني: ٣٢٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الذَّهَبِ أَلْفُ دِيْنَارٍ . (رواه النسائی، ٤٨٥٣)

دیت سو دینار ہے۔'' (نسائی)

٥٢٩٣ــ وَفِي رِوَايَةٍ: وَفِي الْعَيْنِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الْيَدِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ (رواه النسائی، ٤٨٥٤)

''اور ایک روایت میں ہے: کہ ایک آنکھ اور ایک ہاتھ میں نصف نصف دیت ہے، (یعنی پچاس پچاس اونٹ)۔'' (النسائی)

٥٢٩٤ــ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقَوِّمُ دِيَةَ الْخَطَاءِ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى أَرْبَعَ مِائَةِ دِيْنَارٍ أَوْ عَدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ وَيُقَوِّمُهَا عَلَى أَثْمَانِ الْإِبِلِ فَإِذَا غَلَتْ رَفَعَ فِي قِيْمَتِهَا وَإِذَا هَاجَتْ رُخْصًا نَقَصَ مِنْ قِيْمَتِهَا وَبَلَغَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا بَيْنَ أَرْبَعِ مِائَةِ دِيْنَارٍ إِلَى ثَمَانِ مِائَةِ دِيْنَارٍ وَعَدْلُهَا مِنَ الْوَرِقِ ثَمَانِيَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ وَقَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَمَنْ كَانَ دِيَةُ عَقْلِهِ فِي الشَّاءِ فَأَلْفَي شَاةٍ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الْعَقْلَ مِيْرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيْلِ عَلَى قَرَابَتِهِمْ فَمَا فَضَلَ فَلِلْعَصَبَةِ قَالَ وَقَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْأَنْفِ إِذَا جُدِعَ الدِّيَةَ كَامِلَةً وَإِذَا جُدِعَتْ ثَنْدُوَتُهُ فَنِصْفُ الْعَقْلِ خَمْسُوْنَ مِنَ الْإِبِلِ أَوْ عَدْلُهَا مِنَ الذَّهَبِ أَوِ الْوَرِقِ أَوْ مِائَةُ بَقَرَةٍ أَوْ أَلْفُ شَاةٍ وَفِي الْيَدِ إِذَا قُطِعَتْ نِصْفُ الْعَقْلِ وَفِي الرِّجْلِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَفِي

''عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اس کے دادے سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ قتل بالخطاء کی دیت شہری لوگوں پر چار سو دینار لگاتے تھے یا اس کے برابر چاندی۔ اور یہ اونٹوں کی قیمت کی نسبت سے لگاتے جب اونٹوں کی قیمت زیادہ ہوتی تو زیادہ کر دیتے۔ اور اونٹوں کی قیمت گرتی تو کم کر دیتے۔ اور آپ کے عہد میں چار سو سے آٹھ سو دینار تک اتار چڑھاؤ ہوتا رہا۔ اور اس کے برابر چاندی آٹھ ہزار درہم ہوتی تھی۔ گائے والوں پر دیت دو سو گائے لگاتے۔ اور بکریوں کے مالکوں پر دو ہزار بکری لگاتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دیت میں مقتول کے ورثا کے درمیان قاعدہ کے مطابق بطور میراث تقسیم ہوگی۔ اور جو بچے گا وہ عصبہ کا ہے۔ ناک کی دیت جب پورا کاٹ دیا پوری دیت ہے۔ اور اس کے اگلے حصے کی نصف دیت ہے اور مثل حدیث سابق بیان کیا۔ اور عورت کی دیت اس کے عصبہ پر تقسیم ہوگی خواہ وہ کوئی ہوں۔ یہ لوگ اس عورت کی وراثت سے صرف وہ چیز پائیں گے جو اصحاب فروض سے بچے گی۔ اور اگر عورت قتل کر دی جائے تو اس کی دیت وارثوں پر تقسیم ہوگی۔ اور وارث اپنے مقتول کے قاتل کو قتل کر سکتے ہیں (اگر دیت نہ لینی ہو) اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قاتل کو میراث سے کوئی حصہ نہ دیا جائے گا۔

(٥٢٩٣) نسائی: ٤٨٥٣۔ ضعیف، البانی: ٣٤٠.

(٥٢٩٤) ابوداؤد: ٤٥٦٤۔ حسن، البانی: ٣٨١٨۔ نسائی: ٤٨٤٢۔ احمد: ٦٩٩٥۔ دارمی: ٢٣٧٤.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ الْعَقْلِ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ مِنَ الْإِبِلِ وَثُلُثٌ أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ أَوِ الْوَرِقِ أَوِ الْبَقَرِ أَوِ الشَّاءِ وَالْجَائِفَةُ مِثْلُ ذٰلِكَ وَفِي الْأَصَابِعِ فِي كُلِّ أَصْبُعٍ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَسْنَانِ فِي كُلِّ سِنٍّ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ وَقَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ عَقْلَ الْمَرْأَةِ بَيْنَ عَصَبَتِهَا مَنْ كَانُوْا لَا يَرِثُوْنَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا مَا فَضَلَ عَنْ وَرَثَتِهَا وَإِنْ قُتِلَتْ فَعَقْلُهَا بَيْنَ وَرَثَتِهَا وَهُمْ يَقْتُلُوْنَ قَاتِلَهُمْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ لِلْقَاتِلِ شَيْءٌ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَارِثٌ فَوَارِثُهُ أَقْرَبُ النَّاسِ إِلَيْهِ وَلَا يَرِثُ الْقَاتِلُ شَيْئًا. (لأبی داود، ٤٥٦٤)

اگر کسی کے وارث نہ ہوں تو عام لوگوں میں سے جو اس کے زیادہ قریب ہوگا وہ وارث ہوگا۔ اور قاتل تو مقتول کا کسی صورت بھی وارث نہ ہوگا......" (ابوداؤد)

٥٢٩٥ـ وَفِي رِوَايَةٍ: بِنَحْوِهِ وَفِيْهِ: وَقَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ الْعَقْلَ مِيرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيْلِ عَلَى فَرَائِضِهِمْ فَمَا فَضَلَ فَلِلْعَصَبَةِ وَقَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَعْقِلَ عَلَى الْمَرْأَةِ عَصَبَتُهَا مَنْ كَانُوْا وَلَا يَرِثُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا مَا فَضَلَ عَنْ وَرَثَتِهَا وَإِنْ قُتِلَتْ فَعَقْلُهَا بَيْنَ وَرَثَتِهَا وَهُمْ يَقْتُلُوْنَ قَاتِلَهَا. (رواه النسائی، ٤٨٠١)

"نسائی میں مثل اس کے ہے اور مزید اس میں یہ ہے: رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ مقتول کی دیت میں میراث ورثا کے حصص کے مطابق کے درمیان جاری ہوگی۔ اور جو بچے گا وہ مقتول کے عصبہ کے لیے ہے۔ اور آپ نے حکم دیا کہ عورت پر عائد دیت اس کے عصبہ والوں پر ہے چاہے وہ کوئی بھی ہوں۔ اور عورت کی دیت میں عصبہ کو وراثت نہیں دی جائے گی مگر وہ جو وارثوں سے باقی رہے۔ اگر عورت قتل کی جائے دیت ورثا پر تقسیم کی جائے گی۔ اور اس کے قاتل کو ورثا ہی قتل کر سکتے ہیں۔" (نسائی)

٥٢٩٦ـ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضَى فِي الْعَيْنِ

"عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اس کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اندھی آنکھ جو اپنی جگہ پر

(٥٢٩٥) نسائی: ٤٨٠١۔ حسن، البانی: ٤٤٦٨۔ ابوداؤد: ٤٥٦٤۔ ابن ماجه: ٢٦٣٠۔ احمد: ٧٠٤٨.

(٥٢٩٦) نسائی: ٤٨٤٠۔ من البانی: ٤٥٠٠۔ ان کان العلاء بن الحارث حدث به قبل الاختلاط، ابوداود: ٤٥٩٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الْعَوْرَاءِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا إِذَا طُمِسَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا وَفِي الْيَدِ الشَّلَّاءِ إِذَا قُطِعَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا وَفِي السِّنِّ السَّوْدَاءِ إِذَا نُزِعَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا. (رواه النسائي، ٤٨٤٠)

ہو اس کے ضائع کرنے کی دیت مکمل آنکھ کی تہائی دیت کے برابر مقرر کی ہے۔ اور اسی طرح جو ہاتھ شل ہو گیا ہو اس کے کاٹنے میں ہاتھ کی تہائی دیت دینی ہوگی۔ اور دانت جب خراب ہو کر سیاہ ہو چکا ہو اس کی دیت دانت کی دیت کا تہائی مقرر کیا۔" (نسائی)

شرح: ..ان احادیث سے ثابت ہوا کہ جو شخص کسی مومن کو بلا وجہ قتل کر دے تو اس سے قصاص لینا واجب ہے۔ اگر مقتول کے ورثا دیت پر راضی ہو جائیں تو یہ الگ بات ہے اور اس کی بھی گنجائش ہے، اور دیت سو اونٹ ہے ان میں ہر عضو کی علیحدہ علیحدہ دیت بیان ہوئی ہے۔ دیت ایک مالی سزا ہے جو قصاص کے قائم مقام ہے۔

دیت میں اصل تو سو اونٹ ہیں، علاوہ ازیں دو سو گائے، دو ہزار بکریاں ایک ہزار مثقال سونا، بارہ ہزار درہم بھی دیت کا بدل ہیں۔ یعنی جو سو اونٹ لے تو درست ہے اگر سو اونٹ نہیں لیتا تو پھر درج بالا چیزوں میں سے جو چاہے لے لے۔

اصل معیار اونٹ ہی ہیں، ان کی مہنگائی اور ارزانی کے حساب سے دوسری چیزوں کا حساب لگایا جائے گا۔

ان سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آدمی کو عورت کے قصاص میں قتل کیا جائے گا اگر چہ دیت میں عورت مرد کی بہ نسبت کم ہے لیکن خون کی حرمت تو برابر ہے۔ آج کل ایک ہزار دینار کی قیمت کا اندازہ لگانا ہو تو چار ہزار دو سو پچاس گرام سونے کی قیمت نکالیں تو تقریباً اتنی مقدار بن جائے گی۔

اگر کوئی کسی کو قتل کر دیتا ہے اور دیت سے صلح ہوتی ہے، پوری دیت جو کہ سو اونٹ ہے ادا کرنا ہوگی۔

اگر کوئی دوسرے کا ناک کاٹ دیتا ہے اور بانسہ وغیرہ جڑ سے مکمل کاٹ دیتا ہے تو اس کی دیت بھی پوری ایک سو اونٹ ہے اگر کم کاٹتا ہے تو پھر اس کے حساب سے اونٹوں کی تعداد ہوگی۔ آنکھوں کی دیت کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔

اگر کوئی دوسرے کی زبان کاٹ دیتا ہے یا ایسی ناکارہ کر دیتا ہے جس سے وہ کلام کرنے سے عاجز آ جاتا ہے، اسے بھی پوری دیت سو اونٹ ادا کرنا ہوگی۔ اگر ایک آدمی دوسرے کا ہونٹ کاٹ دیتا ہے تو اس میں بھی پوری سو اونٹ دیت ہے۔ جب ذکر جڑ سے کاٹ دے تو پوری دیت ہے۔

خصیتین توڑ دینے یا ختم کر دینے میں پوری دیت ہے۔ پشت کاٹ دینے سے پوری دیت ہے۔ پاؤں جب پنڈلی کے جوڑ سے کاٹ دیا جائے تو آدھی دیت جو کہ پچاس اونٹ ہے دینی پڑتی ہے، دونوں پاؤں کاٹ دینے سے پوری دیت پڑتی ہے۔

کوئی کسی کے سر میں زخم کرتا ہے وہ زخم دماغ تک پہنچ جاتا ہے یا دماغ کی باریک جھلی تک پہنچ جاتا ہے تو دیت کا تہائی حصہ تقریباً ۳۳ اونٹ اور اونٹ کا کچھ حصہ اوپر دیت ہے۔

اگر کوئی کسی کے پیٹ میں زخم لگاتا ہے جو پیٹ کے اندر تک چلا جائے تو اس میں بھی دیت کا تہائی حصہ تقریباً ۳۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اونٹ ہیں۔

اگر کوئی دوسرے کو زخمی کرتا ہے ہڈیاں اس کی وجہ سے اپنی جگہ سے منتقل ہو جائیں یا ہڈی ٹوٹ جائے تو اس کی دیت پندرہ اونٹ ہے، انگلیوں کا حکم اوپر بیان ہو چکا ہے اگر کوئی دوسرے کو ایسا زخم لگاتا ہے جس سے ہڈی نظر آنے لگے اگرچہ ٹوٹی نہ ہو تو اس میں پندرہ اونٹ ہیں۔ دانتوں کی دیت اوپر بیان ہوئی ہے۔(تفہیم الاسلام:۲/۵۵۴)

۵۲۹۷۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَافِي بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوْا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ دِيَةَ جَنِيْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ وَلِيْدَةٌ وَقَضَى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بنو ھذیل کی دو عورتیں لڑیں تو ایک نے دوسری کو پتھر مارا اور قتل کر دیا اور اس کے پیٹ کا بچہ بھی۔ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس وہ اپنا مقدمہ لیکر آئے تو آپ ﷺ نے حکم دیا کہ بچے کی دیت ایک اچھا غلام یا لونڈی ہے، اور عورت کی دیت قاتلہ عورت کے عصبہ پر ڈال دی۔

۵۲۹۸۔۔۔وَزَادَفِي رِوَايَةٍ: وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ النَّابِغَةِ الْهُذَلِيُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ أَغْرَمُ مَنْ لاَ شَرِبَ وَلاَ أَكَلَ وَلاَ نَطَقَ وَلاَ أَسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّمَا هٰذَامِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ مِنْ أَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِيْ سَجَعَ . (هما لمسلم . ، ١٦٨١)

''ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ عورت کے وارث اس کی اولاد کو اور جو لوگ ان کے ساتھ تھے ان کو بنایا۔ چنانچہ حمل بن نابغہ الھذلی نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں تاوان کیسے دوں اسکا جو نہ کھاتا تھا، نہ پیتا تھا، اور نہ بولتا تھا؟ پس ایسے کو تو لغو کیا جاتا ہے۔ آپ نے اس کے مسجع کلام کی وجہ سے فرمایا: یہ کاہنوں کا بھائی ہے۔'' یہ دونوں روایات مسلم کی ہیں۔

۵۲۹۹۔۔۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي جَنِيْنِ أمْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتاً بِغُرَّةٍ عَبْدٍأَوْ أَمَةٍثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى لَهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِأَنَّ مِيْرَاثَهَا لِبَنِيْهَا وَزَوْجِهَا

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بنولحیان کی عورت کے بچے کے متعلق ایک غلام یا لونڈی کا فیصلہ کیا جو کسی کے مارنے کی وجہ سے پیٹ میں ہی مردہ ہو گیا تھا۔ پھر وہ عورت جس کو غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ کیا تھا مر گئی۔ تو آپ نے فرمایا: اس کی میراث اس کی اولاد اور اس کے خاوند کی ہے۔

(٥٢٩٧) مسلم: ١٦٨١۔ بخاری: ٦٩١٠۔ ترمذی: ٢١١١۔ نسائی: ٤٨١٩۔ ابوداؤد: ٤٥٧٦۔ ابن ماجه: ٢٦٣٩۔ احمد: ١٠٥٧٠۔ مؤطا: ١٦٠٩۔ دارمی: ٢٣٨٢.

(٥٢٩٩) بخاری: ٦٧٤٠۔ مسلم: ١٦٨١۔ ترمذی: ٢١١١۔ نسائی: ٤٨١٩۔ ابوداؤد: ٤٥٧٦۔ ابن ماجه: ٢٦٣٩۔ احمد: ١٠٥٧٠۔ مؤطا: ١٦٠٩۔ دارمی: ٢٣٨٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا . (للبخاري، ٦٧٤٠)

اور اس کی طرف سے دیت ادا کرنا اس کے عصبہ کی ذمہ داری ہے۔" (بخاری)

٥٣٠٠۔ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ بِنَحْوِهِ، وَفِيْهِ: فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دِيَةَ الْمَقْتُوْلَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةً لِمَا فِي بَطْنِهَا . (رواه مسلم، ١٦٨٢)

"سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے پہلی حدیث کی طرح روایت ہے اور اس میں ہے کہ نبی ﷺ نے مقتولہ عورت کی دیت قاتلہ عورت کے عصبہ پر ڈالی۔ اور مقتولہ کے پیٹ کے بچے کا تاوان ایک غلام قرار دیا۔" (مسلم)

٥٣٠١۔ وَفِي رِوَايَةٍ: فَقَضَى فِيْهِ بِغُرَّةٍ وَجَعَلَهُ عَلَى عَاقِلَةِ الْمَرْأَةِ. (رواه أبو داود، ٤٥٦٨)

"اور ایک روایت میں ہے: جنین کا معاوضہ ایک غلام قرار دیا، اور دیت قاتلہ عورت کے عاقلہ (عصبہ) پر ڈالی۔" (ابوداؤد)

٥٣٠٢۔ وَفِي رِوَايَةٍ: فَقَضَى النَّبِيُّ فِي جَنِيْنِهَا بِغُرَّةٍ وَأَنْ تُقْتَلَ بِهَا .

"اور نسائی کی روایت میں ہے: نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ جنین کے بدلے لونڈی یا غلام دیا جائے اور اس عورت کے بدلے قاتلہ کو قتل کیا جائے۔"

٥٣٠٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ أَوْ فَرَسٍ أَوْ بَغْلٍ . (رواه أبو داود، ٤٥٧٩)

"ابوھریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی ﷺ نے جنین کے عوض عمدہ غلام، باندی، گھوڑا یا خچر ادا کرنے کا حکم دیا۔" (ابوداؤد)

٥٣٠٤۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ قَتَلَتْ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا زَوْجٌ وَوَلَدٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دِيَةَ الْمَقْتُوْلَةِ عَلَى عَاقِلَةِ الْقَاتِلَةِ وَ بَرَّأَ زَوْجَهَا وَوَلَدَهَا قَالَ فَقَالَ عَاقِلَةُ الْمَقْتُوْلَةِ

"سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو عورتیں بنو ھذیل سے آپس میں لڑیں۔ ایک نے دوسری کو قتل کیا۔ ان میں سے ہر ایک کا خاوند بھی تھا اور اولاد بھی تھی۔ پس آپ نے مقتولہ کی دیت قاتلہ کے عاقلہ (عصبہ) پر ڈالی۔ اور اس کے خاوند اور اولاد کو دیت سے بری کر دیا۔ مقتولہ کے عاقلہ نے کہا: اس کی میراث ہمارے لیے

(٥٣٠٠) مسلم: ١٦٨٢۔ بخاری: ٧٣١٧۔ ترمذی: ١٤١١۔ نسائی: ٤٨٢٦۔ ابوداؤد: ٤٥٧٠۔ ابن ماجه: ٢٦٤٠۔ احمد: ١٧٧٤٨۔ دارمی: ٢٣٨٠۔

(٥٣٠١) ابوداؤد: ٤٥٦٨۔ صحیح، البانی: ٣٨٢٢۔ بخاری: ٧٣١٧۔ مسلم: ١٦٨٣۔ ترمذی: ١٤١١۔ نسائی: ٤٨٢٦۔ ابن ماجه: ٢٦٤٠۔ احمد: ١٧٦٧٢۔ دارمی: ٢٣٨٠۔

(٥٣٠٢) نسائی: ٤٧٣٩۔ صحیح الاسناد: ٤٤١٤۔ ابوداؤد: ٤٥٧٢۔ ابن ماجه: ٢٦٤١۔

(٥٣٠٣) ابوداؤد: ٤٥٧٩۔ شاذ، البانی: ٩٩٠۔ بخاری: ٦٩١٠۔ مسلم: ١٦٨١۔ ترمذی: ٢١١١۔ نسائی: ٤٨١٩۔ ابن ماجه: ٢٦٣٩۔ احمد: ١٠٥٧٠۔ مؤطا: ١٦٠٩۔ دارمی: ٢٣٨٢۔

(٥٣٠٤) ابوداؤد: ٤٥٧٥۔ صحیح، البانی: ٣٨٢٦۔ ابن ماجه: ٢٦٤٨۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مِيْرَاثُهَا لَنَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا مِيْرَاثُهَا لِزَوْجِهَا وَوَلَدِهَا. (رواہ ابوداود ٤٥٧٥)

ہے۔ آپ نے فرمایا: نہیں، میراث اس کے خاوند اور اس کی اولاد کی ہے۔'' (ابوداؤد)

شرح:...... قبیلہ ہذیل کی دو عورتیں جو آپس میں سونتیں تھیں جھگڑ پڑیں، ان میں سے ایک نے دوسری کو چھوٹا سا پتھر دے مارا ایک روایت میں خیمے کی لکڑی مارنے کا ذکر ہے، بہرصورت ایسی چیز تھی جس سے عموماً موت واقع نہیں ہوتی، لیکن وہ عورت اس سے قتل ہوگئی اور اس کے پیٹ کا بچہ بھی مارا گیا۔

نبی ﷺ نے پیٹ کے بچے کی دیت ایک لونڈی یا غلام قرار دی۔ اور مقتولہ کی پوری دیت سو اونٹ مقرر کی۔ کیونکہ یہ قتل شبہ عمد کا تھا اس میں قصاص نہیں ہوتا دیت ہی ہوتی ہے۔ اور دیت بھی خاندان میں قریبی ادا کرتے ہیں، شبہ عمد قتل بلا قصد ہوتا ہے، خاندان سے ایسے قاتل کا تعاون لینا ضروری ہے اگرچہ وہ قاتل امیر بھی ہو۔ یہ ہوسکتا ہے کہ قرابت کے حساب میں تعاون میں کمی بیشی ہوسکتی ہے اور دیت کی اقساط تین سال میں ادا کی جاسکتی ہیں۔

اس سے یہ ثابت ہوا کہ پیٹ کے بچے کی دیت لونڈی یا غلام آزاد کرنا ہے اور یہ دیت خود قاتل نے دینی ہے خاندان پر اس میں حصہ ڈالنے کی پابندی نہیں۔

لونڈی یا غلام کا سلسلہ تو منقطع ہو چکا ہے، آج کل اس کا اندازہ پانچ اونٹ ہے لہٰذا پیٹ کا بچہ اگر کوئی گرا دیتا ہے اسے قتل کر دیتا ہے تو وہ پانچ اونٹ دیت دے۔

یہ بھی ثابت ہوا کہ مقتول کی دیت اس کے بعد وراثت کے طور پر تقسیم ہوگی، اس کی اولاد یا دیگر حصہ والے لیں گے، خاندان کے قریبی جو حصہ والے نہیں بنتے، انہیں وراثت نہیں ملے گی، اگرچہ وہ دیت دینے کے پابند بھی ہوں۔

اس سے ایک یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ نبی ﷺ نے قافیہ بند عبارت کو مذموم قرار دیا۔ ہے اگر کوئی یہ کہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قافیہ بندی والی عبارت خود استعمال کی ہے۔

اس کا حل یہ ہے کہ وہ قافیہ بند عبارت جو حکم الٰہی اور شرع کے خلاف ہو اور حق کو دبانے کے لیے ہو وہ قابل مذمت ہے۔ اگر قافیہ بندی شریعت کے حکم کے مطابق ہو اور بلا تکلف ہو اور حق کی ترویج واشاعت کے لیے ہو تو یہ مستحسن ہے اور مسنون ہے۔ (تفہیم الاسلام: ۲/ ۵۴۱)

٥٣٠٥ـ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضَى فِي الدِّيَةِ عَلَى أَهْلِ الْإِبِلِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَعَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَى بَقَرَةٍ وَعَلَى أَهْلِ الشَّاءِ أَلْفَى شَاةٍ وَعَلَى أَهْلِ

''عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ نے کہا: نبی ﷺ نے دیت میں حکم دیا کہ اونٹ والوں پر سو اونٹ، گائے والوں پر دوسو گائے، بکری والوں پر دوہزار بکری اور کپڑے والوں پر دوسو جوڑا کپڑے ہیں۔ اور گندم والوں پر کوئی چیز تھی جو راوی

(٥٣٠٥) ابوداود: ٤٥٤٣ـ ضعیف، البانی: ٩٨٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الْحُلَلِ مِائَتَى حُلَّةٍ وَعَلَى أَهْلِ الْقَمْحِ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ . (رواه أبوداود، ٤٥٤٣)

محمد بن اسحاق کو یاد نہیں رہی ہے۔'' (ابوداود)

٥٣٠٦۔ عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَتْ قِيمَةُ الدِّيَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ثَمَانَ مِائَةِ دِيْنَارٍ أَوْ ثَمَانِيَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ وَدِيَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ يَوْمَئِذٍ النِّصْفُ مِنْ دِيَةِ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ فَكَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ حَتّٰى اسْتُخْلِفَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ أَلَاإِنَّ الْإِبِلَ قَدْ غَلَتْ قَالَ فَفَرَضَهَا عُمَرُ عَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفَ دِيْنَارٍ وَعَلَى أَهْلِ الْوَرِقِ اثْنَي عَشَرَ أَلْفًا وَعَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَى بَقَرَةٍ وَعَلَى أَهْلِ الشَّاءِ أَلْفَي شَاةٍ وَعَلَى اَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَى حُلَّةٍ قَالَ وَتَرَكَ دِيَةَ أَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَرْفَعْهَا فِيْمَا رَفَعَ مِنَ الدِّيَةِ . (رواه أبوداود، ٤٥٤٢)

''عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اس کے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ دیت کی قیمت نبی کریم ﷺ کے عہد میں آٹھ سو دینار تک جاتی تھی۔ اور درھم والوں پر آٹھ ہزار درھم تھے۔ اور اہل کتاب کی دیت مسلمان کی دیت کے نصف تھی دیت کی یہ مقدار اسی طرح ہی رہی یہاں تک کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انہوں نے دیت والوں پر کہا: اونٹوں کی قیمت زیادہ بڑھ چکی ہے۔ پس سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے دینار والوں پر ہزار دینار، چاندی والوں پر بارہ ہزار درھم، گائے والوں پر دو سو گائے، بکری والوں پر دو ہزار بکری، کپڑے والوں پر دو سو جوڑا لباس مقرر کیا۔ اور اہل کتاب وغیرہ ذمیوں کی دیت حسب سابق رہنے دی۔'' (ابوداود)

٥٣٠٧۔ قَالَ مَالِكٌ فَاَهْلُ الذَّهَبِ أَهْلُ الشَّامِ وَأَهْلُ مِصْرٍ وَأَهْلُ الْوَرِقِ أَهْلُ الْعِرَاقِ .

''امام مالک رحمہ اللہ نے کہا: سونے والے اہل شام اور مصر ہیں اور چاندی والے اہل عراق ہیں۔''

٥٣٠٨۔ عَنْ زِيَادِبْنِ سَعْدِبْنِ ضُمَيْرَةَ السُّلَمِيِّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ وَجَدِّهِ وَكَانَا شَهِدَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حُنَيْنًاأَنْ مُحَلِّمَ بْنَ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيَّ قَتَلَ رَجُلاً مِنْ أَشْجَعَ فِي الْإِسْلَامِ وَذٰلِكَ أَوَّلُ غِيَرٍ قَضَى بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

''زیاد بن سعد بن ضمیرہ السلمی اپنے باپ اور دادے سے روایت کرتے ہیں: ''وہ دونوں جنگ حنین میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ حاضر تھے کہ محلم بن جثامہ نے عہد اسلام میں بنو اشجع کا ایک آدمی قتل کر دیا۔ یہ دیت کا پہلا فیصلہ تھا جو آپ نے دیا۔ پس عیینہ نے مقتول کا طرف دار بن کر کلام

(٥٣٠٧د) ابوداؤد: ٤٥٤٢۔ حسن، البانی: ٣٨٠٦۔ نسائی: ٤٨٠١۔ ابن ماجہ: ٢٦٣٠۔ احمد: ٦٩٩٤.

(٥٣٠٨) ابوداؤد: ٤٥٠٣۔ ضعیف البانی: ٩٧٠۔ ابن ماجہ: ٢٦٢٥۔ احمد: ٢٣٣٦٢.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فَتَكَلَّمَ عُيَيْنَةُ فِي قَتْلِ الْأَشْجَعِيِّ لِأَنَّهُ مِنْ غَطَفَانَ وَتَكَلَّمَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ دُوْنَ مُحَلِّمٍ لِأَنَّهُ مِنْ خِنْدِفَ فَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ وَكَثُرَتِ الْخُصُوْمَةُ وَاللَّغَطُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عُيَيْنَةُ أَلَا تَقْبَلُ الْغِيَرَ فَقَالَ عُيَيْنَةُ لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى أُدْخِلَ عَلَى نِسَائِهِ مِنَ الْحَرْبِ وَالْحُزْنِ مَا أَدْخَلَ عَلَى نِسَائِي قَالَ ثُمَّ ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ وَكَثُرَتِ الْخُصُوْمَةُ وَاللَّغَطُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عُيَيْنَةُ أَلَا تَقْبَلُ الْغِيَرَ فَقَالَ عُيَيْنَةُ مِثْلَ ذٰلِكَ أَيْضًا إِلَى أَنْ قَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ يُقَالُ لَهُ مُكَيْتِلٌ عَلَيْهِ شِكَّةٌ وَفِي يَدِهِ دَرَقَةٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي لَمْ أَجِدْ لِمَا فَعَلَ هٰذَا فِي غُرَّةِ الْإِسْلَامِ مَثَلًا إِلَّا غَنَمًا وَرَدَتْ فَرُمِيَ أَوَّلُهَا فَنَفَرَ آخِرُهَا اسْنُنِ الْيَوْمَ وَغَيِّرْ غَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسُوْنَ فِي فَوْرِنَا هٰذَا وَخَمْسُوْنَ إِذَا رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَذٰلِكَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَمُحَلِّمٌ رَجُلٌ طَوِيْلٌ آدَمُ وَهُوَ فِي طَرَفِ النَّاسِ فَلَمْ يَزَالُوْا حَتّٰى تَخَلَّصَ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي بَلَغَكَ وَإِنِّي أَتُوْبُ إِلَى اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَقَتَلْتَهُ بِسِلَاحِكَ فِي غُرَّةِ الْإِسْلَامِ

کیا اس لیے کہ وہ غطفانی تھا۔ اور اقرع بن حابس نے محلم کی جانب سے بات کی اس لے کہ وہ خندف میں سے تھا۔ ان لوگوں کی آواز بلند ہوئی اور جھگڑا بڑھتا گیا۔ آنخضرت نے فرمایا: اے عیینہ! کیا تم قصاص کے علاوہ کوئی صورت قبول نہیں کرتے؟ عیینہ نے کہا: ہرگز نہیں! قسم اللہ کی میں جب تک ان کی عورتوں کو وہی رنج وصدمہ نہ دوں جو ہماری عورتوں کو ہوا۔ اس کے بعد پھر خصومت بڑھ گئی اور آواز بلند ہوگئی۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عیینہ! کیا تم دوسری کوئی صورت قبول نہیں کرتے؟ عیینہ نے پھر اپنی وہی بات دھرائی یہاں تک کہ ایک آدمی کھڑا ہوا جو بنولیث میں سے تھا اور اس کو مکیتل کہتے تھے اس پر ہتھیار آراستہ تھے اور اس کے ہاتھ میں چمڑے کی ڈھال تھی۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس قاتل نے اسلام کے شروع میں جو کام کیا ہے، اس کے لیے ایک مثال کے سوا کچھ نہیں پاتا کہ چند بکریاں ہیں جو پانی پینے کے لیے گھاٹ پر آئیں ان میں سے آگے والیوں کو تیر مارا گیا تو پچھلی سب بھی بھاگ گئیں۔ اے اللہ کے رسول! آج کوئی طریقہ تجویز فرماؤ اور کل اس میں تبدیلی کر دینا۔ چنانچہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: پچاس اونٹ آج دیں گے اور پچاس مدینہ میں لوٹ کر دیں گے۔ یہ واقعہ کسی سفر میں پیش آیا تھا۔ محلم ایک گندم گوں رنگ طویل قد و قامت کا آدمی تھا اور وہ لوگوں کے ایک کنارے پر بیٹھا تھا۔ لوگ اسی حال پر تھے یہاں تک یہ فیصلہ کردیا گیا تو محلم آکر آنخضرت ﷺ کے سامنے بیٹھا اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ اس نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے کیا جو کیا میں اللہ کی طرف توبہ کرتا ہوں۔ یا رسول اللہ! میرے لیے مغفرت طلب کیجئے! پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُمَّ لَا تَغْفِرْ لِمُحَلِّمٍ بِصَوْتٍ عَالٍ .

تو نے اس کو اپنے ہتھیار سے اسلام کی ابتدا میں قتل کر دیا۔ پھر بلند آواز سے فرمایا: یا اللہ! محلم کی مغفرت نہ کر۔"

٥٣٠٩۔ زَادَ أَبُوْ سَلَمَةَ فَقَامَ وَإِنَّهُ لَيَتَلَقَّى دُمُوْعَهُ بِطَرَفِ رِدَائِهِ قَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ فَزَعَمَ قَوْمُهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَغْفَرَ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ . (هما لأبي داود، ٤٥٠٣)

"ابو سلمہ نے یہ اضافہ بیان کیا ہے کہ محلم اُٹھا اور وہ اپنے آنسو چادر کے کنارے سے صاف کرتا جا رہا تھا۔ ابن اسحاق نے کہا: اس کی قوم کا گمان ہے کہ بعد ازاں اس کے لیے نبی کریم ﷺ نے دعا مغفرت کی تھی۔" یہ دونوں روایات ابو داؤد کی ہیں۔

٥٣١٠۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا أُعْفِيْ مَنْ قَتَلَ بَعْدَ أَخْذِ الدِّيَةِ . (رواه أبوداود، ٤٥٠٧)

"سیدنا جابر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس کو معاف نہیں کرونگا جس نے دیت وصول کرنے کے بعد قاتل کو قتل کیا۔" (ابوداؤد)

٥٣١١۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ رَجُلاً مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ يُقَالُ لَهُ قَتَادَةُ حَذَفَ ابْنَهُ بِالسَّيْفِ فَأَصَابَ سَاقَهُ فَنُزِيَ فِي جُرْحِهِ فَمَاتَ فَقَدِمَ سُرَاقَةُ بْنُ جُعْشُمٍ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اعْدُدْ عَلَى مَاءِ قُدَيْدٍ عِشْرِيْنَ وَمِائَةَ بَعِيْرٍ حَتّٰى أَقْدَمَ عَلَيْكَ فَلَمَّا قَدِمَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَخَذَ مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ ثَلَاثِيْنَ حِقَّةً وَثَلَاثِيْنَ جَذَعَةً وَأَرْبَعِيْنَ خَلِفَةً ثُمَّ قَالَ أَيْنَ أَخُو الْمَقْتُوْلِ قَالَ هَا أَنَا ذَا قَالَ خُذْهَا فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ لِقَاتِلٍ شَيْءٌ . (رواه مالك، ١٦٢٠)

"عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ بنو مدلج قبیلے میں قتادہ نام کا ایک آدمی تھا۔ اس نے بیٹے پر تلوار پھینک دی۔ اس کی پنڈلی میں زخم آیا۔ خون بند نہ ہوا اور وہ فوت ہو گیا۔ سیدنا سراقہ بن جعشم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس واقعہ کا ذکر کیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تو قدید کے پانی پر ایک سو بیس اونٹ گن کر تیار رکھ میں وہاں پہنچوں گا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ گئے اونٹوں میں سے تیس حقے تیس جذعے اور چالیس خلفہ لیے۔ پھر کہا: مقتول کا بھائی کہاں ہے؟ تو اس نے کہا: میں یہاں موجود ہوں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ اونٹ لے لے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قاتل کے لیے مقتول کی میراث وغیرہ میں کچھ نہیں ہے۔" (مالک)

(٥٣٠٩) ابوداؤد: ٤٥٠٣.

(٥٣١٠) ابوداؤد: ٤٥٠٧۔ ضعیف، البانی: ٩٧١۔ احمد: ١٤٤٩٥.

(٥٣١١) مؤطا: ١٦٢٠۔ ابن ماجہ: ٢٦٤٦۔ احمد: ٣٤٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٥٣١٢ـ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ سَائِبَةً اعْتَقَهُ بَعْضُ الْحُجَّاجِ فَقَتَلَ ابْنَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَائِذٍ فَجَاءَ الْعَائِذِيُّ أَبُو الْمَقْتُولِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَطْلُبُ دِيَةَ ابْنِهِ فَقَالَ عُمَرُ لَا دِيَةَ لَهُ فَقَالَ الْعَائِذِيُّ أَرَأَيْتَ لَوْ قَتَلَهُ ابْنِي فَقَالَ عُمَرُ إِذًا تُخْرِجُونَ دِيَتَهُ فَقَالَ هُوَ إِذًا كَالْأَرْقَمِ إِنْ يُتْرَكْ يَلْقَمْ وَإِنْ يُقْتَلْ يَنْقَمْ. (رواه مالك، ١٦٢٩)

”سلیمان بن یسار کا بیان ہے کہ کسی حاجی نے ایک سائبہ کو آزاد کر دیا تو اس نے ایک شخص کے بیٹے کو مار ڈالا جو بنی عائذ میں سے تھا۔ چنانچہ مقتول کا والد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اپنے بیٹے کی دیت مانگنے آیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کی دیت نہیں ہے۔ وہ شخص بولا میرا بیٹا سائبہ کو مار ڈالتا تو آپ کیا حکم کرتے؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس وقت تم کو اس کی دیت ادا کرنی پڑتی۔ وہ شخص بولا پھر تو سائبہ کیا ہے؟ ایک دھاری دار سانپ اگر چھوڑ دو تو ڈس لے اور اگر مار دو تو بدلہ لے۔“ (مالک)

٥٣١٣ـ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ لَيْثٍ أَجْرَى فَرَسًا فَوَطِئَ عَلَى إِصْبَعِ رَجُلٍ مِنْ جُهَيْنَةَ فَنُزِيَ مِنْهَا فَمَاتَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِلَّذِي ادُّعِيَ عَلَيْهِمْ أَتَحْلِفُونَ بِاللَّهِ خَمْسِينَ يَمِينًا مَا مَاتَ مِنْهَا فَأَبَوْا وَتَحَرَّجُوا وَقَالَ لِلْآخَرِينَ أَتَحْلِفُونَ أَنْتُمْ فَأَبَوْا فَقَضَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِشَطْرِ الدِّيَةِ عَلَى السَّعْدِيِّينَ قَالَ مَالِكٌ وَلَيْسَ الْعَمَلُ عَلَى هٰذَا. (رواه مالك، ١٦٠٥)

”سلیمان بن یسار کا بیان ہے کہ ایک مرد بنو سعد بن لیث میں سے تھا۔ اس نے گھوڑا دوڑایا اور جہینہ کے ایک مرد کی انگلی روند ڈالی اور خون نہ رکا تو وہ فوت ہو گیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو کہا: جن پر دعویٰ کیا گیا تھا کہ کیا تم میں سے پچاس آدمی قسم کھا کر کہتے ہیں مرنے والا اس زخم سے فوت نہیں ہوا؟ تو انہوں نے قسم کھانے سے انکار کر دیا۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے دوسروں سے کہا: کیا تم قسمیں کھاتے ہو۔ تو انہوں نے بھی انکار کر دیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نصف دیت بنو سعد پر ڈال دی۔“ (امام مالکؒ نے کہا: ”اس پر عمل نہیں ہے۔“) (مالک)

شرح: ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو آدھی دیت دی ہے، پتہ نہیں اس کی وجہ کیا ہے۔ جبکہ یہ قسامہ کی صورت تھی۔ اس میں پچاس آدمیوں کی قسمیں لینے کا اہتمام ہوتا ہے۔ اگر یہ قسمیں نہ اٹھائیں تو پھر بیت المال سے پوری دیت دینا ہوتی ہے۔ (شرح زرقانی: ۴/ ۱۷۷)

۲۔ بنو مدلج والے واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ قتل شبہ عمد میں دیت سو اونٹ ہے۔ جن کی عمریں یہ ہیں کہ تیس ایسے اونٹ ہوں جو تین برس کے ہو کر چوتھے میں داخل ہو چکے ہوں، تیس ایسے ہوں جو چار سال کے ہو کر پانچویں میں داخل ہوں اور چالیس ایسی اونٹنیاں ہوں جو حاملہ ہوں۔

(٥٣١٢) موطا: ١٦٢٩.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اور یہ بھی ثابت ہوا قاتل خواہ باپ ہو مقتول کا وارث نہ ہو گا۔ مقتول کی جائیداد دوسرے ورثا لیں گے۔ قتل خطا سے ہو یا قصداً ہو قاتل، مقتول کا وارث نہیں بنے گا۔ (شرح زرقانی: ۴/ ۱۹۶)

۳۔ بنو عائذ والے آدمی کے بیٹے کی دیت اس لیے نہ تھی یہ قتل خطا تھا اور جانور نے مارا تھا جس پر تاوان نہیں۔ اس لیے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے دیت نہ دلوائی اگر وہ جانور مر جاتا تو پھر دیت تھی، مارنے والے کو دینا پڑتی۔

تو عائذ قبیلہ والے نے ضرب المثل دہرائی کہ سانپ کو چھوڑ دیں تو کاٹ کھائے گا اگر اسے مار دیں تو انتقام لے گا۔

یہ اس موقع پر بولتے ہیں جب دو شر جمع ہو جائیں سمجھائی نہ دے کہاں جانا ہے کیا کرنا ہے۔ (شرح زرقانی: ۴/ ۲۰۶)

٥٣١٤ــ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً إِلٰى خَثْعَمٍ فَاعْتَصَمَ نَاسٌ مِنْهُمْ بِالسُّجُوْدِ فَأَسْرَعَ فِيْهِمُ الْقَتْلَ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَلَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ أَنَا بَرِيْءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيْمُ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ قَالَ لَا تَـرَاءٰى نَارَاهُمَا. قَالَ أَبُوْدَاوُدُ رَوَاهُ هُشَيْمٌ وَمَعْمَرٌ وَخَالِدٌ الْوَاسِطِيُّ وَجَمَاعَةٌ لَمْ يَذْكُرُوْا جَرِيْرًا. (رواه ابوداود، ٢٦٤٥)

”سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک فوج بنو خثعم کی طرف روانہ کی۔ کچھ لوگوں نے ان میں سے سجدے کے ساتھ پناہ لی۔ لشکر نے قتل کرنے میں جلدی کی تو نبی ﷺ کو اس کی خبر پہنچی۔ آپ نے نصف دیت دینے کا حکم دیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: میں ہر اس مسلمان سے بری ہوں جو مشرکین کے درمیان سکونت اختیار کرے۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! کیوں؟ فرمایا: وہ دونوں ایک دوسرے کی آگ نہ دیکھیں۔“ امام ابو داؤد علیہ الرحمہ نے فرمایا: اس حدیث کو ایک جماعت نے نقل کیا ہے اور جریر کا نام نہیں لیا۔ (ابوداؤد)

شرح: ...... خثعم ایک قبیلہ ہے۔ اس حدیث میں ہجرت کی ترغیب ہے کہ ایک مسلمان کو مسلمان علاقہ میں رہنا چاہیے۔ مشرکوں، کافروں اور غیر مسلموں سے دور رہیں۔ ان کی آگ علیحدہ علیحدہ نظر آئے اس کا مطلب ہے کہ مسلمان اللہ کی طرف دعوت دیتا ہے اور کافر و مشرک شیطان کی طرف بلاتا ہے یہ ایک جگہ کیسے رہ سکتے ہیں۔ ان کا حکم ایک نہیں دارالکفر اور دارالسلام برابر نہیں اور نہ ہی مسلمان سیرت و کردار، رنگ ڈھنگ اور چال وحال میں غیر مسلموں کی علامت اپنائے۔ بلکہ مسلمان کو ممتاز نظر آنا چاہیے اس پر اسلامی رنگ نمایاں ہو۔

یہی وجہ ہے کہ مسلمان ہونے کے باوجود نبی ﷺ نے ان قتل ہونے والے مسلمانوں کی دیت نصف دی تھی گویا کافروں کے علاقہ میں رہنے کی وجہ سے انہوں نے اپنی آدھی دیت خود ساقط کر لی تھی۔ (عون المعبود: ۳/ ۳۴۸)

(٥٣١٤)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

٥٣١٥ــــ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ أَبَا جَهْمِ بْنَ حُذَيْفَةَ مُصَدِّقًا فَلَاجَّهُ رَجُلٌ فِي صَدَقَتِهِ فَضَرَبَهُ أَبُو جَهْمٍ فَشَجَّهُ فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوْا الْقَوَدَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ يَرْضَوْا فَقَالَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ يَرْضَوْا فَقَالَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَرَضُوْا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنِّي خَاطِبٌ الْعَشِيَّةَ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ فَقَالُوْا نَعَمْ فَخَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ﷺ إِنَّ هٰؤُلَاءِ اللَّيْثِيِّيْنَ أَتَوْنِي يُرِيْدُوْنَ الْقَوَدَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِمْ كَذَا كَذَا فَرَضُوْا أَرَضِيتُمْ قَالُوْا لَا فَهَمَّ الْمُهَاجِرُوْنَ بِهِمْ فَأَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَكُفُّوْا عَنْهُمْ فَكَفُّوْا ثُمَّ دَعَاهُمْ فَزَادَهُمْ فَقَالَ أَرَضِيتُمْ فَقَالُوْا نَعَمْ قَالَ إِنِّي خَاطِبٌ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ قَالُوْا نَعَمْ فَخَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ أَرَضِيتُمْ قَالُوْا نَعَمْ. (رواه أبوداود، ٤٥٣٤)

''سیدة عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ابو جہم بن حذیفہ کو زکوۃ کے لیے بھیجا۔ تو ایک آدمی نے صدقہ دینے سے انکار کر کے اس سے جھگڑا کیا۔ ابوجہم نے اس کو مارا اور خون آلود کر دیا۔ پس وہ لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور قصاص کا مطالبہ کیا۔ نبی علیہ السلام نے ان کو کہا: تم اتنا مال لے لو۔ تو وہ راضی نہ ہوئے آپ نے فرمایا: تم اتنا مال لے لو۔ تو وہ راضی نہ ہوئے، تیسری بار فرمایا: تمہارے لیے اتنا مال ہے تو وہ راضی ہو گئے۔ پس آپ نے فرمایا: میں عشاء کے وقت لوگوں میں بیان کر دوں گا اور تمہاری رضا مندی کی خبر دے دونگا۔ انہوں نے کہا: ٹھیک ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: یہ بنو لیث خاندان کے لوگ میرے پاس قصاص لینے آئے تھے، میں نے ان پر اتنا مال پیش کیا تو یہ راضی ہو گئے۔ کیا تم راضی ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں، تو مہاجرین نے ان کو پکڑنا چاہا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنے ہاتھ روکنے کا حکم دیا تو وہ ٹھہر گے۔ پھر انہیں بلا کر کچھ زیادہ دیا اور فرمایا: کیا تم راضی ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں فرمایا: میں لوگوں کو بتا دوں تو انھوں نے کہا: ٹھیک ہے۔ پھر آپ نے لوگوں کو ان کی رضامندی کی خبر دی اور کہا: کیا تم راضی ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں۔'' (ابوداؤد)

شرح:...... اس حدیث سے ثابت ہوا کہ والی اور عامل سے قصاص لینا واجب ہے، بالکل اسی طرح جس طرح اس سے قصاص لینا واجب ہے جو عام آدمی ہو والی یا عامل نہ ہو، بشرطیکہ اس نے ناجائز خونریزی کی ہو۔ اور یہ بھی ثابت ہوا زخم خوردہ جب قصاص کا ہی مطالبہ کرے تو اسے دیت سے زیادہ دے کر بھی راضی کرنا جائز ہے۔

اور یہ بھی ثابت ہوا صدقہ وزکوۃ میں مال کے مالک کی بات کا وزن ہے۔ اس سلسلے میں صدقہ کی وصولی والا نہ تو مال کے مالک کو مار سکتا ہے اور نہ ہی اسے مجبور کر سکتا ہے کہ سارا مال نمایاں کرو، بظاہر جو وہ کہہ رہا ہے، اسی کی بات ہی ترجیح والی ہوگی۔ (عون المعبود: ۴/ ۲۰۵)

(٥٣١٥) ابوداؤد: ٤٥٣٤۔ صحیح، البانی: ٣٨٠١۔ نسائی: ٤٧٧٨۔ احمد: ٢٥٤٢٧۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٥٣١٦ـ عَنْ هِلَالِ بْنِ سِرَاجِ بْنِ مُجَّاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ مُجَّاعَةَ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَطْلُبُ دِيَةَ أَخِيهِ قَتَلَتْهُ بَنُوسَدُوسٍ مِنْ بَنِي ذُهْلٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْكُنْتُ جَاعِلاً لِمُشْرِكٍ دِيَةً جَعَلْتُ لأَخِيكَ وَلَكِنْ سَأُعْطِيكَ مِنْهُ عُقْبَى فَكَتَبَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِمَائَةٍ مِنَ الإِبِلِ مِنْ أَوَّلِ خُمُسٍ يَخْرُجُ مِنْ مُشْرِكِي بَنِي ذُهْلٍ فَأَخَذَ طَائِفَةً مِنْهَا وَأَسْلَمَتْ بَنُو ذُهْلٍ فَطَلَبَهَا بَعْدُ مُجَّاعَةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَأَتَاهُ بِكِتَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَكَتَبَ لَهُ أَبُوبَكْرٍ بِاثْنَي عَشَرَ أَلْفَ صَاعٍ مِنْ صَدَقَةِ الْيَمَامَةِ أَرْبَعَةِ آلَافٍ بُرّاً وَأَرْبَعَةِ آلَافٍ شَعِيراً وَأَرْبَعَةِ آلَافٍ تَمْراً وَكَانَ فِي كِتَابِ النَّبِيِّ ﷺ لِمُجَّاعَةَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ لِمُجَّاعَةَ بْنِ مَرَارَةَ مِنْ بَنِي سُلْمَى إِنِّي أَعْطَيْتُهُ مِائَةً مِنَ الإِبِلِ مِنْ أَوَّلِ خُمُسٍ يَخْرُجُ مِنْ مُشْرِكِي بَنِي ذُهْلٍ عُقْبَةً مِنْ أَخِيهِ. (رواه أبوداود، ٢٩٩٠)

”ہلال بن سراج بن مجاعہ اپنے باپ سے وہ اس کے دادے مجاعہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس گیا۔ اپنے بھائی کی دیت طلب کی جس کو بنی سدوس نے قتل کیا تھا۔ ”جو بنی ذھل کی شاخ ہے۔“ پس نبی ﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی مشرک کی دیت دیتا تو تیرے بھائی کی دیت دے دیتا۔ لیکن تجھے اس کے بدلے میں ضرور کچھ دوں گا۔ چنانچہ اس کے لیے آپ نے سو اونٹ لکھائے کہ مشرکین بنو ذھل سے جو پہلا خمس نکالا جائے گا اس میں سے دیا جائے گا۔ تو اس نے کچھ حصہ وصول کیا اور بنو ذھل مسلمان ہو گئے۔ اس نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مطالبہ کیا اور ان کے پاس نبی کریم کی تحریر لے کر آیا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے بارہ ہزار صاع یمامہ کی زکوۃ سے لکھ دیے۔ چار ہزار پیمانہ گندم، چار ہزار پیمانہ جو اور چار ہزار پیمانہ کھجور۔ نبی علیہ السلام کی تحریر میں یہ تھا۔ اللہ کے نام سے جو بڑا رحم کرنے والا مہربان ہے۔ یہ تحریر محمد ﷺ کی طرف سے ہے اور مجاعہ بن مرارہ کے لیے لکھی جاتی ہے جو بنی سُلمی سے ہے۔ میں نے اس کو سو اونٹ دینے کا وعدہ کیا ہے جو اس کے بھائی کی دیت کے بدلے میں ہیں۔ یہ مال اس کو پہلے خمس سے دیا جائے گا جو بنی ذھل مشرکین کے مال غنیمت سے آئے گا۔“ (ابوداؤد)

٥٣١٧ـ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى كُلِّ بَطْنٍ عُقُولَةً وَلَا يَحِلُّ لِمَوْلَى أَنْ يَتَوَلَّى مُسْلِماً بِغَيْرِ إِذْنِهِ. (رواه النسائى ٤٨٢٩)

”سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے لکھا ہر قوم پر اس کی دیت ہے۔ اور کسی غلام کے لیے جائز نہیں کہ اپنے مالک کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے مسلمان کو اپنی ولاء کا مالک بنا دے۔“ (نسائی)

(٥٣١٦) ابوداؤد: ٢٩٩٠۔ ضعیف الاسناد: ٦٤٣۔

(٥٣١٧) نسائی: ٤٨٢٩۔ صحیح البنی: ٤٤٩٠۔ مسلم: ١٥٠٧۔ احمد: ١٤٣٤٦۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

٥٣١٨ــــ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: مَضَتِ السُّنَّةُ أَنَّ الْعَاقِلَةَ لَا تَحْمِلُ مِنْ دِيَةِ الْعَمْدِ شَيْئًا إِلَّا أَنْ تَشَاءَ، وَكَذَا لَا تَحْمِلُ مِنْ ثَمَنِ الْعَبْدِ شَيْئًا، وَإِنَّمَا ذٰلِكَ عَلَى الَّذِيْ يُصِيبُهُ مِنْ مَالِهِ لِأَنَّهُ سِلْعَةٌ مِنَ السِّلَعِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَا تَحْمِلُ الْعَاقِلَةُ عَمْدًا وَلَا صُلْحًا وَلَا اعْتِرَافًا وَلَا أَرْشَ جِنَايَةٍ وَلَا قِيْمَةَ عَبْدٍ إِلَّا أَنْ تَشَاءَ . (رواه زرين)

”ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ سنت جاری ہے کہ عاقلہ (قاتل کے عصبہ) پر قتل عمد کی دیت نہیں ڈالی جائے گی مگر وہ چاہیں اور راضی ہوں۔ اور غلام کی قیمت میں سے کسی مالک پر اس کی مرضی کے بغیر بوجھ نہیں رکھا جائے گا۔ اور یہ اس پر ہے جس کو اس کا مال پہنچا ہے۔ اس لیے کہ یہ ایک سامان ہے۔ کیوں کہ نبی کریم ﷺ کا قول ہے: نہ بوجھ ڈالا جائے عاقلہ پر قتل عمد کی دیت کا، نہ صلح کرنے کا، نہ اعتراف جرم کا، نہ کسی جرم کے تاوان کا، نہ کسی غلام کی قیمت کا مگر اس صورت میں جب وہ چاہیں اور راضی ہوں۔“ (رزین)

٥٣١٩۔ عَنْ أَنَسٍ، رَفَعَهُ: دِرْهَمٌ أُعْطِيهِ فِي عَقْلٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مِائَةٍ فِي غَيْرِهِ. (رواه الطبرانی في الأوسط بمجهول)

”سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایک میں دیت میں دیتا ہو غیر دیت میں سو درھم خرچ کرنے سے وہ مجھے زیادہ پسند ہے۔“ (الاوسط، سند کا راوی مجہول ہے)

شرح: ......ا۔ ان سے ثابت ہوا قتل خطا یا شبہ خطا میں دیت پورے خاندان کے ذمہ ہے اور خاندان کو رضا مندی سے اسے قبول کر لینا چاہیے۔

۲۔ ایک غلام ہو اسے کوئی آزاد کرتا ہے تو اس کی نسبت آزاد کرنے والے کی طرف کرے یہ نہ کہے کہ میرا مولیٰ آزاد کرنے والا فلاں ہے بلکہ اپنے مولیٰ کی طرف ہی نسبت کرے۔ (التعلیقات السلفیہ: ۲/ ۲۴۵)

٥٣٢٠ــــ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي رَجُلٍ طَعَنَ رَجُلًا بِقَرْنٍ فِي رِجْلِهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَقِدْنِي فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَعْجَلْ حَتّٰى يَبْرَأَ جُرْحُكَ قَالَ فَأَبَى الرَّجُلُ إِلَّا أَنْ يَسْتَقِيْدَ فَأَقَادَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

”عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اس کے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے دوسرے آدمی کے پاؤں میں جانور کا سینگ مارا تو جس کو مارا گیا تھا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے قصاص دلاؤ۔ فرمایا: جلدی نہ کر یہاں تک کہ تیرا زخم درست ہو جائے۔ اس نے انکار کیا اور قصاص لینا ہی چاہا۔ پس آپ ﷺ نے قصاص سینگ مارنے والے سے لیکر دیدیا اور جس سے

(٥٣١٨) رزین۔

(٥٣١٩) طبرانی اوسط، وفیه عبدالصمد بن عبدالاعلی، قال الذهبی فیه جهالة، هیثمی: ١٠٧٤٤.

(٥٣٢٠) احمد: ٦٩٩٤۔ ورجاله ثقات، ترمذی: ١٥٨٥۔ نسائی: ٤٨٥٢۔ ابوداؤد: ٤٥٦٦۔ ابن ماجه: ٢٦٨٥۔ دارمی: ٢٣٧٤.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

مِنْهُ قَالَ فَعَرِجَ الْمُسْتَقِيْدُ وَبَرَأَ الْمُسْتَقَادُ مِنْهُ فَأَتَى الْمُسْتَقِيْدُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَرِجْتُ وَبَرَأَ صَاحِبِي فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَلَمْ آمُرْكَ أَلَّا تَسْتَقِيْدَ حَتّٰى يَبْرَأَ جُرْحُكَ فَعَصَيْتَنِي فَأَبْعَدَكَ اللّٰهُ وَبَطَلَ جُرْحُكَ ثُمَّ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ الرَّجُلِ الَّذِيْ عَرِجَ مَنْ كَانَ بِهِ جُرْحٌ أَنْ لَا يَسْتَقِيْدَ حَتّٰى تَبْرَأَ جِرَاحَتُهُ فَإِذَا بَرِئَتْ جِرَاحَتُهُ اسْتَقَادَ. (رواه أحمد، ٦٩٩٤)

قصاص لیا گیا وہ تندرست ہو گیا اور قصاص لینے والا لنگڑا ہو گیا۔ پھر نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: میں تو لنگڑا ہو چکا اور میرا دوسرا فریق تو زخم سے درست ہو چکا ہے۔ فرمایا: میں نے تجھے حکم دیا تھا کہ اس سے قصاص نہ لے یہاں تک کہ تیرا زخم درست ہو جائے۔ تو نے میری نافرنی کی پس اللہ نے تجھے رحمت سے دور کر دیا اور تیرا زخم باطل کر دیا۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے حکم جاری کر دیا کہ جب کسی کو زخم آ جائے تو وہ قصاص نہ لے یہاں تک کہ زخم درست ہو جائے۔'' (احمد)

شرح: اس حدیث سے ثابت ہوا جب تک زخم ٹھیک نہ ہو جائیں دیت نہیں لینی چاہیے۔ اس حدیث میں مذکور آدمی نے جلد بازی کی اور آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق انتظار نہ کیا تو اس نے نقصان اٹھایا۔ اس جلد بازی میں اسے پانچ اونٹ دلوائے گئے جب کہ لنگڑے پن کی صورت میں اسے پچاس اونٹ ملنے تھے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کی رائے ہے کہ یہ زخم کے صحیح ہونے یا سرایت کا انتظار کرنا واجب نہیں۔ کیونکہ نبی ﷺ نے اس شخص کو صحت یاب ہونے سے پہلے ہی دیت دلوا دی تھی۔ یہ بات کمزور ہے۔ کیونکہ وہ آدمی بضد تھا اور نبی ﷺ نے اس کے اس کام کو اپنی نافرمانی قرار دیا ہے۔ اور اس وقت آپ ﷺ نے منع نہ کیا تھا۔ بعد میں منع کر دیا۔ لہٰذا اس سے زیادہ وزنی اور مضبوط رائے امام مالک، امام ابوحنیفہ اور امام احمد رحمہم اللہ کی ہے کہ یہ انتظار واجب ہے۔

اور یہ یاد رکھا جائے کہ اگر زخم درست ہو جاتا ہے تو پھر قصاص اتنا ہی لینا ہے جتنا زخم تھا۔ اور اگر زخم سرایت کرتا ہے پھیل جاتا ہے تو اگر قصاص لینا ہو تو جہاں تک زخم خراب ہوا ہے۔ جارح سے وہاں تک قصاص لیا جائے گا۔ اگر دیت وغیرہ لینی ہو تو جہاں تک زخم خراب ہوا ہے، وہاں تک دیت لی جائے گی۔ مثلاً کوئی کسی کی انگلی زخمی کرتا ہے ساتھ دوسری میں زخم سرایت کر جائے تو وہ بھی قصاص یا دیت میں شمار ہوگی۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ کسی کام کا وبال کسی پر پڑتا ہو تو اسے اس سے آگاہ کرنا مسنون ہے۔ اگر وہ اصرار کرے اور اسے نقصان پہنچے تو اس کی عبرت اور دوسروں کی نصیحت کے لیے اسے سرزنش کرنا اور کہنا تجھے تیرے نقصان سے آگاہ کر دیا گیا تھا لیکن تیری جلد بازی نے کام خراب کیا ہے، یہ منع نہیں اور نہ ہی یہ دشمنی والی خوشی ہے یہ سرزنش اس کے مستقبل کو مزید سنوارنے کا باعث ہے۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوا حال میں اور مستقبل میں خیر و برکت شرع کی اتباع سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ اور شریعت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی مخالفت سے حال اور استقبال فساد زدہ ہو جاتا ہے۔ (تفہیم الاسلام: ۲/ ۵۳۹)

۵۳۲۱ـــ عَنْ حَنَشِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ: أَنَّهُ احْتَفَرُوْا بِئْرًا بِالْيَمَنِ فَسَقَطَ فِيهَا الأَسَدُ فَاصْبَحُوْا يَنْظُرُوْنَ إِلَيْهِ، فَوَقَعَ رَجُلٌ فِي الْبِئْرِ فَتَعَلَّقَ بِرَجُلٍ فَتَعَلَّقَ الْآخَرُ فَتَعَلَّقَ الْآخَرُ بِآخَرَ حَتَّى كَانُوْا أَرْبَعَةً فَسَقَطُوْا فِي الْبِئْرِ جَمِيْعاً فَجَرَحَهُمُ الأَسَدُ، فَتَنَاوَلَهُ رَجُلٌ بِرُمْحِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ النَّاسُ لِلأَوَّلِ: أَنْتَ قَتَلْتَ أَصْحَابَنَا وَعَلَيْكَ دِيَتُهُمْ، فَأَتَى أَصْحَابُهُ فَكَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ فَقَدِمَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَسَأَلُوْهُ؟ فَقَالَ: سَأَقْضِي بَيْنَكُمْ بِقَضَاءٍ فَمَنْ رَضِيَ مِنْكُمْ جَازَ عَلَيْهِ رِضَاهُ وَمَنْ سَخِطَ مِنْكُمْ فَلاَ حَقَّ لَهُ، حَتَّى تَأْتُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَيَقْضِي بَيْنَكُمْ. قَالُوْا: نَعَمْ.

قَالَ: فَاجْمَعُوْا مِمَّنْ حَفَرَ الْبِئْرَ مِنَ النَّاسِ رُبْعَ دِيَةٍ وَثُلُثَ دِيَةٍ وَنِصْفَ دِيَةٍ وَدِيَةً تَامَّةً، الأَوَّلُ: رُبْعُ دِيَةٍ لِأَنَّهُ هَلَكَ فَوْقَهُ ثَلاَثَةٌ، وَلِلثَّانِي: ثُلُثُ دِيَةٍ، لِأَنَّهُ هَلَكَ فَوْقَهُ إِثْنَانِ، وَلِلثَّالِثِ: نِصْفُ دِيَةٍ لِأَنَّهُ هَلَكَ فَوْقَهُ وَاحِدٌ، وَلِلآخِرِ: الدِّيَةُ التَّامَّةُ، فَإِنْ رَضِيتُمْ فَهٰذَا بَيْنَكُمْ قَضَاءٌ وَإِنْ لَمْ تَرْضَوْا فَلاَ حَقَّ لَكُمْ حَتَّى تَأْتُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ الْعَامَ الْمُقْبِلَ فَقَصُّوْا عَلَيْهِ فَقَالَ: أَنَا

''حنش بن معتمر کا بیان ہے کہ بعض لوگوں نے یمن میں کنواں کھودا اور اس میں شیر گر گیا۔ چنانچہ صبح کو دیکھنے لگے۔ ایک آدمی کنویں میں گر گیا تو اس نے ایک آدمی کو پکڑا تو دوسرے نے ایک اور مرد کو پکڑا پس ایک دوسرے سے چمٹے رہے یہاں تک کہ چار آدمی کنویں میں جا پڑے۔ شیر نے سب کو زخمی کر دیا۔ اور پھر ایک آدمی نے نیزہ مار کر شیر کو ہلاک کر دیا لوگوں نے پہلے آدمی سے کہا: تو نے ہمارے آدمی گرا کر زخمی کروائے اور مارے ہیں ان کی دیت ادا کر۔ وہ اپنے لوگوں کے پاس گیا۔ وہ بھی آ گئے اور قریب تھا کہ وہ لڑائی چھیڑ دیتے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہارے درمیان فیصلہ کروں گا تم راضی ہو گئے تو اس کا راضی ہونا درست ہے اور تم میں سے جو راضی نہ ہو اس کو مزید کوئی حق نہیں پہنچتا ہے یہاں تک رسول اللہ ﷺ کے سامنے جاؤ وہ تمہارے درمیان فیصلہ کر دیں گے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: جن لوگوں نے کنواں کھودا ہے اس طرح جمع کریں ایک حصہ چوتھائی دیت کا دوسرا حصہ تہائی دیت کا تیسرا حصہ دیت کا نصف اور چوتھا حصہ پوری دیت کا ہے۔ جو سب سے پہلے گرا ہے اس کے لیے دیت کا چوتھا حصہ ہے۔ اس لیے کہ اس کے اوپر تین گرے ہیں۔ دوسرے کے لیے دیت کا تیسرا حصہ اس لیے کہ اس کے اوپر دو گرے ہیں۔ اور تیسرے کے لیے دیت کا نصف حصہ ہے، اس لیے کہ اس کے اوپر ایک گرا ہے۔ اور چوتھے کے لیے پوری دیت ہے۔ اگر تم اس پر راضی ہو تو تمہارے درمیان فیصلہ حتمی ہے۔ اور اگر تم اس پر راضی نہیں ہو تو تمہیں باہم جھگڑنے کا کوئی حق نہیں ہے یہاں تک تم رسول اللہ ﷺ

(۵۳۲۱) بزار، وقال فی آخرہ لا یروی عن علی الا بھذا الاسناد قلت: ولم یقل عن علی، واللہ اعلم.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

أَقْضِي بَيْنَكُمْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَي، وَهُوَ جَالِسٌ فِي مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ عَلِيًّا قَضَى بَيْنَنَا . فَقَالَ: كَيْفَ قَضَى بَيْنَكُمْ؟ فَقَصُّوْا عَلَيْهِ فَقَالَ هُوَ مَا قَضَى بَيْنَكُمْ. (رواه البزار، ١٥٣٢)

کے پاس جاؤ وہ تمہارے درمیان فیصلہ کردیں گے۔ وہ لوگ آئندہ سال رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان شاء اللہ میں تمہارے درمیان فیصلہ کروں گا۔ آپ ﷺ اس وقت مقام ابراہیم میں بیٹھے تھے۔ تو ان میں سے ایک آدمی نے کھڑے ہوکر عرض کی: سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے درمیان فیصلہ تو کیا ہے۔ فرمایا: اس نے تمہارے درمیان کیا فیصلہ کیا ہے؟ تو ان سب نے قصہ سنایا۔ فرمایا: اس نے جو فیصلہ کیا ہے تمہارے درمیان وہی فیصلہ ہے۔'' (البزار)

حد الردة وسب النبی ﷺ

مرتد کی سزا، نبی کریم ﷺ کو معاذ اللہ گالی بکواس کرنے کی سزا کا بیان

٥٣٢٢ـــ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ غَيَّرَ دِيْنَهُ فَاضْرِبُوْا عُنُقَهُ وَمَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا نَرَى وَاللّٰهُ أَعْلَمُ مِنْ غَيَّرَ دِيْنَهُ فَاضْرِبُوْا عُنُقَهُ أَنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَى غَيْرِهِ مِثْلَ الزَّنَادِقَةِ وَأَشْبَاهِهِمْ فَإِنَّ أُوْلٰئِكَ إِذَا ظُهِرَ عَلَيْهِمْ قُتِلُوْا وَلَمْ يُسْتَتَابُوْا لِأَنَّهُ لَا تُعْرَفُ تَوْبَتُهُمْ وَأَنَّهُمْ كَانُوْا يُسِرُّوْنَ الْكُفْرَ وَيُعْلِنُوْنَ الْإِسْلَامَ فَلَا أَرَى أَنْ يُسْتَتَابَ هٰؤُلَاءِ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهُمْ قَوْلُهُمْ وَأَمَّا مَنْ خَرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَى غَيْرِهِ وَأَظْهَرَ ذٰلِكَ فَإِنَّهُ يُسْتَتَابُ فَإِنْ تَابَ وَإِلَّا قُتِلَ وَذٰلِكَ لَوْ أَنَّ قَوْماً كَانُوْا عَلَى ذٰلِكَ رَأَيْتُ أَنْ يُدْعَوْا إِلَى الْإِسْلَامِ وَيُسْتَتَابُوْا فَإِنْ تَابُوْا قُبِلَ ذٰلِكَ مِنْهُمْ وَإِنْ لَمْ يَتُوْبُوْا قُتِلُوْا وَلَمْ يَعْنِ بِذٰلِكَ فِيمَا نَرَى

''زید بن اسلم روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دین تبدیل کیا اس کو قتل کردو۔ مالک نے روایت کرکے کہا کہ اس کی تفسیر یہ ہے کہ جو شخص اسلام سے خارج ہوکر دوسرے دین میں جائے۔ جیسے زندیق لادین لوگ اور ان کے مثل لوگ۔ پس ان لوگوں پر جب بھی غلبہ حاصل ہوتو ان کو قتل کردیا جائے۔ اور توبہ کرنے کے لیے نہ کہا جائے۔ اس لیے کہ ان کی توبہ نہیں پہچانی جاسکتی۔ وہ لوگ اپنے اندر کفر کو پوشیدہ رکھتے ہیں اور ظاہر اسلام کرتے ہیں۔ پس میری رائے ان سے توبہ طلب کرنے کی نہیں ہے جب ان کا کفر باوثوق ذرائع سے ثابت ہو۔

جو شخص اسلام سے خارج ہوکر کسی دین کی طرف جائے اور اس کا اعلان کردے تو اس سے توبہ طلب کی جائے۔ اگر توبہ کریں تو بہتر ورنہ ان کو قتل کر دیا جائے۔ مالک نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔ (جو اپنا دین تبدیل کرے اس کو قتل کردو) اس کا مطلب یہ ہے کہ جو اسلام سے خارج ہوکر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

وَاللّٰهُ أَعْلَمُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْيَهُوْدِيَّةِ إِلَى النَّصْرَانِيَّةِ وَلاَ مِنَ النَّصْرَانِيَّةِ إِلَى الْيَهُوْدِيَّةِ وَلاَ مَنْ يُغَيِّرُ دِيْنَهُ مِنْ أَهْلِ الاَدْيَانِ كُلِّهَا إِلَّا الإِسْلاَمَ فَمَنْ خَرَجَ مِنَ الإِسْلاَمِ إِلَى غَيْرِهِ وَأَظْهَرَ ذٰلِكَ فَذٰلِكَ الَّذِيْ عُنِيَ بِهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. (رواه مالك، ١٤٤٤)

دوسرے دین کی طرف جائے۔ وہ مراد نہیں جو غیر اسلام سے نکل کر غیر اسلام میں داخل ہو مثل وہ شخص کہ جو یہودیت سے خارج ہوکر نصرانیت یا مجوسیت کی طرف جائے۔ پس اہل عہد ذمی اگر ایسا کرے تو نہ اس سے توبہ کرائی جائے گی اور نہ اس کو قتل کیا جائے گا۔'' (مالک)

٥٣٢٣ـ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ قَالَ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَجُلٌ مِنْ قِبَلِ أَبِيْ مُوْسَى الأَشْعَرِيِّ فَسَأَلَهُ عَنِ النَّاسِ فَأَخْبَرَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ عُمَرُ هَلْ كَانَ فِيْكُمْ مِنْ مُغَرِّبَةِ خَبَرٍ فَقَالَ نَعَمْ رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلاَمِهِ قَالَ فَمَا فَعَلْتُمْ بِهِ قَالَ قَرَّبْنَاهُ فَضَرَبْنَا عُنُقَهُ فَقَالَ عُمَرُ أَفَلاَ حَبَسْتُمُوْهُ ثَلاَثًا وَأَطْعَمْتُمُوْهُ كُلَّ يَوْمٍ رَغِيْفًا وَاسْتَتَبْتُمُوْهُ لَعَلَّهُ يَتُوْبُ وَيُرَاجِعُ أَمْرَ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ اللّٰهُمَّ إِنِّي لَمْ أَحْضُرْ وَلَمْ أَرْضَ إِذْ بَلَغَنِيْ. (رواه مالك، ١٤٤٥)

''عبدالرحمٰن بن محمد بن عبداللہ بن عبدن القاری اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ یمن سے ایک آدمی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ وہ ابو موسیٰ عامل یمن کی طرف سے آیا تھا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے لوگوں کا حال پوچھا اور پھر کہا: کیا تمہارے ہاں کوئی عجیب وغریب واقعہ بھی پیش آیا ہے؟ اس نے کہا: ہاں، ایک شخص نے اسلام لانے کے بعد کفر اختیار کیا۔ کہا: تم نے اس سے کیا برتاؤ کیا؟ اس نے کہا: ہم نے اس کو لا کر قتل کر دیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے تین دن قید میں کیوں نہ رکھا اس کو ہر دن روٹی کھلاتے، اور توبہ طلب کرتے ممکن تھا وہ واپس آ جاتا اور اللہ کا حکم تسلیم کرتا۔ پھر سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا اللہ! میں حاضر نہیں تھا اور میں نے یہ حکم بھی نہیں دیا تھا اور جب یہ خبر مجھے پہنچی تو میں راضی بھی نہیں ہوں۔'' (مالک)

٥٣٢٤ـ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ أُتِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِزَنَادِقَةٍ فَأَحْرَقَهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْكُنْتُ أَنَا لَمْ أُحْرِقْهُمْ لِنَهْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لاَ تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ وَلَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ

''عکرمہ کہتے ہیں کچھ زندیق سیدنا علی رضی اللہ عنہ پر پیش کیے گئے تو انہوں نے ان کو جلانے کا حکم دیا۔ سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو خبر پہنچی تو انھوں نے کہا: اگر میں ہوتا تو ان کو نہ جلاتا اس وجہ سے کہ رسول اللہ ﷺ کی ممانعت ہے آپ ﷺ نے فرمایا: نہ عذاب دو اللہ کے عذاب کے

(٥٣٢٢) موطا: ١٤٤٤۔ (٥٣٢٣) موطا: ١٤٤٥۔

(٥٣٢٤) بخاری: ٦٩٢٢۔ ترمذی: ١٤٥٨۔ نسائی: ٤٠٦٥۔ ابوداؤد: ٤٣٥١۔ ابن ماجه: ٢٦٣٥۔ احمد: ٢٩٦٠۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ. (رواه البخاری، ٦٩٢٢)

ساتھ۔ اور میں ان کو قتل کرادیتا اس لیے کہ نبی ﷺ نے فرمایاہے: جس نے دین تبدیل کیا اس کو قتل کردو۔ (بخاری واصحاب السنن)

٥٣٢٥۔ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ أَنَّهُ أَتَى عَبْدَاللّٰهِ فَقَالَ مَا بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ مِنَ الْعَرَبِ حِنَةٌ وَإِنِّي مَرَرْتُ بِمَسْجِدٍ لِبَنِي حَنِيْفَةَ فَإِذَا هُمْ يُؤْمِنُوْنَ بِمُسَيْلِمَةَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ عَبْدُاللّٰهِ فَجِيْءَ بِهِمْ فَاسْتَتَابَهُمْ غَيْرَ أَبْنِ النَّوَّاحَةِ قَالَ لَهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَوْلَا أَنَّكَ رَسُوْلٌ لَضَرَبْتُ عُنُقَكَ فَأَنْتَ الْيَوْمَ لَسْتَ بِرَسُوْلٍ فَأَمَرَ قَرَظَةَ بْنَ كَعْبٍ فَضَرَبَ عُنُقَهُ فِي السُّوْقِ ثُمَّ قَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى ابْنِ النَّوَّاحَةِ قَتِيْلاً بِالسُّوْقِ. (رواه أبوداود، ٢٧٦٢)

''حارثہ بن مضرب کا بیان ہے کہ میں سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس کوفہ میں آیا اور کہا: میرے درمیان اور کسی عرب کے درمیان کوئی عداوت نہیں ہے۔ میں مسجد بنوحنیفہ کے پاس سے گذر رہا تھا تو میں نے ان لوگوں کو مسیلمہ کذاب پر ایمان لاتے پایا ہے۔ پس سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان کو لانے کے لیے قاصد روانہ کیا۔ وہ لائے گئے تو ابن نواحہ کے علاوہ سب سے توبہ کرائی۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ابن نواحہ سے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھ سے مخاطب ہوتے سنا ہے: آپ نے فرمایا تھا: ''ابن نواحہ تو اگر قاصد نہ ہوتا تو میں تیری گردن مار دیتا اور آج تو قاصد نہیں ہے پھر قرظہ بن کعب کو حکم دیا وہ کوفہ پر امیر تھا تو اس نے ابن نواحہ کی بازار میں گردن ماردی اور کہا: جو دیکھنا چاہے وہ بازار میں ابن نواحہ کو مقتول پڑا دیکھ لے۔'' (ابوداؤد)

٥٣٢٦۔ عَنِ ابْنِ مُعَيْزٍ السَّعْدِيِّ قَالَ خَرَجْتُ ﴿أُسْفِرُ﴾ فَرَسًا لِي مِنَ السَّحَرِ فَمَرَرْتُ عَلَى مَسْجِدٍ مِنْ مَسَاجِدِ بَنِي حَنِيْفَةَ فَسَمِعْتُهُمْ يَشْهَدُوْنَ أَنَّ مُسَيْلِمَةَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَجَعْتُ إِلَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَأَخْبَرْتُهُ فَبَعَثَ إِلَيْهِمُ الشُّرَطَ فَأَخَذُوْهُمْ فَجِيْءَ بِهِمْ إِلَيْهِ فَتَابَ الْقَوْمُ وَرَجَعُوْا عَنْ قَوْلِهِمْ فَخَلّٰى سَبِيْلَهُمْ وَقَدَّمَ

''ابن معیز سعدی نے کہا: میں سحری کے وقت اپنے گھوڑے پر سفر کے لیے نکلا۔ بنوحنیفہ کی مسجد کے پاس سے گزرا تو میں نے ان کو یہ گواہی دیتے سنا کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے۔ میں لوٹ کر سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان کو خبر دی تو سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پولیس روانہ کی اور ان کو پکڑ کر لایا گیا تو ان لوگوں نے اپنے قول سے توبہ کی۔ اور اسلام کی طرف لوٹ آئے۔ چنانچہ سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے انھیں چھوڑ دیا۔ اور ان میں سے ایک آدمی کو پیش کیا گیا جس کو

(٥٣٢٥) ابوداؤد: ٢٧٦٢۔ صحیح، النسائی: ٤٠٠٠ ۔ دارمی: ٢٥٠٣

(٥٣٢٦) دارمی: ٢٥٠٣۔ ابوداؤد: ٢٧٦٢۔ احمد: ٣٨٢٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رَجُلاً مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ نَوَّاحَةَ فَضَرَبَ عُنُقَهُ فَقَالُوْ لَهُ تَرَكْتَ الْقَوْمَ وَقَتَلْتَ هٰذَا فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جَالِسًا إِذْدَخَلَ هٰذَا وَرَجُلٌ وَافِدَيْنِ مِنْ عِنْدِ مُسَيْلِمَةَ فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَتَشْهَدَانِ أَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَا لَهُ تَشْهَدُ أَنْتَ أَنَّ مُسَيْلِمَةَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ لَوْكُنْتُ قَاتِلاً وَفْدًا لَقَتَلْتُكُمَا فَلِذٰلِكَ قَتَلْتُهُ وَأَمَرَ بِمَسْجِدِ هِمْ فَهُدِمَ.

(رواه الدارمی، ۲۵۰۳)

عبداللہ بن نواحہ کہا جاتا تھا۔ اسے قتل کر دیا۔ تو لوگوں نے کہا: آپ نے دوسرے لوگوں کو چھوڑ دیا اور صرف اس کو قتل کیا وجہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا تھا یہ ابن نواحہ اور ایک دوسرا مرد آپ ﷺ کے پاس مسیلمہ الکذاب کی طرف سے قاصد بن کر آئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو فرمایا: کیا تم دونوں گواہی دیتے ہو کہ میں محمد ﷺ اللہ کا رسول ہوں؟ تو ان دونوں نے کہا: کیا تو گواہی دیتا ہے کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے؟ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: میں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتا ہوں، اگر تم دونوں قاصد نہ ہوتے تو میں تم دونوں کو قتل کر دیتا۔ پس اس وجہ سے میں نے اس کو قتل کیا ہے نیز سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کی مسجد منہدم کرنے کا حکم دیا۔ (الدارمی)

شرح: ......ا۔ مسیلمہ کذاب کے ایلچیوں نے یہ کہہ کر مسیلمہ اللہ کا رسول ہے، کفر اور ارتداد کیا تھا۔ اس وجہ سے یہ واجب القتل تھے مگر رسول اکرم ﷺ نے اس اصول کی پاسداری کرتے ہوئے قتل نہ کیا تھا کہ ایلچیوں کو قتل نہیں کرنا چاہیے، اگر چہ وہ کلمہ کفر ہی کہیں۔ مرتد ہونے والے پر پہلے توبہ پیش کی جائے اگر کر لیں تو نہ ماریں اگر توبہ نہ کریں تو ان کی گردن اڑا دی جائے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ابن نواحہ سے توبہ اس لیے نہیں کروائی تھی یہ بھی مسیلمہ کا سفیر بن کر آیا تھا، تو آپ ﷺ نے اسے قتل کرنے کا کہا تھا۔ وجہ نہ مارنے کی یہ تھی کہ یہ ایلچی تھا۔ آپ ﷺ کے اسی حکم کو برقرار رکھتے ہوئے بغیر توبہ کا مطالبہ کیے اسے قتل کر دیا۔ اب چونکہ وہ بطور سفیر نہ تھا۔ (عون المعبود: ۳/ ۳۸)

۲۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس بارے میں اختلاف ہے کہ مرتد مرد یا عورت سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے یا کہ توبہ کا مطالبہ کیے بغیر ہی انہیں قتل کر دیا جائے۔

بعض ائمہ تو اس کے قائل ہیں کہ ان سے توبہ کے مطالبہ کی ضرورت نہیں۔ ان کی دلیل حضرت علی رضی اللہ عنہ والا واقعہ ہے اور وہ اس آیت سے بھی دلیل لیتے ہیں۔

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا﴾ (النساۤء: ۱۳۷)

''بے شک جو لوگ ایمان لائے، پھر کفر کیا، پھر ایمان لائے پھر کفر کیا پھر کفر میں اضافہ کیا انہیں اللہ تعالیٰ نہیں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بخشے گا اور نہ ہی انہیں رستہ دکھائے گا۔"

مگر جو توبہ کا مطالبہ کرنے کے قائل ہیں، وہ اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ ان کافروں یا مرتدوں کی بخشش نہیں جو اسی حالت میں مر جاتے ہیں، جو توبہ کر لیں وہ اس کی زد میں نہیں آتے۔

ان کی ایک اور بھی دلیل ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی جانب بھیجا تو ان سے کہا.

اَيُّمَا رَجُلٍ اِرْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ فَادْعُهُ فَاِنْ عَادَ وَ اِلَّا فَاضْرِبْ عُنُقَهُ ، وَاَيُّمَا امْرَاَةٍ عَنِ الْاِسْلَامِ فَادْعُهَا فَاِنْ عَادَتْ وَاِلَّا فَاضْرِبْ عُنُقَهَا . (وسنده حسن)

جو آدمی دین اسلام سے مرتد ہو جائے اسے دعوت اسلام دو اگر وہ لوٹ آئے تو درست ہے، اگر نہ لوٹے تو اس کی گردن مار دو۔ اور جو عورت بھی اسلام سے مرتد ہو جائے اسے دعوت دو۔ اگر لوٹ آئے تو درست ہے اگر نہ لوٹے تو اس کی گردن مار دو۔ اور جو حضرت علی رضی اللہ عنہ والی حدیث ہے، اس سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ بغیر توبہ انہیں مارا تھا۔ ایسا نہیں بلکہ وضاحت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان زندیقوں سے، بے دینی سے لوٹنے کا کہا تھا۔ انہوں نے انکار کیا تو پھر ... دی۔

زندیق، بے دین اور دہریہ اس آدمی کو کہتے ہیں جن کا عقیدہ ہے کہ نور اور ظلمت سے جہان وجود میں آیا ہے۔ جو بھی چیز ہے وہ نور سے ہے جو بھی شر ہے یہ تاریکی سے پیدا ہوئی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق ان کا عقیدہ نہایت ہی غلط تھا۔ عبداللہ بن سبا یہودی نے بظاہر اسلام کا لبادہ اوڑھ لیا اور خرافات کو ترویج دی۔ اندرون خانہ یہ یہودی تھا اسلام کو بدنام کرنا چاہتا تھا۔ اس نے یہ ذہن دیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ... ہیں، جب سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو اس کفر وارتداد کی خبر ہوئی تو انہیں اکٹھا کیا دو تین دن تک ان سے اس بات سے رجوع کا مطالبہ کیا جب وہ باز نہ آئے تو پھر کھایاں کھدوائیں ان میں آگ جلائی ان سب بے دینوں کو اس میں جلا دیا یہ کوفہ میں واقعہ ہوا تھا۔

یہ بات حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما تک پہنچی جو کہ بصرہ پر امیر تھے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ لوگ تھے تو واجب القتل مگر آگ سے جلانا اور بغیر قصاص آگ کا عذاب دینا نبی اکرم ﷺ نے منع کر رکھا ہے۔ یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے افسوس کیا کہ مجھے پہلے یاد ہوتا تو میں انہیں نہ جلاتا میں قتل کرواتا۔ (فتح الباری: ۱۲/۲۷۰،۲۷)

اسلام سے مرتد ہونے والے کی سزا قتل ہے۔ کیونکہ اس کا مرتد ہونا اس کے خبث باطن اور بدنیت ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ اور اس کا دل خیر سے خالی اور اسے قبول کرنے کی صلاحیت سے عاری ہوتا ہے، عام کفر کی بہ نسبت اس کا جرم سنگین ہوتا ہے۔ مرتد کی اس سزا سے ایک اہم معاشرتی اور جغرافیائی پہلو پر روشنی پڑتی ہے۔ دشمنان اسلام نے مسلمانوں کا شیرازہ بکھیرنے میں اور ان کا رابطہ منقطع کرنے کے لیے اور انہیں اقلیت میں رکھنے کے لیے قومیت، وطنیت اور جنسیت کا نعرہ لگانے کو دیا ہے۔

جبکہ اسلام نے ہماری رہنمائی فرمائی ہے مضبوط رابطہ وہی ہے جو اسلام کی حقانیت کا ہے۔ یہی ایک مقناطیس ہے جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جہاں بھی ہو بغیر کسی زمان ومکان کے ہر فرد انسانیت کو ایک مرکز پر قائم رکھ سکتا ہے اگر یہ نہیں تو کوئی تمہارا اپنا ہو یا بیگانہ، یگانہ ہو یا دیوانہ تمہارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیے بلکہ اس اسلام سے خارج ہونے والا اس دھرتی پر بوجھ ہے اسے ختم کر دیا جائے، ہاں توبہ کرے تو اسلام پھر اسے اپنے دامن سلامتی میں لے لیتا ہے۔ (تفہیم الاسلام: ۲/ ۵۲۸)

٥٣٢٧ـ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَساً رضی اللہ عنہ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَاساً مِنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَتَكَلَّمُوْا بِالْاِسْلَامِ فَقَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيْفٍ وَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِيْنَةَ فَأَمَرَلَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِذَوْدٍ وَرَاعٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوْا فِيْهِ فَيَشْرَبُوْا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى إِذَا كَانُوْا نَاحِيَةَ الْحَرَّةِ كَفَرُوْا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوْا رَاعِيَ النَّبِيِّ ﷺ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ فَأَمَرَبِهِمْ فَسَمَرُوْا أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوْا أَيْدِيَهُمْ وَتُرِكُوْا فِي نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ حَتّٰى مَاتُوْا عَلٰى حَالِهِمْ قَالَ قَتَادَةُ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ كَانَ يَحُثُّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهٰي عَنِ الْمُثْلَةِ. (رواه البخاري، ٤١٩٢)

”سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ کچھ افراد قبیلہ عکل اور عرینہ میں سے نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور مسلمان ہوگئے۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم مویشیوں والے لوگ تھے، باغوں والے نہیں تھے اور مدینہ کی آب و ہوا موافق نہیں ہے۔ پس آپ ﷺ نے ان کے لیے اونٹوں اور چرواہے کا حکم صادر فرمایا۔ اور کہا کہ وہاں نکل جائیں اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیا کریں۔ وہ گئے اور مقام حرہ کے اطراف میں جا کر اسلام لانے کے بعد کفر اختیار کیا۔ نبی ﷺ کے چرواہے کو قتل کیا اور اونٹ لے کر چل پڑے۔ آنحضرت ﷺ کو خبر موصول ہوئی تو ان کے تعاقب میں فوج روانہ کی وہ لائے گئے۔ ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں۔ ان کے ہاتھ کاٹے گئے اور حرہ کے اطراف میں چھوڑ دیے گئے یہاں تک کہ اسی حال پر مر گئے۔ قتادہ نے کہا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ اس کے بعد آپ ﷺ صدقہ دینے کی ترغیب دیتے۔ اور مثلہ کرنے (یعنی ہاتھ، پاؤں ناک اور کان کاٹنے) سے منع کرتے تھے۔“ (بخاری)

٥٣٢٨ـ وَمِنْ رِوَايَاتِهِ: قَالَ قَتَادَةُ فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُبْنُ سِيْرِيْنَ أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الْحُدُوْدُ. (رواه البخاري، ٥٦٨٦)

”ان روایات میں سے ایک یہ ہے: قتادہ نے کہا: مجھ سے ابن سیرین رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ یہ واقعہ حدود کے نزول سے پہلے کا ہے۔“ (بخاری)

٥٣٢٩ـ وَفِي رِوَايَةٍ: فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ

”اور ایک روایت میں ہے: ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر ان کی

(٥٣٢٧) بخاری: ٤١٩٢ـ مسلم: ١٦٧١ـ ترمذی: ١٨٤٥ـ نسائی: ٤٠٣٥ـ ابوداؤد: ٤٣٦٤ـ ابن ماجه: ٣٥٠٣ـ احمد: ١٣٦٧٢۔
(٥٣٢٨) بخاری: ٥٦٨٦ـ مسلم: ١٦٧١ـ ترمذی: ١٨٤٥ـ نسائی: ٤٠٣٥ـ ابوداؤد: ٤٣٦٤ـ ابن ماجه: ٣٥٠٣ـ احمد: ١٣٦٧٢۔
(٥٣٢٩) بخاری: ١٥٠١ـ مسلم: ١٦٧١ـ ترمذی: ١٨٤٥ـ نسائی: ٤٠٣٥ـ ابوداؤد: ٤٣٦٤ـ ابن ماجه: ٣٥٠٣ـ احمد: ١٣٦٧٢۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَعَضُّوْنَ الْحِجَارَةَ. (رواه البخاری، ١٥٠١)

آنکھیں پھوڑ کر مقام حرہ میں ڈال دیا گیا۔ وہ پتھر دانتوں سے کاٹتے تھے۔'' (بخاری)

٥٣٣٠ـ وَمِنْهَا: قَالَ سَلَّامٌ فَبَلَغَنِي أَنَّ الْحَجَّاجَ قَالَ لِاَنَسٍ حَدِّثْنِي بِاَشَدِّ عُقُوْبَةٍ عَاقَبَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَحَدَّثَهُ بِهٰذَا فَبَلَغَ الْحَسَنَ فَقَالَ وَدِدْتُ أَنَّهُ لَمْ يُحَدِّثْهُ بِهٰذَا (رواه البخاری، ٥٦٨٥)

''ان میں سے ایک روایت یہ ہے: سلام نے کہا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ حجاج نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے کوئی شدید ترین عقوبت بتا جو نبی کریم ﷺ نے سزا دی ہو۔ تو سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ سنایا۔ جب حسن بصری رحمہ اللہ کو خبر پہنچی تو انہوں نے کہا: میں یہ پسند کرتا ہوں کہ انس رضی اللہ عنہ یہ واقعہ حجاج کو نہ بتاتے۔'' (بخاری)

٥٣٣١ـ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّمَا سَمَلَ النَّبِيُّ ﷺ أَعْيُنَ أُوْلٰئِكَ لِأَنَّهُمْ سَمَلُوْا أَعْيُنَ الرِّعَاءِ (رواه مسلم، ١٦٧١)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان کی آنکھیں پھوڑنے کا حکم اس لیے دیا تھا کہ انہوں نے مویشی چرانے والوں کی آنکھیں پھوڑی تھیں۔'' (مسلم)

٥٣٣٢ـ وَمِنْهَا: قَالَ أَبُوْ قِلَابَةَ فَهٰؤُلَاءِ سَرَقُوْا وَقَتَلُوْا وَكَفَرُوْا بَعْدَ إِيْمَانِهِمْ وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ. (رواه البخاری، ٢٣٣)

''ایک روایت میں ہے کہ ابوقلابہ نے کہا: ان لوگوں نے چوری کی، آدمی قتل کیے، اسلام لانے کے بعد کفر کیا اور اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کی۔ (اس لیے ان سے یہ سلوک کیا گیا) (بخاری)

٥٣٣٣ـ وَمِنْهَا: فَأَمَرَ بِمَسَامِيْرَ فَأُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ وَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَمَا حَسَمَهُمْ. (رواه البخاري، ٦٨٠٤)

''ایک روایت میں ہے: آپ ﷺ نے سلاخیں گرم کرنے کا حکم دیا اور وہ ان کی آنکھوں میں لگائی گئیں۔ اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے۔ اور ان زخمیوں کو داغا نہیں۔ (بخاری)

٥٣٣٤ـ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا قَطَعَ الَّذِيْنَ سَرَقُوْا لِقَاحَهُ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ بِالنَّاسِ عَاتَبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِيْنَ

''ابوزناد سے روایت ہے کہ جب ان لوگوں نے اونٹ چرائے اور آپ ﷺ نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے اور آنکھیں پھوڑیں تو آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے تنبیہ کے طور پر یہ آیت نازل فرمائی: ''تحقیق وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول سے

(٥٣٣٠) بخاری: ٥٦٨٥ـ مسلم: ١٦٧١ـ ترمذی: ١٨٤٥ـ نسائی: ٤٠٣٥ـ ابوداؤد: ٤٣٦٤ـ ابن ماجه: ٣٥٠٣ـ احمد: ١٣٦٧٢.

(٥٣٣١) مسلم: ١٦٧١ـ بخاری: ٦٨٩٩ـ ترمذی: ١٨٤٥ـ نسائی: ٤٠٣٥ـ ابوداؤد: ٤٣٦٤ـ ابن ماجه: ٣٥٠٣ـ احمد: ١٣٦٧٢.

(٥٣٣٢) بخاری: ٢٣٣ـ مسلم: ١٦٧١ـ ترمذی: ١٨٤٥ـ نسائی: ٤٠٣٥ـ ابوداؤد: ٤٣٦٤ـ ابن ماجه: ٣٥٠٣ـ احمد: ١٣٦٧٢

(٥٣٣٣) بخاری: ٦٨٠٤ـ مسلم: ١٦٧١ـ ترمذی: ١٨٤٥ـ نسائی: ٤٠٣٥ـ ابوداؤد: ٤٣٦٤ـ ابن ماجه: ٣٥٠٣ـ احمد: ١٣٦٧٢.

(٥٣٣٤) ابوداؤد: ٤٣٧٠ـ ضعیف. البانی: ٩٣٨ـ نسائی: ٤٠٤٢

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوْا أَوْ يُصَلَّبُوْا﴾ الآيَةَ. (رواه ابوداؤد، ٤٣٧٠)

لڑتے ہیں ان کی سزا یہ ہے کہ انھیں قتل کر دیا جائے یا سولی دی جائے۔تا آخر آیت۔" (ابوداؤد)

شرح: ......ان کو قصاص میں یہ سزائیں دی گئی تھیں، انہوں نے قتل بھی کیا، ڈاکہ بھی ڈالا، اور مرتد بھی ہوئے اس لیے قرآن پاک کے مطابق ان سے قصاص لیا گیا۔

اوپر جو مرتد ہے اس کی سزا یہی ہے کہ اس سے پہلے توبہ کروائی جائے اگر توبہ نہ کرے تو اسے مارا جائے۔ اور یہ جو مرتد ہے اس سے توبہ کروانے کا ذکر نہیں کیونکہ یہ اعلانیہ مجرم ہیں۔ یہ توبہ سے پہلے گرفت میں آ جائیں تو ان سے قصاص لیا جائے۔ اگر اس سے پہلے توبہ کر کے آ جائیں تو توبہ قبول ہوگی۔ ارشاد باری ہے:

﴿إِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ﴾ (المآئدة: ٣٤)

"مگر وہ لوگ جنہوں نے اس سے پہلے کہ تم ان پر قدرت پاؤ توبہ کر لی۔"

یعنی وہ مذکورہ بالا سزاؤں سے بچیں گے جنہوں نے گرفت میں آنے سے پہلے توبہ کر لی جو توبہ سے پہلے گرفت میں آ گئے، ان باغیوں پر یہ قانون کی سزائیں جاری ہوں گی۔ (عون المعبود: ٤/ ٢٢٨)

تاہم جو نقصان ہوا ہے وہ مالک کا پورا کیا جائے گا، خواہ بیت المال سے کیا جائے۔ اور قتل کی دیت دینا ہوگی۔ (گوندلوی)

٥٣٣٥۔ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْ مُشْرِكٍ أَشْرَكَ بَعْدَ مَا أَسْلَمَ عَمَلًا حَتّٰى يُفَارِقَ الْمُشْرِكِيْنَ إِلَى الْمُسْلِمِيْنَ. (ابن ماجه، ٢٥٣٦)

"بہز بن حکیم بن معاویہ نے اپنے باپ سے وہ اس کے دادا سے روایت کی کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس مشرک کا عمل قبول نہیں کرتا جو مسلمان ہونے کے بعد مشرکین سے جدا ہو کر مسلمانوں میں نہیں آ جاتا۔" (ابن ماجہ)

شرح: ......مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی مسلمان ہوا ہے تو اس کے اسلامی اعمال قبول ہوں گے مگر دار الکفر سے دار السلام کی طرف ہجرت لازمی ہے کیونکہ جن میں انسان رہتا ہو ان کی عادات و معاشرت سے عموماً متاثر ہوتا ہے اس لیے ان سے جدا ہو کر رہے۔ (انجاز الحاجہ: ٧/ ٥٧٩)

جو لوگ مال کی خاطر غیر مسلم ممالک میں رہتے ہیں اور اسلامی ملک چھوڑ کر وہاں ہجرت کر کے جاتے ہیں وہ غور کریں۔ (گوندلوی)

(٥٣٣٥) ابن ماجه: ٢٥٣٦۔ حسن، الباني: ٢٠٥٥۔ احمد: ١٩٥٢٣۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٥٣٣٦۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً كَانَتْ تَشْتُمُ النَّبِيَّ ﷺ وَتَقَعُ فِيْهِ فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتّٰى مَاتَتْ فَأَبْطَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَمَهَا. (ابو داؤد، ٤٣٦٢)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی عورت رسول اللہ ﷺ کو گالی دیتی اور آپ ﷺ کے خلاف بکواس کرتی تھی۔ ایک مسلمان نے اس کا گلا دبایا تو وہ ہلاک ہوگئی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس کا خون لغو قرار دیا۔ (ابوداوَد)

٥٣٣٧۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَمًى كَانَتْ لَهُ أُمُّ وَلَدٍ تَشْتُمُ النَّبِيَّ ﷺ وَتَقَعُ فِيْهِ فَيَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِي وَيَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ قَالَ فَلَمَّا كَانَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ جَعَلَتْ تَقَعُ فِي النَّبِيِّ ﷺ وَتَشْتُمُهُ فَأَخَذَ الْمِغْوَلَ فَوَضَعَهُ فِي بَطْنِهَا وَاتَّكَأَ عَلَيْهَا فَقَتَلَهَا فَوَقَعَ بَيْنَ رِجْلَيْهَا طِفْلٌ فَلَطَّخَتْ مَا هُنَاكَ بِالدَّمِ فَلَمَّا أَصْبَحَ ذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَمَعَ النَّاسَ فَقَالَ أَنْشُدُ اللّٰهَ رَجُلًا فَعَلَ مَا فَعَلَ لِي عَلَيْهِ حَقٌّ إِلَّا قَامَ فَقَامَ الْأَعْمٰى يَتَخَطَّى النَّاسَ وَهُوَ يَتَزَلْزَلُ حَتّٰى قَعَدَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَا صَاحِبُهَا كَانَتْ تَشْتُمُكَ وَتَقَعُ فِيْكَ فَأَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِي وَأَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ وَلِي مِنْهَا ابْنَانِ مِثْلُ اللُّؤْلُؤَتَيْنِ وَكَانَتْ بِي رَفِيْقَةً فَلَمَّا كَانَ الْبَارِحَةَ جَعَلَتْ تَشْتُمُكَ وَتَقَعُ فِيْكَ فَأَخَذْتُ الْمِغْوَلَ فَوَضَعْتُهُ فِي بَطْنِهَا وَاتَّكَأْتُ عَلَيْهَا حَتّٰى قَتَلْتُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَلَا اشْهَدُوْا أَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ. (رواه أبو داود، ٤٣٦١)

''سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک نابینے آدمی کی ام ولد لونڈی تھی جو نبی ﷺ کو گالیاں دیتی تھی۔ وہ اس کو منع کرتا تو باز نہ آتی ڈانٹتا تو وہ کوئی پرواہ نہ کرتی۔ ایک دن اس نے برچھی لیکر اس کے پیٹ میں نوک رکھدی اور اوپر سے دبائے رکھا یہاں تک کہ وہ مرگئی۔ اور اس کے قدموں میں ایک بچہ گر گیا۔ تو اس نے وہاں پر پڑی ہوئی اشیاء کو خون میں لت پت کردیا۔ صبح کو عورت کی ہلاکت کی خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کی قسم دیتا ہوں! جس نے بھی کیا جو اس نے کیا اور میرا اس پر حق ہے کہ وہ کھڑا ہو کر خود بتائے۔ پس نابینا کھڑا ہوا اور لوگوں کے درمیان سے ہانپتا کانپتا نبی کریم ﷺ کے سامنے جا کر بیٹھا اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اس عورت کو قتل کیا ہے، یہ آپ ﷺ کو گالی بکواس کرتی تھی۔ میں منع کرتا تو باز نہ آتی تھی۔ اور میں ڈانٹتا تو پرواہ تک نہ کرتی تھی۔ اور میرے اس سے موتیوں جیسے دو لڑکے ہیں۔ اور یہ میری رفیقہ حیات تھی۔ آج رات یہ آپ ﷺ کو گالیاں دینے لگی تھی تو میں نے برچھی لے کر اس کے پیٹ پر رکھ کر اوپر سے دبائے رکھی یہاں تک کہ میں نے اس کو قتل ہی کر دیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! اس کا خون لغو ہے۔'' (ابوداوَد)

(٥٣٣٦) ابوداؤد: ٤٣٦٢۔ ضعیف الاسناد، البانی: ٩٣٧

(٥٣٣٧) ابوداؤد: ٤٣٦١۔ صحیح، البانی: ٣٦٦٥۔ نسائی:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۳۳۸ــ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَتَغَيَّظَ عَلَى رَجُلٍ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ فَقُلْتُ تَأْذَنُ لِي يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ فَأَذْهَبَتْ كَلِمَتِي غَضَبَهُ فَقَامَ فَدَخَلَ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ مَا الَّذِي قُلْتَ آنِفًا قُلْتُ ائْذَنْ لِي أَضْرِبْ عُنُقَهُ قَالَ أَكُنْتَ فَاعِلًا لَوْ أَمَرْتُكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا كَانَتْ لِبَشَرٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ (رواه أبوداود، ٤٣٦٣)

''سیدنا ابوبرزہ الاسلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں ایک دن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ اور انھوں نے ایک آدمی پر غصہ ظاہر کیا۔ میں نے پوچھا: اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ! آپ مجھے حکم دیں کہ میں اس کی گردن اڑا دوں؟ راوی نے کہا: میرے اس قول سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا غصہ جاتا رہا وہ گھر چلے گئے اور میری طرف قاصد بھیجا۔ پوچھا کہ تو نے ابھی کیا کہا تھا؟ میں نے کہا: کیا آپ مجھے اجازت دو گے کہ میں اس کی گردن مار دوں؟) سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں تجھے حکم دیدیتا تو کیا تو یہ کام کر دیتا؟ میں نے کہا ہاں۔ پس ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: ہرگز نہیں اللہ کی قسم! محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی انسان کے لیے ایسا حکم دینا اور کسی کا اس پر عمل کرنا ہرگز جائز نہیں۔''

شرح: ...... یہ لونڈی غیر مسلم تھی۔ مسلمان لونڈی ایسا خبیث کام کبھی نہیں کر سکتی تھی۔ اس سے ثابت ہوا کہ نبی ﷺ کو گالی دینے والا اور ان کی شان میں گستاخی کرنے والا واجب القتل ہے۔ اس کا خون رائیگاں اور بے کار ہے، نہ اس کی دیت ہے نہ اس کا قصاص ہے۔

چونکہ نبی اکرم ﷺ کو برا بھلا یا گالی نکالنے والا مسلمان ہو یا غیر مسلم ہو معاہدہ والا ہو یا غیر معاہدہ والا اس کا کچھ لحاظ نہ ہوگا۔ ایسا خبیث النفس بغیر توبہ کا مطالبہ کیے قتل کیا جائے گا اور اس کا خون بے کار ہے۔ اور یہودی جب السام (موت ہو) کی جگہ آپ سے یہ کہتے تھے اور آپ نے کچھ نہیں کہا، یہ آپ ﷺ تک محدود تھا، آپ کے بعد گستاخ رسول واجب القتل ہے۔ (تفہیم الاسلام: ۲/ ۵۸۹)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نظریہ یہ تھا کہ میرا گستاخ واجب القتل نہیں۔ یہ شرف صرف نبی اکرم ﷺ کو حاصل ہے کہ ان کے گستاخ کو قتل کیا جائے۔ تاہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا گستاخ اور خصوصاً حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا گستاخ کافر ضرور ہے۔ (عون المعبود: ۴/ ۲۲۶)

(۵۳۳۸) ابوداؤد: ۴۳۶۳۔ صحیح، البانی: ۳۶۶۶۔ نسائی:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حد الزنا فی الحر و العبد و المکره و المجنون و الشبهة و بمحرم

زنا کی حد آزاد اور غلام پر اور جس پر جبر کیا گیا ہو یا وہ دیوانہ ہو اور وطی شبہ کے ساتھ ہو یا محرم سے زنا کا ارتکاب کیا ہو ان امور کا بیان

۵۳۳۹۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَرَجَمَ أَبُوْبَكْرٍ وَرَجَمْتُ وَلَوْلَا أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَزِيْدَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ لَكَتَبْتُهُ فِي الْمُصْحَفِ فَإِنِّي قَدْ خَشِيْتُ أَنْ تَجِيْءَ أَقْوَامٌ فَلَا يَجِدُوْنَهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَيَكْفُرُوْنَ بِهِ. (رواه الترمذی، ١٤٣١)

"سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی ﷺ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رجم کیا اور میں نے بھی رجم کیا ہے۔ اگر اللہ کی کتاب میں اضافہ کرنا میں مکروہ تحریمی نہ سمجھتا تو مصحف میں مسئلہ رجم لکھ دیتا۔ مجھے خوف ہے کہ کچھ اقوام آئیں گی اور وہ لوگ مسئلہ رجم قرآن میں نہ دیکھیں گے تو پھر رجم کا انکار ہی کر دیں گے۔" (ترمذی)

۵۳۴۰۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ الرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا أُحْصِنَ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أَوِ الاعْتِرَافُ. (رواه مالك، ١٥٥٨)

"سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: رجم اللہ کی کتاب میں حق ہے جو مرد یا عورت شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کا مرتکب ہو۔ اور گواہ قائم ہوں یا حمل ہو یا اعتراف ہو۔" (مالک)

شرح: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک خطبہ موسم حج میں دینا چاہتے تھے، جس میں خلیفہ بنانے کی تاریخ اور دیگر معاملات پر روشنی ڈالنا چاہتے تھے ان میں سے ایک رجم کا مسئلہ تھا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا امیر المومنین یہاں عوام آئے ہیں، انہیں اتنا زیادہ شعور نہیں ہوتا کہیں غلط مطلب نہ لیں آپ حج سے فارغ ہو کر جب مدینہ منورہ جائیں تو وہاں اصحاب علم و دانش کو جمع کریں اور وہاں بات کریں، یہ زیادہ مناسب ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں آتے ہی یہ خطاب کیا، اور مسئلہ رجم کا خصوصی ذکر کیا۔

ان احادیث میں جو رجم کی آیت کا ذکر ہوا ہے، اس کی تفصیل یہ ہے کہ پہلے یہ حکم نازل ہوا کہ زنا ایک کبیرہ گناہ ہے، جیسا کہ ارشاد باری ہے:

(۵۳۳۹) ترمذی: ۱۴۳۱۔ صحیح، البانی: ۱۱۵۸۔ بخاری: ۷۳۲۳۔ مسلم: ۱۶۹۱۔ ابوداؤد: ۴۴۱۸۔ ابن ماجہ: ۲۵۵۳۔ احمد: ۳۹۳۔ مؤطا: ۱۵۶۰۔ دارمی: ۲۳۲۲۔

(۵۳۴۰) مؤطا: ۱۵۵۸۔ بخاری: ۶۸۳۰۔ مسلم: ۱۶۹۱۔ ترمذی: ۱۴۳۲۔ ابوداؤد: ۴۴۱۸۔ ابن ماجہ: ۲۵۵۳۔ احمد: ۳۹۳۔ دارمی: ۲۳۲۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَ سَآءَ سَبِيْلًا﴾ (الاسراء: ٣٢)

''زنا کے قریب نہ جائیں یقیناً یہ بے حیائی اور برا راستہ ہے۔''

پھر اس کی حد یہ نازل ہوئی کہ انہیں موت تک گھر میں قید رکھا جائے۔ (النساء: ١٥)

پھر اسے اس حدیث کے ساتھ منسوخ کیا گیا جو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، جو آگے آ رہی ہے، ان شاء اللہ کہ شادی شدہ کو سنگسار کیا جائے اور کنوارے کو سو کوڑے اور سال کی جلاوطنی کی سزا دی جائے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رجم کی آیت نازل کی تھی وہ سورۃ احزاب میں نازل ہوئی تھی۔ جو کہ درج ذیل ہے:

((اَلشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوهُمَا اَلْبَتَّةَ نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ))

(مستدرك حاكم: ٤٥٠)

''شادی شدہ مرد یا عورت جب زنا کریں تو انہیں قطعی حکم ہے کہ رجم کرو یہ اللہ کی طرف سے سزا ہے اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔''

اب اس کے الفاظ منسوخ ہو چکے ہیں حکم باقی ہے اور اس پر عمل ہو رہا ہے۔ (ابن کثیر: ج ٣)

یہی وجہ ہے کہ حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے کتاب نازل کی ہے اس میں رجم کی آیت تھی جسے ہم نے پڑھا، یاد کیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہم نے رجم کیا تو رجم قرآن پاک سے ثابت ہے۔ (توضیح الاحکام: ٦/ ٢٢٥)

اور یہاں زنا کے ثبوت کے تین دلائل بیان ہوئے ہیں: (١) زانی یا زانیہ خود اعتراف کریں جیسا کہ ماعز رضی اللہ عنہ نے یا جہینہ قبیلہ کی عورت نے کیا تھا۔

(٢) اس پر چار عادل والے گواہ موجود ہوں، جنہوں نے عین حالت بدکاری میں دونوں کو دیکھا ہو۔

(٣) ایک عورت کا خاوند نہیں، یا اس کی شادی نہیں ہوئی پھر وہ حاملہ ہو جائے تو قوی مسلک کے مطابق زنا کی یہ بھی شہادت ہوگی۔ ان تینوں شرائط کے پائے جانے کے بعد انہیں حد لگائی جائے گی۔ اگر ثبوت نہیں تو پھر حد نہیں لگے گی۔

آج منکرین حدیث اس رجم کا انکار کر رہے ہیں۔ امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی نگاہ کس قدر دور رس تھی اور ان کا اندیشہ کس طرح صحیح ثابت ہوا۔ ان احادیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ تمام شرعی احکام قرآن پاک میں ہی محصور نہیں، بلکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن پاک بھی ملا اور اس کے ساتھ حدیث کی پر حکمت اس کی مثل تفسیر بھی ملی ہے۔ یہ بھی اللہ کی طرف سے ہے اس پر بھی عمل کرنا واجب ہے۔ (تفہیم الاسلام: ٢/ ٥٩٨)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

٥٣٤١ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ﴿وَاللَّاتِي يَأْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِنْكُمْ فَإِنْ شَهِدُوْا فَأَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا﴾ وَذَكَرَ الرَّجُلَ بَعْدَ الْمَرْأَةِ ثُمَّ جَمَعَهُمَا فَقَالَ ﴿وَاللَّذَانِ يَأْتِيَانِهَا مِنْكُمْ فَآذُوْهُمَا فَإِنْ تَابَا وَأَصْلَحَا فَأَعْرِضُوْا عَنْهُمَا﴾ فَنَسَخَ ذٰلِكَ بِآيَةِ الْجَلْدِ فَقَالَ ﴿الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ﴾ (رواه ابوداود، ٤٤١٣)

’’سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ آیت ’’وہ عورتیں جو بے حیائی کریں تمہاری عورتوں میں سے‘‘ تا ’’کوئی راہ‘‘ کہا اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے بعد مرد کا ذکر کیا پھر ان کو جمع کر کے بیان کیا اور فرمایا ’’وہ دو مرد جو تم میں سے اس بے حیائی کا ارتکاب کریں‘‘ تا آخر آیت۔ پھر کوڑوں کی سزا والی آیت سے اس حکم کو منسوخ کر دیا ’’زانی مرد اور زانی عورت ہر ایک کو سو کوڑے مارو‘‘ تا آخر آیت۔‘‘ (ابوداود)

٥٣٤٢ـ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ خُذُوْا عَنِّي خُذُوْا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ. (رواه مسلم، ١٦٩٠)

’’سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے حاصل کرو۔ مجھ سے علم حاصل کرو اللہ نے عورتوں کے لیے راستہ بنا دیا ہے۔ کنوارہ مرد کنواری عورت سے زنا کا مرتکب ہو تو سو کوڑے اور سال کی جلاوطنی۔ اور شادی شدہ مرد شادی شدہ کے ساتھ زنا کا مرتکب ہو تو سو کوڑا اور رجم اس کی سزا ہے۔‘‘ (مسلم)

٥٣٤٣ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَأَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ. (رواه الترمذي، ١٤٣٨)

’’سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کوڑے مارے اور شہر بدر کیا ہے۔ پھر سیدنا ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔‘‘ (ترمذی)

شرح: ...... پہلے یہ صورت تھی کہ جب عورت زنا کرتی تو اسے گھر میں قید کر لیا جاتا۔ زندگی ہوتی تو بچ رہتی بعض اوقات گھر ہی میں مر جاتی۔

اس کے بعد سورت نور میں زانی اور زانیہ کی سزا نازل ہوئی کہ سو کوڑے مارے جائیں اگر غیر شادی شدہ ہوں۔

(٥٣٤١) ابوداؤد: ٤٤١٣۔ حسن الاسناد، البانی: ٢٧١١۔

(٥٣٤٢) مسلم: ١٦٩٠۔ ترمذی: ١٤٣٤۔ ابوداؤد: ٤٤١٥۔ ابن ماجہ: ٢٥٥٠۔ احمد: ٢٢٧٤۔ دارمی: ٢٣٢٧۔

(٥٣٤٣) ترمذی: ١٤٣٨۔ صحیح، البانی: ١١٦٤۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اسی کو نبی اکرم ﷺ نے رستہ قرار دیا ہے۔ اور شادی شدہ زانی اور زانیہ کو سنگسار کیا جائے۔

ایک قول ہے کہ سورت النساء کی یہ آیت منسوخ ہو چکی ہے۔ اور سورت نور کی دوسری آیت نے اسے منسوخ کیا ہے۔

مگر ابو سلیمان خطابی کہتے ہیں: یہ منسوخ نہیں، اس میں ایک مدت بتائی گئی تھی کہ یا اللہ تعالیٰ ان کے لیے رستہ بنائے گا اللہ تعالیٰ نے سورت نور کی آیت اور اس حدیث سے جس میں سزا بتائی گئی ہے اس رستہ کی وضاحت کی ہے۔

اس آیت میں جو اجمال تھا، سورت نور اور اس حدیث نے اس کی تفصیل بیان کی ہے، منسوخ نہیں کیا۔

ثابت ہوا زانی اور زانیہ غیر شادی شدہ ہوں تو ان کی سزا سو کوڑے ہیں۔ اور اگر شادی شدہ ہوں تو ان کی سزا سنگسار کرنا ہے۔ (عون المعبود: ۴/ ۲۴۹)

غیر شادی شدہ زانی اور زانیہ کو ایک سال تک جلا وطن بھی کرنا ہے۔ اوزاعی رحمہ اللہ کا خیال ہے، مرد زانی کو کوڑے لگا کر جلا وطن کیا جائے گا عورت کو کوڑے مارے جائیں گے جلا وطن نہ کیا جائے گا۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: مرد اور عورت پر کوڑے ہوں گے مگر جلا وطن نہ ہوں گے۔ مگر حافظ ابن حجر ان دونوں کے خلاف لکھتے ہیں، فرماتے ہیں: جلا وطن کرنے پر اجماع ہے سوائے کوفیوں کے اس کی کوئی بھی مخالفت نہیں کرتا۔

نبی ﷺ نے جلا وطن کا بھی کہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے برسر منبر جلا وطن کرنے کا کہا ہے کسی ایک نے بھی اس کی تردید نہیں کی اس پر خلفائے راشدین نے عمل کیا ہے۔ گویا کہ اس پر اجماع ہے۔ (فتح الباری: ۱۲/ ۱۵۷)

علامہ شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ترجیح والی بات یہی ہے کہ جلا وطن کرنا بھی زانی یا زانیہ کو واجب ہے۔ (نیل الاوطار: ۷/ ۹۳)

علامہ شنقیطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: صحیح ترین موقف یہی ہے جسے تسلیم کیے بغیر چارہ نہیں کہ سو کوڑے سزا کے ساتھ ایک سال کی جلا وطنی بھی واجب ہے، صحیح دلائل سے یہی ثابت ہے۔ (اضواء البیان: ۶/ ۶۰)

انتباہ: ...... یہ یاد رہے عورت کو جلا وطن کیا جائے تو اس کی حفاظت کا بھی مکمل انتظام کیا جائے تا کہ یہ مزید خرابی نہ کرے۔ (گوندلوی)

٥٣٤٤ـ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهُ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي أَصَبْتُ فَاحِشَةً فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَرَدَّهُ النَّبِيُّ ﷺ مِرَارًا قَالَ ثُمَّ سَأَلَ قَوْمَهُ فَقَالُوا مَا نَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا إِلَّا أَنَّهُ أَصَابَ شَيْئًا يَرَى أَنَّهُ

''سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی بنو اسلم میں سے تھا۔ جس کو ماعز بن مالک کہا جاتا تھا۔ وہ نبی ﷺ کے پاس آیا۔ پس اس نے کہا: میں بے حیائی کر چکا ہوں۔ میرے اوپر حد لگائیں تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو کئی بار واپس کیا۔ پھر اس کی قوم سے پوچھا تو انہوں نے: کہا ہمیں تو اس کے ساتھ کوئی

(٥٣٤٤) مسلم: ١٦٩٤ـ ابوداؤد: ٤٤٣١ـ احمد: ١١١٩٥ـ دارمی: ٢٣١٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَا يُخْرِجُهُ مِنْهُ إِلَّا أَنْ يُقَامَ فِيهِ الْحَدُّ قَالَ فَرَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَمَرَنَا أَنْ نَرْجُمَهُ قَالَ فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى بَقِيعِ الْغَرْقَدِ قَالَ فَمَا أَوْثَقْنَاهُ وَلَا حَفَرْنَا لَهُ قَالَ فَرَمَيْنَاهُ بِالْعَظْمِ وَالْمَدَرِ وَالْخَزَفِ قَالَ فَاشْتَدَّ وَاشْتَدَدْنَا خَلْفَهُ حَتَّى أَتَى عُرْضَ الْحَرَّةِ فَأَنْتَصَبَ لَنَا فَرَمَيْنَاهُ بِجَلَامِيدِ الْحَرَّةِ يَعْنِي الْحِجَارَةَ حَتَّى سَكَتَ قَالَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَطِيبًا مِنَ الْعَشِيِّ فَقَالَ أَوَ كُلَّمَا انْطَلَقْنَا غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ تَخَلَّفَ رَجُلٌ فِي عِيَالِنَا لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ عَلَيَّ أَنْ لَا أُوتَى بِرَجُلٍ فَعَلَ ذٰلِكَ إِلَّا نَكَّلْتُ بِهِ قَالَ فَمَا اسْتَغْفَرَ لَهُ وَلَا سَبَّهُ. (رواه مسلم، ١٦٩٤)

شکایت معلوم نہیں ہے مگر یہ کہ وہ کوئی کام کر چکا ہے۔ اور اس کی رائے ہے کہ وہ جرم سے نکل نہیں سکتا الا یہ کہ اس پر حد لگائی جائے۔ پھر وہ لوٹ کر آپ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اس کو رجم کر دیں۔ پس ہم اس کو بقیع الغرقد کی طرف لے گئے۔ نہ تو ہم نے اس کو باندھا اور نہ اس کے لیے گڑھا کھودا اور ہم نے اس کو ہڈیوں ڈیلوں اور ٹھیکریوں سے مارا تو وہ تیز بھاگا اور ہم بھی اس کے تعاقب میں دوڑے یہاں تک کہ وہ مقام حرہ میں گیا۔ اور ہمارے سامنے کھڑا ہو گیا تو ہم نے اس کو حرہ کے پتھروں سے مارا یہاں تک کہ ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ جب خطبہ دینے کے لیے پچھلے پہر کھڑے ہوئے تو فرمایا: جب بھی ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے لیے جاتے ہیں تو کوئی آدمی ہمارے اہل و عیال میں پیچھے رہتا ہے تو اس کی بکرے جیسی بلبلاہٹ ہوتی ہے۔ خبردار! کوئی مرد میرے پاس پکڑ کر لایا گیا تو میں اس کو عبرت بنا دوں گا۔ پس نہ تو آپ ﷺ نے اس کے لیے دعائے مغفرت کی اور نہ اس کو بدی سے یاد کیا۔" (مسلم)

002543

٥٣٤٥ــ وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ ذَهَبُوا يَسُبُّونَهُ فَنَهَاهُمْ قَالَ ذَهَبُوا يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ فَنَهَاهُمْ قَالَ هُوَ رَجُلٌ أَصَابَ ذَنْبًا حَسِيبُهُ اللهُ.

(رواه ابوداود، ٤٤٣١)

"ایک روایت میں ہے: لوگ اس کو گالی دینے لگے تو آپ ﷺ نے ان کو منع کر دیا۔ اور پھر لوگ اس کے لیے مغفرت کی دعا مانگنے لگے تو آپ نے منع کر دیا۔ اور فرمایا: اس مرد سے گناہ سرزد ہوا اس کا حساب لینے والا اللہ ہے۔" (ابوداؤد)

٥٣٤٦ــ وَلِمُسْلِمٍ عَنْ بُرَيْدَةَ: أَنَّهُ حَفَرَ لَهُ حُفْرَةً ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ قَالَ فَجَاءَتِ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَتْ يَارَسُولَ اللهِ إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ

"مسلم ﷫ کی روایت ہے: سیدنا بریدہ ﷛ روایت کرتے ہیں کہ ماعز کے لیے گڑھا کھودا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے حکم دیا تو اس کو رجم کیا گیا۔ پھر غامدی عورت آئی اور اس نے کہا: یا رسول اللہ!

(٥٣٤٥) ابوداؤد: ٤٤٣١۔ ضعیف، مرسل: ٩٥٤۔ مسلم: ١٦٩٤۔ دارمی: ٢٣١٩.

(٥٣٤٦) مسلم: ١٦٩٥۔ ابوداؤد: ٤٤٤٢۔ احمد: ٢٢٤٤٠۔ دارمی: ٢٣٢٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَطَهِّرْنِي وَإِنَّهُ رَدَّهَا فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِمَ تَرُدُّنِي لَعَلَّكَ أَنْ تَرُدَّنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزاً فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَحُبْلَى قَالَ إِمَّا لَا فَاذْهَبِي حَتَّى تَلِدِي فَلَمَّا وَلَدَتْ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي خِرْقَةٍ قَالَتْ هٰذَا قَدْ وَلَدْتُهُ قَالَ اذْهَبِي فَأَرْضِعِيهِ حَتَّى تَفْطِمِيهِ فَلَمَّا فَطَمَتْهُ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي يَدِهِ كِسْرَةُ خُبْزٍ فَقَالَتْ هٰذَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَدْ فَطَمْتُهُ وَقَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ فَدَفَعَ الصَّبِيَّ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا إِلَى صَدْرِهَا وَأَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوهَا فَيُقْبِلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِحَجَرٍ فَرَمَى رَأْسَهَا فَتَنَضَّحَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِ خَالِدٍ فَسَبَّهَا فَسَمِعَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ سَبَّهُ إِيَّاهَا فَقَالَ مَهْلاً يَا خَالِدُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ. (رواه مسلم ١٦٥)

میں نے زنا کیا ہے آپ ﷺ مجھے پاک کر دیں آپ ﷺ نے اس کو واپس کر دیا۔ اگلے دن اس نے پھر کہا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے واپس نہ کرو شاید آپ مجھے اس طرح واپس کرتے ہیں۔ آپ نے ماعز کو واپس کیا تھا۔ اور اللہ کی قسم! میں حاملہ ہو چکی ہوں۔ فرمایا: فی الحال تو چلی جا یہاں تک کہ تو بچہ جنے۔ پھر وہ بچہ جن کر بچے سمیت حاضر ہوئی اور بچہ کپڑے میں لپٹا ہوا تھا۔ اس نے کہا: میں نے یہ بچہ جنم دیا ہے۔ فرمایا: جا کر اس کو دودھ پلا یہاں تک کہ اس کو دودھ چھوڑا دے۔ اس نے دودھ چھوڑا دیا اور بچے کو ساتھ لے کر آئی اور بچے کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا۔ اور کہا: یا نبی اللہ! میں دودھ بھی چھوڑا کر لائی ہوں اور یہ اب کھانا کھاتا ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے بچہ مسلمانوں میں سے ایک آدمی کو دے دیا۔ پھر آپ ﷺ نے حکم دیا اور اس کے لیے گڑھا کھودا گیا جو اس کے سینے تک گہرا تھا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا، انہوں نے پتھر مارے۔ اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے سامنے سے سر پر پتھر مارا تو خون اُسکے مُنہ پر پڑا۔ انھوں نے اس عورت کو بدی سے یاد کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے سنا تو فرمایا: اے خالد! ٹھہر جا۔ مجھے قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس عورت نے وہ توبہ کی ہے کہ اگر ٹیکس وصول کرنے والا بھی ایسی توبہ کرتا تو وہ بھی بخش دیا جاتا۔ پھر آپ ﷺ نے حکم دیا اور اس پر نماز پڑھی گئی اور وہ دفن کی گئی۔"

٥٣٤٧ــــ وَفِي رِوَايَةٍ: فَكَانَ النَّاسُ فِيهِ فِرْقَتَيْنِ قَائِلٌ يَقُولُ لَقَدْ هَلَكَ لَقَدْ أَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ وَقَائِلٌ يَقُولُ مَا تَوْبَةٌ أَفْضَلُ مِنْ تَوْبَةِ مَاعِزٍ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَوَضَعَ

"اور ایک روایت میں ہے کہ لوگوں کی ماعز کے متعلق دو رائے تھیں۔ کوئی کہنے والا کہتا تھا وہ ہلاک ہوا اس کے برے اعمال نے اسے گھیر لیا ہے۔ اور کوئی کہتا تھا کوئی بھی توبہ ماعز کی توبہ سے افضل نہ ہوگی۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ اور اپنا ہاتھ

(٥٣٤٧) مسلم: ١٦٩٥۔ ابوداؤد: ٤٤٤٢۔ احمد: ٢٢٤٤٠۔ دارمی: ٢٣٢٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَدَهُ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَالَ اقْتُلْنِي بِالْحِجَارَةِ قَالَ فَلَبِثُوا بِذٰلِكَ يَوْمَيْنِ أَوْثَلَاثَةً ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُمْ جُلُوْسٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِمَاعِزِبْنِ مَالِكٍ قَالَ فَقَالُوْا غَفَرَ اللّٰهُ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْتَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ قَالَ ثُمَّ جَائَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ غَامِدٍ مِنَ الْأَزْدِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ طَهِّرْنِي، بِنَحْوِهِ وَفِيْهِ: فَقَالَ لَهَا حَتّٰى تَضَعِيْ مَا فِي بَطْنِكِ قَالَ فَكَفَلَهَا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتّٰى وَضَعَتْ قَالَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ قَدْ وَضَعَتِ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَ إِذًا لَا نَرْجُمُهَا وَنَدَعُ وَلَدَهَا صَغِيْرًا لَيْسَ لَهُ مَنْ يُرْضِعُهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ إِلَيَّ رَضَاعُهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ فَرَجَمَهَا. (رواه مسلم، ١٦٩٥)

آپ ﷺ کے ہاتھ میں دیا اور کہا: مجھے پتھروں سے قتل کر دیں۔ پس لوگ دو دن اس نوعیت کی باتیں کرتے رہے یا تین دن۔ پھر نبی کریم ﷺ تشریف لائے۔ لوگ بیٹھے تھے آپ ﷺ نے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا ماعز کے لیے دعاء مغفرت کرو۔ تو لوگوں نے کہا: ماعز کو اللہ نے بخش دیا ہے۔ فرمایا: ماعز نے ایسی توبہ کی ہے اگر وہ ایک پوری قوم پر بھی تقسیم کر دی جائے تو وہ سب کے لیے کفایت کرتی ہے۔ پھر بنوازد کے غامد قبیلہ کی عورت آئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے بھی پاک کر دیں۔ بقیہ واقعہ مذکورہ حدیث کی طرح ہی ہے اس میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے پاک اس وقت کیا جائے گا جب تو اپنے پیٹ کا بچہ جنے گی۔ پس ایک انصاری آدمی نے اس کو رکھا یہاں تک کہ اس نے حمل وضع کیا۔ پس وہ انصاری آپ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: غامدیہ نے حمل وضع کر دیا ہے۔ فرمایا: ہم اس کو رجم نہیں کریں گے کہ اس کے بچے کو چھوٹا ہی چھوڑ دیں اور اس کو دودھ پلانے والا کوئی نہ ہو۔ ایک انصاری آدمی نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! بچے کی رضاعت میرے ذمہ ہے۔ آپ ﷺ نے اس عورت کو رجم کرا دیا۔" (مسلم)

٥٣٤٨۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ الْأَسْلَمِيُّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ فَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ أَنَّهُ أَصَابَ امْرَأَةً أَرْبَعَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَأَقْبَلَ فِي الْخَامِسَةِ فَقَالَ أَنِكْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ حَتّٰى غَابَ ذٰلِكَ مِنْكَ فِي ذٰلِكَ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ كَمَا يَغِيْبُ الْمِرْوَدُ فِي الْمُكْحُلَةِ وَالرِّشَاءُ فِي الْبِئْرِ قَالَ نَعَمْ

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ماعز اسلمی حاضر ہو۔ اور اس نے اپنے نفس پر چار بار گواہی دی کہ اس نے ایک عورت سے فعل حرام کا ارتکاب کیا ہے۔ آپ ﷺ ہر بار اس سے منہ پھیر دیتے تھے۔ پس پانچویں بار آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے اس سے جفتی کی ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ فرمایا: یہاں تک کہ تیرا وہ عضو اس کے عضو میں داخل ہوا؟ اس نے کہا: ہاں۔ فرمایا: جیسا سرمے کی سلائی سرمہ دانی میں

(٥٣٤٨) ابوداؤد: ٤٤٢٨۔ ضعیف۔ البانی: ٩٥٢۔ بخاری: ٦٧١٧۔ مسلم: ١٦٩١۔ ترمذی: ١٤٢٨۔ احمد: ٩٥٣٥

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قَالَ فَهَلْ تَدْرِي مَا الزِّنَا قَالَ نَعَمْ أَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنِ امْرَأَتِهِ حَلالاً قَالَ فَمَا تُرِيْدُ بِهٰذَا الْقَوْلِ قَالَ أُرِيْدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي فَأَمَرَبِهِ فَرُجِمَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِهِ يَقُوْلُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ أُنْظُرْ إِلَى هٰذَا الَّذِي سَتَرَاللّٰهُ عَلَيْهِ فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهُ حَتّٰى رُجِمَ رَجْمَ الْكَلْبِ فَسَكَتَ عَنْهُمَا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتّٰى مَرَّبِجِيْفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرِجْلِهِ فَقَالَ أَيْنَ فُلانٌ وَفُلانٌ فَقَالا نَحْنُ ذَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أَنْزِلا فَكُلا مِنْ جِيْفَةِ هٰذَا الْحِمَارِ فَقَالا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَنْ يَأْكُلُ مِنْ هٰذَا قَالَ فَمَانِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ أَخِيْكُمَا آنِفاً أَشَدُّ مِنْ أَكْلٍ مِنْهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ الآنَ لَفِي أَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَنْغَمِسُ فِيْهَا. (رواه أبوداود، ٤٤٢٨)

داخل ہوتی ہے۔ اور رسی کنویں میں داخل ہوتی ہے؟ اس نے کہا۔ ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے علم ہے کہ زنا کیا ہوتا ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ میں نے اس سے فعلِ حرام کیا ہے۔ وہ فعل جو ایک مرد اپنی بیوی سے حلال کرتا ہے۔ فرمایا: یہ واقعہ بیان کرنے سے تیرا کیا مقصد ہے؟ اس نے کہا: میرا ارادہ ہے کہ آپ ﷺ مجھے پاک کر دیں۔ پس آپ ﷺ نے حکم دیا اور اس کو رجم کر دیا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے اصحاب میں سے دو کی گفتگو سنی ایک نے دوسرے کو کہا: اس شخص کو دیکھو! اس پر اللہ تعالیٰ نے پردہ ڈالا اور اس کے نفس نے اس کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ اس کو اس طرح پتھر مارے گئے جیسا کتے کو رجم کیا جاتا ہے۔ پس آپ ﷺ ان سے خاموش ہو گئے۔ اور تھوڑی ساعت چلتے رہے۔ پھر آپ ﷺ مرے ہوئے گدھے کے پاس سے گزرے جس کی ٹانگیں اس کے پھولنے کی وجہ سے اوپر اٹھی ہوئی تھیں۔ فرمایا: وہ فلاں اور فلاں کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! ہم یہاں موجود ہیں۔ فرمایا: تم دونوں اس گدھے کا گوشت کھاؤ! تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے نبی! اس کو کون کھا سکتا ہے؟ فرمایا: تم نے جو اپنے بھائی کو ابھی بدی سے یاد کیا ہے وہ اس سے بھی بدترین عمل ہے۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اب وہ جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے۔" (ابوداؤد)

٥٣٤٩۔ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ نُعَيْمِ بْنِ هَزَّالٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ مَا عِزُبْنُ مَالِكٍ يَتِيْماً فِي حِجْرِ أَبِي فَأَصَابَ جَارِيَةً مِنَ الْحَيِّ فَقَالَ لَهُ أَبِي ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبِرْهُ بِمَا صَنَعْتَ

"ابوداؤد نے نعیم بن ھزال سے روایت کی کہ ماعز میرے باپ کی گود (گھر) میں یتیم تھا۔ اس نے کسی قبیلے کی ایک لڑکی سے فعلِ حرام کیا۔ میرے باپ نے اس کو کہا جا کر نبی کریم ﷺ کو خبر دے ممکن ہے وہ تیرے لیے دعاءِ مغفرت کریں گے۔ اور

(٥٣٤٩) ابوداؤد: ٤٤١٩_ صحيح، الباني: ٣٧١٦_ دون قوله لعله ان احمد: ٢١٣٨٤_ حسن، الباني: ٣٧١٧_ احمد: ١٤٦٧٠.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ لَكَ وَإِنَّمَا يُرِيْدُ بِذٰلِكَ رَجَاءَ أَنْ يَّكُوْنَ لَهُ مَخْرَجاً فَأَتَاهُ، بِنَحْوِهِ وَفِيْهِ: فَخَرَجَ يَشْتَدُّ فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُنَيْسٍ وَقَدْ عَجَزَ أَصْحَابُهُ فَنَزَعَ لَهُ بِوَظِيْفِ بَعِيْرٍ فَرَمَاهُ بِهِ فَقَتَلَهُ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ هَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ لَعَلَّهُ أَنْ يَتُوْبَ فَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ. (رواه أبوداود، ٤٤١٩)

اس کو یہ امید تھی کہ اس کے لیے کوئی راستہ بن جائے گا۔ پھر وہ آپ ﷺ کے پاس آیا، مثل روایت سابق۔ پس وہ نکل کر دوڑا کھڑا ہوا تو عبداللہ بن انیس سامنے سے آ گئے۔ اور انھوں نے اونٹ کی پنڈلی کی ہڈی نکال کر اس کے سر پر مار کر قتل کر دیا۔ ورنہ اس کو رجم کرنے والے تو ناکام ہو چکے تھے۔ پھر آپ ﷺ کے پاس آ کر تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کو چھوڑ دیا ہوتا شاید توبہ کرتا اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا۔'' (ابوداود)

٥٣٥٠۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ أَحَقٌّ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي قَالَ بَلَغَنِي أَنَّكَ وَقَعْتَ بِجَارِيَةِ آلِ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ. (رواه مسلم، ١٦٩٣)

''سیدنا عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ماعز کو فرمایا: کیا وہ بات درست ہے جو تیرے متعلق مجھے پہنچی ہے؟ اس نے کہا: میری کیا بات پہنچی ہے؟ فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ تو نے فلاں لوگوں کی لڑکی سے بدفعلی کی ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ پس اس نے چار بار اپنے اوپر گواہی دی۔ پھر آپ ﷺ نے اس کو رجم کرنے کا حکم دے دیا۔'' (مسلم)

٥٣٥١۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ بِالْمُصَلَّي فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَأُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ. (رواه الترمذي، ١٤٢٩)

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے حکم دیا اور اس کو عیدگاہ میں رجم کیا گیا۔ جب اس پر پتھر پڑنے لگے تو وہ بھاگ گیا۔ اس کو پیچھے سے جا پکڑا گیا اور پتھر مارے گئے یہاں تک کہ وہ فوت ہوگیا۔ آپ ﷺ نے اسے اچھے لفظوں سے یاد فرمایا لیکن اس پر نماز جنازہ نہیں پڑھی۔'' (ترمذی)

٥٣٥٢۔ وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ كُنْتُ فِيْمَنْ رَجَمَ الرَّجُلَ إِنَّا لَمَّا خَرَجْنَا بِهِ فَرَجَمْنَا فَوَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ

''ایک روایت میں ہے: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس حدیث کو تمام لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں ان لوگوں کے ساتھ تھا جنھوں نے اس مرد کو رجم کیا تھا۔ جب ہم نے اس کو

(٥٣٥٠) مسلم: ١٦٩٣۔ بخاری: ٦٨٢٤۔ ترمذی: ١٤٢٧۔ ابوداؤد: ٤٤٢٧۔ احمد: ٣٠٢٠۔
(٥٣٥١) ترمذی: ١٤٢٩۔ صحیح البانی: ١١٥٥۔ بخاری: ٦٨٢٠۔ نسائی: ١٩٥٦۔ ابوداؤد: ٤٤٣٠۔ احمد: ٥٠٥٣۔ دارمی: ٢٣١٥۔
(٥٣٥٢) ابوداؤد: ٤٤٢٠۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

صَرَخَ بِنَا يَا قَوْمِ رُدُّوْنِي إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَإِنَّ قَوْمِي قَتَلُوْنِي وَغَرُّوْنِي مِنْ نَفْسِي وَأَخْبَرُوْنِي أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ غَيْرُ قَاتِلِي فَلَمْ نَنْزِعْ عَنْهُ حَتّٰى قَتَلْنَاهُ فَلَمَّا رَجَعْنَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَخْبَرْنَاهُ قَالَ فَهَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ وَجِئْتُمُوْنِي بِهِ لِيَسْتَثْبِتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْهُ فَأَمَّا لِتَرْكِ حَدٍّ فَلَا. (لابی داود، ٤٤٢٠)	باہر لے جا کر پتھر مارے۔ اور اس پر پتھر پڑے تو اس نے کہا: اے میری قوم! مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس لے جاؤ۔ میری قوم نے مجھے قتل کیا۔ اور مجھے میری جان کے متعلق دھوکا دیا۔ اور مجھے خبر دی کہ تجھے رسول اللہ ﷺ قتل نہیں کرائیں گے۔ پس ہم نے اس سے ہاتھ نہ اٹھایا یہاں تک کہ اس کو مار ڈالا۔ جب نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کو بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کو کیوں نہ چھوڑا؟ تم اس کو میرے پاس لاتے۔ یہ آپ ﷺ نے اس لیے فرمایا تھا کہ ماعز سے مزید تحقیق کی جائے، اس لیے نہیں فرمایا کہ اللہ کی حد موقوف کر دی جائے۔"
٥٣٥٣۔ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلاً زَنٰى بِامْرَأَةٍ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَجُلِدَ الْحَدَّ ثُمَّ أُخْبِرَ أَنَّهُ مُحْصَنٌ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ. (رواه أبو داود، ٤٤٣٨)	"سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے حکم دیا اور اس کو کوڑے مار کر حد لگا دی۔ پھر آپ ﷺ کو خبر دی گئی کہ وہ شادی شدہ ہے تو اس کو رجم کیا گیا۔" (ابوداؤد)

شرح: ......ان احادیث کے اہم نکات یہ ہیں:

یہ بھی استدلال کیا جاتا ہے کہ رجم کرنے میں چار مرتبہ اعتراف شرط ہے۔ یہ شرط نہیں اصل میں جو اعتراف کیا ہے اس پر برقرار رہے انکاری نہ ہو، چار مرتبہ اعتراف اچھی بات ہے تاہم درج ذیل واقعہ میں اس نے ایک مرتبہ ہی اعتراف کیا تھا تو اسے رجم کر دیا تھا۔ ان سے حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کی عظمت بھی اجاگر ہوتی ہے کہ ان سے غضب الٰہی والا کام سرزد ہوتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ اس اعراض بھی کرتے ہیں۔ لیکن وہ اس غضب سے نکلنے اور خود کو پاک کرنے کے لیے بے تاب نظر آتے ہیں۔ یہ بھی ثابت ہوا زنا سے آدمی دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا۔ اور جہاں تک ممکن ہو بقدر استطاعت حد سے بچایا جائے لیکن جرم ثابت ہونے کی صورت میں اسے لازمی جاری کرنا ہوگا۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ نظر بد ڈالنا، بوس و کنار یہ بھی زنا میں شمار ہیں، لیکن اس میں حد نہیں، حد اس زنا میں ہے جو مکمل ہوا ہے۔ یہ بھی ثابت ہوا زانی جب تک صاف اور صریح الفاظ سے اقرار جرم اپنی مرضی و آزادی سے نہ کرے اور بیرونی و اندرونی اس پر کوئی دباؤ نہ ہو اس وقت تک اسے سنگسار نہ کیا جائے۔

(٥٣٥٣) ابوداؤد: ٤٤٣٨۔ ضعیف الاسناد، البانی: ٩٥٦۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تاہم حاکم وقت کو زنا کی حد لگانے میں جلدی پن کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔ جب تک اس کے اقرار کی اچھی طرح صحت نہ جانچ لے اس وقت تک سنگسار نہ کرے۔ (تفہیم الاسلام. ۲/ ۵۹۶)

٥٣٥٤ـــ عَنْ خَالِدِبْنِ اللَّجْلَاجِ أَنَّ اللَّجْلَاجَ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا يَعْتَمِلُ فِي السُّوْقِ فَمَرَّتِ إِمْرَاةٌ تَحْمِلُ صَبِيًّا فَثَارَ النَّاسُ مَعَهَا وَثُرْتُ فِيمَنْ ثَارَ فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ مَنْ أَبُوْهٰذَا مَعَكِ فَسَكَتَتْ فَقَالَ شَابٌّ حَذْوَهَا أَنَا أَبُوْهُ يَارَسُوْلَ اللهِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ مَنْ أَبُوْهٰذَا مَعَكِ قَالَ الْفَتَى أَنَا أَبُوْهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى بَعْضِ مَنْ حَوْلَهُ يَسْأَلُهُمْ عَنْهُ فَقَالُوْا مَا عَلِمْنَا إِلَّا خَيْرًا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَبِهِ فَرُجِمَ قَالَ فَخَرَجْنَا بِهِ فَحَفَرْنَا لَهُ حَتَّى أَمْكَنَّا ثُمَّ رَمَيْنَاهُ بِالْحِجَارَةِ حَتَّى هَدَأَ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ عَنِ الْمَرْجُوْمِ فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْنَا هٰذَا جَاءَ يَسْأَلُ عَنِ الْخَبِيْثِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ.

”خالد بن لجلاج اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم بازار میں کام کر رہے تھے کہ وہاں سے ایک عورت بچہ لے کر گزری تو لوگ اس کو دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے، میں بھی ان کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا۔ یہاں تک کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچ گیا۔ آپ ﷺ اس عورت کو فرما رہے تھے اس بچے کا باپ کون ہے؟ تو وہ خاموش رہی۔ پس ایک جوان نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ میرا بیٹا ہے۔ آپ ﷺ نے پھر عورت سے یہ سوال کیا تو اسی نوجوان نے جواب دیا کہ میں اس کا باپ ہوں۔ نبی ﷺ نے اردگرد کھڑے لوگوں سے اس نوجوان کے متعلق پوچھا تو انھوں نے اس کی تعریف ہی کی۔ پھر آپ ﷺ نے اس نوجوان سے پوچھا تم شادی شدہ ہو؟ اس نے کہا. ہاں۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے حکم دیا اور اس کو رجم کیا گیا۔ پھر ایک بوڑھا شخص اس نوجوان کا پوچھتا ہوا آیا۔ ہم اس کو آپ ﷺ کے پاس لائے۔ ہم نے کہا: یہ شخص اس خبیث لڑکے کے متعلق پوچھتا ہے جو رجم کیا گیا تھا۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کو خبیث نہ کہو۔ مجھے قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اب وہ جنت میں ہے۔“

٥٣٥٥ــــ لَهُوَ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ (هما لأبي داود، ٤٤٣٥)

”ایک روایت میں ہے: وہ اللہ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ نفیس و پاکیزہ ہے۔ یہ دو روایات ابوداؤد کی ہیں۔“

شرح: یہ عورت رسول اکرم ﷺ کے پاس لائی گئی تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ یہ ناجائز بچہ جو تو

(٥٣٥٤) سنن ابوداؤد: ٤٤٣٥ـ حسن الاسناد: ٣٧٢٨ـ احمد: ١٥٥٠٤ـ في المخطوطة والمطبوع زيادة وهو الآن في الجنة ولم اجد هذه الزيادة

(٥٣٥٥) ابوداؤد: ٤٤٣٥ـ طبراني وفيه عمر بن موسى بن وجيه وهو ضعيف، هيثمي: ٧٩٢٠

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

نے جنا ہے اس کا باپ کون ہے، یعنی تیرے ساتھ کس نے زنا کیا ہے؟ ظاہر ہے وہی اس بچے کا باپ ہوگا۔ وہ عورت تو خاموش رہی اس کے سامنے ایک نوجوان تھا، وہ بول اٹھا کہ میں نے اس عورت سے زنا کیا ہے میں اس لڑکے کا باپ ہوں۔ جب اعتراف زنا اس نے کر لیا تو اس نوجوان کے گرد جمع ہونے والے افراد سے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ چونکہ شادی شدہ ہے اسے رجم کر دو۔

وہ کہتے ہیں: ہم نے گڑھا کھودا اور اسے رجم کر دیا۔ حیران کن بات ہے کہ اس رجم کیے گئے آدمی کا والد بھی اس رجم میں تعاون کرتا رہا۔ آخر وہ مرحوم ٹھنڈا ہو گیا تو تب ہم نے چھوڑا۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا جسے رجم کرنا ہو اس کے لیے گڑھا کھودنا اچھا ہے۔ (عون المعبود:۴/ ۲۵۸)

٥٣٥٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَا: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ أَنْشُدُكَ اللّٰهَ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ فَقَالَ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأْذَنْ لِي قَالَ قُلْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ثُمَّ سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَعَلَى امْرَأَتِهِ الرَّجْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ جَلَّ ذِكْرُهُ مِائَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا. (رواه البخاري، ٦٨٢٨)

"سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا زید بن خالد الجہنی کہتے ہیں: ایک اعرابی آیا۔ اور اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ میں آپ ﷺ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ ﷺ میرے لیے کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کریں۔ اس کا مخالف بولا، اور وہ اس سے کچھ زیادہ عقلمند تھا۔ اس نے کہا: ہاں، ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کر دیں۔ اور مجھے اجازت ہو تو میں واقعات بتاؤں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بیان کرو اس نے کہا: میرا بیٹا اس کے پاس نوکر بن کر ٹھہرا اور اس نے اس کی عورت کے ساتھ زنا کیا۔ تو میں نے اس آدمی کو اپنے بیٹے کے عوض سو بکری اور ایک خادم دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا: تو انہوں نے مجھے خبر دی کہ میرے بیٹے پر تو سو دُرے اور سال کی جلاوطنی ہوگی اور اس آدمی کی عورت پر رجم عائد ہے پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ خادم اور بکریاں تجھے واپس ہیں۔ اور تیرے بیٹے پر سال تک جلاوطن رہنا لازم ہے۔ اے انیس! کل تو اس کی عورت کے پاس جا اگر وہ اقرار کرے تو اس کو رجم کر دے۔ چنانچہ اس نے اقرار کر لیا تو اسے رجم کر دیا گیا۔" (بخاری)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرح : ... نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ایک دیہاتی آدمی آیا،اوراس نے یہ واقعہ سنایا۔

ایک الجھن انگڑائی لیتی ہے کہ اس نے آواز بلند سے آپ سے گفتگو کی حالانکہ بلند آواز سے آپ سے بات کرنے سے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

اس کا حل یہ ہے کہ یا تو یہ ممانعت سے پہلے کی بات ہے یا دیہاتی تک یہ ممانعت نہ پہنچی تھی۔

ایک بات یہ بھی کھٹکتی ہے کہ انہوں نے یہ کیوں کہا تھا کہ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے ساتھ فیصلہ کرو، حالانکہ سب کو علم ہے کہ آپ ﷺ کتاب اللہ کے بغیر فیصلہ نہیں دے سکتے تھے۔

تو اس کا حل بھی یہ ہے کہ ان دیہاتی لوگوں کو علم نہ تھا کہ رجم کا ذکر قرآن میں ہے۔اس لیے انہوں نے کہا:اور نبی اکرم ﷺ نے نہایت ہی تاکید آمیز انداز میں جواب دیا، میں تو فیصلہ ہی کتاب اللہ کے مطابق کرتا ہوں۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ کتاب اللہ کی طرف رجوع رکھا جائے۔اس میں نبی اکرم ﷺ کے اخلاق کریمانہ اور بردباری پر بھی روشنی پڑتی ہے۔

یہ بھی ثابت ہوا اعتراف زنا کے بعد حد جاری کی جائے۔(فتح الباری:۱۲/ ۱۳۷)

حد مقرر کرنے میں شریعت نے بہت عمدہ مقاصد مدنظر رکھے ہیں۔اس سے غیر مہذب معاشرہ میں تہذیب اور اس کی خباثت گناہ سے تطہیر پیدا ہوتی ہے۔اس کے نفاذ سے انتقامی کارروائی مقصود نہیں بلکہ برکت و مصلحت کا حصول ہے۔ یہ زحمت نہیں مخلوق خدا کے لیے رحمت و نعمت ہے۔اس کے نفاذ سے معصیت سے طہارت اور اس میں دوبارہ لوٹنے کے لیے عبرت کا سامان ہوتا ہے۔اور جہاں دنیا میں گناہ سے پاکیزگی حاصل ہوتی ہے وہاں یہ جذبہ آخرت کی سزاؤں کا کفارہ بن جاتی ہے۔اور امن وسکون چھا جاتا ہے۔جبکہ انہیں بے کار کرنے اور وحشیانہ قرار دینے سے ایسی برائیاں اور رسوائیاں جنم لیتی ہیں کہ انہیں دیکھنے سے پہلے انسان زمین میں دفن ہو جائے تو بہتر ہے۔

آج کل جو ایڈز کی بیماری ہزاروں انسانوں کو نگل رہی ہے اور پھیلتی جا رہی ہے یہ زنا اور لواطت کی وجہ سے ہے۔ شریعت سے روگردانی کے باعث بطور سزا پھیل رہی ہے۔اگر شریعت کی پابندی کرتے ہوئے اس برے فعل سے اجتناب کیا جائے اور حدود کا نفاذ کیا جائے تو اس مہلک بیماری سے نجات مل سکتی ہے۔

اس حدیث سے حاصل شدہ کچھ مسائل پر تو اوپر روشنی ڈالی گئی مزید درج ذیل ہیں۔

(۱) دعویٰ یا سوال کرنے سے پہلے حاکم یا مفتی سے اجازت طلب کرنا بہتر عمل ہے۔

(۲) فہم وفقہ میں لوگ مختلف ہیں۔(۳) آزاد کو خادم رکھنا جائز ہے۔(۴) مرد وزن کے مخلوط رہنے سے احتیاط کی جائے وگرنہ نقصان ہوگا۔(۵) بغیر علم کے فتویٰ نہ دیا جائے۔(۶) کسی کا فتویٰ شریعت کے خلاف ہو تو اسے توڑ کر شریعت کے مطابق کیا جائے۔(۷) غلط شرائط پر جو شریعت کے خلاف ہوں صلح مرتب نہ ہوگی وہ باطل قرار پائے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۸) حدود الٰہی گرا کر صلح جائز نہیں۔ (۹) کنوارے زانی، زانیہ کی سزا سو کوڑے اور سال کی جلا وطنی ہے۔ اور شادی شدہ کی سزا سنگسار کرنا ہے۔ (۱۰) امام دوسرے سے حد قائم کرنے کا کہہ سکتا ہے۔ (تفہیم الاسلام: ۲/۵۹۳)

۵۳۵۷۔ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أُتِيَ بِامْرَأَةٍ قَدْ وَلَدَتْ فِي سِتَّةِ أَشْهُرٍ فَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُرْجَمَ فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لَيْسَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُوْلُ فِي كِتَابِهِ. ﴿وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُوْنَ شَهْرًا﴾ وَقَالَ ﴿وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ﴾ فَالْحَمْلُ يَكُوْنُ سِتَّةَ أَشْهُرٍ فَلَا رَجْمَ عَلَيْهَا فَبَعَثَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فِي أَثَرِهَا فَوَجَدَهَا قَدْ رُجِمَتْ. (رواه مالك)

”مالک رحمہ اللہ کو خبر پہنچی کہ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت لائی گئی جس نے شادی کے بعد چھ ماہ گزرنے پر بچہ جنم دیا تھا۔ تو عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو رجم کرنے کا حکم دے دیا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: اس عورت پر رجم عائد نہیں ہوتی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”اس کا حمل اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینوں میں ہے“ اور فرمایا: ”مائیں اپنی اولاد کو دودھ پلائیں دو سال پورے اس شخص کے لیے جو رضاعت کی مدت پوری کرنا چاہے۔“ پس حمل چھ مہینوں کا ہوا اس لیے اس عورت پر رجم نہیں ہے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے عورت کو واپس لانے کے لیے حکم جاری کیا مگر وہ پہلے ہی رجم کردی گئی تھی۔“ (مالک)

۵۳۵۸۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَأَقَرَّ عِنْدَهُ أَنَّهُ زَنٰي بِامْرَأَةٍ سَمَّاهَا لَهُ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْمَرْأَةِ فَسَأَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَأَنْكَرَتْ أَنْ تَكُوْنَ زَنَتْ فَجَلَدَهُ الْحَدَّ وَتَرَكَهَا. (رواه أبوداود، ٤٤٣٧)

”سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک عورت کے ساتھ زنا کرنے کا اعتراف کیا۔ پس آپ ﷺ نے اس عورت سے پوچھنے کے لیے آدمی بھیجا۔ تو اس نے زنا کا اقرار کرنے سے انکار کیا۔ پس آپ ﷺ نے آدمی کو درے مار کر حد لگا دی۔ اور عورت کو ترک کر دیا۔ (ابوداؤد)

۵۳۵۹۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَكْرِ بْنِ لَيْثٍ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَقَرَّ اَنَّهُ زَنٰى بِامْرَأَةٍ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَجَلَدَهُ مِائَةً وَكَانَ بِكْرًا ثُمَّ سَأَلَهُ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمَرْأَةِ فَقَالَتْ كَذَبَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَجَلَدَهُ حَدَّ الْفِرْيَةِ

”سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرد بکر بن لیث قبیلے میں سے آنحضرت ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ اور اس نے عورت کے ساتھ زنا کرنے کا چار بار اقرار کیا۔ تو آپ ﷺ نے اس کو سو درے مارے وہ غیر شادی شدہ تھا۔ پھر اس سے عورت پر گواہ طلب کیے۔ عورت سے پوچھا تو اس نے عرض کیا:

(۵۳۵۷) موطا. اس کی وضاحت اوپر والے باب میں گزر چکی ہے۔

(۵۳۵۸) ابوداؤد: ٤٤٣٧۔ صحيح، الباني: ٣٧٤٩۔ احمد: ٢٢٣٦٨.

(۵۳۵۹) ابوداؤد: ٤٤٦٧۔ منكر، الباني: ٩٦٥.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ثَمانِيْنَ. (ابوداؤد، ٤٤٦٧)

یارسول اللہ یہ جھوٹ کہتا ہے۔ مجھے قسم ہے اللہ کی۔ پس اس مرد کو بہتان لگانے کی سزا اسی کوڑے لگائی۔" (ابوداؤد)

شرح: معلوم ہوتا ہے کہ یہ آدمی غیر شادی شدہ تھا اس لیے اس نے اقرار بھی کیا تھا اسے سو کوڑے مارے اور عورت کو چھوڑ دیا کیونکہ اس نے انکار کیا تھا، اسے مارنے کا حق نہ بنتا تھا۔

دوسری حدیث منکر ہے یہ حجت کے قابل نہیں۔

٥٣٦٠ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إذا زنتِ الْأمةُ فتبيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ (رواه البخاري، ٦٨٣٩)

"سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہاری کوئی لونڈی زنا کرے تو کتاب اللہ کے مطابق اس کو درے لگاؤ لیکن اسے عار نہ دلاؤ۔ اگر پھر زنا کرے تو پھر اس کو یہی سزا دو۔ لیکن اگر تیسری بار فعل بد کرے تو اس کو فروخت کر دو خواہ بالوں کی رسی پر ہی سہی۔" (بخاری)

٥٣٦١ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَحُدَّهَا وَلَا يُعَيِّرْهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ فَإِنْ عَادَتْ فِي الرَّابِعَةِ فَلْيَجْلِدْهَا وَلْيَبِعْهَا بِضَفِيرٍ أَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ. (رواه أبوداود، ٤٤٧٠)

"سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے تو وہ اس کو کوڑے مارے اور اس کو عار نہ دلائے تین بار تک۔ اور اگر چوتھی بار ایسا کرے تو اس کو کوڑے مار کر فروخت کر دے، خواہ گندھے ہوئے بالوں کی کسی رسی کے عوض یا بالوں کی رسی کے عوض ہو یعنی نہایت معمولی قیمت میں بیچ دے۔" (ابوداؤد)

٥٣٦٢ـ وَفِي أُخْرَى: إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ. (رواه أحمد، ١٠٠٣٣)

"دوسری روایت میں ہے: جب کوئی باندی زنا کرے۔ اور اس کا زنا کرنا ظاہر ہو جائے تو اس کو حد لگائی جائے۔ اور اس پر طعن و تشنیع نہ کی جائے۔ پھر اگر وہ زنا کرے تو اس کو یہی سزا دی جائے۔ لیکن اگر پھر حرام کاری کرے تو اس کو فروخت کر دے خواہ بالوں کی رسی کے عوض میں ہو۔" (احمد)

(٥٣٦٠) بخاري: ٦٨٣٩ـ مسلم: ١٧٠٤ـ ترمذي: ١٤٤٠ـ ابوداؤد: ٤٤٧٠ـ ابن ماجه: ٢٥٦٥ـ احمد: ١٦٥٩٥ـ موطا: ١٥٦٤ـ دارمي: ٢٣٢٦.

(٥٣٦١) ابوداؤد: ٤٤٧٠ـ صحيح الباني: ٣٧٥٢ـ بخاري: ٦٨٣٩ـ مسلم: ١٧٠٤ـ ترمذي: ١٤٣٣ـ ابن ماجه: ٢٥٦٥ـ احمد: ٩١٧٤ـ موطا: ١٥٦٤ـ دارمي: ٢٣٢٦.

(٥٣٦٢) احمد: ١٠٠٣٣ـ بخاري: ٢١٥٢ـ مسلم: ١٧٠٣ـ ترمذي: ١٤٤٠ـ ابوداؤد: ٤٤٦٩ـ ابن ماجه: ٢٥٦٥ـ دارمي: ٢٣٢٦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٥٣٦٣۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَجَرَتْ جَارِيَةٌ لِآلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا عَلِيُّ انْطَلِقْ فَأَقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا بِهَا دَمٌ يَسِيْلُ لَمْ يَنْقَطِعْ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ يَا عَلِيُّ أَفَرَغْتَ قُلْتُ أَتَيْتُهَا وَدَمُهَا يَسِيْلُ فَقَالَ دَعْهَا حَتّٰى يَنْقَطِعَ دَمُهَا ثُمَّ أَقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ وَأَقِيْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آل رسول اللہ ﷺ کی ایک باندی نے بدی کا ارتکاب کیا۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ! جا کر اس پر حد جاری کر دے۔ میں گیا تو اس کا خون (نفاس) جاری تھا ابھی منقطع نہیں ہوا تھا۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! کیا تم کام سے فارغ ہو آئے ہو؟ تو علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں گیا تھا لیکن لونڈی خون میں لت پت تھی۔ فرمایا: اس کو فی الحال رہنے دے یہاں تک کہ خون بند ہو جائے تو حد لگا دینا۔ تم اپنے مملوکوں کو حد لگایا کرو۔''

٥٣٦٤۔ وَفِي رِوَايَةٍ: لَا تَضْرِبْهَا حَتّٰى تَضَعَ. (هما لأبي داود، ٤٤٧٣)

''ایک روایت میں ہے: اس کو حد نہ لگاؤ یہاں تک کہ وضع حمل کر دے۔'' یہ دونوں روایات ابوداؤد کی ہیں۔

٥٣٦٥۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيْعَةَ الْمَخْزُوْمِيِّ قَالَ أَمَرَنِي عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ فِي فِتْيَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَجَلَدْنَا وَلَائِدَ مِنْ وَلَائِدِ الْإِمَارَةِ خَمْسِيْنَ خَمْسِيْنَ فِي الزِّنَا. (رواه مالك، ١٥٦٦)

''عبداللہ بن عیاش کہتے ہیں: مجھے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے قریش کی ایک لڑکی کے متعلق حکم دیا چنانچہ ہم نے حکومتی ملکیت کی لونڈیوں کو زنا کی حد میں پچاس پچاس کوڑے لگائے۔'' (مالک)

٥٣٦٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ عَلَى الْعَبْدِ نِصْفَ حَدِّ الْحُرِّ فِي الْحَدِّ الَّذِي يَتَبَعَّضُ كَزِنَا الْبِكْرِ وَالْقَذْفِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ. (رواه رزين)

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ دیا کہ غلام پر آزاد کی حد کا نصف ہے جو بھی حد نصف کی جا سکتی ہے۔ مثلاً غیر شادی شدہ کی حد زنا وغیرہ۔ حد قذف و شراب پینے کی حد۔'' (رزین)

٥٣٦٧۔ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّ عَبْدًا مِنْ رَقِيْقِ الْإِمَارَةِ وَقَعَ عَلٰى وَلِيْدَةٍ مِنَ

''صفیہ بنت ابی عبید کا بیان ہے کہ حکومت کے غلاموں میں سے ایک غلام خمس کی لونڈی پر ٹوٹ پڑا۔ اس پر جبر

(٥٣٦٤) ابوداؤد: ٤٤٧٣۔ صحیح، البانی: ٣٧٥٥۔ مسلم: ١٧٠٥۔ ترمذی: ١٤٤١۔ احمد: ١٣٤٣۔ (٥٣٦٤) هذه الرواية غير موجودة عند الشيخ ناصر الدين الالبانی)

(٥٣٦٥) موطا: ١٥٦٦۔

(٥٣٦٦) رزین۔

(٥٣٦٧) بخاری تعلیقًا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الْخُمُسِ فَاسْتَكْرَهَهَا حَتَّى افْتَضَّهَا فَجَلَدَهُ عُمَرُ الْحَدَّ وَنَفَاهُ وَلَمْ يَجْلِدِ الْوَلِيْدَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ اسْتَكْرَهَهَا . (للبخاری تعليقا .)

کر کے زنا کا مرتکب ہوا اور اس کا پردہ بکارت توڑ دیا۔ پس سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے غلام کو حد لگائی اور لونڈی کو حد نہیں لگائی اس لیے کہ اس پر جبر کیا گیا تھا۔'' (البخاری)

شرح: ... لونڈی کی حد آزاد کی بہ نسبت نصف ہے، قرآن پاک میں ہے:

﴿فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ﴾ (النساء: ٢٥)

''ان لونڈیوں پر عذاب نصف ہے جو آزاد عورتوں پر ہے۔''

کوڑوں کی سزا تو نصف ہو جاتی ہے، رجم کی نہیں۔ اس لیے لونڈی یا غلام کی سزا پچاس کوڑے ہے، شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ ہو۔

یہ حدیثیں دلالت کرتی ہیں کہ لونڈی یا غلام کے آقا کو یقین ہو جائے کہ انہوں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے تو آقا حد قائم کر سکتا ہے۔ اور صرف حد قائم کرے اسے عار نہ دلائے، لعنت نہ کرے۔ کیونکہ یہ سزا ہی سب کچھ ہے مزید ڈانٹ سے اس میں عناد اور برائی پر اصرار پیدا ہو سکتا ہے۔ صرف سزا دینے سے امید ہوتی ہے وہ ہدایت سے ہمکنار ہو جائے۔

یہ بھی ثابت ہوا کہ لونڈی کو دو مرتبہ اس کا آقا سمجھائے اگر باز نہ آئے تو تیسری دفعہ اسے فروخت کر دے اپنے پاس نہ رکھے۔ ایسی غلط لونڈی کو پاس رکھنا دیوث پن ہے۔ بعض اوقات جگہ چھوڑنے سے اسے عقل بھی آ جاتی ہے۔ اور جس کے ہاں فروخت کرے اسے اس کی یہ عادت بتا دے ورنہ دھوکہ ہوگا خریدار کو واپس کرنے کا اختیار ہوگا اگر بتا دے تو پھر سودا درست ہے۔

ان سے یہ بھی ثابت ہوا ایک قول ہے عدالت سزا دے گی، ایک قول ہے ان کا آقا حد لگائے گا تو تطبیق یہ ہوگی کہ حاکم حکم دے گا اور حد آقا لگائے گا۔ (تفہیم الاسلام: ٢/٦٠٠)

٥٣٦٨۔ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تُرِيْدُ الصَّلَاةَ فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضٰى حَاجَتَهُ مِنْهَا فَصَاحَتْ فَانْطَلَقَ وَمَرَّ عَلَيْهَا رَجُلٌ فَقَالَتْ إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا فَانْطَلَقُوْا فَأَخَذُوْا الرَّجُلَ الَّذِي ظَنَّتْ أَنَّهُ وَقَعَ عَلَيْهَا وَأَتَوْهَا

''سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے عہد میں نماز کے ارادے سے نکلی تو اس کو ایک مرد نے گرا کر برہنہ کر دیا اور بدکاری کا ارتکاب کیا۔ عورت نے چیخ و پکار کی لیکن وہ مرد بھاگ گیا۔ وہاں سے ایک آدمی گزرا تو عورت نے کہا: اس شخص نے میرے ساتھ فعل بد کیا ہے۔ چنانچہ وہاں سے مہاجرین کی ایک جماعت کا گذر ہوا تو اس عورت نے کہا: اس مرد نے میرے ساتھ ایسا فعل کیا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم گئے

(٥٣٦٨) ترمذی: ١٤٥٤۔ حسن، النسائی: ١١٧٥۔ دون قوله ارجموه والا رجح انه لم يرجمه، اخرجه احمد: ٢٦٦٩٨۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَتْ نَعَمْ هُوَهٰذَا!فَاَتَوْابِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا أَمَرَبِهِ لِيُرْجَمَ قَامَ صَاحِبُهَا الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَا صَاحِبُهَا فَقَالَ لَهَا اذْهَبِي فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ وَقَالَ لِلرَّجُلِ قَوْلاً حَسَنًا وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا ارْجُمُوْهُ وَقَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ. (رواه الترمذی، ١٤٥٤)

اور جس پر عورت نے گمان کیا تھا اس کو پکڑ کر لے آئے۔ عورت نے کہا: وہ یہی مرد تھا۔ اس کو وہ نبی کریم ﷺ کے پاس لے آئے۔ آپ نے رجم کرنے کا حکم دیا تو ایک آدمی اٹھا جس نے اس عورت سے زنا کیا تھا۔ اس نے کہا: یارسول اللہ! اس عورت سے بدی کرنے والا تو میں ہوں۔ پس آپ ﷺ نے عورت کو کہا: تو چلی جا تجھے اللہ نے بخش دیا ہے۔ اور جس پر غلط الزام تھا اس کو اچھے الفاظ فرما دیے۔ اور جس نے بدی کا اعتراف کیا تھا اس کو رجم کرنے کا حکم دیا تو لوگوں نے اس کو رجم کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر تمام اہل مدینہ ایسی توبہ کریں تو ان کی توبہ قبول کی جائے گی۔'' (ترمذی)

٥٣٦٩ـ عَنْ عَبْدِالْكَرِيْمِ قَالَ: نُبِّئْتُ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنَ مَسْعُوْدٍ: فِي الْبِكْرِتُسْتَكْرَهُ عَلَى نَفْسِهَا: أَنَّ لِلْبِكْرِ مِثْلَ صَدَاقِ احْدَى نِسَائِهَا وَلِلثَّيِّبِ مِثْلَ صَدَاقِ مِثْلِهَا. (رواه الطبراني في الكبير، ٩٦٩٦ بِانْقِطَاعِ)

''عبدالکریم کہتے ہیں کہ مجھے سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے خبر دی گئی ہے کہ ان دونوں کے نزدیک باکرہ لڑکی جس سے جبراً زنا کیا جائے اس کے لیے اس کے خاندان کی باکرہ عورتوں کے مہر کے برابر جرمانہ ہے۔ اور ثیبہ عورت کیلئے اس جیسی عورتوں کے مہر کے برابر زنا بالجبر کا جرمانہ ہوگا۔'' (الکبیر، بسند منقطع)

شرح: ...... چونکہ رجم کرنے والے الفاظ ثابت نہیں اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کہنے کے باوجود کہ میں اسے رجم کر دوں۔ فرمایا: نہیں، اس نے صحیح توبہ کر لی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عدالت کی سزا سے پہلے اگر کوئی صحیح توبہ کرے تو اس کی توبہ صحیح ہے۔ (الاعلام: ۳/ ۱۷)

اور یہ بھی ثابت ہوا کہ جس سے جبراً زنا کیا گیا ہو وہ معذور ہے اس پر حد نہ لگائی جائے گی۔

٥٣٧٠ـ عَنْ عَبْدِالْكَرِيْمِ: أَنَّ عَلِيًّا وَابْنَ مَسْعُوْدٍ، قَالاَ فِي الْاَمَةِ تُسْتَكْرَهُ إِنْ كَانَتْ بِكْراً فَعُشْرُ ثَمَنِهَا وَإِنْ كَانَتْ ثَيِّباً فَنِصْفُ عُشْرِ ثَمَنِهَا. (للكبير، ٩٦٩٧)

''عبدالکریم بیان کرتے ہیں کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ دونوں نے فرمایا: کہ وہ لونڈی جس سے جبراً زنا کیا گیا ہو اگر باکرہ ہو تو اس کی قیمت کا دسواں حصہ اور ثیبہ ہو تو بیسواں حصہ اس کی قیمت کا زانی پر جرمانہ ڈالا جائے گا۔''

(٥٣٦٩) طبرانی کبیر: ٩٦٩٦۔ وهو منقطع الاسناد ورجاله ثقات الى عبدالكريم.
(٥٣٧٠) طبرانی کبیر: ٩٦٩٧۔ وهو منقطع، هيثمی: ١٠٦٢٨.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

٥٣٧١ـــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُتِيَ عُمَرُ بِمَجْنُونَةٍ قَدْ زَنَتْ فَاسْتَشَارَ فِيْهَا أُنَاسًا فَأَمَرَ بِهَا عُمَرُ أَنْ تُرْجَمَ وَمُرَّ بِهَا عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا شَأْنُ هٰذِهِ قَالُوْا مَجْنُوْنَةُ بَنِي فُلَانٍ زَنَتْ فَأَمَرَ بِهَا عُمَرُ أَنْ تُرْجَمَ قَالَ فَقَالَ ارْجِعُوْا بِهَا ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْقَلَمَ قَدْ رُفِعَ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰى يَبْرَأَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَعْقِلَ قَالَ بَلٰى قَالَ فَمَا بَالُ هٰذِهِ تُرْجَمُ قَالَ لَا شَيْءَ قَالَ فَأَرْسِلْهَا قَالَ فَأَرْسَلَهَا قَالَ فَجَعَلَ يُكَبِّرُ .
(لأبي داود، ٤٣٩٩)

’’سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک دیوانی عورت لائی گئی جس نے زنا کیا تھا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں لوگوں سے مشورہ لیا۔ اور عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو رجم کرنے کا حکم دے دیا۔ اس عورت کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزارا گیا جب گذرے تو کہا: اس عورت کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ بنوفلاں کی دیوانی ہے۔ اور اس نے زنا کیا ہے۔ اور اس کو رجم کرنے کا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کو واپس لیجاؤ۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ آئے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا اے امیر المومنین! کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ تین افراد سے قلم اٹھایا گیا ہے؟ دیوانے سے یہاں تک کہ وہ درست ہو جائے۔ اور سوئے ہوئے سے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے۔ اور بچے سے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بالکل مسئلہ اسی طرح ہے۔ پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر اس عورت کو رجم کیوں کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس پر کچھ جرم نہیں ہے۔ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اسے چھوڑ دیں تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑنے کا حکم جاری کر دیا اور اللہ اکبر کہنا شروع کر دیا۔ (کیونکہ غلط فیصلہ سے بچ گئے)‘‘ (ابوداؤد)

٥٣٧٢ـ عَنْ عَلِيٍّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَشِبَّ وَعَنِ الْمَعْتُوْهِ حَتّٰى يَعْقِلَ . (رواه الترمذى ، ١٤٢٣)

’’سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین افراد سے قلم اٹھایا گیا ہے: (ایک) سویا ہوا یہاں تک کہ بیدار ہو جائے (دوسرا) بچہ حتی کہ بالغ ہو جائے (تیسرا) پاگل حتی کہ عقل والا ہو جائے۔‘‘ (ترمذی)

شرح: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: واخذ بمقتضى هذا الحديث الجمهور . (فتح الباری ۹/۳۹۳)

اس حدیث کے مطابق ہی جمہور علمائے کرام نے عمل کیا ہے، یعنی ان تینوں کو غیر مکلف قرار دیا ہے۔

قلم اٹھائے جانے کا مقصد ہے کہ آدم کی ساری اولاد کو مکلف بنایا گیا ہے مگر یہ تین مکلف نہیں، نہ ان پر حد وغیرہ

(٥٣٧١) ابوداؤد: ٤٣٩٩ـ صحيح، البانی: ٣٦٩٩ـ احمد: ١٣٦٤.

(٥٣٧٢) ترمذی: ١٤٢٣ـ صحیح، البانی: ١١٥٠ـ ابن ماجه: ٢٠٤٢ـ احمد: ١٣٦٤.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ہے، نہ مواخذہ ہے، تاہم ثواب کے لیے ان کا قلم چلتا ہے، جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے حکم دے رکھا ہے کہ بچے کو نماز پڑھاؤ۔ اور ایک عورت نے آپ ﷺ کے سامنے ایک بچہ پیش کیا اور پوچھا: اس کے لیے حج ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اجر تجھے ملے گا۔ آخر یہ بچہ اجر کا باعث بن رہا ہے۔ مگر حدود وغیرہ یا گناہ اس میں ان تینوں سے درگزر کیا جائے گا۔

یہی وجہ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس دیوانی عورت کو رجم کرنا چاہا جب مسئلہ واضح ہوا کہ میری رائے درست نہ تھی اس عظیم الشان معاملہ پر اللہ اکبر کا کلمہ بلند کیا۔ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے تکرار نہ ہوتی تو اس دیوانی کو رجم کر کے کتنی بڑی خطا کا مرتکب ہوتا۔ وہ اللہ کتنا بڑا ہے جس نے مجھے حدیث کی خلاف ورزی سے بچا لیا ہے۔

اور جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ مجھے کیا علم ہے کہ اس عورت سے یہ فعل بدحالت جنون میں ہوا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے وہ عورت کبھی درست حالت پر بھی آ جاتی تھی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے بھی پتہ نہیں شاید اس وقت جنون میں نہ ہو۔

مقصد یہ تھا کہ کسی بھی حالت میں اس نے گناہ کا ارتکاب کیا ہے حالت مشتبہ ہو جاتی ہے، لہٰذا شبہات کی بنا پر بھی حد نہیں لگا سکتے۔ (عون المعبود: ۴/۲۴۴)

۵۳۷۳۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ اشْتَكَى رَجُلٌ مِنْهُمْ حَتّٰى أُضْنِيَ فَعَادَ جِلْدَةً عَلَى عَظْمٍ فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ جَارِيَةٌ لِبَعْضِهِمْ فَهَشَّ لَهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ رِجَالُ قَوْمِهِ يَعُوْدُوْنَهُ أَخْبَرَهُمْ بِذٰلِكَ وَقَالَ اسْتَفْتُوْا لِي رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَإِنِّي قَدْ وَقَعْتُ عَلَى جَارِيَةٍ دَخَلَتْ عَلَيَّ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَالُوْا مَارَأَيْنَا بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ مِنَ الضُّرِّ مِثْلَ الَّذِي هُوَ بِهِ لَوْحَمَلْنَاهُ إِلَيْكَ لَتَفَسَّخَتْ عِظَامُهُ مَا هُوَ إِلَّا جِلْدٌ عَلَى عَظْمٍ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَأْخُذُوْا لَهُ مِائَةَ شِمْرَاخٍ فَيَضْرِبُوْهُ بِهَا ضَرْبَةً

”سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے بعض انصاری صحابہ رضی اللہ عنہم سے نقل کیا ہے کہ ان میں سے ایک مرد بیمار ہو۔ اور اتنا کمزور ہوا کہ اس کی کھال اس کی ہڈیوں پر سکڑ کر رہ گئی۔ ان میں سے کسی کی لونڈی اس کے پاس گئی تو مریض اس سے زنا کا مرتکب ہوا۔ پھر اس کے پاس عیادت کے لیے اس کی قوم کے کچھ لوگ آئے تو اس نے اپنے فعل کی ان کو خبر دی۔ اور کہا: میرے لیے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ طلب کرو۔ پس انہوں نے آپ ﷺ سے سوال کیا۔ اور یہ بھی کہا کہ ہم نے اتنا بیمار کوئی نہیں دیکھا اس کو بیماری نے ہلاک کر دیا ہے۔ وہ تو صرف ہڈیوں پر کھال ہی رہ چکا ہے۔ اگر ہم اسے آپ کے پاس لے کر آئے تو خطرہ ہے کہیں اس کی ہڈیاں ہی نہ بکھر جائیں۔ پس آپ ﷺ نے حکم دیا کہ سو شاخ لے کر ایک ہی بار اس کو ضرب لگا دو۔“ (ابوداود)

(۵۳۷۳) ابوداؤد: ۴۴۷۲۔ صحیح۔ البانی: ۳۷۵۴۔ ابن ماجہ: ۲۵۷۴۔ احمد: ۲۱۴۲۸۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

وَاحِدَةً. (رواه أبوداود، ٤٤٧٢)

٥٣٧٤ــ وَلِلنِّسَائِي نَحْوُهُ فِي مَقْعَدٍ زَانٍ: فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِإِثْكَالٍ فَضَرَبَهُ وَرَحِمَهُ لِزَمَانَتِهِ وَخَفَّفَ عَنْهُ. (رواه النسائي، ٥٤١٢)

''نسائی کی روایت بھی اس کی مثل ہے۔ زانی کی مقعد پر مارا۔ اور آنحضرت ﷺ نے ایک شاخ منگوا کر اسے ماری۔ اور اپاہج ہونے کی وجہ سے اس پر رحم بھی کیا اور سزا میں تخفیف بھی فرمائی۔''

٥٣٧٥ــ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ أَنَّ رَجُلاً يُقَالُ لَهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ حُنَيْنٍ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَرُفِعَ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى الْكُوفَةِ فَقَالَ لَأَقْضِيَنَّ فِيكَ بِقَضِيَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَكَ جَلَدْتُكَ مِائَةً وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَكَ رَجَمْتُكَ بِالْحِجَارَةِ فَوَجَدُوهُ قَدْ أَحَلَّتْهَا لَهُ فَجَلَدَهُ مِائَةً (رواه أبوداود، ٤٤٥٨)

''حبیب بن سالم سے روایت ہے کہ ایک آدمی جس کو عبدالرحمٰن بن حنین کہا جاتا تھا وہ اپنی بیوی کی باندی کے ساتھ ہمبستری کر بیٹھا۔ اس کا معاملہ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ وہ اس وقت کوفہ کے گورنر تھے۔ انھوں نے کہا: میں وہ فیصلہ کرتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ چنانچہ اگر تیری عورت نے اپنی وہ لونڈی تیرے لیے حلال کر دی تھی تو میں تجھے سو درہ لگاؤں گا۔ اگر اس نے حلال نہیں کی ہے تو میں تجھے پتھروں سے رجم کر دوں گا۔ پس لوگوں نے حالت یہ پائی کہ مالکہ عورت نے لونڈی اپنے خاوند پر حلال کر دی تھی۔ تو اس کو سو کوڑا لگایا گیا۔'' (ابوداؤد)

٥٣٧٦ــ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي رَجُلٍ وَقَعَ بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ فَأَجْلِدْهُ مِائَةً وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَهُ فَارْجُمْهُ. (رواه النسائي، ٣٣٦٢)

''نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کے متعلق فرمایا جو اپنی بیوی کی باندی سے زنا کا مرتکب ہوا تھا۔ اگر اس کی عورت نے اس کے لیے حلال قرار دی ہے تو اس کو سو کوڑے مارو۔ اور اگر حلال نہیں قرار دی تو اس کو رجم کر دو۔'' (نسائی)

(٥٣٧٤) نسائی: ٥٤١٢۔ صحیح، البانی: ٥٠٠٢۔

(٥٣٧٥) ابوداؤد: ٤٤٥٨۔ ضعیف، البانی: ٩٦١۔ ترمذی: ١٤٥١۔ نسائی: ٣٣٦٢۔ ابن ماجه: ٢٥٥١۔ احمد: ١٧٩٣٠۔ دارمی: ٢٣٢٩۔

(٥٣٧٦) نسائی: ٣٣٦٢۔ ضعیف، البانی: ٢١٧۔ ترمذی: ١٤٥١۔ ابوداؤد: ٤٤٥٩۔ ابن ماجه: ٢٥٥١۔ احمد: ١٧٩٣٠۔ دارمی: ٢٣٢٩۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٥٣٧٧ـ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ ﷺ فِي رَجُلٍ وَطِيءَ جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ إِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ وَعَلَيْهِ لِسَيِّدَتِهَا مِثْلُهَا وَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ لَهُ وَعَلَيْهِ لِسَيِّدَتِهَا مِثْلُهَا (رواه النسائی، ٣٣٦٣)

''سلمہ بن محبق نے کہا: نبی کریم ﷺ نے اس آدمی کے بارے میں فیصلہ دیا جو اپنی بیوی کی لونڈی سے حرامکاری کا مرتکب ہوا۔ اگر اس نے لونڈی پر جبر کیا ہے تو لونڈی آزاد ہو گئی ہے۔اور مرد پر اس کی مالکہ کے لیے اس کی مثل لونڈی دینا واجب ہے۔اور اگر باندی نے رضامندی سے یہ حرکت کی ہے تو لونڈی اس مرد کی ہے، اور مرد پر اس کی مثل مالکہ کے لیے لونڈی دینا واجب ہے۔'' (نسائی)

٥٣٧٨ـ وَفِي رِوَايَةٍ: فَهِيَ وَمِثْلُهَا مِنْ مَالِهِ لِسَيِّدَتِهَا. (رواه أبوداود، ٤٤٦٠)

''اور ایک روایت میں ہے: یہ لونڈی بھی اور اس کی مثل بھی مرد کے مال سے مالکہ کو دینا واجب ہے۔'' (ابوداؤد)

٥٣٧٩ـ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعَثَهُ مُصَدِّقًا فَوَقَعَ رَجُلٌ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَأَخَذَ حَمْزَةُ مِنَ الرَّجُلِ كَفِيلًا حَتَّى قَدِمَ عَلَى عُمَرَ وَكَانَ عُمَرُ قَدْ جَلَدَ مِائَةَ جَلْدَةٍ فَصَدَّقَهُمْ وَعَذَرَهُ بِالْجَهَالَةِ (للبخاری تعليقا)

''حمزہ بن عمرو الاسلمی سے روایت ہے کہ اس کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے صدقات وصول کرنے کے لیے روانہ کیا۔ ایک مرد اپنی بیوی کی لونڈی کے ساتھ منہ کالا کرتا پکڑا گیا۔ حمزہ نے اس آدمی کی ایک دوسرے مرد سے ضمانت لی۔ اور پھر خود سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان کو خبر دی۔ اس ملزم نے اس سے پہلے جب وہ غیر شادی شدہ تھا اور اس نے اپنے اوپر زنا کا اقرار کیا تھا اور اس کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سو کوڑے مارے تھے۔ جب انہوں نے اس کو پوچھا تو اس نے جہالت ظاہر کی۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی جہالت کی وجہ سے اس کا عذر قبول کیا۔'' (بخاری تعلیقاً)

شرح: ......ا۔ غیر شادی شدہ زانی کی حد سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی ہے۔ لیکن امام وقت کو یہ خیال رکھنا ہوگا کہ جسے حد لگائی جا رہی ہے وہ بوجہ بیماری اسے برداشت کر سکتا ہے کہ نہیں۔ حد نہ تو ختم کی جائے گی نہ ہی اس کی تعداد میں کمی ہوگی لیکن اس کی شدت میں ذرا تخفیف کر دی جائے گی۔

قرآن پاک نے بھی اس کی مثال بیان کی ہے۔ سیدنا ایوب علیہ السلام اپنی بیوی پر غضبناک ہوتے ہیں، اور قسم اٹھاتے

(٥٣٧٧) نسائی: ٣٣٦٣۔ ضعیف، البانی: ٢١٨۔ ابوداؤد: ٤٤٦٠۔ ابن ماجہ: ٢٥٥٢۔ احمد: ١٩٥٥٦۔

(٥٣٧٨) ابوداؤد: ٤٤٦٠۔ ضعیف، البانی: ٩٦٤۔ نسائی: ٣٣٦٤۔ احمد: ١٩٥٥٦۔

(٥٣٧٩) بخاری تعلیقا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دی تو میں اسے سو کوڑے ماروں گا۔ جب اللہ تعالیٰ نے انہیں شفا دی تو اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کی قسم بھی پوری کر دی اور باوفا رفیقہ حیات کی کمر بھی محفوظ کر دی، فرمایا:

﴿وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِهِ وَلَا تَحْنَثْ﴾ (صٓ: ٤٤)

''اپنے ہاتھ میں ٹہنی لو اور اسے مارو اور قسم نہ توڑو۔''

یہ بھی ثابت ہوا کہ آزاد آدمی لونڈی کے ساتھ زنا کرے یا آزاد عورت، غلام کے ساتھ زنا کرے دونوں آزاد کا حکم ایک ہی ہے یعنی انہیں آزاد والی سزا ملے گی۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ جائز حد تک حیلہ اختیار کرنا جائز ہے جو حیلہ حرام تک لے جائے یا حدود اللہ کو بے کار کر دے یہ ناجائز ہے۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ شرعی سزائیں مجرم کو مار دینے کے لیے ہی نہیں بلکہ اسے عبرت دینے اور معاشرہ میں امن و امان قائم رکھنے کے لیے ہیں۔ (تفہیم الاسلام: ۲/۶۰۴)

۲۔ باقی جو لونڈی والی روایات ہیں، اجازت سے ہو سزا نہیں بغیر اجازت ہو تو حد ہے۔ یہ تمام روایات ناقابل اعتبار ہیں اگر کچھ تسلیم بھی کر لیں تو یہ حد کے نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ اب فیصلہ یہی ہے جو بھی بیوی کی لونڈی سے زنا کرے گا اس پر حد ہوگی، اس نے حلال کی ہو یا نہ کی ہو۔ (عون المعبود ۴/ ۲۶۸)

٥٣٨٠ ــ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَطُوفُ عَلَى إِبِلٍ لِي ضَلَّتْ إِذْ أَقْبَلَ رَكْبٌ أَوْ فَوَارِسُ مَعَهُمْ لِوَاءٌ فَجَعَلَ الْأَعْرَابُ يَطِيفُونَ بِي لِمَنْزِلَتِي مِنَ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا أَتَوْا قُبَّةً فَاسْتَخْرَجُوا مِنْهَا رَجُلاً فَضَرَبُوا عُنُقَهُ فَسَأَلْتُ عَنْهُ فَذَكَرُوا أَنَّهُ أَعْرَسَ بِامْرَأَةِ أَبِيهِ. (رواه أبو داود، ٤٤٥٦)

''سیدنا براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اپنے گمشدہ اونٹ تلاش کر رہا تھا کہ میں نے کچھ شاہسوار دیکھے جن کے پاس جھنڈا موجود تھا۔ تو اعرابی لوگ میرے ارد گرد منڈلانے لگے۔ نبی علیہ السلام سے میرا قرب سمجھ کر پھر وہ ایک خیمے کے پاس آئے۔ اس میں سے ایک آدمی نکالا اور اسے قتل کر دیا۔ چنانچہ میں نے مقتول کا جرم پوچھا تو انہوں نے کہا: اس نے اپنے باپ کی بیوہ سے شادی کی ہے۔'' (ابوداؤد)

٥٣٨١ ــ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَرَّ بِي خَالِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَمَعَهُ لِوَاءٌ فَقُلْتُ أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ

''ایک روایت میں ہے: ''میرے پاس سے میرے ماموں سیدنا ابوبردہ رضی اللہ عنہ گذرے اور ان کے پاس جھنڈا تھا۔ میں نے کہا: کہاں کا ارادہ ہے؟ انھوں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے

(٥٣٨٠) ابوداؤد: ٤٤٥٦۔ صحیح، البانی: ٣٧٤٣۔ ترمذی: ١٣٦٢۔ نسائی: ٣٣٣٢۔

(٥٣٨١) ترمذی: ١٣٦٢۔ صحیح، البانی: ١٠٩٨۔ نسائی: ٣٣٣٢۔ ابوداؤد: ٤٤٥٧۔ ابن ماجه: ٢٩٠٧۔ احمد: ١٨١٤٦۔ دارمی: ٢٢٣٩۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

أمْرَأَةَ أَبِيْهِ أَنْ آتِيَهُ بِرَأْسِهِ . (رواه الترمذی، ۱۳٦۲)

ایک مرد کی طرف روانہ کیا ہے۔ اس نے اپنے والد کی بیوہ سے نکاح رچایا ہے۔ تا کہ میں اس کا سر کاٹ کر آپ ﷺ کے پاس حاضر کروں۔" (ترمذی)

۵۳۸۲ـ وَفِي رِوَايَةٍ : عَمِّي ، رَفَعَهُ: بَدَلَ خَالِي ، وَفِيْهَا : أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ وَآخُذَ مَالَهُ . (رواه النسائی ، ۳۳۳۲)

"ایک روایت میں ماموں کی بجائے چچا کا لفظ ہے۔ اس میں ہے کہ میں اس کی گردن اتار کر اس کا مال قبضے میں کر لوں۔" (نسائی)

۵۳۸۳ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَفَعَهُ: مَنْ وَقَعَ عَلَى ذَاتِ مَحْرَمٍ ، أَوْ قَالَ: مَنْ نَكَحَ ذَاتَ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ . (رواه رزین)

"سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے محرمات سے فعل بد کیا یا یہ الفاظ بولے کہ جس نے محرمات سے نکاح کیا تو اس کو قتل کر دو۔" (رزین)

۵۳۸٤ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَفَعَهُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ أَتَى ذَاتَ مَحْرَمٍ . (رواه الطبرانی فی الکبیر ، ۱۱۰۳۱)

"اور اسی سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا: جو اپنی محرمات میں سے کسی سے بدفعلی کا مرتکب ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔" (کبیر)

شرح:...... اللہ پاک کا حکم ہے:

﴿وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ﴾ (النساء: ۲۲)

"ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے باپوں نے نکاح کیا ہے۔"

مگر جاہلیت میں ان باپ کی منکوحہ عورتوں کو وہ وراثت سمجھتے اور ان سے نکاح کر لیتے تھے۔ اس لیے شریعت نے سخت پابندی لگائی ہے کہ جن عورتوں سے تمہارے باپوں نے نکاح کر لیا ہے تم نہیں کر سکتے۔ اگر کوئی حرام کا علم ہو جانے کے بعد بھی یہ نکاح کرتا ہے وہ واجب القتل ہے۔ کیونکہ اللہ کی صریح حرام کردہ بات کو یہ حلال قرار دے رہا ہے۔

ان سے یہ بھی ثابت ہوا شریعت کی قطعی باتوں میں سے کسی بات کی مخالفت کرنے والے کے قتل کا امام حکم دے سکتا ہے۔

یہ بھی ثابت ہوا جو ایک نافرمانی کو حلال سمجھ کر کرتا ہے اس کا خون بہانے کے ساتھ اس کا مال بھی سلب کیا جا سکتا ہے۔ (عون المعبود: ۴/ ۲٦۸)

(۵۳۸۲) نسائی : ۳۳۳۲۔ صحیح، البانی : ۳۱۲٤۔ ترمذی : ۱۳٦۲۔ ابوداؤد : ٤٤۵۷۔ ابن ماجہ : ۲٦۰۷۔ احمد : ۱۸۱٤٦۔ دارمی : ۲۲۳۹۔

(۵۳۸۳) رزین۔

(۵۳۸٤) طبرانی کبیر : ۱۱۰۳۱۔ ورجاله رجال الصحيح غير يحي بن حسان الكوفي وهو ثقة، هيثمی : ۱۰٦۲۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٥٣٨٥ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ. (رواه أبوداود، ٤٤٩٣) وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ قُلْتُ: وَأَخْرَجَهُ فِي الْجِهَادِ لِلشَّيْخَيْنِ بِلَفْظِ: إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَصَحَّ أَنَّهُ لِثَلَاثَةٍ.

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب مارو تو چہرے پر مارنے سے اجتناب کرو۔ (ابوداود) اور اپنے باپ کی منکوحہ سے شادی نہ کرو۔'' میں کہتا ہوں اس حدیث کو شیخین نے باب جہاد میں ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے: ''جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے چہرے سے اجتناب کرے۔ پس صحیح یہ ہے کہ یہ روایت تینوں کی ہے۔''

٥٣٨٦ـ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قِرْدَةً اجْتَمَعَ عَلَيْهَا قِرَدَةٌ قَدْ زَنَتْ فَرَجَمُوهَا فَرَجَمْتُهَا مَعَهُمْ. (رواه البخاري، ٣٨٤٩)

''عمرو بن میمون نے کہا: میں نے ایام جاہلیت میں ایک بندر دیکھا جس پر بندر جمع ہوئے تھے اور اس نے زنا کیا ہے۔ بندروں نے اس کو رجم کیا تو میں نے بھی ان کے ساتھ اس بندر کو رجم کیا۔ (بخاری)

شرح: ثابت ہوا حد بھی لگائیں تو چہرے کو بچائیں۔ تاہم قصاص میں یہ پابندی نہیں کیونکہ قصاص میں تو جو کیا ہے اس کا بدلہ لینا ہے۔

چہرے کو بچانے کا حکم اس لیے دیا ہے کہ یہ اشرف الاعضاء ہے، انسان کے جمال کا مرکز اور حواس کا منبع ہے، اسے زخمی کرنے، مارنے اور برا بنانے اور حلیہ بگاڑنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔ (عون المعبود: ۴/ ۲۸۵)

۲۔ بندروں کے رجم کرنے کا واقعہ بعض کہتے ہیں کہ بخاری کے نسخوں میں موجود ہی نہیں، یہ بات درست نہیں، یہ باقاعدہ بخاری کی اصل میں موجود ہے۔

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں یمن میں اپنی بکریاں چرا رہا تھا۔ اور میں بلند جگہ پر تھا، ایک بندر کو نیچے لٹایا اور دوسرے بندروں نے جمع ہو کر دو بندروں کے لیے گڑھا کھودا اور انہیں پتھروں سے رجم کر دیا۔ میں نے خود انسان کے علاوہ رجم دیکھا ہے۔

آگے علمائے کرام نے بحث کی ہے کہ یہ جن تھے جو بندروں کی شکل میں آئے۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ انسانوں سے مسخ شدہ تھے لیکن یہ دونوں باتیں غیر مضبوط ہیں۔ کیونکہ باقاعدہ بندر تھے اور مسخ شدہ قوم تین دن سے زیادہ نہیں رہ سکتی۔ ختم ہو جاتی ہے اس کی نسل نہیں چلتی۔ (مسلم)

اور جو حدیث میں آتا ہے کہ گوہ کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا تھا: شاید یہ مسخ شدہ نسل سے نہ ہو، یا چوہیا کے

(٥٣٨٥) ابوداؤد: ٤٤٩٣ـ صحيح، الباني: ٣٧٧١ـ احمد: ٩٣٢١.

(٥٣٨٦) بخاری: ٣٨٤٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متعلق بھی کہا تھا۔ (مسلم)

اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ یہ اس سے پہلے کی بات ہے کہ آپ ﷺ نے کہا تھا: جب وحی ہوئی کہ مسخ شدہ قوم کی نسل نہیں چلتی یہ بعد کی بات ہے۔ باقی عقلاً یہ محال نہیں، بندروں میں دوسرے حیوانوں کی بہ نسبت زیادہ شعور اور فنی قابلیت ہوتی ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ یہ جو کچھ دیکھتا ہے اس کی فوراً نقل اتار لیتا ہے اور کام سیکھ لیتا ہے اور بندروں میں غیرت بہت زیادہ ہوتی ہے جو تقریباً آدمیوں کے قریب ہے، یہ صرف اپنی بیوی تک تعلق خاص رکھتا ہے، یہ بھی اس واقع کی صداقت کی دلیل ہے۔ کتاب الخیل میں ابوعبیدہ معمر بن مثنی نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک گھوڑے کو اس کی ماں سے جفتی کے لیے لایا گیا تو وہ رک گیا۔

اسے ایک کمرہ میں اس پر جل ڈال کر پہچان ختم کی گئی اور اسے جفتی کے لیے لایا گیا تو اس نے جفتی کر دی۔ جب ہوش میں آیا ماں کی خوشبو سونگھی تو اپنے دانتوں سے اپنا ذکر کاٹ دیا۔ جب گھوڑا اتنا زیادہ حساس ہے تو بندر تو اس سے زیادہ عقل رکھتا ہے۔ اس لیے ان کا زنا کار بندروں کو رجم کرنا عین نقل و عقل کے مطابق ہے۔ (فتح الباری: ۱۶۰/۷)

کاش! آج حکمرانوں میں بندروں جتنی غیرت ہی پیدا ہو جائے اور حدود کا نفاذ کر دیں۔

الحد فی اهل الكتاب وفی اللواط والبهيمة والقذف

اہل کتاب پر ہم جنسی

چوپائے سے شہوت رانی اور بہتان تراشی کی حد کا بیان

۵۳۸۷۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْيَهُوْدَ جَاءُوْا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرُوْا لَهُ أَنَّ رَجُلاً مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا تَجِدُوْنَ فِي التَّوْرَاةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ فَقَالُوْا نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُوْنَ (رواه البخاری، ۳۶۳۵)

”سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہودی نبی ﷺ کے پاس آئے۔ انہوں نے ذکر کیا کہ ان میں سے ایک عورت اور مرد نے زنا کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تورات میں رجم کے متعلق تمہیں کیا حکم ملتا ہے؟ انہوں نے کہا: ہم ان کو رسوا کرتے ہیں اور ان کو کوڑے بھی مارے جاتے ہیں۔“ (بخاری)

۵۳۸۸۔ وَفِي رِوَايَةٍ: قَالُوْا نُسَخِّمُ وُجُوْهَهُمَا وَنُخْزِيهِمَا قَالَ ﴿فَأْتُوْا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوْهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ﴾ (رواه البخاری، ۷۵٤۳)

”اور ایک روایت میں ہے: ہم ان کے منہ سیاہ کرتے اور ذلیل کرتے ہیں۔ فرمایا: پس تورات لا کر پڑھو اگر تم سچے ہو۔“ (بخاری)

(۵۳۸۷) بخاری: ۳۶۳۵۔ مسلم: ۱۶۹۹۔ ابوداؤد: ٤٤٤٩۔ ابن ماجہ: ۲۵۵۶۔ احمد: ٦٣٤٩۔ موطا: ۱۵۵۱۔ دارمی: ۲۳۲۱۔

(۵۳۸۸) بخاری: ۷۵٤۳۔ مسلم: ۱۶۹۹۔ ابوداؤد: ٤٤٤٩۔ ابن ماجہ: ۲۵۵۶۔ احمد: ٦٣٤٩۔ موطا: ۱۵۵۱۔ دارمی: ۲۳۲۱۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

٥٣٨٩۔ وَفِي رِوَايَةٍ: قَالُوْا نُسَوِّدُ وُجُوْهَهُمَا وَنُحَمِّلُهُمَا وَنُخَالِفُ بَيْنَ وُجُوْهِهِمَا وَيُطَافُ بِهِمَا قَالَ فَأْتُوْا بِالتَّوْرَاةِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ فَجَاءُوْا بِهَا فَقَرَءُوْهَا حَتّٰى إِذَا مَرُّوْا بِآيَةِ الرَّجْمِ وَضَعَ الْفَتَى الَّذِي يَقْرَأُ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ وَقَرَأَ مَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا وَرَاءَهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ سَلَامٍ وَهُوَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُرْهُ فَلْيَرْفَعْ يَدَهُ فَرَفَعَهَا فَإِذَا تَحْتَهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرُجِمَا قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ كُنْتُ فِيْمَنْ رَجَمَهُمَا فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَقِيْهَا مِنَ الْحِجَارَةِ بِنَفْسِهِ. (رواه مسلم: ١٦٩٩)

”ایک روایت میں ہے: انہوں نے کہا: ہم ان کے چہرے سیاہ کرتے اور کالے کر کے اونٹ پر الٹے بٹھاتے اور گھماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اگر تم سچے ہو تو تورات لاؤ۔ پس وہ تورات لائے اور کھولی گئی۔ ایک مرد نے آیت رجم پر ہاتھ رکھ دیا۔ اس نے اول اور بعد کا حصہ پڑھا سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: اپنا ہاتھ اٹھا۔ پس وہاں آیت رجم تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا اور وہ دونوں رجم کیے گئے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں. میں ان کو رجم کرنے والوں میں شامل تھا۔ چنانچہ میں نے مرد کو دیکھا کہ وہ عورت پر جھک کر اس کو پتھروں سے بچاتا تھا۔“ (مسلم)

٥٣٩٠۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَتَى نَفَرٌ مِنْ يَهُوْدَ فَدَعَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْقُفِّ فَأَتَاهُمْ فِي بَيْتِ الْمِدْرَاسِ فَقَالُوْا يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ رَجُلًا مِنَّا زَنَى بِامْرَأَةٍ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ فَوَضَعُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ وِسَادَةً فَجَلَسَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ بِالتَّوْرَاةِ فَأُتِيَ فَنَزَعَ الْوِسَادَةَ مِنْ تَحْتِهِ. فَوَضَعَ التَّوْرَاةَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ آمَنْتُ بِكِ وَبِمَنْ أَنْزَلَكِ ثُمَّ قَالَ ائْتُوْنِي بِأَعْلَمِكُمْ بِنَحْوِهِ. (رواه أبو داود، ٤٤٤٩)

”ایک روایت میں ہے سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: چند یہودی آئے اور نبی کریم ﷺ کو مقام قف میں (مدینہ میں جگہ ہے) بلا کر لے گئے۔ چنانچہ آپ ان کے مدرسے میں آئے۔ تو انہوں نے کہا: یا ابا القاسم ﷺ! ہم میں سے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا ہے۔ پس آپ ﷺ کے لیے تکیہ رکھا اور آپ ﷺ اس پر بیٹھے پھر فرمایا: میرے پاس تورات لاؤ۔ تو وہ لائی گئی تو آپ ﷺ نے اپنے نیچے سے تکیہ نکال کر اس پر تورات رکھی اور فرمایا: میں تیرے ساتھ اور اس پر جس نے تجھے نازل کیا ہے ایمان لایا ہوں۔ پھر فرمایا: تم میرے پاس اس کو لاؤ جو تم میں سے زیادہ علم رکھتا ہو۔ آگے مثل مذکورہ روایت کے ہے۔“ (ابوداؤد)

(٥٣٨٩) مسلم: ١٦٩٩۔ ترمذی: ١٤٣٦۔ ابوداؤد: ٤٤٤٩۔ ابن ماجه: ٢٥٥٦۔ احمد: ٦٣٤٩۔ موطا: ١٥٥١۔ دارمی: ٢٣٢١۔

(٥٣٩٠) ابوداؤد: ٤٤٤٩۔ ترمذی: ١٤٣٦۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

٥٣٩١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ زَنَى رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ وَامْرَأَةٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اذْهَبُوا بِنَا إِلَى هٰذَا النَّبِيِّ فَإِنَّهُ نَبِيٌّ بُعِثَ بِالتَّخْفِيفِ فَإِنْ أَفْتَانَا بِفُتْيَا دُوْنَ الرَّجْمِ قَبِلْنَاهَا وَاحْتَجَجْنَا بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ قُلْنَا فُتْيَانَبِي مِنْ أَنْبِيَائِكَ قَالَ فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالُوْا يَا أَبَاالْقَاسِمِ مَا تَرَى فِي رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ زَنَيَا فَلَمْ يُكَلِّمْهُمْ كَلِمَةً حَتّٰى أَتَى بَيْتَ مِدْرَاسِهِمْ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوْسَى وَمَاتَجِدُوْنَ فِي التَّوْرَاةِ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أَحْصَنَ قَالُوْا يُحَمَّمُ وَيُجَبَّهُ وَيُجْلَدُ وَالتَّجْبِيهُ أَنْ يُحْمَلَ الزَّانِيَانِ عَلَى حِمَارٍ وَتُقَابَلُ أَقْفِيَتُهُمَا وَيُطَافُ بِهِمَا قَالَ وَسَكَتَ شَابٌّ مِنْهُمْ فَلَمَّا رَآهُ النَّبِيُّ ﷺ سَكَتَ أَلَظَّ بِهِ النِّشْدَةَ فَقَالَ أَللّٰهُمَّ إِذْ نَشَدْتَنَا فَإِنَّا نَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ الرَّجْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ فَمَا أَوَّلُ مَا ارْتَخَصْتُمْ أَمْرَاللّٰهِ قَالَ زَنَى ذُوْقَرَابَةٍ مِنْ مَلِكٍ مِنْ مُلُوْكِنَا فَأَخَّرَعَنْهُ الرَّجْمَ ثُمَّ زَنَى رَجُلٌ فِي أُسْرَةٍ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ رَجْمَهُ فَحَالَ قَوْمُهُ دُوْنَهُ وَقَالُوْا لَا يُرْجَمُ صَاحِبُنَا حَتّٰى تَجِيءَ بِصَاحِبِكَ فَتَرْجُمَهُ فَاصْطَلَحُوْا عَلَى هٰذِهِ الْعُقُوْبَةِ بَيْنَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَإِنِّي أَحْكُمُ

''ابو ہریرہؓ سے منقول ہے: ایک یہودی مرد و عورت نے زنا کیا تو انہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا: آ ؤ اس نبی کے پاس چلتے ہیں یہ تخفیف اور آسانی کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے۔ پس اگر اس نے رجم کے علاوہ فتویٰ دیا تو ہم قبول کریں گے۔ اور اللہ کے ہاں بھی ہم جھگڑا کر سکیں گے کہ تیرے نبیوں میں سے ایک نبی نے فتویٰ دیا ہے۔ پس وہ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے کہا: اے ابوالقاسم! اگر ایک مرد اور عورت زنا کریں تو ان کے متعلق آپ ﷺ کی کیا رائے ہے؟ پس آپ ﷺ نے ان سے کوئی بات نہ کی یہاں تک کہ ان کے مدرسے میں گئے اور دروازے پر کھڑے ہوکر فرمایا: میں تمہیں اس اللہ تعالیٰ کے نام پر پوچھتا ہوں جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی ہے کہ بتاؤ! تورات میں شادی شدہ زانی کی سزا تمہیں کیا معلوم ہے؟ انہوں نے کہا: اس کا منہ کالا کیا جائے۔ اس کو الٹا سوار کر کے گھمایا جائے۔ چند کوڑے مارے جائیں۔ اور ''جُبہ'' کرنے سے مراد ہے دونوں زانیوں کو ایک گدھے پر سوار کر کے ان کی پشت بالمقابل رکھ کر چکر لگایا جائے۔ ان میں سے ایک جوان خاموش رہا۔ جب اس کو آنحضرت ﷺ نے خاموش دیکھا تو اصرار کر کے پوچھا۔ پس اس نے کہا: جب آپ ﷺ اصرار کر کے اللہ کے نام پر پوچھتے ہیں تو بتانا ہی پڑتا ہے کہ ہم تورات میں رجم کا حکم واضح طور پر پاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے تم نے کس سبب سے اللہ تعالیٰ کا حکم معطل کیا تھا؟ انہوں نے کہا: ہمارے بادشاہ کے قریبی رشتہ دار نے زنا کیا تو اس نے رجم مؤخر کر دی۔ پھر ایک مرد نے عوام لوگوں

(٥٣٩١) ابو داؤد: ٤٤٥٠۔ ضعیف، البانی: ٩٥٩۔ احمد: ٧٧٠٣.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بِمَا فِي التَّوْرَاةِ فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَبَلَغَنَا أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيهِمْ. ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا﴾ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْهُمْ. (رواه أبوداود ٤٤٥٠)

میں سے زنا کیا تو بادشاہ نے رجم کرنا چاہا۔ ان لوگوں نے حائل ہو کر اس کو روک دیا، اور کہا: پہلے اپنے آدمی کو لا کر رجم کر۔ بالآخر اس بات پر یہ سزا تجویز کر دی گئی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: میں وہ حکم دیتا ہوں جو تورات میں موجود ہے۔ پس آپ ﷺ نے حکم دیا، اور ان دو افراد کو رجم کر دیا گیا۔ زہری نے کہا: ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ یہ آیت اسی واقعہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے: ''ہم نے تورات اتاری ہے، اس میں ہدایت اور نور ہے اس کے ساتھ وہ انبیاء فیصلہ کرتے تھے جو مطیع ہوئے۔'' اور نبی کریم ﷺ ان میں سے ایک ہیں۔'' (ابوداؤد)

٥٣٩٢۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ جَاءَتِ الْيَهُودُ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ مِنْهُمْ زَنَيَا فَقَالَ ائْتُونِي بِأَعْلَمِ رَجُلَيْنِ مِنْكُمْ فَأَتَوْهُ بِابْنَيْ صُورِيَا فَنَشَدَهُمَا كَيْفَ تَجِدَانِ أَمْرَ هٰذَيْنِ فِي التَّوْرَاةِ قَالَا نَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ إِذَا شَهِدَ أَرْبَعَةٌ أَنَّهُمْ رَأَوْا ذَكَرَهُ فِي فَرْجِهَا مِثْلَ الْمِيلِ فِي الْمُكْحُلَةِ رُجِمَا قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمَا أَنْ تَرْجُمُوهُمَا قَالَا ذَهَبَ سُلْطَانُنَا فَكَرِهْنَا الْقَتْلَ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالشُّهُودِ فَجَاءُوا بِأَرْبَعَةٍ فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ رَأَوْا ذَكَرَهُ فِي فَرْجِهَا مِثْلَ الْمِيلِ فِي الْمُكْحُلَةِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِرَجْمِهِمَا. (رواه أبوداود، ٤٤٥٢)

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: یہودی اپنے ایک مرد اور عورت کو لائے جو زنا کے مرتکب تھے۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے دو بڑے عالم میری پاس لاؤ تو وہ صوریا کے دو بیٹوں کو لائے۔ آپ ﷺ نے ان کو قسم دی کہ ان دونوں کے متعلق تم تورات میں کیا حکم جانتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم تورات میں یہ حکم پاتے ہیں کہ جب چار مرد گواہی دیں کہ انہوں نے مرد کا ذکر عورت کی فرج میں اس طرح دیکھا جیسا سلائی سرمہ دانی میں داخل ہوتی ہے تو دونوں کو رجم کر دیا جائے گا۔ فرمایا: پھر تمہیں کیا چیز منع کرتی ہے کہ تم رجم نہیں کرتے ہو؟ ہماری حکومت ختم ہوگئی تھی۔ چنانچہ ہم نے قتل کرنا ناپسند کیا، آپ نے گواہ طلب کیے۔ چار گواہ آئے اور انہوں نے گواہی دی کہ اس کا ذکر اس کی فرج میں مثل سلائی کے سرمہ دانی میں ہم نے دیکھا ہے۔ پس آپ ﷺ نے حکم دیا تو ان کو رجم کیا گیا۔'' (ابوداؤد)

شرح:..... ان احادیث سے ثابت ہوا کہ ذمی کافر یا معاہدہ والے کافر شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کریں، فیصلہ ہماری اسلامی عدالت میں لائیں تو ہم احکام شریعت کے مطابق انہیں رجم کریں گے۔

(٥٣٩٢) ابوداؤد: ٤٤٥٢

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

یہودیوں نے تورات کے بعض احکام تبدیل کر دیئے تھے۔ اور بعض احکام ان کی تحریف سے محفوظ رہے تھے جیسا کہ رجم کرنے کا حکم ہے۔

یہ بھی ثابت ہوا کہ امام ابوحنیفہ اور امام مالک رحمہ اللہ جو یہ شرط لگاتے ہیں کہ شادی شدہ اسلام میں ہوں تو تب شادی شدہ ہوں گے وگرنہ نہیں۔ اسلام شرط ہے یہ بات درست نہیں غیر مسلم بھی شادی شدہ ہوں تو وہ شادی شدہ ہی تصور ہوں گے، اسلام کا ہونا شرط نہیں۔

دیکھیں یہودی عورت بھی شادی شدہ تھی اور مرد بھی شادی شدہ تھا، مسلمان نہ تھے انہیں آپ ﷺ نے شادی شدہ تسلیم کیا اور ان پر رجم کی حد قائم کی۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اہل ذمہ کی ایک دوسرے کے خلاف شہادت قبول کی جائے گی۔

اور شادی شدہ کو زنا میں صرف رجم کیا جائے گا کوڑے مارنے کی سزا نہیں دی جائے گی۔ (تفہیم الاسلام: ۲/۲۰۳)

٥٣٩٣۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهِ. (رواه الترمذی، ١٤٥٦)

”سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو تم لوط علیہ السلام کی قوم جیسا فعل بد کرتے دیکھو تو فاعل و مفعول کو قتل کر دو۔“ (ترمذی)

٥٣٩٤۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ عَلِيًّا أَحْرَقَهُمَا وَأَبَا بَكْرٍ هَدَمَ عَلَيْهِمَا حَائِطاً. (رواه رزين)

”اسی سے مروی ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے ان کو جلا دیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان پر دیوار گرا دی تھی۔“ (رزین)

٥٣٩٥۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ، رَفَعَاهُ: مَلْعُوْنٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ. (رواه رزين)

”سیدنا عبداللہ ابن مسعود اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ملعون ہے وہ جو لوط علیہ السلام کی قوم کا سا عمل کرتا ہے۔ (رزین)

٥٣٩٦۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ وَأَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ وَزَيْدَبْنَ حَسَنٍ يَذْكُرُوْنَ: أَنَّ عُثْمَانَ: أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ فَجَرَ بِغُلَامٍ قُرَيْشٍ مِنْ مَعْرُوْفِ النَّسَبِ، فَقَالَ عُثْمَانُ:

”سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے سالم بن عبداللہ اور ابان بن عثمان اور زید بن حسن سے سنا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مرد لایا گیا جس نے قریش کے لڑکے کے ساتھ بدفعلی کی تھی۔ جو کہ معروف النسب تھا۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گواہ کہاں ہیں؟

(٥٣٩٣) ترمذی: ١٤٥٦۔ صحیح، البانی: ١١٧٧۔ ابوداؤد: ٤٤٦٢۔ ابن ماجہ: ٢٥٦١۔ احمد: ٢٧٢٢.
(٥٣٩٤) رزین. (٥٣٩٥) رزین.
(٥٣٩٦) طبرانی کبیر: ٣٨٩٧۔ وفيه جابر الجعفی، وقد صرح بالسماع وفيه من لم اعرفه، هيثمی: ١٠٦٣٤.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

وَيْحَكُمْ أَيْنَ الشُّهُوْدُ؟ أَحْصَنَ؟ قَالُوْا: تَزَوَّجَ بِامْرَأَةٍ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا بَعْدُ، فَقَالَ عَلِيٌّ لِعُثْمَانَ: لَوْدَخَلَ بِهَا لَحَلَّ عَلَيْهِ الرَّجْمُ، فَأَمَّا إِذَا لَمْ يَدْخُلْ بِأَهْلِهِ فَاجْلِدْهُ الْحَدَّ، فَقَالَ أَبُوْأَيُّوْبَ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الَّذِي ذَكَرَ أَبُوْالْحَسَنِ، فَأَمَرَبِهِ. عُثْمَانُ فَجُلِدَ مِائَةً. (رواه الطبراني في الكبير، ٣٨٩٧)

پھر پوچھا کیا شادی شدہ ہے؟ کہا گیا کہ ایک عورت سے نکاح تو کیا تھا تاہم اس کے ساتھ تنہائی میں نہیں رہا۔ پس علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر عورت سے جماع کرتا تو اس پر رجم تھا۔ اور جب اس نے جماع نہیں کیا ہے تو اس کو کوڑے لگاؤ۔ سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے وہ سنا ہے جو ابوالحسن نے ذکر کیا ہے۔ پس سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے حکم دیا اور اس کو سو کوڑے لگائے گئے۔" (الکبیر)

٥٣٩٧ــ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي عَمَلُ قَوْمِ لُوْطٍ. (رواه الترمذى، ١٤٥٧)

"سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے لیے سب سے زیادہ خطرہ مجھے قوم لوط علیہ السلام کے فعل بد کا ہے۔" (ترمذی)

٥٣٩٨ــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَى رَجُلٍ أَتَى رَجُلاً أَوِ امْرَأَةً فِي الدُّبُرِ. (رواه الترمذى، ١١٦٦)

"سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی طرف اللہ تعالیٰ نہیں دیکھے گا جس نے مرد سے بدفعلی کی یا عورت کی دبر میں بدفعلی کی۔" (ترمذی)

شرح:......قوم لوط کے فعل کو لواطت کہتے ہیں۔ یہ فعل بد کرنے والے کی سزا کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ اس کی حد زنا والی حد ہے۔ اگر شادی شدہ ہو تو اسے رجم کر دیا جائے، اگر شادی شدہ نہیں تو سو کوڑے مارے جائیں، اور ایک سال کے لیے جلا وطن کیا جائے۔ یہ فعل بد جس سے کیا گیا ہو عورت سے کیا ہو، یا آدمی سے کیا ہو وہ شادی شدہ ہو، یا غیر شادی شدہ ہو یہ مفعول بہ کی بھی سزا ہے۔ کیونکہ دبر زنی ممکن بنانے سے اسے شادی شدہ کے زمرہ میں شامل نہیں کر سکتے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ لواطت کرنے والے کو رجم کرنا چاہیے خواہ وہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ ہو۔ ایک قول یہ ہے کہ لواطت والے کو تعزیر لگائی جائے حد نہیں۔ یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

ایک قول یہی ہے جو حدیث میں سزا ہے کہ فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دیا جائے ان کے قتل کا ایک طریقہ یہ ہے کہ ان پر دیوار گرا دی جائے دوسرا قول ہے کہ انہیں پہاڑ کی چوٹی سے گرا دیا جائے۔ جائزۃ الاحوذی: ۲/ ۶۹۸)

(٥٣٩٧) ترمذی: ١١٦٦۔ حسن، البانی: ١١٧٨۔ ابن ماجہ: ٢٥٦٣۔

(٥٣٩٨) ترمذی: ١١٦٦۔ حسن، البانی: ٩٣٠۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فاعل ومفعول کو قتل کرنے والا موقف زیادہ صحیح ہے بس عام قتل کی طرح انہیں حکومت اسلامی قتل کرے۔
اس بدفعلی کی قباحت کا اندازہ کریں کہ کسی حدیث میں ثابت نہیں کہ نبی ﷺ نے زانی پر تین مرتبہ لعنت کی ہو۔ قوم لوط کے عمل والے کے لیے تین مرتبہ آپ نے لعنت کی ہے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ لعنت کرے، اللہ تعالیٰ لعنت کرے، اللہ تعالیٰ لعنت کرے جو قوم لوط کا عمل کرے۔ (توضیح الاحکام:٦/٢٤٠)

یہ قوم لوط کا عمل عظیم ترین نافرمانی ہے، قوم لوط اس کی موجد ہے اس سے پہلے نہ تھا، ارشاد ربانی ہے:

﴿مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ۝﴾ (الاعراف : ٨٠)

”جہان والوں میں سے یہ کسی نے پہلے نہ کیا تھا۔“

یہی وجہ ہے کہ اس کی سزا بھی وہ دی گئی کہ کسی قوم کو جو نہ ملی تھی۔ سورت ہود: ٨٢ میں تفصیل آتی ہے اس میں ہلاکت و بربادی کی تمام قسمیں جمع کر دی ہیں۔ پہلے ان کے گھروں کو بلندی میں لے جا کر زمین پر الٹا دیا گیا اور پھر آسمان سے پتھر پھینکے اور بعض زمین میں بھی دھنسا دیے گئے۔

انتباہ: ...... اکثر لوگ بدفعلی کرنے والے کو لوطی کہتے ہیں جو کہ حضرت لوط علیہ السلام کی جانب نسبت ہے۔ آپ تو ایک پاکیزہ ہستی تھے، وہ تو اس شنیع فعل کو ناپسند کرتے تھے۔ یہ کام قوم لوط نے کیا ہے اس لیے یہ لفظ بدفعلی کرنے والے کے لیے استعمال کرنا درست نہیں۔ (تفہیم الاسلام:٦٠٦)

٥٣٩٩۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَتَى بَهِيْمَةً فَاقْتُلُوْهُ وَاقْتُلُوْهَا مَعَهُ قَالَ قُلْتُ لَهُ مَا شَأْنُ الْبَهِيْمَةِ قَالَ مَا أَرَاهُ قَالَ ذٰلِكَ إِلَّا أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُؤْكَلَ لَحْمُهَا وَقَدْ عُمِلَ بِهَا ذٰلِكَ الْعَمَلُ . (رواه ابوداود، ٤٤٦٤)

”سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو چوپائے سے بدفعلی کرے تو اس کو اور اس کے ساتھ چوپائے کو بھی قتل کر دو۔ سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا چوپائے کا کیا جرم؟ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے تو اس کے متعلق کچھ نہیں سنا مگر میری رائے ہے کہ آپ ﷺ نے ناپسند کیا کہ اس کا گوشت کھایا جائے، جبکہ اس سے بدفعلی کی گئی ہے۔“ (ابوداوٗد)

٥٤٠٠۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْ يَأْتِي الْبَهِيْمَةَ حَدٌّ. (رواه أبوداود، ٤٤٦٥)

”سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: جو چوپائے سے بدفعلی کرے تو اس پر حد نہیں ہے۔“ (ابوداوٗد)

شرح: ...... جانور حالانکہ عقل وتکلیف نہیں رکھتا، پھر بھی اسے مارنے کا اس لیے کہا گیا ہے کہ ڈر ہے کہیں قبیح صورت کی چیز پیدا نہ ہو جائے کہ کچھ آدمی اور کچھ حیوان نہ بن جائے۔ (عون المعبود:٤/٢٧١)

(٥٣٩٩) ابوداؤد: ٤٤٦٤۔ حسن صحیح، البانی: ٣٧٤٧۔ ترمذی: ١٤٥٥.

(٥٤٠٠) ابوداؤد: ٤٤٦٠۔ حسن، البانی: ٣٧٤٨۔ ترمذی: ٢٣٩٦.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

جانور سے بدفعلی میں حد نہ ہونے کا مطلب ہے کہ عام زانی کی مانند حد نہیں وگرنہ قتل کی سزا تو یہاں بیان ہوئی ہے۔ بہرصورت اس سے ثابت ہوا جانور سے بدفعلی حرام ہے اور اس کے فاعل کو قتل کیا جائے۔ جانور میں چونکہ کراہت سی پیدا ہو جاتی ہے اس لیے اسے بھی ذبح کر دیا جائے۔ اس کا گوشت نہ کھایا جائے۔ اور فاعل سے اس کا تاوان لیا جائے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ چونکہ جانور سے بدفعلی زنا کے اندر شامل نہیں اس لیے اس پر حد نہیں تعزیر ہے، یہ موقف بھی بے دلیل ہے۔ (تفہیم الاسلام: ۲/ ۶۰۷)

٥٤٠١۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ عُذْرِي قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ وَتَلَا الْقُرْآنَ فَلَمَّا نَزَلَ أَمَرَ بِرَجُلَيْنِ وَامْرَأَةٍ فَضَرَبُوْا حَدَّهُمْ. (رواه الترمذی، ٣١٨١)

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب میری برأت نازل ہوئی تو نبی ﷺ منبر پر تشریف لائے۔ اس کا ذکر کیا۔ آیات کی تلاوت کی اور منبر سے اترے۔ دو مردوں اور ایک عورت پر حد قذف جاری کرنے کا حکم دیا تو ان پر لوگوں نے حد جاری کی۔“

٥٤٠٢۔ وَفِي رِوَايَةٍ: حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَمِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ قَالَ النُّفَيْلِيُّ وَيَقُوْلُوْنَ الْمَرْأَةُ حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ. (رواه أبوداود ٤٤٧٤)

”ایک روایت میں ہے: ”حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ، مسطح بن اثاثہ رضی اللہ عنہ اور حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کو حد لگائی گئی۔“ (ابوداود)

٥٤٠٣۔ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ أَنَّهُ قَالَ جَلَدَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَبْدًا فِي فِرْيَةٍ ثَمَانِيْنَ. قَالَ أَبُوالزِّنَادِ فَسَأَلْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ أَدْرَكْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَالْخُلَفَاءَ هَلُمَّ جَرًّا فَمَا رَأَيْتُ أَحَداً جَلَدَ عَبْداً فِي فِرْيَةٍ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِيْنَ. (رواه مالك)

”ابوزناد نے کہا: عمر بن عبدالعزیز نے غلام کو اسی کوڑے حدِ قذف ماری تو میں نے عبداللہ بن عامر سے پوچھا: اس نے کہا: میں عمر و عثمان رضی اللہ عنہما اور ان کے بعد کے خلفاء کو تا حال یہی دیکھتا رہا ہوں کہ وہ غلام کو صرف چالیس درے ہی حد قذف مارتے آئے ہیں۔“ (مالک)

٥٤٠٤۔ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّ رَجُلَيْنِ اسْتَبَّا فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ وَاللّٰهِ مَا أَبِي بِزَانٍ وَلَا

”عمرہ بنت عبدالرحمٰن کہتی ہیں دو مردوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک دوسرے کو گالی دی۔ ایک نے کہا: اللہ کی قسم! نہ میرا باپ زانی ہے اور نہ میری ماں زانیہ ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے

(٥٤٠١) ترمذی: ٣١٨١۔ حسن، البانی: ٢٥٤٢۔ بخاری: ٤١٤١۔ مسلم: ٢٧٧٠۔ ابن ماجہ: ٢٥٦٧۔ احمد: ٢٥٠٩٥.
(٥٤٠٢) ابوداؤد: ٤٤٧٤۔ حسن، البانی: ٣٧٥٧۔ ابن ماجہ: ٢٥٦٧۔ احمد: ٢٦٥٣١.
(٥٤٠٣) مؤطا: ١٦١٠.
(٥٤٠٤) مؤطا: ١٥٦٩.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

أُمِّي بِزَانِيَةٍ فَاسْتَشَارَفِي ذٰلِكَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ قَائِلٌ مَدَحَ أَبَاهُ وَأُمَّهُ وَقَالَ آخَرُوْنَ قَدْ كَانَ لِأَبِيْهِ وَأُمِّهِ مَدْحٌ غَيْرُ هٰذَا نَرَى أَنْ تَجْلِدَهُ الْحَدَّ فَجَلَدَهُ عُمَرُ الْحَدَّ ثَمَانِيْنَ. (رواه مالك، ١٥٦٩)

متعلق لوگوں سے مشورہ طلب کیا تو کسی نے کہا: اسنے اپنے ماں باپ کی تعریف کی ہے۔ اور کسی نے کہا: اس کے سوا بھی اس کے ماں باپ کی تعریف موجود تھی۔ آپ اسے کوڑے لگائیں۔ پس عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اسّی دُرّے لگائے۔'' (مالک)

٥٤٠٥۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَايَهُوْدِيُّ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ وَإِذَا قَالَ يَامُخَنَّثُ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ وَمَنْ وَقَعَ عَلَى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ ﴿وَهُوَ يَعْلَمُ.﴾ (رواه الترمذى، ١٤٦٢)

''سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: جب ایک آدمی دوسرے سے کہے: اے یہودی! اس کو بیس کوڑے لگاؤ۔ اور جب کہے: اے ہیجڑے! تب بھی اسے بیس کوڑے مارو۔ اور جو اپنی محرم سے زنا کرے تو اس کو قتل کردو جب وہ جانتا ہو۔'' (ترمذی)

شرح: ......(۱۴۶۲) نمبر حدیث میں دوسری باتیں تو ثابت نہیں چونکہ یہ حدیث ضعیف ہے یہ بات درست ہے کہ ذی محرم سے جان بوجھ کر جماع یا نکاح کرنے والا واجب القتل ہے۔ (جائزۃ الاحوذی:۲/۷۰۵)

۲۔ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی براءت نازل ہوئی تو ان تینوں کو لایا گیا۔ حضرت حسان اور حضرت مسطح بن اثاثہ اور حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہم کو لایا گیا تو ان پر حد قذف لگائی گئی جو اسی کوڑے ہے۔ کیونکہ یہ بھی الزام لگانے والوں سے متاثر ہوگئے تھے۔

بعض کہتے ہیں کہ عبداللہ بن ابی منافق کو حد نہ لگائی گئی تھی کیونکہ حد لگائی جاتی ہے دلیل سامنے آنے سے یا پھر اقرار سے، اس نے دونوں ہی نہ کیے تھے اس لیے حد سے بچ گیا۔ بعض کہتے ہیں: اسے حد لگی تھی مگر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قابل اعتماد یہی بات ہے کہ اس پر حد نہ لگی تھی۔ (فتح الباری:۹/۴۷۹)

۳۔ یہ بھی ثابت ہوا غلام کی حد قذف چالیس کوڑے ہے۔ کوئی یہ کہے کہ میرا باپ یا میری ماں بدکار نہیں بظاہر یہ تعریف ہے مگر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے اجتہاد نے یہ فیصلہ کیا کہ اسے اسی کوڑے مارے جائیں۔ اس لیے کہ ان کی براءت کا اور طریقہ بھی ہوسکتا تھا تاہم احتیاط ہی رکھی جائے ماں، باپ کے لیے یہ طرز گفتگو نہ اپنایا جائے۔ باقی یہ سزا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے تھی لازمی نہیں جن لوگوں نے کوڑے نہ مارنے کا کہا تھا۔ ان کی رائے پر بھی عمل ہوسکتا ہے، یہ حکمران کی صوابدید پر ہے۔ (شرح زرقانی:۴/۱۵۲)

(٥٤٠٥) ترمذی: ١٤٦٢۔ ضعيف، البانی: ٢٤٦۔ ابن ماجه: ٢٥٦٨۔ (١) هذا الزيادة من قول اهل العلم وليس من قول النبی ﷺ ولم يطلع على ذلك المؤلف.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حد السرقة وما لا حد فيه

چوری کی حد اور وہ چیز جس پر حد لازم نہیں آتی ہے

٥٤٠٦۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ يَدَ السَّارِقِ لَمْ تُقْطَعْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا فِي ثَمَنِ مِجَنٍّ حَجَفَةٍ أَوْ تُرْسٍ. (رواه البخاري، ٦٧٩٢)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں چور کا ہاتھ جحفہ کی ڈھال کی قیمت کے بدلے کاٹا جاتا تھا۔'' (بخاری)

٥٤٠٧۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَثَمَنُ الْمِجَنِّ رُبْعُ دِيْنَارٍ. (رواه النسائی ٤٩٣١)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ کاٹا جائے چور کا ہاتھ مگر ڈھال کی قیمت میں۔ اور ڈھال کی قیمت دینار کا چوتھا حصہ ہوتی ہے۔'' (نسائی)

٥٤٠٨۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَطَعَ سَارِقًا فِي مِجَنٍّ قِيْمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ (رواه مسلم، ١٦٨٦)

''سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے چور کا ہاتھ ڈھال کے عوض کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔'' (مسلم)

٥٤٠٩۔ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّ سَارِقًا سَرَقَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ أُتْرُجَّةً فَأَمَرَ بِهَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ أَنْ تَقُوْمَ فَقُوِّمَتْ بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ مِنْ صَرْفِ اثْنَي عَشَرَ دِرْهَمًا بِدِيْنَارٍ فَقَطَعَ عُثْمَانُ يَدَهُ. (رواه مالك، ١٥٧٤)

''عمرہ بنت عبدالرحمن کہتی ہیں: ایک چور نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں سنترے چوری کیے۔ پس عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کی قیمت لگانے کا حکم دیا تو اس کی قیمت ان درہموں کے ساتھ تین درہم لگائی گئی جو دینار کے بدلے بارہ درہم ہوا کرتے تھے۔ پس عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔'' (مالک)

٥٤١٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ قَالَ الْأَعْمَشُ

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ چور پر لعنت کرے ایک انڈا چوری کرتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ ایک رسی چوری کرتا ہے تو ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔

(٥٤٠٦) بخاری: ٦٧٩٢۔ مسلم: ١٦٨٥۔ ترمذی: ١٤٤٥۔ نسائی: ٤٩٤١۔ ابوداؤد: ٤٣٨٣۔ ابن ماجه: ٢٥٨٥۔ احمد: ٢٥٦١٠۔ موطا: ١٥٧٥۔ دارمی: ٢٣٠٠۔

(٥٤٠٧) نسائی: ٤٩٣١۔ حسن، صحیح الاسناد، البانی: ٤٥٧٩۔ بخاری: ٦٧٩٤۔ مسلم: ١٦٨٥۔ ترمذی: ١٤٤٥۔ ابوداؤد: ٤٣٨٤۔ ابن ماجه: ٢٥٨٥۔ احمد: ٢٥٦٦١٠۔ موطا: ١٥٧٦۔ دارمی: ٢٣٠٠۔

(٥٤٠٨) مسلم: ١٦٨٦۔ بخاری: ٦٧٩٨۔ ترمذی: ١٤٤٦۔ نسائی: ٤٩١٠۔ ابوداؤد: ٤٣٨٦۔ ابن ماجه: ٢٥٨٤۔ احمد: ٦٢٨١۔ موطا: ١٥٧٢۔ دارمی: ٢٣٠١۔

(٥٤٠٩) موطا: ١٥٧٤۔

(٥٤١٠) بخاری: ٦٧٨٣۔ مسلم: ١٦٦٧۔ نسائی: ٤٨٧٣۔ ابن ماجه: ٢٥٨٣۔ احمد: ٧٤٣٨۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

كَانُوْا يَرَوْنَ أَنَّهُ بَيْضُ الْحَدِيْدِ وَالْحَبْلُ كَانُوْا يَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْهَا مَا يَسْوَى دَرَاهِمَ. (رواه البخاري، ٦٧٨٣)

اعمش نے کہا: لوگوں کی رائے ہے کہ انڈے سے مراد لوہے کا گولا ہے۔ اور رسی سے مراد وہ ہے جسکی قیمت چند درہم کے برابر ہو۔'' (بخاری)

شرح:......اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ السَّارِقُ وَ السَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا﴾ (المآئدۃ: ۳۸)

''چور اور چورنی کے ہاتھ کاٹو۔''

ایک نکتہ: چور کی سزا بتاتے ہوئے قرآن پاک پہلے، نر چور کا ذکر کرتا ہے، مادہ، چورنی کا ذکر بعد میں کرتا ہے اور سورت النور آیت: ۲ میں زانیہ کا ذکر (یعنی مادہ) پہلے بیان ہوئی مرد زانی کا ذکر بعد میں ہے۔

وجہ یہ ہے کہ چوری زیادہ مردوں میں پائی جاتی ہے، عورتوں میں کم ہوتی ہے۔ اور اس لیے پہلے مرد کا ذکر ہے اور زنا کا باعث خواتین زیادہ ہیں، کیونکہ ان کی مرضی کے بغیر زنا ممکن نہیں یہاں عورت کا ذکر پہلے کیا گیا ہے۔

اور اس آیت مبارکہ میں چور کے ہاتھ کاٹنے کی سزا بیان ہوئی ہے۔ قرآن پاک میں مطلق ہاتھ کاٹنے کا آیا ہے۔

اس پر اجماع ہے کہ اس کا دایاں ہاتھ کاٹنا ہے اور ہتھیلی سے یعنی گٹ سے رکھ کر کاٹنا ہے۔ (فتح الباری: ۱۲/ ۹۷)

یہ آیت مبارکہ چوری کی سزا بتاتی ہے اور یہ احادیث مبارکہ اس کی تفسیر بیان کرتی ہیں کہ چوری کا نصاب مکمل ہو گا تو چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا اگر نصاب تک چوری نہیں پہنچتی تو پھر ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔

جو علمائے کرام تھوڑی یا زیادہ چوری پر ہاتھ کاٹنے کا موقف رکھتے ہیں یہ احادیث ان کی تردید کرتی ہیں ان کا موقف درست نہیں۔

بظاہر احادیث میں ٹکراؤ نظر آتا ہے کہ کہیں تین درہم نصاب آیا ہے کہیں دینار کا چوتھا حصہ کہیں ڈھال کی قیمت کے برابر نصاب بیان ہوا ہے۔

ان میں کوئی ٹکراؤ نہیں، دینار میں بارہ درہم ہوتے تھے، ان کا چوتھا حصہ تین درہم ہی ہیں۔ اور ڈھال کی قیمت بھی اس وقت اتنی ہی ہوا کرتی تھی، نصاب ایک ہی ہے، دینار ہو تو اس کے چوتھے حصہ کا اندازہ ہو گا، چوری درہم کی ہو تو تین درہم معیار ہو گا اگر چرائی گئی چیز ڈھال ہو یا کوئی بھی چیز ہو دینار کے چوتھے اور تین درہم کے برابر قیمت رکھتی ہو تو ہاتھ کاٹے جائیں گے اس سے کم ہوں تو نہیں کاٹے جائیں گے۔ جن روایات میں آتا ہے کہ نصاب چوری دس درہم، ڈھائی درہم، چالیس درہم یا چار دینار ہے۔ یا پانچ درہم ہے، یہ سب روایات تین درہم والی یا دینار کے چوتھے حصہ والی کے پائے کی نہیں۔ لہٰذا پراگندہ ذہن ہونے کی ضرورت نہیں، دینار کا چوتھا حصہ یا تین درہم ہی چوری کا نصاب ہے۔ ان سے کم چیز چرائی ہو تو اس کے ہاتھ نہ کاٹے جائیں گے اگر اتنی یا اس سے زیادہ چوری کی ہو گی تو ہاتھ کاٹے جائیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ بھی ثابت ہوا چوری کبیرہ گناہ ہے۔ اس لیے لعنت کی گئی ہے۔ یہ جو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ چور انڈا چراتا ہے یا رسی چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے، اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ معمولی چیز پر بھی ہاتھ کاٹا جائے گا۔ نصاب وہی ہے جو اوپر بیان ہوا ہے، اس سے صرف چوری سے نفرت کی ترغیب دلائی جا رہی ہے کہ پہلے انسان یہ معمولی چیزیں چراتا رہتا ہے، جب عادی چور بن جاتا ہے تو پھر قیمتی چیزیں اٹھاتا ہے جو نصاب تک پہنچ جاتی ہیں۔ اور پھر اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے۔ (تفہیم الاسلام: ۲/ ۶۱۹_۶۲۰)

٥٤١١ــــ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الْمَخْزُومِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بلصٍّ قد اعترف اعْتِرَافًا وَلَمْ يُوجَدْ معهُ متاعٌ فقال رسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ما إخَالُكَ سَرَقْتَ قال بلى فأعاد عليْهِ مرّتيْنِ أوْثلاثًا فأمربه فقطع وجيء به فقال اسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وتُبْ إليْه فقال أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ . فَقَالَ اللّٰهُمَّ تُبْ عليْهِ ثلاثًا . (رواه أبوداود، ٤٣٨٠)

''ابوامیہ المخزومی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک چور لایا گیا اس نے اعتراف جرم کیا تھا اور اس کے پاس سے سامان برآمد نہیں کیا گیا تھا۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ تو نے چوری نہیں کی۔ اس نے کہا: بلکہ کی ہے۔ آپ ﷺ نے دو بار یا تین بار بات دھرائی اور وہ ہر بار اعتراف ہی کرتا گیا۔ اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا تو ہاتھ کاٹ کر اس کو آپ کے پاس لایا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ سے مغفرت طلب کر اور اس کی طرف توبہ کر۔ تو اس نے کہا: میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔ پس آپ ﷺ نے تین بار فرمایا: یا اللہ! اس کی توبہ قبول فرما۔'' (ابوداؤد)

شرح: اس حدیث پر تنقید ہے کہ اس کی سند میں ابو منذر راوی مجہول ہے۔ اسی وجہ سے البانی رحمہ اللہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے کہ اس سے صرف اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے بیان کیا ہے مگر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کے تمام راوی ثقہ قرار دیے ہیں۔ (تلخیص الحبیر) حاکم، بیہقی اور دارقطنی نے بھی اسے متصل قرار دیا ہے اور ابن قطان نے اسے صحیح کہا ہے۔ (دارقطنی: ۳/۱۰۳)

اس سے ثابت ہوا کہ جس نے عدالت کے روبرو چوری کا اعتراف کر لیا ہو اس سے مال ومتاع برآمد نہ بھی ہوا ہو تو اس کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا سزا کے بعد اس کا ہاتھ داغنا چاہیے تاکہ خون بند ہو جائے اور اس کی جان بچ جائے۔ اسے قتل کرنا مقصد نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا حکم جاری کرنا مقصد ہے۔ اصل میں چور کو حد لگانا ہی اس کی اس گناہ سے طہارت ہے لیکن توبہ واستغفار کی تلقین اسے کرنا بہتر ہے اس سے مزید طہارت حاصل ہو جاتی ہے تاکہ حد سے بیرونی

(٥٤١١) ابوداؤد: ٤٣٨٠_ ضعیف، البانی: ٩٤٣_ نسائی: ٤٨٧٧_ ابن ماجہ: ٢٥٩٧_ احمد: ٢٢٠٠٢_ دارمی: ٢٣٠٣.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اور استغفار سے اندرونی طہارت ہو جائے تاہم توبہ و استغفار حد کا حصہ نہیں۔ (تفہیم الاسلام: ۲/ ۶۲۵)

٥٤١٢۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوْا وَمَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوْا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيْفُ أَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا. (رواه البخاري، ٣٤٧٥)

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ قریش کو ایک مخزومی عورت کی حالت پر پریشانی تھی جس نے چوری کی تھی۔ انہوں نے کہا: کون ہے جو اس عورت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے بات کرے ”تا کہ ہاتھ نہ کاٹا جائے۔“ تو لوگوں نے کہا: سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی یہ جرأت نہیں کرسکتا وہ رسول اللہ ﷺ کو بہت عزیز ہیں۔ پس اسامہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے گفتگو کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ کی حدود کے خلاف سفارش کرتا ہے؟ پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا: ”تم سے پہلے لوگ اس لیے ہلاک ہوئے کہ ان میں سے جب کوئی شریف چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے، اور جب کوئی ضعیف چوری کرتا تو اس پر حد لگاتے تھے۔ اور مجھے اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد ﷺ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔“ (بخاری)

٥٤١٣۔ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الَّتِي سَرَقَتْ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ. (رواه مسلم، ١٦٨٨)

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قریش کو اس عورت کی حالت پر پریشانی تھی جس نے غزوۂ فتح مکہ کے وقت چوری کی تھی۔“ (مسلم)

٥٤١٤۔ وَفِي رِوَايَةٍ: كَلَّمَهُ أُسَامَةُ فِيهَا تَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَتُكَلِّمُنِي فِي حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ قَالَ أُسَامَةُ إِسْتَغْفِرْلِي

”اور ایک روایت میں ہے کہ جب اسامہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے گفتگو کی تو آپ ﷺ کا رنگ متغیر ہو گیا اور فرمایا: کیا تو اللہ کی حدود میں سے ایک حد میں سفارش کرتا ہے ایک حد میں

(٥٤١٢) بخاری: ٣٤٧٥۔ مسلم: ١٦٨٨۔ ترمذی: ١٤٣٠۔ نسائی: ٤٩٠٣۔ ابوداؤد: ٤٣٧٣۔ ابن ماجہ: ٢٥٤٧۔ احمد: ٢٤٧٦٩۔ دارمی: ٢٣٠٢۔

(٥٤١٣) مسلم: ١٦٨٨۔ بخاری: ٦٨٠٠۔ ترمذی: ١٤٣٠۔ نسائی: ٤٩٠٣۔ ابوداؤد: ٤٣٧٣۔ ابن ماجہ: ٢٥٤٧۔ احمد: ٢٤٧٦٩۔ دارمی: ٢٣٠٢۔

(٥٤١٤) بخاری: ٤٣٠٤۔ مسلم: ١٦٨٨۔ ترمذی: ١٤٣٠۔ نسائی: ٤٩٠٣۔ ابوداؤد: ٤٣٧٣۔ ابن ماجہ: ٢٥٤٧۔ احمد: ٢٤٧٦٩۔ دارمی: ٢٣٠٢۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَفِيْهِ: ثُمَّ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَقُطِعَتْ يَدُهَا فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدَ ذٰلِكَ وَتَزَوَّجَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذٰلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ (رواه البخاری، ٤٣٠٤)

اللہ کی حدود میں سے؟ تو اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! میرے لیے دعائے مغفرت فرمایئے۔ پھر آپ ﷺ نے اس عورت کے متعلق حکم دیا تو اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: پھر اس کی توبہ بہت عمدہ تھی۔ اس نے شادی کی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: وہ میرے پاس آتی اور میں اس کی حاجت نبی ﷺ کے پاس پہنچاتی تھی۔'' (بخاری)

٥٤١٥۔ وَفِي رِوَايَةٍ: اسْتَعَارَتِ امْرَأَةٌ تَعْنِي حُلِيًّا عَلَى أَلْسِنَةِ أُنَاسٍ يُعْرَفُوْنَ وَلَا تُعْرَفُ هِيَ فَبَاعَتْهُ فَأُخِذَتْ فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ فَأَمَرَ بِقَطْعِ يَدِهِ. (رواه أبوداود، ٤٣٩٦)

''ایک روایت میں ہے: ایک عورت نے لوگوں کی ضمانت پر زیور مستعار لیا وہ لوگ تو معروف تھے لیکن یہ عورت غیر معروف تھی۔ پس اس نے زیور فروخت کیا اور پکڑی گئی۔ پس آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا۔ (ابوداؤد)

٥٤١٦۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ أَنَّ امْرَأَةً مَخْزُوْمِيَّةً كَانَتْ تَسْتَعِيْرُ الْمَتَاعَ فَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَطْعِ يَدِهَا. (رواه النسائی، ٤٨٨٧)

''سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مخزومی عورت لوگوں سے ادھار سامان لے کر بعد میں انکار کردیتی تھی۔ چنانچہ پیغمبر اسلام نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم صادر فرمادیا۔'' (نسائی)

شرح: اگر چوری کی حد کا معاملہ عدالت تک پہنچنے سے پہلے سفارش کرنا بھی جائز ہے اور اسے قبول کرنا بھی جائز ہے کہ اسے معاف کردو۔

لیکن جب عدالت تک معاملہ آ جائے اور حد کا فیصلہ ہو جائے تو پھر سفارش منع ہے اگر کوئی کرتا ہے یا اس پر عمل نہیں کرتا تو اس نے اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم ﷺ کی مخالفت کی ہے، یہ لعنتی کام اور ہلاکت ہے۔

یہ واقعہ فتح مکہ کے وقت کا ہے۔ اور عورت کا نام فاطمہ بنت اسود بن عبدالاسد بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم تھا۔

یہ خاتون ادھار مانگ کر زیورات کا انکار کردیتی۔ اور چوری بھی کرتی تھی اس لیے اس کے ہاتھ کاٹنے کی سزا دی۔

اس حدیث میں سے یہ فائدہ بھی حاصل ہوا کہ حدود میں سفارش کرنا منع ہے۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ چوری کی حد میں خواتین بھی مردوں کے ساتھ شامل ہیں اور چوری کی توبہ بھی قبول ہو جاتی ہے۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا شرف وفضل بھی ثابت ہوتا ہے۔ اس میں سے یہ بھی ثابت ہوا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نبی اکرم ﷺ کے دل مبارک میں بہت قدر ومنزلت تھی۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ گذشتہ امتوں کے حالات وواقعات سے عبرت پکڑی جائے۔ (فتح الباری: ۱۲/ ۸۷۔۹۶)

(٥٤١٥) ابوداؤد: ٤٣٩٦۔ صحیح الالبانی: ٣٦٩٦۔ نسائی: ٤٨٩٩۔ احمد: ٢٤٧٦٩۔

(٥٤١٦) نسائی: ٤٨٨٧۔ صحیح الالبانی: ٤٥٤٠۔ ابوداؤد: ٤٣٩٥۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٥٤١٧ــ عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلاً مِنْ مُزَيْنَةَ أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرَى فِي حَرِيْسَةِ الْجَبَلِ فَقَالَ هِيَ مِثْلُهَا وَالنَّكَالُ وَلَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْمَاشِيَةِ قَطْعٌ إِلَّا فِيمَا آوَاهُ الْمُرَاحُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيهِ قَطْعُ الْيَدِ وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرَى فِي الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَالَ هُوَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَالنَّكَالُ وَلَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَطْعٌ إِلَّا فِيمَا آوَاهُ الْجَرِيْنُ فَمَا أُخِذَ مِنَ الْجَرِيْنِ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيهِ الْقَطْعُ وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ .

(رواه النسائي ، ٤٩٥٩)

''عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اس کے دادا عبداللہ بن عمرو سے بیان کرتے ہیں کہ مزینہ قبیلے کا ایک آدمی رسولِ اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! پہاڑ پر محفوظ شدہ چیز کے متعلق آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا: اگر کوئی محفوظ چیز چوری کرے تو وہ چیز بھی اور اس کی مثل چیز دینی پڑے گی، اور سزا الگ ہوگی۔ اور جانور کے چرانے پر ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ ہاں، جو باڑے میں پہنچ چکا ہو اور اس کی قیمت ڈھال کے برابر ہو تو اس میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اور جو مسروقہ چیز ڈھال کی قیمت تک نہ پہنچے تو اس میں دو مثل تاوان اور کوڑے سزا ہے۔ درخت کے اوپر کے پھل پر قطع ید نہیں ہے مگر وہ جو محفوظ خانے میں رکھے ہوں۔ اور محفوظ خانے سے چرانے پر قطع ید ہے۔ جب وہ ڈھال کی قیمت کے برابر ہوں اور جو ڈھال کی قیمت کے برابر نہ ہوں تو اس کے دو مثل تاوان ادا کرنا ہوگا اور کوڑے کی سزا الگ ہے۔'' (نسائی)

٥٤١٨ــ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ أَنَّ عَبْدًا سَرَقَ وَدِيًّا مِنْ حَائِطِ رَجُلٍ فَغَرَسَهُ فِي حَائِطِ سَيِّدِهِ فَخَرَجَ صَاحِبُ الْوَدِيِّ يَلْتَمِسُ وَدِيَّهُ فَوَجَدَهُ فَاسْتَعْدَى عَلَى الْعَبْدِمَرْوَانَ ابْنَ الْحَكَمِ فَسَجَنَ مَرْوَانُ الْعَبْدَوَأَرَادَ قَطْعَ يَدِهِ فَانْطَلَقَ سَيِّدُ الْعَبْدِ إِلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا قَطْعَ فِي

''محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت ہے کہ ایک غلام نے کسی آدمی کے باغ سے کھجور کا پودا چوری کر لیا۔ اپنے مالک کے باغ میں آ کر لگا دیا۔ پس پودے کا مالک تلاش میں نکلا تو اس نے دیکھ لیا۔ مروان بن حکم نے اس کا ہاتھ کاٹنا چاہا، اتنے میں غلام کا آقا سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے پاس چلا گیا۔ پودے کی چوری کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے جواب دیا: میں نے رسولِ اکرم ﷺ سے سنا ہے: پھلوں اور خوشوں کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ سردار نے کہا: مروان نے میرا غلام پکڑ لیا

(٥٤١٧) نسائی: ٤٩٥٩۔ حسن، البانی: ٤٥٩٤۔ ترمذی: ١٢٨٩۔ ابوداؤد: ٤٣٩٠۔ احمد: ٦٦٤٨.

(٥٤١٨) موطا: ١٥٨٣۔ ترمذی: ١٤٤٩۔ نسائی: ٤٩٦٨۔ ابوداؤد: ٤٣٨٨۔ ابن ماجہ: ٢٥٩٣۔ احمد: ١٦٨٣٠۔ دارمی: ٢٣٠٩.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ وَالْكَثَرُ الْجُمَّارُ فَقَالَ الرَّجُلُ فَإِنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ أَخَذَ غُلَامًا لِي وَهُوَ يُرِيدُ قَطْعَهُ وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ تَمْشِيَ مَعِي إِلَيْهِ فَتُخْبِرَهُ بِالَّذِي سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَشَى مَعَهُ رَافِعٌ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَقَالَ أَخَذْتَ غُلَامًا لِهٰذَا فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ فَمَا أَنْتَ صَانِعٌ بِهِ قَالَ أَرَدْتُ قَطْعَ يَدِهِ فَقَالَ لَهُ رَافِعٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ فَأَمَرَ مَرْوَانُ بِالْعَبْدِ فَأُرْسِلَ. (رواه مالك، ١٥٨٣)

اور اس کا ہاتھ کاٹنا چاہا ہے آپ اس کے پاس جا کر اس کو یہ حدیث سنائیں جو آپ نے نبی ﷺ سے سنی ہے۔ سیدنا رافع رضی اللہ عنہ چل پڑے۔ مروان کو جا کر کہا: تم نے اس کا غلام پکڑا ہے؟ اس نے جواب دیا: ہاں، پھر پوچھا: اس کے ساتھ کیا کرنے کا ارادہ ہے؟ کہا: اس کا ہاتھ کاٹوں گا۔ تو سیّدنا رافع رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ پھلوں اور خوشوں کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔ پس مروان نے اس غلام کو چھوڑ دیا۔" (مالک)

شرح: ا۔ مروان، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی جانب سے مدینہ منورہ کے گورنر تھے، اس لیے مقدمہ ان کے پاس لے کر گئے۔ ثمر اصل میں ہر پھل کو کہتے ہیں، مگر اس کا زیادہ تر اطلاق اس کھجور کے پھل پر ہوتا ہے جو ابھی درخت پر لگا ہو۔ جب اسے کاٹ لیا جائے تو پھر اسے رطب (تر کھجور) کہا جاتا ہے۔ اور جب اسے کھیلان کی صورت میں محفوظ کر لیا جائے تو پھر تمر (خشک کھجور) کہتے ہیں۔ اور کثر، کھجور کے درخت کے درمیان گودا ہے اسے کہتے ہیں اسے بھی لوگ کھاتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی بھوکا ہے بلا ضرورت ایسا نہ کرے اگر بقدر ضرورت کسی کے باغ کے قریب سے گزرتے ہوئے پھل کھا لیتا ہے تو کوئی حرج نہیں، اس پر حد نہیں۔ اسی لیے مروان نے اس غلام کو آزاد کر دیا تھا، جو سزا دینا چاہتا تھا، اس کی بات کو غلط قرار دیا۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اسی واقعہ سے یہ مسلک اختیار کیا ہے کہ تر پھل خواہ اسے محفوظ مقام پر رکھا ہو یا غیر محفوظ مقام پر رکھا ہو اس کو چرانے والے پر سزا نہیں لیکن یہ موقف حدیث سے ٹکراتا ہے۔ کیونکہ دوسری حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جب محتاج آدمی اپنی ضرورت کے مطابق کسی کے درخت سے پھل اتارتا ہے تو یہ اس کے لیے جائز ہے، ہاں اس پھل میں سے اتار کر نہ لے جائے۔ اگر یہ اتار کر لے جاتا ہے تو یہ حرام کام ہے۔ اگر وہ پھل اپنی محفوظ جگہ پر پہنچنے سے پہلے لیا ہے یا ابھی درخت پر ہی لگا تھا لیا ہے تو اس صورت میں اس پر چٹی ہوگی اور سزا بھی دی جائے گی۔ اگر اس نے پھل درخت سے اتارے جانے کے بعد لیا ہے یا وہ محفوظ ٹھکانہ تک پہنچ چکا تھا تب لیا ہے اگر وہ چرایا ہوا پھل نصاب کو پہنچ جائے تو پھر اس پر ہاتھ کاٹنے کی حد لگائی جائے گی۔

کیونکہ ہاتھ کاٹنے کی سزا کے لیے یہ شرط ہے کہ مال محفوظ مقام سے چرایا ہو اور نصاب تک پہنچے جو کہ ڈھال کی قیمت ہے، یا دینار کا چوتھا حصہ ہے یا تین درہم ہے۔ (عون المعبود: ۴/ ۲۴۷ تا ۲۴۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٥٤١٩ـ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ (رواه الترمذی، ١٤٤٨)

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: خائن پر، ڈاکہ مارنے والے اور ہاتھ سے چھیننے والے پر قطع ید نہیں ہے۔'' (الترمذی)

شرح: خائن جو چپکے سے چیز میں کمی کرے، مختلس جو کسی سے چیز چھین لے اور منتہب ڈاکو ہے۔ ان فسادیوں پر ہاتھ نہ کاٹنے کی سزا کا یہ مطلب نہیں کہ یہ فسادی یا زیادتی والے نہیں، ایسا نہیں یہ تو سخت مجرم ہیں ان کی سزا ہاتھ کاٹنا نہیں ان کی سزا حاکم وقت کی صوابدید پر ہے جو چاہے تعزیر لگائے یا سزا دے، جس سے یہ مجرم اپنے جرائم سے باز رہے۔ ان کا جرم اتنا سنگین ہے کہ ان کے ان کاموں کی وجہ سے ان کا ایمان خارج ہو جاتا ہے۔ (تفہیم الاسلام: ۲/۶۲۳)

٥٤٢٠ـ عَنْ عَبَّادِ بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ أَصَابَتْنِي سَنَةٌ فَدَخَلْتُ حَائِطاً مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ فَفَرَكْتُ سُنْبُلاً فَأَكَلْتُ وَحَمَلْتُ فِي ثَوْبِي فَجَاءَ صَاحِبُهُ فَضَرَبَنِي وَأَخَذَ ثَوْبِي فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ مَا عَلَّمْتَ إِذْ كَانَ جَاهِلاً وَلَا أَطْعَمْتَ إِذْ كَانَ جَائِعاً أَوْ قَالَ سَاغِباً وَأَمَرَهُ فَرَدَّ عَلَيَّ ثَوْبِي وَأَعْطَانِي وَسْقاً أَوْ نِصْفَ وَسْقٍ مِنْ طَعَامٍ. (رواه ابوداود، ٢٦٢٠)

''عباد بن شرحبیل نے بیان کیا کہ مجھے بھوک تھی۔ پس میں مدینہ کے باغوں میں سے ایک باغ میں داخل ہوا۔ میں نے ایک خوشہ توڑا۔ کچھ کھایا اور کچھ دامن میں رکھا۔ باغ کا مالک آیا۔ اس نے مجھے مارا اور میرا کپڑا لے لیا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے تذکرہ کیا۔ تو آپ ﷺ نے اس کو فرمایا: تو نے اس کو تعلیم نہ دی جب یہ جاہل تھا۔ اور تو نے اس کو کھانا نہ دیا جب یہ بھوکا تھا یا نڈھال تھا۔ پس آپ ﷺ نے اس کو میری چادر واپس دینے کا حکم دیا اور اس نے مجھے ایک وسق (یعنی ساٹھ صاع) یا نصف وسق غلہ دیا۔'' (ابوداؤد)

شرح: ...... اصول وہی ہے جو اوپر بیان ہوا ہے کہ درخت پر لگا پھل کھانے کی حد تک جائز ہے وہ بھی بھوک ہو بلا وجہ نہیں۔ اس سے بظاہر یہ نظر آتا ہے کہ شاید گھر لے کر جانے کی بھی اجازت ہے، ایسا نہیں۔

اصل میں قحط سالی تھی اور اسے علم نہ تھا یا علم تھا ضرورت نے اتنا مجبور کر دیا تھا کہ اسے خیال ہی نہ رہا کہ لے جانے کے لیے مالک باغ سے اجازت چاہیے، اس وجہ سے اس آدمی پر حد نہ لگائی یا یہ صورت حال تھی کہ اس نے جو اٹھایا تھا وہ نصاب جتنا نہ تھا۔ جس کی وجہ سے اس اناج کو لینے والے پر حد نہیں لگائی اور اسے جہالت کی بنا پر معذور جانا اور باغ کے مالک کو سمجھایا کہ یہ بھوکا تھا اسے کھلانا تمہارا فرض تھا اور تم نے الٹا اسے مارا ہے، پہلے اسے تعلیم دیتا پھر یہ اس کام کو دوبارہ کرتا تو بے شک تو اسے سزا دیتا۔ اس سے متاثر ہو کر مالک باغ نے کھیتی سے اناج بھی دیا اور اس کا کپڑا بھی واپس کر دیا۔ (عون المعبود: ۲/۳۴۳)

(٥٤١٩) ترمذی: ١٤٤٨۔ صحیح، البانی: ١١٧٢۔ نسائی: ٤٩٧٥۔ ابوداؤد: ٤٣٩٢۔ ابن ماجه: ٢٥٩١۔ احمد: ١٤٦٥٢۔ دارمی: ٢٣١٠۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

٥٤٢١ـ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَحْلِبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ امْرِئٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتَى مَشْرُبَتُهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ فَإِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعِمَاتِهِمْ فَلَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ. (رواه البخاری، ٢٤٣٥)

”سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی اجازت کے بغیر کسی کے دودھ والے جانور کا دودھ نہ دھوئے۔ کیا تم میں سے کسی کو پسند ہے کہ اس کا کمرہ توڑ کر اس کا کھانا وہاں سے منتقل کرلیا جائے؟ یقیناً حیوانوں کے تھن لوگوں کی خوراک محفوظ کرتے ہیں۔ پس کوئی کسی کے حیوان کا دودھ اس کی اجازت کے بغیر نہ نکالے۔“ (بخاری)

٥٤٢٢ـ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ عَلَى مَاشِيَةٍ فَإِنْ كَانَ فِيهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَأْذِنْهُ فَإِنْ أَذِنَ لَهُ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا أَحَدٌ فَلْيُصَوِّتْ ثَلَاثًا فَإِنْ أَجَابَهُ أَحَدٌ فَلْيَسْتَأْذِنْهُ فَإِنْ لَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَلَا يَحْمِلْ. (رواه الترمذی ١٢٩٦)

”سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی مویشیوں میں جائے، اگر ان کا مالک موجود ہو تو اس سے اجازت لے۔ وہ اجازت دے تو دودھ نکال کر پیئے۔ اگر وہاں مالک نہ ہو تو تین بار آواز دے اگر کوئی بول پڑے تو اس سے اجازت طلب کرے اور دودھ نکالے اور پیئے اور اگر کوئی جواب نہ دے تو دودھ نکالے اور پیے مگر ساتھ نہ لیجائے۔“ (ترمذی)

شرح:...... ان احادیث میں منع کیا گیا ہے کہ کسی مسلمان کی کوئی بھی چیز اس کی اجازت کے بغیر نہ لے۔ دودھ پینے کا یہاں خاص ذکر کیا گیا ہے کیونکہ لوگ اس میں سستی سے کام لیتے ہیں ہاں، اگر ایسی دوستی ہو کہ میرا دوست ناراض نہ ہوگا اگر میں نے اس جانور سے دودھ پی لیا تو پھر کوئی حرج نہیں اجازت نہ بھی لے تو خیر ہے۔

بعض کا خیال ہے دوسرے کی خوشی ہو یا نہ ہو پھر بھی دودھ دھو کر پی سکتا ہے۔ ان کی دلیل یہی ترمذی والی حدیث ہے، تاہم اس سے اجازت نہ لینے کی دلیل لینا درست نہیں۔ دونوں میں مطابقت یہ ہوگی کہ اگر دوست مسلمان کی دلی خوشی کا علم ہو تو پھر دودھ دھونا جائز ہے اور پینا بھی جائز ہے۔ اگر یہ نہیں تو پھر جائز نہیں یا اس طرح ہوگی اگر مسافر نہیں لاچار رہے تو پھر کسی کے جانور سے دودھ نکال کر اس کی اجازت کے بغیر جائز نہیں اگر لاچار ہے یا مسافر ہے اور بھوک سخت ہے تو پھر بغیر اجازت جانور سے دودھ دھونا جائز ہے۔ اس میں سے اور مسائل بھی حاصل ہوتے ہیں (ا) کہ ضرورت

(٥٤٢١) بخاری: ٢٤٣٥۔ مسلم: ١٧٢٦۔ ابوداؤد: ٢٦٢٣۔ ابن ماجہ: ٢٣٠٢۔ احمد: ٥١٧٤۔ موطا: ٨١٢۔

(٥٤٢٢) ترمذی: ١٢٩٦۔ صحیح، البانی: ١٠٤٢۔ ابوداؤد: ٢٦١٩۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

کے وقت تک کے لیے خوراک جمع کرنا جائز ہے۔ (۲) اور بات کو ذہن نشین کرنے کے لیے ضرب الامثال استعمال کرنا ایک نہایت ہی مؤثر طریقہ ہے۔ (فتح الباری: ۵/ ۸۹)

٥٤٢٣ـــ عَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنْتُ أَرْمِي نَخْلَ الأَنْصَارِ فَأَخَذُوْنِي فَذَهَبُوْا بِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَافِعُ لِمَ تَرْمِي نَخْلَهُمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ الْجُوْعُ قَالَ لاَ تَرْمِ وَكُلْ مَا وَقَعَ أَشْبَعَكَ اللهُ وَأَرْوَاكَ. (رواه الترمذی، ١٢٨٨)

''رافع بن عمرو کا بیان ہے کہ میں انصار کی کھجوروں پر پتھر مارا کرتا تھا۔ وہ مجھے پکڑ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے رافع! تو ان کی کھجوروں پر پتھر کیوں مارتا ہے؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! بھوکا ہوتا ہوں۔ فرمایا: پتھر نہ مارا کر اور گری پڑی کھجوری کھا لیا کر اللہ تجھے سیر اور سیراب کر دے۔'' (ترمذی)

٥٤٢٤ـــ وَفِي رِوَايَةٍ: اَللّٰهُمَّ اشْبِعْ بَطْنَهُ. (رواه ابوداود، ٢٦٢٢)

ایک روایت میں ہے: ''یا اللہ! اس کا پیٹ بھر دے۔'' (ابوداوَد)

٥٤٢٥ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ دَخَلَ حَائِطاً فَلْيَأْكُلْ وَلاَ يَتَّخِذْ خُبْنَةً (رواه الترمذی، ١٢٨٧)

''سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جو باغ میں جائے تو اس میں سے کھائے مگر دامن میں نہ لیجائے۔'' (ترمذی)

شـرح: ..... ثابت ہوا پھل درخت سے اتار کر کھانا درست نہیں، جو خود گرا ہوا اور آدمی کو بھوک لگی ہو تو وہ کھانا جائز ہے نہ تو گرائے اور نہ ہی گھر لے کر جائے۔ (عون المعبود: ۲/ ۳۴۴)

٥٤٢٦ـــ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْحَضْرَمِيِّ جَاءَ بِغُلاَمٍ لَهُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ اقْطَعْ يَدَغُلاَمِي هٰذَا فَإِنَّهُ سَرَقَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ مَاذَا سَرَقَ فَقَالَ سَرَقَ مِرْآةً لِامْرَاتِي ثَمَنُهَا سِتُّوْنَ دِرْهَماً فَقَالَ عُمَرُ أَرْسِلْهُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ خَادِمُكُمْ سَرَقَ مَتَاعَكُمْ. (رواه مالك، ١٥٨٤)

''سیدنا عبداللہ بن عمرو بن حضرمی اپنا غلام سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر حاضر ہوئے اور کہا: اس کا ہاتھ کاٹ دو اس نے میری عورت کا شیشہ چرایا ہے۔ جس کی مالیت ساٹھ درہم تھی۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس پر قطع ید نہیں ہے۔ یہ تیرا خادم ہے اور اس نے تیرا ہی سامان چوری کیا ہے۔'' (مالک)

(٥٤٢٣) ترمذی: ١٢٨٨ـ ضعیف، البانی: ٢٢٠ـ احمد: ١٩٨٣.
(٥٤٢٤) ابوداؤد: ٢٦٢٢.
(٥٤٢٥) ترمذی: ١٢٨٧ـ صحیح، البانی: ١٠٣٤ـ ابن ماجه: ٢٣٠١.
(٥٤٢٦) موطا: ١٥٨٤.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شرح: ...ثابت ہوا غلام آقا کی کوئی چیز چرائے تو اس پر حد نہیں۔

٥٤٢٧۔ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ جِيْءَ بِسَارِقٍ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا سَرَقَ قَالَ اقْطَعُوْهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيْءَ بِهِ الثَّانِيَةَ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا سَرَقَ قَالَ اقْطَعُوْهُ فَقُطِعَ فَأُتِيَ بِهِ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا سَرَقَ قَالَ اقْطَعُوْهُ فَأُتِيَ بِهِ الْخَامِسَةَ قَالَ اقْتُلُوْهُ قَالُوْا قَالَ جَابِرٌ فَانْطَلَقْنَا بِهِ فَقَتَلْنَاهُ ثُمَّ اجْتَرَرْنَاهُ فَأَلْقَيْنَاهُ فِي بِئْرٍ وَرَمَيْنَا عَلَيْهِ بِالْحِجَارَةِ. (رواه ابوداود، ٤٤١٠)

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں: رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چور لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو قتل کرو۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اس نے صرف چوری کی ہے۔ تو فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ تو ہاتھ کاٹا گیا۔ اس کو پھر پکڑ کر لایا گیا۔ پس فرمایا: اس کو قتل کر دو۔ تو لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس نے تو چوری کی ہے۔ فرمایا: ہاتھ کاٹ دو۔ تو ہاتھ کاٹا گیا۔ اور پھر تیسری بار لایا گیا فرمایا: اس کو قتل کر دو۔ تو لوگوں نے کہا: اس نے چوری کی ہے۔ فرمایا: اس کا (پاؤں) کاٹ دو تو کاٹا گیا۔ پھر چوتھی بار لایا گیا تو فرمایا: اس کو قتل کر دو۔ لوگوں نے کہا: صرف چوری کی ہے۔ فرمایا: (دوسرا پاؤں) کاٹ دو تو کاٹا گیا۔ اور پانچویں مرتبہ پھر لایا گیا تو فرمایا: اس کو قتل کر دو۔ پس ہم اس کو لے کر گئے، قتل کیا۔ اور گھسیٹ کر گڑھے میں پھینک دیا اور اوپر سے اس پر پتھر مارے۔'' (ابوداؤد)

شرح: ...ایک قول ہے کہ یہ حدیث ثابت نہیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ یہ منسوخ ہے، اب قتل نہ کیا جائے گا۔ اور تیسری بات یہ ہے کہ امت کا اجماع ہے کہ چور اگرچہ بار بار چوری کرے بھی تو اسے قتل نہ کیا جائے۔

(عون المعبود: ۴/ ۲۴۸)

تو چور کی سزا یہی ہے کہ پہلی بار چور چوری کرے تو اس کا دایاں ہاتھ کاٹا جائے، دوسری بار کرے تو اس کا بایاں پاؤں کاٹا جائے۔ تیسری بار بایاں ہاتھ کاٹا جائے چوتھی بار چوری کرے تو دایاں پاؤں کاٹا جائے۔

جو پھر بھی باز نہ آئے تو اس کی سزا قتل نہیں، حاکم وقت جو مناسب سمجھے اس سے روک تھام کر لے اور موزوں سزا کا بندوبست کرے۔ (تفہیم الاسلام: ۲/ ۶۳۰)

٥٤٢٨۔ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ أَقْطَعَ الْيَدِ

''عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد قاسم بن محمد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص یمن کا جس کا ہاتھ اور پاؤں کاٹا ہوا تھا

(٥٤٢٧)

(٥٤٢٨) موطا: ١٥٨١.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وَالرَّجُلِ قَدِمَ فَنَزَلَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَشَكَا إِلَيْهِ أَنَّ عَامِلَ الْيَمَنِ قَدْ ظَلَمَهُ فَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَيَقُولُ أَبُوبَكْرٍ وَأَبِيكَ مَا لَيْلُكَ بِلَيْلِ سَارِقٍ ثُمَّ إِنَّهُمْ فَقَدُوا عِقْدًا لِأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ امْرَأَةِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَطُوفُ مَعَهُمْ وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِمَنْ بَيَّتَ أَهْلَ هٰذَا الْبَيْتِ الصَّالِحِ فَوَجَدُوا الْحُلِيَّ عِنْدَ صَائِغٍ زَعَمَ أَنَّ الْأَقْطَعَ جَاءَهُ بِهِ فَاعْتَرَفَ بِهِ الْأَقْطَعُ أَوْ شَهِدَ عَلَيْهِ بِهِ فَأَمَرَ بِهِ أَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيقُ فَقُطِعَتْ يَدُهُ الْيُسْرَى وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللّٰهِ لَدُعَاؤُهُ عَلَى نَفْسِهِ أَشَدُّ عِنْدِي عَلَيْهِ مِنْ سَرِقَتِهِ. (رواه مالك، ١٥٨١)

مدینہ میں آیا اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر شکایت کی کہ یمن کے حاکم نے اس پر ظلم کیا ہے اور میرا ہاتھ کاٹا ہے۔ وہ رات کو نماز پڑھا کرتا تھا تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے تھے: تیرے باپ کو پیدا کرنے والے کی قسم! تیری رات چور کی رات کی مانند نہیں۔ پھر لوگوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیوی سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کا ہار گم پایا۔ وہ آدمی بھی لوگوں کے ساتھ مل کر تلاش کرتا رہا اور بددعا کرتا جارہا تھا کہ یا اللہ! تباہ کر اسے جس نے ایسے نیک گھرانے کی چوری کی۔ پھر وہ زیور سنار کے پاس پایا گیا تو اس نے کہا: اس کو وہ آدمی لایا ہے جس کا ہاتھ پاؤں کاٹا ہوا ہے یا سنار نے اس پر گواہ پیش کر دیے۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کا بایاں ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اور کہا: اللہ کی قسم! مجھے اس کا اپنی جان پر بددعا کرنا چوری سے زیادہ سخت معلوم ہوا۔'' (مالک)

شرح: اس آدمی کو چوری کی عادت تھی، اس لیے سزا یافتہ تھا، ایک ہاتھ اور پاؤں اسی سزا میں کٹوایا تھا۔ مگر جناب صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ تاثر دیا کہ یمن کے گورنر نے ظلم سے میرے ہاتھ، پاؤں کاٹ دیے ہیں۔ اور ظاہر کیا کہ میں رات کا کچھ حصہ نوافل میں گزارتا ہوں۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یقین کر لیا اور تصدیق فرمائی کہ تہجد پڑھتے ہوئے تم چوری نہیں کر سکتے۔ بعد میں آپ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کا ہار گم ہوا تو اس ٹنڈے نے اپنے نام نہاد تقویٰ کا اظہار کرتے ہوئے یہ دعا کی اس نیک خاندان کی جس نے بھی چوری کی ہے اللہ کی اس پر پکڑ آئے۔ یہی ہوا چوری پکڑی گئی اور یہی ٹنڈا چور نکلا۔ چونکہ یہ چوری نصاب کی قیمت کی تھی، سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اس کا یہ طریقہ بہت گراں گزرا کہ چوری تو چلو اس کی ذاتی برائی ہے مگر بددعا سے پتہ چلتا ہے کہ وہ کبیرہ گناہ کی پرواہ تک نہیں کرتا تھا۔ (شرح زرقانی: ۴/ ۱۵۹)

٥٤٢٩ــــ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ أَنَّ رَقِيقًا لِحَاطِبٍ سَرَقُوا نَاقَةً لِرَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ فَانْتَحَرُوهَا فَرُفِعَ ذٰلِكَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَمَرَ عُمَرُ كَثِيرَ بْنَ

''یحییٰ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ سیدنا حاطب رضی اللہ عنہ کے غلاموں نے مزینہ قبیلہ کے ایک مرد کی اونٹنی چرائی اور اس کو ذبح کر دیا۔ یہ معاملہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کثیر بن صلت رضی اللہ عنہ کو ان کے ہاتھ کاٹنے

(٥٤٢٩) موطا: ١٤٦٨۔ یہ کوتاہی کی وجہ سے کیا تھا ورنہ چپی ڈالنا درست نہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الصَّلْتِ أَنْ يَقْطَعَ أَيْدِيَهُمْ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ أَرَاكَ تُجِيعُهُمْ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ لَأُغَرِّمَنَّكَ غُرْمًا يَشُقُّ عَلَيْكَ ثُمَّ قَالَ لِلْمُزَنِيِّ كَمْ ثَمَنُ نَاقَتِكَ فَقَالَ الْمُزَنِيُّ قَدْ كُنْتُ وَاللّٰهِ أَمْنَعُهَا مِنْ أَرْبَعِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَقَالَ عُمَرُ أَعْطِهِ ثَمَانَ مِائَةِ دِرْهَمٍ. (رواه مالك ١٤٦٨)

کا حکم دیا اور حاطب رضی اللہ عنہ سے کہا: شائد تو ان کو بھوکا رکھتا ہوگا۔ اگر ایسا ہے تو اللہ کی قسم! میں تیرے اوپر ایسا تاوان ڈالوں گا جو تیرے اوپر بڑا شاق ہوگا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اونٹنی کے مالک سے پوچھا: اس کی قیمت کیا ہے؟ اس نے کہا: میں تو چار سو درہم پر دینے سے باز آیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کو آٹھ سو درہم دے دو۔" (مالک)

شرح: ان چوری کرنے والے غلاموں کو پکڑا گیا تو انہوں نے اعتراف کیا کہ ہم نے چوری کی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کثیر بن صلت بن معدیکرب کندی کو جو کہ ثقہ تابعی تھے صحابی نہ تھے، انہیں کہا: ان غلاموں کے ہاتھ کاٹ دو، جب یہ انہیں ہاتھ کاٹنے کے لیے لے گئے تو ان کے پیچھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا کہ ان کے ہاتھ نہ کاٹیں۔

وجہ یہ تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کثیر بن صلت بن معدیکرب کندی کو جو کہ ثقہ تابعی تھے صحابی نہ تھے، انہیں کہا۔ ان غلاموں کے ہاتھ کاٹ دو۔ جب یہ انہیں ہاتھ کاٹنے کے لیے لے گئے تو ان کے پیچھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تحقیق کی تو پتہ چلا کہ حاطب انہیں بھوکا رکھتے ہیں، کہا: حاطب میں تم پر چٹی ڈالتا ہوں کیونکہ تم نے انہیں بھوکا رکھا ہے اور تم نے انہیں چوری پر مجبور کیا ہے۔ لہٰذا یہ چٹی تم نے ادا کرنی ہے تم ان غلاموں کے مالک ہو۔

ویسے بھی حالات دیکھ کر قحط سالی کے دنوں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ کاٹنے کی سزا کو ملتوی کیا تھا، چھان بین کے بعد ہاتھ کاٹتے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حاطب سے دگنی قیمت اونٹوں کے مالک کو دلائی۔ (شرح زرقانی: ۴/ ۳۸)

٥٤٣٠ـ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدًا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ سَرَقَ وَهُوَ آبِقٌ فَأَرْسَلَ بِهِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ لِيَقْطَعَ يَدَهُ فَأَبَى سَعِيدٌ أَنْ يَقْطَعَ يَدَهُ وَقَالَ لَا تُقْطَعُ يَدُ الْآبِقِ السَّارِقِ إِذَا سَرَقَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فِي أَيِّ كِتَابِ اللّٰهِ وَجَدْتَ هٰذَا ثُمَّ أَمَرَ بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَقُطِعَتْ

"نافع کا بیان ہے کہ سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام نے چوری کی جبکہ وہ بھاگا ہوا تھا۔ پس اس کو امیر مدینہ سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس روانہ کیا تاکہ اس کا ہاتھ کاٹے۔ سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: بھاگنے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔ پس سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا تو نے یہ کس کتاب میں لکھا پایا ہے؟ پس ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حکم دیا اور اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔ اور عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے بھی اس پر عمل کیا ہے۔" (مالک)

(٥٤٣٠) موطا: ١٥٧٧

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

يَدُهُ﴿وَكَذَالِكَ قَضَى عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ﴾

(رواه مالك، ١٥٨٨)

شرح: ......سعید بن عاص رضی اللہ عنہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے مدینہ منورہ کے امیر تھے۔ان کا خیال تھا کہ بھاگا ہوا غلام چوری کرے تو اس پر حد نہیں لگائی جائے گی۔لیکن حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس پر بھی حد ہے۔پس سعید نے اس پر عمل کیا اور بھاگے ہوئے غلام پر حد لگائی۔(شرح زرقانی:۴/۱۵۶)

٥٤٣١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَاسَرَقَ الْعَبْدُ فَبِعْهُ وَلَوْ بِنَشٍّ. (رواه النسائي، ٤٩٨٠)

’’سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو غلام چوری کرے تو اس کو فروخت کر دو خواہ نصف اوقیہ پر ہی سہی۔(یعنی بیس درہم)‘‘(نسائی)

٥٤٣٢۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدًا مِنْ رَقِيْقِ الْخُمُسِ سَرَقَ مِنَ الْخُمُسِ فَرُفِعَ ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَقْطَعْهُ وَقَالَ مَالُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ سَرَقَ بَعْضُهُ بَعْضًا. (رواه إبن ماجة، ٢٥٩٠ بضعف)

’’سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ خمس کے غلاموں میں سے ایک غلام نے خمس سے کوئی چیز چوری کی تو اس کا معاملہ نبی کریم ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا۔پس آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ نہ کاٹا: بلکہ فرمایا: یہ اللہ کا مال ہے اور بعض نے بعض کو چرایا ہے۔‘‘(ابن ماجہ بضعف)

انتباہ: ......صحیح حدیث،قرآن اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طرز عمل سے غلام پر چوری کی حد لگانے کا ثبوت ہے۔جیسا کہ اوپر گزرا ہے۔(گوندلوی)

٥٤٣٣۔ عَنْ أَزْهَرَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْحَرَازِيِّ أَنَّ قَوْمًا مِنَ الْكَلَاعِيِّيْنَ سُرِقَ لَهُمْ مَتَاعٌ فَاتَّهَمُوْا أُنَاسًا مِنَ الْحَاكَةِ فَأَتَوُا النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ ﷺ فَحَبَسَهُمْ أَيَّامًا ثُمَّ خَلَّى سَبِيْلَهُمْ فَأَتَوُا النُّعْمَانَ فَقَالُوْا خَلَّيْتَ سَبِيْلَهُمْ بِغَيْرِ ضَرْبٍ وَلَا امْتِحَانٍ فَقَالَ النُّعْمَانُ مَا شِئْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ أَنْ أَضْرِبَهُمْ فَإِنْ

’’ازھر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ بنوکلاع کے لوگوں کا کچھ سامان چوری ہوا۔انہوں نے جولاہوں کے کچھ لوگوں کو متہم کیا اور ان کو پکڑ کر نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے پاس لے آئے۔انہوں نے چند ایام ان کو قید میں رکھا اور پھر چھوڑ دیا۔تو مدعی لوگ نعمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے: تم نے ان کو مار پٹائی اور آزمائش کرنے کے بغیر ہی چھوڑ دیا ہے۔سیدنا نعمان رضی اللہ عنہ نے کہا: جو تم چاہتے ہو وہ کرتے ہیں۔اگر تم چاہتے ہو تو میں ان کو مارتا ہوں۔

(٥٤٣١) نسائی: ٤٩٨٠۔ ضعیف، البانی: ٣٧١۔ ابوداؤد: ٤٤١٢۔ ابن ماجہ: ٢٥٨٩.

(٥٤٣٢) ابن ماجہ: ٢٥٩٠۔ ضعیف، البانی: ٥٦٤.

(٥٤٣٣) ابوداؤد: ٤٣٨٢۔ حسن، البانی: ٣٦٨٣۔ نسائی: ٤٨٧٤.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

خَــرَجَ مَتَــاعُـكُــمْ فَذَاكَ وَإِلَّا أَخَذْتُ مِنْ ظُهُـوْرِكُـمْ مِثْـلَ مَـا أَخَذْتُ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ فَـقَـالُـوْ هٰـذَا حُكْمُكَ فَقَالَ هٰذَا حُكْمُ اللّٰهِ وَحُكْمُ رَسُوْلِهِ ﷺ (رواه أبوداود ٤٣٨٢)

اگر تمہارا مال برآمد ہوگیا تو بہتر۔ ورنہ تمہاری پشت سے ان کی سزا کے برابر مواخذہ کروں گا۔ انہوں نے کہا یہ آپ کا فیصلہ ہے؟ انھوں نے کہا: یہ اللہ اور اس کے رسول کا حکم ہے۔'' (ابوداؤد)

شرح: ثابت ہوا چور کو قید کر سکتے ہیں اسے مار نہیں سکتے اگر کوئی مشکوک ہو ثابت نہ ہوا ہو کہ یہ چور ہے، جب ثابت ہو جائے یا دلائل مل جائیں تو اس کے بعد تو سختی کی جا سکتی ہے، اس سے پہلے نہیں، پہلے صرف روک کر تحقیق کی جا سکتی ہے۔ (عون المعبود: ۴/ ۲۳۵)

٥٤٣٤ـ عَـنْ أَبِـي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَـا أَبَـاذَرٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَـعْـدَيْكَ فَـقَـالَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا أَصَـابَ الـنَّـاسَ مَوْتٌ يَكُوْنُ الْبَيْتُ فِيْهِ بِالْوَصِيْفِ يَـعْـنِـى الْـقَـبْـرَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ أَوْ مَـاخَارَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ أَوْ قَـالَ تَـصْبِرْ قَالَ أَبُوْدَاوُدْ قَالَ حَمَّادُ بْنُ أَبِيْ سُـلَـيْـمَـانَ يُـقْـطَعُ النَّبَّاشُ لِأَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْمَيِّتِ بَيْتَهُ. (رواه أبوداود، ٤٤٠٩)

''سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے بلایا۔ میں نے لبیک کہا۔ فرمایا۔ تیرا کیا حال ہوگا؟ جب لوگوں کی بکثرت اموات ہوں گی اور ایک گھر یعنی قبر ایک غلام کی قیمت پر تیار ہوگی۔ میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول کو بہتر علم ہے یا جو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول پسند فرمائیں میں وہی کروں گا۔ فرمایا صبر سے کام لینا۔ حماد نے کہا: کفن چور کے ہاتھ قطع کرنے کا مسئلہ اس حدیث سے اخراج کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ وہ میت کے گھر میں داخل ہوتا ہے۔'' (ابوداؤد)

شرح: ......اگر چہ ایک قول یہ ہے کہ کفن چور کی سزا ہاتھ کاٹنا نہیں لیکن یہ موقف درست نہیں۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اسے میت کا گھر قرار دیا ہے۔ اگر کوئی کفن چراتا ہے، اس کی قیمت نصاب کو پہنچ جائے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔ (عون المعبود: ۴/ ۲۴۷) اس میں فتنوں میں صبر سے کام لینے، اللہ اور رسول اللہ ﷺ کو اختیار کرنے کی ترغیب ہے۔

٥٤٣٥ـ عَـنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يُغَرَّمُ صَاحِبُ سَرِقَةٍ إِذَا أُقِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ. (رواه النسائی ٤٩٨٤)

''عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب چور پر حد جاری کی جائے تو اس سے مسروقہ مال کا تاوان نہ لیا جائے گا۔'' (نسائی)

(٥٤٣٤) ابوداؤد: ٤٤٠٩ـ صحيح، النسائي: ٣٧٠٩ـ احمد: ٢٠٨١٨

(٥٤٣٥) سنن نسائي: ٤٩٨٤ـ ضعيف، الباني: ٣٧٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شرح: یہ حدیث تو ضعیف ہے، دلیل نہیں بن سکتی تاہم اس بارے میں تفصیل یہ ہے کہ چور پر دو حق عائد ہوتے ہیں (۱) خاص حق ہے کہ مسروقہ چیز بعینہ مل جائے، اگر تلف کر دے تو چور اس کی مثل دے یا قیمت دے۔ (۲) حق عام ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے جب اس پر چوری ثابت ہو جائے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے۔ اگر چور سے مال مسروقہ بعینہ پایا گیا ہے تو بالاتفاق وہ مال اس کے مالک کو واپس کیا جائے گا، ہاتھ کاٹنا اس میں رکاوٹ نہ ڈالے گا اگر وہ چور کے ہاں تلف ہو چکا ہو تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا موقف ہے کہ چور پر چٹی نہ ڈالی جائے گی ان کی دلیل یہی زیر شرح حدیث ہے مگر ضعیف ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ قیاس کرتے ہیں اگر چور مالدار ہو تو لوٹائے گا اگر تنگدست ہو تو نہیں لوٹائے گا، اس کا ہاتھ کاٹنا ہی کافی ہے۔ امام شافعی اور امام احمد رحمہ اللہ کا موقف ہے چور تنگدست ہو یا مالدار ہو، دونوں حق جاری ہوں گے۔ مال بھی لوٹائے گا اور ہاتھ بھی کاٹا جائے گا۔ اس کی دلیل اللہ کا یہ فرمان ہے:

﴿وَلَا تَأْكُلُوٓا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ﴾ (البقرة: ۱۸۸)

"اپنے مال آپس میں باطل طریقہ سے نہ کھاؤ۔"

یہ چوری باطل طریقہ ہے، اس لیے اسے مالک کو واپس کرنا ہے، ہاں یہ درست ہے زیادہ نہ لیا جائے یہ بھی ناجائز ہے تاہم اس پر چوری کی حد مقرر کر دی جائے۔ (تفہیم الاسلام: ۲/ ۶۲۶)

۵۴۳۶ـ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرِ بْنِ سِمَاكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قضى أنّه إذا وجدها في يد الرجل غير المتهم فإن شاء أخذها بما اشتراها وإن شاء اتبع سارقه وقضى بذلك أبو بكر وعمر. (رواه النسائي ۴۶۷۸)

"سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حکم دیا کہ جب مسروقہ مال اس آدمی کے پاس سے ملے جو متہم نہیں ہے تو مالک یا تو وہ قیمت دے کر خریدے جتنے کی اس نے خریدی ہے، یا چاہے تو چور سے وصول کرے۔ اور اسی کے مطابق فیصلہ دیا ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ نے۔" (یہ دو روایات نسائی کی ہیں۔)

شرح: اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ چور نے جو چیز چرائی تھی وہ کسی درست کردار آدمی کے پاس پائی گئی ہے، اس نے خریدی ہے، چوری میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔ اب اس چیز کے مالک کے لیے کیا طریقہ ہے جس کی چیز چرائی گئی ہے؟ ایک حدیث میں یہ ہے کہ وہ مالک اس چیز کا زیادہ حقدار ہے، آگے بیچنے والا جانے اور خریدنے والا جانے۔ زیادہ تر علمائے کرام کی یہی رائے ہے۔ (نسائی: ۴۶۸۵، کتاب البیوع، باب الرجل یبیع)

اور زیر شرح روایت سے حاصل ہوتا ہے کہ اگر مسروقہ یا غصب شدہ سامان کا مالک کسی سنجیدہ آدمی کے پاس اپنا مال پاتا ہے چور کے ہاتھ میں نہیں اگر چور کے ہاتھ میں پاتا ہے، پھر تو مالک ہی کا ہے۔ تو یہ مالک اختیار رکھتا ہے اگر چاہے تو اس خریدار نے جتنے میں خریدا ہے اتنے میں اسے خریدے یا پھر چور کے پیچھے پڑ جائے کہ میرا مال واپس کرو۔

(۵۴۳۶) نسائی: ۴۶۷۹ـ صحیح الاسناد: ۴۳۶۴ـ لیکن صحیح نام اسید بن ظہیر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگرچہ یہ مؤقف خلفائے راشدین کا بھی بیان ہوا ہے زیادہ مضبوط ایسی حدیث والا مؤقف ہے کہ آدمی جس کی چوری ہوئی ہے وہ اپنے سامان کو اس آدمی سے خرید لے۔ (التعلیقات السلفیہ ۲/ ۲۲۶)

یا پھر اگر مالک سامان چاہے تو اپنا مال قبضہ میں لے لے چور سے وہ خریدنے والا رقم وصول کر لے۔ دونوں احادیث میں سے جس پر چاہے عمل کرے۔ خلفاء کی تقویت کی وجہ سے خریدنے والے مؤقف کو راجح کہہ سکتے ہیں، جائز دونوں طرح ہے۔ (کوندلوی)

٥٤٣٧ـــ عَنْ عبدالرحمن بن مُحَيْرِيْزٍ قال سألت فضالة بن عبيد عن تعليق اليد في عنق السارق أمن السنة هو قال أتي رسول الله ﷺ بسارق فقطعت يده ثم أمر بها فعلقت في عنقه. (رواه الترمذي ١٤٤٧)

”عبدالرحمن بن محیریز کا بیان ہے کہ میں نے فضالہ بن عبید سے سوال کیا کہ چور کا ہاتھ کاٹ کر اس کی گردن میں لٹکانا مسنون ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا: نبی ﷺ کے پاس چور لایا گیا۔ اور آپ کے حکم سے اس کا ہاتھ کاٹ کر اس کی گردن میں معلق کیا گیا۔“ (ترمذی)

شرح: یہ روایت تو ضعیف ہے تاہم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے چور کا ہاتھ کاٹ کر اس کی گردن میں لٹکا دیا تھا۔

اس میں چور اور دوسروں کے لیے عبرت ہو جاتی ہے کہ اگر اس ہاتھ نے خیانت کا ارتکاب کیا ہے تو کتنی اہانت اٹھائی ہے، حالانکہ یہ اس جرم کے ارتکاب سے پہلے بہت قیمتی تھا۔ آج اس کمینی حرکت کی بدولت، میرے وجود سے الگ کر دیا گیا ہے۔ (عون المعبود ۴/ ۲۲۸)

٥٤٣٨ـــ عَنْ بُسْرِ بْنِ أَبِي أَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لا تقطع الأيدي في السفر (رواه النسائي ٤٩٧٩)

”بسر بن أبي ارطاة بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: سفر میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔“ (نسائی)

تشریح: اصل یہی ہے کہ اللہ کی حدود کو نافذ کیا جائے خواہ وہ سفر میں ہو یا غیر سفر میں ہو، جہاد کا سفر ہو یا غیر جہاد کا سفر ہو، قریبی ہو یا بڑا ہو یا دور والا ہو سب پر حد لگائی جائے۔ دونوں میں مطابقت یہ ہے کہ اگر دشمنوں پر برا اثر پڑے یا کوئی ایسی حکمت ہو تو پھر سزا کو مؤخر کیا جا سکتا ہے۔ ختم نہیں کیا جا سکتا۔ سفری جگہ بدل لی جائے، وہاں حد لگا دی جائے۔ (عون المعبود ۴/ ۲۴۶)

٥٤٣٩ـــ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلَيْنِ شَهِدا

”امام شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ دو انسانوں نے ایک آدمی

(٥٤٣٧) ترمذی: ١٤٤٧۔ ضعیف، البانی: ٤٤٠۔ نسائی: ٥٩٨٤۔ ابن ماجہ: ٢٥٧٠۔ احمد: ١٣٤٦٨۔ دارمی: ٢٣١١

(٥٤٣٨) نسائی: ٤٩٧٩۔ صحیح، البانی: ٤٦١٠۔ ترمذی: ١٤٥٠۔ ابوداود: ٤٤٠٨۔ احمد: ١٧١٧٤۔ دارمی: ٢٤٩٢

(٥٤٣٩) بخاری تعلیقاً

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

عَـلَـى رَجُلٍ أَنَّهُ سَرَقَ فَقَطَعَهُ عَلِيٌّ ثُمَّ جَاءَ بِـآخَـرَ وَقَـالَا أَخْـطَـأْنَـا فَأَبْطَلَ شَهَادَتَهُمَا وَأُخِـذَا بِـدِيَةِ الأَوَّلِ وَقَالَ لَوْعَلِمْتُ أَنَّكُمَا تَعَمَّدْتُمَا لَقَطَعْتُكُمَا . (للبخاري تعليقا.)

پر چوری کی گواہی دی۔تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ پھر وہ ایک دوسرا آدمی پکڑ کر لائے کہ شہادت میں ہم سے خطا ہوئی ہے۔ دراصل چور یہ شخص ہے۔سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان کی شہادت باطل کر دی، اور ان دونوں سے پہلے کو دیت لے کر دے دی۔ اور کہا: اگر مجھے علم ہوتا کہ تم نے عمداً پہلے پر جھوٹی گواہی دی ہے تو میں تمہارے ہاتھ کاٹ دیتا۔)‘‘ (بخاری تعلیقاً)

انتباہ: ......ثابت ہوا کہ اگر دو گواہ کسی پر چوری کا الزام لگائیں تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اگر پتہ چل جائے کہ انہوں نے قصداً غلط بیانی کی ہے تو گواہوں کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں جو قصاص بن جائے گا۔ اگر قصداً ایسا نہ کیا ہو تو ان سے ہاتھ کی دیت لی جائے اور آئندہ ان کی شہادت بے کار قرار دے دی جائے۔ (گوندلوی)

حد شرب الخمر

شراب پینے کی حد کا بیان

٥٤٤٠ـعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ضَـرَبَ فِي الْخَمْرِبِالْجَرِيْدِ وَالنِّعَالِ وَجَلَدَ أَبُوْبَكْرٍأَرْبَعِيْنَ . (رواه البخاري، ٦٧٧٣)

’’سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے شراب پینے پر کھجور کی شاخ اور جوتوں سے شرابی کو مارا جبکہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگائے۔‘‘ (بخاری)

٥٤٤١ـعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِـرَجُلٍ قَدْ شَـرِبَ الْـخَـمْرَ فَجَلَدَهُ بِـجَرِيْدَتَيْنِ نَحْوَأَرْبَعِيْنَ قَالَ وَفَعَلَهُ أَبُوْبَكْرٍ فَـلَـمَّـا كَـانَ عُـمَـرُ اسْتَشَـارَ الـنَّـاسَ فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ أَخَفَّ الْحُدُوْدِ ثَمَانِيْنَ فَأَمَرَ بِهِ عُمَرُ . (رواه مسلم، ١٧٠)

’’سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک ایسا مرد لایا گیا کہ جس نے شراب پی تھی۔ پس کھجور کی دو شاخوں سے چالیس درے لگائے۔ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی ایسے ہی کیا۔ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مشورہ کیا۔ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: تمام حدود میں سے چھوٹی حد اسی (٨٠) درے ہے۔ پس عمر رضی اللہ عنہ نے اسی درے مارنے کا حکم نافذ کر دیا۔‘‘ (مسلم)

٥٤٤٢ـعَنْ ثَوْرِبْنِ زَيْدٍ الدِّيْلِيِّ أَنَّ عُمَرَبْنَ

’’ثور بن زید سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے شراب کی حد

(٥٤٤٠) بخاری: ٦٧٧٣ـ مسلم: ١٧٠٦ـ ترمذی: ١٤٤٣ـ ابوداؤد: ٤٤٧٩ـ ابن ماجه: ٢٥٧٠ـ احمد: ١٣٤٦٨ـ دارمی: ٢٣١١.

(٥٤٤١) مسلم: ١٧٠٦.

(٥٤٤٢) موطا: ١٥/٨.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

الخطّاب استشار في الخمر يشربها الرّجلُ فقال له عليّ بن أبي طالبٍ نرى أن تجلده ثمانين فإنّه إذا شرب سكر وإذا سكر هذى وإذا هذى افترى أو كما قال فجلد عمرُ في الخمر ثمانين. (رواه مالك، ١٥٨٨)

کے متعلق مشورہ طلب کیا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میری رائے ہے کہ اسی درے متعین کر دو۔ شرابی جب پیتا ہے تو نشے میں آتا ہے۔ نشے میں آتا ہے تو بے ہودہ باتیں کرتا ہے۔ بے ہودہ باتیں کرتا ہے تو بہتان تراشتا ہے۔ پس عمر رضی اللہ عنہ نے اسی درے مارنے شروع کر دیے۔'' (مالک)

٥٤٤٣۔ عن عبدالله بن عبدالرّحمن بن الأزهر عن أبيه قال أتي النّبيّ ﷺ بشاربٍ وهو بحنينٍ فحثى في وجهه التّراب ثمّ أمر أصحابه فضربوه بنعالهم وما كان في أيديهم حتى قال لهم ارفعوا فرفعوا فتوفّي رسول الله ﷺ ثمّ جلد أبو بكرٍ في الخمر أربعين ثمّ جلد عمر أربعين صدرًا من إمارته ثمّ جلد ثمانين في آخر خلافته ثمّ جلد عثمان الحدّين كليهما ثمانين وأربعين ثمّ أثبت معاوية الحدّ ثمانين. (رواه أبو داود ٤٤٨٨)

''سیدنا عبدالرحمن بن ازہر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کے پاس ایک شرابی لایا گیا جب کہ آپ ﷺ مقام حنین میں تھے۔ آپ ﷺ نے اس کے منہ میں مٹی ڈالی اور اپنے اصحاب کو حکم دیا تو انہوں نے اپنے جوتوں اور جو کچھ ان کے ہاتھوں میں تھا اس سے مارنا شروع کر دیا، یہاں تک کہ انھیں رکنے کا حکم دیا تو وہ رک گئے۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو انھوں نے شراب کی حد چالیس درے لگائی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے ابتدائی دور میں چالیس ہی درے حد لگائی، پھر آخری دور میں اسی درے سزا دی۔ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ دونوں حدود استعمال کیں۔ پھر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسی درے مارے اور اس پر عمل درآمد محکم کر دیا۔'' (ابوداؤد)

شرح: شراب کی حد سب سے ہلکی ہے۔ نبی ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ تک چالیس کوڑے اور ٹھینیاں مارا کرتے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مشورے، قرآن پاک اور احادیث سے اخذ کر کے اسی کوڑے سزا مقرر کی۔ اس وقت سے آج تک اسی پر اتفاق ہے۔ اب شرابی کی حد اسی کوڑے ہے۔ اور اس کو حصوں میں تقسیم نہ کیا جائے گا ایک ہی دفعہ لگائے جائیں گے۔ (تفہیم الاسلام: ٢/٦٣٣)

٥٤٤٤۔ عن معاوية قال قال رسول الله ﷺ من شرب الخمر فاجلدوه فإن عاد في

''سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے شراب پی اس کو درے مارو۔ اگر چوتھی بار اعادہ

(٥٤٤٣) ابوداؤد: ٤٤٨٨۔ صحیح النسائی: ٣٠٦٧۔ احمد: ١٨٦٠٣

(٥٤٤٤) ترمذی: [illegible] ی: ١١٦٩۔ ابوداؤد: ٤٤٨٢۔ ابن ماجه: ٢٥٧٣۔ احمد: ١٦٤١٧

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ. (رواه الترمذي، ١٤٤٤)

کرے تو اس کو قتل کر دو۔" (ترمذی)

٥٤٤٥ـ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَإِنْ عَادَ فَاجْلِدُوْهُ فَإِنْ عَادَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ فَأُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَجَلَدَ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ فَجَلَدَهُ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ فَجَلَدَهُ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ فَجَلَدَهُ وَرَفَعَ الْقَتْلَ وَكَانَتْ رُخْصَةً. (رواه أبو داود، ٤٤٨٥)

"قبیصہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے شراب پی تو اس کو درے مارو۔ وہ اعادہ کرے تو پھر مارو۔ پھر اعادہ کرے تو پھر تیسری بار قتل کر دو یا چوتھی بار۔ اس کے بعد آپ ﷺ کے پاس شرابی لایا گیا تو اس کو درے مروائے۔ اور چوتھی مرتبہ وہ لایا گیا تو درے ہی لگائے۔ اور قتل کا حکم اٹھا دیا جبکہ پہلے اجازت تھی۔" (ابوداود)

شرح:...... ایک حدیث حکم دے رہی ہے کہ شرابی کو چوتھی مرتبہ حد کی بجائے قتل کر دو۔ دوسری سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے شرابی کو چوتھی مرتبہ شراب پینے کے جرم کے باوجود قتل نہیں کیا تھا۔

ان کی مطابقت کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ جس میں چوتھی مرتبہ شرابی کو چھوڑنے کا آتا ہے کہ صرف حد لگائی تھی، قتل نہیں کیا تھا، یہ ضعیف ہے، کوئی ٹکراؤ نہیں۔ کیونکہ اسے قتل کرنے کا حکم ہے۔ اس بارے میں علامہ صدیق الحسن خاں صاحب رحمہ اللہ کا موقف یہ ہے کہ شرابی سے قتل کی سزا نبی ﷺ کے فعل سے منسوخ ہو چکی ہے۔ (الروضۃ الندیۃ: ۲/۲۱۴) یہ قتل کی سزا بطور وعید ہے۔

علامہ شمس الحق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس میں واضح دلیل ہے کہ چوتھی مرتبہ شراب پینے والے کی سزا قتل منسوخ ہے بشرطیکہ یہ ابوداؤد والی حدیث ثابت ہو۔ (عون المعبود: ۴/۲۸۲)

راقم کہتا ہے یہ اگر نہ بھی ثابت ہو۔ (بخاری: ۶۷۸۰، کتاب الحدود، باب ما یکرہ من لعن اشارب الخمر) میں حمار نامی آدمی والی روایت بھی اس کی تائید کرتی ہے کہ شرابی کو بار بار لایا گیا تو آپ ﷺ نے اسے قتل نہ کیا تھا۔ کوڑے ہی مارے تھے۔

جمہور علماء اس کے منسوخ ہونے کے ہی قائل ہیں۔ (حاشیہ ترمذی للسیوطی)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کا نظریہ یہ ہے کہ یہ قتل والا حکم منسوخ نہیں۔ (فتح الباری: ۶/ ۳۲۵)

شیخ احمد شاکر مصری رحمہ اللہ (تعلیق المسند: ۹/۵۲) میں حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے تہذیب السنن: ۶/ ۲۳۷ میں، ابن حزم رحمہ اللہ نے محلی: ۱۱/ ۳۶۵ میں اور شوکانی رحمہ اللہ نے نیل: ۷/۱۲۴ میں منسوخ نہ ہونے کو ہی راجح قرار دیا ہے۔

راقم کے نزدیک راجح بات یہی ہے کہ منسوخ نہ بھی ہو اس حکم پر نبی اکرم ﷺ نے عمل نہیں کیا کہ چار مرتبہ کے بعد شرابی کو قتل کیا ہو۔

(٥٤٤٥) ابو داؤد: ٤٤٨٥ـ ضعيف مرسل، الباني: ٩٦٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن قیم رحمہ اللہ والی بات زیادہ مناسب ہے، اور دونوں احادیث میں مطابقت بھی ہو جاتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ شرابی جو چوتھی مرتبہ شراب کے جرم میں گرفتار ہو تو اگر باز نہ آئے اور زیادہ ہی شراب نوشی والے فساد کا باعث ہو جائیں حد سے باز نہ آئیں تو حاکم وقت انہیں قتل کی سزا بھی دے سکتا ہے یہ حد نہیں حد اسی کوڑے ہی ہے۔ یہ تعزیر ہے یہی موقف امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا ہے۔ (تہذیب السنن ۶/ ۲۳۸۔ فتاویٰ ابن تیمیہ: ۴/ ۲۵۵)

٥٤٤٦ـــ عن السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ إِنِّي وَجَدْتُ مِنْ فُلَانٍ رِيْحَ شَرَابٍ فَزَعَمَ أَنَّهُ شَرِبَ الطِّلَاءَ وَأَنَا سَائِلٌ عَمَّا شَرِبَ فَإِنْ كَانَ يُسْكِرُ جَلَدْتُهُ فَجَلَدَهُ عُمَرُ الْحَدَّ تَامًّا (رواه مالك، ١٥٨٧)

”سائب بن یزید رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے اور کہا: میں نے فلاں سے شراب کی بدبو محسوس کی ہے (مراد ان کا اپنا بیٹا عبداللہ تھا)۔ اور اس نے گمان کیا ہے کہ اس نے طلاء پیا ہے۔ (انگور کے شیرے کو اتنا پکانا کہ وہ گاڑھا ہو جائے اسے طلاء کہتے ہیں) اور میں اس کے بارے میں پوچھتا ہوں۔ اگر وہ نشہ آور ثابت ہوا تو اس بیٹے کو حد لگاؤں گا پھر عمر رضی اللہ عنہ نے پوری حد لگائی۔“ (مالک)

شرح: ثابت ہوا حد سے پہلے تحقیق کر لیں۔ اگر ثابت ہو جائے کہ نشہ آور چیز ہے اگرچہ وہ چیز ہے جسے بطور نشہ نہیں پیا جاتا اور جب پی لی تو نشہ بھی نہیں ہوا جیسا کہ شیرا وغیرہ ہے تو پھر تو درست ہے اگر اس میں نشہ پیدا ہو چکا ہے پھر کوئی اسے پیتا ہے تو اسے پورے اسی کوڑے حد لگائی جائے گی خواہ پینے سے اسے نشہ ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔ (شرح زرقانی ۴/ ۱۶۶)

٥٤٤٧ـــ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيذُ الَّذِي يَشْرَبُهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَدْ خُلِّلَ وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى صِحَّةِ هَذَا حَدِيثُ السَّائِبِ (رواه النسائي، ٥٧٠٧)

”نسائی نے عتبہ بن فرقد سے نقل کیا ہے کہ وہ نبیذ جس کو عمر رضی اللہ عنہ پیتے تھے وہ سرکہ بن گیا تھا۔ اس بات کی صحت پر سائب کی مذکورہ حدیث دلالت کرتی ہے۔“ (نسائی)

شرح: اصل میں نبیذ جائز ہے۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی پیتے تھے مگر جب اس میں نشہ پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا تو پھر اسے انڈیل دیتے تھے۔ اس روایت سے یہ ثابت نہیں ہوتا جیسا کہ احناف کا مسلک ہے کہ شراب کی حیثیت بدل جائے تو پھر جائز ہے ایسا ہرگز نہیں، نبیذ کے سرکہ بن جانے سے اس میں نشہ پیدا نہیں ہوتا، اس لیے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے نہیں پیا تھا۔ (التعلیقات: ۲/ ۳۳۲)

(٥٤٤٦) موطا: ١٥٨٧۔

(٥٤٤٧) نسائی: ٥٧٠٧۔ صحیح الاسناد، البانی: ٥٢٦٥۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

٥٤٤٨ـ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ أَبُوْ سَاسَانَ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَأُتِيَ بِالْوَلِيْدِ قَدْ صَلَّى الصُّبْحَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ أَزِيْدُكُمْ فَشَهِدَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا حُمْرَانُ أَنَّهُ شَرِبَ الْخَمْرَ وَشَهِدَ آخَرُ أَنَّهُ رَآهُ يَتَقَيَّأُ فَقَالَ عُثْمَانُ إِنَّهُ لَمْ يَتَقَيَّأْ حَتَّى شَرِبَهَا فَقَالَ يَا عَلِيُّ قُمْ فَاجْلِدْهُ فَقَالَ عَلِيٌّ قُمْ يَا حَسَنُ فَاجْلِدْهُ فَقَالَ الْحَسَنُ وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَّهَا فَكَأَنَّهُ وَجَدَ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ قُمْ فَاجْلِدْهُ فَجَلَدَهُ وَعَلِيٌّ يَعُدُّ حَتَّى بَلَغَ أَرْبَعِيْنَ فَقَالَ أَمْسِكْ ثُمَّ قَالَ جَلَدَ النَّبِيُّ ﷺ أَرْبَعِيْنَ وَجَلَدَ أَبُوْ بَكْرٍ أَرْبَعِيْنَ وَعُمَرُ ثَمَانِيْنَ وَكُلٌّ سُنَّةٌ وَهٰذَا أَحَبُّ إِلَيَّ.
(رواه مسلم، ١٧٠٧)

”حصین بن منذر نے بیان کیا کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ولید لایا گیا تو میں وہاں موجود تھا۔ اس نے فجر کی نماز دو رکعات پڑھا کر کہا میں تمہیں زیادہ نہ پڑھا دوں؟ تو دو آدمیوں نے اس پر شراب پینے کی گواہی دی۔ ایک ان میں سے حمران تھا اس نے گواہی دی کہ ولید نے شراب پی ہے۔ اور دوسرے نے گواہی دی کہ میں نے اسے قے کرتے دیکھا ہے۔ پس سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: قے تب ہی کی ہے، جب اس نے شراب پی ہے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ! اٹھ کر حد لگا دو۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اے حسن رضی اللہ عنہ! تم حد لگاؤ۔ تو حسن رضی اللہ عنہم اجمعین نے کہا! خلافت کے گرم کام بھی وہ کرے جو اس کی ٹھنڈک سے لطف اندوز ہو رہا ہے۔ تو گویا علی رضی اللہ عنہ نے حسن رضی اللہ عنہ پر غصہ کیا۔ پھر علی رضی اللہ عنہ نے کہا: سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ! تم اٹھ کر حد لگاؤ۔ تو انھوں نے درے مارے۔ علی رضی اللہ عنہ شمار کرتے گئے جب چالیس مار چکا تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ٹھہر جا۔ پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا۔ نبی ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس درے مارے ہیں۔ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسی درے مارے ہیں جبکہ ہر ایک عمل سنت ہے۔ اور یہ مجھے زیادہ پسند ہے۔“ (مسلم)

شرح: ... اس حدیث سے ایک تو یہ ثابت ہوا کہ جو شراب کی قے کرے یہ شراب پینے کی واضح علامت ہے، اس میں حد لگائی جائے گی۔

اور جو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا تھا وہی حد لگائے جو اس کی ٹھنڈک اور گرامی کا ذمہ دار ہے۔ مراد یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ چونکہ خلیفہ ہیں وہ خود ہی یہ سزا دیں۔ جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی عزت و تکریم کے پیش نظر انہیں حد لگانے کا کہا تھا۔ پھر انہوں نے اپنی نگرانی میں یہ سزا مکمل کروائی، چالیس کوڑوں کے بعد جلاد کو روک دیا کہ یہ نبی اکرم ﷺ کے طریقہ پر عمل ہے۔ یہی مجھے زیادہ پسند ہے۔ اگرچہ اسی کوڑوں والی سزا بھی درست ہے۔ خلاف سنت نہیں اس پر بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے لے کر، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تک عمل ہو رہا ہے۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجماع

(٥٤٤٨) مسلم: ١٧٠٧ـ ابو داؤد: ٤٤٨١ـ ابن ماجه: ٢٥٧١ـ احمد: ١٢٣٤ـ دارمی: ٢٣١٢.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سے ثابت ہے بلکہ آج کے دور میں اس کی زیادہ ترجیح ہے۔ (عون المعبود ۴/ ۲۷۹)

٥٤٤٩۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَقِتْ فِي الخَمرِ حدًّا وقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شرب رجل فسكر فلقي يميل في الفج فانطلق به الى النبي ﷺ فلما حاذى بدار العباس انفلت فدخل على العباس فالتزمه فذكر ذلك للنبي ﷺ فضحك وقال أفعلها ولم يأمر فيه بشيء. (رواه ابوداود، ٤٤٧٦)

"سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے شراب کی حد میں درے مارنے کی تعداد مقرر نہیں کی تھی۔ نیز بیان کیا کہ ایک آدمی نے شراب پی اور نشے میں آ کر راستے پر جھومتا پھرتا تھا۔ اس کو پکڑ کر نبی ﷺ کے پاس لایا گیا۔ جب وہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کے پاس آیا تو ہاتھوں سے نکل گیا۔ اور گھر میں جا کر عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ چمٹ گیا۔ تو لوگوں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا۔ تو آپ ﷺ ہنس دیے اور فرمایا: کیا اس نے ایسا کیا ہے؟ اس کے متعلق کوئی حکم نہیں دیا۔" (ابوداؤد)

شرح: اس حدیث کی سند پر تنقید ہے بصورت صحت سند یہ مطلب نہیں کہ شراب میں معین حد نہیں۔ یعنی کسی کو چالیس کوڑے، کسی کو اسی کوڑے لگا دیتے یا کسی دوسری چیز سے مارتے، سزا شرابی کو دیتے تھے، مشورہ صحابہ سے، فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے بعد میں اسی کوڑے سزا متعین کی۔ (عون المعبود ۴/ ۲۷۷)

٥٤٥٠۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رضي الله عنه قَالَ مَا كُنْتُ لِأُقِيْمَ حَدًّا عَلَى أَحَدٍ فَيَمُوْتَ فَأَجِدُ فِي نَفْسِي إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ لَوْ مَاتَ وَدَيْتُهُ وَذٰلِكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَسُنَّهُ. (رواه البخاري، ٦٧٧٨)

"سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے: کسی مجرم پر میں حد لگاؤں۔ وہ مر جائے تو میں اپنے دل میں کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ البتہ اگر شرابی پر حد جاری کرنے سے وہ مر جائے تو میں اس کی دیت ادا کروں گا۔ اس لیے کہ نبی ﷺ نے کوئی سزا متعین نہیں قرار دی ہے۔" (بخاری)

شرح: ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شرابی پر حد لگانے اور موت واقع ہونے کی صورت میں دیت دینے کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اسے جاری نہیں کیا، سنت نہیں بنایا۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ کوڑے وغیرہ مارنے سنت نہیں بلکہ یہ ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جوتے اور ٹہنیوں کے ساتھ شرابی کو مارا تھا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے لگائے تھے اور دونوں طریقوں کو سنت کہا ہے جو اوپر بیان ہوا ہے۔

مطلب یہ تھا جس طرح تہمت وغیرہ کی با قاعدہ حد ہے اس طرح شرابی کی نہیں ہے۔ وگرنہ سزا دینا تو آپ ﷺ سے ثابت ہے۔

(٥٤٤٩) ابوداؤد: ٤٤٧٦۔ ضعیف الباني: ٩٦٦۔ احمد: ٢٩٥٧۔

(٥٤٥٠) بخاری: ٦٧٧٨۔ مسلم: ١٧٠٧۔ ابوداؤد: ٤٤٨٦۔ ابن ماجہ: ٢٥٦٩۔ احمد: ١٠٨٧۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور دیت دینے کا اس لیے کہا تھا کہ شرابی اگر اس حد میں مر جائے تو یہ قتل خطا میں آتا ہے اور قتل خطا کی دیت لازمی ہے، جبکہ زنا وغیرہ کی حد میں جو کوڑے ہیں ان کی تکلیف سے کوئی مرتا ہے تو اس پر دیت نہیں۔

شرابی کی سزا چونکہ تعزیر ہے لہٰذا شرابی پر تعزیر لگاتے اگر یہ امام سے غلطی ہوئی اور وہ مر جائے تو حکمران بیت المال سے دیت دے گا۔ (تفہیم الاسلام ۲/ ۶۴۵)

٥٤٥١ــ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ حَدِّ الْعَبْدِ فِي الْخَمْرِ فَقَالَ بَلَغَنِي أَنَّ عَلَيْهِ نِصْفَ حَدِّ الْحُرِّفِي الْخَمْرِ وَأَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَعَبْدَاللهِ بْنَ عُمَرَقَدْ جَلَدُوا عَبِيْدَهُمْ نِصْفَ حَدِّالْحُرِّفِي الْخَمْرِ . (رواه مالك، ١٥٨٩)

''ابن شہاب رحمہ اللہ سے غلام پر شراب کی حد کا سوال کیا گیا تو اس نے کہا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ اس پر آزاد شرابی کی حد کا نصف ہے۔ عمر وعثمان اور ابن عمر رضی اللہ عنہم اپنے غلاموں پر شراب پینے کی صورت میں آزاد شرابی کی حد کا نصف نافذ کرتے تھے۔'' (مالک)

شرح:...... چونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ﴾ (النسآء: ٢٥) ''پس ان پر آزاد کی بہ نسبت آدھی سزا ہے۔''

اس لیے غلام کی حد شراب نوشی کی صورت میں چالیس کوڑے ہے کیونکہ آزاد کی اسی کوڑے ہے۔ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما نے بھی چالیس کوڑے ہی غلاموں کو لگائے تھے۔ (شرح زرقانی: ۴/ ۱۶۷)

٥٤٥٢ــ عَنْ سَعِيْدِبْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ غَرَّبَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَبِيْعَةَ بْنَ أُمَيَّةَ فِي الْخَمْرِ إِلَى خَيْبَرَ فَلَحِقَ بِهِرَقْلَ فَتَنَصَّرَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَا أُغَرِّبُ بَعْدَهُ مُسْلِمًا . (رواه النسائي ٥٦٧٦)

''سعید ابن مسیب نے فرمایا: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ربیعہ بن امیہ کو شراب کی سزا میں خیبر کی طرف جلا وطن کر دیا تو وہ بھاگ کر ہر قل سے جا ملا اور عیسائیت اختیار کی۔ پس عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کے بعد کسی مسلمان کو جلا وطن نہیں کروں گا۔'' (نسائی)

شرح: ...... دراصل شرابی کو جلا وطن کرنا، اس کی سزا کا حصہ نہیں یہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنی کسی وقتی مصلحت کے تحت کیا تھا۔ جب یہ عیسائیوں سے مل گیا تو کہا: آئندہ ایسا نہ کروں گا شرابی ناجائز فائدہ اٹھاتا ہے۔

اس کا مطلب یہ نہیں کہ جس جرم کی سزا جلا وطنی ہے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق بھی یہ کہا تھا قطعاً ایسا نہیں زنا میں تو جلا وطنی، سزا کا حصہ ہے وہاں اسے نافذ کرنا ہوگا۔ (التعلیقات السلفیہ: ۲/ ۳۳۰)

٥٤٥٣ــ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلًا

''سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں

(٥٤٥١) موطا: ١٥٨٩.
(٥٤٥٢) نسائی: ٥٦٧٦۔ ضعیف الاسناد: ٤٣٦.
(٥٤٥٣) بخاری: ٦٧٨٠.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ اسْمُهُ عَبْدَاللّٰهِ وَكَانَ يُلَقَّبُ حِمَارًا وَكَانَ يُضْحِكُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ فَأُتِيَ بِهِ يَوْمًا فَأَمَرَبِهِ فَجُلِدَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اللّٰهُمَّ الْعَنْهُ مَا أَكْثَرَمَا يُؤْتَى بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَاتَلْعَنُوْهُ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ إِلَّا أَنَّهُ يحبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ (رواه البخاري. ٦٧٨٠)

ایک عبداللہ نام کا آدمی تھا جس کا لقب حمار تھا۔ کبھی وہ آنحضرت ﷺ کو ہنسایا کرتا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے اس کو شراب کی حد بھی ماری تھی۔ پھر وہ پکڑ کر لایا گیا تو آپ ﷺ نے اس کو پھر حد مارنے کا حکم دیا۔ اور اس کو درے مارے گئے۔ لوگوں میں سے کسی نے کہا: یا اللہ! اس پر لعنت کر کتنی بار اس کو لایا گیا ہے۔ پس نبی ﷺ نے فرمایا: اس کو لعنت نہ کرو۔ اللہ کی قسم! میں اس کے بارے میں صرف یہ جانتا ہوں کہ یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔'' (بخاری)

٥٤٥٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْشَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوْهُ قَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ بَكِّتُوْهُ فَأَقْبَلُوْا عَلَيْهِ يَقُوْلُوْنَ مَااتَّقَيْتَ اللّٰهَ مَا خَشِيْتَ اللّٰهَ مَا اسْتَحْيَيْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ أَخْزَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاتَقُوْلُوْا هٰكَذَا لَاتُعِيْنُوْا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ وَلٰكِنْ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ أَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ. (رواه أبوداود، ٤٤٧٧)

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی تھی۔ آپ ﷺ نے حد مارنے کا حکم دیا تو ہم میں سے کوئی ہاتھ سے مارتا، کوئی جوتے سے، اور کوئی کپڑے سے۔ پھر فرمایا: کہ اس کو ملامت کرو۔ پس ہم اس کی طرف متوجہ ہوئے اور کہتے: اللہ سے تجھے ڈر نہ آیا، تجھے خوف خدا نہیں ہے، کیا تو رسول اللہ ﷺ سے شرم نہیں کرتا؟ پھر جب وہ جانے لگا تو لوگوں میں سے کسی نے کہا: تجھے اللہ رسوا کرے! پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسا مت کہو اس کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو مگر یہ کہو یا اللہ! اس پر رحم کر، اس کو معاف فرما۔'' (بخاری)

٥٤٥٥۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، رَفَعَهُ: مَنْ جَلَدَ حَدًّا فِي غَيْرِ حَدٍّ فَهُوَ مِنَ الْمُعْتَدِيْنَ. (رواه الطبراني في الكبير بخفي)

''سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی انسان پر غیر حد والے گناہ میں حد لگائی تو وہ حد سے بڑھنے والوں میں شمار ہوگا۔''

(٥٤٥٤) ابوداؤد: ٤٤٧٧۔ صحیح النسائی: ٣٧٥٨۔ بخاری: ٦٧٨١۔ احمد: ٧٩٢٦.

(٥٤٥٥) طبرانی کبیر، وفیہ محمد بن الحسین القصاص، والولید بن عثمان حال مسعر لم اعرفهما و بقیة رجاله ثقات. ھیثمی: ١٠٦٩٢

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شرح: ......اس کے لیے بددعا سے اس لیے روکا تھا کہ شیطان اس طرح شراب نوشی سے انسان کو نافرمانی میں ڈالنا چاہتا ہے، تاکہ اس کی رسوائی ہو اس طرح تم جب کہو گے اللہ تجھے رسوا کرے تو گویا تم شیطان سے تعاون کر رہے ہو۔ یا اس طرح یہ ضد میں آ سکتا ہے اور مزید گمراہی میں جا سکتا ہے۔ بلکہ اس کے لیے دعا کرو اور سزا نافذ کرو۔

ویسے آپ ﷺ نے شرابی پر لعنت کی ہے۔ یہاں ثابت ہوا متعین کر کے کسی پر لعنت کرنا جائز نہیں۔ اور حد جتنی ہو اسی پر عمل کیا جائے زیادتی نہ کی جائے۔ (عون المعبود: ۴/ ۲۷۷)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

كتاب الأطعمة
کھانوں کا بیان

آلات الطعام وآداب الأكل من تسمية وغسل باليمين والاكل مما يلي واللعق وغير ذلك

کھانے کے برتن، آداب۔ بسم اللہ کہنا، دائیں ہاتھ سے کھانا ہاتھ دھونا، سامنے سے کھانا، انگلیاں چاٹنے وغیرہ کا بیان

٥٤٥٦۔ عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ لَمْ يَأْكُلِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خِوَانٍ حَتَّى مَاتَ وَمَا أَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتَّى مَاتَ. (رواه البخاري ٦٤٥٠)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے نبی کریم ﷺ نے کبھی بھی دستر خوان پر کھانا نہیں کھایا، یہاں تک کہ وفات پا گئے۔ اور آپ ﷺ نے چھنے ہوئے آٹے کی روٹی تادم وفات نہیں کھائی۔'' (بخاری)

٥٤٥٧۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَكَلَ عَلَى سُكُرُّجَةٍ قَطُّ وَلَا خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ قَطُّ وَلَا أَكَلَ عَلَى خِوَانٍ قَطُّ قِيلَ لِقَتَادَةَ فَعَلَامَ كَانُوا يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى السُّفَرِ. (رواه البخاري ، ٥٣٨٦)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نہیں جانتا کہ آپ ﷺ نے چھوٹی پیالی میں کبھی کھانا کھایا ہو۔ اور نہ ہی یہ علم ہے کہ آپ کے لیے کبھی میدے کی روٹی پکائی گئی ہو۔ اور نہ ہی یہ جانتا ہوں کہ آپ نے کبھی بڑے دستر خوان پر روٹی کھائی ہو۔ قتادہ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا تو پھر کس چیز پر کھاتے ہوں گے؟ اس نے کہا: چھوٹے دستر خوان پر۔''

٥٤٥٨۔ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَقُلْتُ هَلْ أَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ النَّقِيَّ فَقَالَ سَهْلٌ مَا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ النَّقِيَّ مِنْ حِينَ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتَّى قَبَضَهُ اللّٰهُ قَالَ فَقُلْتُ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَنَاخِلُ قَالَ مَا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُنْخُلًا قَالَ قُلْتُ كَيْفَ تَأْكُلُونَ الشَّعِيرَ غَيْرَ

''ابو حازم رحمہ اللہ نے کہا: میں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آیا رسول ﷺ نے میدے کی چپاتی کھائی ہے، تو انھوں نے کہا: آپ ﷺ نے مبعوث ہونے سے لے کر وفات تک میدہ دیکھا ہی نہیں۔'' میں نے کہا: کیا تمہارے ہاں آپ ﷺ کے عہد میں چھلنی پائی جاتی تھی۔ اس نے کہا: جب سے ان کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث کیا تھا تادم موت آپ ﷺ نے نہیں دیکھی۔ میں نے کہا تم جو کیسے کھاتے تھے جب جو چھنے ہوئے نہ ہوتے۔ اس

(٥٤٥٦) بخاري: ٦٤٥٠۔ ترمذي: ٢٣٦٣۔ ابن ماجه: ٣٣٣٩۔ احمد: ١٣١٩٨

(٥٤٥٧) بخاري: ٥٣٨٦۔ ترمذي: ٢٣٦٣۔ ابن ماجه: ٣٣٣٩۔ احمد: ١٣١٩٨.

(٥٤٥٨) بخاري: ٥٤١٣۔ ترمذي: ٢٣٦٤۔ ابن ماجه: ٣٣٣٥۔ احمد: ٢٢٣٠٧.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مَنْخُوْلٍ قَالَ كُنَّا نَطْحَنُهُ وَنَنْفُخُهُ فَيَطِيْرُ مَاطَارَ وَمَا بَقِيَ ثَرَّيْنَاهُ فَأَكَلْنَاهُ. (رواہ البخاری ٥٤١٣)

نے کہا: پیتے اور پھونک مارتے، اور پس جو اڑتا سو اڑتا اور جو باقی رہتا ہم گوندھتے اور کھاتے تھے۔'' (بخاری)

شرح: .... نبی اکرم ﷺ چونکہ دنیاوی لذات پر اخروی لذتوں کو ترجیح دیتے تھے اس لیے باقاعدہ دسترخوان لگا کر باریک چپاتی کھانے کو پسند نہ کرتے تھے بلکہ جنت کی دائمی نعمتوں سے مستفید ہونے کی فکر میں رہتے تھے۔ دنیا کے مال ومتاع سے بس اتنا ہی فائدہ اٹھایا ہے جتنا آخرت کی کامیابی میں کام آئے۔

بعض حضرات نبی اکرم ﷺ کے اس سادہ انداز سے یہ اخذ کرتے ہیں کہ فقر کو غنا پر برتری ہے، یہ بات مضبوط نہیں۔ بس اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ قناعت پسند تھے اور گزران پوری پوری رکھتے تھے۔ دنیا کے سامان میں زیادہ وسعت پسند نہ کرتے تھے۔ (فتح الباری: ١١/ ٢٨٠)

٢۔ یہاں جو دسترخوان پر کھانا نہ کھانے کا آیا ہے، اس کا مطلب ہے کہ باقاعدہ تکلف سے دسترخوان لگایا جائے اور اس پر کئی انواع واقسام کے کھانے سجے ہوں، آپ ﷺ ایسا اہتمام نہ کرتے تھے بلکہ معمولی سفرہ (بچھونا ہوتا اس پر جو بے چھنے آٹا کی روٹی ہوتی وہ اس پر رکھ کر کھا لیتے، چھنے آٹے سے پراٹھے اور پر تکلف کھانا نہ ہوتا تھا۔ تاہم بعض اوقات باقاعدہ بھنا ہوا گوشت بھی آپ ﷺ تناول فرماتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنے علم کی بات کرتے ہیں۔ (فتح الباری: ٩/ ٥٣١)

٣۔ ان سے نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کھانے کی سادگی کا علم ہوتا ہے کہ چھلنیاں بھی نہ رکھی تھیں۔ آٹے میں پھونک ماری اور چھلکے اڑا کر کھانا تیار کر لیا۔ چھلنیاں اور میدے کی روٹیاں وغیرہ زیادہ تر خوشحالی کی علامت تصور ہوتی ہیں اس لیے وہ نیک لوگ اس سے کام نہ لیتے تھے۔ (فتح الباری: ٩/ ٥٤٨)

آج ہم خوراک سے لدے ہوئے ہیں مگر ایمان ویقین کی دولت سے محروم ہیں، وہ معمولی خوراک کھاتے تھے مگر ایمان ویقین کی دولت سے ان کے دامن بھرے تھے۔

٥٤٥٩۔ عَنْ أُمِّ اَيْمَنَ اَنَّهَا غَرْبَلَتْ دَقِيْقًا فَصنعتهُ للنَّبِيِّ ﷺ رَغِيْفًا فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَتْ طَعَامٌ نَصْنَعُهُ بِأَرْضِنَا وَفَأَحْبَبْتُ أَنْ اَصْنَعَ مِنْهُ لَكَ رَغِيْفًا فَقَالَ رُدِّيْهِ فِيْهِ ثُمَّ اعْجِنِيْهِ. (رواہ إبن ماجة، ٣٣٣٦)

''سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے آٹا چھانا اور چاہا کہ اس سے رسول اللہ ﷺ کے لیے روٹی تیار کریں تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا ہے۔ سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے کہا: ہمارے ملک میں اس طرح کھانا تیار کرتے ہیں۔ پس مجھے پسند تھا کہ میں آپ ﷺ کے لیے اس سے روٹی تیار کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بقایا آٹے میں واپس کر کے گوندھ۔'' (ابن ماجہ)

(٥٤٥٩) ابن ماجہ: ٣٣٣٦۔ حسن الاسناد، الشامی: ٢٦٩٦۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شرح: اس میں بھی آپ ﷺ کا زہد و تقویٰ ہی بیان ہوا ہے۔ نبی ﷺ کو بعثت سے پہلے سمر ہوا تھا کہ شام یا روم میں لوگ چھنا ہوا آٹا کھاتے ہیں۔ اس لیے ان کی مانند آپ ﷺ نے عیش پسندی قبول نہ کی۔ بہرحال اے ام ایمن! یہ چھان آٹے میں دوبارہ ڈال کر جو نکالا ہے اسے پھر ملاؤ اور روٹی تیار کرو۔ (نیز انجاح ۵۲۰۵)

٥٤٦٠۔ عن حذيفة قال كنا إذا حضرنا مع رسول الله ﷺ طعاما لم يضع أحدنا يده حتى يبدأ رسول الله ﷺ وإنا حضرنا معه طعاما فجاء أعرابي كأنما يدفع فذهب ليضع يده في الطعام فأخذ رسول الله ﷺ بيده ثم جاءت جارية كأنما تدفع فذهبت لتضع يدها في الطعام فأخذ رسول الله ﷺ بيدها وقال إن الشيطان ليستحل الطعام الذي لم يذكر اسم الله عليه وإنه جاء بهذا الأعرابي يستحل به فأخذت بيده وجاء بهذه الجارية يستحل بها فأخذت بيدها فوالذي نفسي بيده إن يده لفي يدي مع أيديهما (رواه ابو داود، ٣٧٦٦)

”سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم رسول ﷺ کے ساتھ کھانے کے لیے حاضر ہوتے تو ہم ہاتھ نہ ڈالتے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ ابتدا فرماتے اور اپنا ہاتھ کھانے میں رکھتے۔ ایک بار ہم آپ کے ساتھ کھانے پر حاضر تھے۔ پس ایک لڑکی آئی گویا اس کو کوئی زور سے لا رہا ہے۔ تا کہ کھانے میں ہاتھ ڈالے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑا۔ پھر ایک دیہاتی آیا گویا اس کو زور سے دھکیلا جا رہا ہے تا کہ وہ کھانے میں ہاتھ ڈالدے۔ پس آپ ﷺ نے اس کا بھی ہاتھ پکڑا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: شیطان اس کھانے میں شامل ہو جاتا ہے، جس پر اللہ کا نام لیا نہ جائے۔ اور وہ اس لڑکی کو لایا تا کہ اس کے ذریعے شامل کھانے میں شامل ہو۔ تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑا۔ پھر وہ اس اعرابی کو لے کر آیا تا کہ اس کے ذریعے ہو۔ تو میں نے اس کا بھی ہاتھ پکڑا۔ مجھے اللہ کی قسم جس کے ہاتھوں میں میری جان ہے شیطان کا ہاتھ ان دونوں کے ہاتھوں کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے۔“ (ابوداؤد)

شرح: اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ کھانے کا آغاز بڑا اور فاضل انسان کرے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ کھانا جب بغیر بسم اللہ پڑھے شروع کیا جائے تو شیطان ساتھ کھاتا ہے۔ اور اگر ایک پوری جماعت ہو تو ان میں سے بعض افراد بھی کھانے کے وقت بسم اللہ پڑھ لیں تو پھر بھی شیطان نہیں کھاتا۔ اور نہ ہی اس کے لیے کھانا ممکن رہتا ہے۔ اور شیطان کا کھانے والا ہاتھ رک جاتا ہے۔ (عون المعبود: ۳/ ۴۰۶) اس حدیث میں کھانے کا عمدہ ادب بتایا گیا ہے۔

٥٤٦١۔ عن عائشة رضي الله عنها أن رسول الله ﷺ

”سیدۃ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

(٥٤٦٠) ابوداؤد: ٣٧٦٦۔ صحيح، الباني: ٣٢٠١۔ مسلم: ٣٠١٧۔ احمد: ٢٢٨٦٤.

(٥٤٦١) ابوداؤد: ٣٧٦٦۔ صحيح، الباني: ٣٢٠٢۔ ترمذي: ١٨٥٨۔ ابن ماجه: ٣٢٦٤۔ احمد: ٢٥٧٦٠۔ دارمي: ٢٠٢٠.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

قال إذا أكل أحدكم فليذكر اسم الله تعالى فإن نسي أن يذكر اسم الله تعالى في أوله فليقل بسم الله أوله وآخره. (رواه أبوداود، ٣٧٦٧)

جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو اللہ تعالیٰ کا نام لے۔ پس اگر بھول جائے تو آخر میں کہہ دے: بسم اللّٰہ اولہ وآخرہ۔ اللہ کے نام سے اس کے اول اور اس کے آخر میں۔'' (ابوداؤد)

٥٤٦٢۔عن عائشة قالت كان النبي ﷺ يأكل طعاما في ستة من أصحابه فجاء أعرابي فأكله بلقمتين فقال رسول الله ﷺ أما إنه لو سمى لكفاكم. (رواه الترمذي ١٨٥٨)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنے چھ اصحاب کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے۔ ایک اعرابی آیا، اور اس نے دو لقمے اس میں سے کھائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ شخص بسم اللہ کہتا تو کھانا تمہارے لیے پورا ہو جاتا۔'' (ترمذی)

٥٤٦٣۔عن وحشي بن حرب عن أبيه عن جده أن أصحاب النبي ﷺ قالوا يا رسول الله إنا نأكل ولا نشبع قال فلعلكم تفترقون قالوا نعم قال فاجتمعوا على طعامكم واذكروا اسم الله عليه يبارك لكم فيه. (رواه أبوداود، ٣٧٦٤)

''وحشی بن حرب اپنے باپ سے وہ اس کے دادے سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! ہم کھاتے ہیں لیکن سیر نہیں ہوتے۔ فرمایا: تم جدا جدا کھاتے ہو گے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، فرمایا: تم اپنے کھانے پر جمع ہو کر اللہ کا نام لے کر کھایا کرو تمہارے لیے اس میں برکت ڈالی جائے گی۔'' (ابوداؤد)

٥٤٦٤۔عن أمية بن مخشي وكان من أصحاب رسول الله ﷺ قال كان رسول الله ﷺ جالسا ورجل يأكل فلم يسم لم يبق من طعامه إلا لقمة فلما رفعها إلى فيه قال بسم الله أوله وآخره فضحك النبي ﷺ ثم قال مازال الشيطان يأكل معه فلما ذكر اسم الله عز وجل استقاء ما في بطنه. (رواه أبوداود، ٣٧٦٨)

''امیہ بن مخشی صحابی رسول کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ بیٹھے تھے اور ایک آدمی کھانا کھا رہا تھا، اس نے بسم اللہ نہیں پڑھی تھی یہاں تک کہ کھانے میں ایک لقمہ باقی رہا تو اس نے اپنے منہ کی طرف لے جاتے ہوئے کہا: بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ اللہ کے نام سے اس کا اول اور اس کا آخر۔ پس رسول اللہ ﷺ ہنس دیے اور پھر فرمایا: شیطان اس آدمی کے ساتھ کھانا کھاتا رہا۔ جب اس نے آخر میں اللہ کا نام لیا تو شیطان نے جو پیٹ میں ڈالا تھا وہ سب ہی قے کر دیا۔'' (ابوداؤد)

(٥٤٦٢) ترمذي: ١٨٥٨۔ صحيح، الباني: ١٥١٤۔ ابوداؤد: ٣٧٦٧۔ ابن ماجه: ٣٢٦٤۔ احمد: ٢٥٧٦٠۔ دارمي: ٢٠٢٠.
(٥٤٦٣) ابوداؤد: ٣٧٦٤۔ حسن، الباني: ٣١٩٩۔ ابن ماجه: ٣٢٨٦۔ احمد: ١٥٦٤٨
(٥٤٦٤) ابوداؤد: ٣٧٦٨۔ ضعيف، الباني: ٨٠٦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٥٤٦٥ـ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَامَبِيْتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَالْعَشَاءَ. (رواه مسلم، ٢٠١٨)

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے رسولِ اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب آدمی گھر میں داخل ہوتے اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام ذکر کرے تو شیطان اپنے رفقاء کو کہتا ہے تمہارے لیے نہ رات کی جگہ ہے نہ رات کا کھانا ہے۔ اور جب گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان کہتا ہے: تمھیں رات گزارنے کی جگہ میسر آ گئی۔ اور جب کھانا کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان کہتا ہے: تمھیں رات کا کھانا بھی مل گیا۔'' (مسلم)

٥٤٦٦ـ عَنْ أَنَسٍ، رَفَعَهُ: أَنَّ الرَّجُلَ لَيُوْضَعُ طَعَامُهُ فَمَا يُرْفَعُ حَتّٰى يُغْفَرَلَهُ، فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، وَبِمَ ذَاكَ؟ قَالَ: يَقُوْلُ: بِاسْمِ اللّٰهِ إِذَا وُضِعَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ إِذَا رُفِعَ. (رواه الطبراني في الاوسط بضعف)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: انسان کا جب کھانا رکھا جاتا ہے تو اس کو اٹھانے سے پہلے اس کو بخش دیا جاتا ہے۔ کہا گیا: یارسول اللہ! یہ کس سبب سے؟ فرمایا: جب رکھا جائے تو وہ کہتا ہے: بسم اللہ اور جب اٹھایا جاتا ہے تو کہتا ہے: الحمد للہ۔'' (الاوسط، بضعف)

شرح: ۱۔ جدا جدا کھانے سے مراد ہے کہ گھر کا ہر فرد اکیلا اکیلا کھائے اس سے آپ ﷺ نے منع کیا ہے۔ بلکہ فرمایا: اکٹھے بیٹھ کر کھایا کرو۔

- ایک دوسری روایت میں ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو وہ کھانا بہت پسند ہے جسے زیادہ ہاتھ کھاتے ہیں۔ (طبرانی، ابن حبان، بیہقی)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: دو آدمیوں کا کھانا، چار کے لیے کافی ہے۔ اور چار آدمیوں کا کھانا آٹھ آدمیوں کے لیے کفایت کر جاتا ہے۔

کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ قرآن پاک میں آتا ہے:

﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا﴾ (النور: ٦١)

''تم پر کوئی حرج نہیں یہ کہ تم اکٹھے کھاؤ یا علیحدہ علیحدہ۔''

حدیث میں اجتماعی کھانے کا حکم ہے۔ اور آیت میں ہے اجتماعی یا انفرادی ہر طرح کھا سکتے ہو۔

(٥٤٦٥) مسلم: ٢٠١٨۔ ابوداؤد: ٣٧٦٥۔ ابن ماجه: ٣٨٨٧۔ احمد: ١٤٦٨٨۔

(٥٤٦٦) طبراني اوسط، وفيه عبدالوارث، مولى انس وهو ضعيف وعبيد بن اسحاق العطار والجمهور على تضعيفه، هيثمي: ٧٩٠٣۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ رخصت پر قیاس ہے یعنی اصل اجتماعی کھائیں مگر مجبوری ہو تو انفرادی کھانا بھی جائز ہے، یا مطلب ہے کہ اجتماعی کھانا اگر ممکن نہیں تو پھر ہر طرح کھانا جائز ہے۔

۲۔ بتایا گیا ہے کہ کھاتے وقت بسم اللہ اگر بھول جائے تو اس کا متبادل پڑھ لیا جائے۔ اول اور آخر پڑھنے سے جو کھانے کا پہلا حصہ ہے اس میں برکت ہو جاتی ہے۔ آخرہ کہنے سے دوسرے حصے میں برکت ہو جاتی ہے۔ اس طرح کھانا بالاستیعاب، برکت والا ہو جاتا ہے۔ اگر بسم اللہ نہ پڑھی جائے تو کھانا شیطان کھاتا ہے اور ساتھ شریک ہو جاتا ہے۔ اور جب بسم اللہ پڑھ لی جائے تو شیطان قے کر دیتا ہے۔ اس لیے کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بہت ضروری ہے۔

ثابت ہوا شیطان کے ہاتھ اور پاؤں بھی ہیں۔ یہ کھاتا پیتا بھی ہے۔ ان میں نر اور مادہ بھی ہیں۔ شیطان کا دایاں اور بایاں ہاتھ بھی ہے۔ ان کے نکاح بھی ہوتے ہیں اور نسل بھی جنتے ہیں۔ (عون المعبود: ۳/ ۴۰۶، ۴۰۷)

لطیفہ: مشہور ہے کہ ایک مومن پر مقرر شیطان اور ایک کافر پر مقرر شیطان کی ملاقات ہوئی، کافر والا شیطان بہت موٹا تازہ تھا اور ایک مومن والا شیطان بہت لاغر تھا، موٹے شیطان نے اس کی کمزوری کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ میں جب مومن کے ساتھ کھانے لگتا ہوں تو یہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لیتا ہے مجھے کھانے کو کچھ نہیں ملتا۔ کافر والے شیطان نے کہا: مجھے تو وافر مقدار میں کھانے کو ملتا ہے، اس لیے میں صحت مند ہوں۔ (ارشاد العباد للاستعداد لیوم المعاد)

٥٤٦٧۔ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ أَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهُ وَكَانَ سُفْيَانُ يَكْرَهُ الْوُضُوْءَ قَبْلَ الطَّعَامِ. (رواه أبوداود، ٣٧٦١)

”سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تو رات میں پڑھا کہ کھانے کی برکت کھانا کھانے سے پہلے وضو کرنے میں ہے۔ میں نے اس کا نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کھانا کھانے کی برکت کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد وضو کرنے میں ہے۔ سفیان کھانے سے قبل وضو کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔“ (ابوداود)

٥٤٦٨۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُكْثِرَ اللّٰهُ خَيْرَ بَيْتِهِ فَلْيَتَوَضَّأْ إِذَا حَضَرَ غَدَاؤُهُ وَإِذَا رُفِعَ. (رواه إبن ماجة، ٣٢٦٠) بضعف

”سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں زیادہ برکت نازل کرے تو کھانا حاضر ہوتے وقت اور اٹھاتے وقت وضو کرلیا کرے۔“ (ابن ماجہ)

(٥٤٦٧) ابوداؤد: ٣٧٦١۔ ضعیف، البانی: ٨٠٤۔ ترمذی: ١٨٤٦۔

(٥٤٦٨) ابن ماجہ: ٣٢٦٠۔ ضعیف، البانی: ٧٠٢۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

٥٤٦٩۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوْا أَلَا نَأْتِيْكَ بِوَضُوْءٍ قَالَ إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ. (رواہ الترمذی ١٨٤٧)

”سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے۔ آپ ﷺ کے لیے کھانا پیش کیا گیا۔ پھر عرض کیا گیا: کیا آپ ﷺ کے وضو کے لیے پانی لائیں؟ فرمایا: مجھے نماز پڑھنے کے لیے وضو کا حکم دیا گیا ہے۔“ (ترمذی)

شرح: ... جس حدیث میں آیا ہے کہ کھانے سے پہلے وضو اور کھانے کے بعد وضو میں برکت ہے، تو یہ ضعیف ہے یہ حجت نہیں اس لیے ان دونوں میں تعارض نہیں۔ کیونکہ ترمذی والی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ کھانے کے وقت آپ ﷺ نے وضو نہ کیا تھا اور یہ صحیح حدیث ہے۔ ثابت ہوا مسنون دلیل نہیں کہ کھانے سے پہلے ہاتھ دھوئیں۔ علماء نے اسے پسند کیا ہے کہ کھانے سے پہلے، ہاتھ دھونے سے کھانے میں خوشگواری پیدا ہوتی ہے۔ اس میں ستھرائی ہے اسی طرح کھانے کے بعد بھی معاملہ ہے۔

تاہم آدمی کے لیے مستحب یہ ہے کہ اگر یہ کچھ کھانا پینا چاہتا ہے تو ہاتھ دھوئے۔ باقی رہی یہ بات کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ہم آپ کے لیے پانی لائیں تا کہ کھانے سے پہلے وضو کر لیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا اور کلمہ حصر سے فرمایا۔ صرف مجھے اس وقت وضو کا حکم دیا گیا ہے جب میں نماز کا ارادہ کروں۔

تو اس سے یہ مراد ہے کہ یہاں شرعی وضو نہیں صرف عرفی اور رواجی وضو مراد ہے جو کہ ہاتھ دھونا ہے۔ تو ثابت ہوا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہاتھ دھونے کے لیے پانی لانے کا کہا تھا۔ باقاعدہ شرعی وضو کا نہ کہا تھا۔ اور کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کا ہم ذکر کر چکے ہیں یا آپ ﷺ نے اس خیال کی نفی فرمائی ہے کہ بعض کا خیال تھا کہ کھانے سے پہلے وضو واجب ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ واجب نہیں واجب وضو صرف نماز کے وقت ہے۔ لیکن یہ حصر اضافی ہے طواف کے وقت بھی وضو لازمی ہے اور سجدہ تلاوت کے وقت مستحب ہے۔ قرآن پاک کو پکڑتے وقت بھی وضو کا ہونا مستحب ہے۔ یہ زیادہ پیش آنے کی وجہ سے کہا ہے ورنہ وضو کئی معاملات میں مستحب ہے اور کئی میں نماز کے علاوہ بھی واجب ہے۔ (عون المعبود: ٣/٣٠٤)

٥٤٧٠۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ وَقَالَ إِنَّ لَهُ دَسَمًا. (رواہ مسلم، ٣٥٨)

”سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دودھ پیا اور پانی طلب کر کے کلی کی اور فرمایا: اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔“ (مسلم)

(٥٤٦٩) ترمذی: ١٨٤٧۔ صحیح، البانی: ١٥٠٦۔ مسلم: ٣٧٤۔ نسائی: ١٣٢۔ ابوداؤد: ٣٧٦٠۔

(٥٤٧٠) مسلم: ٣٥٨۔ بخاری: ٥٦١٠۔ ترمذی: ٨٩۔ نسائی: ١٨٧۔ ابوداؤد: ١٩٦۔ ابن ماجہ: ٤٩٨۔ احمد: ٢٥٢٨۔ مؤطا: ١٥١١۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

شرح: .. ثابت ہوا دودھ پی لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا وضو کے بعد دودھ پینے سے وضو درست رہتا ہے۔
تاہم یہ ثابت ہوتا ہے کہ دودھ پینے کے بعد کلی کرنا مستحب ہے۔ اور یہی حکم ہر اس چیز کا ہے جو بھی چکناہٹ والی ہوتا کہ نماز کے دوران منہ میں کوئی چیز باقی نہ رہے اور منہ صاف ہو جائے اور نماز آرام وسکون سے ادا ہو سکے۔
ابوداؤد: ۱۹۷ کتاب الطہارۃ، باب الرخصۃ میں حدیث ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے دودھ پیا نہ وضو کیا اور نہ ہی کلی کی۔ (اسنادہ حسن)
اس سے ثابت ہوا کہ دودھ پینے کے بعد کلی کرنا بھی ضروری نہیں بلکہ اختیاری طور پر ہے اور چکناہٹ دور کرنے کے لیے ہے۔ (عون المعبود: ۱/ ۷۶، ۷۷)

٥٤٧١۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ فَقَالَ لَا قَدْكُنَّا زَمَانَ النَّبِيِّ ﷺ لَا نَجِدُ مِثْلَ ذٰلِكَ مِنَ الطَّعَامِ إِلَّا قَلِيْلاً فَإِذَا نَحْنُ وَجَدْنَاهُ لَمْ يَكُنْ لَنَا مَنَادِيْلُ إِلَّا أَكُفَّنَا وَسَوَاعِدَنَا وَأَقْدَامَنَا ثُمَّ نُصَلِّي وَلَا نَتَوَضَّأُ. (رواه البخاري ٥٤٥٧)

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے آگ پر پکی ہوئی چیز کا حکم پوچھا گیا تو انھوں نے کہا: نبی کریم ﷺ کے عہد میں اس نوعیت کے کھانے ہمیں کم ہی ملتے تھے۔ اور جب ہمیں کوئی کھانا میسر آجاتا تو ہمارے پاس رومال نہ ہوتے تھے ہم اپنے ہاتھوں، بازوؤں اور قدموں پر چکناہٹ صاف کرتے تھے۔ پھر نماز پڑھتے اور وضو نہیں کرتے تھے۔'' (البخاری)

شرح:...... یہ حکم پہلے تھا کہ آگ سے پکائی چیز کھانے سے وضو کرنا پڑتا تھا۔ مگر آپ ﷺ کا آخری فیصلہ اس بارے میں یہ ہے کہ آگ سے پکائی چیز کھانے سے وضو نہ کیا تھا اونٹ کا گوشت ہو تو پھر وضو کرنا ہے۔ دوسری کوئی بھی آگ سے پکائی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور بغیر آگ سے پکی چیز سے وضو درست ہے اس میں اختلاف نہیں۔
اس سے ایک یہ بات واضح ہوئی کہ آگ سے پختہ چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ یہ بھی پتہ چلا کہ کھانا کھانے کے بعد بغیر کلی کیے نماز پڑھنا جائز ہے۔ یہ بھی ثابت ہوا کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھونے لازمی نہیں بلکہ صرف انہیں صاف کرنا ہی کافی ہے۔ (عون المعبود: ۱/ ۷۵)

٥٤٧٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الشَّيْطَانَ حَسَّاسٌ لَحَّاسٌ فَاحْذَرُوْهُ عَلَى أَنْفُسِكُمْ مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ رِيْحُ غَمَرٍ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ إِلَّا

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: شیطان خبر گیر بھی ہے اور مٹھاس کے پیچھے بھاگنے والا بھی ہے۔ تم اپنی جان کے بارے میں اس سے بچاؤ کرتے رہو۔ جو رات کے وقت اپنے ہاتھ پر چکناہٹ چھوڑ کر سوئے، اس کو

(٥٤٧١) بخاری: ٥٤٥٧۔ ترمذی: ٨٠۔ نسائی: ١٨٥۔ ابوداؤد: ١٩٢۔ ابن ماجہ: ٣٢٨٢۔ احمد: ١٤٦٦٢۔ مؤطا: ٥٧۔
(٥٤٧٢) ترمذی: ١٨٥٩۔ موضوع، الالبانی: ٣١٧۔ ابوداؤد: ٣٨٥٢۔ ابن ماجہ: ٣٢٩٧۔ احمد: ١٠٥٥٧۔ دارمی: ٢٠٦٣۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نَفْسَهُ . (رواه الترمذي، ١٨٥٩)

کوئی چیز تکلیف دے تو وہ اپنے سوا کسی کو ملامت نہ کرے۔" (ترمذی)

٥٤٧٣ــ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا قَالَ وَكَانَ نَافِعٌ يَزِيْدُ فِيهَا وَلَا يَأْخُذُبِهَا وَلَا يُعْطِي بِهَا . (رواه مسلم، ٢٠٢٠)

"سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ ہی پیئے۔ پس تحقیق شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔ نافع اس روایت میں یہ الفاظ زیادہ کرتے تھے: نہ بائیں ہاتھ سے کوئی چیز دوسرے سے لے اور نہ دوسرے کو کوئی چیز پکڑائے۔" (مسلم)

٥٤٧٤ـ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِشِمَالِهِ فَقَالَ كُلْ بِيَمِيْنِكَ قَالَ لَا أَسْتَطِيْعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيْهِ . (رواه مسلم، ٢٠٢١)

"سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ راویت کرتے ہیں کہ ایک مرد نے نبی کریم ﷺ کے پاس بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے کہا: میں نہیں کھا سکتا ہوں۔ فرمایا: تو نہیں کھا سکے گا۔ اس کو تکبر کے علاوہ کوئی چیز مانع نہیں تھی۔ پس وہ اس کے بعد اپنا دایاں ہاتھ اپنے منہ کی طرف نہ اٹھا سکا۔" (مسلم)

شرح: ...... ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ دائیں ہاتھ سے کھانا واجب ہے، اور بائیں ہاتھ سے کھانا حرام ہے۔ اگر کوئی عذر ہو تو الگ بات ہے اگر متکبرانہ انداز ہو تو عذاب بھی آ سکتا ہے۔ ان احادیث میں بائیں ہاتھ سے نہ کھانے کی وجہ بھی بتائی گئی ہے کہ اس سے شیطان کھاتا ہے۔ اور ظاہر ہے شیطان کی اتباع حرام ہے۔

ان سے یہ بھی معلوم ہوا شیطان کا کھانا پینا حقیقی ہے، مجازی نہیں۔ اور ہر چیز جو بھی اچھی ہو وہ بھی یہی حکم رکھتی ہے کہ دائیں ہاتھ سے ہی اس کا لینا دینا ہو۔ (تفہیم الاسلام: ۲/۴۰۲)

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث جس میں چکناہٹ کا ذکر ہے، اس میں ایک راوی یعقوب بن ولید مدنی کذاب ہے۔ احمد وغیرہ نے اسے کذاب قرار دیا ہے۔ مگر ترمذی میں ہی (۱۸۶۰) والی حدیث ہے، وہ صحیح ہے۔ علامہ شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سونے سے پہلے صرف پانی سے ہاتھ دھو لینے سے سنت پر عمل حاصل ہو جاتا ہے تاہم زیادہ بہتر یہی ہے کہ ہاتھ میں چکنائی ہو تو اسے صابن وغیرہ سے دھویا جائے۔ (نیل الاوطار: ۸/۱۷۳)

(٥٤٧٣) مسلم: ٢٠٢٠ـ ترمذی: ١٨٠٠ـ ابوداؤد: ٣٧٧٦ـ احمد: ٦٢٩٦ـ موطا: ١٧١٢ـ دارمی: ٢٠٣٠.

(٥٤٧٤) مسلم: ٢٠٢١ـ احمد: ١٦٠٩٥ـ دارمی: ٢٠٣٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٥٤٧٥ـ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ غُلَاماً فِي حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَتْ يَدِيْ تَطِيْشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ.

(رواه البخاري، ٥٣٧٦)

''سیدنا عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے گھر میں پرورش پا رہا تھا اور کھانے کے دوران میرا ہاتھ بڑے پیالے میں گھومتا تھا۔ آپ ﷺ مجھے فرمایا: اے لڑکے! اللہ کا نام لے اور دائیں ہاتھ سے کھا اور سامنے سے کھا۔ پس اس کے بعد میرا کھانے کا یہی طریقہ بن گیا۔'' (بخاری)

٥٤٧٦ـ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عِكْرَاشٍ عَنْ أَبِيْهِ عِكْرَاشِ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ بَعَثَنِي بَنُوْ مُرَّةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِصَدَقَاتِ أَمْوَالِهِمْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدْتُهُ جَالِساً بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِيْ فَانْطَلَقَ بِي إِلَى بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ هَلْ مِنْ طَعَامٍ فَأُتِيْنَا بِجَفْنَةٍ كَثِيْرَةِ الثَّرِيْدِ وَالْوَذْرِ وَأَقْبَلْنَا نَأْكُلُ مِنْهَا فَخَبَطْتُ بِيَدِي مِنْ نَوَاحِيْهَا وَأَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى يَدِي الْيُمْنَى ثُمَّ قَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَإِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ ثُمَّ أُتِيْنَا بِطَبَقٍ فِيْهِ أَلْوَانُ الرُّطَبِ أَوْ مِنْ أَلْوَانِ الرُّطَبِ عُبَيْدُ اللّٰهِ شَكَّ قَالَ فَجَعَلْتُ آكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَجَالَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الطَّبَقِ وَقَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَإِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ ثُمَّ أُتِيْنَا بِمَاءٍ

''عبید بن عکراش اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے بنو مرہ نے اپنے مال کے صدقات و زکوۃ دے کر نبی کریم ﷺ کی طرف روانہ کیا۔ پس میں مدینہ طیبہ آیا تو میں نے آپ ﷺ کو مہاجرین و انصار کے درمیان بیٹھا ہوا پایا۔ آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر لے گئے، اور فرمایا: کھانا ہے؟ پس ہمارے لیے ایک بڑا پیالہ لایا گیا جس میں ثرید اور گوشت کے ٹکڑے تھے۔ ہم نے کھانا کھایا تو میرا ہاتھ برتن کے اطراف میں پھرتا تھا۔ اور آپ ﷺ نے اپنے سامنے سے کھانا کھایا۔ آپ ﷺ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا دایاں ہاتھ پکڑا اور پھر فرمایا: اے عکراش! ایک جگہ سے کھاؤ کھانا، ایک ہی رنگ کا ہے۔ پھر ہمارے پاس ایک برتن میں مختلف رنگوں کی تازہ کھجور یا خشک کھجور لائی گئیں ''شک عبید اللہ کو ہے'' تو میں نے سامنے سے کھانا شروع کر دیا۔ اور آپ ﷺ کا ہاتھ مبارک برتن میں مختلف جگہ میں آنے جانے لگا۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: اے عکراش! کھاؤ جہاں سے چاہو یہ ایک رنگ کا کھانا نہیں۔ پھر پانی لایا گیا تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ دھوئے اور پانی کی تری سے اپنی

(٥٤٧٥) بخاري: ٥٣٧٦.

(٥٤٧٦) ترمذي: ١٨٤٨ـ ضعيف، الباني: ٣١٦ـ ابن ماجه: ٣٢٧٤.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فَغسل رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ كَفَّيْهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ وَقَالَ يَا عِكْرَاشُ هٰذَا الْوُضُوءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ. (رواه الترمذی، ١٨٤٨)

ہتھیلیوں، اپنا چہرہ اقدس، اپنی کلائیاں اور سر پر مسح کیا۔ اور فرمایا: اے عکراش! آگ پر پکائی گئی چیز سے یہ وضو کیا جاتا ہے۔" (ترمذی)

٥٤٧٧۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْبَرَكَةُ تَنْزِلُ وَسَطَ الطَّعَامِ فَكُلُوْا مِنْ حَافَتَيْهِ وَلَا تَأْكُلُوْا مِنْ وَسَطِهِ. (رواه الترمذی ١٨٠٥)

"سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: برکت کھانے کے وسط میں اترتی ہے۔ تو تم اطراف سے کھایا کرو اور درمیان سے نہ کھایا کرو۔" (الترمذی)

٥٤٧٨۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَصْعَةٌ يُقَالُ لَهَا الْغَرَّاءُ يَحْمِلُهَا أَرْبَعَةُ رِجَالٍ فَلَمَّا أَضْحَوْا وَسَجَدُوا الضُّحَى أُتِيَ بِتِلْكَ الْقَصْعَةِ يَعْنِي وَقَدْ ثُرِدَ فِيهَا فَالْتَفُّوْا عَلَيْهَا فَلَمَّا كَثُرُوْا جَثَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ مَا هٰذِهِ الْجِلْسَةُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَنِي عَبْدًا كَرِيمًا وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا عَنِيْدًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُوْا مِنْ حَوَالَيْهَا وَدَعُوْا ذِرْوَتَهَا يُبَارَكْ فِيهَا. (رواه أبوداود، ٣٧٧٣)

"سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ایک بڑا برتن تھا، جسے غراء کہتے تھے، اس کو چار آدمی اٹھا کر لاتے تھے۔ جب چاشت کی نماز پڑھ لی جاتی تو یہ پیالہ لایا جاتا۔ اس میں ثرید ہوتی اور لوگ اس کی طرف متوجہ ہو جاتے۔ پس لوگ جب زیادہ ہو جاتے تو آنحضرت ﷺ دوزانوں ہو کر بیٹھ جاتے۔ ایک اعرابی نے آپ ﷺ کو کہا: یہ کیسا بیٹھنا ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ نے نرمی کرنے والا بندہ بنایا ہے۔ اور مجھے سختی کرنے والا متکبر نہیں بنایا۔ پھر فرمایا: اس کے اطراف سے کھاؤ اور درمیان کی بلند جگہ رہنے دو برکت اتاری جائے گی۔" (ابوداود)

شرح: ......سیدنا عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ، ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پہلے خاوند سے بیٹے تھے اور یہ نبی اکرم ﷺ کی پرورش میں تھے۔ ابھی یہ بالغ نہ ہوئے تھے جب یہ معاملہ پیش آیا تو نبی اکرم ﷺ نے بتایا، ایک تو کھانا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر کھاؤ۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ تیسری بات یہ ہے کہ اپنے سامنے سے کھاؤ۔

اس سے مزید یہ پتہ چلا کہ جو اعمال کفار اور شیطانوں سے مشابہت رکھتے ہیں ان سے اجتناب کریں۔ اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا جو حکم شرعی کی مخالفت کرے اسے بددعا دینا بھی جائز ہے۔

اور یہ بھی ثابت ہوا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا معاملہ جاری رکھا جائے اگرچہ کھانا کھانے کے دوران ہی ہو

(٥٤٧٧) ترمذی: ١٨٠٥۔ صحیح، البانی: ١٤٧٤۔ ابوداؤد: ٣٧٧٢۔ ابن ماجه: ٣٢٧٧.

(٥٤٧٨) ابوداؤد: ٣٧٧٣۔ صحیح، البانی: ٣٢٠٧۔ ابن ماجه: ٣٢٧٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور کھانے پینے کے آداب کی تعلیم دینا مستحب ہے۔ اس سے حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما کی فضیلت بھی نمایاں ہوتی ہے کہ ان میں نبی اکرم ﷺ کے حکم کی فرمانبرداری کا جذبہ بہت زیادہ تھا۔ (فتح الباری: ۹/ ۵۲۱)

۲۔ اس میں یہ ترغیب بھی ہے کہ کھاتے وقت برتن کی ایک جانب سے کھائیں درمیان سے نہ کھائیں، روٹی ہو یا پھل ہو تو اس میں بھی اس کا خیال رکھا جائے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اس کا سبب بتایا ہے کہ درمیان سے رحمت اترتی ہے کناروں سے کھائیں تاکہ رحمت کا نزول جاری رہے۔ (نیل الاوطار: ۸/ ۱۶۷)

اگر درمیان سے کھائیں گے تو رحمت کا اترنا بند ہو جاتا ہے۔ چونکہ لوگوں کی کثرت کی وجہ سے جگہ تنگ تھی تو بھائیوں کے لیے کشادہ جگہ چھوڑنے کے لیے، آپ ﷺ گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے تو دیہاتی نے اس حالت کو آپ ﷺ کے رتبہ کے خلاف تصور کیا اس لیے سوال کر دیا کہ یہ کیا نشست ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ تواضع کے پیش نظر ہے۔ اس میں حقارت والی کوئی بات نہیں، اللہ نے مجھے متکبر، سرکش اور عناد سے بھرا نہیں بنایا، بلکہ تواضع کرنے والا اپنا بندہ بنایا ہے۔ (عون المعبود: ۳/ ۴۰۹)

٥٤٧٩۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاتَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّيْنِ فَإِنَّهُ مِنْ صَنِيْعِ الْأَعَاجِمِ وَانْهَسُوْهُ فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ. (رواه أبوداود، ٣٧٧٨)

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گوشت کو چھری سے کاٹ کر نہ کھاؤ، یہ اہل عجم کا طریقہ ہے۔ دانتوں سے نوچ کر کھایا کرو وہ خوشگوار اور خوش ہضم ہو جاتا ہے۔" (ابوداؤد)

٥٤٨٠۔ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ كُنْتُ آكُلُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَآخُذُ اللَّحْمَ بِيَدِي مِنَ الْعَظْمِ فَقَالَ أُدْنُ الْعَظْمَ مِنْ فِيْكَ فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ. (رواه أبوداود، ٣٧٧٩)

"سیدنا صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آنحضرت ﷺ کے پاس کھانا کھا رہا تھا اور ہڈی کے اوپر سے گوشت لے کر کھاتا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہڈی کو اپنے منہ کے قریب کرایا کرنے سے گوشت خوشگوار اور خوش ہضم ہو جاتا ہے۔" (ابوداؤد)

شرح: ...... ان احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ گوشت چھری سے کاٹ کر نہ کھایا جائے مگر یہ احادیث ضعیف ہیں۔ ان کے مقابلہ میں صحیح احادیث میں آتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ چھری سے کاٹ کر گوشت کھاتے تھے۔ (عون المعبود: ۳/ ۴۱۰)

٥٤٨١۔ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْهِ قَالَ مَارُئِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ

"شعیب بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو تکیہ لگا کر کھاتے کبھی نہیں دیکھا گیا۔ اور دو

(٥٤٧٩) ابوداؤد: ٣٧٧٣۔ ضعیف، البانی: ٨٠٧.

(٥٤٨٠) ابوداؤد: ٣٧٧٩.

(٥٤٨١) ابوداؤد: ٣٧٧٠۔ صحیح، البانی: ٣٢٠٤۔ ابن ماجه: ٢٤٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُتَّكِئًا قَطُّ وَلَا يَطَأُ عَقِبَهُ رَجُلَانِ. ﴿إِنْ كَانُوا ثَلَاثَةً مَشَى بَيْنَهُمَا وَإِنْ كَانُوا جَمَاعَةً قَدِمَ بَعْضُهُمْ.﴾ (رواه أبوداود، ٣٧٧٠)

آدمیوں کے آگے چلتے بھی نہیں دیکھا گیا۔ اگر آپ ﷺ کے سمیت تین ہوتے تو آپ ﷺ ان کے درمیان چلتے تھے۔ اور اگر جماعت ہوتی تو بعض آپ کے آگے ہوتے (اور بعض پیچھے ہوتے)۔" (ابوداؤد)

٥٤٨٢۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِتَمْرٍ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْسِمُهُ وَهُوَ مُحْتَفِزٌ يَأْكُلُ مِنْهُ أَكْلًا ذَرِيعًا. (رواه مسلم، ٢٠٤٤)

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آپ ﷺ کے لیے کھجوریں لائی گئیں تو آپ ﷺ نے تقسیم بھی کیں۔ اور ان میں سے زانوں کے بل بیٹھے ہوئے جلدی جلدی کھاتے بھی تھے۔" (مسلم)

٥٤٨٣۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُقْعِيًا يَأْكُلُ تَمْرًا. (رواه مسلم ٢٠٤٤)

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ زانوں کے بل بیٹھے ہوئے کھجور کھا رہے تھے۔" (مسلم)

٥٤٨٤۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْجُلُوسِ عَلَى مَائِدَةٍ يُشْرَبُ الْخَمْرُ عَلَيْهَا، وَأَنْ يَأْكُلَ رَجُلٌ أَوْ يَشْرَبَ مُنْبَطِحًا عَلَى بَطْنِهِ، وَرَخَّصَ فِي أَكْلِ حَبِّ مُقْلًا وَنَحْوِهِ مُتَّكِأً. (رواه رزين).

"سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس دسترخوان پر بیٹھنے سے منع کیا جس پر شراب کا دور دورہ ہو۔ اور منع کیا کہ آدمی پیٹ کے بل لیٹ کر کھائے یا پیئے۔ اور جنگلی کھجور کے پھل (جسے گوگل کہتے ہیں) اور اس کی مثل اشیاء کو تکیہ لگا کر کھانے کی اجازت دی ہے۔" (رزین)

شرح:..... ۱۔ اور جو یہ آیا ہے کہ آپ کے پیچھے دو آدمی زمین نہ روندتے تھے۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ ﷺ کی چال میں سرکشوں کی مانند یہ ڈھنگ نہ تھا کہ لوگ پیچھے پیچھے چلیں اور آپ ﷺ آگے چل رہے ہوں۔ ایسا نہ کرتے تھے بلکہ آپ ﷺ میں انتہا درجہ کی تواضع تھی یا تو چلنے والوں کے درمیان چلتے یا پھر پیچھے چلتے تھے۔

۲۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تکیہ پر یا کسی صوفہ وغیرہ کے ساتھ ٹیک لگا کر نہیں کھاتا کیونکہ یہ زیادہ کھانے والوں کا طریقہ ہے۔ اور اس سے خود کو بڑا سمجھنے کا تصور پیدا ہوتا ہے تاہم کسی کمزوری یا بیماری کی وجہ سے ٹیک لگانے کی اجازت ہے۔ (عون المعبود: ۳/ ۴۰۸)

٥٤٨٥۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ ﴿يَدَهُ.﴾ حَتَّى

"سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اپنے ہاتھ صاف نہ

(٥٤٨٢) مسلم: ٢٠٤٤۔ بخاری: ٢١٣٥۔ ابوداؤد: ٣٧٧١۔ احمد: ١٢٦٨٨۔ دارمی: ٢٠٦٢.

(٥٤٨٣) مسلم: ٢٠٤٤۔ بخاری: ٢١٣٥۔ ابوداؤد: ٣٧٧١۔ احمد: ١٢٦٨٨۔ دارمی: ٢٠٦٢.

(٥٤٨٤) رزین

(٥٤٨٥) بخاری: ٥٤٥٦۔ مسلم: ٢٠٣١۔ ابوداؤد: ٣٨٤٧۔ ابن ماجه: ٣٢٦٩۔ احمد: ٣٢٢٤۔ دارمی: ٢٠٢٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا. (رواه البخاری، ٥٤٥٦)

کرے یہاں تک کہ ان کو خود چاٹ لے یا دوسرے کو چٹوا لے۔" (بخاری)

٥٤٨٦۔ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ فَإِذَا فَرَغَ لَعِقَهَا. (رواه مسلم، ٢٠٣٢)

"سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ تین انگلیوں سے کھانا کھاتے تھے۔ اور جب کھانا کھا لیتے تو انگلیوں کو چاٹ لیتے۔" (مسلم)

٥٤٨٧۔ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِلَعْقِ الْأَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِي أَيِّهِ الْبَرَكَةُ. (رواه مسلم، ٢٠٣٣)

"سیدنا جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے انگلیاں او ربرتن چاٹنے کا حکم دیا ہے، اور فرمایا: تم نہیں جانتے کہ تمہارے کس لقمے میں برکت ہے۔" (مسلم)

٥٤٨٨۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيْلِ حَتّٰى يَلْعَقَ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ. (رواه مسلم، ٢٠٣٣)

"سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی ایک کا لقمہ گر جائے تو وہ اس کو اٹھائے، اور صاف کر کے کھا لے شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔ نیز ہاتھ رومال وغیرہ سے صاف نہ کرے یہاں تک کہ انگلیاں چاٹ لے۔ پس وہ نہیں جانتا کہ اس کے کس کھانے کے حصے میں برکت ہے۔" (مسلم)

٥٤٨٩۔ عَنْ أُمِّ عَاصِمٍ وَكَانَتْ أُمَّ وَلَدٍ لِسِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا نُبَيْشَةُ الْخَيْرِ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فِي قَصْعَةٍ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَكَلَ فِي قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ. (رواه الترمذی ١٨٠٤)

ام عاصم "جو کہ سنان بن سلمہ کی ام ولد تھی" بیان کرتی ہیں: ہمارے پاس نبیشہ الخیر تشریف لائے، اور ہم پیالے میں کھانا کھا رہے تھے تو انھوں نے کہا رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: جس نے پیالے میں کھانا کھایا پھر اس کو چاٹ لیا تو پیالہ اس کے لیے دعا مغفرت کرتا ہے۔" (ترمذی)

٥٤٩٠۔ لِرَزِيْنٍ: تَقُوْلُ لَهُ الْقَصْعَةُ أَعْتَقَكَ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ كَمَا أَعْتَقْتَنِي مِنَ الشَّيْطَانِ.

"رزین کی روایت میں ہے: پیالہ اس کو کہتا ہے: اللہ تجھے آگ سے نجات دے جیسا تو نے مجھے شیطان سے نجات دی ہے۔"

(٥٤٨٦) مسلم: ٢٠٣٢۔ ابوداؤد: ٣٨٤٨۔ احمد: ٢٦٦٢٦۔ دارمی: ٢٠٣٣۔

(٥٤٨٧) مسلم: ٢٠٣٣۔ ابن ماجہ: ٣٢٧٠۔ احمد: ١٤٨١٥۔

(٥٤٨٨) مسلم: ٢٠٣٣۔ ابن ماجہ: ٣٢٧٠۔ احمد: ١٤٨١٥۔

(٥٤٨٩) ترمذی: ١٨٠٤۔ ضعیف، البانی: ٣٠٤۔ ابن ماجہ: ٣٢٧٢۔ دارمی: ٢٠٢٧۔

(٥٤٩٠) رزین۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرح: ان تمام روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کھانا ضائع نہ کیا جائے، ہاتھ کی انگلیوں اور برتن کو صاف کیا جائے انگلیاں انسان خود چاٹ لے یا لونڈی، غلام، بیوی یا بچے کو چٹوا دے۔

اگر گرا ہوا لقمہ نہ کھایا جائے تو کسی جانور کو ہی کھلا دیا جائے۔ جب نبی اکرم ﷺ نے کھانے کا ایک ذرہ بھی ضائع کرنے کی اجازت نہیں دی تو آپ ﷺ اس چیز کی اجازت کیسے دے سکتے ہیں کہ ان گنت اناج پکا کر گلیوں میں پھینکا جائے اور بیاہ شادی میں دکھلاوا کیا جائے اور کفران نعمت کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمت کی تحقیر کی جائے۔

وجہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے کھانے کے آخری ذرہ تک کی حفاظت کا اہتمام اس لیے فرمایا ہے کہ جو ہاتھ یا برتن چاٹ رہے ہو، ہوسکتا ہے ان آخری ریزوں میں برکت وصحت ہو۔ اور اس طرح کھانا جلدی ہضم ہوتا ہے۔ اور یہ چیز عبادت واطاعت الٰہی میں مفید ہے۔ لہٰذا اگر ہاتھوں وغیرہ کو دھونا ہو یا رومال سے صاف کرنا بھی ہو تو یہ بعد میں کیا جائے، پہلے انہیں چاٹا جائے۔ یہ مستحب ہے، اور اس میں تواضع ہے، تکبر سے بچاؤ ہے، اور اسراف سے حفاظت ہے۔ (تفہیم الاسلام: ۲/ ۸۳۵)

٥٤٩١ـــ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِتَمْرٍ عَتِيقٍ فَجَعَلَ يُفَتِّشُهُ يُخْرِجُ السُّوْسَ مِنْهُ. (رواه أبوداود، ٣٨٣٢)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے پاس پرانی کھجوریں لائی گئیں۔ پس آپ ﷺ ان میں سے کیڑے تلاش کر کے نکالتے تھے۔'' (ابوداود)

شرح: ...اس میں دلیل ہے کہ جس پھل یا چیز میں کیڑا پڑنے کا اندیشہ ہوا ہو اسے کھولے بغیر کھانا کراہت والی بات ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کھجور کھول کر کھانے سے منع کیا ہے یہ حدیث طبرانی نے حسن سند کے ساتھ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کی ہے۔ ان دونوں میں مطابقت یوں ہے کہ یہ ممانعت اس صورت میں ہے جب کھجور نئی ہو۔ اس سے منع اس لیے فرمایا ہے کہ ویسے ہی فضول وسوسہ نہ رہے، یا پھر یہ ممانعت احتیاط کے پیش نظر ہے۔ اگر کوئی کھجور اندر سے دیکھ لیتا ہے تو کوئی حرج نہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ کھانا میں کیڑا گر جائے تو یہ نجس نہیں ہوتا نہ ہی اس کا کھانا حرام ہے۔ (تاہم یہ دیکھ لیا جائے گرنے والے کیڑے سے اگر زہر پھیل گیا ہو تو پھر نہ کھایا جائے یہ ممانعت اس زہر کی وجہ سے ہے کیڑے کے گرنے کی وجہ سے نہیں)۔ (انجم گوندلوی)، (عون المعبود: ۳/ ۴۲۶)

٥٤٩٢ـــ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى أَبِي قَالَ فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَاماً وَوَطْبَةً فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ أُتِيَ بِتَمْرٍ فَكَانَ

''سیدنا عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ میرے والد کے پاس مہمان بن کر آئے تو ہم نے آپ کے سامنے کھانا رکھا اور دودھ آپ ﷺ نے اس میں سے کھایا۔

(٥٤٩١) ابوداؤد: ٣٨٣٢ـ صحيح، النسائي: ٣٢٤٥ـ ابن ماجه: ٣٣٣٣.

(٥٤٩٢) مسلم: ٢٠٤٢ـ ترمذي: ٣٥٧٦ـ ابوداؤد: ٣٧٢٩ـ احمد: ١٧٢٤٢ـ دارمي: ٢٠٢٢.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

يَأْكُلُهُ وَيُلْقِي النَّوَى بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى. (رواه مسلم ٢٠٤٢)

پھر آپ ﷺ کے لیے کھجوریں لائی گئیں تو آپ ﷺ کھجور کھاتے اور گٹھلی اپنی دو انگلیوں کے درمیان رکھتے جاتے۔ اور شہادت والی انگلی اور درمیانی انگلی جمع کی ہوئی تھیں۔" (مسلم)

٥٤٩٣۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَقْرُنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ جَمِيعًا حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ. ﴿قَالَ الشَّعْبِيُّ: الإِذْنُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ﴾ (رواه البخاري، ٢٤٨٩)

"سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے کہ ایک شخص رفقاء میں سے دو کھجوریں جمع کر کے کھائے، مگر یہ کہ وہ اپنے ساتھیوں سے اجازت حاصل کر لے۔ شعبی رحمہ اللہ نے کہا: اجازت والی بات ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اپنا قول ہے۔" (بخاری)

٥٤٩٤۔ عَنْ بُرَيْدَةَ، رَفَعَهُ: كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الإِقْرَانِ فِي التَّمْرِ، فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَوْسَعَ عَلَيْكُمْ فَاقْرِنُوا. (رواه الطبراني في الاوسط والبزار ٢٨٨٤) بضعف.

"سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تم کو کھجور ملا کر اور جمع کر کے کھانے سے منع کرتا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ نے تم پر وسعت کر دی ہے تو تم ملا سکتے ہو۔" (الاوسط، البزار بضعف)

شرح: دو کھجوریں ملا کر کھانے کی ممانعت حرام نہیں مگر کھانے کے آداب میں سے ایک اچھا ادب ہے۔ اس طرح ملا کر کھانے میں لالچ کی حالت ظاہر ہوتی ہے اس لیے اس سے بچانے کے لیے یہ ادب سکھایا گیا ہے۔ اور اس میں خودغرضی پائی جاتی ہے اس نکمی عادت سے تحفظ کے لیے یہ منع کیا گیا ہے۔ (فتح الباری: ۵/۱۳۴)

اس سے یہ ثابت ہوا جس سے ممانعت والی اور اجازت والی احادیث کا معنی ومطلب بھی واضح ہو جاتا ہے کہ اگر کھانا مشترکہ ہو، کھجوریں ہوں یا انگور ہو یا منقا ہو یہ ملتی جلتی تمام چیزیں ایک ہی حکم رکھتی ہیں تو اس صورت میں دو چیزیں ملا کر کھانا منع ہے اور اگر ملائی ہوں تو ساتھیوں سے اجازت لے لیں۔ اگر وہ اجازت دیں تو کوئی حرج نہیں پھر دو ملا کر کھائی جائز ہیں۔ (فتح الباری: ۹/۵۷۱)

٥٤٩٥۔ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لاَ يَأْكُلُ حَتَّى يُؤْتَى بِمِسْكِينٍ يَأْكُلُ مَعَهُ فَأَدْخَلْتُ رَجُلاً يَأْكُلُ مَعَهُ فَأَكَلَ كَثِيرًا فَقَالَ

"نافع نے کہا: سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کھانا نہیں کھاتے تھے یہاں تک کہ کوئی مسکین آ تا تو اس کے ساتھ کھانا کھاتے تھے۔ میں ایک مرتبہ ان کے پاس ایک آدمی لایا تاکہ ان کے ساتھ کھانا

(٥٤٩٣) بخاری: ٢٤٨٩۔ مسلم: ٤٠٤٥۔ ترمذی: ١٨١٤۔ ابوداؤد: ٣٨٣٤۔ ابن ماجه: ٣٣٣١۔ احمد: ٦١١٤.

(٥٤٩٤) طبرانی اوسط، بزار: ٢٨٨٤۔ وفی اسنادهما یرید بن بزیع وهو ضعیف، هیثمی: ٨٠٢٠.

(٥٤٩٥) بخاری: ٥٣٩٣۔ مسلم: ٢٠٦١۔ ترمذی: ١٨١٨۔ ابن ماجه: ٣٢٥٧۔ احمد: ٦٢٨٥۔ دارمی: ٢٠٤٠.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَا نَافِعُ لَا تُدْخِلْ هٰذَا عَلَيَّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ. (رواه البخاري، ٥٣٩٣)

کھائے تو اس نے بہت کھانا کھایا۔ پس عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے نافع! اس کو میرے پاس نہ لاؤ۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے: مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے۔ اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔'' (بخاری)

٤٩٦ـ عَنْ عَمْرٍو قَالَ كَانَ أَبُو نَهِيكٍ رَجُلًا أَكُولًا فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ فَقَالَ فَأَنَا أُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ. (رواه البخاري، ٥٣٩٥)

''سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کہ ابونھیک نامی ایک آدمی بہت زیادہ کھاتا تھا۔ پس عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ کافر سات آنتوں سے کھاتا ہے۔ چنانچہ ابونھیک نے کہا: میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لاتا ہوں۔'' (بخاری)

٤٩٧ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ضَافَهُ ضَيْفٌ وَهُوَ كَافِرٌ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ إِنَّهُ أَصْبَحَ فَأَسْلَمَ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ أَمَرَ بِأُخْرَى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مِعًى وَاحِدًا وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ. (رواه مسلم، ٢٠٦٣)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ایک کافر شخص مہمان تھا۔ اس کے لیے ایک بکری کا دودھ پلانے کا حکم دیا تو اس نے تازہ دودھ پیا، پھر دوسری بکری کا دودھ پیا، پھر تیسری، پھر چوتھی، یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پیا۔ پھر وہ صبح مسلمان ہوگیا تو اس کے لیے ایک بکری کا دودھ پلانے کا حکم دیا تو اس نے پیا پھر دوسری بکری کا دودھ دینے کا حکم دیا تو اس نے مکمل نہ پیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔'' (مسلم)

٤٩٨ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ طَعَامُ الْإِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ. (رواه البخاري ٥٣٩٢)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دو کا کھانا تین کے لیے، اور تین کا کھانا چار کے لیے کافی ہے۔'' (بخاری)

---

(٤٩٦) بخاری: ٥٣٩٥ـ مسلم: ٢٠٦١ـ ترمذی: ١٨١٨ـ ابن ماجه: ٣٢٥٧ـ احمد: ٦٢٨٥ـ دارمی: ٢٠٤٠۔

(٤٩٧) مسلم: ٢٠٦٣ـ بخاری: ٥٣٩٧ـ ترمذی: ١٨١٩ـ ابن ماجه: ٣٢٥٨ـ احمد: ٨٦٦٢ـ موطا: ١٧١٦ـ دارمی: ٢٠٤٣۔

(٤٩٨) بخاری: ٥٣٩٢ـ مسلم: ٢٠٥٨ـ ترمذی: ١٨٢٠ـ احمد: ٩٠٢٤ـ موطا: ١٧٢٦۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٥٤٩٩۔ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الإِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الإِثْنَيْنِ يَكْفِي الأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ . (لمسلم ٢٠٥٩)

"سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک کا کھانا دو کے لیے، دو کا کھانا چار کے لیے، اور چار کا کھانا آٹھ کے لیے کافی ہوتا ہے۔" (مسلم)

٥٥٠٠۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَقَالَ تَجَشَّأَرَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ كُفَّ عَنَّا جُشَاءَ كَ فَإِنَّ أَكْثَرَهُمْ شِبَعاً فِي الدُّنْيَا أَطْوَلُهُمْ جُوْعاً يَوْمَ الْقِيَامَةِ . (رواه الترمذی، ٢٤٧٨)

"سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے پاس ڈکار مارنا شروع کر دیئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے ڈکار ہم سے بند رکھ، کیونکہ بہت سے لوگ دنیا میں زیادہ سیر ہو کر کھانے والے آخرت میں طویل بھوک میں مبتلا ہوں گے۔" (ترمذی)

٥٥٠١۔ عَنْ نَافِعٍ: أَهْدَى رَجُلٌ مِنَ الْعِرَاقِ إِلَى ابْنِ عُمَرَ جَوَارِشَ : فَقَالَ : مَا يُصْنَعُ بِهٰذَا، قَالَ إِذَا كَضَكَ الطَّعَامُ أَخَذْتَ مِنْهُ، قَالَ: وَاللّٰهِ مَا شَبِعْتُ مُنْذُ كَذَاوَكَذَا لاَ حَاجَةَ لِيْ فِيْهِ . (رواه رزين .)

"نافع کا بیان ہے: ایک آدمی نے سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کو بطور تحفہ عراق سے جوارش (دوائی) لا کر دی تو سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کو کیا کیا جاتا ہے؟ اس نے کہا: جب تجھے کھانا ہضم نہ ہو تو اس میں سے بقدر ضرورت کھاؤ۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! اتنی اتنی مدت بیت گئی ہے میں نے سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا ہے۔ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔" (رزین)

٥٥٠٢۔ عَنْ مِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أُكُلاَتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ فَإِنْ كَانَ لاَ مَحَالَةَ فَثُلُثٌ لِطَعَامِهِ وَثُلُثٌ لِشَرَابِهِ وَثُلُثٌ لِنَفْسِهِ . (رواه الترمذی، ٢٣٨٠)

"سیدنا مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی آدمی نے کوئی برتن نہیں بھرا جو زیادہ برا ہو پیٹ بھرنے سے، ابن آدم کے لیے چند لقمے کافی ہیں۔ جو اس کی کمر سیدھی رکھ سکیں اگر زیادہ ضرورت ہو تو پیٹ کا تیسرا حصہ طعام کے لیے۔ ایک حصہ پینے کے لیے۔ ایک تہائی حصہ سانس لینے کے لیے ہونا چاہیے۔" (ترمذی)

٥٥٠٣۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(٥٤٩٩) مسلم: ٢٠٥٩۔ ترمذی: ١٨٢٠۔ ابن ماجہ: ٣٢٥٤۔ احمد: ١٤٦٨٤۔ دارمی: ٢٠٤٤.
(٥٥٠٠) ترمذی: ٢٣٨٠۔ حسن، البانی: ٢٠١٥۔ ابن ماجہ: ٣٣٥٠.
(٥٥٠١) رزین.
(٥٥٠٢) ترمذی: ٢٣٨٠۔ صحیح، البانی: ١٩٣٩۔ ابن ماجہ: ٣٣٤٩۔ احمد: ١٦٧٣٥.
(٥٥٠٣) ترمذی: ١٨٨٦۔ ضعیف، البانی: ٣١٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تَعَشَّوْا وَلَوْ بِكَفٍّ مِنْ حَشَفٍ فَإِنَّ تَرْكَ الْعَشَاءِ مَهْرَمَةٌ. (رواه الترمذی، ۱۸۵٦)

رات کو کچھ کھاؤ، خواہ ردی کھجور ہی سہی کھاؤ۔ رات کا کھانا ترک کرنے سے بڑھاپا آتا ہے۔'' (ترمذی)

٥٥٠٤ـ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ يُطْرَحُ لَهُ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ فَيَأْكُلُهُ حَتَّى يَأْكُلَ حَشَفَهَا. (رواه مالك، ۱۷۳٦)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے عمر کو دیکھا جب وہ امیرالمؤمنین تھے۔ ان کے لیے ایک پیمانہ (سوا دو سیر) کھجور رکھی جاتی تو وہ اس سے کھاتے، یہاں تک کہ ردی کھجوریں بھی کھا جاتے۔'' (مالک)

شــرح: ان احادیث میں بسیارخوری کو بدترین خصلت قرار دیا گیا ہے۔ یہ دینی اور دنیاوی، مفاسد اور خرابیوں کی جڑ ہے۔

جب آدمی صرف کھانے پینے کی فکر ہی میں لگا رہے تو اسے حلال وحرام کی تمیز بھی نہیں رہتی۔ اور اس سے معدہ اور دماغ پر برے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

اسی لیے ان احادیث میں ترغیب دی گئی ہے کہ جسم کی سلامتی کھانے پینے میں زیادتی سے پرہیز ہی میں ہے۔ لہٰذا کھانے پینے میں میانہ روی اختیار کی جائے۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے سے ہی بدن، روح، دنیا اور آخرت سب کی سعادت حاصل ہوسکتی ہے۔ وگرنہ یہ بسیارخوری روز قیامت بے وزن کر دے گی۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا﴾ (الکہف: ۱۰۵)

''پس ہم قیامت کے دن ان کا وزن قائم نہ کریں گے۔''

یہاں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ بسیارخوری کرنا دراصل کافروں کی مشابہت ہے۔ جیسا کہ فرمایا: مومن ایک آنت سے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے یہ اس لحاظ سے قابل مذمت ہے۔

نیز بسیارخوری سے عبادت الٰہی سے غفلت اور دنیا کی طرف رغبت پیدا ہوتی ہے۔ جس سے نفس کو اعتدال پر رکھنا نہایت مشکل ہو جاتا ہے۔ اگر یہ خرابیاں نہ ہوں تو پھر کھانے پینے میں کوئی پابندی نہیں۔

جیسا کہ حدیث شریف میں آتا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو چاہو کھاؤ پیو، اور جو مرضی پہنو، صرف دو باتیں نہ ہوں نہ تکبر ہو اور نہ ہی اسراف ہو۔ (مسند: ۲/ ۱۸۱)

یہاں ایک وضاحت بہت ضروری ہے بعض لوگ جو تصوف کا دعویٰ کرتے ہیں وہ تفریط کا شکار ہیں، نہ ہی اچھا کھاتے ہیں نہ اچھا پہنتے ہیں اور ہر لذت سے کنارہ کش ہیں۔ یہ دعویٰ، شریعت کے تقاضا کے خلاف ہے۔ یہ مسند احمد والی حدیث اس کی تردید کرتی ہے۔ ابن ابی ماسویہ ایک طبیب تھا۔ یہ حدیث پڑھنے کے بعد جس میں کم کھانے کی ترغیب

(٥٥٠٤) موطا: ۱۷۳٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے اس نے یہ تاثرات بیان کیے تھے کہ اگر لوگ اس پر عمل پیرا ہو جائیں تو یہ بہت ساری بیماریوں سے نجات پا سکتے ہیں۔ اور ان کی بیماریاں ختم ہو سکتی ہیں، اور ڈاکٹروں کی دکانیں ویران ہو سکتی ہیں۔

حارث بن کلدہ حکیم نے کہا تھا: پیٹ ہر بیماری کا مرکز ہے اور پرہیز صحت کا مرکز ہے۔ کم کھانے میں بہت سارے فوائد ہیں، اور بہت ساری بدنی بیماریوں سے نجات ملتی ہے۔ قلبی صفائی ملتی ہے اور اس کی اصلاح ہوتی ہے۔ رقت قلب پیدا ہوتی ہے۔ قوت فہم و ذکاء بڑھتی ہے۔ انکساری پیدا ہوتی ہے، ناجائز خواہش کمزور ہوتی ہے۔ غضب ماند پڑتا ہے، نافرمانیوں سے دوری پیدا ہوتی ہے۔

اس کے برعکس بسیار خوری سے دل میں خباثت اور اکڑ پیدا ہوتی ہے دل اندھا ہو جاتا ہے۔ احکام الٰہیہ کی بجا آوری میں رکاوٹ آتی ہے۔

لقمان نے (اللہ ان پر رحمت کرے) اپنے بیٹے سے کہا: اے بیٹے! جب معدہ زیادہ بھرا ہو تو فکر سو جاتی ہے، حکمت و دانائی گونگی ہو جاتی ہے، اور اعضاء عبادت سے قاصر ہو جاتے ہیں۔ (توضیح الاحکام: ۷/ ۳۷۸)

۵۵۰۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ ﷺ طَعَامًا قَطُّ إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ. (رواه البخاري، ٥٤٠٩)

”سیدنا ابو ہریرہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے کبھی کسی کھانے کو برا نہیں کہا۔ اگر خواہش ہوتی تو کھا لیتے۔ اگر نہ چاہتے تو ترک کر دیتے۔“ (بخاری)

شرح: ...... اس میں حسن ادب کا درس ہے۔ کبھی یہ صورت حال ہوتی ہے کہ آدمی ایک چیز کو ناپسند کرتا ہے جبکہ دوسرے کو وہ چیز پسند ہوتی ہے، مگر شرعاً اسے کھانے کی اجازت ہوتی ہے۔ اس لیے پیارے پیغمبر ﷺ جس چیز کو چاہتے کھا لیتے۔ جس کی چاہت نہ ہوتی نہ کھاتے کیونکہ اس سے تیار کرنے والے کی بھی دل شکنی ہوتی ہے۔ اور جس کی پسند ہو وہ بھی محروم رہ جاتا ہے۔ اس لیے آپ ﷺ یہ نہ کہتے تھے، یہ کھانا کھٹا ہے، نمک کم ہے، گاڑھا شوربے والا ہے یا زیادہ شوربے والا ہے یا کچا ہے، وغیرہ اگر طبیعت مانتی تو کھا لیتے نہ مانتی تو نہ کھاتے۔ جیسا کہ آپ ﷺ کی طبیعت گوہ کھانے پر آمادہ نہ ہوئی تو اسے نہ کھایا تھا، کہا: اسے لے جاؤ۔ مگر ایک صحابی نے کھا لی تھی۔

یاد رہے کہ یہ اصول اس کھانے کے متعلق ہے جو جائز ہے، اس پر عیب نہ لگایا جائے، مگر جب ناجائز ہوتا تو پیغمبر ﷺ اس پر عیب چینی فرماتے تھے اور اس کی مذمت کرتے تھے۔ (فتح الباری: ۸/ ۵۴۷)

۵۵۰۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ

”سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی پڑ جائے تو اس کو ڈبو دو

(۵۵۰۵) بخاری: ۵٤۰۹۔ مسلم: ۲۰٦٤۔ ترمذی: ۲۰۳۱۔ ابوداؤد: ۳۷٦۳۔ ابن ماجہ: ۳۲۵۹۔ احمد: ۱۰۰٤۹۔

(۵۵۰٦) ابوداؤد: ۳۸٤٤۔ صحیح، البانی: ۳۲۵۵۔ بخاری: ۵۷۸۲۔ ابن ماجہ: ۳۵۰۵۔ احمد: ۹٤۲۸۔ دارمی: ۲۰۳۸۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

فَامْقُلُوْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِجِنَاحَيْهِ دَاءٌ وَفِي الأُخْرَى شَفَاءٌ وَإِنَّهُ يَتَّقِي بِجَنَاحِهِ الَّذِيْ فِيْهِ الدَّاءُ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ. (رواه أبوداود ٣٨٤٤)

اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہے۔ اور وہ اس پر کو بچائے رکھتی ہے جس میں شفا ہے پس اسے مکمل ہی ڈبو دیا جائے۔" (ابوداؤد)

شرح: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مکھی کسی کھانے یا پینے کی چیز میں گر کر مر جائے تو وہ چیز پلید نہیں ہوتی۔ مکڑی، بھڑ، وغیرہ جن میں خون نہیں بہتا ان کا بھی یہی حکم ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا مکھی کو بلا وجہ مارنا درست نہیں۔ ہاں! اگر مشروب میں ڈبونے سے یا کھانے کے گرم ہونے سے مر جائے تو یہ مجبوری ہے۔

مکھی کو مشروب وغیرہ میں ڈبونے کی حکمت نبی ﷺ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفا ہے، مکھی شفا والے پر کو بچاتی ہے اور وبا والے پر کو ڈبوتی ہے۔

بعض عقل پرست اس پر اعتراض کرتے ہیں کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک ہی چیز میں شفا اور وباء دونوں جمع ہوں؟

اس کا حل یہ ہے کہ یہ اعتراض جہالت پر مبنی ہے۔ کیونکہ بہت سارے حیوانات متضاد صفات رکھتے ہیں، مثلاً سانپ میں زہر قاتل بھی ہے اور سانپ ہی کے گوشت سے تریاق تیار ہوتا ہے جو کہ زہر کے اثر کو ختم کرتا ہے۔ اور یہ بات مشاہدہ میں بھی آئی ہے کہ مکھی کے کاٹ لینے کی جگہ پر خارش یا ورم ہو جاتا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس میں زہر ہے۔ (فتح الباری ۱۰/۲۵۲)

نیز! جدید علوم بھی اسے تسلیم کرتے ہیں کہ مکھی گندگی پر بیٹھتی ہے اور وہاں سے مہلک جراثیم انسان تک منتقل کرتی ہے۔ پھر اس سے وبا پھیلتی ہے اور ٹائیفائڈ بخار، وغیرہ امراض جنم لیتے ہیں۔ اور جب مکھی ڈبوتے ہیں یا اسے باہر پھینکتے ہیں تو اس سے چمٹے ہوئے جراثیم مر جاتے ہیں اور لوگ بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں۔

تاہم یہ توجیہ عقلیت پسندوں کے لیے تو بہت خوشگوار اور اطمینان والی ہوگی۔ مگر اس حدیث سے ان کی محبت مشکوک ہو جاتی ہے۔ انہوں نے حدیث پر اعتبار نہیں کیا وہ تو اس لیے مطمئن ہیں کہ جدید علوم کے ماہرین نے اس کی تصدیق کی ہے۔ مگر ایک مسلمان کی شان یہ ہوتی ہے کہ اسے کسی بیرونی تصدیق کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہ بس رسول اکرم ﷺ کے فرمان کے تابع ہوتا ہے کوئی انگریز فلاسفر اس کی تائید کرے یا مخالفت کرے اسے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔

مذکورہ حدیث پر مسلمانوں کا ایمان ہے کہ مکھی کے ایک پر میں وبا اور دوسرے میں شفا ہے۔ اور جب مکھی ڈبو لیں تو اس کا علاج ہو جاتا ہے اور چیز بھی پلید نہیں ہوتی۔ (تفہیم الاسلام: ۱/۴۴)

٥٥٠٧ـ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِ مَجْذُوْمٍ فَوَضَعَهَا مَعَهُ فِي الْقَصْعَةِ وَقَالَ

"سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کوڑھ زدہ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ پیالے میں رکھ دیا، اور فرمایا: کھا اللہ پر

(٥٥٠٧) ابوداؤد: ٣٩٢٥ـ ضعيف. الباني: ٨٤٧ـ ترمذي: ١٨١٧ـ ابن ماجه: ٣٥٤٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

كُلْ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلاً عَلَيْهِ. (رواه أبوداود، ٣٩٢٥)

بھروسے سے اور اسی پر توکل کرتے ہوئے۔'' (ابوداود)

٥٥٠٨۔ بُرَيْدَةَ: أَنَّ أَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ فَعَلاَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقَالاَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

''سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ وسیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا ہی کیا اور اسی کی مثل کہا بھی ہے۔''

شرح: ...... امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دو حدیثیں صحیح ثابت ہیں۔ ایک یہ ہے کہ کوڑی سے دور رہو اور دوسری یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوڑی کے ساتھ کھانا کھایا۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کوڑی میرے پیالے میں کھاتا پیتا تھا اور بستر پر سوتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی کوڑی کے ساتھ کھانے کو جائز سمجھتے تھے۔ اور بعض کی رائے ہے کہ جو کوڑی سے اجتناب کا کہا گیا ہے وہ منسوخ ہو چکا ہے، لیکن یہ رائے درست نہیں۔ صحیح یہ ہے کہ منسوخ نہیں، ان دونوں احادیث میں مطابقت یہ ہے جو کوڑی سے دور رہنے کا حکم ہے۔ یہ احتیاط کے طور پر ہے، اس کے ساتھ کھانے پینے کا جواز ہے حرام ہے۔ (شرح مسلم: ۱۴/ ۲۲۸)

٥٥٠٩۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُنْفَخَ فِي الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَالثَّمَرَةِ (رواه الطبراني في الكبير ٢٢٧٨٩) بضعف

''سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے، پینے اور پھل میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔'' (الکبیر، بضعف)

شرح: ...... یہ تو ضعیف ہے، (ابوداود: ۳۷۲۲، باب فی النفخ فی الشراب والنفس) میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت آتی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے اور اس میں پھونک مارنے سے منع کیا ہے۔ برتن میں پھونک مارنے سے مراد یہی ہے کہ اس میں جو کھانے یا پینے والی چیز ہے اس میں پھونک نہ ماریں۔ اس میں پھونک دو وجہ سے ماری جاتی ہے کہ یا تو اس میں کوئی تنکا وغیرہ نکالنا ہوتا ہے۔ یا پھر کھانا گرم ہوا سے ٹھنڈا کرنا ہوتا ہے۔ تو اس بارے میں گزارش ہے کہ کھانے کو رکھ دیا جائے کہ خود ہی ٹھنڈا ہو اور تنکا وغیرہ بغیر پھونک مارے ہاتھ وغیرہ سے نکالیں۔ کیونکہ اگر پھونک ماریں گے تو منہ سے بلغم یا تھوک وغیرہ اس میں گر سکتے ہیں، جس سے طبیعت میں نفرت آ جائے گی۔ اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی احتیاط کا اندازہ لگائیں حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھوک مبارک ساری دنیا کی طہارتوں کو اس پر قربان کیا جا سکتا ہے، ایک حلوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ اس میں کھجوریں بھی تھیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجوریں کھا کر ان کی گٹھلیاں تین انگلیوں کے درمیان رکھ کر دور پھینک رہے ہیں، پلیٹ میں نہیں رکھتے کہ کہیں یہ کھانا تھوک میں ملوث نہ ہو جائے تو پھونک مارنے کی اجازت کیسے ہو سکتی ہے۔ ابوداؤد: ۳۷۲۳۔ مع عون المعبود: ۳/ ۳۹۲)

(٥٥٠٨) ابوداؤد: ٣٩٢٥۔ ضعیف، البانی: ٨٤٧۔ ترمذی: ١٨١٧۔ ابن ماجه: ٣٥٤٢.

(٥٥٠٩) طبرانی کبیر: ١١٧٨٩۔ ابوداؤد (حلا قوله والتمر) وفيه محمد بن جابر وهو ضعيف، هيثمی: ٨٢٣٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٥٥١٠ـــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلَا يَقُوْمُ رَجُلٌ حَتّٰى تُرْفَعَ الْمَائِدَةُ وَلَا يَرْفَعُ يَدَهُ وَإِنْ شَبِعَ حَتّٰى يَفْرُغَ الْقَوْمُ وَلْيُعْذِرْ فَإِنَّ الرَّجُلَ يُخْجِلُ جَلِيْسَهُ فَيَقْبِضُ يَدَهُ وَعَسٰى أَنْ يَكُوْنَ لَهُ فِي الطَّعَامِ حَاجَةٌ. (رواه إبن ماجة، ٣٢٩٥)

”سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جب دستر خوان رکھا جائے تو آدمی نہ اٹھے یہاں تک کہ دستر خوان اٹھایا جائے۔ اور اپنا ہاتھ سب لوگوں کے سیر ہو کر کھانے سے فارغ ہونے سے پہلے نہ اٹھائے بلکہ ساتھ کا عذر ظاہر کرے۔ یقیناً ایک مرد اپنے ساتھ والے سے شرمندہ کر کے اپنا ہاتھ بند کر دیتا ہے۔ اور حالانکہ ممکن ہے کہ اس کو کھانے کی ضرورت ہو۔“ (ابن ماجہ)

٥٥١١ـــ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ قَائِماً وَعَنِ الأَكْلِ قَائِماً. (رواه البزار، ٢٨٦٨) والموصلي.

”سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر کھانے، پینے سے منع کیا ہے۔“ (البزار، الموصلی)

شرح: کھڑے ہو کر کھانے پینے کے بارے میں احادیث کا اس طرح معاملہ ہے۔ ایک سے ثابت ہوتا ہے کھڑے ہو کر کھانا پینا منع ہے جو پیئے وہ قے کر دے۔ ایک میں آتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پیا۔ ایک قول اس بارے میں یہ ہے کہ کھڑے ہو کر کھانا پینا منسوخ ہو چکا ہے یہ قول مناسب نہیں۔ ان میں مطابقت یوں ہے کہ کھڑے ہو کر کھانا، پینا منع ہے مگر یہ مخالفت حرام نہیں، کھڑے ہو کر کھانا پینا جائز ہے، مگر زیادہ عادت بیٹھ کر ہی ہونی چاہیے۔ کبھی کسی وجہ سے کھڑا ہو کر کھانا، پینا ہو جائے تو اجازت ہے۔ تاہم کھڑے ہو کر کھانے، پینے میں نقصانات ہیں۔ معدہ میں چیز صحیح طرح قرار نہیں پکڑتی اور چیز ایک دم معدہ میں چلی جاتی ہے جس سے معدہ کی حرارت ٹھنڈی پڑ جاتی ہے۔ اگر کبھی ایسا ہو جائے کہ کھڑے ہو کر کھانا، پینا پڑ جائے تو پھر یہ نقصان نہیں ہوتا۔ (عون المعبود: ٣/ ٣٨٨)

ماورد في أطعمة مخصوصة من مدح وإباحة وكراهة وحكم المضطر وغير ذلك.

مخصوص کھانوں کی مدح، اباحت یا کراہت اور اضطرار والے کا بیان

٥٥١٢ـــ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى أَبِيْ أَيُّوْبَ وَكَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا بَعَثَ إِلَيْهِ بِفَضْلِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِ

”سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ ابو ایوب رضی اللہ عنہ کے ہاں ٹھہرے۔ جب آپ ﷺ کھانا کھاتے تو بچا ہوا کھانا اس کی طرف بھیجتے تھے۔ پس ایک دن اس کی طرف

(٥٥١٠) ابن ماجه: ٣٢٩٥۔ ضعيف جدا، البانی: ٧١٣۔
(٥٥١١) بزار: ٢٨٦٨ اور موصلي باختصار ورجاله ثقات رجال الصحيح، خلا المغيرة بن مسلم وهو ثقة، هيثمي: ٧٩٢١۔
(٥٥١٢) ترمذی: ١٨٠٧۔ صحيح، البانی: ١٤٧٦۔ احمد: ٢٠٥١٨۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

يَـوْمـاً بِطَعَامٍ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا أَتَى أَبُوْ أَيُّوْبَ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْـهِ ثُـوْمٌ فَـقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَحَـرَامٌ هُـوَ قَالَ لَا وَلٰكِنِّي أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِيْحِهِ. (رواه الترمذی، ۱۸۰۷)

کھانا بھیجا جس سے آنحضرت نے نہیں کھایا تھا۔ سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے آ کر آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں لہسن تھا۔ پس اس نے کہا: یا رسول ﷺ! کیا وہ حرام ہے؟ فرمایا: نہیں مگر میں اس کو بو کی وجہ سے ناپسند کرتا ہوں۔'' (ترمذی)

۵۵۱۳۔ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيْدَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ أُمَّ أَيُّـوْبَ أَخْبَـرَتْـهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَـزَلَ عَـلَيْهِـمْ فَتَـكَـلَّفُوْا لَهُ طَعَاماً فِيْهِ مِنْ بَعْضِ هٰـذِهِ الْـبُـقُـوْلِ فَـكَـرِهَ أَكْلَهُ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ كُـلُـوْهُ فَإِنِّي لَسْتُ كَأَحَدِكُمْ إِنِّي أَخَافُ أَنْ أُوْذِيَ صَاحِبِيْ. (رواه الترمذی، ۱۸۱۰)

''عبداللہ بن ابی یزید اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ام ایوب نے اس کو خبر دی کہ نبی کریم ﷺ ان کے پاس آ کر ٹھہرے تو ہمارے لوگوں نے آپ ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا۔ اور اس میں کچھ ترکاریاں بھی شامل کیں۔ آپ ﷺ نے اس کو کھانا پسند نہیں کیا، اور اپنے اصحاب سے کہا: تم کھاؤ میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ مجھے ڈر لگتا ہے کہ میں اپنے رفیق (جبریل ﷺ) کو ایذا پہنچاؤں۔'' (ترمذی)

۵۵۱۴۔ عَنْ أَبِي زِيَادٍ خِيَارِبْنِ سَلَمَةَ أَنَّهُ سَـأَلَ عَـائِشَةَ عَنِ الْبَـصَـلِ فَقَـالَـتْ إِنَّ آخِـرَطَـعَامٍ أَكَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَـعَامٌ فِيْهِ بَصَلٌ. (رواه أبوداود، ۳۸۲۹)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ابوزیاد خیار بن سلمہ نے پیاز کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ نے جو آخری کھانا کھایا تھا اس میں پیاز بھی تھا۔'' (ابوداؤد)

شـــرح: ......ثابت ہوا کچا لہسن اور پیاز جو بھی ان جیسی چیز ہے جس سے بدبو آتی ہے وہ کھا کر مسجد میں آنا منع ہے۔ اگر پکا لیا جائے اور بدبو ختم ہو جائے تو پھر کھانا جائز ہے۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ لوگ نبی اکرم ﷺ سے تبرک حاصل کرتے تھے اور آپ ﷺ ان کی غمخواری کرتے تھے۔ (جائزۃ الاحوذی: ۳/ ۲۱۸)

سگریٹ نوشی کر کے آنا تو نہایت ہی قبیح بدبو ہے۔ اس سے سخت احتراز کیا جائے۔ (گوندلوی)

۵۵۱۵۔ عَنْ يَحْـيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّ عُمَرَبْنَ الْـخَـطَّـابِ كَـانَ يَـأْكُلُ خُبْزاً بِسَمْنٍ فَدَعَا

''یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ گھی کے ساتھ روٹی کھا رہے تھے۔ انہوں نے ایک دیہاتی کو بلایا تو وہ کھانے

(۵۵۱۳) ترمذی: ۱۸۱۰۔ حسن، البانی: ۱۴۷۸۔ ابن ماجہ: ۳۳۶۴۔ دارمی: ۲۰۵۴۔

(۵۵۱۴) ابوداؤد: ۳۸۳۹۔ ضعیف، البانی: ۸۲۵۔ احمد: ۲۴۰۶۴۔

(۵۵۱۵) موطا: ۱۷۳۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ وَيَتَّبِعُ بِاللُّقْمَةِ وَضَرَ الصَّحْفَةِ فَقَالَ عُمَرُ كَأَنَّكَ مُقْفِرٌ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا أَكَلْتُ سَمْناً وَلَا لَكُتُ أَكْلاً بِهِ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ عُمَرُ لَا آكُلُ السَّمْنَ حَتّٰى يَحْيَا النَّاسُ مِنْ أَوَّلِ مَا يَحْيَوْنَ. (رواه مالك، ١٧٣٥)

لگا۔ اور لقمے کے ساتھ پیالے کے اردگرد چمٹا ہوا میلا کچیلا گھی بھی اتارنا شروع ہوگیا۔ پس عمر رضی اللہ عنہ نے کہا بڑا ندیدہ ہے؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! اتنے اور راتنے عرصہ سے میں نے گھی اور مرغن خوراک نہیں دیکھی نہ کوئی کھاتا دیکھا ہے۔ پس عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بھی گھی نہیں کھاؤں گا یہاں تک کہ لوگوں کی پہلی سی زندگی لوٹ آئے۔ (کیونکہ یہ قحط کا زمانہ تھا۔)'' (مالک)

٥٥١٦۔ عَنْ حُمَيْدِبْنِ مَالِكِ بْنِ خُثَيْمٍ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ جَالِساً مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ بِأَرْضِهِ بِالْعَقِيقِ فَأَتَاهُ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَلَى دَوَابَّ فَنَزَلُوْا عِنْدَهُ قَالَ حُمَيْدٌ فَقَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ اذْهَبْ إِلَى أُمِّي فَقُلْ إِنَّ ابْنَكَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ أَطْعِمِيْنَا شَيْئًا قَالَ فَوَضَعَتْ ثَلَاثَةَ أَقْرَاصٍ فِي صَحْفَةٍ وَشَيْئًا مِنْ زَيْتٍ وَمِلْحٍ ثُمَّ وَضَعَتْهَا عَلَى رَأْسِي وَحَمَلْتُهَا إِلَيْهِمْ فَلَمَّا وَضَعْتُهَا بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ كَبَّرَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ الْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِي أَشْبَعَنَا مِنَ الْخُبْزِ بَعْدَ أَنْ لَمْ يَكُنْ طَعَامُنَاإِلَّا الْأَسْوَدَيْنِ الْمَاءَ وَالتَّمْرَ فَلَمْ يُصِبِ الْقَوْمُ مِنَ الطَّعَامِ شَيْئًا فَلَمَّا انْصَرَفُوْا قَالَ يَاابْنَ أَخِي أَحْسِنْ إِلَى غَنَمِكَ وَامْسَحِ الرُّعَامَ عَنْهَا وَأَطِبْ مُرَاحَهَا وَصَلِّ فِي نَاحِيَتِهَا فَإِنَّهَا مِنْ دَوَابِّ الْجَنَّةِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوْشِكُ أَنْ يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَكُوْنُ الثُّلَّةُ مِنَ الْغَنَمِ أَحَبَّ إِلَى صَاحِبِهَا مِنْ دَارِ مَرْوَانَ. (رواه مالك، ١٧٣٧)

''حمید بن مالک نے کہا: میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقام عقیق پر ان کی زمین میں تھا تو کچھ لوگ مدینہ سے جانوروں پر سوار ہو کر آئے، اور ان کے نزدیک آ کر اترے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: میری والدہ کے پاس جاؤ، اور کہو: آپ کا بیٹا سلام کہتا ہے۔ اور کہتا ہے ہمیں کچھ کھلائیں۔ ان کی والدہ نے تین روٹیاں برتن میں رکھیں۔ اور کچھ روغن زیتون اور نمک دیا۔ اور پھر برتن میرے سر پر رکھا تو میں اسے لے آیا۔ جب میں نے ان کے سامنے برتن رکھا تو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی اور کہا: اللہ کا شکر ہے! جس نے ہمیں روٹی کے ساتھ سیر کر دیا۔ جبکہ پہلے ہماری خوراک دو سیاہ چیزیں ہوا کرتی تھیں۔ پانی اور کھجور۔ پس ان لوگوں کو وہ کھانا پورا نہ ہوا اور جب وہ لوٹ گئے تو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے بھتیجے! اپنی بکریوں سے بہتر سلوک کرنا۔ ان سے ان کی ناک صاف کرتا رہ۔ اچھی طرح چراگاہ میں لے جا۔ اور ان کے اطراف میں نماز بھی پڑھ یہ جنت کا جانور ہے۔ اور قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! لوگوں پر عنقریب وہ زمانہ آئے گا کہ مروان بن حکم کے محل سے لوگوں کو چند بکریاں زیادہ پسند ہوگیں۔'' (مالک)

(٥٥١٦) موطا: ١٧٣٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شرح:......اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی رعایا کی خوراک کے مطابق اپنی خوراک رکھتے تھے۔ کم ازکم درجہ کے لحاظ سے جسے کھانا میسر تھا اس کے اعتبار سے اور معیار سے کھانا کھاتے تھے۔

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ والے واقعہ سے بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کھانے کی سادگی کا پتہ چلتا ہے۔ مروان چونکہ مدینہ کے گورنر تھے ظاہر ہے ان کا گھر قیمتی تھا۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مال کثرت سے ہوگا۔ (شرح زرقانی:۴/۳۱۴)

٥٥١٧۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنْتُ جَالِساً فِي دَارِيْ فَمَرَّ بِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَشَارَ إِلَيَّ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَأَخَذَ بِيَدِيْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى أَتٰى بَعْضَ حُجَرِ نِسَائِهِ فَدَخَلَ ثُمَّ اَذِنَ لِيْ فَدَخَلْتُ الْحِجَابَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ مِنْ غَدَاءٍ فَقَالُوْ نَعَمْ فَأُتِيَ بِثَلَاثَةِ اَقْرِصَةٍ فَوُضِعْنَ عَلٰى نَبِيِّ فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُرْصاً فَوَضَعَهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَخَذَ قُرْصًا آخَرَ فَوَضَعَهٗ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ أَخَذَ الثَّالِثَ فَكَسَرَهٗ بِاثْنَيْنِ فَجَعَلَ نِصْفَهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ وَنِصْفَهٗ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ هَلْ مِنْ أُدُمٍ قَالُوْا لَا إِلَّا شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ قَالَ هَاتُوْهُ فَنِعْمَ الْاُدُمُ هُوَ. (رواه مسلم، ٢٠٥٢)

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کی ایک زوجہ محترمہ کے گھر میں گئے۔ انھوں نے پردہ کرلیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کھانے کے لیے کچھ ہے؟ گھر والوں نے کہا: ہاں، پس جو کی تین روٹیاں لاکر آپ ﷺ کے سامنے رکھی گئیں۔ تو آپ ﷺ نے ایک روٹی اٹھا کر میرے سامنے رکھ دی۔ اور ایک اٹھا کر اپنے سامنے رکھی۔ پھر تیسری روٹی لے کر اس کے دو حصے کیے، نصف حصہ اپنے سامنے، اور نصف میرے سامنے رکھ دیا۔ پھر فرمایا: کوئی سالن بھی ہے؟ تو کہا: نہیں، مگر تھوڑا سا سرکہ ہے، فرمایا: لاؤ وہ عمدہ سالن ہے۔'' (مسلم)

٥٥١٨۔ وَفِي رِوَايَةٍ: فَإِنَّ الْخَلَّ نِعْمَ الْاُدُمُ قَالَ جَابِرٌ فَمَا زِلْتُ أُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ. (رواه مسلم، ٢٠٥٢)

''ایک روایت میں ہے: ''تحقیق سرکہ عمدہ سالن ہے۔'' سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس دن سے میں نے آپ ﷺ سے یہ سنا اس دن سے میں سرکے کو پسند کرتا ہوں۔'' (مسلم)

٥٥١٩۔ عَنْ أُمِّ هَانِیءٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ هَلْ

''سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے کہا: میرے ہاں نبی ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ میں نے کہا: نہیں،

(٥٥١٧) مسلم: ٢٠٥٢۔ ترمذی: ١٨٤٢۔ ابوداؤد: ٣٨٢١۔ ابن ماجہ: ٣٣١٧۔ احمد: ١٤٨٦٩۔ دارمی: ٢٠٤٨۔
(٥٥١٨) مسلم: ٢٠٥٢۔ ترمذی: ١٨٤٢۔ ابوداؤد: ٣٨٢١۔ ابن ماجہ: ٣٣١٧۔ احمد: ١٤٨٦٩۔ دارمی: ٢٠٤٨۔
(٥٥١٩) ترمذی: ١٨٤٢۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْتُ لَا إِلَّا كِسْرٌ يَابِسَةٌ وَخَلٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ قَرِّبِيهِ فَمَا أَقْفَرَ بَيْتٌ مِنْ أُدْمٍ فِيهِ خَلٌّ. (رواه الترمذي، ١٨٤٢)

مگر صرف روٹی کا خشک ٹکڑا اور سرکہ ہے۔ فرمایا: وہی قریب کرو۔ وہ گھر سالن کا محتاج نہیں ہے جس گھر میں سرکہ موجود ہو۔" (ترمذی)

شرح: ان احادیث سے ایک تو نبی اکرم ﷺ کی گزران پر روشنی پڑتی ہے کہ کس قدر سادہ تھی کہ کسی بیوی کے گھر سے خالی روٹی کے ٹکڑے کے اور کچھ نہ ملا۔

دوسری بات یہ واضح ہوئی کہ سرکہ ایک عمدہ اور بہترین سالن ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اس کا حصول بہت آسان ہے زیادہ محنت نہیں کرنا پڑتی اور اس میں قناعت ہو جاتی ہے۔ اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ دودھ، گوشت، شہد اور شوربا وغیرہ سے بھی یہ بہتر ہے۔ صحیح مطلب یہ ہے کہ سرکہ سالن کی صلاحیت رکھتا ہے، ایسا نہیں ہے جیسا کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ سالن نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ غلط فہمی دور فرمائی ہے اگر کسی کے پاس سرکہ ہے اور وہ اس کے ساتھ روٹی کھا رہا ہے تو وہ سالن کے ساتھ کھا رہا ہے، یہ نہ سمجھے کہ میں خالی روٹی کھا رہا ہوں۔ (جائزۃ الاحوذی: ۳/ ۲۳۵)

٥٥٢٠۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ خُبْزًا مِنْ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ قَالَ أَنَسٌ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوْلِ الصَّحْفَةِ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمِئِذٍ. (رواه البخاري، ٥٤٣٩)

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک درزی نے نبی کریم ﷺ کو کھانے پر مدعو کیا جو اس نے تیار کیا تھا۔ پس میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ گیا۔ میزبان نے جو کی روٹی اور شوربا جس میں گوشت اور کدو شامل تھا پیش کیا۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ پیالے کے اطراف سے کدو تلاش کرتے تھے۔ پس میں اس دن سے کدو کو پسند کرنے لگا ہوں۔" (بخاری)

٥٥٢١۔ وَفِي رِوَايَةٍ: فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ جَعَلْتُ أُلْقِيهِ إِلَيْهِ وَلَا أَطْعَمُهُ.

"ایک روایت میں ہے: جب میں نے یہ حالت دیکھی تو میں کدو آپ ﷺ کی طرف دھکیل دیتا اور خود نہیں کھاتا تھا۔"

٥٥٢٢۔ وَفِي أُخْرَى: قَالَ أَنَسٌ فَمَا صُنِعَ لِي طَعَامٌ أَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُصْنَعَ فِيهِ دُبَّاءٌ إِلَّا

"ایک روایت میں ہے: سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کے بعد میرے لیے جب بھی کھانا تیار کیا گیا، اور میں اس میں کدو

(٥٥٢٠) بخاري: ٥٤٣٩۔ مسلم: ٢٠٤١۔ ترمذي: ١٨٢٠۔ ابوداؤد: ٣٧٨٢۔ ابن ماجه: ٣٣٠٣۔ احمد: ١٣٦٧٨۔ مؤطا: ١١٦١۔ دارمي: ٢٠٥٠۔

(٥٥٢١) مسلم: ٢٠٤١۔

(٥٥٢٢) مسلم: ٢٠٤١۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صُنِعَ . (هما لمسلم، ٢٠٤١)

شامل کرنے پر قادر ہوا تو کدو ضرور تیار کیا گیا۔'' (یہ دونوں روایات صحیح مسلم کی ہیں۔)

شـــرح: ......اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ ہر ایک کی دعوت قبول کرتے تھے۔ درزی نے دعوت کی اور آپ ﷺ نے اس کی دعوت بھی قبول کی۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ ایک دستر خوان ہو، اس پر زیادہ افراد کی شرکت ہو تو کھانے کو ایک دوسرے پر پیش کر سکتے ہیں، اور اپنے اوپر کسی بڑے کو ترجیح دے سکتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ، رسول اکرم ﷺ کے لیے کدو چھانٹ کر پیش کر رہے تھے۔ (فتح الباری: ۹/۵۶۴)

علامہ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پیالے کے اردگرد سے نبی اکرم ﷺ کا کدو تلاش کرنا دو احتمال رکھتا ہے۔

(۱) تو یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ سارے پیالے کے اردگرد سے کدو تلاش نہ کر رہے تھے، بلکہ صرف اپنی جانب سے تلاش کیا تھا۔ کیونکہ آپ ﷺ نے اپنے سامنے سے برتن میں سے کھانے کا حکم دیا ہے۔

(۲) احتمال یہ ہے کہ سارے پیالے کے اردگرد ہی کدو تلاش کیا تھا۔ دوسروں کو آپ ﷺ نے سارے پیالے میں ہاتھ مارنے سے اس لیے منع کیا ہے کہ لوگ ایسی حرکت کو ناپسند کرتے ہیں۔

جبکہ رسول اکرم ﷺ کی ذات گرامی کے آثار سے لوگ تبرک حاصل کرتے تھے، حتیٰ کہ آپ ﷺ کے تھوک مبارک کو ہاتھوں پر مل لیتے تھے۔ لہٰذا دوسروں کے لیے اب بھی یہی حکم ہے کہ اپنے سامنے سے کھائیں سارے برتن میں ہاتھ نہ چلائیں، نبی اکرم ﷺ کی ذات گرامی نہایت ہی متبرک تھی آپ ایسا کر سکتے تھے۔ (جائزۃ الاحوذی: ۳/۲۴۲)

ثابت ہوا نبی اکرم ﷺ کی طبیعت کو کدو پسند تھا۔ اگر کوئی اس وجہ سے پسند کرتا ہے تو اچھا عمل ہے، جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کیا تھا، اگر کوئی طبعی طور پر اسے نہیں کھاتا تو یہ گناہ نہیں نہ ہی گستاخ ہے۔ (گوندلوی)

٥٥٢٣ـــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِجُبْنَةٍ فِي تَبُوْكَ فَدَعَا بِسِكِّيْنٍ فَسَمَّى وَقَطَعَ (رواه أبوداود، ٣٨١٩) ولرزين وأكل

''سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس تبوک میں پنیر لائی گئی۔ پس آپ ﷺ نے چھری طلب کی۔ اور اس کے ساتھ بسم اللہ کہہ کر کاٹا۔'' (ابوداؤد اور رزین کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے پنیر کھائی)

٥٥٢٤ـــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِجُبْنَةٍ فِي غَزَاةٍ فَقَالَ أَيْنَ صُنِعَتْ هٰذِهِ فَقَالُوْا بِفَارِسَ وَنَحْنُ نَرَى أَنَّهُ يَجْعَلُ فِيهَا مَيْتَةً

''سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کے پاس ایک غزوے میں پنیر کا ٹکڑا لایا گیا تو فرمایا: یہ کہاں تیار کی گئی ہے؟ لوگوں نے کہا: فارس میں۔ اور ہم خیال کرتے ہیں

(٥٥٢٣) ابوداؤد: ٣٨١٩۔ رزین، حسن الاسناد، البانی: ٣٢٣٥.
(٥٥٢٤) احمد: ٢٧٥٠۔ بزار.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ أَطْعِمُوْا فِيْهَا بِالسِّكِّيْنِ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوْا . (لأحمد ٢٧٥٠) والبزار

کہ اس میں مردار شامل ہوگا۔ فرمایا: تم اس میں چھری رکھو اور اللہ کا نام لے کر کھاؤ۔''

شرح: ...ایک تو یہ ثابت ہوا کہ شک کی بنا پر کسی چیز کو حرام قرار نہ دیا جائے، بلکہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر کھالیں۔

۲۔ یہ ثابت ہوا کہ پنیر کھانا جائز ہے اور چیز چھری سے کاٹ کر کھانی بھی جائز ہے۔

اس میں انتڑیوں کے حلال ہونے کا ثبوت بھی ملتا ہے بشرطیکہ حلال جانور کی ہوں۔ وجہ یہ ہے کہ پنیر ان کے بغیر تیار ہی نہیں ہوتا۔ (عون المعبود: ۳/۴۲۴)

٥٥٢٥۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْماً بَيْنَ أَصْحَابِهِ تَمْرًا فَأَعْطَى كُلَّ إِنْسَانٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ فَأَعْطَانِيْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ حَشَفَةٌ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِنَّ تَمْرَةٌ أَعْجَبَ إِلَيَّ مِنْهَا شَدَّتْ فِي مَضَاغِي . (رواه البخاري ٥٤١١)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن اپنے اصحاب میں کھجوریں تقسیم کیں۔ اور ہر آدمی کو سات دانے دیئے۔ مجھے بھی سات کھجوریں دیں، ایک ان میں سے خشک تھی، وہ مجھے زیادہ پسند آئی اس لیے کہ وہ چبانے میں سخت تھی۔'' (البخاری)

٥٥٢٦۔ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَ كِسْرَةً مِنْ خُبْزِ شَعِيْرٍ فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً وَقَالَ هٰذِهِ إِدَامُ هٰذِهِ . (رواه أبوداود، ٣٨٣٠)

''یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ نے جو کی روٹی کا ایک ٹکڑا لے کر اس کے اوپر کھجور رکھی اور فرمایا: یہ اس کا سالن ہے۔'' (ابوداؤد)

٥٥٢٧۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَائِشَةُ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيْهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ (رواه مسلم، ٢٠٤٦)۔

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس گھر میں کھجور نہ ہو اس گھر والے بھوکے ہیں۔'' (مسلم)

٥٥٢٨۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ الْبِطِّيْخَ بِالرُّطَبِ فَيَقُوْلُ نَكْسِرُ حَرَّ هٰذَا بِبَرْدِ هٰذَا وَبَرْدَ هٰذَا بِحَرِّ هٰذَا .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خربوزہ کو تازہ کھجور سے ملا کر کھاتے، اور فرماتے: اس کی گرمی کو اس کی سردی اور اس کی سردی کو اس کی گرمی سے ہم توڑتے ہیں۔'' (ابوداؤد)

(٥٥٢٥) بخاری: ٥٤١١۔ ابن ماجہ: ٤١٥٧۔ احمد: ٩١٠٩۔

(٥٥٢٦) ابوداؤد: ٣٨٣٠۔ ضعیف، البانی: ٨٢٦۔

(٥٥٢٧) مسلم: ٢٠٤٦۔ ترمذی: ١٨١٥۔ ابوداؤد: ٣٨٣١۔ ابن ماجہ: ٣٣٢٨۔ احمد: ٢٨٠٢٢۔ دارمی: ٢٠٦١۔

(٥٥٢٨) ابوداؤد: ٣٨٣٦۔ حسن، البانی: ٣٢٤٩۔ ترمذی: ١٨٤٣۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(رواه أبوداود، ٣٨٣٦)

٥٥٢٩ـ عَنْ عَائِشَةَ ﷞ قَالَتْ أَرَادَتْ أُمِّي أَنْ تُسَمِّنَنِي لِدُخُوْلِي عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ أَقْبَلْ عَلَيْهَا بِشَيْءٍ مِمَّا تُرِيْدُ حَتّٰى أَطْعَمَتْنِي الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ فَسَمِنْتُ عَلَيْهِ كَأَحْسَنِ السِّمَنِ. (رواه أبوداود، ٣٩٠٣)

"سیدہ عائشہ ﷞ کا بیان ہے: میری ماں مجھے موٹا کرنے کے لیے کھلایا پلایا کرتی تھی تا کہ وہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچادے (یعنی رخصتی کردے)۔ مگراس کو کامیابی نہ ہوئی یہاں تک کہ اس نے مجھے ککڑی اور کھجور ملا کر کھلائیں تو اس کھانے پر میں بہت عمدہ طور پر موٹی اور تازہ ہوگئی۔" (ابوداوٗد)

٥٥٣٠ـ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ. (رواه مسلم، ٢٠٤٣)

"عبداللہ بن جعفر کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ککڑی اور تازہ کھجور ملا کر کھاتے دیکھا ہے۔" (مسلم)

٥٥٣١ـ عَنِ ابْنَيْ بُسْرٍ السُّلَمِيَّيْنِ قَالَا دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَدَّمْنَا زُبْدًا وَتَمْرًا وَكَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ وَالتَّمْرَ. (رواه أبوداود، ٣٨٣٧)

"بسر کے دو بیٹوں سے روایت ہے کہ ہمارے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے۔ پس ہم نے آپ ﷺ کو مکھن اور کھجور پیش کیے۔ آپ ﷺ کو مکھن اور کھجور پسند تھے۔" (ابوداوٗد)

٥٥٣٢ـ عَنِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ أَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَدَّمَتْ إِلَيْهِ جَدَّتِي تَمْرًا يُقَلِّلُهُ وَطَبَخَتْ لَهُ وَسَقَيْنَا هُمْ فَنَفِدَ الْقَدَحُ فَجِئْتُ بِقَدَحٍ آخَرَ وَكُنْتُ أَنَا الْخَادِمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَعْطِ الْقَدَحَ الَّذِي انْتَهَى إِلَيْهِ. (لأحمد، ١٧٢٢٣) بخفي

"ابن عبداللہ اپنے والد عبداللہ بن بسر سے بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میری دادی نے آپ ﷺ کو کھجوریں پیش کیں جو کہ قلیل مقدار میں تھیں اور کھانا پکایا۔ ہم نے ان سب کو پلایا ایک پیالا ختم ہوا تو میں دوسرا پیالہ لے کر آیا اور فرمایا: یہ پلا اس کو جہاں تک پہلا پیالہ ختم ہوا تھا۔" (احمد)

شرح: ......ان تمام احادیث کا مطلب یہی ہے کہ پھل ہو یا کھانا ہوا سے دوقسم کا تیار کر کے کھانا جائز ہے۔ بشرطیکہ تکبر نہ ہو، ریا کاری نہ ہو۔ ایک دسترخوان پر کئی اقسام کے کھانے ایک وقت میں جائز ہیں۔ اور جو اسلاف سے اس کی مذمت آتی ہے، وہ صرف اس نقطہ نظر سے ہے کہ اس طرح وسیع دسترخوان کی عادت نہ بنائی جائے اور آرام طلبی نہ

(٥٥٢٩) ابوداؤد: ٣٩٠٣۔ صحیح، البانی: ٣٣٠٣۔ ابن ماجه: ٣٣٢٤.

(٥٥٣٠) مسلم: ٢٠٤٣.

(٥٥٣١) ابوداؤد: ٣٨٣٧۔ صحیح، البانی: ٣٢٥٠۔ مسلم: ٢٠٤٢۔ ترمذی: ٣٥٧٦۔ ابن ماجه: ٣٣٣٤۔ احمد: ١٧٢٤٢.

(٥٥٣٢) احمد: ١٧٢٢٣۔ مسلم: ٢٠٤٢۔ ترمذی: ٣٥٧٦۔ ابوداؤد: ٣٨٣٧۔ ابن ماجه: ٣٣٣٤۔ دارمی: ٢٠٢٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آ جائے۔ وگرنہ کھانوں کا دستر خوان وسیع رکھنے کی اجازت ہے۔ ہاں ایک اور چیز بھی مدنظر رہے کھانا ضائع بھی نہ ہو۔

دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ پھل یا کھانے میں طبی اور طبعی اصول مدنظر رکھ کر کھانا بھی مسنون ہے۔ جیسا کہ یہاں احادیث میں ذکر ہوا ہے کہ کھجور کی گرمی، ککڑی سے معتدل ہو جاتی ہے۔ (فتح الباری: ۹/ ۵۷۳)

اور ان میں کھجور کو بہت ہی زیادہ کار آمد چیز قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا بیوی اپنے خاوند کے لیے اپنے وجود کو مناسب مقدار میں رکھنے کی کوشش کرے تو یہ گھریلو زندگی کے لیے خوشگوار ہے۔

۵۵۳۳۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ ﴿الْحَلْوَاءَ﴾ وَالْعَسَلَ. (رواه الترمذي، ۱۸۳۱)

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کو میٹھی چیز اور شہد پسند تھا۔" (ترمذی)

شرح: حلوا سے مراد ہر میٹھی چیز ہے، شہد بھی میٹھا ہوتا ہے، اس کے باوجود اس کا ذکر خاص کیا گیا ہے کیونکہ یہ عام میٹھی چیز سے زیادہ خوبی رکھتا ہے، پھل پر بھی حلوہ کا اطلاق ہوتا ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہوا پاکیزہ رزق اور لذیذ کھانا کھانا جائز ہے۔ یہ زہد وتقویٰ کے منافی نہیں۔ (شرح مسلم: ۱۰/ ۷۷)

آپ ﷺ کو میٹھی چیز پسند ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ طبیعت اسے بہت چاہتی تھی اور آپ ﷺ کثرت سے کھاتے تھے۔ بلکہ یہ مقصد ہے کہ جب آپ ﷺ کے سامنے میٹھی چیز پیش کی جاتی تو ایسے اچھے انداز پر اسے کھاتے، معلوم ہوتا تھا کہ یہ آپ کو پسند ہے۔ (فتح الباری: ۹/ ۵۵۷)

۵۵۳۴۔ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِاللهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اشْتَرَى أَحَدُكُمْ لَحْماً فَلْيُكْثِرْ مَرَقَتَهُ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ لَحْماً أَصَابَ مَرَقَةً وَهُوَ أَحَدُ اللَّحْمَيْنِ (رواه الترمذي، ۱۸۳۲)

"علقمہ اپنے والد عبداللہ سے روایت کرتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی گوشت خریدے (اور پکائے) تو اس کا شوربا زیادہ کر دے۔ اگر کسی کو گوشت نہ ملا تو وہ شوربا ہی پی لے گا۔ اور یہ دو گوشتوں میں سے ایک گوشت ہے۔" (ترمذی)

شرح: ...... یہ اگرچہ ضعیف ہے، مگر ترمذی: ۱۸۳۳ والی حدیث جو کہ صحیح ہے، اس سے اس کی تائید ہوتی ہے کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی چھوٹی سی نیکی کو بھی حقیر نہ جانیں اور کچھ نہ ہو تو بھائی سے خندہ پیشانی سے ملیں، یہ بھی نیکی ہے۔

(۵۵۳۳) ترمذی: ۱۸۳۱۔ صحیح، البانی: ۱۴۹۵۔ بخاری: ۵۲۶۸۔ مسلم: ۱۴۷۴۔ نسائی: ۳۹۵۸۔ ابوداؤد: ۳۷۱۴۔ ابن ماجہ: ۳۳۲۳۔ احمد: ۲۵۳۲۴۔ دارمی: ۲۰۷۵۔

(۵۵۳۴) ترمذی: ۱۸۳۲۔ ضعیف، البانی: ۳۰۹۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور اگر گوشت خریدو یا کوئی بھی چیز پکاؤ تو اس میں شوربا زیادہ کر لیا کرو اس سے اپنے پڑوسی کو بھی دیا کرو۔ اس سے شوربا زیادہ کرنے کی وجہ بھی سمجھ میں آ جاتی ہے، اور ویسے بھی گوشت کا رس شوربا میں آ جاتا ہے، پڑوسی اور مہمان کے لیے بھی ہوا اور اپنے بھی کام آیا۔ (جائزۃ الاحوذی: ۳/۲۳۱)

۵۵۳۵۔ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ أَحَبُّ الْعُرَاقِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عُرَاقَ الشَّاةِ وَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ قَالَ وَسُمَّ فِي الذِّرَاعِ . (لأبي داود ۳۷۸۰)

''سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی کریم ﷺ کو ہڈیوں میں سے بکری کی ہڈی پسند تھی۔ آپ ﷺ کو بھنے ہوئے جانور کا بازو بھی پسند تھا۔'' اور آپ کو زہر بھی بھنے ہوئے بازو میں ملا کر دیا گیا تھا۔ (ابوداؤد)

۵۵۳۶۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ الذِّرَاعُ أَحَبَّ اللَّحْمِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلٰكِنْ كَانَ يَجِدُ اللَّحْمَ إِلَّا غِبًّا فَكَانَ يَعْجَلُ إِلَيْهِ لِأَنَّهُ أَعْجَلُهَا نُضْجًا . (رواه الترمذي، ۱۸۳۸)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: بازو آنحضرت ﷺ کو بحیثیت گوشت زیادہ پسند نہیں تھا: بلکہ بات یہ تھی کہ آپ ﷺ کو گوشت کبھی کبھی میسر آتا تھا۔ اور بازو کا گوشت جلدی تیار ہوتا ہے اس لیے جلدی میسر آنے کی وجہ سے پسند تھا۔'' (ترمذی)

شرح: .....ان سے ثابت ہوا نبی اکرم ﷺ کو دستی کا گوشت پسند تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک تو یہ پکنے میں جلدی تیار ہو جاتا ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ اس کا ذائقہ بہت اچھا ہوتا ہے۔ تیسرا فائدہ یہ ہے کہ یہ گندگی سے محفوظ ہوتا ہے، صاف جگہ ہے۔ اسی وجہ سے ان یہودیوں نے آپ ﷺ کو جب زہر ملا گوشت کھلایا تھا۔ دوسرے حصہ میں بھی زہر ملایا تھا مگر اس دستی والے حصہ میں زیادہ ملایا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بچا لیا، پہلے اس زہر ملانے والی عورت کو معاف کر دیا تھا۔ مگر جب اس زہر سے ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو نبی اکرم ﷺ نے قصاص میں سے قتل کر دیا۔ (عون المعبود: ۳/۴۱۱)

۵۵۳۷۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ إِيَّاكُمْ وَاللَّحْمَ فَإِنَّ لَهُ ضَرَاوَةً كَضَرَاوَةِ الْخَمْرِ . (رواه مالك، ۱۷۴۲)

''یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے آپ کو گوشت کی عادت سے بچا۔ کیونکہ جیسے شراب کا عادی ہونے کے بعد اس کی طلب ہوتی ہے گوشت کی بھی اسی طرح طلب ہونا شروع ہو جاتی ہے۔''

۵۵۳۸۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَدْرَكَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللهِ وَمَعَهُ

''یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ملے ان کے پاس گوشت کا بوجھ تھا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ کیا ہے؟

(۵۵۳۵) ابوداؤد: ۳۷۸۰۔ صحیح، البانی: ۳۲۱۱۔ احمد: ۳۷۶۸۔
(۵۵۳۶) ترمذی: ۱۸۳۸۔ منکر، البانی: ۳۱۱۔
(۵۵۳۷) موطا: ۱۷۴۲۔
(۵۵۳۸) موطا: ۱۷۴۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جِمَالُ لَحْمٍ فَقَالَ مَاهٰذَا فَقَالَ يَاأَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَرِمْنَا إِلَى اللَّحْمِ فَاشْتَرَيْتُ بِدِرْهَمٍ لَحْماً فَقَالَ عُمَرُ أَمَا يُرِيْدُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَطْوِيَ بَطْنَهُ عَنْ جَارِهِ أَوِ ابْنِ عَمِّهِ أَيْنَ تَذْهَبُ عَنْكُم هٰذِهِ الْآيَة ﴿أَذْهَبْتُمْ طِيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا.﴾ (رواه مالك، ١٧٤٢)

میں نے کہا: گوشت کی خواہش تھی تو میں نے ایک درہم کا گوشت خریدا ہے۔ انہوں نے کہا: کیا تم میں سے کوئی اپنا پیٹ باندھ کر اپنے ہمسائے اور اپنے چچازاد بھائی کی خبر گیری نہیں کرتا۔ تم سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہاں جا رہا ہے؟ (تم اپنے پاکیزہ انعامات دنیوی زندگی میں لے چکے ہو اور ان سے فائدے اٹھا چکے ہو۔ یعنی تمہارے نیک اعمال دنیا میں ہی ختم ہو گئے۔)'' (مالک)

٥٥٣٩ــ عَنْ زَيْدِبْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ قَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِنَّ فِي الظَّهْرِ نَاقَةً عَمْيَاءَ فَقَالَ عُمَرُ ادْفَعْهَا إِلَى أَهْلِ بَيْتٍ يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا قَالَ فَقُلْتُ وَهِيَ عَمْيَاءُ فَقَالَ عُمَرُ يَقْطُرُوْنَهَا بِالْإِبِلِ قَالَ فَقُلْتُ كَيْفَ تَأْكُلُ مِنَ الْأَرْضِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ أَمِنْ نَعَمِ الْجِزْيَةِ هِيَ أَمْ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ فَقُلْتُ بَلْ مِنْ نَعَمِ الْجِزْيَةِ فَقَالَ عُمَرُ أَرَدْتُمْ وَاللّٰهِ أَكْلَهَا فَقُلْتُ إِنَّ عَلَيْهَا وَسْمَ الْجِزْيَةِ فَأَمَرَبِهَا عُمَرُ فَنُحِرَتْ وَكَانَ عِنْدَهُ صِحَافٌ تِسْعٌ فَلَاتَكُوْنُ فَاكِهَةٌ وَلَا طُرَيْفَةٌ إِلَّاجَعَلَ مِنْهَا فِي تِلْكَ الصِّحَافِ فَبَعَثَ بِهَا إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ وَيَكُوْنُ الَّذِي يَبْعَثُ بِهِ إِلَى حَفْصَةَ ابْنَتِهِ مِنْ آخِرِ ذٰلِكَ فَإِنْ كَانَ فِيْهِ نُقْصَانٌ كَانَ فِي حَظِّ حَفْصَةَ قَالَ فَجَعَلَ فِي تِلْكَ الصِّحَافِ مِنْ لَحْمِ تِلْكَ الْجَزُوْرِ فَبَعَثَ بِهِ إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَمَرَ بِمَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِ تِلْكَ الْجَزُوْرِ فَصُنِعَ فَدَعَا عَلَيْهِ الْمُهَاجِرِيْنَ

''زید بن اسلم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: ہماری سواری کے جانوروں میں ایک نابینا اونٹنی ہے تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کسی گھرانے کو دے دو، تاکہ وہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ میں نے کہا: وہ اندھی ہے۔ انھوں نے کہا: وہ اس کو اونٹ سے ملائیں گے۔ میں نے کہا: وہ زمین سے کس طرح چر سکے گی۔ کہا: کیا وہ جزیہ کے مدے سے ہے یا صدقہ کے حیوانوں میں سے ہے؟ میں نے کہا: وہ جزیہ کے حیوانوں میں سے ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! کیا تم لوگوں نے اسے کھانے کا ارادہ کیا ہے؟ میں نے کہا: نہیں، کیونکہ اس پر جزیہ کی نشانی ہے۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو ذبح کرنے کا حکم دیا تو وہ ذبح کی گئی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس نو (۹) پیالے تھے۔ جب کوئی پھل یا کوئی عمدہ چیز آتی تو ان میں رکھتے تھے۔ اور نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے پاس پہنچا دیتے۔ اور ان میں سے سب سے آخر میں اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس روانہ کرتے۔ پس اگر کمی رہتی تو وہ حفصہ رضی اللہ عنہ کے حصے میں آتی تھی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پیالوں میں گوشت رکھا اور امہات المومنین کو بھیج دیا، اور بقیہ کو تیار کرنے کا حکم دیا، اور مہاجرین او رانصار کو اس پر مدعو کیا۔'' (مالک)

(٥٥٣٩) مؤطا: ٦١٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَالْأَنْصَارَ. (رواه مالك، ٦١٩)

شرح: ..... یہ آیت مبارکہ (الاحقاف: ۲۰) کا حصہ ہے۔ اصل میں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ گوشت کھانا حرام نہ سمجھتے تھے۔ جیسا کہ یہاں مذکور ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے خود اونٹوں کا گوشت امہات المومنین کے گھروں میں بھیجا تھا۔ یہ جو پابندی لگائی ہے یہ اس صورت میں ہے کہ آخرت میں جنت کی نعمتوں سے بے خبر نہ ہو جائیں۔

اور دوسری بات یہ ہے کہ اس طرح عادت نہ بنالیں جیسے شرابی، شراب کی عادت بنالیتا ہے۔ اسے اس کے بغیر رہا نہیں جاتا۔ یہ کیفیت نہ ہو اگر وقفہ پڑ جائے تو کوئی حرج نہیں۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے گوشت کی بسیار خوری کی خرابی سے آگاہ کیا ہے گوشت خوری سے منع نہیں کیا۔ (شرح زرقانی: ۴/ ۳۱۷)

٥٥٤٠۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ إِنَّا كُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تَأْخُذُ مِنْ أُصُولِ سِلْقٍ لَنَاكُنَّا نَغْرِسُهُ فِي أَرْبِعَائِنَا فَتَجْعَلُهُ فِي قِدْرٍ لَهَا فَتَجْعَلُ فِيهِ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ لَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ فِيهِ شَحْمٌ وَلَا وَدَكٌ فَإِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ زُرْنَاهَا فَقَرَّبَتْهُ إِلَيْنَا فَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ. (رواه البخاري ٢٣٤٩)

''سیدنا سہل بن سعد نے فرمایا: ہم جمعے کا دن آنے پر بہت خوش ہوتے تھے۔ راوی نے کہا: میں نے پوچھا: کس وجہ سے؟ اس نے کہا: ایک بوڑھی خاتون تھی وہ چقندر کی جڑیں جنہیں ہم اپنے گھروں کے اردگرد لگاتے تھے انہیں وہ ہانڈی میں ڈال کر پکاتی۔ اور اس میں جَو کا آٹا ڈال دیتی۔ بخدا! اس میں نہ تو گوشت ہوتا نہ چربی ہوتی۔ پس جب ہم جمعہ پڑھ کر لوٹتے تو ہم بڑی مائی کو سلام کرتے تو وہ ہمیں وہ چیز پیش کرتی پس اس کی وجہ سے جمعہ کا دن آنے پر ہم بہت خوشی محسوس کرتے تھے۔'' (بخاری)

٥٥٤١۔ وَعَنْ سَهْلٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالَ مَا كُنَّا نَقِيْلُ وَلَا نَتَغَدّٰى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ. (رواه البخاري، ٩٣٩)

''ایک روایت میں ہے: ہمارا قیلولہ اور صبح کا کھانا جمعہ کی نماز پڑھنے کے بعد ہی ہوا کرتا تھا۔'' (بخاری)

شرح: ..... ان سے یہ بھی معلوم ہوا کہ گھروں میں یا باہر اپنی زمین میں سبزیاں اگانا، اور انہیں فروخت کرنا جائز ہے۔ (فتح الباری: ۵/ ۲۸)

اس میں، اس آیت مبارکہ کی وضاحت بھی ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ﴾ (الجمعه: ١٠)

(٥٥٤٠) بخاری: ٢٣٤٩۔ مسلم: ٨٥٩۔ ترمذی: ٥٢٥۔ ابن ماجه: ١٠٩٩۔

(٥٥٤١) بخاری: ٩٣٩۔ مسلم: ٨٥٩۔ ترمذی: ٥٢٥۔ ابن ماجه: ١٠٩٩۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''پس جب نماز (جمعہ) ادا ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔''

یہ حکم وجوب کے لیے نہیں کہ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد تمہارا نکلنا فرض نہیں، بلکہ تم چونکہ اذان کے بعد کاروبار چھوڑتے ہو، معمول کے مطابق جو تمہارا دوپہر کا کھانا اور قیلولہ ہے وہ بھی نہیں ہوتا۔ کیونکہ تم جمعہ سے پہلے اس کی تیاری میں ہوتے ہو لہٰذا جب تم نماز جمعہ ادا کر لو تو اب دل چاہے آرام کرو، جی چاہے کام کرو، جی چاہے کھانا کھاؤ اب پابندی ختم ہو چکی۔

چونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جمعہ سے پہلے اس کی تیاری میں ہوتے تھے تو قیلولہ اور دوپہر کا کھانا جمعہ کے بعد کھاتے تھے۔ یہ مطلب نہیں کہ جمعہ زوال سے پہلے بھی جائز ہے، اس کا وقت زوال کے بعد ہی شروع ہوتا ہے۔

یہاں سے ثابت ہوا کہ اجنبی عورتوں کو سلام کہنا جائز ہے۔ جبکہ نیت اچھی ہو اور فتنہ کا اندیشہ نہ ہو۔ اور یہ بھی ثابت ہوا مہمان کے سامنے پیش کرنے کے لیے معمولی چیز ہو تو وہی رکھ دیں۔ اور بھلائی کے حصول کے لیے حقیر چیز دینے سے بھی گریز نہ کریں۔

یہ بھی ثابت ہوا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کتنے زیادہ قناعت والے اور کس قدر تنگ گزران والے تھے اس کے باوجود نیک کاموں اور اطاعت شعاری میں کتنے ہی زیادہ تیز رفتار تھے۔ (فتح الباری: ۲/ ۴۲۷)

٥٥٤٢ـ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ نَجْنِي الْكَبَاثَ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَيْطَبُ فَقَالَ أَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا رَعَاهَا. (رواه البخارى، ٥٤٥٣)

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مرالظہران مقام پر کباث نامی پھل چنتے تھے۔ جو پیلو کے درخت کا پھل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سیاہ پھل چنو وہ زیادہ عمدہ ہوتا ہے۔ تو میں نے کہا: کیا آپ ﷺ نے بکریاں چرائی ہیں؟ فرمایا: ہر نبی نے بکریاں چرائی ہیں۔'' (بخاری)

٥٥٤٣ـ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِإِنَاءٍ أَوْ بِقَعْبٍ فِيْهِ لَبَنٌ وَعَسَلٌ، فَقَالَ: أُدْمَانِ فِيْ إِنَاءٍ إِلَّا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ. (رواه للأوسط وَفِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْكَبِيْرِ بْنِ شُعَيْبٍ.)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی کریم ﷺ کے پاس ایک برتن یا پیالہ لایا گیا، جس میں دودھ اور شہد تھا۔ فرمایا: دو سالن ایک برتن میں ہیں۔ میں ان کو نہ حرام کرتا ہوں اور نہ کھاتا ہوں۔ (الاوسط، اس میں محمد بن عبدالکبیر بن شعیب ہے)

(٥٥٤٢) بخاری: ٥٤٥٣ـ مسلم: ٢٠٥٠ـ احمد: ١٤٠٨٨.

(٥٥٤٣) طبرانی اوسط، وفیہ محمد بن عبدالکبیر بن شعیب ولم اعرفه وبقیة رجاله ثقات، هیثمی: ٧٩٧٣.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

٥٥٤٤۔ عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ يَعْنِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَتَمَجَّعُ لَبَناً بِتَمْرٍ فَقَالَ ادْنُ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سَمَّاهُمَا الأَطْيَبَيْنِ (لأحمد، ١٥٤٦٣)

''اسماعیل اپنے والد ابوخالد سے بیان کرتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں ایک مرد کے پاس گیا تو وہ کھجوروں کو دودھ کے ساتھ ملاتا اور جمع کرکے کھاتا تھا۔ اس نے کہا قریب آ کر کھاؤ۔ ان دونوں کو نبی کریم ﷺ نے دو پاکیزہ اشیاء کا نام دیا ہے۔'' (احمد)

شرح: ......۱۔ دودھ میں کھجور یا شہد ملا کر پینا عمدہ کھانا ہے، عیش پرستی نہیں۔

۲۔ اس میں یہ بھی بیان ہوا ہے کہ کھمبیاں کھانا درست ہے۔ یہ انجیر کے پھل کے مشابہ ایک سبزی ہے اسے لوگ پکا کر کھاتے اور بکریوں کو بھی کھلاتے ہیں، اسی لیے چرواہوں کو زیادہ علم ہوتا ہے، انہیں بکریاں لے کر مختلف مقامات پر گھومنا پڑتا ہے۔

یہ بھی ثابت ہوا جو درخت کسی کی ملکیت میں نہیں نہ کوئی فرد اس کا مالک ہے، نہ ہی حکومت مالک ہے، جنگل میں درخت ہے اس کا کوئی مالک نہیں تو اس کا پھل کھانا جائز ہے۔

اور یہ بھی ثابت ہوا تمام انبیائے کرام بمع ہمارے پیارے پیغمبر ﷺ بکریاں چراتے رہے ہیں۔

اس کی وجہ ایک تو یہ ہے کہ انہیں چرانا نہایت مشکل ہے، یہ ایک جگہ ٹھہرتی نہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ سواری کے قابل نہیں۔ اس کی وجہ سے انسان کے دل میں تکبر نہیں آتا کیونکہ شاندار سواری ہو تو دل ذرا بھک جاتا ہے۔

یہ جو گفتگو نبی اکرم ﷺ نے فرمائی تھی، جنگ بدر کے دن، تیرہ رمضان کے ایام باقی تھے، جمعے کا دن تھا جب فرمائی تھی۔ (فتح الباری: ۹/ ۵۷۶)

٥٥٤٥۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلاً نَزَلَ الْحَرَّةَ وَمَعَهُ أَهْلُهُ وَوَلَدُهُ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ نَاقَةً لِي ضَلَّتْ فَإِنْ وَجَدْتَهَا فَأَمْسِكْهَا فَوَجَدَهَا فَلَمْ يَجِدْ صَاحِبَهَا فَمَرِضَتْ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ انْحَرْهَا فَأَبَى فَنَفَقَتْ فَقَالَتِ اسْلُخْهَا حَتَّى نُقَدِّدَ شَحْمَهَا وَلَحْمَهَا وَنَأْكُلَهُ فَقَالَ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَاهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ غِنًى يُغْنِيكَ

''سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی آ کر مقام حرہ میں ٹھہرا۔ اس کے ساتھ اس کی بیوی اور بیٹا تھا۔ اس کو ایک شخص نے کہا: میری اونٹنی گم ہوگئی ہے یہاں آئے تو اس کو روک کر رکھنا۔ پس اسے اونٹنی تو مل گئی اور مالک نہیں ملا۔ اونٹنی بیمار ہوگئی تو اس کی بیوی نے کہا: اس کو ذبح کر دے۔ اس نے ذبح کرنے سے انکار کیا اور اونٹنی دم توڑ گئی۔ تو عورت نے کہا: اس کی کھال اتار تاکہ ہم اس کا گوشت اور چربی کاٹ کر کھائیں۔ اس نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھ آؤں۔ وہ آپ ﷺ

(٥٥٤٤) احمد: ١٥٤٦٣۔ ورجاله رجال الصحيح خلا ابا خالد وهو ثقة، هيثمي: ٨٠١٧

(٥٥٤٥) ابوداؤد: ٣٨١٦۔ حسن الاسناد، البانی: ٣٢٣٤۔ احمد: ٢٠٣٩٧۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ لَا قَالَ فَكُلُوهَا قَالَ فَجَاءَ صَاحِبُهَا فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَقَالَ هَلَّا كُنْتَ نَحَرْتَهَا قَالَ اسْتَحْيَيْتُ مِنْكَ . (رواه أبوداود، ٣٨١٦)

کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے سوال کیا: فرمایا کیا تیرے پاس کوئی چیز ہے جو تجھے کافی ہو اور مردار کھانے سے بچ جائے؟ اس نے کہا: کوئی نہیں ہے۔ فرمایا: پھر کھاؤ۔ بعد میں اس کا مالک آ گیا اور اس نے پوری خبر اس کو سنائی۔ اس نے کہا: تو نے ذبح کیوں نہ کی؟ اس نے کہا: مجھے تجھ سے حیا مانع ہوئی۔'' (ابوداود)

٥٥٤٦ــ عَنِ الْفُجَيْعِ الْعَامِرِيِّ أَنَّهُ أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَيْتَةِ قَالَ مَا طَعَامُكُمْ قُلْنَا نَغْتَبِقُ وَنَصْطَبِحُ قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ فَسَّرَهُ لِي عُقْبَةُ قَدَحٌ غُدْوَةً وَقَدَحٌ عَشِيَّةً قَالَ ذَاكَ وَأَبِي الْجُوعُ فَأَحَلَّ لَهُمُ الْمَيْتَةَ عَلَى هٰذَا الْحَالِ . (رواه أبوداود، ٣٨١٧)

''فجیع عامری کا بیان ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا، اور سوال کیا کہ مردار سے ہمارے لیے کیا چیز جائز ہے؟ فرمایا: تمہاری خوراک کیا ہے؟ اس نے کہا: اغتباق اور اصطباح۔ ابونعیم نے کہا: اس کی تفسیر عقبہ نے مجھے بتائی کہ صبح کو ایک پیالہ اور شام کو ایک پیالہ ہماری خوراک ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے باپ کو پیدا کرنے والے کی قسم! بھوک تو یہی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اس حال میں ان کے لیے مردار کو جائز قرار دیا۔'' (ابوداود)

شرح: اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں مردار، خنزیر، خون اور غیر اللہ کے نام سے شہرت والی چیز کو حرام قرار دیا ہے، آگے فرمایا:

﴿فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ﴾ (البقرة: ١٧٣)

''پس جو مجبور ہو نہ سرکشی کرنے والا ہو اور نہ زیادتی کرنے والا ہو پس اس پر کوئی گناہ نہیں۔''

یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے کہ اگر گھر والے محتاج ہوں زندگی کو خطرہ لاحق ہو اور کوئی چیز اتنی مقدار میں نہیں مل رہی جو حلال ہو اور زندگی بچ سکے تو اس صورت میں مردار کا گوشت کھا سکتے ہیں، جب تک یہ فاقہ دور نہیں ہو جاتا۔ اگر ضرورت ختم ہو جائے تو پھر مردار کھانا حرام ہے۔ (عون المعبود: ۳/۴۲۲)

٥٥٤٧ــ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَأَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ . (رواه الترمذی، ١٨٥٥)

''سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رحمن کی عبادت کرو، کھانا کھلاؤ، سلام کی اشاعت کرو جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔'' (ترمذی)

(٥٥٤٦) ابوداؤد: ٣٨١٧۔ ضعیف الاسناد، البانی: ٨٢٢۔

(٥٥٤٧) ترمذی: ١٨٥٥۔ صحیح، البانی۔ ابن ماجه: ٣٦٩٤۔ احمد: ٦٨٠٩۔ دارمی: ٢٠٨١۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شرح: ......یعنی اللہ وحدہ لاشریک کی ہی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی غیر کو شریک نہ کرو۔ اور تحائف کے ذریعہ صدقات میں، مہمانوں اور مسافروں اور دوستوں میں کھانے بانٹو۔ (جائزۃ الاحوذی: ۲۴۴/۳) اور کثرت سے السلام علیکم کہو، جب تم یہ کارہائے خیر سرانجام دو گے تو جنت میں بغیر کسی خوف وغم کے پرسکون انداز میں داخل ہو جاؤ گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ۝﴾ (الزخرف: ۷۰)

’’جنت میں داخل ہو جاؤ تم اور تمہاری بیویاں تم خوش کیے جاؤ گے۔‘‘

۵۵۴۸۔ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، رَفَعَهُ: مَنْ وَافَقَ مِنْ أَخِيْهِ شَهْوَةً غُفِرَ لَهُ. (رواه الطبراني في الكبير والبزار، ۲۸۹۰ بلين

’’سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ جو اپنے مسلمان بھائی کی جائز خواہش پوری کرے گا اس کو بخش دیا جائے گا۔‘‘ (الکبیر، البزار، سند کمزور)

۵۵۴۹۔ عَنْ عِصْمَةَ قَالَ: جَاءَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا نَمُرُّ بِهٰذِهِ الْأَسْوَاقِ فَنَنْظُرُ إِلَى هٰذِهِ الْفَوَاكِهِ فَنَشْتَهِيْهَا، وَلَيْسَ مَعَنَا نَاضٍ نَشْتَرِيْ بِهِ، فَهَلْ لَنَا فِي ذٰلِكَ مِنْ أَجْرٍ؟ فَقَالَ؟ وَهَلِ الْأَجْرُ إِلَّا ذٰلِكَ. (رواه الطبراني في الكبير ﴿۱۷/ ۱۸۳﴾) بضعف

’’عصمہ نے کہا: لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ہم بازاروں سے گزرتے اور پھلوں کو دیکھتے ہیں۔ اس وجہ سے ہم ان کی خواہش رکھتے ہیں، اور ہمارے پاس کوئی چیز نہیں ہوتی جس کے بدلے میں ہم خرید سکیں۔ تو کیا اس میں ہمارے لیے کوئی اجر ہے؟ فرمایا اس میں اجر ہے۔‘‘ (کبیر، ضعیف ہے)

۵۵۵۰۔ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا ثَرَدَتْ غَطَّتْهُ شَيْئًا حَتّٰى يَذْهَبَ فَوْرُهُ ثُمَّ تَقُوْلُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ. (لأحمد ۲۶۴۱۸) والكبير

’’سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما جب ثرید بناتی تو تھوڑی ساعت اس کو ڈھانپ کر چھوڑ دیتی۔ پھر کہتی: میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے یہ طریقہ برکت کا بڑا سبب ہے۔‘‘ (احمد، الکبیر)

۵۵۵۱۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَفَعَهُ: أَبْرِدُوا

’’سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کھانا ٹھنڈا ہونے دو۔ گرم کھانے میں

(۵۵۴۸) طبرانی کبیر، بزار: ۲۸۹۰۔ وفیه زیاد النمیری وثقه ابن حبان، وقال یخطئ، وضعفه غیره وفیه، من لم اعرفه.

(۵۵۴۹) طبرانی کبیر: ۱۷/ ۱۸۳۔ وفیه الفضل بن المختار وهو ضعیف، هیثمی: ۷۸۷۵.

(۵۵۵۰) احمد: ۲۶۴۱۸۔ طبرانی کبیر باسنادین احدهما منقطع، وفی الأخر ابن لهیعة وحدیثه حسن، وفیه ضعف ورواه الطبرانی وفیه، قرة بن عبدالرحمن وثقه ابن حبان، وغیره وضعفه ابن معین وغیره، وبقیة رجالهما رجال الصحیح، دارمی: ۲۰۴۷۔ هیثمی: ۷۸۸۲.

(۵۵۵۱) طبرانی اوسط، وفیه عبدالله بن یزید البکری وقد ضعفه ابو حاتم، هیثمی: ۷۸۸۷.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

بِالطَّعَامِ، فَإِنَّ الطَّعَامَ الْحَارَّ غَيْرُ ذِي بَرَكَةٍ. (رواه الطبراني في الأوسط بضعف)

برکت نہیں ہوتی ہے۔'' (الاوسط، بضعف)

انتباہ:... احادیث تو اس بارے میں ضعیف ہیں مگر حکما اور طبیب کہتے ہیں زیادہ گرم کھانا نقصان دہ ہے۔ (گوندلوی)

٥٥٥٢- جَابِرٍ، رَفَعَهُ: إِنَّ أَحَبَّ الطَّعَامِ إِلَى اللهِ مَا كَثُرَتْ عَلَيْهِ الْأَيْدِي. (للموصلي، ٢٠٤٥ والأوسط).

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو وہ کھانا پسند ہے جس میں زیادہ ہاتھ شامل ہوں۔'' (الموصلی، الاوسط)

٥٥٥٣- عَنْ عَمَّارٍ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَأْكُلُ مِنْ هَدِيَّةٍ حَتَّى يَأْمُرَ صَاحِبَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا، لِلشَّاةِ الَّتِي أُهْدِيَتْ لَهُ بِخَيْبَرَ. (رواه البزار، ٢٨٦٥) والكبير

''سیدنا عمار رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہدیے میں سے اس وقت تک نہیں کھاتے تھے جب تک ہدیہ پیش کرنے والے کو نہ فرماتے کہ وہ بھی اس میں سے کھائے۔ یہ بات اس بکری کی وجہ سے کرتے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خیبر میں بطور ہدیہ دی گئی تھی۔ (جس میں زہر ملا ہوا تھا)۔'' (البزار، الکبیر)

٥٥٥٤- عَنْ أَنَسٍ، رَفَعَهُ: إِذَا قُرِّبَ إِلَى أَحَدِكُمْ طَعَامُهُ وَفِي رِجْلَيْهِ نَعْلَانِ فَلْيَنْزِعْ نَعْلَيْهِ فَإِنَّهُ أَرْوَحُ لِلْقَدَمَيْنِ. (للبزار، ٢٨٦٧) والموصلي والأوسط.

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت بیان کرتے ہیں کہ جب تم سے کسی کو کھانا پیش کیا جائے اور اس کے پاؤں میں جوتے ہوں تو وہ جوتے نکال دے اس سے پاؤں کو آرام زیادہ پہنچتا ہے۔'' (البزار، الموصلی، الاوسط)

٥٥٥٥- عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، رَفَعَهُ: الْأَكْلُ فِي السُّوقِ دَنَاءَةٌ. (للكبير، ٧٩٧٧) بضعف

''سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بازار میں کھانا پست طبیعت ہونے کی دلیل ہے۔'' (الکبیر، بضعف)

٥٥٥٦- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: إِنَّ فَضْلَ الطَّعَامِ الَّذِي يَبْقَى بَيْنَ الْأَضْرَاسِ يُوهِنُ الْأَضْرَاسَ (رواه الطبراني في الكبير، ١٣٠٦٥)

''سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جو کھانا دانتوں کے درمیاں اٹک جاتا ہے۔ وہ دانتوں کو کمزور کر دیتا ہے۔'' (الکبیر)

(٥٥٥٢) موصلي: ٢٠٤٥- طبراني اوسط، وفيه عبدالمجيد بن ابي رواد وهو ثقة وفيه ضعف. هيثمي: ٧٨٩٣.

(٥٥٥٣) بزار: ٢٨٦٥- طبراني كبير ورجال الطبراني ثقات هيثمي: ٧٩٠٠.

(٥٥٥٤) بزار: ٢٨٧٦- موصلي، طبراني اوسط، هيثمي: ٧٩١١.

(٥٥٥٥) طبراني كبير: ٧٩٧٧- وفيه عمر بن موسى بن وجيه وهو ضعف. هيثمي: ٧٩٢٠.

(٥٥٥٦) طبراني كبير: ١٣٠٦٥- ورجاله رجال الصحيح، هيثمي: ٧٩٥٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٥٥٥٧ـ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: أَنَّهُ دَخَلَ الْمُتَوَضَّأَ. فَأَصَابَ لُقْمَةً۔ أَوْ قَالَ: كِسْرَةً فِي مَجْرَى الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ فَأَمَاطَ عَنْهَا الأَذَى فَغَسَلَهَا غُسْلاً نِعِمًّا ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى غُلامِهِ، فَقَالَ لَهُ: يَا غُلامُ ذَكِّرْنِي بِهَا إِذَا تَوَضَّأْتُ، فَلَمَّا تَوَضَّأَ قَالَ لِلْغُلامِ: يَا غُلامُ نَاوِلْنِي اللُّقْمَةَ أَوْقَالَ الْكِسْرَةَ، فَقَالَ: يَامَوْلايَ أَكَلْتُهَا، قَالَ: اذْهَبْ فَأَنْتَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللهِ، فَقَالَ لَهُ الْغُلامُ: لأَيِّ شَيْءٍ أَعْتَقْتَنِي؟ قَالَ: لأَنِّي سَمِعْتُ مِنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَبِيهَا ﷺ قَالَ مَنْ أَخَذَ لُقْمَةً أَوْ كِسْرَةً مِنْ مَجْرَى الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ فَأَخَذَهَا فَأَمَاطَ عَنْهُ الأَذَى وَغَسَلَهَا غَسْلًا نِعِمًّا ثُمَّ أَكَلَهَا لَمْ تَسْتَقِرَّ فِي بَطْنِهِ حَتَّى يُغْفَرَ لَهُ، فَمَا كُنْتُ لأَسْتَخْدِمَ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. (رواه أبويعلى الموصلي، ٧٢٥٠)

”حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو بول و براز کی نالی سے روٹی کا ٹکڑا ملا تو اس نے اس کو اٹھایا، صاف کیا، اچھی طرح دھویا اور اپنے غلام کو دے کر کہا: اے غلام! جب میں وضو کروں تو مجھے یاد کرا دے۔ پھر انھوں نے وضو کیا اور کہا: اے غلام! مجھے وہ ٹکڑا پکڑا دے۔ اس نے کہا: میرے سردار! میں تو اس کو کھا چکا ہوں۔ حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی رضا کے لیے تو آزاد ہے۔ غلام نے کہا: مجھے تم نے کس وجہ سے آزاد کر دیا؟ حسن نے کہا: میں نے فاطمہ رضوان اللہ علیہا سے سنا ہے وہ اپنے والد ماجد صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں فرمایا: جس نے لقمہ یا ٹکڑا بول و براز کی جگہ میں پایا، اس کو اٹھایا، صاف کیا، اچھی طرح دھویا، اور اس کو کھایا تو پیٹ میں پہنچنے سے پہلے اس کو بخش دیا جاتا ہے اور ایک جنتی آدمی سے میں خدمت نہیں لینا چاہتا ہوں۔“ (الموصلی)

٥٥٥٨ـ عَنْ بُرَيْدَةَ، رَفَعَهُ: سَيِّدُ الإِدَامِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ اللَّحْمُ، وَسَيِّدُ الشَّرَابِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ الْمَاءُ وَسَيِّدُ الرَّيَاحِينَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ الْفَاغِيَةُ. (رواه الطبراني في الاوسط وَفِيهِ سَعِيدُ بْنُ عُتْبَةَ الْقَطَّانُ)

”سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا اور آخرت میں ہر سالن کا سردار گوشت ہے۔ اور سب مشروبات کا سردار پانی ہے۔ ہر خوشبو کا سردار مہندی کی خوشبو ہے۔“ (الاوسط، اور اس میں سعید بن عتبہ القطان ہے)

٥٥٥٩ـ عَنْ عَبْدِ السَّلامِ بْنِ سَلامٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى عُثْمَانَ يَقُودُ نَاقَةً تَحْمِلُ

”سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو اونٹنی ہانکتے دیکھا جس پر آٹا، گھی اور شہد لادا ہوا تھا۔

(٥٥٥٧) ابو يعلى موصلى: ٧٢٥٠۔ ورجاله ثقات، هيثمى: ٧٩٧٥.

(٥٥٥٨) طبرانى اوسط، وفيه سعيد بن عتبة القطان ولم اعرفه وبقية رجاله ثقات وفى بعضهم كلام لا يضر، هيثمى: ٧٩٨٣.

(٥٥٥٩) طبرانى اوسط.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دَقِيْقًا وَسَمْنًا وَعَسَلاً، فَقَالَ ﷺ أَنِخْ، فَأَنَاخَ فَدَعَا بِبُرْمَةٍ فَجَعَلَ فِيْهَا مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ وَالدَّقِيْقِ، ثُمَّ أَمَرَ فَأَوْقَدَ تَحْتَهَا حَتَّى نَضِجَ، ثُمَّ قَالَ. كُلُوْا فَأَكَلَ مِنْهُ ﷺ ثُمَّ قَالَ: هٰذَا شَيْءٌ يَدْعُوْهُ أَهْلُ فَارِسَ الْخَبِيْصُ. (رواه الطبراني في الاوسط)

٥٥٦٠ــ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَهْدَى الْأُكَيْدِرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جَرَّةً مِنْ مَنٍّ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الصَّلَاةِ مَرَّ عَلَى الْقَوْمِ فَجَعَلَ يُعْطِي كُلَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ قِطْعَةً فَأَعْطَى جَابِراً قِطْعَةً ثُمَّ إِنَّهُ رَجَعَ إِلَيْهِ فَأَعْطَاهُ قِطْعَةً أُخْرَى فَقَالَ إِنَّكَ قَدْ أَعْطَيْتَنِي مَرَّةً قَالَ هٰذَا لِبَنَاتِ عَبْدِاللّٰهِ. (رواه أحمد١١٨١٥)

٥٥٦١ــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ الْحَبَّةَ مِنَ الرُّمَّانِ فَيَأْكُلُهَا، قِيْلَ لَهُ: لِمَ تَفْعَلُ هٰذَا؟ قَالَ: بَلَغَنِيْ إِنَّهُ لَيْسَ فِي الْأَرْضِ رُمَّانَةٌ تُلْقِحُ إِلَّا بِحَبَّةٍ مِنْ حَبِّ الْجَنَّةِ فَلَعَلَّهَا هٰذِهِ. (رواه الطبراني في الكبير)

٥٥٦٢ـ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُلُوْا الرُّمَّانَ بِشَحْمِهِ فَإِنَّهُ دِبَاغُ الْمِعْدَةِ. (رواه أحمد، ٢٢٧٢٦)

٥٥٦٣ــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: جَاءَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِسَفَرْجَلَةٍ قَدِمَ بِهَا

آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹھا دے تو اس نے بٹھا دی۔ پس ایک پتھر کی ہانڈی طلب کی اور اس میں گھی، شہد، اور آٹا ڈالا۔ پھر آگ جلانے کا حکم دیا اور ہانڈی کے نیچے آگ جلا کر اس کو پکایا گیا۔ اور پھر فرمایا: کھاؤ، آپ ﷺ نے خود بھی اس سے کھایا۔ پھر فرمایا: اس چیز کو اہل فارس خبیص کہتے ہیں۔'' (اوسط)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اکیدر نامی سردار نے نبی کریم ﷺ کو میٹھے گوند کا ایک مٹکا بطور ہدیہ روانہ کیا تو نماز سے فارغ ہوکر آپ ﷺ نے لوگوں کے پاس جاکر ہر آدمی کو ایک ٹکڑا دیا۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بھی ایک ٹکڑا دیا۔ پھر سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور اسے ایک اور ٹکڑا عنایت کیا تو جابر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ ﷺ نے پہلے ایک بار مجھے دیا ہے۔ فرمایا عبداللہ کی بیٹیوں کے لیے ہے۔'' (احمد)

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ انار کا ایک دانہ لے کر کھایا کرتے تو ان کو کہا گیا: اس کی کیا وجہ ہے؟ انھوں نے کہا: مجھے خبر دی گئی ہے کہ دنیا میں انار جو پھل دیتا ہے تو اس میں سے ایک دانہ جنت کے دانوں میں سے ہوا کرتا ہے تو شاید وہ یہی ایک دانہ ہو۔'' (الکبیر)

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: انار کو اس کے اندر کے چھلکوں سمیت کھایا کرو وہ معدے کو طاقت دیتا ہے۔'' (احمد)

''سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک سفر جل پھل لے کر آئے جو

(٥٥٦٠) احمد: ١١٨١٥

(٥٥٦١) طبرانی کبیر ورجاله رجال الصحیح، هیثمی: ٨٠٤٠.

(٥٥٦٢) احمد: ٢٢٧٢٦_ ورجاله ثقات، هیثمی: ٨٠٤١.

(٥٥٦٣) طبرانی کبیر: ١١٢٠٩_ وفیه علی القرشی، عن عمر بن دینار لم اعرفه، وبقیة رجاله ثقات. هیثمی: ٨٠٤٢

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الطَّائِفِ فَنَاوَلَهُ إِيَّاهَا، فَقَالَ ﷺ إِنَّهُ يَذْهَبُ بِطَخَاوَةِ الصَّدْرِ وَيَجْلُوا الْفُؤَادَ. (رواه الطبراني في الكبير، ١١٢٠٩) وَفِيهِ عَلِيٌّ الْقُرَشِي.

طائف سے وہ ساتھ لائے تھے۔(اس پھل کو بہی کہتے ہیں) اور نبی کریم ﷺ پر پیش کیا۔پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ سینے کی بیماری کو دور کرتا ہے اور دل کو صاف کرتا ہے۔" (الکبیر،اس میں علی القرشی ہے)

٥٥٦٤ـــ عَنْ سَلْمَانَ، رَفَعَهُ: مَنْ أَكَلَ الطِّيْنَ فَكَأَنَّمَا أَعَانَ عَلَى قَتْلِ نَفْسِهِ. (رواه الطبراني في الكبير، ٦١٣٨)

"سلمان رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جس نے مٹی کھائی تو گویا اس نے اپنے قتل میں تعاون کیا۔" (الکبیر)

٥٥٦٥ـــ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ فَأَطْعَمَهُ طَعَاماً فَلْيَأْكُلْ مِنْ طَعَامِهِ وَلَا يَسْأَلْهُ عَنْهُ فَإِنْ سَقَاهُ شَرَاباً مِنْ شَرَابِهِ فَلْيَشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ وَلَا يَسْأَلْهُ عَنْهُ. (رواه أحمد، ٨٩٣٣) والأوسط بلين

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے مسلمان بھائی کے پاس جائے تو وہ اسے کھانا کھلائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھانے کے بارے میں اس سے سوال نہ کرے۔اور جب وہ مشروب پلائے تو اس سے سوال نہ کرے کہ یہ کیسا ہے۔" (احمد،الاوسط،سند کمزور)

انتباہ: ......اگر مشکوک ہو تو پھر تحقیق کر لی جائے اگر شک نہ ہو تو پھر پوچھنے کی ضرورت نہیں۔اور اگر یقین ہے کہ یہ حرام ہے تو پھر احتراز کریں۔ (گوندلوی)

❁❁❁❁❁

(٥٥٦٤) طبرانی کبیر: ٦١٣٨۔ وفیه یحی بن یزید الاھوازی جھله الذھبی من قبل نفسه وبقية رجاله رجال الصحيح، هيثمی: ٨٠٤٤.

(٥٥٦٥) احمد: ٨٩٣٣۔ طبرانی اوسط وفیه مسلم بن خالد الزنجی، والجمهور ضعفه وقد وثق، وبقية رجاله رجال الصحيح، هيثمی: ٨٠٤٣.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

كِتَابُ الْأَشْرِبَةِ
مشروبات کا بیان

الشرب قائما ومن فم السقاء والتنفس عند الشرب وترتيب الشاربين وتغطية الإناء وغير ذلك
کھڑے ہو کر پینا، مشکیزے کے منہ سے پینا، پیتے وقت سانس لینا، پینے والوں میں ترتیب رکھنا، برتن ڈھانپنا وغیرہ کا بیان

٥٥٦٦ـــ عَنِ النَّزَّالِ قَالَ أَتَى عَلِيٌّ ﷺ عَلَى بَابِ الرَّحَبَةِ فَشَرِبَ قَائِماً فَقَالَ إِنَّ نَاساً يَكْرَهُ أَحَدُهُمْ أَنْ يَشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَ كَمَا رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ. (رواه البخاري، ٥٦١٥)

''نزال کا بیان ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ باب رحبہ پر آئے اور کھڑے ہو کر پانی پیا پھر کہا: بعض لوگ کھڑے ہو کر پانی پینا مکروہ سمجھتے ہیں۔ یاد رکھو! میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے ہو کر پیتے دیکھا ہے۔ جیسا تم نے مجھے پیتے دیکھا ہے۔'' (بخاری)

٥٥٦٧ـــ عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَشْرَبُ قَائِماً وَقَاعِداً. (رواه الترمذي، ١٨٨٣)

''عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اس کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پیتے دیکھا ہے۔'' (ترمذی)

٥٥٦٨ـــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَمْشِي وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ. (رواه الترمذي، ١٨٨١)

''سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں چلتے ہوئے کھاتے تھے اور کھڑے ہو کر پانی پیتے تھے۔'' (ترمذی)

٥٥٦٩ـ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا قَالَ قَتَادَةُ فَقُلْنَا فَالْأَكْلُ فَقَالَ ذَاكَ أَشَرُّ أَوْأَخْبَثُ. (رواه مسلم، ٢٠٢٤)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع کیا ہے۔ قتادہ نے کہا: میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کھانا کیسا ہے؟ انھوں نے کہا: کھانا تو زیادہ شدید منع ہے، یا کہا: زیادہ برا ہے۔'' (مسلم)

(٥٥٦٦) بخاری: ٥٦١٥۔ نسائی: ١٣٠۔ ابوداؤد: ٣٧١٨۔ احمد: ١٣٢٠.
(٥٥٦٧) ترمذی: ١٨٨٣۔ حسن۔ الالبانی: ١٥٣٥۔ احمد: ٦٩٨٢
(٥٥٦٨) ترمذی: ١٨٨١۔ صحیح۔ الالبانی: ١٥٣٣.
(٥٥٦٩) مسلم: ٢٠٢٤۔ ترمذی: ١٨٧٩۔ ابوداؤد: ٣٧١٧۔ ابن ماجہ: ٣٤٢٤۔ احمد: ١٣٦٩١۔ دارمی: ٢١٢٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۵۷۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا يَشْرَبَنَّ أَحَدٌ مِنكُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِئْ. (رواه مسلم، ٢٠٢٤)

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی کھڑا ہو کر نہ پیئے۔ اگر بھول کر پیئے تو قے کر دے۔'' (مسلم)

۵۵۷۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ رَآهُ يَشْرَبُ قَائِمًا قِئْ قَالَ لِمَ قَالَ أَتُحِبُّ أَنْ تَشْرَبَ مَعَ الْهِرِّ قَالَ لَا قَالَ فَقَدْ شَرِبَ مَعَكَ شَرٌّ مِنْهُ الشَّيْطَانُ. (رواه الدارمي، ٢١٢٨) بمجهول.

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس آدمی کو فرمایا: جس کو آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیتے دیکھا۔ قے کر دے۔ اس نے کہا: کیوں؟ فرمایا: کیا تجھے پسند ہے کہ تو بلی کے ساتھ پیئے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: بلی سے بدتر نے تیرے ساتھ پیا ہے یعنی شیطان نے۔'' (دارمی، اس میں مجہول راوی ہے)

شرح:...... یہ تمام احادیث دلالت کرتی ہیں کہ کھڑے کھڑے پانی پینا منع بھی ہے اور جائز بھی ہے۔

اس کا حل یہ ہے کہ اولیٰ بہتر اور ثواب کے لائق بات یہ ہے کہ کھڑے کھڑے پانی نہ پیا جائے لیکن بوقت ضرورت جائز ہے۔ اسے عادت نہ بنایا جائے لیکن اس کی اجازت ثابت ہے۔

ابن حجر رحمہ اللہ نے یہی جواب دیا ہے۔

وَقَدْ صَحَّحُوْا شُرْبَهُ قَائِمًا وَلٰكِنَّهُ لِبَيَانِ الْجَوَازِ.

علمائے کرام نے آپ ﷺ سے کھڑے پانی پینے کے ثبوت کو صحیح قرار دیا ہے لیکن یہ جواز کے لیے ہے۔ (تفہیم الاسلام: ۲/۸۴۰)

۵۵۷۲۔ عَنْ كَبْشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَشَرِبَ مِنْ فِي قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ إِلَى فِيْهَا فَقَطَعْتُهُ. (للترمذي، ١٨٩٢، زادرزين: فَاتَّخَذْتُهُ رَكْوَةً أَشْرَبُ مِنْهَا.)

''سیدہ کبشہ انصاریہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے لٹکی ہوئی مشک کے منہ سے پانی پیا۔ میں نے مشک کا منہ آپ ﷺ کے منہ مبارک رکھنے کی جگہ سے کاٹ کر تبرک کے طور پر رکھ لیا۔ ترمذی رزین رحمہ اللہ نے یہ اضافہ بھی بیان کیا ہے: اس حصہ کا میں نے پیالہ بنایا تاکہ میں اس سے پیا کروں۔''

۵۵۷۳۔ عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِاللهِ رَجُلٍ مِنَ

''عیسیٰ بن عبداللہ انصاری اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں

(۵۵۷۰) مسلم: ۲۰۲۲۔ احمد: ۸۱۳۵۔
(۵۵۷۱) دارمی: ۲۱۲۸۔ احمد: ۷۹۴۳۔
(۵۵۷۲) ترمذی: ۱۸۹۲۔ رزین۔ صحیح، البانی: ۱۵۴۲۔ ابن ماجہ: ۳۴۲۳۔
(۵۵۷۳) ابوداؤد: ۳۷۲۱۔ منکر البانی؟ ۷۹۷۔ ترمذی: ۱۸۹۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الأنصار عن أبيه أن رسول الله ﷺ دعا بإداوة يوم أحد فقال اخنث فم الإداوة ثم شرب من فيها. (رواه أبوداود، ٣٧٢)

کہ نبی کریم ﷺ نے احد کے دن چمڑے کا چھوٹا برتن طلب کیا۔ فرمایا: اس کا منہ موڑ تو میں نے ایسا ہی کیا۔ پس آپ نے اس کے منہ سے پانی پیا۔'' (ابوداؤد)

٥٥٧٤۔ عن أبي سعيد الخدري أنه قال نهى رسول الله ﷺ عن اختناث الأسقية أن يشرب من أفواهها. (رواه مسلم ٢٠٢٣)

''ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی کریم ﷺ مشک کا منہ موڑ کر پانی پینے سے منع فرماتے تھے۔'' (مسلم)

٥٥٧٥۔ عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال لا يمنع أحدكم جاره أن يغرز خشبة في جداره قال ثم يقول أبوهريرة ما لي أراكم عنها معرضين والله لأرمين بها بين أكتافكم. (رواه مسلم، ١٦٠٩)

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار پر لکڑی رکھنے سے نہ روکے۔ پھر سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے کیا ہے میں تمھیں اس حکم سے اعراض کرتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ اللہ کی قسم! میں اسے ضرور تمہارے کندھوں پر ڈالوں گا۔'' (مسلم)

٥٥٧٦۔ عن ابن عباس قال نهى رسول الله ﷺ عن اختناث الأسقية وإن رجلا بعد ما نهى رسول الله ﷺ عن ذلك قام الليل إلى سقاء فاختنثه فخرجت عليه منه حية. (رواه إبن ماجة، ٣٤١٩) بضعف

''سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مشکیزوں کے منہ موڑ کر پانی پینے سے منع کیا۔ آپ ﷺ کی ممانعت کے بعد ایک آدمی رات کو اٹھا اور مشکیزے کے منہ پر منہ رکھ کر پینے لگا تو مشکیزے سے سانپ نکل آیا۔'' (ابن ماجہ، فیہ ضعیف)

٥٥٧٧۔ عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ لا تشربوا واحدا كشرب البعير ولكن اشربوا مثنى وثلاث وسموا إذا أنتم شربتم واحمدوا إذا أنتم رفعتم. (رواه الترمذي، ١٨٨٦)

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک بار ہی اونٹ کی طرح نہ پیا کرو، لیکن دو بار، اور تین بار پیا کرو، اور جب پیو تو اللہ کا نام ذکر کرو اور پینے کے بعد اللہ کی حمد و ثناء بیان کرو۔'' (ترمذی)

(٥٥٧٤) مسلم: ٢٠٢٣۔ بخاری: ٥٦٢٦۔ ترمذی: ١٨٩٠۔ ابوداؤد: ٣٧٢٠۔ ابن ماجہ: ٣٤١٨۔ احمد: ١١٤٧٨۔ دارمی: ٢١١٩.
(٥٥٧٥) مسلم: ١٦٠٩۔ بخاری: ٢٤٦٣۔ ترمذی: ١٣٥٣۔ ابوداؤد: ٣٦٣٤۔ ابن ماجہ: ٢٣٣٥۔ احمد: ٩٦٤٥۔ موطا: ١٤٥٢.
(٥٥٧٦) ابن ماجہ: ٣٤١٩۔ ضعیف، البانی: ٧٤٤.
(٥٥٧٧) ترمذی: ١٨٨٥۔ ضعیف، البانی: ٣١٩١.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

٥٥٧٨ــ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا. (لمسلم، ٢٠٢٨)

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کوئی مشروب پیتے تو آپ ﷺ تین بار سانس لیتے تھے۔" (مسلم)

٥٥٧٩ــ وَفِي رِوَايَةٍ: إِنَّهُ أَرْوَى وَأَبْرَأُ وَأَمْرَأُ. (رواه مسلم، ٢٠٢٨)

"ترمذی نے یہ زائد بیان کیا: آپ ﷺ فرماتے تھے: یہ زیادہ سیراب کرتا، درست رہتا اور خوشگوار ہوتا ہے۔" (مسلم)

٥٥٨٠ــ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَشْرَبُ فِي ثَلَاثَةِ أَنْفَاسٍ، إِذَا أَدْنَى الْإِنَاءَ إِلَى فِيهِ سَمَّى اللّٰهَ، فَإِذَا أَخَّرَهُ حَمِدَ اللّٰهَ، يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. (رواه الطبراني في الاوسط، ١٢٤٤)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ تین سانس کے ساتھ پیتے تھے۔ جب برتن کو منہ کی طرف کرتے تو بسم اللہ کہتے۔ اور جب منہ سے ہٹاتے تو الحمد للہ کہتے تھے۔ اور تین بار ایسا کرتے تھے۔" (اوسط)

٥٥٨١ــ عَنْ بَهْزٍ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَاكُ عَرْضًا وَيَشْرَبُ مَصًّا وَيَتَنَفَّسُ ثَلَاثًا وَيَقُوْلُ: هُوَ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ وَأَبْرَأُ. (رواه الطبراني في الكبير، ١٢٤٢)

"سیدنا بہز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مسواک عرض (چوڑائی) میں کرتے۔ مشروب گھونٹ گھونٹ پیتے۔ اور تین بار سانس لیتے۔ اور فرماتے: اس طرح مشروب خوش ہضم درست وخوش گوار رہتا ہے۔" (کبیر)

٥٥٨٢ـ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ. (رواه الترمذی١٨٨٩)

"عبداللہ اپنے والد ابوقتادہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص پیے تو برتن میں سانس نہ لے۔" (الترمذی)

٥٥٨٣ـ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مَرْوَانَ فَدَخَلَ أَبُوْ سَعِيْدٍ فَقَالَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ قَالَ

"ابو مثنی کا بیان ہے کہ میں مروان کے پاس تھا کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ آئے تو مروان نے کہا کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو پانی میں پھونک مارنے سے منع کرتے سنا ہے؟ انھوں نے

(٥٥٧٨) مسلم: ٢٠٢٨ـ بخاری: ٥٦٣١ـ ترمذی: ١٨٨٤ـ ابن ماجه: ٣٤١٦ـ احمد: ١٣٢٢٣ـ دارمی: ٢١٢٠.

(٥٥٧٩) مسلم: ٢٠٢٨ـ بخاری: ٥٦٣١ـ ترمذی: ١٨٨٤ـ ابن ماجه: ٣٤١٦ـ احمد: ١٣٢٢٣ـ دارمی: ٢١٢٠.

(٥٥٨٠) طبرانی اوسط: ٢٠٢٨ـ وفيه عتيق بن يعقوب وهو احد رواة الموطا عن مالك الموطا فی حياة الامام مالك، وبقية رجاله رجال الصحيح.

(٥٥٨١) طبرانی كبير: ١٢٤٢ـ وفيه ثبيت بن كثير وهو ضعيف، هيثمی: ٨٢٥٥.

(٥٥٨٢) ترمذی: ١٨٨٩ـ صحيح، الالبانی: ١٥٤٠ـ بخاری: ٥٦٣٠ـ مسلم: ٢٦٧ـ نسائی: ٤٧ـ ابوداؤد: ٣١ـ احمد: ٢٢١٤٩ـ دارمی: ٢١٢٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نَعَمْ فَقَالَ رَجُلٌ إِنِّي لَا أَرْوَى مِنْ نَفْسٍ وَاحِدٍ قَالَ أَبِنْهُ عَنْكَ ثُمَّ تَنَفَّسْ قَالَ أَرَى فِيهِ الْقَذَاةَ قَالَ فَأَهْرِقْهَا. (رواه أحمد، ١٠٨١٩)

جواب دیا: ہاں۔ تو ایک آدمی نے کہا: میں ایک سانس سے پی کر سیر نہیں ہوتا ہوں۔ فرمایا: تو منہ سے برتن جدا کر کے پھر سانس لیا کر۔ اس نے کہا: میں اس میں تنکا دیکھوں تو کیا کروں؟ فرمایا: تنکا بہادے۔'' (احمد)

٥٥٨٤۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ وَأَنْ يُنْفَخَ فِي الشَّرَابِ. (رواه أبو داود، ٣٧٢٢)

''سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے برتن کے سوراخ سے پینے اور برتن میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔'' (ابوداود)

شرح: ... مشک کے منہ سے پانی پینے کی ممانعت اس لیے ہے کہ ایک دم ہی منہ پر پانی نہ گر جائے۔ یا کوئی کیڑا وغیرہ منہ میں آ سکتا ہے۔ باقی روایات سے مشک کے منہ سے پانی پینے کی اجازت نظر آتی ہے۔ بعض سے ممانعت نظر آتی ہے۔ دونوں میں تطبیق یوں ہے کہ اگر ضرورت ہو تو جائز ہے اگر ضرورت نہ ہو تو پھر جائز نہیں۔ اور جو یہ کہا گیا ہے کہ پیالہ کے سوراخ سے پانی پینے کی ممانعت ہے یہ اس لیے ہے کہ اس میں صفائی نہیں رہتی اذیت ہوتی ہے۔

اور پھونک مار کر پانی پینا اس لیے منع ہے کہ اس کے ملوث ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ (عون المعبود: ٣/٣٩٠)

اس میں یہ ہدایت بھی ہے کہ پانی وغیرہ مشروب تین سانسوں میں پیا جائے یہ زیادہ خوشگوار ہے۔ اور اگر سانس لینا ہو تو برتن سے منہ علیحدہ کر لیں تا کہ گدلا پن پیدا نہ ہو۔ (عون المعبود: ٣/٣٩٢)

٥٥٨٥۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي دَارِنَا فَاسْتَسْقَى فَحَلَبْنَا لَهُ شَاةً ثُمَّ شُبْتُهُ مِنْ مَاءِ بِئْرِي هٰذِهِ قَالَ فَأَعْطَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَشَرِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَسَارِهِ وَعُمَرُ ﴿وِجَاهَهُ﴾ وَأَعْرَابِيٌّ عَنْ يَمِينِهِ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ شُرْبِهِ قَالَ عُمَرُ هٰذَا أَبُو بَكْرٍ

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے تو ہم نے آپ ﷺ کے لیے بکری دوہی۔ پھر اس میں اپنے اس کنویں کا پانی ملایا ابوبکر آپ ﷺ کی بائیں طرف، عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے سامنے، اور ایک اعرابی آپ ﷺ کے دائیں طرف تھا۔ جب آپ ﷺ پی کر فارغ ہوئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں آپ کی توجہ ابوبکر کی طرف کرنا چاہتے تھے۔ پس آپ نے پینے کے لیے اعرابی کو برتن

(٥٥٨٣) احمد: ١٠٨١٩۔ ترمذی: ١٨٧٨۔ ابوداؤد: ٣٧٢٢۔ موطا: ١٧١٨۔ دارمی: ٢١٢١.
(٥٥٨٤) ابوداؤد: ٣٧٢٢۔ صحیح النسائی: ٣١٦٥۔ ترمذی: ١٨٨٧۔ احمد: ١١٣٥١۔ موطا: ١٧١٨۔ دارمی: ٢١٢١.
(٥٥٨٥) مسلم: ٢٠٢٩۔ بخاری: ٥٦١٩۔ ترمذی: ١٨٩٣۔ ابوداؤد: ٣٧٢٦۔ ابن ماجه: ٣٤٢٥۔ احمد: ١٣١٠٠۔ موطا: ١٧٢٣۔ دارمی: ٢١١٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُرِيهِ إِيَّاهُ فَأَعْطَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْأَعْرَابِيَّ وَتَرَكَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْأَيْمَنُوْنَ الْأَيْمَنُوْنَ الْأَيْمَنُوْنَ قَالَ أَنَسٌ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ. (رواه مسلم، ٢٠٢٩)

پکڑا دیا اور ابوبکر و عمر کو چھوڑ دیا۔ پھر فرمایا: دائیں طرف والے، دائیں طرف والے، دائیں طرف والے۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہی سنت ہے، یہی سنت ہے، یہی سنت ہے۔" (مسلم)

٥٥٨٦۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْأَشْيَاخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَا أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا قَالَ فَتَلَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي يَدِهِ. (رواه البخاری، ٥٦٢٠) زادرزين: وَالْغُلَامُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ)

"سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس مشروب لایا گیا اور آپ ﷺ نے نوش فرمایا۔ آپ ﷺ کے دائیں طرف ایک لڑکا تھا اور بائیں طرف عمر رسیدہ لوگ تھے۔ تو آپ ﷺ نے لڑکے کو فرمایا: کیا تو اجازت دیتا ہے کہ میں یہ مشروب ان لوگوں کو دے دوں؟ اس نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ سے اپنا حصہ کسی پر ایثار نہیں کروں گا۔ تو آپ ﷺ نے برتن اس کے ہاتھ میں دے دیا۔" (بخاری، رزین رحمہ اللہ نے مزید وضاحت کی ہے کہ وہ لڑکا فضل بن عباس رضی اللہ عنہ تھا)

٥٥٨٧۔ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا. (للترمذی١٨٩٤)

"سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ساقی سب سے آخر میں پیتا ہے۔" (ترمذی)

شرح:......عرب چونکہ گرم علاقہ تھا، اس لیے وہ دودھ میں پانی ملا کر اس کی حرارت میں اعتدال پیدا کرتے تھے۔ یہ پینے کے لیے ملانا ہے، دودھ فروخت کرنے کے لیے اگر پانی ملایا جائے تو یہ دھوکا ہے، ہاں! پینا ہو یا اسے زیادہ کرنے کی ضرورت ہو تو پھر پانی ملانا جائز ہے، فروخت کے لیے جائز نہیں۔

یہ بھی ثابت ہوا کہ پانی ہو یا دودھ یا کوئی بھی پینے والی چیز ہو وہ اسے دیا جائے گا جو دائیں جانب ہو مثلاً کوئی بڑا آدمی کچھ پیتا ہے بقیہ دینے کے لیے دائیں جانب سے شروع کرے گا خواہ وہ دائیں جانب والا چھوٹا ہو یا بڑا ہو۔ اسے ترجیح دی جائے اگر مسواک ہو یا بات کرنے کی باری ہو تو ان دونوں صورتوں میں بڑے کو مقدم رکھا جائے گا۔ (فتح الباری. ١٠/ ٨٧، شرح مسلم: ١٣/ ٢٠٠)

(٥٥٨٦) بخاری: ٥٦٢٠۔ رزین۔ مسلم: ٢٠٣٠۔ احمد: ٢٢٣٦٠۔ مؤطا: ١٧٢٤.

(٥٥٨٧) ترمذی: ١٨٩٤۔ صحیح: ١٥٤٤۔ مسلم: ٦٨١۔ ابن ماجه: ٣٤٣٤۔ احمد: ٢٢٠٩٣۔ دارمی: ٢١٣٥.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور جو یہ کہا گیا ہے کہ قوم کا ساقی ان کے آخر میں پیئے گا یعنی جو پانی وغیرہ پلانے پر مقرر ہو وہ سب کو پلا کر فارغ ہوا ہو تو پھر خود پیئے۔

اس میں یہ اشارہ بھی ہے کہ جو مسلمانوں کے معاملات کا سرپرست ہو وہ اپنی اصلاح سے پہلے ان کی اصلاح مقدم رکھے، اپنے فائدہ پر ان کے فائدہ کو مقدم رکھے، اپنی مضرت سے پہلے ان کی مضرت اور نقصان دور کرے، اپنے چھوٹے یا بڑے معاملات سے پہلے ان کے معاملات کی بہتری دیکھے۔

اسی طرح پھل یا پلانے والی چیز ہو تو تقسیم میں دائیں جانب والے کو مقدم رکھے۔ (نیل الاوطار: ۸/ ۲۰۷)

۵۵۸۸۔ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَأَوْكُوا السِّقَاءَ. (رواه مسلم، ۲۰۱۲)

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: برتن ڈھانپ کر رکھا کرو، مشکیزوں کا منہ باندھ دیا کرو۔'' (مسلم)

۵۵۸۹۔ وَفِي رِوَايَةٍ: فِي السَّنَةِ لَيْلَةٌ يَنْزِلُ فِيْهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِإِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ أَوْ سِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ إِلَّا نَزَلَ فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَبَاءِ، قَالَ اللَّيْثُ فَالْاَعَاجِمُ عِنْدَنَا يَتَّقُوْنَ ذٰلِكَ فِي كَانُوْنَ الْاَوَّلِ. (رواه مسلم، ۲۰۱۴)

''اور ایک روایت ہے: سال میں ایک رات ایسی آتی ہے جس میں وبا اترتی ہے۔ اور وہ جب کسی برتن کے پاس سے گزرتی ہے جو ڈھانپا نہ ہو، یا مشکیزے کے پاس سے گزرتی ہے جس کا منہ باندھا نہ گیا ہو تو وبا میں سے کچھ حصہ برتن وغیرہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ لیث رحمہ اللہ نے کہا: ہمارے ہاں عجمی لوگ اس رات سے ماہ قانون اول (جو کہ رومی مہینہ ہے) میں بچا کرتے ہیں۔'' (مسلم)

۵۵۹۰۔ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِقَدَحِ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيعِ لَيْسَ مُخَمَّرًا فَقَالَ أَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُوْدًا. (رواه مسلم، ۲۰۱۰)

''سیدنا ابوحمید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں مقام نقیع سے دودھ کا پیالہ لے کر نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ اور پیالہ ڈھانپا نہیں تھا۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے ڈھانپا کیوں نہیں خواہ ایک لکڑی ہی رکھ دیتا۔'' (مسلم)

۵۵۹۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُسْتَعْذَبُ لَهُ الْمَاءُ مِنْ بُيُوْتِ السُّقْيَا قَالَ

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: نبی کریم ﷺ کے لیے بیوت السقیا نامی چشمے سے عمدہ، میٹھا پانی لایا جاتا تھا۔ قتیبہ رحمہ اللہ نے کہا: اس

(۵۵۸۸) مسلم: ۲۰۱۲۔ بخاری: ۳۲۸۰۔ ترمذی: ۲۸۵۷۔ ابوداؤد: ۳۷۳۳۔ ابن ماجہ: ۳۴۱۰۔ احمد: ۱۴۷۴۷۔ مؤطا: ۱۷۲۷

(۵۵۸۹) مسلم: ۲۰۱۴۔ بخاری: ۳۲۸۰۔ ترمذی: ۲۸۵۷۔ ابوداؤد: ۳۷۳۳۔ ابن ماجہ: ۳۴۱۰۔ احمد: ۱۴۷۴۷۔ مؤطا: ۱۷۲۷۔

(۵۵۹۰) مسلم: ۲۰۱۰۔ بخاری: ۵۶۰۶۔ احمد: ۲۳۰۹۷۔ دارمی: ۲۱۳۱۔

(۵۵۹۱) ابوداؤد: ۳۷۳۵۔ صحیح البانی: ۳۱۷۸۔ احمد: ۲۴۲۴۹۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قُنَيْبَةٌ هِيَ عَيْنٌ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمَدِيْنَةِ يَوْمَانِ. (رواه أبوداود، ٣٧٣٥)

کے اور مدینہ کے درمیان دو دن کا فاصلہ ہے۔" (ابوداؤد)

شرح: ..ان احادیث میں حکم ہے کہ پانی والے برتنوں کو ڈھانپ کر رکھا جائے وجہ یہ ہے کہ جب برتن ڈھانپ دیا جائے تو عموماً اس پر بسم اللہ پڑھی جاتی ہے، جس وجہ سے شیطان قریب نہیں آتا اور اس سے حفاظت رہتی ہے۔ (عون المعبود:٣/٣٩٣)

٥٥٩٢ــ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ فَسَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ وَصَاحِبُهُ فَرَدَّ الرَّجُلُ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي وَهِيَ سَاعَةٌ حَارَّةٌ وَهُوَ يُحَوِّلُ فِي حَائِطٍ يَعْنِي الْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ وَإِلاَّ كَرَعْنَا وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطٍ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ فَانْطَلَقَ إِلَى الْعَرِيْشِ فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ مَاءً ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ فَشَرِبَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ أَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِيْ جَاءَ مَعَهُ. (رواه البخاري، ٥٦٢١)

"سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے ایک ساتھی سمیت انصار کے ایک شخص کے پاس گئے۔ سلام کے بعد اس نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! اتنی گرمی میں آپ تشریف لائے۔ وہ آدمی اپنے باغ میں پانی پھیر کر لگا رہا تھا۔ اس کو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تیرے پاس رات کا رکھا ہوا پانی مشکیزے میں ہے تو بہتر ورنہ ہم پانی پر منہ رکھ کر پیتے ہیں۔ پس اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس ٹھنڈا پانی موجود ہے۔ پس وہ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے رفیق دونوں کو چھپر میں لے گیا۔ اس نے پیالے میں پانی ڈالا اور اس پر بکری دوھی، اور یہ پیالہ آپ ﷺ کو پلایا۔ پھر اس طرح کر کے اس مرد کو پلایا جو آپ ﷺ کے ساتھ تھا۔" (بخاری)

٥٥٩٣ــ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَشْرَبَ عَلَى بُطُوْنِنَا وَهُوَ الْكَرْعُ وَنَهَانَا أَنْ نَغْتَرِفَ بِالْيَدِ الْوَاحِدَةِ وَقَالَ لاَ يَلَغْ أَحَدُكُمْ كَمَا يَلَغُ الْكَلْبُ وَلاَ يَشْرَبْ بِالْيَدِ الْوَاحِدَةِ كَمَا

"سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ہمیں نبی کریم ﷺ نے پیٹ کے بل لیٹ کر پانی کو منہ لگا کر پینے سے منع کیا۔ آپ ﷺ نے ایک ہاتھ سے چلّو بھرنے سے منع کیا اور فرمایا: کہ کوئی تم میں سے اس طرح نہ چاٹے جیسے کتا چاٹتا ہے۔ اور ایک ہاتھ کے چلّو سے بھی نہ پیئے جیسے وہ قوم پیتی ہے جن پر اللہ کا ناراض ہوا۔ اور

(٥٥٩٢) بخاری: ٥٦٢١۔ ابوداؤد: ٣٧٢٤۔ ابن ماجه: ٣٥٣٢۔ احمد: ١٢٤١١۔ دارمی: ٢١٢٣۔

(٥٥٩٣) ابن ماجه: ٣٤٣١۔ ضعیف، البانی: ٧٤٦۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَشْرِبُ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَا يَشْرَبْ بِاللَّيْلِ مِنْ إِنَاءٍ حَتّٰى يُحَرِّكَهُ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ إِنَاءً مُخَمَّرًا وَمَنْ شَرِبَ بِيَدِهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى إِنَاءٍ يُرِيْدُ التَّوَاضُعَ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِعَدَدِ أَصَابِعِهِ حَسَنَاتٍ وَهُوَ إِنَاءُ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامِ إِذْ طَرَحَ الْقَدَحَ فَقَالَ أُفٍّ هٰذَا مَعَ الدُّنْيَا. (لابن ماجة، ٣٤٣١ بمجهولين.)

رات کے وقت برتن کو حرکت دینے کے بغیر نہ پیئے مگر جب برتن ڈھانپا ہوا ہو اور جو شخص تواضع و انکساری کے لیے ہاتھ سے پانی پیئے جب کہ برتن میں پینے پر قادر ہو تو اس کی انگلیوں کی تعداد کے برابر اللہ تعالیٰ نیکیاں لکھ دے گا۔ یہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا برتن ہے جب انہوں نے پیالہ یہ کہہ کر پھینک دیا تھا کہ اف یہ تو میرے ساتھ دنیا ہے۔" (ابن ماجہ، اس میں دو مجہول راوی ہیں۔)

٥٥٩٤۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَرْنَا عَلٰى بِرْكَةٍ فَجَعَلْنَا نَكْرَعُ فِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَكْرَعُوْا وَلٰكِنِ اغْسِلُوْا أَيْدِيَكُمْ ثُمَّ اشْرَبُوْا فِيْهَا فَإِنَّهُ لَيْسَ إِنَاءٌ أَطْيَبَ مِنَ الْيَدِ. (رواه ابن ماجة، ٣٤٣٣)

"سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم ایک تالاب پر سے گزرے تو اس میں منہ لگا کر پینا شروع کر دیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منہ لگا کر نہ پیو مگر اپنے ہاتھ دھو لو اور ہاتھوں سے پیو۔ ہاتھ سے زیادہ پاکیزہ کوئی برتن نہیں ہے۔" (ابن ماجہ)

٥٥٩٥۔ عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ كَانَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ قَدَحٌ مِنْ عَيْدَانٍ فَقَالَتْ سَقَيْتُ فِيْهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كُلَّ الشَّرَابِ الْمَاءَ وَالْعَسَلَ وَاللَّبَنَ وَالنَّبِيْذَ. (رواه النسائي، ٥٧٥٣)

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا: ام سلیم کا پیالہ عیدان لکڑی کا تھا۔ اس نے کہا: میں نے اس پیالے میں رسول اللہ ﷺ کو ہر مشروب پلایا ہے پانی، شہد، دودھ اور نبیذ۔" (النسائی)

٥٥٩٦۔ عَنِ ابْنِ أَبِيْ شَيْخٍ: أَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ مُحَارِبٍ، نَصَرَكُمُ اللّٰهُ لَا تَسْقُوْنِي حِلَبَ امْرَأَةٍ. (رواه البزار ٢٩٠٣ بخفي)

"ابن ابی شیخ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ پس آپ نے فرمایا: اے محارب قوم! مجھے عورت کا دوھا دودھ نہ پلانا اللہ تعالیٰ تمہیں تر و تازہ رکھے۔" (البزار، سند کمزور ہے)

شرح: ...... جن احادیث میں منہ لگا کر پانی پینے کی ممانعت ہے وہ ضعیف ہیں۔ صحیح یہی ہے کہ اگر برتن نہ ہو تو منہ لگا کر پانی پینا جائز ہے۔ یہ بھی ثابت ہوا گرم دن ہو تو اس میں ٹھنڈا پانی پینا جائز ہے۔ یہ اللہ کی نعمت ہے اس سے

(٥٥٩٤) ابن ماجه: ٣٤٣٣۔ ضعيف، الباني: ٧٤٧.
(٥٥٩٥) نسائي: ٥٧٥٣۔ صحيح الباني: ٥٣٠٩.
(٥٥٩٦) بزار: ٢٩٠٣۔ وفيه جماعة لم اعرفهم، هيثمي: ٨٣٧٣.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فائدہ اٹھانا چاہیے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ انعامات میں سب سے پہلے روز قیامت جو حساب لیں گے وہ یہی ہوگا۔ بندے سے اللہ تعالیٰ سوال کریں گے: میں نے تجھے جسمانی صحت دی، اور ٹھنڈے پانی سے سیراب کیا۔ تو نے ان سے کیا کیا؟ (ترمذی) اس سے بھی ثابت ہوا ٹھنڈا پانی پینا جائز ہے۔ (فتح الباری:۹/۷۸)

یہ بھی ثابت ہوا کہ پانی کے لیے یا کسی بھی جائز مشروب کے لیے پیالہ استعمال کرنا مسنون ہے۔ ضرورت کے تحت ہاتھ اور منہ سے بھی پانی پینا جائز ہے۔

الخمور والأنبذة

شراب اور نبیذ کی اقسام کا بیان

٥٥٩٧۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ. (رواه البخاري، ٥٥٨٥)

’’سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے شہد کی شراب کے متعلق سوال ہوا تو فرمایا: جو مشروب نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔ (بخاری)

٥٥٩٨۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ مَا اَسْكَرَ الْفَرَقُ مِنْهُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ (رواه الترمذي، ١٨٦٦)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ اور جس کا ایک مٹکا نشہ دیتا ہو اس سے ایک ہتھیلی برابر بھی حرام ہے۔ (ترمذی)

٥٦٠٠۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا أَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ (رواه الترمذي، ١٨٦٥)

’’سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس چیز کا کثیر نشہ آور ہو اس سے قلیل مقدار بھی حرام ہے۔‘‘ (ترمذی)

٥٦٠١۔ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ

’’سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ نے یمن کی طرف روانہ کیا۔ پس آپ ﷺ

(٥٥٩٧) بخاری: ٥٥٨٥۔ مسلم: ٢٠٠١۔ ترمذی: ١٨٦٦۔ نسائی: ٥٥٩٤۔ ابوداؤد: ٣٦٨٧۔ ابن ماجہ: ٣٣٨٦۔ احمد: ٢٥٣٦٣۔ موطا: ١٥٩٥۔ دارمی: ٢٠٩٧۔

(٥٥٩٨) ترمذی: ١٨٦٦۔ صحیح، البانی: ١٥٢١۔ بخاری: ٥٥٨٥۔ مسلم: ٢٠٠١۔ نسائی: ٥٥٩٤۔ ابوداؤد: ٣٦٨٧۔ ابن ماجہ: ٣٣٨٦۔ احمد: ٢٥٣٦٣۔ موطا: ١٥٩٥۔ دارمی: ٢٠٩٧۔

(٥٦٠٠) ترمذی: ١٨٦٥۔ حسن صحیح، البانی: ١٥٢٠۔ ابوداؤد: ٣٦٨١۔ ابن ماجہ: ٣٣٩٣۔ احمد: ١٤٢٩٣۔

(٥٦٠١) مسلم: ١٧٣٣۔ بخاری: ٦١٢٤۔ نسائی: ٥٦٠٤۔ ابوداؤد: ٤٨٣٥۔ ابن ماجہ: ٣٣٩١۔ احمد: ١٩٢٢٩۔ دارمی: ٢٠٩٨۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ادْعُوا النَّاسَ وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَيَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَفْتِنَا فِي شَرَابَيْنِ كُنَّا نَصْنَعُهُمَا بِالْيَمَنِ الْبِتْعُ وَهُوَ مِنَ الْعَسَلِ يُنْبَذُ حَتَّى يَشْتَدَّ وَالْمِزْرُ وَهُوَ مِنَ الذُّرَةِ وَالشَّعِيرِ يُنْبَذُ حَتَّى يَشْتَدَّ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَدْ أُعْطِيَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ بِخَوَاتِمِهِ فَقَالَ أَنْهَى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ أَسْكَرَ عَنِ الصَّلَاةِ. (رواه مسلم، ١٧٣٣)

نے فرمایا: لوگوں کو دعوت اور بشارت دو، نفرت نہ دلاؤ۔ آسانی کرو، تنگی نہ کرو۔ ایک دوسرے کی اطاعت کرو۔ اختلاف نہ کرو۔" میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ہم نام کے ان دو مشروبات کے بارے میں بتائیں جو ہم یمن میں تیار کرتے تھے وہ اس طرح کہ شہد سے نبیذ بناتے تا آنکہ اس میں سختی آ جاتی یعنی نشہ پیدا ہو جاتا ہے۔" دوسرا مشروب مزر ہے وہ باجرہ اور جو سے کشید کیا جاتا ہے۔ اس کو ڈال دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس میں شدت اور سختی پیدا ہو جاتی ہے۔ آنحضرت ﷺ جامع کلمات دیئے گئے تھے۔ فرمایا: میں تمہیں نشہ آور چیز سے منع کرتا ہوں جو نماز سے بے خبر کر دے۔" (مسلم)

٥٦٠٢ـ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَمُفَتِّرٍ. (رواه أبوداود، ٣٦٨٦)

"سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہر نشہ آور اور عقل میں فتور پیدا کرنے والی چیز سے منع فرمایا ہے۔" (ابو داؤد)

٥٦٠٣ـ عَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقِيْلَ لَهُ أَفْتِنَا فِي الْبَاذَقِ فَقَالَ سَبَقَ مُحَمَّدٌ ﷺ الْبَاذَقَ وَمَا أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ. (رواه النسائي، ٥٦٠٦)

"سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا: ہمیں باذق (وہ شراب جسے تھوڑا سا پکایا جائے) کے متعلق فتویٰ دیں: تو انھوں نے یہ فرمایا: یہ چیز نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں نہ تھی۔ بس یاد رکھو! جو نشہ آور ہے وہ حرام ہے۔" (نسائی)

٥٦٠٤ـ عَنْ دَيْلَمٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ إِنَّا بِأَرْضٍ بَارِدَةٍ نُعَالِجُ فِيْهَا عَمَلاً شَدِيْدًا وَإِنَّا نَتَّخِذُ شَرَاباً مِنْ هٰذَا الْقَمْحِ نَتَقَوَّى بِهِ عَلَى

"دیلم الحمیری کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم شدید سرد ملک کے رہنے والے ہیں۔ اور وہاں ہمیں شدید کام کاج کرنے پڑتے ہیں۔ ہم وہاں گندم سے شراب تیار کرتے ہیں تاکہ اپنے کام کاج میں تقویت حاصل

(٥٦٠٢) ابوداود: ٣٦٨٦ـ ضعيف، الباني: ٧٩٣ـ احمد: ٢٦٠٩٤.
(٥٦٠٣) نسائي: ٥٦٠٦ـ صحيح، الباني: ٥١٧٩ـ بخاري: ٥٥٩٨.
(٥٦٠٤) ابوداؤد: ٣٦٨٣ـ صحيح، الباني: ٣١٣١ـ احمد: ١٧٥٧٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

أَعْمَالِنَا وَعَلَى بَرْدِ بِلَادِنَا قَالَ هَلْ يُسْكِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اجْتَنِبُوْهُ قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ النَّاسَ غَيْرَ تَارِكِيْهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَتْرُكُوْهُ فَقَاتِلُوْهُمْ. (رواه أبوداود ٣٦٨٣)

کریں، اور اپنے علاقے کی سردی بھی برداشت کرسکیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا وہ نشہ آور ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اس سے اجتناب ہی کرو۔ میں نے عرض کیا لوگ تو اس سے باز نہیں آئیں گے۔ فرمایا: اگر لوگ اس کو ترک نہ کریں تو ان سے جنگ کرو۔" (ابوداؤد)

٥٦٠٥ـ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكُوْبَةِ وَالْغُبَيْرَاءِ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ قَالَ أَبُوْدَاوُدَ قَالَ ابْنُ سَلَامٍ أَبُوْ عُبَيْدٍ الْغُبَيْرَاءُ السُّكُرْكَةُ تُعْمَلُ مِنَ الذُّرَةِ شَرَابٌ يَعْمَلُهُ الْحَبَشَةُ. (رواه أبوداود، ٣٦٨٥)

"سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے شراب، جوئے، ڈھولک اور جوار کی شراب سے منع فرمایا ہے۔ اور فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ الغبیراء مکی کی شراب ہے، جسے اہل حبشہ تیار کرتے ہیں۔" (ابوداؤد)

٥٦٠٦ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتُبْ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ. (رواه مسلم، ٢٠٠٣)

"سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز شراب ہے، اور ہر نشہ آور حرام ہے۔ جس نے دنیا میں ہمیشہ شراب پی، اور اس سے توبہ نہ کی تو وہ قیامت کے دن جنت کی شراب نہیں پیئے گا۔" (مسلم)

٥٦٠٧ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ. (رواه النسائي، ٥٥٨٦)

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ اور ہر نشہ آور چیز شراب ہے۔" (نسائی)

شرح:......سورت مائدہ آیت (۹۱،۹۰) میں شراب کے حرام ہونے کے سات دلائل بیان کیے گئے ہیں۔

۱۔ اسے رِجْسٌ پلید قرار دیا گیا ہے۔

(٥٦٠٥) ابوداؤد: ٣٦٨٥۔ صحيح، البانی: ٣١٣١۔ احمد: ١٧٥٧٤۔

(٥٦٠٦) مسلم: ٢٠٠٣۔ بخاری: ٥٥٧٥۔ ترمذی: ١٨٦١۔ نسائی: ٥٦٧٤۔ ابوداؤد: ٣٦٧٩۔ ابن ماجه: ٣٣٩٠۔ احمد: ٦٢٢٨۔ موطا: ١٥٩٧۔ دارمی: ٢٠٩٠۔

(٥٦٠٧) نسائی: ٥٥٨٦۔ حسن صحيح، البانی: ٥١٥٥۔ مسلم: ٢٠٠٣۔ ترمذی: ١٨٦١۔ ابوداؤد: ٣٦٧٩۔ ابن ماجه: ٣٣٩٢۔ احمد: ٦١٨٣۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۔ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ یہ شیطانی کام ہے۔

۳۔ فَاجْتَنِبُوْهُ اس سے اجتناب کرو۔

۴۔ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ شیطان اس کے ذریعہ تمہارے درمیان عداوت اور بغض ڈالنا چاہتا ہے۔

۶۔ وَ يَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ شیطان اس کے ذریعہ تمہیں ذکر الٰہی اور نماز سے روکتا ہے۔

فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ کیا تم باز آتے ہو۔

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ شراب صرف وہی نہیں جو انگور اور کھجور وغیرہ سے بنائی جائے بلکہ ہر شراب ہی حرام ہے۔ اس وقت زیادہ تر شراب کھجور سے تیار ہوتی تھی اس لیے کہا گیا ہے۔ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ شراب کسی اور چیز سے نہ بنتی تھی۔ دیگر اشیاء سے بھی بنتی تھی۔ جو شراب کھجور کے پھل سے تیار ہوتی اسے فضیح کہتے تھے۔ اگر ذوکا اور اس کے پھل ملا لیا جاتا تو اسے خلیط کہتے تھے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ پانچ چیزوں سے شراب تیار ہوتی تھی۔ عموماً انہی چیزوں سے تیار ہوتی تھی۔ انگور، کھجور، شہد، گندم، جو وغیرہ سے مگر شراب ہر وہ چیز ہے جو عقل کو ڈھانپ لے اور حواس پر غالب آ جائے۔ یہ صورت جس میں بھی پائی جائے وہ حرام ہوگی۔ یہ ایک شرعی قاعدہ ہے کہ کوئی بھی چیز خواہ وہ کھانے والی ہو، یا پینے والی ہو جو بھی عقل زائل کر دے اور اسے ڈھانپ دے اسے استعمال کرنا حرام ہے۔ منشیات تمام قسم کی حرام ہیں، ہیروئن، چرس، بھنگ، تمباکو فروخت کرنا اور اسے پینا بھی حرام ہے۔ کیونکہ عقل میں فتور پیدا کرتی ہیں۔

ان احادیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جس کا زیادہ مقدار میں استعمال نشہ آور ہو اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔ مگر احناف اور کوفہ وبصرہ کے علماء کا خیال ہے کہ انگور اور کھجور کے سوا جو شراب نشہ دینے کی مقدار تک نہ پہنچے وہ حلال ہے۔ وہ اس پر بہت سارے اقوال کے انبار لگاتے ہیں یہ سب ضعیف اور بے بنیاد ہیں۔ یہ حدیث ان کے اقوال کی تردید کرتی ہے۔ جس چیز میں نشہ کی صلاحیت ہے، وہ پینے سے اگر نشہ نہ بھی ہو تو پھر اس میں سے تھوڑی سی مقدار پینا حرام ہے۔ صرف نشہ آور چیزوں سے ہی نہیں روکا گیا بلکہ ان کے ذرائع اور وسائل سے بھی دور رہنے کی تلقین ہے۔ (تفہیم الاسلام: ۲/ ۶۳۷-۶۳۹)

۵۶۰۸۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ مُخَمِّرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ مُسْكِرًا بُخِسَتْ صَلَاتُهُ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ قِيْلَ وَمَا طِيْنَةُ الْخَبَالِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ	"سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر عقل ڈھانپنے والی چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ اور جس نے نشہ آور چیز پی اس کی چالیس ایام کی نمازیں کم ہو جائیں گی، اگر توبہ کی تو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔ اور چوتھی بار اعادہ کیا تو اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری ہے کہ اس کو طینۃ الخبال سے پلائے گا۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! طینۃ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صَدِيْدُ أَهْلِ النَّارِ. (رواه أبوداود، ٣٦٨٠)

الخبال کیا ہے؟ فرمایا: اہل جہنم کی پیپ ہے۔" (ابوداود)

٥٦٠٩ـ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلَاةً أَرْبَعِيْنَ صَبَاحاً فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلَاةً أَرْبَعِيْنَ صَبَاحاً فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهِ لَهُ صَلَاةً أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلَاةً أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ قِيْلَ يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَمَا نَهْرُ الْخَبَالِ قَالَ نَهْرٌ مِنْ صَدِيْدِ أَهْلِ النَّارِ. (رواه الترمذى ١٨٦٢)

"سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے شراب پی چالیس صبح تک اس کی نماز مقبول نہ ہوگی چالیس صبح تک۔ پس اگر توبہ کی تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اسی طرح تین مرتبہ فرمایا: اور اگر چوتھی بار اعادہ کیا تو اس کی نماز چالیس صبح تک قبول نہ ہوگی، اگر توبہ کی تو توبہ قبول نہ ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ اس کو خبال کے دریا سے پلائے گا۔ کہا گیا: اے ابوعبدالرحمٰن. نہر الخبال کیا ہے؟ کہا: وہ اہل جہنم کی پیپ کا دریا ہے۔" (ترمذی)

٥٦١٠ـ وَلِلنَّسَائِى مَوْقُوْفاً: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَلَمْ يَنْتَشِ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ مَادَامَ فِي جَوْفِهِ أَوْ عُرُوْقِهِ مِنْهَا شَيْءٌ وَإِنْ مَاتَ مَاتَ كَافِرًا وَإِنِ انْتَشَى لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً وَإِنْ مَاتَ فِيْهَا مَاتَ كَافِراً. (رواه النسائى، ٥٦٦٨)

"نسائی کی موقوف روایت ہے۔ سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جس نے شراب پی اور نشہ نہ آیا تو اس کی نماز اس وقت تک قبول نہ ہوگی جب تک شراب اس کے پیٹ میں رہے گی، یا اس کی رگوں میں اس کا اثر ہوگا۔ اگر اسی حال میں فوت ہوا تو کافر ہوکر مرے گا۔ اور اگر اس کو نشہ آیا تو اس کی نماز چالیس ایام تک قبول نہ کی جائے گی۔ اور مرا تو کافر ہی مرے گا۔" (نسائی)

٥٦١١ـ عَنْ عُثْمَانَ رضي الله عنه قَالَ اجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَإِنَّهَا أُمُّ الْخَبَائِثِ إِنَّهُ كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ خَلَا قَبْلَكُمْ تَعَبَّدَ فَعَلِقَتْهُ امْرَأَةٌ غَوِيَّةٌ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ جَارِيَتَها فَقَالَتْ لَهُ إِنَّا نَدْعُوْكَ

"سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شراب سے اجتناب کرو کیونکہ وہ تمام خباثتوں کی جڑ ہے۔ جو لوگ تم سے پہلے گزرے ہیں ان میں ایک آدمی تھا، وہ عبادت میں رہتا تھا، ایک عورت نے اس کو اغوا کیا اور اس کے پاس لونڈی روانہ کی۔ اس نے کہا: تجھے

(٥٦٠٩) ترمذی: ١٨٦٢۔ صحیح، البانی: ١٥١٧۔ احمد: ٤٨٩٨.

(٥٦١٠) نسائی: ٥٦٦٨۔ صحیح، البانی: ٥٢٣٨۔ نسائی: ٥٦٦٨.

(٥٦١١) نسائی: ٥٦٦٦۔ صحیح موقوف: ٥٢٣٦.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لِلشَّهَادَةِ فَانْطَلَقَ مَعَ جَارِيَتِهَا فَطَفِقَتْ كُلَّمَا دَخَلَ بَابًا أَغْلَقَتْهُ دُوْنَهُ حَتّٰى أَفْضٰى إِلَى امْرَأَةٍ وَضِيْئَةٍ عِنْدَهَا غُلَامٌ وَبَاطِيَةُ خَمْرٍ فَقَالَتْ إِنِّي وَاللّٰهِ مَا دَعَوْتُكَ لِلشَّهَادَةِ وَلٰكِنْ دَعَوْتُكَ لِتَقَعَ عَلَيَّ أَوْ تَشْرَبَ مِنْ هٰذِهِ الْخَمْرَةِ كَأْساً أَوْ تَقْتُلَ هٰذَا الْغُلَامَ قَالَ فَاسْقِيْنِي مِنْ هٰذَا الْخَمْرِ كَأْساً فَسَقَتْهُ كَأْساً قَالَ زِيْدُوْنِي فَلَمْ يَرِمْ حَتّٰى وَقَعَ عَلَيْهَا وَقَتَلَ النَّفْسَ فَاجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَإِنَّهَا وَاللّٰهِ لَا يَجْتَمِعُ الْإِيْمَانُ وَإِدْمَانُ الْخَمْرِ إِلَّا لَيُوْشِكُ أَنْ يُخْرِجَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ. (رواه النسائی، ٥٦٦٦)

گواہی کے لیے فلاں عورت بلاتی ہے۔ وہ اس لونڈی کے ساتھ چل پڑا۔ پس جب وہ کسی دروازے سے داخل ہوتا تو دروازے کو لونڈی بند کرتی جاتی یہاں تک کہ وہ بدکار عورت کے پاس پہنچ گیا۔ اس کے پاس ایک بچہ سویا ہوا تھا اور ایک بالٹی میں شراب تھی۔ عورت نے کہا: بخدا: میں نے گواہی کے لیے نہیں بلایا بلکہ تجھے بلایا ہے تاکہ تو میرے ساتھ زنا کرے، یا اس شراب کا ایک گلاس پی جائے یا اس غلام کو قتل کر دے۔ تو اس نے کہا: شراب ہی کا ایک گلاس پلا دے۔ پس مرد نے کہا مجھے زیادہ دے دو۔ پھر عورت سے زنا بھی کیا اور لڑکا بھی قتل کیا۔ پس تم شراب سے بچتے رہو۔ اللہ کی قسم ایمان اور دائمی شراب دونوں جمع نہیں رہتے ہیں۔ مگر قریب ہی ایک ان میں سے دوسرے کو نکال باہر کرے۔'' (نسائی)

٥٦١٢ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُدْمِنُ الْخَمْرِ كَعَابِدِ وَثَنٍ (رواه إبن ماجة، ٣٣٧٥) بلين

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمیشہ شراب پینے والا بت کی عبادت کرنے والے کی مانند ہے۔'' (ابن ماجہ، سند کمزور)

٥٦١٣ـ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ خَمْرٍ. (رواه إبن ماجة، ٣٣٧٦)

''سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ہمیشہ شراب پینے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔'' (ابن ماجہ)

٥٦١٤ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَفَعَهُ: اَلْخَمْرُ أُمُّ الْفَوَاحِشِ وَأَكْبَرُ الْكَبَائِرِ، مَنْ شَرِبَهَا وَقَعَ عَلَى أُمِّهِ وَخَالَتِهِ. وَعَمَّتِهِ. (رواه الطبرانی فی الأوسط. ٣٢٨٥) والکبیر بضعف.

سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ شراب تمام فاحشات کی جڑ، اور بڑے گناہوں میں سے ایک ہے۔ جس نے شراب پی لی تو اپنی ماں، خالہ اور پھوپھی پر بھی واقع ہو سکتا ہے۔'' (الاوسط، الکبیر، سند کمزور)

(٥٦١٢) ابن ماجه: ٣٣٧٥ـ حسن، البانی: ٢٧٢٠.

(٥٦١٣) ابن ماجه: ٣٣٧٦ـ صحیح، البانی: ٢٧٢١ـ احمد: ٢٦٩٣٨.

(٥٦١٤) طبرانی اوسط: ٣٢٨٥ـ طبرانی کبیر وفیه عبدالکریم ابو امیة وهو ضعیف، هیثمی: ٨١٧٢.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

٥٦١٥ ـ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِنَّ آدَمَ عليه السلام لَمَّا أَهْبَطَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى إِلَى الأَرْضِ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ أَيْ رَبِّ ﴿أَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ قَالُوْا رَبَّنَا نَحْنُ أَطْوَعُ لَكَ مِنْ بَنِيْ آدَمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْمَلَائِكَةِ هَلُمُّوْا مَلَكَيْنِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتّٰى يُهْبَطَ إِلَى الْأَرْضِ فَنَنْظُرَ كَيْفَ يَعْمَلَانِ قَالُوْا رَبَّنَا هَارُوْتُ وَمَارُوْتُ فَأُهْبِطَا إِلَى الْأَرْضِ وَمُثِّلَتْ لَهُمَا الزُّهْرَةُ امْرَأَةً مِنْ أَحْسَنِ الْبَشَرِ فَجَاءَتْهُمَا فَسَأَلَاهَا نَفْسَهَا فَقَالَتْ لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى تُكَلِّمَا بِهٰذِهِ الْكَلِمَةِ مِنَ الْإِشْرَاكِ فَقَالَا وَاللّٰهِ لَا نُشْرِكُ بِاللّٰهِ أَبَدًا فَذَهَبَتْ عَنْهُمَا ثُمَّ رَجَعَتْ بِصَبِيٍّ تَحْمِلُهُ فَسَأَلَاهُ نَفْسَهَا فَقَالَتْ لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى تَقْتُلَا هٰذَا الصَّبِيَّ فَقَالَا وَاللّٰهِ لَا نَقْتُلُهُ أَبَدًا فَذَهَبَتْ ثُمَّ رَجَعَتْ بِقَدَحِ خَمْرٍ تَحْمِلُهُ فَسَأَلَاهَا نَفْسَهَا قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى تَشْرِبَا هٰذَا الْخَمْرَ فَشَرِبَا فَسَكِرَا فَوَقَعَا عَلَيْهَا وَقَتَلَا الصَّبِيَّ فَلَمَّا أَفَاقَا قَالَتِ الْمَرْأَةُ وَاللّٰهِ مَا تَرَكْتُمَا شَيْئًا مِمَّا أَبَيْتُمَاهُ عَلَيَّ إِلَّا قَدْ فَعَلْتُمَا حِيْنَ سَكِرْتُمَا فَخُيِّرَا بَيْنَ عَذَابِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَاخْتَارَا عَذَابَ الدُّنْيَا .

"سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے رسولِ اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا تو فرشتوں نے کہا: اے رب! کیا تو زمین پر اس قوم کو آباد کرنا چاہتا ہے جو اس میں فساد کرے گی اور خون بہائے گی اور ہم تیری تسبیح اور پاکیزگی بیان کرتے ہیں؟ تو اللہ نے فرمایا: جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔ انہوں نے کہا: یا اللہ! اولادِ آدم سے ہم زیادہ تابع فرمان ہیں۔ فرمایا: دو فرشتے لاؤ جن کو زمین پر اتارا جائے اور دیکھیں کہ وہ کیا عمل کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا: رب تعالیٰ! یہ ہاروت و ماروت موجود ہیں۔ پس وہ دونوں زمین پر اتارے گئے، اور ان کے لیے زہرہ ستارے کو بہت خوب صورت عورت کی شکل میں بنایا گیا۔ وہ دونوں فرشتوں کے پاس آئی تو انھوں نے اس کے نفس کی خواہش ظاہر کی۔ اس نے کہا: نہیں، یہاں تک کہ تم یہ شرکیہ کلمات کہہ دو۔ انہوں نے کہا: بخدا! ہرگز نہیں۔ ہم اللہ کے ساتھ شرک ہرگز نہیں کریں گے۔ وہ ان سے منہ پھیر کر جاتی رہی، اور پھر ان کے پاس ایک بچے کو لے کر حاضر ہوئی۔ انہوں نے اس کے نفس کا مطالبہ کیا۔ اس نے کہا: بخدا! نہیں یہاں تک کہ تم اس بچے کو قتل کر دو۔ انہوں نے کہا: نہیں ہم ہرگز قتل نہیں کریں گے۔ تو وہ لوٹ گئی پھر وہ ایک شراب کا پیالہ لے کر حاضر ہوئی۔ انہوں نے اس کے نفس کا مطالبہ کیا تو اس نے کہا: ہرگز نہیں یہاں تک کہ تم دونوں اس شراب کے پیالے کو پی جاؤ۔ پس انہوں نے پیا، اور نشہ چڑھا، تو اس عورت سے بدکاری کی۔ بچے کو بھی قتل کیا۔ جب وہ ہوش میں آئے تو عورت نے کہا: اللہ کی قسم! تم نے کوئی بدی چھوڑی ہی نہیں جس سے تم رکتے تھے پس

(٥٦١٥) احمد: ٦١٤٣- بزار، رجال الصحيح خلا واحد وهو ثقة، هيثمی: ٨١٧٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(رواه أحمد، ٦١٤٣) والبزار برجال الصحيح خلا واحد وهو ثقة

اس وقت ان کو عذاب دنیا اور عذاب آخرت میں ایک کو اختیار کرنے کا حکم دیا گیا۔ تو انہوں نے دنیا کا عذاب اختیار کیا۔ (اس کو احمد، بزار نے صحیح کے رجال کے ساتھ روایت کیا ماسوا ایک راوی کے اور وہ بھی ثقہ راوی ہے۔)

شــرح: ...اہل جنت کو جو شراب ملے گی اس سے نہ تو سر درد ہوگا، نہ عقل زائل ہوگی مگر دنیا میں پینے والا اس سے محروم رہے گا۔ اگر یہ جنت میں داخل بھی ہوا تو شراب میں تاخیر کر دی جائے گی۔

اس کی سزا یہ بھی ہے کہ اسے دوزخ کی پیپ پلائی جائے گی۔ اور جو یہ کہا گیا ہے کہ اس کی توبہ قبول نہیں ہوتی یہ ڈانٹ ہے ورنہ ہر جرم اور گناہ سے توبہ کر لی جائے تو قبول ہو جاتی ہے۔ اس کا مطلب ہے شرابی کا اتنا بڑا جرم ہے اگر معافی نہ ہوتی تو اس گناہ کی نہ ہوتی۔ مگر اللہ تعالیٰ توبہ قبول کر لیتا ہے اگر شرابی بھی تائب ہو جائے تو توبہ قبول ہو جائے گی۔

اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہ ہوگی یعنی اگر چہ شرابی نماز ادا بھی کرے تو ارکان ضرور ادا کر رہا ہے مگر قبول نہ ہوگی۔ نماز نہ قبول ہونے کا خصوصی ذکر اس لیے کیا گیا ہے کہ یہ عبادات میں سے اہم عبادت ہے، جب یہ قبول نہ ہوگی تو دوسری عبادات کیسے قبول ہوں گی۔ (جائزۃ الاحوذی: ۳/ ۲۴۸)

یہ ام الخبائث ہے۔ زنا، قتل جیسے سنگین جرم اس کی وجہ سے سرزد ہوتے ہیں۔ شرابی کو بتوں کے پجاری کی مانند اس لیے قرار دیا گیا ہے کہ بتوں کا پجاری اپنی خواہش کی پیروی کرتا اور اللہ کے حکم کی مخالفت کرتا ہے۔ اسی طرح شرابی بھی مدہوشی میں ہر خواہش کو خدا بنا کر پوجتا ہے یہ زبردست ڈانٹ ہے، خبردار ہو جائیں۔ (انجاز الحاجۃ: ۹/ ۲۳۴)

٥٦١٦ــ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي الْخَمْرِ عَشْرَةً عَاصِرَهَا مُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ إِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَآكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِيَ لَهَا وَالْمُشْتَرَاةَ لَهُ. (رواه الترمذي، ١٢٩٥)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے شراب کے سبب دس انسانوں کو لعنت کی ہے۔ شراب نچوڑنے (یعنی بنانے) والے، بنوانے والے، پینے والے، اٹھا کر لانے والے، جس کی طرف لایا جائے، پلانے والے، فروخت کرنے والے، اس کی قیمت کھانے والے، خریدنے والے، اور جس کے لیے خریدی گئی ہے ان سب کو لعنت کا مستحق ٹھہرایا ہے۔'' (ترمذی)

٥٦١٧ــ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوْسَى عَنْ أَبِيْهِ رضي الله عنه أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ مَا أُبَالِي شَرِبْتُ

''سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں کوئی فرق نہیں سمجھتا کہ شراب پیوں یا اللہ کے علاوہ اس ستون کی عبادت کروں۔'' (نسائی)

(٥٦١٦) ترمذی: ١٢٩٥ـ حسن۔ صحیح۔ النسائی: ١٠٤١ـ ابن ماجه: ٣٣٨١

(٥٦١٧) نسائی: ٥٦٦٣ـ صحیح الاسناد: ٥٢٣٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْخَمْرَ اَوْ عَبَدْتُ هٰذِهِ السَّارِيَةَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ (للنسائی، ٥٦٦٣)

٥٦١٨ــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: مَنْ سُقِيَ الْخَمْرَ صَغِيْرًا لَا يَعْرِفُ حَلَالَهُ مِنْ حَرَامِهِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُسْقِيَ سَاقِيَهُ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ. (رواه رزين)

''سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: جس نے بچپن میں شراب پی، حلال و حرام کا علم نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری ہے کہ اسے شراب پلانے والے کو جہنمیوں کی پیپ پلائے۔'' (رزین)

شرح: شراب نوشی ایک لعنت کا کام ہے، شراب نچوڑنے والا، شراب نچوڑنے کا مطالبہ کرنے والا، جس نے کہا ہو میرے پاس شراب لاؤ، اسے بیچنے والا، یا اسے خریدنے والا، اور جس کے لیے یہ شراب خریدی گئی ہے۔ شراب کی وجہ سے لعنت کے مستحق ہیں۔ (جائزۃ الاحوذی: ۲/ ۵۵۵)

٥٦١٩ــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ خَطَبَ عُمَرُ عَلَى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ الْعِنَبُ وَالتَّمْرُ وَالْحِنْطَةُ وَالشَّعِيْرُ وَالْعَسَلُ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثٌ وَدِدْتُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يُفَارِقْنَا حَتّٰى يَعْهَدَ إِلَيْنَا عَهْدًا الْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَأَبْوَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الرِّبَا. (رواه البخاری، ٥٥٨٨)

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے منبر نبوی پر فرمایا: امابعد: اے لوگو! شراب کی حرمت نازل ہوئی تو وہ پانچ چیزوں کی بنتی تھی۔ انگور، کھجور، شہد، گندم اور جو سے۔ اور شراب وہ چیز ہے جو نشہ دے اور عقل کو بگاڑ دے۔ تین اشیاء کے بارے مجھے پسند ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے سامنے واضح بیان کر رکھا ہوتا تو ہم اس پر ٹھہر جاتے: میراث میں دادے کا حصہ، کلالہ کی بحث، اور سود کے ابواب کی تفصیل۔'' (بخاری)

شرح: ......اس میں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے شراب کا معنی اور عموماً جن چیزوں سے شراب تیار کی جاتی ہے اسے بیان کیا ہے۔

یہ مطلب نہیں کہ دوسری چیزوں سے شراب بنائیں تو جائز ہوگی یہ بات درست نہیں۔ خمر کا لغوی معنی ڈھانپنا ہے اور شرعی معنی بھی یہی ہے۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے منبر پر یہ معنی بیان کر رہے ہیں کسی نے اس میں اختلاف نہیں کیا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا شرعی اور لغوی معنی ایک ہی ہے کہ عقل کو ڈھانپ لینے والی چیز شراب ہے اور جو چیز عقل کو ڈھانپ لے اس کا تھوڑا یا زیادہ حصہ پینا حرام ہے۔ اور جو حضرت نے یہ فرمایا تھا کہ میری تمنا تھی

(٥٦١٨) رزین.

(٥٦١٩) بخاری: ٥٥٨٨۔ مسلم: ٣٠٣٢۔ ترمذی: ١٨٧٢۔ نسائی: ٥٥٨٠۔ ابوداؤد: ٣٦٧٠.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ دادا کی وراثت، کلالہ اور سود کے دروازوں کے بارے نبی اکرم ﷺ کا واضح فرمان ہوتا۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس بارے رسول اکرم ﷺ نے واضح رہنمائی نہیں کی، دادا کی وراثت بارے اصول بتائے ہیں، کلالہ جس کی اولاد نہ ہو، نہ ماں باپ ہوں، قرآن وسنت نے اس بارے بھی بتایا ہے اور سود بارے بھی بعض احکام بالکل واضح کیے ہیں مگر بعض میں اشارات دیئے ہیں، جن کا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو بھی علم تھا۔

اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی مزید خواہش تھی کہ ان تینوں احکام میں اور زیادہ وضاحت ہوتی تا کہ ہر کوئی اسے سمجھ لیتا، نہ دادا کی وراثت میں اختلاف ہوتا، نہ ہی کلالہ کی وراثت میں گنجلک ہوتی، اور نہ ہی سود کے بارے میں اشارات ہوتے بلکہ ایک ایک کھول کر بیان کیا جاتا اور ان میں سے ہر ایک پر نص موجود ہوتی۔

یہ سب کچھ موجود ہے شریعت نے ان کی باقاعدہ مناسب وضاحت کی ہے مگر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی اپنی تمنا تھی مجھے ان بقیہ باتوں میں مزید معرفت ہوتی۔ یہ نہیں کہ ان تینوں مسائل میں کوئی تشنگی ہے اس حدیث سے مزید مسائل بھی اخذ ہوتے ہیں: (۱) یہ ہے کہ ایک علت ہونے کی وجہ سے قیاس جائز ہے جیسا کہ خمر میں ڈھانپ لینا علت ہے، اب یہ جس چیز میں پائی جائے گی خواہ وہ کوئی بھی ہو وہ بھی حرام ہو جائے گی کہ جس کے کھانے یا پینے سے عقل زائل ہو جائے، حرام ہے۔

(۲) یہ بات واضح ہوئی کہ شرعی مسائل منبر پر بیان کیے جائیں تا کہ سامعین کے درمیان ان کی شہرت ہو اور ان کے علم میں اضافہ ہو۔

(۳) یہ ثابت ہوا خطبہ میں ''امابعد'' کہا جائے۔

(۴) آگاہ کیا گیا ہے کہ عقل اور فکر صواب بڑی فضل والی چیز ہے۔

(۹۵ اور چیز کی آرزو کی جائے اور اسے بیان کرنے کی تمنا کی جائے۔ (فتح الباری: ۱۰/۵۰)

٥٦٢٠ـ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ وَكَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيخَ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُنَادِيًا يُنَادِي أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ قَالَ فَقَالَ لِي أَبُوْطَلْحَةَ أُخْرُجْ فَأَهْرِقْهَا فَخَرَجْتُ فَأَهْرَقْتُهَا فَجَرَتْ فِي سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ قَدْ قُتِلَ قَوْمٌ وَهِيَ فِي بُطُوْنِهِمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ابوطلحہ کے مکان پر لوگوں کو شراب پلاتا تھا۔ اور ان کے پاس اس دن کچی کھجور کی شراب تھی۔ پس نبی ﷺ نے منادی کرنے والے کو حکم دیا کہ وہ اعلان کر دے خبردار! شراب حرام کر دی گئی ہے۔ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: اٹھ اور باہر جا کر بہا دے۔ پس مدینہ کی گلیوں میں شراب بہنے لگی۔ بعض لوگوں نے کہا: کچھ لوگ قتل کیے گئے جبکہ ان کے پیٹ میں شراب تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کر دی: ﴿نہیں ہے ایمان والوں پر اور نیک اعمال کرنے والوں

(٥٦٢٠) بخاري: ٢٤٦٤ـ مسلم: ١٩٨٠ـ نسائي: ٥٥٤٣ـ ابوداؤد: ٣٦٧٣ـ احمد: ١٢٩٦٣ـ موطا: ١٥٩٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فیما طعموا﴾ الآیة . (رواہ البخاری ٤٦٦٤)

پر کوئی گناہ اس چیز میں جو وہ کھا پی چکے ہیں۔﴾'' (بخاری)

٥٦٢١۔ وفي رواية: قال كنت أسقي أبا عبيدة وأبا طلحة وأبي ابن كعب من فضيخ زهو وتمر . (رواہ البخاری ٥٥٨٢)

ایک روایت میں ہے: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''میں ابوعبیدہ، ابوطلحہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم اجمعین کو کچی اور خشک کھجور کی شراب پلاتا تھا۔'' (بخاری)

٥٦٢٢۔ وفي رواية: قال قلت لأنس ما هو قال بسر ورطب . (رواہ لمسلم ١٩٨٠)

''دوسری روایت میں ہے: میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کو کہا: وہ شراب کس چیز کی تھی؟ انھوں نے کہا: خشک اور تازہ کھجور کی تھی۔'' (مسلم)

٥٦٢٣۔ وفي رواية: قال البسر والتمر . رواہ البخاری، ٥٥٨٤)

''ایک روایت میں ہے: ''اس نے کہا: گدر کھجور سے تھی۔'' (بخاری)

٥٦٢٤۔ عن أبي سعيد الخدري قال سمعت رسول الله ﷺ يخطب بالمدينة قال يا أيها الناس إن الله تعالى يعرض بالخمر ولعل الله سينزل فيها أمرا فمن كان عنده منها شيء فليبع به قال فما لبثنا إلا يسيرا حتى قال النبي ﷺ إن الله تعالى حرم الخمر فمن أدركته هذه الآية وعنده منها شيء فلا يشرب ولا يبع قال فاستقبل الناس بما كان عنده منها في طريق المدينة فسفكوها . (رواہ مسلم، ١٥٧٨)

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے شراب سے تعرض کیا ہے۔ وہ اپنے پاس سے کوئی حکم نازل کر دے گا۔ لہٰذا جس کے پاس شراب موجود ہو وہ اسے فروخت کر دے۔ راوی کا بیان ہے: اس سے تھوڑے عرصہ بعد ہی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تحقیق اللہ تعالیٰ نے شراب حرام کر دی ہے پس جس کو یہ آیت پہنچے اور اس کے پاس شراب ہو تو وہ نہ پیئے، اور نہ فروخت کرے لوگوں کے پاس جو بھی تھا سب ہی مدینہ کے راستوں پر بہا دیا۔'' (مسلم)

٥٦٢٥۔ ولرزين: لما نزلت ﴿يسألونك عن الخمر والميسر﴾ الآية، قال رسول الله ﷺ يا أيها الناس إن الله يعرض

''رزین رحمہ اللہ کی روایت ہے: جب یہ آیت نازل ہوئی: ''تجھ سے شراب اور جوئے کے بارے میں سوال کرتے ہیں تا آخر آیت تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگو! اللہ تعالیٰ نے شراب پر

(٥٦٢١) بخاری: ٥٥٨٢۔ مسلم: ١٩٨٠۔ نسائی: ٥٥٤٣۔ ابوداؤد: ٣٦٧٣۔ احمد: ١٢٩٦٣۔ موطا: ١٥٩٩۔ دارمی: ٢٠٨٩۔
(٥٦٢٢) مسلم: ١٩٨٠۔ نسائی: ٥٥٤٣۔ ابوداؤد: ٣٦٧٣۔ احمد: ١٢٩٦٣۔ موطا: ١٥٩٩۔ دارمی: ٢٠٨٩۔
(٥٦٢٣) بخاری: ٥٥٨٤۔ مسلم: ١٩٨٠۔ نسائی: ٥٥٤٣۔ ابوداؤد: ٣٦٧٣۔ احمد: ١٢٩٦٣۔ موطا: ١٥٩٩۔ دارمی: ٢٠٨٩۔
(٥٦٢٤) ١٥٧٨۔ احمد: ١٠٨٢١۔
(٥٦٢٥) رزین۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بِالْخَمْرِ ، وَلَعَلَّ اللّٰهَ سَيُنْزِلُ فِيهَا أَمْرًا ، فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهَا شَيْءٌ فَلْيَبِعْهُ وَلْيَنْتَفِعْ بِهِ .

اشارہ کر دیا ہے۔ شاید اللہ تعالیٰ اس کے متعلق کوئی حکم نازل فرما دے پس جس کے پاس اس میں سے کچھ ہو تو وہ اس کو فروخت کر دے اور فائدہ اٹھالے۔“

٥٦٢٦ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ وَيَأْكُلُونَ الْمَيْسِرَ فَسَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْهُمَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى نَبِيِّهِ ﷺ ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا .﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَ النَّاسُ مَا حَرَّمَ عَلَيْنَا إِنَّمَا قَالَ ﴿فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ﴾ وَكَانُوا يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمٌ مِنَ الْأَيَّامِ صَلَّى رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ أَمَّ أَصْحَابَهُ فِي الْمَغْرِبِ خَلَطَ فِي قِرَاءَتِهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهَا آيَةً أَغْلَظَ مِنْهَا ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ﴾ وَكَانَ النَّاسُ يَشْرَبُونَ حَتَّى يَأْتِيَ أَحَدُهُمُ الصَّلَاةَ وَهُوَ مُفِيقٌ ثُمَّ أُنْزِلَتْ آيَةٌ أَغْلَظُ مِنْ ذٰلِكَ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ فَقَالُوا انْتَهَيْنَا رَبَّنَا فَقَالَ النَّاسُ يَا رَسُولَ

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: شراب تین بار حرام قرار دی گئی۔ جب آپ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو لوگ پیتے اور جوئے کا مال کھاتے تھے۔ ان دونوں کے بارے میں انہوں سوال کیا تو یہ آیت نازل ہوئی تجھ سے شراب اور جوئے کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ فرما دیں: ان دونوں میں بڑا گناہ ہے، اور لوگوں کے لیے نفع بھی ہے، لیکن ان کا گناہ نفع سے زیادہ سنگین ہے تا آخر)۔ لوگوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے ابھی حرام نہیں کیا۔ محض یہ بتایا ہے کہ ان کا گناہ بڑا ہے۔ لوگوں نے شراب نوشی جاری رکھی۔ یہاں تک کہ ایک دن ایک مہاجر نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی۔ اس کو قرات میں خلل پڑا تو یہ آیت نازل ہوئی جو پہلے سے زیادہ سخت تھی (اے ایمان والو! نماز کے قریب نہ جاؤ جب تم نشہ میں ہو: تا آخر) اور لوگ اس کے بعد بھی پیتے رہے صرف نماز کے وقت باز رہتے۔ یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی جو اس پہلی سے زیادہ سخت تھی (اے ایمان والو! تحقیق شراب اور جوا) تا آخر تو لوگوں نے کہا: اے ہمارے رب! ہم باز آ گئے۔ اور کہا: یارسول اللہ ﷺ! کچھ لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوئے جو شراب پیتے تھے، یا کہا کچھ لوگ بستر مرگ پر شراب پیتے، اور جوئے کا مال کھاتے فوت ہوئے ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے اس کو ناپاک اور شیطان کے اعمال میں سے قرار دیا ہے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی:

(٥٦٢٦) احمد: ٨٤٠٦۔ وابو وهب مولى ابى هريرة، لم يجرحه احد ولم يوثقه، وابو نجيح ضعيف لسوء حفظه وقد وثقه غير واحد وسريج ثقة، هيثمى: ٨٠٧٥.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ نَاسٌ قُتِلُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ مَاتُوْا عَلَى فُرُشِهِمْ كَانُوْا يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَيَأْكُلُوْنَ الْمَيْسِرَ وَقَدْ جَعَلَهُ اللّٰهُ رِجْساً وَمِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا إِذَامَا اتَّقَوْا وَآمَنُوْا﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ. (لأحمد، ٨٤٠٦ بلين)

جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیے گذشتہ (ناجائز) کھانے، پینے میں ان پر کوئی گناہ نہیں۔ بشرطیکہ (آئندہ) بھی تقویٰ اختیار کریں اور ایمان والے رہیں۔'' (الایہ احمد، بسند کمزور)

شرح: ......شراب حرام ہوئی تو مصلحت کے تحت اسے گلیوں میں بہایا گیا تا کہ شہرت ہو جائے کہ اسے اب چھوڑنا ہے۔(فتح الباری:۱۱۲/۵)

جو افراد شراب حرام نہ ہونے کی وجہ سے، شراب پی رہے تھے، وہ گیارہ تھے۔

بعض نے ان میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بھی شمار کیا ہے تاہم یہ نہایت ہی منکر اور غلط بات ہے، یہ دونوں بزرگ وہاں نہ تھے۔ ان میں ایک آدمی ابوبکر بن شغوب تھے تو لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق سمجھ لیا ہے، یہ بالکل غلط ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہونا خود ہی تصور کر لیا ہے۔

بہرصورت یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ شراب حلال تھی پھر حرام کی گئی ہے یہ بات ہے کہ لوگ کثرت سے پیتے تھے، ابھی اس پر پابندی نہ تھی اس میں مصلحت تھی ایک دم ہی حرام قرار نہ دی گئی اس لیے پہلے اس کے نقصان سے آگاہ کیا گیا پھر نماز کے وقت پینے پر پابندی لگائی گئی۔ کچھ لوگ ان دو مرحلوں میں ہی اسے چھوڑ چکے تھے۔

مگر ابھی یہ سلسلہ رکا نہ تھا، اس لیے پھر دوٹوک اس کی حرمت کا اعلان قرآن پاک نے کیا تو لوگوں نے کہا:

اے رب! ہم اس سے باز آ گئے، پھر معاملہ تھا ان فوت شدگان کا کہ جو شراب کی حرمت سے پہلے فوت ہوئے تو قرآن پاک نے ان کا معاملہ بھی صاف کر دیا کہ انہیں معاف کر دیا گیا ہے۔(فتح الباری:۱۰/ ۳۷، ۳۹)

٥٦٢٧ـــ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ أَصَبْتُ شَارِفاً مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي مَغْنَمٍ يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ وَأَعْطَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَارِفاً أُخْرَى فَأَنَخْتُهُمَا يَوْماً عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ وَأَنَا أُرِيْدُ أَنْ أَحْمِلَ

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: مجھے بدر کے مال غنیمت میں سے ایک اونٹنی ملی اور ایک اونٹنی مجھے رسول اللہ ﷺ نے خمس میں سے دی۔ میں نے جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو گھر لانے کا ارادہ کیا تو ایک دن ان دونوں کو ایک انصاری کے دروازے کے پاس بٹھا دیا۔ میں چاہتا تھا کہ ان پر اذخر گھاس

(٥٦٢٧) بخاری: ۲۳۷۵۔ مسلم: ۱۹۷۹۔ ابوداؤد: ۲۹۸۶۔ احمد: ۱۲۰۴۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِمَا إِذْخِراً لِأَبِيْعَهُ وَمَعِي صَائِغٌ مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَأَسْتَعِيْنُ بِهِ عَلَى وَلِيْمَةِ فَاطِمَةَ وَحَمْزَةُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ يَشْرَبُ فِي ذٰلِكَ الْبَيْتِ مَعَهُ قَيْنَةٌ فَقَالَتْ أَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ فَثَارَ إِلَيْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا ثُمَّ أَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ وَمِنَ السَّنَامِ قَالَ قَدْ جَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا فَذَهَبَ بِهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَنَظَرْتُ إِلَى مَنْظَرٍ أَفْظَعَنِي فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ زَيْدُبْنُ حَارِثَةَ فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ فَخَرَجَ وَمَعَهُ زَيْدٌ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَى حَمْزَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصَرَهُ وَقَالَ هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيْدٌ لِآبَائِي فَرَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقَهْقِرُ حَتّٰى خَرَجَ عَنْهُمْ وَذٰلِكَ قَبْلَ تَحْرِيْمِ الْخَمْرِ. (رواه البخاري، ٢٣٧٥)

لادکر لاؤں گا اور فروخت کر دوں گا۔ میرے ساتھ بنو قینقاع کا ایک سنار بھی تھا۔ میں اس سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ولیمہ کے سلسلے میں مدد لینا چاہتا تھا۔ حمزہ بن عبدالمطلب اس گھر میں شراب پی رہے تھے۔ ان کے ساتھ ایک گانے والی بھی تھی۔ اس نے کہا: اے حمزہ! ان موٹی تازی اونٹنیوں کی طرف اٹھو۔ حمزہ ان کی طرف گئے، کوہان کاٹ لائے اور ان کے پہلو چیر کر ان کا جگر نکال لائے۔ میں نے ابن شہاب سے پوچھا: کوہان بھی؟ انہوں نے کہا: ان کوہان کاٹ کر لے گئے۔ ابن شہاب کا بیان ہے: سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے ایسا منظر دیکھا جس نے مجھے گرا دیا۔ میں نبی ﷺ کے پاس آیا۔ آپ کے پاس زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو ساری بات بتائی تو وہ نکلے۔ آپ کے ساتھ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور میں تھا۔ تو آپ ان پر ناراض ہوئے۔ حمزہ نے نظر اٹھائی اور کہا: تم تو میرے آباء کے غلام ہو تو آپ پیچھے ہٹے یہاں تک کہ واپس آ گئے۔ یہ واقعہ شراب کی حرمت سے پہلے کا ہے۔

شرح: ......اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ایندھن کا سامان اور گھاس وغیرہ کا کاروبار کرنا جائز ہے۔ (فتح الباری: ۵/ ۴۷)

مال غنیمت کی اجازت پہلے سے تھی مگر اس کی تقسیم جنگ بدر میں ہوئی۔ اس حدیث سے چند اہم مسائل کا پتہ چلتا ہے۔ ان اونٹنیوں کی قیمت بعد میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے لی گئی تھی۔ یہ بھی ثابت ہوا غم سے رونا جائز ہے، صبر کے خلاف نہیں۔ اور یہ بھی ثابت ہوا مظلوم، ظالم کے خلاف شکایت لے کر عدالت میں یا جو بھی ذمہ دار ہو، اس کے پاس جا سکتا ہے یہ غیبت نہیں۔ یہ بھی ثابت ہوا کسی کے گھر جائیں تو پہلے اجازت لیں پھر اندر داخل ہوں اور شرابی جب ہوش میں آئے تو اسے ملامت کرنا جائز ہے۔ (فتح الباری: ۶/ ۲۰۱)

٥٦٢٨ـ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ

”سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بیٹے مصعب رحمہ اللہ نے کہا:

(٥٦٢٨) نسائی: ٥٧١٣ـ صحيح الاسناد، موقوف: ٥٢٧١.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

لِسَعْدٍ كُرُوْمٌ وَأَعْنَابٌ كَثِيْرَةٌ وَكَانَ لَهُ فِيهَا أَمِيْنٌ فَحَمَلَتْ عِنباً كَثِيْراً فَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنِّي أَخَافُ عَلَى الأَعْنَابِ الضَّيْعَةَ فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ أَعْصِرَهُ عَصَرْتُهُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ سَعْدٌ إِذَا جَاءَكَ كِتَابِي هٰذَا فَاعْتَزِلْ ضَيْعَتِي فَوَاللّٰهِ لاَ أَئْتَمِنُكَ عَلَى شَيْءٍ بَعْدَهُ أَبَداً فَعَزَلَهُ عَنْ ضَيْعَتِهِ. (رواه النسائي: ٥٧١٣)

سعد رضی اللہ عنہ کے بہت سے انگور اور باغات تھے۔ باغ میں ایک امین (نگران) تھا۔ انگوروں نے بہت پھل دیئے تو امین نے دیکھا کہ انگوروں کے پھل ضائع ہو جانے کا خطرہ ہے۔ اس نے سعد کو خط لکھا۔ اگر تمہارا نچوڑنے کا ارادہ ہو تو میں نچوڑ دوں۔ (یعنی انگوروں کا سیرہ نکال دوں) کیونکہ مجھے ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔ پس سعد رضی اللہ عنہ نے اس کو جواب لکھا۔ جب تیرے پاس میرا یہ مراسلہ پہنچ جائے تو میری زمین سے علیحدہ ہو جا مجھے اللہ کی قسم! میں تجھے کسی چیز پر امین نہیں بناؤں گا۔ پس سعد رضی اللہ عنہ نے اپنی زمین سے اس کو جدا کر دیا۔'' (النسائی)

شرح: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے شبہ سے پرہیز کرتے ہوئے سختی کی تھی کہ اس کے انگور بازار میں دینے سے کوئی شراب نہ نکالے اس لیے روکا تھا۔ یہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا تقویٰ ہے۔ ورنہ انگور کی خرید وفروخت جائز ہے۔ اگر واضح علم ہو کہ اس سے شراب نکالی جاتی ہے تو پھر ایسا کاروبار کرنے والوں کو یہ انگور دینا حرام ہے۔ (تعلیقات السلفیہ: ۲/ ۳۳۵)

٥٦٢٩۔ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الأَرَتِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِيَّاكَ وَالْخَمْرَ فَإِنَّ خَطِيئَتَهَا تَفْرَعُ الْخَطَايَا كَمَا أَنَّ شَجَرَتَهَا تَفْرَعُ الشَّجَرَ. (رواه إبن ماجة، ٣٣٧٢ بلين)

''سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شراب سے اپنے نفس کو بچاؤ۔ شراب کی ایک خطا بہت سی خطاؤں کو دعوت دیتی ہے، جیسے ایک درخت کئی شاخیں نکالتا ہے۔'' (ابن ماجہ)

شرح: ...... یہ حدیث سند کے لحاظ سے اگرچہ ضعیف ہے، مگر صحیح احادیث اس مفہوم کی تائید کرتی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو عقل ہی شر سے روکتی ہے، جب عقل نہ رہے تو ہر قبیح حرکت کرتا ہے۔ بالکل اسی کی مثال یہ ہے کہ درخت کی دیکھ بھال نہ کریں تو بے تکی سی ٹہنیاں پھیل جاتی ہیں۔ (انجاز الحاجہ: ۹/ ٦٣١)

٥٦٣٠۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُحَرِّمَ إِنْ كَانَ مُحَرِّماً مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ فَلْيُحَرِّمِ النَّبِيْذَ. (رواه النسائي، ٥٦٨٨)

''سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے: جو یہ پسند کرتا ہو کہ وہ حرام قرار دے اس چیز کو جو اللہ تعالیٰ نے حرام کی ہے تو وہ نشہ آور نبیذ کو حرام قرار دیدے۔'' (نسائی)

(٥٦٢٩) ابن ماجه: ٣٣٧٢۔ ضعيف، الباني: ٧٣٩.

(٥٦٣٠) نسائي: ٥٦٨٨۔ صحيح الاسناد موقوف: ٥٢٥٣۔ احمد: ٣١٤٧.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

٥٦٣١ـ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ أُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ تَسْأَلُهُ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَنَهٰى عَنْهُ قُلْتُ يَا أَبَا عَبَّاسٍ إِنِّي أَنْتَبِذُ فِي جَرَّةٍ خَضْرَاءَ نَبِيْذًا حُلْوًا فَأَشْرَبُ مِنْهُ فَيُقَرْقِرُ بَطْنِي قَالَ لَا تَشْرَبْ مِنْهُ وَإِنْ كَانَ أَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ . (رواه النسائی، ٥٦٩١)

''ابو جمرہ نے کہا: میں سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اور لوگوں کے درمیان ترجمان تھا۔ ایک عورت آئی اور اس نے مٹکے کی نبیذ کے متعلق سوال کیا: سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کو منع کر دیا۔ میں نے کہا: میں سبز مٹکے میں میٹھا نبیذ تیار کر کے اس میں سے پیتا ہوں تو میرے پیٹ میں گڑبڑ پیدا ہوتی ہے۔ سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے مت پیو خواہ وہ شہد سے زیادہ میٹھا ہو۔'' (نسائی)

٥٦٣٢ـ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ قَالَ طَلْحَةُ لِأَهْلِ الْكُوفَةِ فِي النَّبِيْذِ فِتْنَةٌ يَرْبُوْ فِيْهَا الصَّغِيْرُ وَيَهْرَمُ فِيْهَا الْكَبِيْرُ قَالَ وَكَانَ إِذَا كَانَ فِيْهِمْ عُرْسٌ كَانَ طَلْحَةُ وَزُبَيْدٌ يَسْقِيَانِ اللَّبَنَ وَالْعَسَلَ فَقِيْلَ لِطَلْحَةَ أَلَا تَسْقِيْهِمُ النَّبِيْذَ قَالَ إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسْكَرَ مُسْلِمٌ فِي ﴿سَبَبِي﴾ (رواه النسائی، ٥٧٥٧)

''ابن شبرمہ کا بیان ہے کہ طلحہ نے اہل کوفہ سے کہا: نبیذ میں ایسا فتنہ ہے جس میں چھوٹا پل کر جوان ہو جاتا ہے، اور بڑا بوڑھا ہو جاتا ہے۔ جب کوئی شادی ہوتی تو طلحہ اور زبیر رحمہما اللہ لوگوں کو دودھ اور شہد پلاتے۔ طلحہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: تم لوگوں کو نبیذ کیوں نہیں پلاتے؟ انھوں نے کہا: میں ناپسند کرتا ہوں کہ میرے سبب کوئی مسلمان نشہ میں مبتلا ہو۔'' (نسائی)

٥٦٣٣ـ عَنْ سَعِيْدِبْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيْذِ فَقَالَ اشْرَبِ الْمَاءَ وَاشْرَبِ الْعَسَلَ وَاشْرَبِ السَّوِيْقَ وَاشْرَبِ اللَّبَنَ الَّذِي نُجِعْتَ بِهِ فَعَاوَدْتُهُ فَقَالَ الْخَمْرَ تُرِيْدُ الْخَمْرَ تُرِيْدُ . (رواه النسائی، ٥٧٥٤)

''سعید بن عبدالرحمٰن اپنے والد عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: میں نے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نبیذ کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے کہا پانی، شہد، ستو اور دودھ پی جسے پی کر تو جوان ہوا ہے میں نے پھر پوچھا تو انھوں نے کہا: تو شراب پینا چاہتا ہے، تو شراب چاہتا ہے۔''

٥٦٣٤ـ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَأَيْتُ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِقَدَحٍ فِيْهِ نَبِيْذٌ وَهُوَ عِنْدَ

''سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ نبی ﷺ کے پاس پیالے میں نبیذ لایا جب آپ ﷺ

(٥٦٣١) نسائی: ٥٦٩١ـ صحیح لاسناد موقوف: ٥٢٥٦ـ احمد: ٣١٤٧.

(٥٦٣٢) نسائی: ٥٧٥٧ـ صحیح الاسناد مقطوع: ٥٣١٣

(٥٦٣٣) نسائی: ٥٧٥٤ـ صحیح الاسناد موقوف: ٥٣١٠.

(٥٦٣٤) نسائی. ٥٦٩٤ـ ضعیف الاسناد: ٤٤١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الرُّكْنِ وَدَفَعَ إِلَيْهِ الْقَدَحَ فَرَفَعَهُ فَوَجَدَهُ شَدِيْداً فَرَدَّهُ عَلَى صَاحِبِهِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَارَسُوْلَ اللهِ أَحَرَامٌ هُوَ فَقَالَ عَلَيَّ بِالرَّجُلِ فَأُتِيَ بِهِ فَأَخَذَ مِنْهُ الْقَدَحَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ فِيْهِ فَرَفَعَهُ إِلَى فِيْهِ فَقَطَّبَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ أَيْضاً فَصَبَّهُ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ إِذَا اغْتَلَمَتْ عَلَيْكُمْ هٰذِهِ الْأَوْعِيَةُ فَاكْسِرُوْا ﴿مُتُوْنَهَا﴾ بِالْمَاءِ. (رواه النسائي، ٥٦٩٤، وَقَالَ: هٰذَا الْحَدِيْثُ لَيْسَ بِالْمَشْهُوْرِ وَلَا يُحْتَجُّ بِهِ)

حجر اسود کے پاس تھے۔ اس نے پیالہ آپ کو دیا۔ آپ ﷺ نے منہ مبارک کی طرف بلند کیا تو اس کو سخت اور شدید پایا۔ پس اس آدمی کو واپس کر دیا۔ لوگوں میں سے ایک آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ حرام ہے؟ آپ ﷺ فرمایا: اس آدمی کو میرے پاس لاؤ۔ وہ واپس لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اس سے پیالہ لیا۔ اس میں تھوڑا سا پانی ملایا۔ پھر اپنے منہ کی طرف اٹھا تو آپ ﷺ کو عجیب لگا، پھر پانی طلب کر کے اس میں ڈال دیا اور اپنے منہ کی طرف بلند کیا۔ پھر فرمایا: جب تم اپنے برتنوں کو سخت پاؤ تو ان کی شدت کو پانی کے ساتھ توڑ دیا کرو۔ نسائی نے فرمایا: یہ حدیث مشہور نہیں اس لیے قابل محبت بھی نہیں۔"

٥٦٣٥۔ عَنْ بَكْرِبْنِ عَبْدِاللهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِساً مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَأَتَاهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَالِي أَرَى بَنِي عَمِّكُمْ يَسْقُوْنَ الْعَسَلَ وَاللَّبَنَ وَأَنْتُمْ تَسْقُوْنَ النَّبِيْذَ أَمِنْ حَاجَةٍ بِكُمْ أَمْ مِنْ بُخْلٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ مَا بِنَا مِنْ حَاجَةٍ وَلَا بُخْلٍ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَخَلْفَهُ أُسَامَةُ فَاسْتَسْقَى فَأَتَيْنَاهُ بِإِنَاءٍ مِنْ نَبِيْذٍ فَشَرِبَ وَسَقَى فَضْلَهُ أُسَامَةَ وَقَالَ أَحْسَنْتُمْ وَأَجْمَلْتُمْ كَذَا فَاصْنَعُوْا فَلَا نُرِيْدُ تَغْيِيْرَ مَا أَمَرَبِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. (رواه مسلم، ١٣١٦)

"بکر بن عبداللہ المزنی نے بیان کیا کہ میں سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس کعبہ میں بیٹھا تھا۔ ان کے پاس ایک اعرابی آیا۔ اس نے کہا: میرے لیے باعث تعجب ہے کہ تیرے چچازاد شہد اور دودھ پلاتے ہیں اور تم نبیذ پلاتے ہو، کیا، یہ تمہاری مالی مجبوری ہے یا کنجوسی کی وجہ سے ایسا کرتے ہو؟ سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ الحمدللہ نہ ہماری مجبوری ہے اور نہ ہم بخیل و کنجوس ہیں۔ (بات دراصل یہ ہے کہ) آنحضرت ﷺ سوار ہو کر تشریف لائے۔ آپ کے پیچھے اسامہ بیٹھا ہوا تھا۔ پس آپ ﷺ نے پانی طلب کیا تو ہم نے نبیذ کا برتن پیش کیا۔ آپ ﷺ نے خود پیا اور باقی ماندہ اسامہ کو پلایا۔ پھر فرمایا: تم نے اچھا اور عمدہ کیا، اسی طرح نبیذ بنایا کرو۔ پس ہم اس چیز کو تبدیل کرنا پسند نہیں کرتے جس کا آنحضرت ﷺ نے حکم دیا ہے۔" (مسلم)

٥٦٣٦۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ

"سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی کریم ﷺ پانی

(٥٦٣٥) مسلم: ١٣١٦۔ ابوداؤد: ٢٠٢١۔ احمد: ٣٥١٨.

(٥٦٣٦) بخاری: ١٦٣٦۔ احمد: ١٨٤١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ ﷺ جَاءَ إِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقَى فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا فَضْلُ اذْهَبْ إِلَى أُمِّكَ فَأْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِشَرَابٍ مِنْ عِنْدِهَا فَقَالَ اسْقِنِي قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ أَيْدِيَهُمْ فِيْهِ قَالَ اسْقِنِي فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ أَتَى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُوْنَ وَيَعْمَلُوْنَ فِيْهَا فَقَالَ اعْمَلُوْا فَإِنَّكُمْ عَلَى عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتَّى أَضَعَ الْحَبْلَ عَلَى هٰذِهِ يَعْنِي عَاتِقَهُ وَأَشَارَ إِلَى عَاتِقِهِ. (رواه البخاری، ١٦٣٦)

پلانے والوں طرف آئے، اور پانی طلب کیا۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے فضل! اپنی ماں کے پاس جا اور رسول اللہ ﷺ کے لیے پانی لا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو مجھے پلا دے۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ۔لوگ ہاتھ ڈالتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو مجھے پلا دے۔ پس آپ ﷺ نے پیا۔ پھر آپ ﷺ زمزم پر آئے تو وہاں لوگ پلاتے اور کام کرتے تھے۔ فرمایا: تم یہ کام کرتے رہو یہ نیک کام ہے۔ پھر فرمایا: اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگ تم پر ہجوم کر دیں گے تو میں بھی تمہارے ساتھ اتر کر رسی یہاں اس جگہ رکھتا یعنی اپنی گردن پر۔'' (البخاری)

٥٦٣٧۔ عَنْ سَعِيْدِبْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ تَلَقَّتْ ثَقِيْفُ عُمَرَ بِشَرَابٍ فَدَعَا بِهِ فَلَمَّا قَرَّبَهُ إِلَى فِيْهِ كَرِهَهُ فَدَعَا بِهِ فَكَسَرَهُ بِالْمَاءِ فَقَالَ هٰكَذَا فَافْعَلُوْا. (رواه النسائی، ٥٧٠٦)

''سعید ابن میسب نے کہا: بنو ثقیف عمر رضی اللہ عنہ کو ملے اور مشروب پیش کیا جب انھوں نے منہ کی طرف قریب کیا تو اس کو ناپسند کیا۔ چنانچہ پانی طلب کر کے اس کی شدت توڑ دی۔ اور کہا: اس طرح کیا کرو۔'' (النسائی)

٥٦٣٨۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا كَانَتْ تَنْبِذُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غُدْوَةً فَإِذَا كَانَ مِنَ الْعَشِيِّ فَتَعَشَّى شَرِبَ عَلَى عَشَائِهِ وَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ صَبَبْتُهُ أَوْ فَرَغْتُهُ ثُمَّ تَنْبِذُ لَهُ بِاللَّيْلِ فَإِذَا أَصْبَحَ تَغَدَّى فَشَرِبَ عَلَى غَدَائِهِ قَالَتْ يُغْسَلُ السِّقَاءُ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً فَقَالَ لَهَا أَبِي مَرَّتَيْنِ فِي يَوْمٍ قَالَتْ نَعَمْ. (رواه أبوداود ٣٧١٢)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہم ایک مشکیزے میں آپ ﷺ کے لیے نبیذ تیار کرتے۔ صبح کو بناتے تو شام کے کھانے کے ساتھ وہ پیتے۔ اور اگر بچ جاتی تو میں اسے بہا دیتی پھر رات کو آپ ﷺ کے لیے نبیذ بناتی اور دن کے کھانے کے بعد پیتے تھے۔ ہم مشکیزے کو ہر صبح و شام دن میں دو بار دھوتے تھے۔'' (ابوداؤد)

٥٦٣٩۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ كَانَ يُنْبَذُ

''ایک روایت میں ہے: آپ ﷺ کے لیے جس مشکیزے میں

(٥٦٣٧) نسائی: ٥٧٠٦۔ ضعیف الاسناد: ٤٤٥۔
(٥٦٣٨) ابوداؤد: ٣٧١٢۔ حسن الاسناد: ٣١٥٦۔ مسلم: ٢٠٠٥۔ ترمذی: ١٨٧١۔
(٥٦٣٩) ابوداؤد: ٣٧١١۔ صحیح۔البانی: ٣١٥٥۔ مسلم: ٢٠٠٥۔ ترمذی: ١٨٧١۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي سِقَاءٍ يُوكَأُ أَعْلَاهُ وَلَهُ عَزْلَاءُ. (رواه أبوداود، ٣٧١١)

نبیذ تیار کیا جاتا اس کا اوپر والا حصہ باندھ دیا جاتا تھا۔ اور اس کے نیچے ایک سوراخ تھا۔'' (ابوداؤد)

٥٦٤٠۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُنْتَبَذُ لَهُ أَوَّلَ اللَّيْلِ فَيَشْرَبُهُ إِذَا أَصْبَحَ يَوْمَهُ ذٰلِكَ وَاللَّيْلَةَ الَّتِي تَجِيْءُ وَالْغَدَ وَاللَّيْلَةَ الْأُخْرٰى وَالْغَدَإِلَى الْعَصْرِفَإِنْ بَقِيَ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ أَوأَمَرَبِهِ فَصُبَّ. (رواه مسلم، ٢٠٠٤)

''سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں: نبی کریم ﷺ کے لیے رات کے شروع وقت میں نبیذ تیار کیا جاتا تو اسے اس دن صبح، آنے والی رات، دوسرے دن اور رات پیتے اور اس کے بعد اگلے دن عصر تک پیتے۔ اگر اس سے کچھ بچ رہتا تو خدمتگار کو پلا دیتے یا بہا دینے کا حکم دیتے۔'' (مسلم)

٥٦٤١۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ نَهٰى عَنْ خَلِيْطِ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِوَعَنْ خَلِيْطِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيْطِ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ. (رواه أبوداود، ٣٧٠٤)

''سیدنا ابوقتادہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے منقی اور کھجور ملا کر نبیذ تیار کرنے سے منع کر دیا۔ اسی طرح تازہ اور خشک کھجور ملا کر نبیذ بنانے اور گدر کھجور اور تازہ کھجور ملانے سے منع کر دیا۔'' (ابوداؤد)

٥٦٤٢۔ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ خَلِيْطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَعَنْ خَلِيْطِ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيْطِ الزَّهْوِوَالرُّطَبِ وَقَالَ انْتَبِذُوْا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حِدَتِهِ. (رواه مسلم، ١٩٨٨)

''سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: منقی اور خشک کھجور، نیم پختہ اور خشک کھجور، کچی اور تازہ کھجور ملانے سے آپ ﷺ منع کیا۔ اور فرمایا: علیحدہ علیحدہ نبیذ بنایا کرو۔'' (مسلم)

٥٦٤٣۔ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَتْ سَأَلْتُ أُمَّ سَلَمَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَنْهَى عَنْهُ قَالَتْ كَانَ يَنْهَانَا أَنْ نَعْجُمَ النَّوَى طَبْخًا أَوْ

''سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ ﷺ ہمیں گھٹلیاں علیحدہ کر کے پکانے، اسی طرح زبیب اور خشک کھجور ملانے سے منع کرتے تھے۔'' (ابوداؤد)

(٥٦٤٠) مسلم: ٢٠٠٤۔ نسائی: ٥٧٣٩۔ ابوداؤد: ٣٧١٣۔ ابن ماجہ: ٣٣٩٩۔ احمد: ٢٦٠١.

(٥٦٤١) ابوداؤد: ٣٧٠٤۔ صحیح الاسناد، البانی: ٣١٥١۔ بخاری: ٥٦٠٢۔ مسلم: ١٩٨٨۔ نسائی: ٥٥٦٧۔ ابن ماجہ: ٣٣٩٧۔ احمد: ٢٢١٤٠۔ دارمی: ٢١١٣.

(٥٦٤٢) مسلم: ١٩٨٨۔ بخاری: ٥٦٠٢۔ نسائی: ٥٥٥١۔ ابوداؤد: ٣٨٠٤۔ ابن ماجہ: ٣٣٩٧۔ احمد: ٢٢٠١۔ دارمی: ٢١١٣.

(٥٦٤٣) ابوداؤد: ٣٧٠٦۔ ضعیف الاسناد، البانی: ٧٩٤۔ احمد: ٢٥٩٦٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نَخْلِطَ الزَّبِيْبَ وَالتَّمْرَ . (رواه أبوداود: ٣٧٠٦)

٥٦٤٤ــ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَجْمَعَ شَيْئَيْنِ نَبِيْذًا يَبْغِي أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ قَالَ وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْفَضِيْخِ فَنَهَانِي عَنْهُ قَالَ كَانَ يَكْرَهُ الْمُذَنِّبَ مِنَ الْبُسْرِ مَخَافَةَ أَنْ يَكُوْنَا شَيْئَيْنِ . (رواه النسائی، ٥٥٦٣)

"سیدنا انس کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جن اشیاء سے نبیذ تیار کیا جاتا ہے، ان میں سے دو اشیاء ملا کر نبیذ تیار نہ کیا جائے۔ کیونکہ ایک چیز دوسری کو شدت میں زیادہ کر دیتی ہے۔ میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے کچی کھجور کی شراب کے بارے سوال کیا: تو آپ رضی اللہ عنہ اس سے منع کیا۔ نیز انس رضی اللہ عنہ گدر کھجور کہ جس کی ایک جانب پکنی شروع ہوگئی ہو وہ بھی ناپسند کرتے تھے۔ کیونکہ اس کے دو اشیاء ہونے کا احتمال ہے۔" (نسائی)

٥٦٤٥ـ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ زَبِيْبٌ فَيُلْقِي فِيْهِ تَمْرًا وَتَمْرٌ فَيُلْقِي فِيْهِ الزَّبِيْبَ . (رواه أبوداود، ٣٧٠٧)

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے لیے منقی کی نبیذ بنائی جاتی، تو اس میں کھجوریں ڈال دی جاتیں۔ کھجور کی نبیذ تیار کی جاتی تو اس میں منقی ڈال دیا جاتا۔" (ابوداؤد)

٥٦٤٦ــ وَفِي رِوَايَةٍ: كُنْتُ آخُذُ قَبْضَةً مِنْ تَمْرٍ وَقَبْضَةً مِنْ زَبِيْبٍ فَأُلْقِيْهِ فِي إِنَاءٍ فَأَمْرُسُهُ ثُمَّ اسْقِيْهِ النَّبِيَّ ﷺ . (رواه أبوداود، ٣٧٠٨)

"ایک روایت میں ہے تو اس سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں کھجور اور منقی کی ایک ایک مٹھی لیتی، برتن میں ڈال کر انھیں ملتی، پھر رسول اکرم ﷺ کو پلاتی۔" (ابوداؤد)

شرح: ان احادیث سے ثابت ہوا کہ آپ ﷺ نبیذ استعمال فرماتے تھے۔

جن روایات میں یہ آیا ہے کہ نبیذ بھی حرام ہے یہ موقوف ہیں یعنی صحابی رضی اللہ عنہ سے ثابت ہیں، ان کا طرز عمل ہے۔ اس کی بھی ایک توجیہ یہ ہوگی کہ انہوں نے اس نبیذ کو حرام قرار دیا جس میں نشہ پیدا ہوا ہو یا اس کا اندیشہ ہو، یا ان کی احتیاط تھی۔ وگرنہ صحیح احادیث سے تو یہی ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے نبیذ پیا ہے۔

ہاں یہ خیال رہے جب اس میں نشہ کی کیفیت کا گمان ہوتا اور اندیشہ ہوتا تھا کہ اس میں نشہ پیدا ہو چکا ہے تو پھر آپ ﷺ اس نبیذ کو نوش نہ فرماتے بلکہ اسے گرا دیتے اور دوسرے کو تحفہ نہ دیتے تھے۔ ان سے جو یہ معلوم ہوا ہے کہ نبیذ کا استعمال تین دن تک ضرور کیا جائے یہ جائز ہے، ان کا ہرگز یہ مطلب نہیں بلکہ ان کا مقصد ہے کہ نشہ سے پہلے تو اس نبیذ کا استعمال جائز ہے بعد میں نہیں۔ خواہ موسم یا برتن کے مطابق وہ دوسرے روز ہی پیدا ہو جائے۔ اس وقت

(٥٦٤٤) نسائی: ٥٥٦٣ـ صحیح الاسناد، الباني: ٥١٣٦ـ احمد: ١٣٢١٥.

(٥٦٤٥) ابوداؤد: ٣٧٠٧ـ ضعیف الاسناد، الباني: ٧٩٥.

(٥٦٤٦) ابوداؤد: ٣٧٠٨ـ ضعیف الاسناد، الباني: ٧٩٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسے استعمال کرنا حرام ہے۔ دنوں کی تعداد تو اندازے کے لیے ہے یہاں صرف یہی نہیں کہ نشہ سے منع کیا گیا ہے بلکہ اس کے شبہہ والی چیز پینے سے بھی منع کر دیا گیا ہے۔ (تفہیم الاسلام: ۲/ ۶۳۹)

٥٦٤٧۔ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدِ الأَنْصَارِيِّ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ حِيْنَ قَدِمَ الشَّامَ شَكَا إِلَيْهِ أَهْلُ الشَّامِ وَبَاءَ الأَرْضِ وَثِقَلَهَا وَقَالُوْا لاَ يُصْلِحُنَا إِلاَّ هٰذَا الشَّرَابُ فَقَالَ عُمَرُ اشْرَبُوْا هٰذَا الْعَسَلَ قَالُوْا لاَ يُصْلِحُنَا الْعَسَلَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ هَلْ لَكَ أَنْ نَجْعَلَ لَكَ مِنْ هٰذَا الشَّرَابِ شَيْئًا لاَ يُسْكِرُ قَالَ نَعَمْ فَطَبَخُوْهُ حَتّٰى ذَهَبَ مِنْهُ الثُّلُثَانِ وَبَقِيَ الثُّلُثُ فَأَتَوْا بِهِ عُمَرَ فَأَدْخَلَ فِيْهِ عُمَرُ إِصْبَعَهُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ فَتَبِعَهَا يَتَمَطَّطُ فَقَالَ هٰذَا الطِّلاَءُ هٰذَا مِثْلُ طِلاَءِ الإِبِلِ فَأَمَرَهُمْ عُمَرُ أَنْ يَشْرَبُوْهُ فَقَالَ لَهُ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ أَحْلَلْتَهَا وَاللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ كَلاَّ وَاللّٰهِ اللّٰهُمَّ إِنِّي لاَ أُحِلُّ لَهُمْ شَيْئًا حَرَّمْتَهُ عَلَيْهِمْ وَلاَ أُحَرِّمُ عَلَيْهِمْ شَيْئًا أَحْلَلْتَهُ لَهُمْ. (رواه مالك، ١٦٠٠)

''محمود بن لبید راوی ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جب شام گئے تو اہل شام نے اس سرزمین کی وبائی امراض اور ثقیل ہونے کی شکایت کی۔ اور انہوں نے کہا: نبیذ کے سوا کوئی مشروب ہمارے لیے درست نہیں رہتا۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: شہد پیا کرو۔ انہوں نے کہا: وہ صحیح نہیں لگتا۔ ایک مرد نے کہا: ہم کو اجازت ہو تو ایک مشروب تیار کر کے دکھائیں جو نشہ آور نہ ہو۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں، پس انہوں نے پکایا یہاں تک کہ دو تہائی اڑ گیا اور ایک تہائی باقی رہا۔ اس کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر کیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں انگلی ڈالی اور ہاتھ اٹھایا تو وہ انگلی کے ساتھ آیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ تو طلاء ہے جو اونٹ لگاتے ہیں پھر ان کو اس کے پینے کا حکم دیا۔ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! آپ نے تو حلال کر دیا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہرگز نہیں، قسم اللہ کی! اے اللہ! میں کوئی چیز حلال نہیں قرار دیتا ہوں جو تو نے ان پر حرام کی ہے۔ اور نہ میں حرام کرتا ہوں ان پر جو تو نے ان پر حلال کی ہے۔'' (مالک)

٥٦٤٨۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّهُ قَالَ قَرَأْتُ كِتَابَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِلٰى أَبِي مُوْسٰى أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهَا قَدِمَتْ عَلَيَّ عِيْرٌ مِنَ الشَّامِ تَحْمِلُ شَرَابًا غَلِيْظًا أَسْوَدَ كَطِلاَءِ الإِبِلِ وَإِنِّي سَأَلْتُهُمْ عَلٰى كَمْ يَطْبُخُوْنَهُ

''عامر بن عبداللہ نے کہا: میں نے وہ خط پڑھا ہے جو عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا۔ اس میں تھا اما بعد: میرے پاس شام سے قافلہ آیا اور سیاہ رنگ کا گاڑھا مشروب لائے جیسا اونٹوں کو لگانے کی طلاء ہوتی ہے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ وہ کس قدر پکاتے ہیں؟ انہوں نے بتایا ہے کہ وہ تین حصے کر کے

(٥٦٤٧) موطا: ١٦٠٠.

(٥٦٤٨) نسائی: ٥٧١٦۔ صحیح، البانی: ٥٢٧٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَأَخْبَرُوْنِي أَنَّهُمْ يَطْبُخُوْنَهُ عَلَى الثُّلُثَيْنِ ذَهَبَ ثُلُثَاهُ الْأَخْبَثَانِ ثُلُثٌ بِبَغْيِهِ وَثُلُثٌ بِرِيْحِهِ فَمُرْ مَنْ قِبَلَكَ يَشْرَبُوْنَهُ. (رواه النسائي، ٥٧١٦)

پکاتے ہیں تو دو حصے اڑ جاتے ہیں۔ ایک حصہ اڑنے پر بو ختم ہو جاتی ہے اور دوسرے حصے کے اڑنے پر اس کی سرکشی (نشہ) جاتی رہتی ہے۔ تو اپنے اطراف کے لوگوں کو اس مشروب کو پینے کا حکم دیدے۔" (نسائی)

٥٦٤٩ـ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ ﷺ يَرْزُقُ النَّاسَ الطِّلَاءَ يَقَعُ فِيْهِ الذُّبَابُ وَلَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَخْرُجَ مِنْهُ. (رواه النسائي ٥٧١٨)

"شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں: سیدنا علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو ایک طلاء دیتے تھے جس میں اگر مکھی گر جائے تو نکل نہ سکتی تھی۔" (نسائی)

٥٦٥٠ـ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ إِنَّ نُوْحًا ﷺ نَازَعَهُ الشَّيْطَانُ فِي عُوْدِ الْكَرْمِ فَقَالَ هٰذَا لِي وَقَالَ هٰذَا لِي فَاصْطَلَحَا عَلَى أَنَّ لِنُوْحٍ ثُلُثَهَا وَلِلشَّيْطَانِ ثُلُثَيْهَا. (رواه النسائي ٥٧٢٦)

"انس بن سیرین سے روایت ہے کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا: شیطان نے انگور کی لکڑی پر نوح علیہ السلام سے جھگڑا کیا۔ نوح علیہ السلام نے فرمایا: یہ میری ہے۔ اور شیطان نے کہا: میری ہے۔ پھر اس بات پر جھگڑا ختم ہوا کہ نوح علیہ السلام کے لیے تیسرا حصہ ہے، اور شیطان کے لیے دو حصے ہیں۔" (نسائی)

٥٦٥١ـ عَنْ أَبِي ثَابِتٍ الثَّعْلَبِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنِ الْعَصِيْرِ فَقَالَ اشْرَبْهُ مَا كَانَ طَرِيًّا قَالَ إِنِّي طَبَخْتُ شَرَابًا وَفِي نَفْسِي مِنْهُ قَالَ أَكُنْتَ شَارِبَهُ قَبْلَ أَنْ تَطْبُخَهُ قَالَ لَا قَالَ فَإِنَّ النَّارَ لَا تَحِلُّ شَيْئًا قَدْ حَرُمَ. (للنسائي، ٥٧٢٩)

"ابو ثابت ثعلبی بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ایک آدمی آیا اور اس نے انگور کے نچوڑ کے متعلق پوچھا: آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تک تازہ ہو پی لیا کر۔ اس نے کہا: میں تو پکا کر پیتا ہوں اور میرے دل میں اس سے شک بھی رہتا ہے۔ سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا اس کو تو پکانے سے قبل بھی پینے کا ارادہ رکھتا ہے؟ اس نے کہا: نہیں، سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: آگ تو کسی حرام چیز کو حلال نہیں کرتی۔" (النسائی)

شرح: .. طلاء بھی ایک شراب تھی۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجتہاد کیا۔ پہلے انہیں اس میں نشہ محسوس نہ ہوا۔ جب حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کے کہنے سے اس پر مزید تحقیق کی تو پتہ چلا کہ میرا اجتہاد غلط تھا، یہ تو نشہ آور ہے۔ اس لیے اپنی اس رائے سے رجوع کر لیا اور اسے حرام قرار دیا۔ آپ کے بیٹے نے یہی شراب پی تھی جس کی وجہ سے اس پر حد لگائی۔ (شرح زرقانی: ۴/۱۶۴)

(٥٦٤٩) نسائی: ٥٧١٨۔ صحیح الاسناد، موقوف: ٥٢٧٦.
(٥٦٥٠) نسائی: ٥٧٢٦۔ صحیح الاسناد موقوف، الناسی: ٥٢٧٦.
(٥٦٥١) نسائی: ٥٧٢٩۔ حسن الاسناد موقوف، الناسی: ٥٢٨٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

طلاء کا اصل معنی کسی چیز کا (سیرا) نچوڑ ہے، جب تک یہ نشہ آور نہ ہو تو جائز ہے، اگر اس میں نشہ پیدا ہو جائے تو پھر حرام ہے۔ نسائی کے حوالہ سے جتنے آثار بیان ہوئے ہیں، اس بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بہت عمدہ فیصلہ دیا ہے۔ فرماتے ہیں:

بعض آثار سے ثابت ہوتا ہے، یہ طلاء (سیرا) جائز ہے، بعض سے ثابت ہوتا ہے یہ جائز نہیں۔

اس بارے میں فیصلہ کن بات یہ ہے کہ اگر (سیرا) کے طور پر کسی چیز کو پکایا جائے، اس کی حالت (سیرا) کی رہے اس میں نشہ پیدا نہ ہو تو یہ حلال ہے، اسے پینا جائز ہے۔ اگر پکانے سے انگور میں یا کھجور میں یا بغیر پکانے کے انہیں دو قسم کے پھلوں سے ملا کر اس میں نشہ پیدا ہو جائے تو یہ حرام ہے۔ اس میں نشہ کی علامت یہ ہے کہ وہ جوش مارنے لگ جاتا ہے۔ اس صورت میں اس میں پانی ڈال کر یا آگ میں جلا کر کوئی تبدیلی بھی کریں تو یہ حلال نہ ہوگا۔ کیونکہ جس میں ایک دفعہ نشہ پیدا ہو چکا ہے، اسے متغیر کرنے کے باوجود اگر چہ نشہ نہ بھی ہوتا ہو پھر بھی منع ہے تھوڑا پئیں یا زیادہ پئیں منع ہے۔ (فتح الباری: ۳۵۴/۱۰)

تیسرے حصہ تک پینا اور نصف تک نہ پینا وغیرہ بھی اسی علت کے گرد گھومیں گے جتنے بھی حصہ میں نشہ پیدا نہیں ہوا وہ پینا جائز ہے جس میں نشہ پیدا ہوا ہے وہ سارا حرام ہے خواہ کتنا باقی ہو۔

۵۶۵۲۔ عَنْ اَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ تُتَّخَذُ خَلاً فَقَالَ لاَ (لمسلم، ۱۹۸۳)

”سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا شراب کو سرکہ بنایا جائے؟ فرمایا: نہیں۔“ (مسلم)

شرح: ...... امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث امام شافعی رحمہ اللہ اور جمہور علمائے کرام کی دلیل ہے کہ شراب کو سرکہ بنانے سے پاک نہیں ہوتی، بلکہ اپنی نجاست پر برقرار ہے۔ اور جو چیز اس میں ڈال کر اسے سرکہ بنایا گیا ہے وہ بھی نجس ہو جاتی ہے، یہ سرکہ کسی صورت پاک نہیں ہوتا۔ جبکہ امام اوزاعی اور امام ابوحنیفہ رحمہما اللہ کی رائے ہے کہ یہ پاک ہو جاتی ہے، ان کا قول اس حدیث سے ٹکراتا ہے، اس لیے درست نہیں۔

شراب کو سرکہ بنا کر نہ تو پینا جائز ہے نہ ہی فروخت کرنا جائز ہے۔ (شرح مسلم: ۱۵۲/۱۳)

۵۶۵۳۔ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَمَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ آتِيَهُ بِمُدْيَةٍ وَهِيَ الشَّفْرَةُ فَأَتَيْتُهُ

”سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک چھری لانے کا حکم دیا۔ میں لے کر آیا تو آپ ﷺ

(۵۶۵۲) مسلم: ۱۹۸۳۔ ترمذی: ۱۲۹۴۔ ابوداؤد: ۳۶۷۵۔ احمد: ۱۳۳۲۱۔ دارمی: ۲۱۱۵۔

(۵۶۵۳) احمد: ۶۱۳۰۔ باسنادین فی احدهما ابوبکر بن ابی مریم وقد اختلط، وفی الآخر ابو طعمة، وقد وثقه محمد بن عبدالله بن عمار الموصلی وضعفه مکحول وبقیة رجاله ثقات.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

بِهَا فَأَرْسَلَ بِهَا فَأُرْهِفَتْ ثُمَّ أَعْطَانِيهَا وَقَالَ اغْدُ عَلَيَّ بِهَا فَفَعَلْتُ فَخَرَجَ بِأَصْحَابِهِ إِلَى أَسْوَاقِ الْمَدِينَةِ وَفِيهَا زِقَاقُ خَمْرٍ قَدْ جُلِبَتْ مِنَ الشَّامِ فَأَخَذَ الْمُدْيَةَ مِنِّي فَشَقَّ مَا كَانَ مِنْ تِلْكَ الزِّقَاقِ بِحَضْرَتِهِ ثُمَّ أَعْطَانِيهَا وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ الَّذِينَ كَانُوا مَعَهُ أَنْ يَمْضُوا مَعِي وَأَنْ يُعَاوِنُونِي وَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الْأَسْوَاقَ كُلَّهَا فَلَا أَجِدُ فِيهَا زِقَّ خَمْرٍ إِلَّا شَقَقْتُهُ فَفَعَلْتُ فَلَمْ أَتْرُكْ فِي أَسْوَاقِهَا زِقًّا إِلَّا شَقَقْتُهُ. (رواه أحمد، ٦١٣٠)

نے اسے تیز کروا کر مجھے واپس کر دی۔ اور فرمایا: کل صبح میرے پاس لے کر آنا۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ تو آپ ﷺ اپنے چند صحابہ کو لے کر بازاروں میں چلے گئے وہاں شام سے لائی گئیں، شراب کی مشکیں رکھی ہوئی تھیں۔ چنانچہ آپ نے چھری لے کر انھیں پھاڑنا شروع کر دیا۔ پھر مجھے چھری دی اور ساتھ آنے والے صحابہ کو فرمایا: میرا تعاون کریں، کیونکہ مجھے ایسی مشکیں پھاڑنے کا حکم دیا گیا ہے۔ میں نے ایسا ہی کیا اور کوئی مشک نہ چھوڑی۔'' (احمد)

انتباہ: .. اوپر مذکور حدیث میں سے اس کی تائید ہوتی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے شراب کی حرمت کے بعد اسے بہا دیا تھا۔ (گوندلوی)

٥٦٥٤۔ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَشْرَبُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا. (رواه النسائي، ٥٦٥٨)

''ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ شراب کا دوسرا نام رکھ کر پئیں گے۔'' (النسائی)

٥٦٥٥۔ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ خَمْرٍ وَقَاطِعُ رَحِمٍ وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ وَمَنْ مَاتَ مُدْمِنًا لِلْخَمْرِ سَقَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ نَهْرِ الْغُوطَةِ قِيلَ وَمَا نَهْرُ الْغُوطَةِ قَالَ نَهْرٌ يَجْرِي مِنْ فُرُوجِ الْمُومِسَاتِ يُؤْذِي أَهْلَ النَّارِ رِيحُ فُرُوجِهِمْ. (رواه أحمد،

''سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: تین افراد جنت میں داخل نہ ہوں گے۔ ہمیشہ شراب پینے والا، قطع رحمی کرنے والا، اور جادو کی تصدیق کرنے والا۔ اور جو مسلسل شراب پیتے مر گیا اس کو اللہ تعالیٰ غوطہ کے دریا سے پانی پلائے گا۔ کہا گیا: دریائے غوطہ کیا ہے؟ فرمایا: بدکار عورتوں کی شرمگاہ سے جاری ہونے والے مواد کا دریا۔ اور اہل جہنم ان کی شرمگاہوں کی بدبو سے بہت اذیت اٹھائیں گے۔'' (احمد،

(٥٦٥٤) نسائی: ٥٦٥٨۔ صحیح، البانی: ٥٢٢٩۔ احمد: ١٧٦٠٧۔ دارمی: ٢١١٠۔

(٥٦٥٥) بزار: ٢٩٣٩۔ موصلی، طبرانی کبیر۔ و رجال احمد وابو یعلی ثقات، ھیثمی: ٨٢٠٦۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

١٩٠٧٥ والموصلي والكبير .)

(الموصلی، الکبیر)

٥٦٥٦ــ عَنْ أَنَسٍ، رَفَعَهُ: مَنْ تَرَكَ الْخَمْرَ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ لَأَسْقِيَنَّهُ مِنْهُ مِنْ حَظِيْرَةِ الْقُدْسِ، وَمَنْ تَرَكَ الْحَرِيْرَ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ لَأَكْسُوَنَّهُ إِيَّاهُ فِي حَظِيْرَةِ الْقُدْسِ. (رواه البزار، ٢٩٣٩) بلين

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ اس روایت کو مرفوعا بیان کرتے ہیں: جس نے شراب ترک کیا جب کہ وہ اس کے پینے پر قادر تھا تو میں اسے جنت سے مشروب پلاؤں گا۔ اور جس نے ریشمی لباس ترک کیا جبکہ وہ اس کو پہننے پر قادر تھا تو میں اس کو جنت سے ریشمی لباس پہناؤں گا۔'' (البزار، سند کمزور ہے)

٥٦٥٧ــ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبُّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْحُلْوَ الْبَارِدَ. (رواه الترمذي "١٨٩٥")

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو ٹھنڈا میٹھا مشروب سب سے زیادہ پسند تھا۔'' (ترمذی)

شرح: ......ان میں شرابی کے عذاب والی حدیث پر پہلے بات ہو چکی ہے۔ جو یہ بیان ہوا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو ٹھنڈا اور میٹھا پانی بہت پسند تھا وجہ یہ ہے کہ اس سے حرارت ٹوٹتی ہے، مفید ہوتا ہے، اور اللہ کے شکر کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ (مرقاۃ: ٨/٢٢٤)

٢۔ نام بدل کر شراب پینا، یہی ہے جو حیلہ بہانا بنا کر اسے پیتے ہیں، بیماری کا نام لے کر علاج کے بل بوتے پر پیتے ہیں، حالانکہ یہ خود بیماری ہے یا کہتے ہیں، جب نشہ ہو تب حرام ہے اس سے پہلے نہیں یا کہتے ہیں تھکاوٹ اتارنے کے لیے پیتے ہیں۔ بہر صورت نام بدلنے سے حرام کو حلال نہیں بنایا جا سکتا۔ (التعلیقات السلفیہ: ٢/ ٣٢٧)

الانتباذ في الظروف وما يحل منه وما يحرم وحكم الأواني

برتنوں میں نبیذ تیار کرنے کا اور اس میں سے حلال وحرام کا اور برتنوں کے احکامات کا بیان

٥٦٥٨ــ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أُنَاسًا مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ قَدِمُوْا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا يَانَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّا حَيٌّ مِنْ رَبِيْعَةَ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ وَلَا نَقْدِرُ عَلَيْكَ إِلَّا فِي

''سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ بنو القیس میں سے نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور کہا: یا نبی اللہ ﷺ! ہم بنو ربیعہ سے ہیں۔ ہمارے اور آپ ﷺ کے درمیان کفار مضر حائل ہیں۔ ہم آپ ﷺ کے پاس آنے پر ان

(٥٦٥٦) بزار: ٢٩٣٩۔ فيه شعيب بن بيان قال الذهبي، صدوق وضعفه الجوزجاني والعقيلي وبقية رجال ثقات، هيثمي: ٨٢١٨.
(٥٦٥٧) ترمذی: ١٨٩٥۔ صحیح، البانی: ١٠٤٥۔ احمد: ٢٣٦٠٩.
(٥٦٥٨) مسلم: ١٨۔ احمد: ١٠٧٩١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

أَشْهُرِ الْحُرُمِ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَأْمُرُبِهٖ مَنْ وَرَاءَ نَا وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ إِذَا نَحْنُ أَخَذْنَا بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ اُعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْابِهٖ شَيْئًا وَأَقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَصُوْمُوْا رَمَضَانَ وَأَعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْغَنَائِمِ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ وَعَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ قَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا عِلْمُكَ بِالنَّقِيْرِ قَالَ بَلٰى جِذْعٌ تَنْقُرُوْنَهٗ فَتَقْذِفُوْنَ فِيْهِ مِنَ الْقُطَيْعَاءِ قَالَ سَعِيْدٌ أَوْ قَالَ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ تَصُبُّوْنَ فِيْهِ مِنَ الْمَاءِ حَتّٰى إِذَا سَكَنَ غَلَيَانُهٗ شَرِبْتُمُوْهُ حَتّٰى إِنَّ أَحَدَكُمْ أَوْ إِنَّ أَحَدَهُمْ لَيَضْرِبُ ابْنَ عَمِّهٖ بِالسَّيْفِ قَالَ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ أَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ كَذٰلِكَ قَالَ وَكُنْتُ أَخْبَؤُهَا حَيَاءً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ فَفِيْمَ نَشْرَبُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فِي أَسْقِيَةِ الْأَدَمِ الَّتِي يُلَاثُ عَلٰى أَفْوَاهِهَا قَالُوْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَرْضَنَا كَثِيْرَةُ الْجِرْذَانِ وَلَا تَبْقٰى بِهَا أَسْقِيَةُ الْأَدَمِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ وَإِنْ أَكَلَتْهَا الْجِرْذَانُ وَإِنْ أَكَلَتْهَا الْجِرْذَانُ وَإِنْ أَكَلَتْهَا الْجِرْذَانُ قَالَ وَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ لِأَشَجِّ عَبْدِالْقَيْسِ إِنَّ فِيْكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ وَالْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ (رواہ مسلم، ۱۸)

حرمت والے مہینوں کے علاوہ قادر نہیں ہیں۔ پس آپ ﷺ ہمیں ایسا حکم دیں جس کا ہم اپنے پچھلے لوگوں کو جا کر حکم دیں۔ اور خود بھی ہم جنت میں داخل ہوں جب ہم اس پر عمل پیرا ہوں۔ فرمایا: میں چار امور کا تمہیں حکم دیتا ہوں، اور چار امور سے منع کرتا ہوں۔ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو، نماز قائم کرو، زکوۃ دو، رمضان کے روزے رکھو، اور مال غنیمت کا پانچواں حصہ ادا کرو۔ اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں: کدو کے برتن سے، سبز مٹکے سے، تارکول لگے برتن سے، اور جڑ کے برتن سے بھی روکتا ہوں۔ تو انہوں نے کہا: جڑ کے بارے میں آپ ﷺ کیا جانتے ہیں؟ فرمایا: وہ درخت کا تنا ہوتا ہے جس میں تم سوراخ بنا کر اس میں ٹکڑے، یا فرمایا: کھجور رکھتے ہو۔ اور اوپر سے پانی ڈالتے ہو، یہاں تک کہ جب اس کا ابل کر ٹھنڈی ہو جائے تو تم پیتے ہو، یہاں تک کہ تم میں سے، یا فرمایا: ان میں سے کوئی شخص اپنے چچا کے بیٹے کو تلوار سے مارتا ہے۔ ان لوگوں میں سے ایک شخص تھا جس کو اس وجہ سے زخم آیا تھا وہ کہتا ہے: میں نبی کریم ﷺ سے شرم کی وجہ سے اس زخم کو چھپاتا تھا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم کس برتن میں پیا کریں؟ فرمایا: چمڑے کے ان برتنوں میں جن کے منہ پر رسی باندھی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے نبی کریم ﷺ! ان کے علاقہ میں ایک قسم کا چوہا بکثرت پایا جاتا ہے چمڑے کے برتن سلامت نہیں رہنے دیتا ہے۔ فرمایا: اگرچہ وہ چوہا کھاجائے تین بار ایسا فرمایا: آپ ﷺ نے ان میں سے ایک آدمی اشج عبدالقیس کو فرمایا: تیرے اندر دو عادات ہیں جن کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے: بردباری اور وقار۔'' (مسلم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٥٦٥٩ـ عَنْ زَاذَانَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ حَدِّثْنِي بِمَا نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْأَشْرِبَةِ بِلُغَتِكَ وَفَسِّرْهُ لِي بِلُغَتِنَا فَإِنَّ لَكُمْ لُغَةً سِوَى لُغَتِنَا فَقَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَنْتَمِ وَهِيَ الْجَرَّةُ وَعَنِ الدُّبَّاءِ وَهِيَ الْقَرْعَةُ وَعَنِ الْمُزَفَّتِ وَهُوَ الْمُقَيَّرُ وَعَنِ النَّقِيْرِ وَهِيَ النَّخْلَةُ تُنْسَحُ نَسْحاً وَتُنْقَرُ نَقْراً وَأَمَرَ أَنْ يُنْتَبَذَ فِي الْأَسْقِيَةِ. (رواه مسلم، ١٩٩٧)

''زاذان کا بیان ہے کہ میں نے سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: جو مشروبات نبی کریم ﷺ نے ممنوع قرار دیے ہیں وہ مجھ سے اپنی زبان میں بیان کر کے، پھر ہماری زبان میں اس کی تفسیر کر دو، اس لیے کہ ہماری اور تمہاری زبان میں یکسانیت نہیں ہے۔ انھوں نے کہا: نبی کریم ﷺ نے حنتم سے منع فرمایا اور یہ سبز رنگ کا مٹکا ہوتا ہے۔ کدو کے برتن سے جسے تم قرعہ کہتے ہو۔ مزفت سے یعنی تارکول لگا برتن۔ اور سوراخ کی گئی لکڑی سے منع کیا ہے جس میں کھجور کو کھود کر برتن بنایا جاتا ہے۔ اور آپ نے حکم دیا کہ ہم صرف چمڑے کے برتنوں میں نبیذ تیار کریں۔'' (مسلم)

٥٦٦٠ـ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرِبَةِ فِي ظُرُوْفِ الْأَدَمِ فَاشْرَبُوْا فِي كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ أَنْ لَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا. (لمسلم: ٩٧٧)

''ابن بریدہ اپنے والد سے بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں چمڑے کے بعض برتنوں کے استعمال سے منع کیا کرتا تھا۔ پس ہر برتن میں سے پیا کرو اور نشہ آور چیز سے نہ پیو۔'' (مسلم)

٥٦٦١ـ وَفِي رِوَايَةٍ: نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوْفِ وَإِنَّ الظُّرُوْفَ أَوْ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. (رواه مسلم، ٩٧٧)

''ایک روایت میں ہے: میں تمہیں بعض برتنوں سے منع کرتا تھا، اور برتن کسی چیز کو حلال اور نہ حرام نہیں کرتے۔ اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔'' (مسلم)

شرح: ...... یہ وفد چودہ افراد پر مشتمل تھا۔ ان کا رئیس اشج عبدالقیس تھا۔ اس وفد کے آنے کی وجہ یہ تھی کہ ایک آدمی منقذ بن حیان، جاہلیت سے ہی مدینہ منورہ میں تجارت کرتا تھا یہ لحاف اور کھجوریں وغیرہ لاتا اور مدینہ میں فروخت کرتا تھا۔

جب نبی اکرم ﷺ نے ہجرت کی تو ایک دن آپ ﷺ اس منقذ بن حیان کے پاس سے گزرے۔ یہ

(٥٦٥٩) مسلم: ١٩٩٧ـ بخاری: ٥٣ـ ترمذی: ١٨٧٦ـ نسائی: ٥٦٩٢ـ ابوداؤد: ٣٧٠٣ـ ابن ماجہ: ٣٤٠٢ـ احمد: ١٤٧٢٣ـ مؤطا: ١٥٩١ـ دارمی: ٢١١١.

(٥٦٦٠) نسائی: ٥٦٥٢ـ ابوداؤد: ٣٦٩٨ـ احمد: ٢٢٥٤٣ـ.

(٥٦٦١) مسلم: ٩٧٧ـ نسائی: ٥٦٥٢ـ ابوداؤد: ٣٦٩٨ـ احمد: ٢٢٥٤٣.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ سے ملنے کے لیے اٹھا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے متعلق اور ان کی قوم کے متعلق حالات دریافت کیے۔ پھر ان کی قوم کے اشراف اور رؤساء کے ایک ایک آدمی کے متعلق پوچھا اور ان کے نام بتائے تو یہ مسلمان ہو گئے۔ اور آپ ﷺ سے سورت فاتحہ اور سورت علق پڑھی اور واپس چلے گئے۔ کچھ دن تو وہاں انہوں نے اسلام چھپا کر رکھا۔ آخر بیوی نے دیکھ لیا تو اپنے والد سے کہنے لگی کہ یہ منقذ جب سے مدینہ سے آیا ہے، اب کے بار کوئی بدلہ بدلہ سا ہے، ہاتھ دھوتا ہے۔ چہرہ دھوتا ہے، پاؤں وغیرہ دھوتا ہے، اور کچھ پڑھتا ہے، پتہ نہیں کیا کرتا ہے، کبھی جھکتا ہے، کبھی پیشانی زمین پر رکھتا ہے منقذ کی سسر سے بات چیت ہوئی تو وہ بھی مسلمان ہو گئے۔

منقذ کو نبی اکرم ﷺ نے ایک تحریر دی تھی، جو انہوں نے چھپا کر رکھی، اب موقع آیا تو یہ اشج عبدالقیس کو دی انہوں نے بنو عبدالقیس کے سامنے پڑھی وہ بھی مسلمان ہو گئے تو انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے ملنے کا پروگرام بنایا، جب یہ وفد مدینہ منورہ کے قریب آیا تو آپ ﷺ نے اپنے پاس بیٹھنے والوں کو بتایا کہ اہل مشرق کا بہترین وفد آ رہا ہے ان میں اشج عصری بھی ہے، یہ وہ وفد ہے جو عہد شکن نہیں، نہ ہی بات بدلنے والے ہیں، نہ ہی یہ شک میں پڑنے والے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا، میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور بتائی پانچ ہیں۔

اس کا حل یہ ہے کہ آپ ﷺ نے وعدہ کے مطابق چار ہی بتائی ہیں اور مال غنیمت سے پانچویں حصہ کا ذکر اس لیے اضافہ سے خود ہی بتایا کہ وہ لوگ کافروں کے پڑوس میں تھے جہاد کی صورت حال سے دوچار رہتے تھے اس لیے مال غنیمت کا انہیں خود ہی اضافہ بتا دیا۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ یہ برتن جن کے نام اس حدیث میں آئے ہیں جن میں عموماً لوگ شراب تیار کرتے تھے۔ ابتداء میں ان کے استعمال پر بھی نبی اکرم ﷺ نے پابندی لگا دی تھی، اس کے بعد ان برتنوں کے استعمال کی اجازت دے دی تھی مگر یہ حکم برقرار رکھا تھا کہ ان میں نشہ آور چیز نہ کھائیں نہ پئیں۔ ان احادیث سے دیگر چند اہم مسائل بھی حاصل ہوتے ہیں۔

(۱) یہ بھی ثابت ہوا اہم معاملات میں امراء کے پاس وفد بھیجنا درست ہے۔

(۲) یہ بھی ثابت ہوا بات کرنے سے پہلے معذرت پیش کر لینا بھی اچھی بات ہے۔

(۳) ایک عالم دین کا مسائل سمجھنے یا سمجھانے کے لیے دوسرے سے تعاون لینا جائز ہے۔

(۴) یہ بھی ثابت ہوا آنے والے مہمانوں کا مرحبا کہہ کر استقبال کرنا جائز ہے۔

(۵) جب کسی کے فتنہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو اس کے کردار اس کی تعریف کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ اس میں مبالغہ نہ ہو۔

(۶) یہ بھی ثابت ہوا ایک طالب علم مفتی سے یا عالم دین سے یہ کہے کہ فلاں مسئلہ کی یا بات کی وضاحت کر دو۔ تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ درست ہے یہ کہنے پر اسے ڈانٹا نہ جائے۔

(۷) یہ کہنا بھی جائز ہے کہ میں تجھ پر قربان جاؤں۔ (شرح مسلم للنووی: ۱/۳۵)

٥٦٦٢۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَا هُوَيَسِيْرُ إِذْحَلَّ بِقَوْمٍ فَسَمِعَ لَهُمْ لَغطاً فَقَالَ مَا هٰذَا الصَّوْتُ قَالُوْا يَا نَبِيَ اللّٰهِ لَهُمْ شَرَابٌ يَشْرَبُوْنَهُ فَبَعَثَ إِلَى الْقَوْمِ فَدَعَاهُمْ فَقَالَ فِي اَيِّ شَيْءٍ تَنْتَبِذُوْنَ قَالُوْا نَنْتَبِذُ فِي النَّقِيْرِ وَالدُّبَّاءِ وَلَيْسَ لَنَا ظُرُوْفٌ فَقَالَ لَا تَشْرَبُوْا إِلَّا فِيْمَا أَوْكَيْتُمْ عَلَيْهِ قَالَ فَلَبِثَ بِذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَلْبَثَ ثُمَّ رَجَعَ عَلَيْهِمْ فَإِذَا هُمْ قَدْ أَصَابَهُمْ وَبَاءٌ وَاصْفَرُّوا قَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ قَدْ هَلَكْتُمْ قَالُوْا يَا نَبِيَ اللّٰهِ اَرْضُنَا وَبِيْئَةٌ وَحَرَّمْتَ عَلَيْنَا إِلَّا مَا أَوْكَيْنَا عَلَيْهِ قَالَ اشْرَبُوْا وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ . (رواه النسائي، ٥٦٥٥)

”سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اتفاقا نبی کریم ﷺ جا رہے تھے۔ آپ ﷺ ایک قوم پر اترے تو ان کا شور وغل سنا۔ فرمایا: یہ کیا ہے؟ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! ان لوگوں کا مشروب ہے وہ پی رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے ان کی طرف قاصد بھیج کر بلایا اور وہ آ گئے۔ فرمایا: تم اپنا نبیذ کس چیز میں تیار کرتے ہو؟ انھوں نے کہا: جڑ کی سوراخ اور کدو میں، اس کے علاوہ تو ہمارا برتن نہیں ہے۔ فرمایا: تم صرف اس برتن سے پیو جس کا منہ تم بند کر لو۔ پھر ایک عرصہ آپ ﷺ اس طرف ”جتنا اللہ نے“ نہیں آئے۔ پھر ان لوگوں کی طرف گئے تو دیکھا کہ ان کے رنگ زرد ہیں اور وباء میں مبتلا ہیں۔ فرمایا: تمھیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہماری زمین وبائی زمین ہے۔ اور آپ نے ہر برتن ممنوع قرار دیا ہے ماسوا اس کے کہ جس کا ہم اوپر سے منہ بند کریں۔ فرمایا: ہر برتن میں پیا کرو۔ اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔“ (نسائی)

شرح: ...اس میں بھی یہی ہے کہ ان برتنوں کا استعمال بعد میں جائز قرار پا چکا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے جو منع کیا ہے وہ اسی وجہ سے ہے کہ ان برتنوں میں چونکہ بہت جلد نشہ پیدا ہوتا ہے، دیرنہ کیا کریں نشہ کے شبہ سے پہلے پہلے ان برتنوں کا استعمال جائز ہے اس لیے ان کے بارے میں سخت احتیاط مدنظر رکھا کریں۔ (جائزۃ الاحوذی: ۳/۲۵۲)

٥٦٦٣۔ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ : أُهْدِيَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ جَرَّةٌ خَضْرَاءُ فِيْهَا كَافُوْرٌ فَقَسَّمَهَا بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالأَنْصَارِ ، وَقَالَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ انْتَبِذِى لَنَا فِيْهَا . (رواه الطبراني في

”مسلم بن عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی کریم ﷺ کو ایک سبز مٹکا جس میں کافور تھی ہدیہ پیش کیا گیا پس آپ ﷺ نے مہاجرین وانصار پر تقسیم کی اور فرمایا: اے ام سلیم! تو اس مٹکے میں ہمارے لیے نبیذ تیار کر۔“ (طبرانی اور سند میں مزاحم بن عبدالعزیز ہے)

(٥٦٦٢) نسائی: ٥٦٥٥۔ صحیح الاسناد، البانی: ٥٢٢٦۔ مسلم: ٩٧٧۔ ترمذی: ١٨٦٩۔ ابوداؤد: ٣٢٣٥۔ احمد: ٢٢٥٠٦

(٥٦٦٣) طبرانی کبیر: ١٩/ ٤٣٦۔ وفیه مراحم بن عبدالعزیر الثقفی لم اعرفه وبقیة رجاله ثقات، هیثمی: ٨١٥٣۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

الكبير (١٩/ ٤٣٦) وفيه مزاحم بن عبدالعزيز

٥٦٦٤ــ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى أَنَّهُمْ كَانُوْا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَاسْتَسْقٰى فَسَقَاهُ مَجُوْسِيٌّ فَلَمَّا وَضَعَ الْقَدَحَ فِي يَدِهِ رَمَاهُ بِهِ وَقَالَ لَوْلَا اَنِّي نَهَيْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ كَأَنَّهُ يَقُوْلُ لَمْ اَفْعَلْ هٰذَا وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوْا فِي صِحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الآخِرَةِ (رواه البخاري، ٥٤٢٦)

''عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ وہ مدائن میں سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ انھوں نے پانی طلب کیا۔ پس مجوسی آدمی نے انھیں پانی دیا۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وہ برتن اس پر دے مارا۔ کہا: میں اس کو کئی بار حکم دے چکا ہوں کہ میرے لیے اس میں پانی نہ لائے۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے، فرمایا: نہ ریشمی لباس پہنو، نہ موٹا ریشم پہنو، اور سونے اور چاندی کے برتن میں نہ پیو اور نہ ہی ان کی پلیٹوں میں کھاؤ۔ یہ برتن غیروں کے لیے دنیا میں ہیں اور تمھارے لیے آخرت میں ہوں گے۔'' (بخاری)

٥٦٦٥ــ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الَّذِي يَشْرَبُ فِي إِنَاءِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ. (رواه البخاري، ٥٦٣٤)

''سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص چاندی کے برتن میں کھاتا اور پیتا ہے تو وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ ڈالتا ہے۔'' (بخاری)

شرح: ..... ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ تمام برتنوں میں کھانا کھانا، یا پانی پینا جائز ہے مگر سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا، پینا حرام ہے۔ اور ریشم کا لباس بھی مردوں پر حرام ہے، عورتوں کے لیے جائز ہے مگر سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے کی ممانعت میں مرد اور عورتیں سب شامل ہیں۔ (فتح الباری: ١/٥٥٤)

٥٦٦٦ــ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنُصِيْبُ مِنْ آنِيَةِ الْمُشْرِكِيْنَ وَأَسْقِيَتِهِمْ فَنَسْتَمْتِعُ بِهَا فَلَا يَعِيْبُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ. (رواه أبوداود، ٣٨٣٨)

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم لوگ آنحضرت ﷺ کے ساتھ غزوے میں ہوتے تو ہمیں مشرکین کے کھانے، پینے کے برتن ہی دستیاب ہوتے۔ ہم ان سے فائدہ اٹھاتے۔ تو آپ ﷺ ہم پر کوئی عیب نہ لگاتے۔'' (ابوداؤد)

(٥٦٦٤) بخاری: ٥٤٢٦ـ مسلم: ٢٠٦٧ـ ترمذی: ١٨٧٨ـ نسائی: ٥٣٠١ـ ابوداؤد: ٣٧٢٣ـ ابن ماجہ: ٣٥٩٠ـ احمد: ٢٢٥٤ـ دارمی: ٢١٣٠

(٥٦٦٥) بخاری: ٥٤٣٤ـ مسلم: ٢٠٦٥ـ ابن ماجہ: ٣٤١٣ـ احمد: ٢٦٠٧١ـ موطا: ١٧١٧ـ دارمی: ٢١٢٩.

(٥٦٦٦) ابوداؤد: ٣٨٣٨ـ صحیح الاسناد، البانی: ٣٢٥١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٥٦٦٧ـ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِي أَنَّهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّا نُجَاوِرُ أَهْلَ الْكِتَابِ وَهُمْ يَطْبُخُوْنَ فِي قُدُوْرِهِمُ الْخِنْزِيرَ وَيَشْرَبُوْنَ فِي آنِيَتِهِمُ الْخَمْرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنْ وَجَدْتُّمْ غَيْرَهَا فَكُلُوْا فِيْهَا وَاشْرَبُوْا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوْا غَيْرَهَا فَارْحَضُوْهَا بِالْمَاءِ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا . (رواه ابوداود: ٣٨٣٩)

''سیدنا ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے سوال کیا: ہم اہل کتاب لوگوں کے پڑوس میں رہتے ہیں۔ وہ اپنی ہانڈیوں میں خنزیر پکاتے اور اپنے برتنوں میں شراب پیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں ان کے سوا برتن میسر ہوں تو ان میں کھاؤ اور پیو۔ اگر ان کے سوا نہ ملیں تو ان کو پانی سے صاف کر کے کھا پی لیا کرو۔'' (ابوداؤد)

٥٦٦٨ـ وَفِي رِوَايَةٍ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قُدُوْرِ الْمَجُوْسِ فَقَالَ أَنْقُوْهَا غَسْلاً وَاطْبَخُوْا فِيْهَا . (رواه الترمذي، ١٥٦٠)

''ایک روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ سے مجوس ہانڈیوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: انھیں دھو کر صاف کرلو اور ان میں کھانا پکالیا کرو۔'' (ترمذی)

٥٦٦٩ـ ابْنُ عُمَرَ، وَتَوَضَّأَ عُمَرُ بِالْحَمِيْمِ فِي جَرِّ نَصْرَانِيَّةٍ وَمِنْ بَيْتِهَا (لِرَزِيْنٍ وَنَحْوُهُ للبخاري تعليقا) .

''سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ سیدنا عمر الفاروق رضی اللہ عنہ نے نصرانی عورت کے گھر سے اس کے مٹکے میں گرم کردہ پانی سے لیکر وضو کیا۔'' (رزین اور اس کی مثل تعلیقاً البخاری میں ہے)

٥٦٧٠ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَهْدَى الْمُقَوْقَسُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَدَحَ قَوَارِيْرَ فَكَانَ يَشْرَبُ فِيْهِ . (رواه البزار، ٢٩٠٤)

''سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مقوقس مصر نے آپ رضی اللہ عنہ کے لیے شیشے کا پیالہ تحفہ کے طور پر روانہ کیا، اور آپ ﷺ اس میں پانی پیا کرتے تھے۔'' (البزار)

٥٦٧١ـ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: كَانَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَدَحٌ مُفَضَّضٌ بِنَحَاسٍ يَسْقِي فِيْهِ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا شَرِبَ، وَفِيْهِ يُوَضِّئُهُ إِذَا تَوَضَّأَ . (للكبير، ٧٨٧٨، بضعف)

''سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا پیالہ تھا، جس پر تانبے کی تہہ چڑھائی گئی تھی۔ جب آپ ﷺ نے پانی پینا ہوتا تو وہ اس میں پانی پلاتا، جب آپ ﷺ نے وضو کرنا ہوتا تو وہ آپ کو اس میں وضو کراتا۔'' (الکبیر بضعف)

(٥٦٦٧) ابوداؤد: ٣٨٣٩۔ صحیح، البانی: ٣٢٥٢۔ بخاری: ٥٤٩٦۔ مسلم: ١٩٣٠۔ ترمذی: ١٧٩٧۔ ابن ماجہ: ٣٢٠٧۔

(٥٦٦٨) ترمذی: ١٥٦٠۔ صحیح، البانی: ١٢٦٤۔ بخاری: ٥٧٨١۔ مسلم: ١٩٣٧۔ نسائی: ٤٣٣٢۔ ابوداؤد: ٣٨٣٩۔ ابن ماجہ: ٣٢٣٢۔ احمد: ١٧٢٩٣۔ موطا: ١٠٧٥۔ دارمی: ٢٤٩٩۔

(٥٦٦٩) رزین بخاری تعلیقاً۔

(٥٦٧٠) بزار: ٢٩٠٤۔ ابن ماجہ باختصار، وفیہ مندل وهو ضعيف وقد وثق، ہیثمی: ٨٢٢٩۔

(٥٦٧١) طبرانی کبیر: ٧٨٧٨۔ وفیہ علی بن زید الالھانی، وهو ضعيف، ہیثمی: ٨٢٣٠۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شرح: اہل کتاب سے مراد یہود ونصاریٰ اور مشرکوں سے مراد شرک کرنے والے ہیں۔ ان کے برتنوں کا مسلمان استعمال کریں تو اس بارے میں فیصلہ یہی ہے کہ انہیں دھو کر استعمال کر سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ اپنے برتنوں میں خنزیر پکاتے اور شراب پیتے ہیں۔ اس لیے بغیر دھوئے ان کا استعمال جائز نہیں، یہ نجاستوں سے پرہیز نہیں کرتے۔ تاہم ان کے برتنوں کے علاوہ برتن ہوں تو پھر ان کے برتنوں کے استعمال سے گریز کریں، انہیں استعمال کرنا منع ہے۔ اگر ان کے علاوہ دوسرے برتن موجود نہیں تو پھر انہیں استعمال کیا جا سکتا ہے مگر انہیں دھونا ضروری ہے۔ (عون المعبود: ۳/ ۴۲۸)

ان کے برتن بغیر دھوئے استعمال کرنے کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ مسلمانوں کو محتاط رکھنے کے لیے ان کے برتن استعمال کرنے سے منع کیا ہے کہ ان کی عادتیں نہ بگڑ جائیں۔ بہرصورت یہی واضح ہوا کہ اہل کتاب کے برتن ہوں، دوسرے میسر نہ آ سکیں اور ان میں کوئی حرام چیز بھی نہ کھائی گئی ہو تو ان میں وضو کیا جا سکتا ہے اور پانی پیا جا سکتا ہے۔ دوسرے غیر مسلم، دہریہ، ملحد و بے دین وغیرہ کے برتنوں کا بھی یہی حکم ہے۔ (تفہیم الاسلام: ۱/ ۵۳)

كتاب اللباس و الزينة، الذهب و الحرير و الصوف و الشعر و نحوهما

لباس، زیبائش، سونا، ریشم، اون اور بال وغیرہ کا بیان

٥٦٧٢۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ يُخْبِرُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَمْنَعُ أَهْلَهُ الْحِلْيَةَ وَالْحَرِيْرَ وَيَقُوْلُ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيْرَهَا فَلَا تَلْبَسُوْهَا فِي الدُّنْيَا. (رواه النسائى، ٥١٣٦)

''سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آپ ﷺ اپنے اہل بیت کو زیور اور ریشم پہننے سے منع کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے: اگر جنت کا زیور اور جنت کا ریشم پہننا پسند کرتے ہو تو اس کو دنیا میں نہ پہنو۔'' (نسائی)

٥٦٧٣۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا. (رواه النسائى، ٥١٥٠)

''سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم نے سونا پہننے سے منع کیا مگر جب وہ کاٹا ہوا ہو۔'' (نسائی)

٥٦٧٤۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِيْنِهِ وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ أُمَّتِي. (رواه النسائى: ٥١٤٤)

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ریشم دائیں ہاتھ میں اور سونا بائیں ہاتھ میں لیا، پھر فرمایا: یہ دو اشیاء میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔'' (النسائی)

(٥٦٧٢) نسائی: ٥١٣٦۔ صحیح، البانی: ٤٧٧٤۔ احمد: ١٦٨٥٩۔ قال الالبانی، صحیح ٤٧٥٦۔ ابوداؤد: ٤٢٣٩۔ احمد: ١٦٤٨٣۔

(٥٦٧٣) نسائی: ٥١٥٠۔

(٥٦٧٤) نسائی: ٥١٤٤۔ صحیح، البانی: ٤٧٥۔ ابوداؤد: ٤٠٥٧۔ ابن ماجه: ٣٥٩٥۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

٥٦٧٥ــ عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ عَلَى ذُكُوْرِ أُمَّتِيْ وَأُحِلَّ لِإِنَاثِهِمْ. (رواه الترمذی، ١٧٢٠)

’’سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے مردوں پر ریشم کا لباس اور سونا حرام ہے، اور عورتوں پر حلال ہے۔‘‘ (ترمذی)

٥٦٧٦ــ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ. (رواه البخاری، ٥٨٣٥)

’’سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تحقیق ریشم دنیا میں وہ لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔‘‘ (بخاری)

٥٦٧٧ــ عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ كَعْبٍ أَبِي ذِبْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ يَقُوْلُ أَلَا لَا تَلْبَسُوْا نِسَاءَكُمُ الْحَرِيْرَ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ فَإِنَّهُ إِنَّ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ. (رواه مسلم، ٢٠٦٩)

’’خلیفہ بن کعب ابی ذبیان کا بیان ہے کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے سنا، جس میں کہا: اے لوگو! اپنی عورتوں کو ریشمی لباس نہ پہناؤ۔ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: ریشم نہ پہنو جو شخص دنیا میں پہنے گا، وہ اس کو آخرت میں نہیں پہنے گا۔‘‘ (مسلم)

٥٦٧٨ــ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ: نَهَانَا النَّبِيُّ ﷺ عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ وَتَفْضِيضِ الْأَقْدَاحِ فَكَلَّمَهُ النِّسَاءُ فِي لُبْسِ الذَّهَبِ، فَأَبَى عَلَيْنَا وَرَخَّصَ لَنَا فِي تَفْضِيضِ الْأَقْدَاحِ. (رواه الطبرانی في ﴿الكبير (٢٥/ ٦٨﴾ والأوسط وفيه عمر بن يحى الأبلی

’’سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سونا پہننے اور پیالوں پر چاندی چڑانے سے منع کیا تو عورتوں نے آپ ﷺ سے بات چیت کی۔ آپ ﷺ نے اجازت دینے سے انکار کیا، اور ہمیں پیالوں پر چاندی کا کام کرنے کی اجازت دے دی۔‘‘ (الکبیر، الاوسط اور اس میں عمر بن یحییٰ ابلی ہے)

(٥٦٧٥) ترمذی: ١٧٢٠۔ صحیح، البانی: ١٤٠٤۔ نسائی: ٥١٤٨.

(٥٦٧٦) بخاری: ٥٨٣٥۔ مسلم: ٢٠٦٩۔ نسائی: ٥٣١٣۔ ابوداؤد: ٤٠٤٢۔ ابن ماجه: ٣٥٩٣۔ احمد: ٣٦٧.

(٥٦٧٧) مسلم: ٢٠٦٩۔ بخاری: ٦٠٨١۔ نسائی: ٥٣١٣۔ ابوداؤد: ٤٠٤٠۔ ابن ماجه: ٣٥٩١۔ احمد: ٦٣٠٣۔ مؤطا: ١٧٠٥.

(٥٦٧٨) طبرانی کبیر: ٢٥/ ٦٨۔ طبرانی اوسط، وفیه عمر بن یحی الابلی، لم اعرفه و بقیة رجاله ثقات، هیثمی: ٨٥٠٦.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

٥٦٧٩۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷠ قَالَ وَجَدَعُمَرُ حُلَّةَ إِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوْقِ فَأَتَى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْتَعْ هٰذِهِ الْحُلَّةَ فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيْدِ وَلِلْوُفُوْدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ أَوْ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَلَبِثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ بِجُبَّةِ دِيْبَاجٍ فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ حَتّٰى أَتَى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قُلْتَ إِنَّمَا هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ أَوْ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ ثُمَّ أَرْسَلْتَ إِلَيَّ بِهٰذِهِ فَقَالَ تَبِيْعُهَا أَوْ تُصِيْبُ بِهَا بَعْضَ حَاجَتِكَ. (رواه البخاری، ٣٠٥٤)

”سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک موٹے ریشم کا جبہ بازار میں فروخت ہوتے دیکھا تو اس کو لے کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آ گئے۔ یا رسول اللہ ﷺ! یہ خرید لیں، اور عید اور وفود آنے کے موقع پر زیبائش کیا کریں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ اس شخص کا لباس ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ایک عرصہ تک ٹھہرے جس قدر اللہ نے چاہا۔ پھر آپ ﷺ نے دیباج (ریشم کی ایک قسم) کا جبہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو ارسال فرمایا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس آئے۔ اور عرض کی: یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ یہ اس کا لباس ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ جبہ میری طرف سیدنا بھیجا، اور فرمایا: تو اس کو فروخت کر لے یا کوئی اور ضرورت پوری کر لے۔“

٥٦٨٠۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَى عُمَرُ عُطَارِدًا التَّمِيْمِيَّ يُقِيْمُ بِالسُّوْقِ حُلَّةَ سِيَرَاءَ وَكَانَ رَجُلًا يَغْشَى الْمُلُوْكَ وَيُصِيْبُ مِنْهُمْ فَقَالَ عُمَرُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي رَأَيْتُ عُطَارِدَ يُقِيْمُ فِي السُّوْقِ حُلَّةَ سِيَرَاءَ فَلَوِ اشْتَرَيْتَهَا فَلَبِسْتَهَا لِوُفُوْدِ الْعَرَبِ إِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ وَأَظُنُّهُ قَالَ وَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِحُلَلٍ سِيَرَاءَ فَبَعَثَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ وَبَعَثَ إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ بِحُلَّةٍ وَأَعْطَى عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ حُلَّةً

”ایک روایت میں ہے: عمر رضی اللہ عنہ نے عطارد کو دیکھا کہ ایک حُلّہ دھاری دار بازار میں لے کر بیٹھا تھا۔ یہ آدمی بادشاہوں کے پاس جاتا اور ان سے تحائف وغیرہ حاصل کرتا تھا۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے بازار میں عطارد کو دیکھا ہے وہ دھاری دار ریشمی حلہ فروخت کر رہا ہے۔ کاش! کہ آپ ﷺ اسے خرید کر وفود کے آنے کے موقع پر پہنا کریں اور جمعہ کے دن بھی۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: دنیا میں ریشم وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ پھر آپ ﷺ کے پاس دھاری دار حلّے آئے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ، سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو ایک ایک دیا، اور فرمایا: اپنی خواتین میں تقسیم کر دو۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اپنا حلّہ ساتھ لے کر آپ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ!

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

وَقَالَ شَقِّقْهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِكَ قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ بِحُلَّتِهِ يَحْمِلُهَا فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهٰذِهِ وَقَدْ قُلْتَ بِالْأَمْسِ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَلٰكِنِّي بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُصِيْبَ بِهَا وَأَمَّا أُسَامَةُ فَرَاحَ فِي حُلَّتِهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَظَرًا عَرَفَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أَنْكَرَ مَا صَنَعَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَنْظُرُ إِلَيَّ فَأَنْتَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهَا فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَلٰكِنِّي بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِكَ. (رواہ مسلم، ٢٠٦٨)

آپ نے میرے پاس یہ روانہ کیا ہے۔ اور کل کی بات ہے کہ عطارد کے حلہ کے متعلق آپ ﷺ نے کچھ فرمایا تھا۔ فرمایا: میں نے اس لیے نہیں بھیجا کہ تو خود پہنے اس لیے بھیجا ہے کہ تو اس سے مالی فائدہ اٹھائے۔ اور سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ نے اپنا حلہ پہن کر حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو دیکھا تو اسامہ رضی اللہ عنہ نے جان لیا کہ اس نے جو پہنا ہے اس کو آپ ﷺ نے ناپسند کیا ہے۔ چنانچہ اس نے کہا: آپ ﷺ دیکھتے ہیں اور آپ ﷺ ہی نے یہ میری طرف روانہ کیا ہے۔ فرمایا: میں نے تیرے پہننے کے لیے نہیں بھیجا ہے مگر اس لیے بھیجا ہے کہ اپنی خواتین کے درمیان تقسیم کردے۔'' (مسلم)

٥٦٨١ــ وَفِي رِوَايَةٍ: فَكَسَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه أَخًا لَهُ بِمَكَّةَ مُشْرِكًا. (رواہ البخاری، ٨٨٧)

''ایک روایت میں ہے: سیدنا پس عمر رضی اللہ عنہ نے یہ حلہ اپنے مشرک بھائی کو مکہ ارسال کردیا۔ (بخاری)

٥٦٨٢ــ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَبِسَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا قَبَاءً مِنْ دِيْبَاجٍ أُهْدِيَ لَهُ ثُمَّ أَوْشَكَ أَنْ نَزَعَهُ فَأَرْسَلَ بِهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقِيْلَ لَهُ قَدْ أَوْشَكَ مَا نَزَعْتَهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ نَهَانِي عَنْهُ جِبْرِيْلُ فَجَاءَهُ عُمَرُ يَبْكِي فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَرِهْتَ أَمْرًا أَعْطَيْتَنِيْهِ فَمَالِيْ قَالَ إِنِّي لَمْ

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی کریم ﷺ نے ایک دن دیباج (ریشم) کا جبہ پہنا جو آپ کو تحفہ دیا گیا تھا، پھر جلدی اس کو اتار دیا۔ اور عمر کی طرف روانہ کردیا۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا اتنی جلدی کیوں اتار دیا ہے؟ فرمایا: مجھے جبریل علیہ السلام نے منع کردیا تو عمر روتے ہوئے آئے اور کہا۔ یا رسول اللہ ﷺ! جس چیز کو آپ ﷺ نے ناپسند کیا وہ مجھے دے دی ہے۔ تو میرا کیا حال ہوگا؟ فرمایا: میں نے تجھے پہننے کے لیے تو نہیں دیا، اس لیے دیا

(٥٦٧٩) بخاری: ٣٠٥٤- مسلم: ٢٠٦٨- نسائی: ٥٣٠٨- ابوداؤد: ٤٠٤٠- ابن ماجه: ٣٥٩١- احمد: ٥٧٦٣- موطا: ١٧٠٥.
(٥٦٨٠) مسلم: ٢٠٦٨- بخاری: ٦٠٨١- نسائی: ٥٣١٣- ابوداؤد: ٤٠٤٠- ابن ماجه: ٣٥٩- احمد: ٦٣٠٣- موطا: ١٧٠٥
(٥٦٨١) بخاری: ٨٨٦- مسلم: ٢٠٦٨- نسائی: ٥٣٠٨- ابوداؤد: ٤٠٤٠- ابن ماجه: ٣٥٩١- احمد: ٥٧٦٣- موطا: ١٧٠٥.
(٥٦٨٢) ابوداؤد: ٤٠٤٧- نسائی: ٥٣٠٣- احمد: ١٤٦٨٧

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

أُعْطِكَهُ لِتَلْبِسَهُ إِنَّمَا أَعْطَيْتُكَهُ تَبِيْعُهُ فَبَاعَهُ بِأَلْفَيْ دِرْهَمٍ. (رواه مسلم، ٢٠٧٠)

ہے تا کہ تو اس کو فروخت کرے۔ پس دو ہزار درہم پر انھوں نے فروخت کیا۔'' (مسلم)

٥٦٨٣۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ مَلِكَ الرُّوْمِ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مُسْتُقَةً مِنْ سُنْدُسٍ فَلَبِسَهَا فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يَدَيْهِ تَذَبْذَبَانِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا إِلَى جَعْفَرٍ فَلَبِسَهَا ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهَا لِتَلْبَسَهَا قَالَ فَمَا أَصْنَعُ بِهَا قَالَ أَرْسِلْ بِهَا إِلَى أَخِيْكَ النَّجَاشِيِّ. (رواه أبوداود، ٤٠٤٧)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا: روم کے بادشاہ نے نبی کریم ﷺ کو لمبے آستین کا ریشمی لباس تحفہ دیا تو آپ ﷺ نے پہنا۔ میں نے آپ کے ہاتھوں کو دیکھا کہ وہ تیز تیز حرکت کرتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے وہ سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کو ارسال کیا تو اس نے پہن لیا۔ پس آپ ﷺ نے اس کو فرمایا: میں نے پہننے کے لیے تو روانہ نہیں کیا۔ اس نے کہا: میں اس کو کیا کروں؟ فرمایا: تو اس کو اپنے بھائی نجاشی کو روانہ کر دے۔'' (ابوداؤد)

٥٦٨٤۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَهْدَى إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ حُلَّةً سِيَرَاءَ فَلَبِسْتُهَا فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي. (رواه البخاري، ٢٦١٤)

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے ریشمی حلہ دیا تو میں نے پہن لیا۔ پھر میں نے آپ ﷺ کے چہرے پر غصے کے آثار دیکھے۔ پس میں نے پھاڑ کر اپنی خواتین میں تقسیم کر دیا۔'' (بخاری)

٥٦٨٥۔ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ أُكَيْدِرَ دُوْمَةَ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ثَوْبَ حَرِيْرٍ فَأَعْطَاهُ عَلِيًّا فَقَالَ شَقِّقْهُ خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ. (رواه مسلم، ٢٠٧١)

''ایک روایت میں ہے: اکیدر نے رسول اللہ ﷺ کو ریشمی لباس کا تحفہ ارسال کیا تو آپ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دے کر، فرمایا: اس کی چادریں بنا کر فاطمہ نامی خواتین کو دے دے۔ (مسلم) (مراد: فاطمہ بنت رسول اللہ، فاطمہ علی رضی اللہ عنہ کی والدہ فاطمہ بنت حمزہ فاطمہ زوجہ عقیل ابن طالب رضی اللہ عنہم۔'' (مترجم)

٥٦٨٦۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ

''سیدنا براء رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع کیا۔ ہمیں حکم دیا بیمار کی عیادت کا، جنازے کے پیچھے چلنے کا، چھینک والے کو جواب دینے کا، قسم پوری کرنے کا، مظلوم کی مدد کرنے کا، دعوت والے کی

(٥٦٨٣) ابوداؤد: ٤٠٤٧۔ ضعیف الاسناد: ٨٧٤۔ احمد: ١٣٢١٤۔

(٥٦٨٤) بخاری: ٢٦١٤۔ مسلم: ٢٠٧١۔ نسائی: ٥٢٩٨۔ ابوداؤد: ٤٠٤٣۔ ابن ماجه: ٣٥٩٦۔ احمد: ١٣١٧

(٥٦٨٥) مسلم: ٢٠٧١۔ بخاری: ٥٨٤٠۔ نسائی: ٥٢٩٨۔ ابوداؤد: ٤٠٤٣۔ ابن ماجه: ٣٥٩٦۔ احمد: ١٣١٧۔

(٥٦٨٦) بخاری: ٥٦٣٥۔ مسلم: ٢٠٦٦۔ ترمذی: ٢٨٠٩۔ نسائی: ٥٣٠٩۔ ابن ماجه: ٢١١٥۔ احمد: ١٨١٧٠۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ أَوْ قَالَ آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالإِسْتَبْرَقِ. (رواه البخاري، ٥٦٣٥)

دعوت قبول کرنے کا اور السلام علیکم کی اشاعت کرنے کا۔ اور ہمیں منع کیا سونے کی انگوٹھی سے، چاندی کے برتنوں سے، اور ریشمی زین سے، قسی کپڑے، ریشمی کپڑے، استبرق اور دیباج سے۔ (یہ سب ریشم کی اقسام ہیں۔)'' (بخاری)

٥٦٨٧۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي حِبِّي ﷺ عَنْ ثَلاَثٍ لاَ أَقُوْلُ نَهَى النَّاسَ نَهَانِي عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمُعَصْفَرِ الْمُفَدَّمَةِ (رواه النسائي، ٥١٧٢)

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے میرے محبوب علیہ السلام نے تین امور کی ممانعت فرمائی۔ میں نہیں کہتا کہ سب لوگوں کو منع کیا ہے۔ سونے کی انگوٹھی سے، قسی ریشمی کپڑے سے، اور نہایت سرخ ریشمی کپڑے سے۔'' (نسائی)

٥٦٨٨۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَنْزِعُهُ عَنِ الْغِلْمَانِ وَنَتْرُكُهُ عَلَى الْجَوَارِيْ. (رواه ابوداود: ٤٠٥٩)

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم ریشمی کپڑا لڑکوں سے اتار دیتے تھے اور لڑکیوں پر رہنے دیتے تھے۔'' (ابوداود)

٥٦٨٩۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الثَّوْبِ الْمُصْمَتِ مِنَ الْحَرِيْرِ فَأَمَّا الْعَلَمُ مِنَ الْحَرِيْرِ وَسَدَى الثَّوْبِ فَلاَ بَأْسَ بِهِ. (رواه ابوداود، ٤٠٥٥)

''سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی کریم ﷺ نے پورے ریشمی کپڑے کی ممانعت کی ہے۔ نشانات اور تانا اگر ریشمی ہو تو کوئی مذائقہ نہیں۔'' (ابوداود)

٥٦٩٠۔ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِأَذْرَبِيْجَانَ يَا عُتْبَةُ بْنُ فَرْقَدٍ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ كَدِّكَ وَلاَ مِنْ كَدِّ أَبِيْكَ وَلاَ مِنْ كَدِّ أُمِّكَ فَأَشْبِعِ الْمُسْلِمِيْنَ فِي رِحَالِهِمْ مِمَّا تَشْبَعُ مِنْهُ فِي رَحْلِكَ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّنَعُّمَ

''ابوعثمان نہدی رحمہ اللہ نے کہا: ہمیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا جب ہم آذربیجان میں عتبہ کی قیادت میں تھے۔ اے عتبہ! یہ تیری محنت، تیرے باپ کی کمائی اور تیری ماں کی دولت نہیں ہے۔ مسلمانوں کے گھروں میں پیٹ بھرنے کے لیے خوراک پہنچا جیسی تو اپنے گھر میں سیر ہو کر کھاتا ہے۔ اور اپنے

(٥٦٨٧) نسائی: ٥١٧٢۔ صحیح، البانی: ٤٧٧٧۔ مسلم: ٢٠٧٨۔ ترمذی: ٢٨٠٨۔ ابوداود: ٤٢٢٥۔ ابن ماجه: ٣٦٤٢۔ احمد: ١٣٣٢۔ موطا: ١٧٧.

(٥٦٨٨) ابوداؤد: ٤٠٥٩۔ صحیح، البانی: ٣٦٤٢۔ احمد: ١٣٣٢۔ ترمذی: ٢٨٠٨۔ ابوداؤد: ٤٢٢٥۔ ابن ماجه: ٣٦٤٢۔ احمد: ١٣٣٢ موطا: ١٧٧.

(٥٦٨٩) ابوداؤد: ٤٠٥٥۔ صحیح الاسناد، البانی: ٣٤٢٤.

(٥٦٩٠) مسلم: ٢٠٦٩۔ بخاری: ٥٣١٣۔ نسائی: ٦٠٨١۔ ابوداؤد: ٤٠٤٠۔ ابن ماجه: ٣٥٩١۔ احمد: ٦٣٠٣۔ موطا: ١٧٠٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَنَرَى أَهْلِ الشِّرْكِ وَلَبُوسَ الْحَرِيْرِ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ لَبُوسِ الْحَرِيْرِ قَالَ إِلَّا هٰكَذَا وَرَفَعَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِصْبَعَيْهِ الْوُسْطَى وَالسَّبَّابَةَ وَضَمَّهُمَا. (رواه مسلم، ٢٠٦٩)

نفس کو تن آسانی اور اہل شرک کے لباس سے بچاؤ اور ریشمی لباس سے بچتے رہو۔ رسول اللہ ﷺ نے ریشمی لباس سے منع کیا ہے۔ مگر اس قدر اور آپ ﷺ نے ہمارے سامنے دو انگلیاں اٹھا کر انگشت شہادت اور درمیانی انگلی ملا کر اشارہ کیا تھا۔'' (مسلم)

٥٦٩١۔ عَنْ سُوَيْدِبْنِ غَفَلَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهَى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ إِلَّا مَوْضِعَ إِصْبَعَيْنِ أَوْثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ. (رواه مسلم، ٢٠٦٩)

''سوید بن غفلہ کا بیان ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جابیہ مقام پر خطبہ دیا اور کہا: نبی ﷺ نے ریشمی لباس سے منع فرمایا ہے، مگر دو، تین یا چار انگلیوں کی مقدار (درست) ہے)۔'' (مسلم)

٥٦٩٢۔ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ هٰذِهِ جُبَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْرَجَتْ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةٍ لَهَا لِبْنَةُ دِيْبَاجٍ وَفَرْجَيْهَا مَكْفُوْفَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ فَقَالَتْ هٰذِهِ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ حَتّٰى قُبِضَتْ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُهَا فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضَى يُسْتَشْفَى بِهَا. (رواه مسلم، ٢٠٦٩)

''سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: ایک جبہ نکالا جو طیالسی کسروانی تھا، اس کے گریبان کی پٹی دیباج ریشم کی تھی، اور اس کے دونوں پھٹن ریشمی کپڑے سے کف لگائے گئے، اور اس نے کہا یہ رسول اللہ ﷺ کا جبہ ہے، آپ ﷺ اس کو پہنا کرتے۔ یہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اس کی زندگی میں رہا، جب وہ فوت ہوئی تو میں نے قبضے میں لے لیا۔ ہم اس کو مریضوں کے لیے دھوتے اور شفا حاصل کرتے ہیں۔'' (مسلم)

٥٦٩٣۔ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا كَسَتْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ مِطْرَفَ خَزٍّ كَانَتْ عَائِشَةُ تَلْبَسُهُ. (رواه مالك، ١٦٩٢)

''عروہ رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو ریشمی نقش ونگار والی چادر پہنائی جو خود پہنتی تھیں۔'' (مالک)

٥٦٩٤۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي لُبْسِ الْحَرِيْرِ

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو ریشمی قمیص پہننے

(٥٦٩١) مسلم: ٢٠٦٩۔ بخاری: ٦٠٨١۔ نسائی: ٥٣١٣۔ ابوداؤد: ٤٠٤٠۔ ابن ماجه: ٣٥٩١۔ احمد: ٦٣٠٣۔ موطا: ١٧٠٥.

(٥٦٩٢) مسلم: ٢٠٦٩۔ بخاری: ٦٠٨١۔ نسائی: ٥٣١٣۔ ابوداؤد: ٤٠٤٠۔ ابن ماجه: ٣٥٩١۔ احمد: ٦٣٠٣۔ موطا: ١٧٠٥.

(٥٦٩٣) موطا: ١٦٩٢.

(٥٦٩٤) بخاری: ٥٨٣٩۔ مسلم: ٢٠٧٦۔ ترمذی: ١٧٢٢۔ نسائی: ٧٣١١۔ ابوداؤد: ٤٠٥٦۔ ابن ماجه: ٣٥٩٢۔ احمد: ١٣٤٧٣

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لِحِكَّةٍ بِهِما . (رواه البخاري ، ٥٨٣٩) کی اجازت دی۔ اس لیے کہ ان دونوں کو خارش تھی۔'' (بخاری)

شــــرح: شراب، آلات موسیقی، رقص وسرور، ریشم کا استعمال، سونے اور چاندی کے برتنوں کا استعمال اور مردوں کا سونا پہننا وغیرہ بہت ہی بڑا کبیرہ گناہ ہے۔ (بخاری: ۵۵۹۰، کتاب الاشربۃ، باب ما جاء من یستحل الخمراء) میں تو ایسے گناہ کرنے والوں کو خنزیروں اور بندروں کی صورت میں مسخ ہونے کا آتا ہے۔ اوران پر پہاڑ کی چوٹی گرنے کی وعید آتی ہے۔

ان احادیث میں زیادہ تر ریشم کا لباس پہننے کی حرمت بیان ہوئی ہے، مردوں کے لیے یہ حرام ہے عورتوں کے لیے جائز ہے، اسی طرح سونا مردوں کے لیے حرام ہے، عورتوں کے لیے جائز ہے۔

بعض روایات میں عورتوں کے لیے بھی سونا منع آیا ہے مگر بغیر زیور بنائے ٹکڑا پہن سکتی ہیں یہ یا تو احتیاط کے پیش نظر منع کیا گیا ہے یا پہلے کی بات ہے۔ نبی ﷺ نے خواتین کو زیور پہننے کی اجازت دی ہے، یہی راجح بات ہے۔ اور بعض روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ عورتوں کیلئے بھی ریشم پہننا منع ہے، یہ بھی احتیاط پر محمول ہے۔ وگرنہ با قاعدہ نبی ﷺ سے راجح طور پر یہی ثابت ہے کہ عورتوں کے لیے ریشم پہننا جائز ہے، بشرطیکہ زیورات اور ریشم کی نمائش نہ کریں۔

ریشم کا لباس زیب تن کرنے سے انسان کے اندر رعونت اور کبر ونخوت پیدا ہوتا ہے، اور یہ متکبرین کا لباس ہے، اس لیے اسے امت کے مردوں پر حرام قرار دیا گیا ہے۔ نیز! یہ نظافت اور زینت کا لباس ہے جو عورتوں کا لباس شمار ہوتا ہے اور مردوں کے لیے عورتوں کی مشابہت اختیار کرنا حرام ہے۔ اس لیے ریشم اور زیور کو مردوں پر حرام قرار دیا گیا ہے۔

ریشم مردوں پر پہننا ہی حرام نہیں اس پر بیٹھنا بھی حرام ہے۔ مگر کئی روایات میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ریشم پہننا ثابت ہوتا ہے۔ تو اس کا حل یہ ہے کہ یہ خالص ریشم نہ تھا، معمولی امیزش ہوگی، یہ نہیں ہوسکتا کہ صریح حرام کردہ لباس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بلاوجہ پہنیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مجبوری ہوگی، ترجیح رسول اکرم ﷺ کے فرمان کو ہے۔ یہ بھی ان احادیث سے ثابت ہوا کہ دو چار انگلیوں برابر ریشم لگا ہو تو پہننا جائز ہے یا پھر خارش ہو جائے، جوئیں پڑ جائیں تو بیماری تک کے لیے ریشم پہننا جائز ہے۔ وگرنہ اسی طرح حرام ہے جس طرح اوپر ذکر ہوا ہے۔

بیماری کی صورت میں ریشم کی گنجائش کی وجہ یہ ہے کہ ریشم کا کپڑا گداز اور نرم ہوتا ہے، اس سے خارش وغیرہ تکلیف، میں تخفیف ہو جاتی ہے اور جوئیں کم پڑتی ہیں، اس لیے تکلیف تک ریشم پہن لیں صحت ہونے پر استعمال بند کر دیں یہ مردوں پر حرام ہے۔

ان احادیث میں یہ بیان ہوا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے خود ریشم کا کپڑا دیا تھا انہوں نے اسے پہن لیا تو آپ ﷺ نے ان پر سخت برہمی اور غصہ کا اظہار کیا تھا، پھر انہوں نے گھر کی خواتین پر تقسیم کر دیا، اس سے ثابت ہوا مردوں کے لیے ریشم کا لباس زیب تن کرنا سخت گناہ ہے خواتین پہن سکتی ہیں۔ (تفہیم الاسلام: ۱/ ۵۶۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٥٦٩٥ـ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَنَعْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بُرْدَةً سَوْدَاءَ فَلَبِسَهَا فَلَمَّا عَرِقَ فِيْهَا وَجَدَ رِيْحَ الصُّوْفِ فَقَذَفَهَا قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَكَانَ تُعْجِبُهُ الرِّيْحُ الطَّيِّبَةُ. (ابوداؤد، ٤٠٧٤)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے لیے سیاہ چادر روک لی۔ آپ ﷺ نے پہنی۔ جب اس میں آپ ﷺ کو پسینہ آیا تو اس سے اون کی بو آنے لگی۔ پس آپ ﷺ نے اتار پھینکی اور میرا گمان ہے کہ راوی نے کہا: آپ ﷺ کو اچھی خوشبو پسند تھی۔'' (ابوداؤد)

٥٦٩٦ـ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ قَالَ لِي أَبِيْ يَا بُنَيَّ لَوْ رَأَيْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ نَبِيِّنَا ﷺ وَقَدْ أَصَابَتْنَا السَّمَاءُ حَسِبْتَ أَنَّ رِيْحَنَا رِيْحُ الضَّأْنِ. (رواه أبوداود، ٤٠٣٣)

''سیدنا ابوبردہ کا بیان ہے کہ مجھے میرے والد نے کہا: اے بیٹے! اگر تو ہمیں دیکھتا جب ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے اور ہم پر بارش برس جاتی تو تجھے گمان ہوتا کہ ہماری ایسی بو ہے جیسی بھیڑوں کی بو ہوا کرتی ہے۔'' (ابوداؤد)

٥٦٩٧ـ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا إِزَارًا غَلِيْظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنَ الَّتِي يُسَمُّوْنَهَا الْمُلَبَّدَةَ قَالَ فَأَقْسَمَتْ بِاللّٰهِ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قُبِضَ فِي هٰذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ. (رواه مسلم ٢٠٨٠)

''سیدنا ابوبردہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو انھوں نے ہم لوگوں کے سامنے ایک چادر نکالی جس کو ملبد کہتے تھے۔ اور ایک تہہ بند نکالی جو خوب موٹی تھی جو یمن میں بنائی جاتی ہے۔ چنانچہ انھوں نے اللہ کی قسم کھائی کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال ان دو کپڑوں میں ہوا ہے۔'' (مسلم)

٥٦٩٨ـ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ. (رواه مسلم، ٢٠٨١)

''سیدنا عبداللہ عائشہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ گھر سے باہر تشریف لے گئے۔ اور آپ ﷺ پر چادر تھی جس کا حاشیہ سیاہ بالوں کا تھا۔'' (مسلم)

٥٦٩٩ـ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَانَ عَلٰى مُوْسٰى يَوْمَ كَلَّمَهُ رَبُّهُ كِسَاءُ صُوْفٍ وَجُبَّةُ صُوْفٍ وَكُمَّةُ صُوْفٍ وَسَرَاوِيْلُ صُوْفٍ وَكَانَتْ نَعْلَاهُ مِنْ جِلْدِ

''سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس دن موسیٰ علیہ السلام سے اس کے رب تعالیٰ نے کلام فرمائی تو موسیٰ کے بدن پر شلوار، جبہ، چادر گول ٹوپی اون کی تھی اور پاؤں میں مردار گدھے کے

(٥٦٩٥) ابوداؤد: ٤٠٧٤۔ صحیح، الالبانی: ٣٤٣٥۔ احمد: ٢٥٣١٢۔

(٥٦٩٦) ابوداؤد: ٤٠٣٣۔ صحیح، الالبانی: ٣٤٠٤۔ ترمذی: ٢٤٧٩۔ ابن ماجہ: ٣٥٦٢۔ احمد: ١٩٢٥٩۔

(٥٦٩٧) مسلم: ٢٠٨٠۔ بخاری: ٢٨١٨۔ ترمذی: ١٧٣٣۔ ابوداؤد: ٤٠٣٦۔ ابن ماجہ: ٣٥٥١۔ احمد: ٢٤٤٧٦۔

(٥٦٩٨) مسلم: ٢٠٨١۔ ترمذی: ٢٨١٣۔ ابوداؤد: ٤٠٣٢۔ احمد: ٢٤٧٦٧

(٥٦٩٩) ترمذی: ١٧٣٤۔ ضعیف جداً، الالبانی: ٢٩١

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حِمَارٍ مَيِّتٍ. (رواه الترمذي، ١٧٣٤) چمڑے کے جوتے تھے۔'' (ترمذی)

شرح: ان احادیث سے ثابت ہوا کہ اون کا لباس پہننا جائز ہے۔ آپ ﷺ نے اون کا لباس ہونے کی وجہ سے قمیض نہ اتاری تھی، یہ بدبو کی وجہ سے اتاری تھی۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ سیاہ رنگ کا لباس جائز ہے تاہم اسے خاص دنوں میں یہ سیاہ لباس ماتم کی نشانی بنا کر پہننا منع ہے۔ بغیر کسی دن کے تعین سے پہننا جائز ہے۔

ان سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اون اور بالوں سے بنا ہوا لباس پہننا جائز ہے۔ اگر یہ لباس اپنا زہر دکھانے کے لیے پہنا جائے اور تقویٰ کی شہرت کے لیے زیب تن کیا جائے تو پھر جائز نہیں کیونکہ اپنی نیکی اور اچھائی کو پوشیدہ رکھنا زیادہ بہتر ہے۔ تقویٰ اون یا بالوں میں ہی نہیں بلکہ کاٹن کا لباس پہن کر بھی تواضع ہو سکتی ہے۔ ثابت یہی ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ جو لباس میسر آتا تھا وہ پہنتے تھے، کبھی اون کا، کبھی کاٹن کا، کبھی السی کا کبھی یمنی چادر، کبھی سبز چادر، کبھی جبہ، کبھی قباء، کبھی قمیص زیب تن فرمایا، یہ سب جائز ہے جو میسر آئے اسے پہنا جائے افراط وتفریط نہ کیا جائے۔

افراط یہ ہے کہ کھانا بھی فخریہ اور لباس بھی فخریہ پہنا جائے اور ہمہ وقت تکبر کے طور پر خودنمائی کے لیے عمدہ لباس ہی پہننا یہ افراط ہے، درست نہیں۔ تفریط یہ ہے جو لباس، خوراک اور نکاح، اللہ تعالیٰ نے حلال قرار دیا ہے، اس سے بے رغبتی کرتے ہوئے زہد کا اظہار کرنا یہ بھی درست نہیں۔ یہ دونوں عمل نبی اکرم ﷺ کے طریقہ کے خلاف ہیں۔

اصل میں اعمال کا دارومدار نیت پر ہے، اچھی خوراک، اچھی پوشاک بشرطیکہ جائز ہو کھانے یا پہننے میں کوئی حرج نہیں اگر تکبر میں پڑنے کا اندیشہ نہ ہو۔ اور ہلکا قسم کا کھانا اور لباس اگر خود پر ضبط رکھنے کے لیے ہو کہ کہیں یہ غلط راہ پر نہ چل نکلے تو یہ بھی جائز ہے، بہرصورت اچھی خوراک اچھا لباس نیکیوں کا ذریعہ بنے تو جائز ہے اگر ہلکا لباس ریا کاری کا باعث بنے تو ناجائز ہے، یہ بات نیک نیتی پر منحصر ہے۔ (عون المعبود: ۴/ ۸۰)

٥٧٠٠۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِيْ يَنَامُ عَلَيْهِ آدَمًا حَشْوُهُ لِيفٌ. (رواه مسلم، ٢٠٨٢)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا بستر چمڑے کا تھا، اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔''

٥٧٠١۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْفُرُشَ فَقَالَ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِلْمَرْأَةِ وَفِرَاشٌ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ. (رواه أبوداود، ٤١٤٢)

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ کے سامنے بستروں کا ذکر کیا گیا تو فرمایا: ایک بستر مرد کے لیے، ایک اس کی عورت کے لیے، اور ایک اس کے مہمان کے لیے، اور چوتھا شیطان کے لیے ہے۔'' (ابوداود، النسائی)

(٥٧٠٠) مسلم: ٢٠٨٢۔ بخاری: ٦٤٥٦۔ ترمذی ٢٤٦٩۔ ابوداؤد: ٤١٤٧۔ ابن ماجہ: ٤١٤١۔ احمد: ٢٥٢٤٥.

(٥٧٠١) ابوداؤد: ٤١٤٢۔ صحیح، البانی: ٣٤٨٩۔ مسلم: ٢٠٨٤۔ نسائی: ٣٣٨٥۔ احمد: ٦٦

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

٥٧٠٢ـــ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، قَالَ: افْتِرَاشُ الْحَرِيْرِ كَلُبْسِهِ. (رواه رزين)

''ابوعبیدہ کا قول ہے، ریشمی بستر کا استعمال پہننے کی مثل ہے۔'' (رزین)

٥٧٠٣ـــ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ أَنْ تُفْتَرَشَ. (رواه الترمذي، ١٧٧١)

''ابوملیح اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے درندوں کی کھال کا بستر بچھانے سے منع کیا ہے۔'' (ترمذی)

٥٧٠٤ـــ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِيِّ قَالَ اسْتَكْسَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَكَسَانِي خَيْشَتَيْنِ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي وَأَنَا أَكْسَى أَصْحَابِي. (رواه أبوداود، ٤٠٣٢)

''عتبہ بن عبد السلمی نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے لباس طلب کیا تو آپ ﷺ نے کھردرا لباس مجھے عنایت کیا۔ چنانچہ میں نے دیکھا تو میں اپنے رفقاء میں اچھے لباس والا تھا۔'' (ابوداؤد)

شرح: نبی اکرم ﷺ کی سادگی پر بھی دلالت ہے۔ نیز ثابت ہوا چمڑے میں روئی وغیرہ بھر کر گدا بنانا، اس پر بیٹھنا اور ٹیک لگانا جائز ہے۔ (جائزۃ الاحوذی: ٣/ ٦١٤)

٢۔ ان سے یہ بھی ثابت ہوا کہ درندوں کے چمڑے استعمال کرنا جائز نہیں۔ اس کی ممانعت کی وجہ میں ایک یہ قول ہے کہ اسے رنگنے کے باوجود اس کی نجاست ختم نہیں ہوتی، مگر امام شوکانی رحمہ اللہ اسے تسلیم نہیں کرتے۔ ممانعت کی یہ وجہ بتاتے ہیں کہ یہ فضول خرچ اور متکبر لوگوں کا طریقہ ہے، اس لیے ان کے چمڑے استعمال کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ (عون المعبود: ٤/ ١١٧)

٣۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ ایک بستر آدمی کے لیے اور دوسرا بیوی کے لیے اگر ضرورت کے تحت میاں بیوی ایک بستر پر لیٹنا چاہیں تو جائز ہے، اگر علیحدہ علیحدہ لیٹیں تو بھی درست ہے۔ اور تیسرا بستر زائد رکھنا کہ کوئی مہمان آئے گا تو اسے دیں گے۔ چوتھا شیطان کے لیے کہا گیا ہے، ایک قول تو یہ ہے کہ اس پر شیطان رات گزارتا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اگر ایک گھر میں مہمان آتے ہیں وہ زیادہ سے زیادہ مہمانوں کا اندازہ رکھ کر مہمانوں کے لیے بستر تیار کروالیں تو کوئی حرج نہیں۔ ضرورت سے زیادہ بستر بنوانا عموماً فخر کے لیے ہوتا ہے اور اس سے آخرت سے توجہ دور ہوتی ہے، اس لیے اسے شیطان کی طرف منسوب کیا گیا ہے، وہ یہی چاہتا ہے انسان آخرت سے بے خبر رہے۔ (عون المعبود: ٤/ ١١٩)

آج بیٹیوں کو جہیز میں دسیوں کے حساب سے بستر دینا اور گھروں میں عام طور پر ٹرنک بھر کر بستروں کے ڈھیر لگانا اور پھر افسوس ہے کہ بیس بیس برس انہیں استعمال بھی نا کرنا، ہمارے لیے یہ حدیث تازیانہ عبرت ہے۔ (گوندلوی)

(٥٧٠٢) رزین۔

(٥٧٠٣) ترمذی: ١٧٧١۔ صحیح۔ الالبانی: ١٤٥٠۔ نسائی: ٤٢٥٣۔ ابوداؤد: ٤١٣٢۔ احمد: ٢٠٨٩۔ دارمی: ١٩٨٣۔

(٥٧٠٤) ابوداؤد: ٤٠٣٢

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آداب اللبس وهيئته

پہننے کا ادب اور شکل و ہیئت

٥٧٠٥۔ قَالَ رُكَانَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِنَّ فَرْقَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ. (رواه الترمذی: ١٧٨٤)

''رکانہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارے اور مشرکین کے درمیان ٹوپیوں پر پگڑی باندھنا امتیازی فرق ہے۔'' (ترمذی)

٥٧٠٦۔ عَنْ أَبِي الْمَلِيْحِ بْنِ أُسَامَةَ: عَنْ أَبِيْهِ، رَفَعَهُ: اعْتَمُّوْا تَزْدَادُوْا حِلْماً، وَقَالَ الْعَمَائِمُ تِيْجَانُ الْعَرَبِ. لأبی داود. قُلْتُ لَمْ اَجِدْهُ فِي اَبِيْ دَاوُدَ وَلاَ غَيْرِهِ مِنَ الْخَمْسَةِ وَهُوَ فِي مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ لِلْكَبِيْرِ. (٥١٧ وَقَالَ فِيْهِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ وَهُوَ مَتْرُوْكٌ)

''ابوملیح اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور وہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں: تم پگڑی باندھو تو زیادہ تحمل مزاج ہو جاؤ گے۔ اور فرمایا: پگڑیاں عرب کے تاج ہیں۔ (ابو داؤد) میں کہتا ہوں ابوداؤد میں اور اس کے علاوہ پانچ کتابوں میں یہ روایت مجھے دستیاب نہیں ہوئی۔ البتہ یہ مجمع الزوائد الکبیر میں ہے اور کہا: اس کی سند میں عبیداللہ بن ابی حمید متروک ہے۔''

٥٧٠٧۔ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَمَّمَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَدَلَهَا بَيْنَ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي (رواه أبوداود: ٤٠٧٩)

''سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے پگڑی باندھی، اور پگڑی کا شملہ میرے آگے پیچھے لٹکا دیا۔'' (ابوداؤد)

٥٧٠٨۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: عَمَّمَ ﷺ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَأَرْخَى لَهُ أَرْبَعَةَ أَصَابِعٍ وَقَالَ: إِنِّي لَمَّا صَعِدْتُ إِلَى السَّمَاءِ رَأَيْتُ أَكْثَرَ الْمَلَائِكَةِ مُعْتَمِّيْنَ. (رواه الطبراني في الأوسط بضعف)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو دستار باندھی اور چار انگشت مقدار شملہ نیچے کر دیا، اور فرمایا: جب میں آسمان پر گیا تو دیکھا کہ اکثر ملائکہ عمامہ باندھے ہوئے ہیں۔'' (الاوسط، بضعف)

٥٧٠٩۔ عَنْ عَمْرِوبْنِ حُرَيْثٍ قَالَ كَأَنِّي

''سیدنا عمرو بن حریث نے کہا میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ

(٥٧٠٥) ترمذی: ١٧٨٤۔ ضعیف، البانی: ٣٠٠۔ ابوداؤد: ٤٠٧٨۔

(٥٧٠٦) مجمع الزوائد: ٥١٧۔ طبرانی کبیر، وفیه عبیدالله بن ابی حمید وهو متروك، هیثمی: ٨٤٩٧۔

(٥٧٠٧) ابوداؤد: ٤٠٧٩۔ ضعیف، البانی۔

(٥٧٠٨) طبرانی اوسط، عن شیخه مقدام بن داود وهو ضعیف، هیثمی: ٨٤٩٨۔

(٥٧٠٩) مسلم: ١٣٥٩۔ نسائی: ٥٣٤٦۔ ابوداؤد: ٤٠٧٧۔ ابن ماجه: ٣٥٨٧۔ احمد: ١٨٢٥٩۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَنْظُرُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ أَرْخَى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ. (رواه النسائي، ١٣٥٩)

منبر پر ہیں، اور آپ ﷺ نے سیاہ عمامہ باندھا ہے، اس کے دونوں کنارے شانوں کے درمیان لٹکائے ہوئے تھے" (نسائی)

٥٧١٠۔ وَفِي رِوَايَةٍ: أَرْخَى طَرَفَهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ. (رواه النسائي، ٥٣٤٦)

"اور ایک روایت میں ہے: ایک کنارہ دونوں کندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا تھا۔" (نسائی)

٥٧١١۔ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ قَالَ: كَانَتْ عِمَامَةُ النَّبِيِّ ﷺ بَطْحَةً، يَعْنِي لَا طِيَّةً. (رواه رزين)

"سیدنا ابو کبشہ الانماری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کی پگڑی سر کے ساتھ چمٹی ہوئی تھی (یعنی اونچی نہیں تھی)۔" (رزین)

شرح: عمامہ (عین کے کسرہ کے ساتھ) پگڑی کو کہتے ہیں۔ ان سے ثابت ہوتا ہے کہ پگڑی پہننا مسنون ہے۔ اس کا رنگ سیاہ ہو یا سفید ہو تو دونوں جائز ہیں۔ سبز رنگ کا ثبوت نہیں مل سکا۔ اور پگڑی پہننے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کا پلو ایک طرف رکھیں، درمیان یا بائیں طرف رکھیں ہر طرح جائز ہے۔ پگڑی کے پلو کو زیادہ تر کندھوں کے درمیان لٹکانا ہی بہتر ہے۔

اور یہ بھی ثابت ہوا نیچے ٹوپی ہو اوپر پگڑی باندھ لیں یہ بھی ثابت ہے۔ اور اگر صرف پگڑی باندھیں یہ بھی جائز ہے اور صرف ٹوپی پہنیں یہ بھی جائز ہے اور لڑ جتنا چاہیں لمبا چھوڑیں صرف زمین پر نہ گھسیٹا جائے۔

بہر صورت نماز میں پگڑی ہو یا نہ ہو نماز ہو جاتی ہے مگر یہ بات آداب میں شامل ہے، سر پر پگڑی یا ٹوپی رکھنا اچھا عمل ہے، خواہ نماز میں ہو یا نماز کے علاوہ ہو۔ (عون المعبود: ۴/ ۹۵)

٥٧١٢۔ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ نَظَرَ أَنَسٌ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَأَى طَيَالِسَةً فَقَالَ كَأَنَّهُمُ السَّاعَةَ يَهُوْدُ خَيْبَرَ. (رواه البخاري، ٤٢٠٨)

"ابو عمران کا بیان ہے کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن لوگوں کی طرف دیکھا کہ ان کے اوپر طیالسی چادریں ہیں۔ (یہ یہودی پہنا کرتے تھے) تو فرمایا: اب خیبر کے یہودی یہاں موجود ہیں۔" (بخاری)

شرح: ...... طیالسہ چادروں کو کہتے ہیں، یہ چادریں یہودی کثرت سے لیتے تھے۔ ان کے علاوہ لوگ انہیں زیادہ استعمال نہ کرتے تھے۔ اس لیے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے چونکہ زیادہ لوگوں کو یہ چادریں استعمال کرتے نہ دیکھا تھا۔ حضرت

(٥٧١٠) نسائی: ٥٣٤٦۔ صحیح، البانی: ٤٩٣٩.

(٥٧١١) رزین.

(٥٧١٢) بخاری: ٤٢٠٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بصرہ میں تشریف لے گئے تو وہاں دیکھا کہ یہ لوگ ان چادروں کا استعمال کثرت سے کرتے ہیں تو اس وقت کہا: چونکہ خیبر کے یہودی ان چادروں کا زیادہ استعمال کرتے ہیں مجھے محسوس ہو رہا ہے میں خیبر کے یہودیوں کے پاس بیٹھا ہوں، ان سے تشبیہ دی۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ چادریں (طیالسہ) پہننا منع ہیں، نہیں! ایسا نہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جو ان کے زرد رنگ تھے، ان پر تنقید کی ہے، چادروں کے استعمال پر تنقید نہیں۔ ثابت ہوا لباس میں بھی غیر مسلموں کی مخالفت کی جائے۔ (فتح الباری: ۷/۴۷۶)

٥٧١٣ـ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ بْنِ السَّكَنِ الأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ كَانَ كُمُّ يَدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِلَى الرُّسْغِ. (رواه الترمذی، ١٧٦٥)

''اسماء بنت یزید نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی قمیض کی آستین گٹ تک تھی۔'' (ترمذی)

شـــرح: ...... امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسے حسن، غریب کہا ہے مگر البانی رحمہ اللہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، تاہم مستدرک حاکم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ قمیض ٹخنوں کے اوپر ہو اور اس کے بازو انگلیوں تک ہوں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قمیض کی آستین ہاتھوں کی انگلیوں تک بھی رکھی جا سکتی ہے۔ اگر اس حدیث کی یہاں کردہ بات اور ابن عباس رضی اللہ عنہما والی بات میں مطابقت رکھیں تو مطلب ہوگا کہ یہ اندازہ ہے گٹ تک آستین رکھیں تو جائز ہے اور انگلیوں تک آستین کے بازو رکھیں تو بہتر ہے۔ (جائزۃ الاحوذی: ۳/۱۹۳) ایک صورت یہ بھی ہے قمیض ہو تو گٹ تک آستین رکھیں اور اگر قمیض کے علاوہ لباس ہو جبہ وغیرہ تو پھر ہاتھوں کی انگلیوں تک رکھیں اس سے آگے نہ رکھیں۔

٥٧١٤ـ عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ عَنِ الإِزَارِ فَقَالَ أَنَا أُخْبِرُكَ بِعِلْمٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ إِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ لاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ مَا أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَفِي النَّارِ مَا أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَفِي النَّارِ لاَ يَنْظُرُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا. (رواه مالك، ١٦٩٩)

''علاء بن عبد الرحمٰن اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے کہا: میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ازار کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے کہا: میں تجھے علم کے ساتھ خبر دیتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کی تہہ بند نصف پنڈلی تک اور پنڈلی اور ٹخنے کے درمیان تک کوئی گناہ نہیں ہے۔ اور جو اس سے نیچے ہو تو وہ آگ میں ہے۔ اور جس نے اپنی ازار تکبر کے ساتھ نیچے لٹکا کر کھینچی تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کو نہیں دیکھے گا۔'' (مالک)

(٥٧١٣) ترمذی: ١٧٦٥ـ ضعیف، البانی: ٢٩٥ـ ابوداؤد: ٤٠٢٧.

(٥٧١٤) موطا: ١٤٩٩ـ ابن ماجه: ٣٥٧٣ـ احمد: ١١٥١٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٥٧١٥ــ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعَضَلَةِ سَاقِي أَوْ سَاقِهِ فَقَالَ: هٰذَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَأَسْفَلَ فَإِنْ أَبَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْإِزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ (رواه الترمذي، ١٧٨٣)

”سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ نے میری پنڈلی پکڑی اور فرمایا: ازار کا یہ مقام ہے اگر تو نہ کر سکے تو کچھ نیچے کر اور یہ بھی نہ کر سکے اور مزید نیچے کرنا چاہے تو ازار کا ٹخنوں میں کوئی حق نہیں ہے۔“ (الترمذی)

٥٧١٦ــ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي سُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْإِزَارِ فَهُوَ فِي الْقَمِيْصِ. (رواه ابوداود، ٤٠٩٥)

”سیدنا عبداللہ ابن عمر نے کہا: نبی کریم ﷺ نے جو کچھ ازار کے متعلق فرمایا ہے قمیص کا بھی وہی حکم ہے۔“ (ابوداؤد)

٥٧١٧ــ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عَبَّاسٍ يَأْتَزِرُ فَيَضَعُ حَاشِيَةَ إِزَارِهِ مِنْ مُقَدَّمِهِ عَلَى ظَهْرِ قَدَمَيْهِ وَيَرْفَعُ مِنْ مُؤَخَّرِهِ قُلْتُ لِمَ تَأْتَزِرُ هٰذِهِ الْإِزْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَأْتَزِرُهَا. (رواه أبوداود، ٤٠٩٦)

”عکرمہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا عبداللہ ابن عباس کو ازار پہنے ہوئے دیکھا کہ ازار کا کنارہ اگلی جانب سے پاؤں کی پشت پر اور پچھلی جانب سے بلند رکھا۔ تو میں نے کہا: آپ اس طرز سے ازار کیوں باندھتے ہو؟ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ اس طور پر ازار باندھتے تھے۔“ (ابوداؤد)

٥٧١٨ــ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا لَبِسْتُمْ وَإِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَؤُوْا بِأَيَامِنِكُمْ. (رواه أبوداود، ٤١٤١)

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم لباس پہنو، یا تم وضو کرو تو دائیں طرف سے ابتدا کرو۔“ (ابوداؤد)

٥٧١٩ـ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ إِنَّ

”سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے تکبر کے ساتھ اپنا لباس کھینچا تو اس کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہیں دیکھے گا۔ پس ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ

(٥٧١٥) ترمذی: ١٧٨٣ـ صحیح، البانی: ١٤٥٧ـ نسائی: ٥٣٢٩ـ ابن ماجه: ٣٥٧٢.
(٥٧١٦) ابوداؤد: ٤٠٩٥ـ صحیح الاسناد: ٣٤٥١ـ احمد: ٦١٨٥.
(٥٧١٧) ابوداؤد: ٤٠٩٦ـ صحیح الاسناد: ٣٤٥٢.
(٥٧١٨) ابوداؤد: ٤١٤١ـ صحیح، البانی: ٣٤٨٨ـ ابن ماجه: ٤٠٢ـ احمد: ٨٤٣٨
(٥٧١٩) ابوداؤد: ٤٠٨٥ـ صحیح، البانی: ٣٤٤٣ـ بخاری: ٣٦٦٥ـ مسلم: ٢٠٨٥ـ ترمذی: ١٧٣١ـ نسائی: ٥٣٣٦ـ ابن ماجه: ٣٥٦٩ـ احمد: ٦٣٠٤ـ موطا: ١٦٩٨

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

أَحَدًا جَانِبَي إِزَارِي يَسْتَرْخِي إِنِّي لَأَتَعَاهَدُ ذٰلِكَ مِنْهُ قَالَ لَسْتَ مِمَّنْ يَفْعَلُهُ خُيَلَاءَ. (رواه أبوداود، ٤٠٨٥)

نے کہا: میری ازار لٹک جاتی ہے الا کہ میں اس کو پکڑے رکھوں۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: تو ان لوگوں میں سے نہیں ہے جو تکبر و فخر سے لٹکاتے ہیں۔" (ابوداؤد)

٥٧٢٠۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الإِسْبَالُ فِي الإِزَارِ وَالْقَمِيْصِ وَالْعِمَامَةِ مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئًا خُيَلَاءَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (رواه النسائي، ٥٣٣٤)

"سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لٹکانا ازار، قمیص اور عمامہ میں ہے۔ جس نے ان میں سے کسی کو تکبر کی وجہ سے لٹکایا تو قیامت کے دن اللہ اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔" (نسائی)

٥٧٢١۔ وَلِأَصْحَابِ السُّنَنِ: قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَكَيْفَ يَصْنَعْنَ النِّسَاءُ بِذُيُوْلِهِنَّ قَالَ يُرْخِيْنَ شِبْرًا فَقَالَتْ إِذًا تَنْكَشِفُ أَقْدَامُهُنَّ قَالَ فَيُرْخِيْنَهُ ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ. (رواه الترمذي، ١٧٣١)

"اصحاب سنن کی روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اے اللہ کے رسول ﷺ! خواتین اپنے دامن کہاں پر رکھیں؟ فرمایا: ایک بالشت لٹکائیں۔ عرض کیا: پھر تو عورتوں کے قدم ننگے رہیں گے۔ فرمایا: عورتیں ہاتھ برابر لٹکائیں اور اس سے زائد نہ لٹکائیں۔" (ترمذی)

٥٧٢٢۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَيَّ إِزَارٌ يَتَقَعْقَعُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ إِنْ كُنْتَ عَبْدَاللّٰهِ فَارْفَعْ إِزَارَكَ فَرَفَعْتُ إِزَارِي إِلَى نِصْفِ السَّاقَيْنِ فَلَمْ تَزَلْ إِزْرَتَهُ حَتَّى مَاتَ. (رواه أحمد، ٦٢٢٧)

"سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو میرا تہہ بند نیچے گرا ہوا تھا۔ فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی: میں عبداللہ ہوں۔ فرمایا: اگر اللہ کا بندہ ہے تو اپنا ازار بلند کر۔ پس میں نے نصف پنڈلی تک بلند کی۔ اور پھر ان کا تہہ بند نصف پنڈلی تک ہی رہا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئے۔"

٥٧٢٣۔ عَنْ أُمِّ الْحَسَنِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ

"ام الحسن سے روایت ہے کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بیان کیا

(٥٧٢٠) نسائی: ٥٣٣٤۔ بخاری: ٥٧٩١.

(٥٧٢١) ترمذی: ١٧٣١۔ صحیح، البانی: ١٤١٥۔ بخاری: ٥٧٨٣۔ مسلم: ٢٠٨٥۔ نسائی: ٥٣٣٦۔ ابوداؤد: ٤٠٩٤۔ ابن ماجہ: ٣٥٦٩۔ احمد: ٦٣٠٤۔ موطا: ١٦٩٨.

(٥٧٢٢) احمد: ٦٢٢٧۔ باسنادين والطبراني في الاوسط، واحد اسنادى احمد رجاله رجال الصحيح، بخاری: ٣٤٨٥۔ مسلم: ٢٠٨٥۔ ترمذی: ١٧٣١۔ نسائی: ٥٣٣٦۔ ابوداؤد: ٤٠٩٤۔ ابن ماجہ: ٣٥٦٩۔ موطا: ١٦٩٨.

(٥٧٢٣) ترمذی: ١٧٣٢۔ صحیح، البانی: ١٤١٦۔ نسائی: ٥٣٣٩۔ ابوداؤد: ٤١١٧۔ ابن ماجہ: ٣٥٨٠۔ احمد: ٢٦١٤١۔ موطا: ١٧٠٠۔ دارمی: ٢٦٤٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حَدَّثَتْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَبَّرَ لِفَاطِمَةَ شِبْرًا مِنْ نِطَاقِهَا. (رواه الترمذی، ۱۷۳۲)

کہ نبی کریم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کمر بند پر ایک بالشت ناپ کر بتایا۔" (ترمذی)

۵۷۲۴ــ عَنْ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُحْتَبٍ بِشَمْلَةٍ وَقَدْ وَقَعَ هُدْبُهَا عَلَى قَدَمَيْهِ. (رواه أبوداود، ٤٠٧٥)

"سیدنا جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا۔ آپ کو چادر میں احتباء (سرین کے بل بیٹھ کر گھٹنے کھڑے کر کے ان کے گرد سہارا لینے کے لیے ہاتھ باندھ لینا یا کمر اور گھٹنوں کے گرد کپڑا باندھنا) کیے ہوئے دیکھا، اور اس چادر کے جھور آپ کے قدموں پر گرے ہوئے تھے۔" (ابوداؤد)

شرح: ان احادیث سے ثابت ہوا کہ تکبر سے تہبند پاؤں اور ٹخنوں سے نیچے گھسیٹنا حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔ اور جو نیچے رکھتا ہے وہ آگ میں ہوگا۔ تہبند، پاجامہ، قمیض یا کوئی بھی لباس ہو عورتیں تو ٹخنے ننگے نہ رکھیں۔ لیکن اتنا زیادہ لمبا لباس نہ ہو کہ زمین پر گھسیٹتی جائیں۔ آج کل بیاہ شادیوں کے موقع پر عورتیں لباس پہنتی ہیں اور خصوصاً دلہن کا غرارہ وغیرہ اٹھانے کے لیے ایک دوسری عورت کا سہارا لیا جاتا ہے یہ منع اور اسراف ہے۔ بلکہ جیسا کہ حدیث میں ذکر ہوا ہے عورت ایک بالشت تک کپڑا لٹکا سکتی ہے۔ بہرصورت عورتیں پاؤں اور ٹخنے ننگے رکھنے کی پابند نہیں۔ تاہم کپڑا زمین پر نہ گھسیٹیں۔ مردوں کے لیے سخت وعید ہے کہ یہ زمین پر کپڑا نہ گھسیٹیں روز قیامت انہیں اللہ نہ دیکھے گا۔ ٹخنوں سے اوپر پنڈلی کے پٹھے تک کسی مقام پر کپڑا رکھنا جائز ہے۔ اگر تکبر سے نہ لٹکایا ہو ویسے کسی سستی یا توجہ نہ ہونے کی وجہ سے ٹخنوں کے نیچے کپڑا آ جائے تو اس میں یہ سزا نہیں۔

علمائے کرام کی دو آراء ہیں: ایک رائے یہ ہے کہ لباس لٹکانے والے سے جو یہ کہا گیا ہے کہ اللہ اسے دیکھیں گے نہیں یہ ڈانٹ کے لیے ہے، جو تکبر سے نہیں لٹکاتا وہ اس وعید میں شامل نہیں۔ دوسری رائے یہ ہے کہ کپڑا لٹکانے والا تکبر سے لٹکائے یا غیر تکبر سے لٹکائے دونوں صورتوں میں یہ وعید ہے۔

ترجیح والی بات یہی ہے کہ تکبر سے لٹکانے والا اس وعید میں داخل ہے جو بغیر تکبر کے لٹکاتا ہے وہ اس میں داخل نہیں مگر اس نے کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شہادت سے پہلے ایک نوجوان سے کہا تھا۔ جو عیادت کے لیے آیا کہ بھتیجے! ٹخنے ننگے رکھو۔ اس سے کپڑا صاف رہتا ہے اور تقویٰ حاصل ہوتا ہے، مختصر یہ کہ ٹخنوں سے اوپر لباس رکھنے سے دو برائیوں سے براءت ہوتی ہے، ایک فضول خرچی سے بچاؤ۔ (۲) صفائی کا حصول۔ (تفہیم الاسلام ۸۴۲/۲)

(۵۷۲٤) ابوداؤد: ٤٠٧٥۔ ضعیف سنن ابی داؤد: ۸۸۱۔ احمد: ۲۰۱۰۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٥٧٢٥۔عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّمَّاءِ وَعَنِ الْإِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ. (رواه أبوداود، ٤٠٨١)

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے گونگی، گوٹھ اور ایک کپڑے میں احتباء سے منع فرمایا ہے۔'' (ابوداؤد)

شرح: صمّاء کپڑا لپیٹنا یہ ہے کہ انسان پورا جسم کپڑے میں لپیٹ لے اور ہاتھ بھی اندر رکھے۔ اگر ان سے کام لینے کی ضرورت پڑ جائے تو انہیں بھی باہر نہ نکال سکے۔ یعنی کپڑے سے باہر بازو، وغیرہ نکالنے کا بھی کوئی رستہ نہ چھوڑا جائے بلکہ گم سم انداز پر لپیٹ لیا جائے جس طرح چٹان میں کوئی سوراخ نہ ہو یہ بھی اسی طرح ہے، اس لیے صماء کی لپیٹ کہا گیا ہے۔ اس لپیٹ سے منع کرنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس سے شرمگاہ کے برہنہ ہونے کا امکان ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ فوراً کسی حرکت کی ضرورت پڑ جائے تو تنگی ہوتی ہے۔ احتباء کا مطلب یہ ہے کہ آدمی سرین پر بیٹھے اور پنڈلیاں اوپر اٹھا لے اور شرمگاہ برہنہ ہو جائے۔ یہ لپیٹ اس صورت میں منع ہے، جب شرمگاہ ننگی ہو اگر یہ برہنہ نہیں ہوتی تو پھر اس لپیٹ کی ممانعت نہیں۔ اور صماء لپیٹ کی ہر صورت میں ممانعت ہے۔ (عون المعبود: ۴/ ۹۷)

٥٧٢٦۔عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنُ قُرَّةَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي رَهْطٍ مِنْ مُزَيْنَةَ فَبَايَعْنَاهُ وَإِنَّ قَمِيصَهُ لَمُطْلَقُ الْأَزْرَارِ قَالَ فَبَايَعْتُهُ ثُمَّ أَدْخَلْتُ يَدِي فِي جَيْبِ قَمِيصِهِ فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ قَالَ عُرْوَةُ فَمَا رَأَيْتُ مُعَاوِيَةَ وَلَا ابْنَهُ قَطُّ إِلَّا مُطْلِقِي أَزْرَارِهِمَا فِي شِتَاءٍ وَلَا حَرٍّ وَلَا يُزَرِّرَانِ أَزْرَارَهُمَا أَبَدًا. (رواه أبوداود، ٤٠٨٢)

''معاویہ بن قرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اس نے کہا: میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ میرے ساتھ قبیلہ مزینہ کے چند افراد تھے۔ ہم نے آپ کی بیعت کی۔ آپ ﷺ کی قمیص کا گریبان کھلا تھا راوی کا بیان ہے: میں نے آپ ﷺ کی بیعت کی تو اپنا ہاتھ آپ کی قمیص کے گریبان میں ڈالا۔ اور آپ ﷺ کی مہر نبوت کو ہاتھ لگایا۔ عروہ نے کہا: پس میں نے معاویہ اور اس کے بیٹے کو ہمیشہ گریبان کھلا رکھتے دیکھا ہے خواہ سردی ہوتی یا گرمی اور وہ گریبان کبھی بند نہیں کرتے تھے۔'' (ابوداؤد)

شرح:......اس سے ثابت ہوا بٹن لگانا جائز ہے، اور انہیں کھلا بھی چھوڑا جا سکتا ہے اور بند بھی آپ کا دامن کشادہ ہوتا تھا ہاتھ ڈالیں تو پیچھے کمر تک ہاتھ چلا جاتا تھا۔ اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں

(٥٧٢٥) ابوداؤد: ٤٠٨١۔ صحیح، البانی: ٣٤٣٩۔ مسلم: ٢٠٩٩۔ ترمذی: ٢٧٦٧۔ نسائی: ٥٣٤٢۔ احمد: ١٤٤٨١۔ مؤطا: ١٧١١۔

(٥٧٢٦) ابوداؤد: ٤٠٨٢۔ صحیح، البانی: ٣٤٤٠۔ احمد: ١٥٨١٠۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نبی اکرم ﷺ کی اطاعت کا جذبہ اتنا زیادہ تھا کہ جس طرح دیکھا اسی طرح کرنے لگ جاتے تھے۔ بٹن کھولنے یا نہ کھولنے کا معاملہ عذاب یا ثواب سے خاص تعلق نہیں رکھتا۔ مگر صحابی رضی اللہ عنہ نے جو نبی اکرم ﷺ کو دیکھا وہی طرز عمل اپنا لیا۔ (عون المعبود: ۴/ ۹۷)

۵۷۲۷۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ نِسَاءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلَ لَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوبِهِنَّ﴾ شَقَقْنَ أَكْنَفَ قَالَ ابْنُ صَالِحٍ أَكْنَفَ مُرُوطِهِنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِهَا. (رواه أبوداود، ۴۱۰۲)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ تعالیٰ پہلی مہاجر خواتین پر رحمت فرمائے! جب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا (وہ اپنی چادریں اپنے سینوں پر ڈالیں) تو انہوں نے اپنی چادروں کا ایک حصہ پھاڑ کر اس کی اوڑھنی بنائی۔'' (ابوداؤد)

۵۷۲۸۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ﴾ خَرَجَ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ كَأَنَّ عَلٰى رُؤُوسِهِنَّ الْغِرْبَانَ مِنَ الْأَكْسِيَةِ. (رواه أبوداود، ۴۱۰۱)

''سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: (عورتیں اپنے اوپر چادریں اوڑھیں) تو انصار عورتیں نکلتیں تو گویا چادروں کی وجہ سے ان کے سروں پر کوے بیٹھے ہیں۔'' (ابوداؤد)

شرح: ان احادیث میں پردے کا طریقہ بتایا گیا ہے۔ صحیح بات یہی ہے کہ چہرے کا پردہ کیا جائے، اور خواتین اپنا سارا وجود ستر میں رکھیں صرف دیکھنے کے لیے آنکھ ننگی رکھ سکتی ہیں۔ (عون المعبود: ۴/ ۱۰۵)

۵۷۲۹۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ دَخَلَتْ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَأَعْرَضَ عَنْهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ يَا أَسْمَاءُ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيضَ لَمْ تَصْلُحْ أَنْ يُرٰى مِنْهَا إِلَّا هٰذَا وَهٰذَا وَأَشَارَ إِلٰى وَجْهِهِ وَكَفَّيْهِ. (رواه أبوداود ۴۱۰۴)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی۔ اس نے پتلا کپڑا پہنا تھا۔ پس آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا اور فرمایا: اے اسماء! عورت جب بالغہ ہوجائے تو پھر اس کے ان اعضاء کے علاوہ بدن کا ظاہر ہونا جائز نہیں۔ آپ ﷺ نے اپنے چہرے اور ہاتھ کی طرف اشارہ کیا۔

۵۷۳۰۔ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَائِشَةَ نَزَلَتْ عَلٰى صَفِيَّةَ أُمِّ طَلْحَةَ الطَّلَحَاتِ فَرَأَتْ بَنَاتٍ لَهَا

''محمد کا بیان ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جب بصرہ میں آئیں تو ام طلحہ الطلحات کے ہاں ٹھہریں۔ اس کی لڑکیاں دیکھیں تو

(۵۷۲۷) ابوداؤد۔ صحیح، البانی: ۳۴۵۷۔ بخاری: ۴۷۵۹
(۵۷۲۸) ابوداؤد: ۴۱۰۱۔ صحیح، البانی: ۳۴۵۶۔
(۵۷۲۹) ابوداؤد: ۴۱۰۴۔ صحیح، البانی: ۳۴۵۸۔
(۵۷۳۰) ابوداؤد: ۶۴۲۔ ضعیف، البانی: ۱۲۷۔ احمد: ۲۵۴۸۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَتْ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ وَفِي حُجْرَتِي جَارِيَةٌ فَأَلْقَى لِي حَقْوَهُ وَقَالَ لِي شُقِّيهِ بِشُقَّتَيْنِ فَأَعْطِي هٰذِهِ نِصْفًا وَالْفَتَاةَ الَّتِي عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ نِصْفًا فَإِنِّي لَا أَرَاهَا إِلَّا قَدْ حَاضَتْ أَوْلَا أَرَاهُمَا إِلَّا قَدْ حَاضَتَا. (رواه أبوداود، ٦٤٢)

کہا: میرے حجرے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، میرے پاس ایک لڑکی تھی۔ پس آپ ﷺ نے اپنی ازار پھینکی اور فرمایا: اس کو پھاڑ کر دو حصے کر دو۔ ایک حصہ اسے دے دو، اور ایک حصہ اس لڑکی کو دے دو جو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہتی ہے۔ میرا یہی خیال ہے کہ وہ بالغہ ہو چکی ہے، یا فرمایا: میں ان دونوں کو یہی خیال کرتا ہوں کہ یہ دونوں حیض کی عمر کو پہنچ چکی ہیں۔" (ابوداؤد)

٥٧٣١۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ تَخْتَمِرُ فَقَالَ لَيَّةً لَا لَيَّتَيْنِ. (رواه أبوداود، ٤١١٥)

"سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے، اور وہ اوڑھنی اوڑھ رہی تھیں۔ پس فرمایا: گردن کے گرد ایک ہی لپیٹ رکھو، دو پیچ نہ کرو۔" (ابوداؤد)

شرح:...... ان احادیث سے یہ دلیل لی جاتی ہے کہ ہاتھ، پاؤں اور چہرہ ضروری پردہ میں شامل نہیں۔ انہیں ننگا رکھا جا سکتا ہے۔ ہاں! خوف فتنہ ہو تو پھر پردہ میں رکھا جائے۔ جب فاسق وغیرہ ہوں تو پھر چہرہ کا پردہ کریں لیکن یہ احادیث ضعیف ہیں، چہرہ ہی تو مرکز فتنہ ہے، لہٰذا عام حکم یہی ہے کہ پاؤں بازو اور چہرہ وغیرہ پردہ میں رکھے جائیں۔ (عون المعبود:۴/۱۰۶)

٥٧٣٢۔ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ أَمَةً كَانَتْ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَآهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَقَدْ تَهَيَّأَتْ بِهَيْئَةِ الْحَرَائِرِ فَدَخَلَ عَلَى ابْنَتِهِ حَفْصَةَ فَقَالَ أَلَمْ أَرَ جَارِيَةَ أَخِيكِ تَجُوسُ النَّاسَ وَقَدْ تَهَيَّأَتْ بِهَيْئَةِ الْحَرَائِرِ وَأَنْكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ. (رواه مالك)

"مالک رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی لونڈی تھی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا کہ اس نے آزاد عورتوں جیسا لباس پہن رکھا ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ، سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور کہا: میں تیرے بھائی کی لونڈی کو دیکھتا ہوں کہ لوگوں میں پھرتی ہے۔ اور اس نے آزاد عورتوں کی سی ہیت اختیار کر کے خرابی پیدا کر رہی ہے۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو مکروہ سمجھا۔" (مالک)

٥٧٣٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمْنَى وَإِذَا

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو دائیں طرف سے ابتدا

(٥٧٣١) ابوداؤد: ٤١١٥۔ ضعیف، البانی: ٨٨٨۔ احمد: ٢٦٠٧٥۔
(٥٧٣٢) مؤطا۔
(٥٧٣٣) مسلم: ٢٠٩٧۔ بخاری: ٥٨٥٠۔ ترمذی: ١٧٧٩۔ ابوداؤد: ٤١٣٦۔ ابن ماجہ: ٣٦١٧۔ احمد: ١٠٤٥٧۔ مؤطا: ١٧٠٢۔(٥٧٣٤) ابوداؤد: ٤١٣٥۔ صحیح، البانی: ٣٤٨٣۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خَلَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ وَلْيَنْعَلْهُمَا جَمِيْعًا أَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيْعاً. (رواه مسلم، ٢٠٩٧)

کرے اور نکالے تو بائیں طرف سے ابتدا کرے اور فرمایا: ایک جوتا پہن کر نہ چلے، دونوں کو نکال دے، یا دونوں کو پہن لے۔" (مسلم)

شرح: .. جوتا آدمی کے لیے عزت ہے۔ اذیت سے بچاتا ہے۔ دایاں جوتا بائیں سے زیادہ افضل ہے۔ اس لیے مستحب قرار دیا گیا ہے کہ اس کا آغاز دائیں جانب سے کیا جائے جو افضل ہے۔ (عون المعبود: ۴/ ۱۱۸)

٥٧٣٤۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِماً. (رواه أبوداود: ٤١٣٥)

"سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے منع کیا کہ کھڑا ہو کر کوئی مرد جوتا پہنے۔" (ابوداود)

٥٧٣٥۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتّٰى يُصْلِحَ شِسْعَهُ وَلَا يَمْشِ فِي خُفٍّ وَاحِدٍ وَلَا يَأْكُلْ بِشِمَالِهِ. (رواه أبوداود، ٤١٣٧)

"سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو دوسرے کو نہ پہنے یہاں تک کہ تسمہ درست کر لے۔ ایک موزے میں نہ چلے۔ اور بائیں ہاتھ سے نہ کھائیں۔" (ابوداود)

٥٧٣٦۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا مَشَى النَّبِيُّ ﷺ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ. (للترمذي: ١٧٧٧)

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ کبھی رسول اللہ ﷺ ایک جوتے میں بھی چلے پھرے ہیں۔" (ترمذی)

٥٧٣٧۔ لِرَزِيْنٍ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْتَعِلُ قَائِماً وَيَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ غَيْرَ مَا مَرَّةٍ.

"رزین کی روایت میں ہے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے ہو کر کئی بار جوتا پہنتے بھی دیکھا، اور کئی بار ایک جوتے میں چلتے بھی دیکھا ہے۔"

٥٧٣٨۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْلَعَ نَعْلَيْهِ فَيَضَعَهُمَا بِجَنْبِهِ. (رواه أبوداود، ٤١٣٨)

"سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: سنت میں سے ہے کہ جب انسان بیٹھے تو جوتا نکال کر اپنی ایک طرف رکھ دے۔" (ابوداود)

(٥٧٣٥) ابوداؤد: ٤١٣٧۔ صحیح، البانی: ٣٤٨٥۔ مسلم: ٢٠١٩۔ ابن ماجه: ٣٢٦٨.

(٥٧٣٦) ترمذی: ١٧٧٧۔ منکر، البانی: ٢٩٧.

(٥٧٣٧) رزین.

(٥٧٣٨) ابوداؤد: ٤١٣٨۔ ضعیف الاسناد: ٨٩١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٥٧٣٩۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي غَزْوَةٍ غَزَوْنَاهَا اسْتَكْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ. (رواه مسلم، ٢٠٩٦)

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک غزوے میں ہم گئے تو نبی کریم ﷺ نے ہمیں جوتے بکثرت پہننے کی تاکید فرمائی۔ نیز فرمایا: دراصل آدمی سوار ہی رہتا ہے جب تک اس نے جوتے پہنے ہوں۔'' (مسلم)

٥٧٤٠۔ عَنْ عِيسَى بْنِ طَهْمَانَ قَالَ أَخْرَجَ إِلَيْنَا أَنَسٌ نَعْلَيْنِ جَرْدَاوَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ فَحَدَّثَنِي ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ بَعْدُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُمَا نَعْلَا النَّبِيِّ ﷺ. (رواه البخاري، ٣١٠٧)

''عیسیٰ بن طہمان کہتے ہیں: سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے اگلے دو تسموں والے جوتے نکالے بعد میں ثابت بنانی نے مجھے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بتایا کہ وہ دو جوتے نبی ﷺ کے تھے۔'' (بخاری)

٥٧٤١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: كَانَ لِنَعْلِ النَّبِيِّ ﷺ قِبَالَانِ وَنَعْلِ أَبِي بَكْرٍ قِبَالَانِ وَلِنَعْلِ عُمَرَ قِبَالَانِ وَأَوَّلُ مَنْ عَقَدَ عُقْدَةً وَاحِدَةً عُثْمَانُ. (رواه الطبراني في الصغير: ٢٥٤)

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے نعلین مبارک کے اگلے دو تسمے تھے۔ اسی طرح سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر کے جوتوں کے بھی اگلے دو تسمے تھے۔ اور جس نے سب سے پہلے ایک تسمہ باندھا وہ عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔'' (الصغیر)

٥٧٤٢۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: مَنْ لَبِسَ نَعْلًا صَفْرَاءَ لَمْ يَزَلْ يَرَى سُرُورًا مَادَامَ لَا بِسَهَا. (رواه الطبراني في الكبير، ١٠٦١٢، وَفِيهِ ابْنُ الْعَذْرَاءِ لَمْ يُسَمَّ.)

''سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے: جس نے زرد رنگ کے جوتے پہنے تو وہ جب تک یہ جوتے پہن رکھے گا مسرور ہی رہے گا۔ (معجم الکبیر اور اس سند میں ابن العذراء ہے جس کا نام مذکور نہیں ہے)۔''

شرح: ......ان احادیث میں جوتا پہننے کے آداب بتائے گئے ہیں۔ ایک جوتا میں چلنا منع ہے اگر ایک جوتا ٹوٹ جائے اس میں چلنا ناممکن ہو تو دوسرا بھی اتار لیا جائے ایک میں نہ چلیں۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ شہرت اور مثلہ سے ملتا جلتا لباس نہ پہنا جائے۔ ویسے بھی ننگے پاؤں اور ننگے سر پھرنا شائستگی کے خلاف ہے۔

اسلام ایک کامل دین ہے اور یہ کمال کی طرف دعوت دیتا ہے۔ اور یہ ایک جمیل دین ہے، جمال کی دعوت دیتا ہے۔ اس لیے ایک جوتے میں چلنے کی ممانعت کی ہے۔ کیونکہ یہ ناقص حالت ہے اس پابندی کی وجہ یہ ہے کہ زمین میں کانٹا بھی ہوسکتا

(٥٧٣٩) مسلم: ٢٠٩٦۔ ابوداؤد: ٤١٣٣۔ احمد: ١٤٤٦٠۔

(٥٧٤٠) بخاری: ٣١٠٧۔ ترمذی: ١٧٧٣۔ نسائی: ٥٣٦٧۔ ابوداؤد: ٤١٣٤۔ ابن ماجه: ٣٦١٥۔ احمد: ١٣٤٣٣۔

(٥٧٤١) طبرانی صغیر: ٢٥٤۔ بزار، ورجال الطبرانی ثقات، هیثمی: ٨٦١٩۔

(٥٧٤٢) طبرانی کبیر: ١٠٦١٢۔ وفیه ابن العذراء لم یسم، ولم اعرفه وبقیة رجاله ثقات۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے جوتے والا پاؤں؛ محفوظ رہے گا ننگے پاؤں میں لگ سکتا ہے اور یہ انسانی عادت کے بھی خلاف ہے اور پھر پھسلنے کا خوف بھی ہوتا ہے اور یہ اعضاء سے ناانصافی بھی ہے۔ یہ شیطانی چال ہے۔ ہاں طبیعت میں سادگی برقرار رکھنے کے لیے دونوں پاؤں سے ننگا چلنے کی کبھی کبھی عادت پوری کی جائے تو اس کی اجازت ہے، حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کبھی کبھی ننگا چلو۔ (ابوداود ۴۱۶۰، باب النہی عن کثیر من الارفاہ)۔ (تفہیم الاسلام: ۲/ ۸۴۱)

یہ بھی ثابت ہوا کہ کھڑے ہو کر جوتا پہننے کی ممانعت ہے کیونکہ بیٹھ کر جوتا پہننا آسان ہے، کھڑے ہو کر جوتا پہننے سے آدمی الٹ سکتا ہے ان پریشانیوں سے بچاؤ کے لیے کھڑا ہو کر جوتا پہننے کی ممانعت ہے۔ خصوصاً بند جوتا بیٹھ کر پہننے میں زیادہ آسانی ہوتی ہے۔

یہ بھی ثابت ہوا بیٹھنا ہو تو جوتا اتارنے سے پاؤں کو سکون ملتا ہے۔ اور ایک بائیں جانب جوتا رکھنے کا اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ دائیں جانب کی تعظیم ہوتی ہے۔ سامنے رکھیں تو قبلہ رخ ہو جاتا ہے اور پیچھے رکھیں تو چوری کا خطرہ ہے۔ اس لیے اتار کر بائیں جانب رکھنے کا آیا ہے۔ (عون المعبود: ۴/ ۱۱۸، ۱۱۷)

٥٧٤٣ــ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قِيلَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا إِنَّ امْرَأَةً تَلْبَسُ النَّعْلَ فَقَالَتْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ. (رواه أبوداود، ٤٠٩٩)

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ عورت مردوں کے سے نعلین پہن سکتی ہے؟ تو انھوں نے کہا: مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورت پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے۔“ (ابوداود)

٥٧٤٤ــ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ. (رواه ابوداود٤٠٩٨)

”سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول اللہ ﷺ نے اس مرد پر لعنت کی جو عورتوں کا سا لباس پہنے۔ اور اس عورت پر بھی لعنت کی جو مردوں کا لباس پہنے۔“ (ابوداود)

شرح: جس عورت کے خلاف یہ حدیث سنائی گئی تھی اس نے وہ جوتا پہنا جو خاص مرد پہنتے تھے۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جو لباس مردوں کے ساتھ خاص ہے وہ عورت پہنے تو لعنتی ہے، اگر عورتوں کے ساتھ خاص ہے تو پھر وہ مرد لعنتی ہے۔ علم اور نیکی میں مشابہت اچھی ہے۔ اگر کسی کی پیدائشی حرکات وسکنات ایک دوسرے سے مل جائیں تو پھر یہ اس مذمت میں شامل نہیں۔ (عون المعبود: ۴/ ۱۰۴)

(٥٧٤٣) ابوداؤد: ٤٠٩٩۔ صحیح۔ النسائی: ٣٤٥٥۔

(٥٧٤٤) ابوداؤد: ٤٠٩٨۔ صحیح۔ النسائی: ٣٤٥٤۔ احمد: ٨١١٠۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

٥٧٤٥۔ عَنْ عَلِيّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ عِنْدَالْكِسْوَةِ الْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِيْ رَزَقَنِي مِنَ الرِّيَاشِ مَا أَتَجَمَّلُ بِهٖ فِي النَّاسِ وَأُوَارِي بِهٖ عَوْرَتِي. (لأحمد، ١٣٥٨ والموصلى بضعف)

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو لباس پہنتے وقت یہ دعا کرتے سنا ہے: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے وہ لباس دیا ہے جس کے ذریعے میں لوگوں میں اپنی زیبائش کرتا اور ستر ڈھانپتا ہوں۔'' (احمد، موصلی، بسند ضعیف)

٥٧٤٦۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ لَبِسَ ثَوْباً جَدِيْدًا فَقَالَ الْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهٖ عَوْرَتِي وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِي حَيَاتِي ثُمَّ عَمَدَ إِلَى الثَّوْبِ الَّذِي اَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهٖ كَانَ فِي كَنَفِ اللّٰهِ وَفِي حِفْظِ اللّٰهِ وَفِي سِتْرِ اللّٰهِ حَيًّاوَمَيِّتًا. (رواه الترمذى، ٣٥٦٠)

''سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے نیا لباس پہنا اور کہا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے وہ لباس پہنایا جس سے میں اپنا ستر چھپاتا اور اپنی زندگی میں زیبائش سے رہتا ہوں (راوی کا بیان ہے) پھر پرانا لباس صدقہ کر دیا تو وہ زندہ اور مردہ اللہ پاک کی پناہ، حفاظت پردے میں رہے گا۔'' (ترمذی)

٥٧٤٧۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَفَعَهٗ: اَلْاِرْتِدَاءُ لُبْسَةُ الْعَرَبِ وَالْاِلْتِفَاعُ لُبْسَةُ الْاِيْمَانِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَلَفَّعُ. (رواه الطبرانى في الكبير، ٧٦٢٠)

''سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ چادر پہننا عرب کا لباس ہے۔ اور کمبل اوڑھنا ایمان کا لباس ہے، اور نبی ﷺ کمبل اوڑھتے تھے۔'' (الکبیر)

٥٧٤٨۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، دَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِخُفَّيْنِ يَلْبَسُهُمَا فَلَبِسَ أَحَدَهُمَا ثُمَّ جَاءَ غُرَابٌ فَاحْتَمَلَ الْآخَرَ فَرَمٰى بِهٖ فَخَرَجَتْ

''سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے پہننے کے لیے دو موزے منگوائے پس ایک پہنا تھا کہ دوسرے کو کوا اٹھا کر لے گیا، اور بلند کر کے پھینک دیا تو اس میں سے سانپ نکلا۔ پس

(٥٧٤٥) احمد: ١٣٥٨۔ موصلی بضعف.

(٥٧٤٦) ترمذی: ٣٥٦٠۔ ضعيف، البانی: ٧١٣۔ ابن ماجه: ٣٥٥٧.

(٥٧٤٧) طبرانی كبير: ٧٦٢٠۔ وفيه سعيد بن سنان الشامى، وهو ضعيف جدا ونقل عن بعضهم توثيقه ولم يصح، هيثمى: ٨٥٤٥.

(٥٧٤٨) طبرانی كبير: وفيه هاشم بن عمرو لم اعرفه الا ابن حبان ذكره في الثقات، في طبقته والظاهر انه هو الا انه لم يذكر روايته عن اسماعيل بن عياش شيخ اسماعيل في هذا الحديث شامى فرواته ثقات، وهو صحيح ان شاء الله و جاء في الهامش ليس في اسناده هاشم بن عمرو، هيثمى: ٨٦٣٥.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مِنْهُ حَيَّةٌ، فَقَالَ ﷺ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلاَ يَلْبَسْ خُفَّيْهِ حَتّٰى يَنْفُضَهُمَا. (رواه الطبراني في الكبير.)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ موزے نہ پہنے یہاں تک کہ ان کو جھاڑ لے۔" (الکبیر)

شــــرح: لباس پہنتے وقت کی یہ دعائیں تو ضعیف ہیں مگر ابوداؤد: کتاب اللباس: ۴۰۱۶، مستدرک: ۱۹۲/۴ کتاب اللباس میں احادیث ہیں جن کی سند صحیح اور حسن ہے۔ لباس پہن کر درج ذیل دعا پڑھیں تو اس کے گزشتہ سارے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا وَ رَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ.

"تمام تعریف اللہ تعالیٰ کیلئے ہے جس نے مجھے یہ پہنایا، اور میری ہمت، طاقت کے بغیر عطا فرمایا۔"

أنواع من اللباس و الوانها وحيث يطلب اللبس وتركه

لباس کی اقسام اور رنگ لباس طلب کرنا اور ترک کرنا

٥٧٤٩ـ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ ثَوْبٌ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ قَمِيْصٍ. (رواه أبو داود، ٤٠٢٦)

"سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو قمیص سے زیادہ کوئی لباس پسند نہیں تھا۔" (ابوداؤد)

شرح: قمیص نبی اکرم ﷺ کو اس لیے پسند تھی کہ چادریں باندھنا پڑتی ہیں۔ جبکہ قمیص زیادہ باپردہ ہے اور اسے باندھنے کی بھی ضرورت نہیں۔ اور یہ جسم کے ساتھ ملی ہوتی ہے، جسم پر بوجھ نہیں بنتی، اور قمیص پہننے سے تواضع بھی رہتی ہے اور قمیص کے بازوؤں کی لمبائی گٹ تک ہونی چاہیے، معمولی کمی بیشی بھی ہو جائے تو جائز ہے مگر لمبے لمبے کھلے بازو اور بوری نما بازو بنانا ثابت نہیں اس میں خود پسندی کی صورت ہے، یہ خلاف سنت ہے۔ (عون المعبود: ۷۶/۴)

٥٧٥٠ـ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ فَجَاءَنَا النَّبِيُّ ﷺ فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيْلَ وَعِنْدِيْ وَزَّانٌ يَزِنُ بِالْأَجْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْوَزَّانِ زِنْ وَأَرْجِحْ. (رواه الترمذي، ١٣٠٥)

"سوید بن قیس رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں اور مخرفہ العبدی نے مقام ہجر سے کپڑا خریدا۔ نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، اور ہم سے شلوار خریدی۔ ہمارے پاس پیسے لے کر وزن کرنے والا بیٹھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا: وزن کرو اور پلڑا جھکایا کرو۔" (ترمذی)

(٥٧٥٠) ترمذی: ١٣٠٥ـ صحیح، البانی: ١٠٥١ـ نسائی: ٤٥٩٢ـ ابوداؤد: ٣٣٣٦ـ ابن ماجه: ٣٥٧٩ـ احمد: ١٨٦١٩ـ دارمی: ٢٥٨٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٥٧٥١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَفَعَهُ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، وَإِنَّكَ لَتَلْبَسُ السَّرَاوِيْلَ؟ قَالَ: أَجَلْ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ، وَبِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، فَإِنِّي أُمِرْتُ بِالسَّتْرِ، فَلَمْ أَجِدْ شَيْئًا أَسْتَرَ مِنْهُ. (رواه أبويعلى الموصلي: ٦١٦٢)

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ (زیادہ تر) شلوار پہنتے ہیں؟ فرمایا: ہاں سفر وحضر اور رات و دن میں مجھے پردے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور اس سے زیادہ پردے کا لباس میں نے نہیں پایا ہے۔'' (ابویعلی موصلی)

٥٧٥٢۔ عَنْ عَلِيٍّ: كُنْتُ قَاعِداً عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَ الْبَقِيْعِ فِي يَوْمٍ مَطِيْرٍ، فَمَرَّتِ امْرَأَةٌ عَلَى حِمَارٍ وَمَعَهَا مُكَارِى فَسَقَطَتْ فَأَعْرَضَ عَنْهَا بِوَجْهِهِ، فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّهَا مُتَسَرْوِلَةٌ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُتَسَرْوِلَاتِ مِنْ أُمَّتِي. (رواه البزار، ٢٩٤٧) بضعف.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا فرمایا: میں آپ ﷺ کے پاس بارش کے دن بقیع کے نزدیک بیٹھا تھا کہ گدھے پر سوار ایک عورت گذر رہی تھی اور وہ گرگئی تو آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیرلیا۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اس عورت نے شلوار بھی پہن رکھی ہے تو فرمایا: اے اللہ! میری امت کی شلوار پہننے والی عورتوں کی مغفرت کر دے۔'' (البزار، ضعیف)

شرح: ان سے ایک تو یہ ثابت ہوا کہ حساب کے لیے منشی اور وزن کرنے کے لیے وزن کرنے والا اجرت پر رکھنا جائز ہے۔

اور یہ بھی ثابت ہوا کہ شلوار پہننا، اور تول کر کپڑا فروخت کرنا جائز ہے۔ (جائزۃ الاحوذی: ۲/۵۶۳)

٥٧٥٣۔ عَنِ الْمِسْوَرِبْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَقْبِيَةٌ فَقَالَ لِي أَبِيْ مَخْرَمَةُ انْطَلِقْ بِنَا إِلَيْهِ عَسَى أَنْ يُعْطِيَنَا مِنْهَا شَيْئاً فَقَامَ أَبِيْ عَلَى الْبَابِ فَتَكَلَّمَ فَعَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ صَوْتَهُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَمَعَهُ قُبَاءٌ وَهُوَ يُرِيْهِ مَحَاسِنَهُ وَهُوَ يَقُوْلُ خَبَأْتُ هٰذَالَكَ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ. (رواه البخاري، ٢٦٥٧)

''سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ چوغے لائے گئے۔ میرے باپ مخرمہ نے کہا: میرے ساتھ چل شاید کہ آپ ﷺ ہمیں بھی اس میں سے کچھ دے دیں۔ پس میرے باپ نے دروازے پر جا کر بات کی تو آپ ﷺ نے اس کی آواز پہچان لی، اور آپ ﷺ چوغہ لے کر باہر تشریف لائے، اور اس کی خوبیاں دکھائیں، اور آپ ﷺ فرماتے جاتے تھے: (اے مخرمہ میں نے تیرے لیے یہ بچا رکھا ہے۔ میں تیرے لیے یہ بچا رکھا ہے۔''

(٥٧٥١) ابو یعلی موصلی: ٦١٦٢۔ طبرانی اوسط، وفیہ یوسف بن زیاد البصری وهو ضعیف، هیثمی: ٨٥١٠

(٥٧٥٢) بزار: ٢٩٤٧۔ وفیہ ابراهیم بن زکریا المعلم وهو ضعیف جدًا، هیثمی: ٨٥١١.

(٥٧٥٣) بخاری: ٢٦٥٧۔ مسلم: ١٠٥٨۔ ترمذی: ٢٨١٨۔ نسائی: ٥٣٢٤۔ ابوداؤد: ٤٠٢٨۔ احمد: ١٨٤٤٨

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٥٧٥٤ـــ وَفِي رِوَايَةٍ: يَـا بُنَيَّ ادْعُ لِـي النَّبِيَّ ﷺ فَـأَعْظَمْتُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ أَدْعُوْلَكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا بُنَيَّ إِنَّهُ لَيْسَ بِجَبَّارٍ فَدَعَوْتُهُ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ قُبَاءٌ مِنْ دِيْبَاجٍ مُزَرَّرٌ بِـالذَّهَبِ فَقَالَ يَا مَخْرَمَةُ هٰذَا خَبَأْنَاهُ لَكَ . (للبخاری تعليقا .)

”ایک روایت میں ہے: میرے والد نے کہا: اے میرے بیٹے! میرے لیے نبی کریم ﷺ کو بلا لاؤ، میں نے یہ بات بڑی ناگوار سمجھی اور کہا: میں آپ کے لیے رسول اللہ ﷺ کو بلاؤں؟ والد محترم نے کہا: میرے بیٹے وہ کوئی جابر سلطان نہیں ہیں۔ پس میں نے آواز دی تو آپ ﷺ باہر تشریف لائے۔ آپ ﷺ دیباج کا بنا ہوا ایک قبا لائے جس پر سونے کے بٹن لگے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: اے مخرمہ! میں نے یہ تیرے لیے بچا رکھی ہے۔“

شرح: اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ کی آواز کو سنا، اس پر اعتماد کیا ابھی انہیں دیکھا نہیں تھا۔ اس طرح آواز کی پہچان کے مطابق وثوق کیا جا سکتا ہے۔ (فتح الباری: ٥/٢٦٦)

حضرت مخرمہ، حضرت مسور کے والد تھے۔ حضرت مسور بھی صحابی ہیں، یہ مخرمہ زہری قریش کے روساء میں سے تھے یہ ماہر نسب دان تھے۔ فتح مکہ میں ایمان لائے۔ جنگ حنین میں شریک ہوئے۔ ۱۱۵ برس عمر پا کر فوت ہوئے۔

جب قبائیں تقسیم کیں تو آپ ﷺ نے ان کو اس وقت نہ دی تھی جب انہوں نے بیٹے کو لے کر آپ ﷺ کے پاس درعالیہ پر حاضری دی تو آپ ﷺ ان کی آواز پہچان کر خود باہر تشریف لائے تو انہیں قباء پیش کی اور نہایت ہی انسیت کے انداز میں کہا: مخرمہ! یہ ہم نے آپ کے لیے چھپا رکھی تھی، جس سے مخرمہ بہت خوش ہوئے۔

یہ قباء ریشم کی تھی۔ یہ یا تو اس وقت کی بات ہے جب ریشم حرام نہ تھا، اگر بعد کی بھی ہو تو یہ پہننے کے لیے نہ دی تھی ویسے ہدیہ دیا تھا جو کہ منع نہیں۔

اس حدیث سے مزید اسباق بھی حاصل ہوتے ہیں: (۱) کہ جو تیز زبان ہوں ان سے اچھی گفتگو اور عطیات کے ذریعہ الفت کا اظہار کیا جائے تاکہ ان کی تیزی سے تحفظ رہے۔ (فتح الباری: ۱۰/۲۷۰)

٥٧٥٥ـ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ كَانَ أَحَبُّ الثِّيَـابِ إِلَـى النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَـلْبَسَهَا الْحِبَرَةَ . (رواه البخاری، ٥٨١٣)

”سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو دھاریوں والا لباس پہننا زیادہ پسند تھا۔“ (بخاری)

شرح: حبرہ ایک یمنی چادر ہے۔ یہ دھاری دار ہوتی ہے اور اس کا رنگ سبز ہوتا ہے۔ یہ اہل یمن کاٹن سے

(٥٧٥٤) بخاری تعليقًا.

(٥٧٥٥) بخاری: ٥٨١٣ـ مسلم: ٢٠٧٩ـ ترمذی: ١٧٨٧ـ نسائی: ٥٣١٥ـ ابوداؤد: ٤٠٦٠ـ احمد: ١٣٦٩٤

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

بناتے ہیں یہ ان کے ہاں سب سے اعلیٰ لباس ہے، اسے حبرہ اس لیے کہتے ہیں یہ دیدہ زیب ہے۔ زینت میں اضافہ کرتی ہے۔ اوپر گزرا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو قمیص بہت پسند تھی تو قمیص کی پسندیدگی بناوٹ کے لحاظ سے تھی حبرہ دھاریدار کپڑے کی پسندیدگی سجاوٹ کے لحاظ سے تھی۔ (فتح الباری: ۱۰/ ۲۷۷)

٥٧٥٦۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا خَرَجَتِ الْحَرُوْرِيَّةُ اَتَيْتُ عَلِيًّا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ ائْتِ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَلَبِسْتُ اَحْسَنَ مَا يَكُوْنُ مِنْ حُلَلِ الْيَمَنِ قَالَ أَبُوْزُمَيْلٍ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَجُلاً جَمِيْلاً جَهِيْرًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَتَيْتُهُمْ فَقَالُوْا مَرْحَباً بِكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَاهٰذِهِ الْحُلَّةُ قَالَ مَا تَعِيْبُوْنَ عَلَيَّ لَقَدْ رَأَيْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ أَحْسَنَ مَا يَكُوْنُ مِنَ الْحُلَلِ. (رواه أبوداود ٤٠٣٧)

''سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: جب حروری خارجی فرقہ نکلا تو میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اس قوم کے پاس جاتو میں نے یمن کا عمدہ لباس زیب تن کیا۔ ابوزمیل نے کہا: سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما خوبصورت بلند آواز انسان تھے۔ انھوں نے کہا: خارجیوں کے پاس گیا تو انہوں نے کہا اے ابن عباس خوش آمدید لباس کیسا ہے؟ میں نے کہا: اس لباس کو تم میرے لیے عیب قرار دیتے ہو اس سے زیادہ عمدہ لباس میں نے رسول اللہ ﷺ کو پہنتے دیکھا ہے۔'' (ابوداؤد)

شرح: ...... نبی اکرم ﷺ جو بھی لباس میسر آجاتا وہی زیب تن فرمالیتے۔ کبھی اون، کبھی کاٹن، کبھی یمنی چادر، کبھی قبہ وجبہ، کبھی قباء اور کبھی قمیص زیب بدن فرماتے۔

اب ایک طبقہ جو کہ زہد اور عبادت کا اظہار کرتا ہے، وہ جائز لباس پہنے، اچھا کھانے، اور نکاح وغیرہ جو جائز ہیں ان سے فائدہ اٹھانے سے بھی منع کرتے ہیں۔ یہ بات اور نظریہ درست نہیں۔ ایک طبقہ ان سے الٹ ہے وہ بہترین لباس پہنتا، اور کھانا کھاتا ہے، اس سے کم کھانا وہ اپنی توہین تصور کرتا ہے۔ یہ اپنی برتری کا اظہار کرتا ہے، یہ بھی قابل مذمت ہے۔

باقی اعمال کا دارومدار نیت پر ہے، تاہم اچھے مقاصد کے حصول کے لیے اور دینی مطالب کی خاطر اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی خاطر خود کو مرکز نگاہ بنانے کے لیے اور خصوصاً جب ذی وجاہت کی بات پر ہی لوگ توجہ کرتے ہوں تو ایسی صورت میں تکبر سے محتاط رہ کر حلال لباس زیب تن کرنا جائز ہے۔ (عون المعبود: ۴/ ۸۰)

٥٧٥٧۔ عَنْ عَبْدِالْوَاحِدِ بْنِ اَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِيْ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا وَعَلَيْهَا دِرْعُ قِطْرٍ ثَمَنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ فَقَالَتِ ارْفَعْ بَصَرَكَ إِلَى جَارِيَتِي انْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهَا تُزْهَى أَنْ تَلْبَسَهُ فِي الْبَيْتِ

''ایمن کا بیان ہے کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، اور میں نے اُن پر پانچ درہم کی قطری چادر دیکھی تو انھوں نے کہا: اپنی آنکھیں بلند کر کے میری لونڈی کو دیکھ وہ اس چادر کو گھر میں پہننا پسند نہیں کرتی۔ اور اس کی مثل میری قطری چادر رسول اللہ ﷺ کے عہد میں تھی۔ مدینہ منورہ میں جو عورت زیبائش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَقَدْ كَانَ لِي مِنْهُنَّ دِرْعٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ فَمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ تُقَيَّنُ بِالْمَدِينَةِ إِلَّا أَرْسَلَتْ إِلَيَّ تَسْتَعِيرُهُ. (رواه البخاري: ٢٦٢٨)

کرنا چاہتی وہ میرے پاس آ کر اس کو مستعار لے جاتی تھی۔'' (بخاری)

شــــرح: اس حدیث سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہ بتانا چاہتی ہیں کہ آج سے پہلے لوگ تنگدستی میں زندگی گزارتے تھے، جسے اس دور کی خواتین حقیر لباس سمجھ کر پہنتی نہیں وہ لباس اس دور میں بہت عظیم القدر تصور کیا جاتا تھا۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا دلہن کے لیے لباس مانگ کر لینا کوئی عیب والی بات نہیں۔ یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں بھی معمول بہ کام تھا۔

اس حدیث سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی تواضع بھی جھلکتی ہے کہ خود اونچے درجے کا لباس نہیں پہنتی تھیں۔ حالانکہ خوشحالی بھی تھی مگر سخاوت بہت کرتی تھیں۔ اپنے خادموں اور ملازموں سے نہایت ہی بردباری برتتی تھیں اور سرزنش کے وقت بھی نرم انداز اختیار کرتی تھیں۔ (فتح الباری: ۵/۲۴۲)

٥٧٥٨ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُ قَلَنْسُوَةً بَيْضَاءَ. للكبير بلين

''سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سفید ٹوپی پہنا کرتے تھے۔'' (الکبیر، بسند کمزور)

٥٧٥٩ـ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ أَنْظُرَ إِلَى الْقَارِئِ أَبْيَضَ الثِّيَابِ. (رواه مالك، ١٦٨٨)

''مالک رحمہ اللہ کو خبر پہنچی کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں پسند کرتا ہوں کہ قاری قرآن کو سفید لباس میں ملبوس دیکھوں۔'' (مالک)

٥٧٦٠ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَأَى عَلَى عُمَرَ قَمِيصًا أَبْيَضَ فَقَالَ ثَوْبُكَ هٰذَا غَسِيلٌ أَمْ جَدِيدٌ قَالَ لَا بَلْ غَسِيلٌ قَالَ الْبَسْ جَدِيدًا وَعِشْ حَمِيدًا وَمُتْ شَهِيدًا. (رواه ابن ماجة، ٣٥٥٨)

''سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو سفید قمیض پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا: تیرا یہ کپڑا نیا ہے یا دھویا ہوا ہے؟ انھوں نے کہا: بلکہ دھویا ہوا ہے۔ فرمایا: نیا پہن۔ قابل مدح زندگی بسر کر اور شہادت کی موت حاصل کر۔'' (ابن ماجہ)

شرح:...... اس میں وضاحت ہے کہ سفید لباس پہننا اچھی بات ہے۔ (انجاز الحاجہ: ۱۰/ ۲۲۹)

(٥٧٥٦) ابوداؤد: ٤٠٣٧ـ حسن الاسناد: ٣٤٠٦.

(٥٧٥٧) بخاري: ٢٦٢٨.

(٥٧٥٨) طبراني كبير، وفيه عبدالله بن خراش وثقه ابن حبان وقال ربما اخطأ وضعفه جمهور الائمة وبقية رجاله ثقات، هيثمي: ٨٥٠٥.

(٥٧٥٩) مؤطا: ١٦٨٨.

(٥٧٦٠) ابن ماجه: ٣٥٥٨ـ صحيح، الباني: ٢٨٦٣ـ احمد: ٥٥٨٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٥٧٦١ـ عَنْ جَابِرِبْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَانَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَإِلَى الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَإِذَا هُوَ عِنْدِي أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ. (رواه الترمذي، ٢٨١١ بلين)

”سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو چاندنی رات میں دیکھا کہ آپ ﷺ نے سرخ دھاریوں والا جوڑا پہنا ہوا تھا۔ میں کبھی آپ ﷺ کو دیکھتا اور کبھی چاند کی طرف۔ میرے نزدیک حسن و جمال میں آپ ﷺ چاند سے زیادہ خوبصورت تھے۔“ (ترمذی، سند کمزور)

٥٧٦٢ـ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَلْبَسُ الثَّوْبَ الْمَصْبُوْغَ بِالْمِشْقِ وَالْمَصْبُوْغَ بِالزَّعْفَرَانِ. (رواه مالك: ١٦٩١)

”نافع سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما گیروے اور زعفرانی رنگ سے رنگین کر کے لباس پہنتے تھے۔“ (مالک)

٥٧٦٣ـ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ. (رواه الترمذي، ٢٨٠٧)

”سیدنا عبداللہ ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک آدمی دو سرخ کپڑوں میں ملبوس گزرا، اور اس نے سلام۔ لیکن نبی ﷺ نے اس کو سلام کا جواب نہیں دیا۔“ (ترمذی)

٥٧٦٤ـ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَرَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى رَوَاحِلِنَا وَعَلَى إِبِلِنَا أَكْسِيَةً فِيْهَا خُيُوْطُ عِهْنٍ حُمْرٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَلَا أَرَى هٰذِهِ الْحُمْرَةَ قَدْ عَلَتْكُمْ فَقُمْنَا سِرَاعًا لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى نَفَرَ بَعْضُ إِبِلِنَا فَأَخَذْنَا الْأَكْسِيَةَ فَنَزَعْنَاهَا عَنْهَا. (رواه أبوداود، ٤٠٧٠)

”سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ سفر میں نکلے۔ پس آپ ﷺ نے کجاووں اور ہمارے اونٹوں پر سرخ اونی دھاگے سے کشیدہ کاری والا کپڑا دیکھا تو فرمایا: میں دیکھ نہیں رہا کہ تم پر سرخی غالب آتی جارہی ہے؟ آپ ﷺ کا یہ ارشاد سنتے ہی ہم جلدی اٹھے یہاں تک کہ ہمارے بعض اونٹ بدک گئے اور ہم نے کپڑے پر سے وہ چیز دور کر دی۔“ (ابوداود)

٥٧٦٥ـ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ قَالَتْ كُنْتُ

”بنو اسد کی ایک عورت کہتی ہے کہ ایک دن میں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا

(٥٧٦١) ترمذی: ٢٨١١۔ ضعیف الاسناد: ٥٣١۔ ابوداؤد: ٤٠٦٩.
(٥٧٦٢) موطا: ١٦٩١.
(٥٧٦٣) ترمذی: ٢٨٠٧.
(٥٧٦٤) ابوداؤد: ٤٠٧٠.
(٥٧٦٥) ابوداؤد: ٤٠٧١۔ ضعیف الاسناد: ٨٨٠.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

يوماً عِنْدَ زَيْنَبَ امْرَأَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نَصْبغُ ثِيَاباً لَهَا بِمَغْرَةٍ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَٰلِكَ إِذَا طَلَعَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَلَمَّا رَأَى الْمَغْرَةَ رَجَعَ فَلَمَّا رَأَتْ ذَٰلِكَ زَيْنَبُ عَلِمَتْ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَدْ كَرِهَ مَا فَعَلَتْ فَأَخَذَتْ فَغَسَلَتْ ثِيَابَهَا وَوَارَتْ كُلَّ حُمْرَةٍ ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَجَعَ فَاطَّلَعَ فَلَمَّا لَمْ يَرَ شَيْئاً دَخَلَ. (رواه أبوداود، ٤٠٧١)

کے پاس تھی، اور ہم سرخ رنگ سے کپڑے رنگ رہی تھیں پس آپ ﷺ تشریف لائے اور سرخ رنگ دیکھا تو لوٹ گئے۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا جان گئیں کہ آپ ﷺ نے اس کا یہ کام ناپسند کیا ہے۔ تو انھوں نے اپنے کپڑے دھو ڈالے۔ اور ہر سرخی چھپا ڈالی۔ آپ ﷺ تشریف لائے پس جب کچھ نہ دیکھا تو گھر میں داخل ہو گئے۔"

شرح: ان احادیث سے سرخ رنگ کا لباس پہننے کی ممانعت پر استدلال کرتے ہیں، مگر یہ ممانعت والی ساری احادیث ضعیف ہیں قابل حجت نہیں یا پھر انہیں کچھ قبول بھی کر لیا جائے تو خالص اور گہرا رنگ جو سرخ ہے اس کی ممانعت ہے ہلکا سرخ پہننے کی اجازت ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے لال رنگ کا جوڑا پہنا تھا:

وَالصَّوَابُ أَنَّ لَيْسَ الثَّوْبِ الْمُشَبَّعِ بِالْحُمْرَةِ يُكْرَهُ لِلرِّجَالِ دُوْنَ مَا كَانَ صِبْغُهُ خَفِيْفًا. (عون المعبود: ٤/ ٩٤)

"جو گہرا سرخ رنگ ہے یہ مردوں کے لیے مکروہ ہے، جو ہلکا سرخ رنگ ہو اس کی کراہت نہیں۔"

٥٧٦٦ـــ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ لَا أَرْكَبُ الْأُرْجُوَانَ وَلَا أَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ وَلَا أَلْبَسُ الْقَمِيْصَ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِيْرِ ﴿قَالَ وَأَوْمَأَ الْحَسَنُ إِلَى جَيْبِ قَمِيْصِهِ قَالَ وَقَالَ﴾ أَلَا وَطِيْبُ الرِّجَالِ رِيْحٌ لَا لَوْنَ لَهُ أَلَا وَطِيْبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِيْحَ لَهُ. (رواه أبوداود، ٤٠٤٨)

"سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سرخ زین پر سوار ہو کر نہیں بیٹھوں گا، اور زرد رنگ کا لباس بھی نہیں پہنوں گا اور نہ وہ قمیص پہنوں گا جس کے کف ریشمی ہوں۔ خبردار رہو! مردوں کی خوشبو وہ ہے جس میں عمدہ خوشبو ہو اور رنگ نہ ہو، اور عورتوں کی خوشبو میں رنگ ہو خوشبو نہ ہو۔" (ابوداؤد)

شرح: اُرجوان، سرخ رنگ کو کہتے ہیں، مراد اس سے سرخ رنگ کا ریشم ہے، اس میں چونکہ فضول خرچی پائی جاتی ہے اس لیے یہ منع ہے۔

معصفر کسنبہ رنگ ہے، یہ نہایت ہی زرد قسم کا رنگ ہے، اس رنگ سے کپڑ بنا جائے یا بعد میں رنگ کیا جائے یہ منع

(٥٧٦٦) ابوداؤد: ٤٠٤٨۔ صحیح، النسائی: ٥٤١٥۔ ترمذی: ٢٧٨٨۔ احمد: ١٩٤٧٣

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، مکفف سے مراد وہ قمیص ہے جس کا دامن گریبان اور آستینیں ریشم سے بنائی گئی ہوں۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے ایک جبہ دکھایا اور کہا یہ رسول اکرم ﷺ کا جبہ ہے، اس کے کاج ریشم کے تھے۔ اور اس زیر شرح حدیث سے ثابت ہوتا ہے اس کی ممانعت ہے۔ اس ٹکراؤ کا حل یہ ہے کہ جبہ میں ریشم کی آمیزش جائز حد تک تھی اس لیے اس میں ریشم ہونے کے باوجود اسے پہننا جائز تھا۔ جبکہ اس قمیص میں جو کہ زیر شرح حدیث میں ہے، اس میں منع کی حد تک آمیزش تھی اس لیے اس ریشم کی آمیزش والی قمیص پہننا منع ہے۔

اور اس میں مرد اور عورت کی خوشبو کی تمیز بھی بیان ہوئی ہے، کستوری، کافور اور عود وغیرہ خوشبو مردوں کے لیے ہے کیونکہ ان میں رنگ نہیں ہوتا اور زعفران اور خلوق وغیرہ خواتین کے لیے ہیں کیونکہ ان میں رنگت ہے خوشبو کی مہکار نہیں۔ (عون المعبود: ۴/ ۸۵)

٥٧٦٧۔ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: لَبِسَ النَّبِيُّ ﷺ ثَوْبَيْنِ كَانَا صُبِغَا بِزَعْفَرَانٍ، وَقَدْ نُفِضَا. (رواه رزين)

"سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ نے دو کپڑے زعفران سے رنگے ہوئے پہنے یہاں تک کہ ان دونوں کا رنگ مدھم پڑ گیا۔" (رزین)

٥٧٦٨۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَى النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ أَأُمُّكَ أَمَرَتْكَ بِهٰذَا قُلْتُ أَغْسِلُهُمَا قَالَ بَلْ أَحْرِقْهُمَا. (رواه مسلم، ٢٠٧٧)

"سیدنا عبداللہ ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے میرے اوپر دو کپڑے زرد رنگ سے رنگے ہوئے دیکھے تو فرمایا: تجھے تیری ماں نے اس کا حکم دیا ہے؟ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! دھو دیتا ہوں۔ فرمایا: بلکہ یہ دونوں جلا ڈال۔" (مسلم)

٥٧٦٩۔ وَفِي رِوَايَةٍ: هٰذِهِ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا. (رواه مسلم، ٢٠٧٧)

"ایک روایت میں ہے فرمایا: یہ کفار کا لباس ہے اس کو نہ پہن۔" (مسلم)

٥٧٧٠۔ وَفِي رِوَايَةٍ: فَغَضِبَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ اذْهَبْ فَاطْرَحْهُمَا عَنْكَ قَالَ أَيْنَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فِي النَّارِ. (رواه النسائی ٥٣١٧)

"دوسری روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ غصے ہوئے اور فرمایا: جا کر اُتار پھینک۔ اس نے کہا: کہاں پھینکوں؟ اے اللہ کے رسول! فرمایا: آگ میں۔" (نسائی)

٥٧٧١۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ

"عمرو بن شعیب رحمہ اللہ اپنے والد سے وہ اس کے دادا سے

(٥٧٦٧) رزین.
(٥٧٦٨) مسلم: ٢٠٧٧۔ نسائی: ٥٣١٧۔ احمد: ٦٩٣٣.
(٥٧٦٩) نسائی: ٥٣١٧۔ صحیح، البانی: ٤٩١٠۔ مسلم: ٢٠٧٧۔ احمد: ٦٩٣٣.
(٥٧٧٠) نسائی: ٥٣١٧۔ صحیح، البانی: ٤٩١٠۔ مسلم: ٢٠٧٧۔ احمد: ٦٩٣٣.
(٥٧٧١) ابوداؤد: ٤٠٦٦۔ حسن، البانی: ٣٤٣١۔ ابن ماجہ: ٣٦٠٣۔ احمد: ٦٨١٣.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جَدِّهٖ قَالَ هَبَطْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ ثَنِيَّةٍ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ وَعَلَيَّ رَيْطَةٌ مُضَرَّجَةٌ بِالْعُصْفُرِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الرَّيْطَةُ عَلَيْكَ فَعَرَفْتُ مَا كَرِهَ فَأَتَيْتُ أَهْلِي وَهُمْ يَسْجُرُوْنَ تَنُّوْرًا لَهُمْ فَقَذَفْتُهَا فِيْهِ ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا فَعَلَتِ الرَّيْطَةُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَلَّا كَسَوْتَهَا بَعْضَ أَهْلِكَ فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ لِلنِّسَاءِ. (رواه أبوداود، ٤٠٦٦)

بیان کرتے ہیں انھوں نے کہا: ہم گھاٹی سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اتر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے میری طرف دیکھا تو میرے اوپر زرد رنگ سے رنگین چادر تھی۔ فرمایا: یہ تیرے اوپر کیسی چادر ہے؟ میں جان گیا کہ ناپسند کی ہے۔ میں اپنے گھر والوں کے پاس آیا۔ وہ لوگ تنور جلا رہے تھے۔ میں نے وہ چادر اس میں ڈال دی۔ پھر دوسرے دن آپ ﷺ کو خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھر کے کسی فرد کو پہنا دیتا۔ اس لیے کہ عورتوں کو اس کا پہننا گناہ نہیں ہے۔'' (ابوداؤد)

٥٧٧٢ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَفَعَهُ: لَا تَلْبَسُوْا شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ. رواه رزين.

''سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما مرفوعا بیان کرتے ہیں فرمایا: کوئی لباس زعفران اور ورس سے رنگین کر کے نہ پہنو۔'' (رزین)

٥٧٧٣ـ عَنْ أَنَسٍ، كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ مِلْحَفَةٌ مَصْبُوْغَةٌ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ يَدُوْرُبِهَا عَلَى نِسَائِهٖ فَإِنْ كَانَتْ لَيْلَةُ هٰذِهٖ رَشَّتْهَا بِالْمَاءِ وَإِنْ كَانَتْ لَيْلَةُ هٰذِهٖ رَشَّتْهَا بِالْمَاءِ (رواه الطبراني في الأوسط، ٦٧٩)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ کی چادر زعفران اور ورس سے رنگی ہوئی تھی۔ اسی میں آپ اپنی ازواج مطہرات کے پاس جایا کرتے۔ جب اس کی باری ہوتی تو یہ اس پر پانی چھڑکتی، اور اگر اس کی باری ہوتی تو وہ اس پر پانی چھڑک دیتی۔'' (الاوسط)

شرح: ..... ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ زرد رنگ کا کپڑا پہننا حرام ہے اور اس بارے میں اتنی زیادہ سختی ہے کہ پہلے تو آپ ﷺ نے اسے جلانے کا حکم دیا تھا، بعد میں جلانا ضروری نہیں سمجھا، لیکن یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عورتوں کے لیے زرد رنگ پہننے کی اجازت دی ہے وہ پہن سکتی ہیں۔

اور بعض روایات میں یہ آتا ہے کہ نبی ﷺ نے زرد رنگ (کسنبہ) رنگ کا کپڑا پہنا تھا تو یہ گہرا نہ تھا، معمولی زرد رنگ کا تھا۔ (تفہیم الاسلام: ۱/۵۶۴) لہٰذا کسنبہ رنگ جو کہ گہرا زرد رنگ ہے یہ مردوں کے لیے حرام ہے۔

٥٧٧٤ـ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَتْ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَعَ أَبِيْ وَعَلَيَّ قَمِيْصٌ أَصْفَرُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَنَهْ سَنَهْ

''ام خالد نے کہا: میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی، میرے اوپر زرد قمیص تھی فرمایا: سنہ، سنہ یہ حبشی زبان کا لفظ ہے، اس کا معنی ہے بہت اچھی بہت اچھی۔ تو

(٥٧٧٢) رزين

(٥٧٧٣) طبراني اوسط: ٦٧٩۔ وفيه مؤمل بن اسماعيل وثقه ابن حبان وضعفه جماعة، هيثمي: ٨٥٦٣

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ عَبْدُاللّٰهِ وَهِيَ بِالْحَبْشِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتِمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِي أَبِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ دَعْهَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَبْلِي وَأَخْلِقِي ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَبَقِيَتْ حَتّٰى ذَكَرَ. (رواه البخاری، ٣٠٧١)

میں جا کر آپ ﷺ کی مہر نبوت کے ساتھ کھیلنے لگی تو میرے والد نے مجھے جھڑکا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو رہنے دے۔ پھر فرمایا: پہن، اور پرانا کر، پھر پہن، اور پرانا کر، پھر پہن، اور پرانا کر۔ راوی نے کہا: وہ کپڑا دیر تک رہا یہاں تک کہ سیاہ ہو گیا۔'' (بخاری)

شرح: سند میں مذکور خالد بن سعید یہ عبداللہ بن مبارک کے شیخ ہیں۔ ان کا نسب یہ ہے، خالد بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص ہے۔ بخاری شریف میں ان کی صرف یہی ایک حدیث ہے۔ ام خالد نے اپنے بیٹے کا نام اپنے باپ کے نام پر رکھا تھا، وہ خالد تھا، اس لیے یہ ام خالد کہلواتی تھیں۔ (فتح الباری: ٦/ ١٨٥)

٥٧٧٥۔ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ قَالَتْ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ قَالَ مَنْ تَرَوْنَ نَكْسُوهَا هٰذِهِ الْخَمِيصَةَ فَأُسْكِتَ الْقَوْمُ قَالَ ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ أُتِيَ بِي النَّبِيُّ ﷺ فَأَلْبَسَنِيهَا بِيَدِهِ وَقَالَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي مَرَّتَيْنِ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلٰى عَلَمِ الْخَمِيصَةِ وَيُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَيَّ وَيَقُولُ يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا وَيَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا وَالسَّنَاءُ. بِلِسَانِ الْحَبَشِيَّةِ الْحَسَنُ. (رواه البخاری، ٥٨٤٥)

''سیدہ ام خالد ؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس کپڑے آئے اور ان میں ایک سیاہ رنگ کی چھوٹی سی قمیص تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے یہ کس کو پہنا دوں؟ تو لوگ خاموش رہے۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس ام خالد کو لاؤ۔ مجھے لایا گیا پس آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے وہ مجھے پہنا دی اور فرمایا: پہن اور پرانی کر۔ پس آپ ﷺ قمیص کے پھول دیکھنے لگے۔ ہاتھ سے میری طرف اشارہ کرتے اور فرماتے: اے ام خالد! یہ بہت اچھی ہے۔ اے ام خالد! یہ بہت عمدہ ہے۔ سنہ کے لفظ کا حبشی زبان میں معنی ہے، بہت عمدہ۔'' (بخاری)

٥٧٧٦۔ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ قَالَتْ قَدِمْتُ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَأَنَا جُوَيْرِيَةٌ فَكَسَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَمِيصَةً لَهَا أَعْلَامٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ الْأَعْلَامَ بِيَدِهِ

''ایک روایت میں ہے میں ملک حبشہ سے ہو کر آئی تو اس وقت چھوٹی لڑکی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے قمیص پہنائی جس پر نقش و نگار تھے۔ پس آپ ﷺ نے نقوش پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: سناہ سناہ یعنی خوبصورت ہے خوبصورت

(٥٧٧٥) بخاری: ٣٠٧١۔ ابوداؤد: ٤٠٢٤۔ احمد: ٢٦٥١٧.
(٥٧٧٦) بخاری: ٣٨٧٤۔ ابوداؤد: ٤٠٢٤۔ احمد: ٢٦٥١٧.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وَيَقُوْلُ سَنَاهُ سَنَاهُ . قَالَ الْحُمَيْدِيُّ يَعْنِي حَسَنٌ حَسَنٌ . (رواه البخاري، ٣٨٧٤) ہے۔" (بخاری وابوداؤد)

شرح: اس سے خرقہ پوش مشائخ جو کہ اپنے مریدوں کو ایک خاص عمامہ، اور خاص رنگ کا لباس پہنواتے ہیں وہ بھی دلیل لیتے ہیں۔ ان کی یہ دلیل بے وزن ہے کیونکہ ام خالد تو ایک چھوٹی بچی تھیں۔ وہ تو بیعت کی پابند نہ تھیں۔ جبکہ یہ لوگ اپنے مریدوں سے بیعت کے لیے انہیں خاص پگڑی اور لباس زیب تن کراتے ہیں۔ ثابت ہوا ان کی دلیل بے حیثیت ہے۔ (عون المعبود: ۴/ ۷۵)

ان سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ نیا لباس پہننے والا خود بھی اور دوسرا بھی اس کے لیے دعاء کرے۔ ایک تو یہاں مذکور ہے کہ اسے بوسیدہ کرے، اس سے درازی عمر مراد ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ام خالد رضی اللہ عنہا بہت طویل عرصہ زندہ رہی تیں۔ اور ایک یہ بھی دعاء گزری ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر نیا لباس دیکھا تو کہا، جدید لباس تم نے پہنا ہے۔ وَعِشْ حَمِيْدًا وَمِتْ شَهِيْدًا (نسائی، ابن ماجہ وصححہ ابن حبان)

ایک روایت میں یہ بھی آتا ہے:

((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ)) (ابو داود، نسائی، ترمذی وصححه)

"اے میرے اللہ! تمام تعریفات تیرے لیے ہیں۔ تو نے مجھے یہ پہنایا ہے میں تجھ سے اس کی خیر طلب کرتا ہوں اور اس چیز کی خیر طلب کرتا ہوں جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے اور میں تجھ سے اس کی شر سے اور اس چیز کی شر سے پناہ مانگتا ہوں جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے۔"

ایک یہ دعا بھی آتی ہے جو نیا کپڑا پہنتے وقت پڑھتے ہیں:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا أُوَارِيْ بِهِ عَوْرَتِيْ وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِيْ حَيَاتِيْ)) (ترمذی، ابن ماجه وصحح الحاكم)

"تمام تعریفات اس اللہ کے لیے جس نے مجھے پہنایا جس کے ساتھ میں اپنے ننگ کو ڈھانپتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس کے ساتھ زینت اختیار کرتا ہوں۔"

ایک اور حدیث میں یہ بھی آتا ہے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ)) (احمد، ترمذی وحسنه)

"تمام تعریفات اس اللہ کے لیے جس نے مجھے یہ پہنایا اور میری قوت کے بغیر مجھے یہ دیا۔" (فتح الباری: ۱۰/ ۳۰۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ ثابت ہوا سیاہ رنگ کی چادر پہننا جائز ہے جس میں زرد یا سرخ رنگ کی دھاریاں ہوں۔'' (فتح الباری: ۱۰/ ۲۷۹)

٥٧٧٧ــ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ . (رواه الترمذي، ٢٨١٢)

''سیدنا ابو رمثہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ پر سبز رنگ کے دو کپڑے ہیں۔'' (ترمذی)

٥٧٧٨ــ عَنْ أَنَسٍ: كَانَ أَحَبُّ الْأَلْوَانِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ الْخُضْرَةَ. (رواه البزار: ٢٩٤٣ والأوسط)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رنگوں میں سے نبی ﷺ کو سبز رنگ زیادہ پسند تھا۔'' (البزار، الاوسط)

شرح: ......سبز رنگ پہننا جائز ہے، یہ یاد رہے بعض لوگ کسی آستانہ کی طرف نسبت کر لیتے ہیں اور پھر سبز لباس سرتا پا زیب تن کرتے ہیں اس کا ثبوت نہیں، صرف دو سبز چادریں لینا ثابت ہیں وہ بھی ہمیشہ نہیں۔ آپ ﷺ دوسرے رنگ کا لباس بھی زیب بدن کرتے تھے۔

یہ سبز رنگ اس لیے استعمال کرنے کی اجازت ہے، ایک تو یہ جاذب نظر ہے، دیکھنے والوں کو بھلا معلوم ہوتا ہے اور یہ آنکھوں کے لیے بھی مفید ہے۔ جنت میں یہ رنگ پسندیدہ قرار دیا گیا ہے۔ عَلَيْهِمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٍ (الدهر: ٢١) ''جنتیوں پر سبز ریشم کے لباس ہوں گے۔'' (جائزۃ الاحوذی: ۴/ ۹۱)

٥٧٧٩ــ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَرَادَ أَنْ يَنْهَى عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ لَهُ أُبَيٌّ لَيْسَ ذَاكَ لَكَ قَدْ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْ ذٰلِكَ فَأَضْرَبَ عَنْ ذٰلِكَ عُمَرُ وَأَرَادَ أَنْ يَنْهٰى عَنْ حُلَلِ الْحِبَرَةِ لِأَنَّهَا تُصْبَغُ بِالْبَوْلِ فَقَالَ لَهُ أُبَيٌّ لَيْسَ ذٰلِكَ لَكَ قَدْ لَبِسَهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ وَلَبِسْنَاهُنَّ فِي عَهْدِهِ . (رواه أحمد، ٢٠٧٧٦)

''الحسن بصری سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے حج تمتع سے روکنے کا ارادہ کیا تو میرے والد سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ آپ کے لیے درست نہیں۔ کیونکہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج تمتع کیا ہے اور آپ ﷺ نے منع نہیں فرمایا۔ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے یہ ارادہ ترک کر دیا۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے منقش چادریں پہننے سے منع کرنے کا ارادہ کیا، اس لیے کہ ان کو پیشاب سے رنگین کیا جاتا ہے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو میرے والد نے کہا یہ تیرے لیے جائز نہیں ہے نبی ﷺ نے وہ چادریں پہنی ہیں، اور آپ ﷺ کے عہد میں ہم نے بھی پہنی ہیں......'' (مسند احمد)

(٥٧٧٧) ترمذی: ٢٨١٢ـ صحیح، البانی: ٢٢٥٤ـ نسائی: ١٥٧٢ـ ابوداؤد: ٤٢٠٦ـ احمد: ١٧٠٣٧ـ دارمی: ٢٣٨٨.

(٥٧٧٨) بزار: ٢٩٤٣ـ طبرانی اوسط ورجال الطبرانی ثقات، ہیثمی: ٨٥٦٢.

(٥٧٧٩) احمد: ٢٠٧٧٦.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شرح: حضرت ابی رضی اللہ عنہ کا موقف درست تھا۔ اس پر بحث پہلے گزر چکی ہے، حج تمتع بھی جائز ہے اور دھاری دار کپڑا بھی جائز ہے۔

٥٧٨٠۔ عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فِي ثَوْبٍ دُونٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَلَكَ مَالٌ قَالَ نَعَمْ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَالَ مِنْ أَيِّ الْمَالِ قَالَ قَدْ آتَانِي اللّٰهُ مِنَ الإِبِلِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ قَالَ فَإِذَا آتَاكَ اللّٰهُ مَالاً فَلْيُرَ عَلَيْكَ أَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهِ. (رواه النسائی، ٥٢٢٤)

''ابوالاحوص اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اس نے کہا: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میرے بدن پر پرانا لباس تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے پاس کچھ مال بھی ہے؟ میں نے عرض کی: ہاں۔ فرمایا: کون سا مال ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ نے مجھے ہر قسم کا مال دیا ہے۔ اونٹ گائے، بکری، گھوڑے اور غلام۔ فرمایا: جب تجھے اللہ نے مال دیا ہے تو اللہ کی نعمت و کرامت کا اثر بھی تیرے اوپر ظاہر ہونا چاہیے۔'' (نسائی)

٥٧٨١۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يَرَى أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ. (رواه الترمذی، ٢٨١٩)

''عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے وہ اس کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ پسند کرتا ہے کہ اپنی عطا کردہ نعمت کا اثر اپنے بندے پر دیکھے۔'' (ترمذی)

شرح: اللہ تعالیٰ اپنی نعمت کے اثرات کا ظہور دیکھنا پسند کرتا ہے یعنی اس کے کرم و احسان کا اظہار ہونا چاہیے۔ ان کا اظہار کرنا بھی اللہ کے شکر میں شامل ہے اور انعامات الٰہیہ کو چھپانا اس کا کفران اور ناقدری ہے۔ (جائزۃ الاحوذی ۴/۹۵)

اسی وجہ سے آپ ﷺ اپنے صحابی رضی اللہ عنہ کو میل کچیل سے صاف اور دھلے ہوئے کپڑے پہننے کا حکم دے رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی مالداری کے مناسب حال لباس نہیں پہنا تھا۔ اسے تلقین فرمائی کہ اتنا زیادہ مال ہو تو پھر عمدہ لباس پہنو تا کہ لوگوں کو اس بات کا علم ہو کہ تم غنی ہو اور اللہ تعالیٰ نے بے شمار انعامات تم پر کر رکھے ہیں۔ (عون المعبود: ۴/۹۱)

٥٧٨٢۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثَوْبَانِ قِطْرِيَّانِ غَلِيظَانِ فَكَانَ إِذَا قَعَدَ فَعَرِقَ ثَقُلاَ عَلَيْهِ فَقَدِمَ بَزٌّ مِنَ الشَّامِ لِفُلاَنِ الْيَهُودِيِّ فَقُلْتُ لَوْ بَعَثْتَ إِلَيْهِ

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بدن اطہر پر دو گرم قطری کپڑے تھے۔ جب آپ ﷺ بیٹھتے اور پسینہ آتا تو وہ آپ ﷺ کے لیے بھاری ہو جاتے۔ پس فلاں یہودی کا شام سے کپڑا آیا تو میں نے عرض کی: اگر آپ ﷺ نے

(٥٧٨٠) نسائی: ٥٢٢٤۔ صحیح، الناسی: ٤٨٢٠۔ ابوداؤد: ٤٠٦٣۔ احمد: ١٦٧٧٧۔
(٥٧٨١) ترمذی: ٢٨١٩۔ حسن صحیح، البانی: ٢٢٦٠۔
(٥٧٨٢) ترمذی: ١٢١٣۔ صحیح، البانی: ٩٦٩۔ نسائی: ٤٦٢٨۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَاشْتَرَيْتَ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ إِلَى الْمَيْسَرَةِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا يُرِيْدُ إِنَّمَا يُرِيْدُ أَنْ يَذْهَبَ بِمَالِيْ أَوْ بِدَرَاهِمِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَذَبَ قَدْ عَلِمَ أَنِّي مِنْ أَتْقَاهُمْ لِلّٰهِ وَآدَاهُمْ لِلْأَمَانَةِ. (رواه الترمذی، ۱۲۱۳)

قاصد روانہ کریں اور اس سے آسانی آنے تک کے ادھار پر دو کپڑے لے لیں تو بہتر ہے۔ چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ یہودی نے کہا: میں جانتا ہوں ان کا کیا ارادہ ہے؟ ان کا یہی ارادہ ہے تاکہ وہ میرا مال یا میرے درہم دبالیں۔ فرمایا: اللہ کا دشمن جھوٹ کہتا ہے: اس کو معلوم ہے کہ میں انسانوں میں سے سب سے زیادہ متقی اور سب سے بہتر امانت ادا کرنے والا ہوں۔'' (الترمذی)

شـــرح: ......بعض لوگوں کا خیال تھا کہ نبی اکرم ﷺ ادھار چیز نہیں خریدتے تھے۔ ان کی غلط فہمی اس حدیث سے دور ہو جاتی ہے کہ خرید و فروخت ادھار کرنا جائز ہے۔

اور یہ جو قطری کپڑوں سے مراد وہ چادریں ہیں جن میں سرخ رنگت اور نشانات ہوتے ہیں۔ ثابت ہوا یہ لباس بھی جائز ہے۔ (جائزۃ الاحوذی: ۲/ ۴۸۵)

٥٧٨٣ـ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ بَنِي أَنْمَارٍ قَالَ جَابِرٌ فَبَيْنَا أَنَا نَازِلٌ تَحْتَ شَجَرَةٍ إِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَقْبَلَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلُمَّ إِلَى الظِّلِّ قَالَ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقُمْتُ إِلَى غِرَارَةٍ لَنَا فَالْتَمَسْتُ فِيْهَا شَيْئاً فَوَجَدْتُ فِيْهَا جِرْوَقِثَّاءٍ فَكَسَرْتُهُ ثُمَّ قَرَّبْتُهُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ لَكُمْ هٰذَا قَالَ فَقُلْتُ خَرَجْنَا بِهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ قَالَ جَابِرٌ وَعِنْدَنَا صَاحِبٌ لَنَا نُجَهِّزُهُ يَذْهَبُ يَرْعَى ظَهْرَنَا قَالَ فَجَهَّزْتُهُ ثُمَّ أَدْبَرَ يَذْهَبُ فِي الظَّهْرِ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ لَهُ قَدْ خَلَقَا قَالَ

''سیدنا جابر کہتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ غزوۂ بنی انمار میں گئے۔ پس اتفاقاً میں ایک درخت کے نیچے تھا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! سائے میں تشریف لائیں، پس آپ ﷺ بیٹھ گئے۔ میں اپنے سامان کی طرف گیا اور چھوٹی سی ککڑی نکال کر توڑی آپ ﷺ کو پیش کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہاں سے تجھے ہاتھ آئی؟ میں نے عرض کی: ہم مدینہ سے آتے وقت ساتھ لائے ہیں۔ ہمارا ایک رفیق چوپائیوں کو چرانے والا تھا وہ ہماری سواریاں چرا کر لایا تو اس پر دو چادریں تھیں جو پرانی ہو چکی تھیں۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اس کے پاس اس کے علاوہ دو کپڑے نہیں ہیں؟ میں نے کہا: اس کے پاس کپڑے تو موجود ہیں، میں نے خود اس کو دیے ہیں۔ فرمایا: اس کو بلا کر لاؤ اور حکم دو کہ وہ کپڑے پہنے۔ میں نے بلایا اور اس نے وہ

(٥٧٨٣) مؤطا: ١٦٨٨

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَيْهِ فَقَالَ أَمَا لَهُ ثَوْبَانِ غَيْرُ هٰذَيْنِ فَقُلْتُ بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُ ثَوْبَانِ فِي الْعَيْبَةِ كَسَوْتُهُ إِيَّاهُمَا قَالَ فَادْعُهُ فَمُرْهُ فَلْيَلْبَسْهُمَا قَالَ فَدَعَوْتُهُ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ وَلّٰى يَذْهَبُ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَالَهُ ضَرَبَ اللّٰهُ عُنُقَهُ أَلَيْسَ هٰذَا خَيْرًا لَهُ قَالَ فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَقُتِلَ الرَّجُلُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ.

(رواه مالك، ١٦٨٨)

کپڑے پہنے پھر وہ جانے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس کی گردن کاٹ دے کیا یہ اس کے لیے بہتر نہیں ہے؟ اس آدمی نے سنا تو عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ کی راہ میں گردن کاٹی جائے۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں کاٹی جائے۔ تو وہ آدمی اللہ کی راہ میں قتل کیا گیا۔'' (مالک)

٥٧٨٤ـ عَنْ عَائِشَةَ، رَفَعَتْهُ: اللِّبَاسُ يُظْهِرُ الْغِنٰى وَالدُّهْنُ يُذْهِبُ الْبُؤْسَ وَالْإِحْسَانُ إِلَى الْمَمْلُوْكِ يَكْبِتُ اللّٰهُ بِهِ الْعَدُوَّ. (رواه الطبراني في الاوسط بضعف)

''سیدہ عائشہ ؓ مرفوعاً بیان کرتی ہیں، فرمایا: لباس مالداری ظاہر کرتا ہے۔ تیل لگانا، شدت و محتاجی دور کرتا ہے۔ اور غلاموں کے ساتھ بھلائی کرنے سے اللہ تعالیٰ دشمن کو منہ کے بل گرا دیتا ہے۔'' (الاوسط، بضعف)

٥٧٨٥ـ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ: أَنَّ تَمِيْمًا الدَّارِيَّ اشْتَرٰى رِدَاءً بِأَلْفٍ وَكَانَ يُصَلِّي فِيْهِ.

(رواه الطبراني في الكبير.)

''ابن سیرین ؒ نے کہا: تمیم داری ؓ نے ایک چادر ہزار درہم کی خریدی اور وہ اس میں نماز پڑھا کرتے تھے۔'' (الکبیر)

٥٧٨٦ـ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ مِنْ أَيِّ حُلَلِ الْإِيْمَانِ شَاءَ

''سیدنا معاذ بن انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کی رضا کے لیے بوجہ تواضع اچھا لباس ترک کیا جب کہ وہ اچھا لباس پہننے پر قادر تھا تو روزِ قیامت اللہ تعالیٰ ساری مخلوق کے سامنے اس کو بلائے گا اور اس کو اختیار دے گا کہ وہ ایمان کا جو لباس چاہے پہن لے۔'' (ترمذی)

(٥٧٨٤) طبرانی اوسط، وفیه عبدالسلام بن عبدالقدوس الکلاعی وهو ضعیف جدا، هیثمی: ٨٥٨٥.

(٥٧٨٥) طبرانی کبیر ورجاله رجال الصحیح، هیثمی: ٨٥٩٩.

(٥٧٨٦) ترمذی: ٢٤٨١۔ حسن۔ النسائی: ٢٠١٧۔ احمد: ١٥٢٠٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

يَلْبَسُهَا . (رواه الترمذی، ٢٤٨١)

٥٧٨٧ــ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ سَعْدٍ وَكَانَتْ خَادِمًا لِلنَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِي الزِّينَةِ فِي غَيْرِ أَهْلِهَا كَمَثَلِ ظُلْمَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا نُورَلَهَا . (رواه الترمذی، ١١٦٧)

''سیدہ میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خادمہ تھی۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غیر اہل کا زینت و زیبائش میں نازو تکبر سے دامن گھسیٹتے چلنا قیامت کے دن تاریکی کی صورت میں ظاہر ہوگا اس کے لیے روشنی نہ ہوگی۔'' (ترمذی)

٥٧٨٨ــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَفَعَهُ قَالَ مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ أَلْبَسَهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، ثُمَّ أَلْهَبَ فِيهِ النَّارَ ، وَمَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ . (لِرَزِيْنٍ وَلِأَبِيْ دَاوُدَ، ٤٠٢٥ نحوه.)

''سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے شہرت کا لباس پہنا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو وہی لباس پہنائے گا۔ اور پھر اس میں آگ کا شعلہ پیدا کر دے گا۔ اور جو کسی قوم سے مشابہت اختیار کرے گا وہ ان میں سے شمار ہوگا۔'' (رزین، ابوداؤد)

٥٧٨٩ــ عَنِ ابْنِ أَبِيْ حَدْرَدٍ، رَفَعَهُ: انْتَضِلُوْا وَاخْشَوْشِنُوْا وَامْشُوْا حُفَاةً . وَزَادَفِي رِوَايَةٍ: تَمَعْدَدُوْا . (رواه الطبرانی فی الکبیر والاوسط)

''سیدنا ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں: تیراندازی کا مقابلہ کرو، مضبوطی اور خشونت اختیار کرو، اور ننگے پاؤں بھی چلا کرو۔'' (الکبیر، الاوسط) اور ایک روایت میں یہ اضافہ ہے: اور طاقت ور بنو۔

٥٧٩٠ــ عَنْ أَنَسٍ ، رَفَعَهُ: اسْتَعِيْنُوْا عَلَى النِّسَاءِ بِالْعُرَى . (رواه للأوسط بضعف)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: عورتوں پر لاپرواہی سے امداد طلب کرو۔'' (الاوسط، بضعف)

شرح: ......یعنی لباس اچھا، قیمتی اور اعلیٰ درجے کا پہن سکتا ہے اس کے باوجود تواضع کے پیش نظر نہیں پہنتا۔ تواضع چونکہ ایمان کی علامت ہے، لہٰذا اسے اہل ایمان والا جوڑا پہنایا جائے گا۔ (جائزۃ الاحوذی: ۳/ ۶۲۱)

اور اس سے اگلی حدیث کا مطلب ہے کہ جو بیوی خاوند کے علاوہ غیر کے لیے بناؤ سنگھار کرتی ہے تو اس کے لیے روز قیامت نور نہ ہوگا۔ (جائزۃ الاحوذی: ۲/ ۴۳۸)

اور جو شہرت کا لباس ہے، اس سے مراد ہے اس کا لباس عام لوگوں کی رنگت کے برعکس زیادہ نمایاں اور شیوخ رنگ

(٥٧٨٧) ترمذی: ١١٦٧۔ ضعیف البانی: ٢٠٣.

(٥٧٨٨) رزین۔ ابوداؤد: ٤٠٢٩۔ نحوہ حسن، البانی: ٣٢٩٩۔ ابن ماجہ: ٣٦٠٧۔ احمد: ٦٢٠٩.

(٥٧٨٩) طبرانی کبیر طبرانی اوسط وفیہ عبداللہ بن سعید وھو ضعیف، ھیثمی: ٨٦١٠.

(٥٧٩٠) طبرانی اوسط عن شیخہ موسی بن زکریا وھو ضعیف، ھیثمی: ٨٦١٧.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

والا ہو اور پھر تکبر اور فخر کا نظریہ ہو، لوگ نگاہ اٹھا اٹھا کر اسے دیکھیں، اسے اللہ تعالیٰ روزِ قیامت ذلت سے دوچار کریں گے، اسے یہ سزا ملے گی۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ نفیس لباس نہ پہنے یہ تو پہن سکتا ہے لوگوں کو نیچا دکھانا مقصد نہ ہو۔ اس لیے یہ شہرت کا لباس حرام ہے۔

اور دوسری قوم سے مشابہت والا انہی میں سے ہے اس کا مطلب ہے کہ ان کا لباس پہنے، ان کی چال چلے، ان کے اعمال اپنائے گا تو گناہ میں ان کے شریک ہوگا۔ (عون المعبود: ۴/ ۷۸)

لبس الخاتم

انگوٹھی پہننے کا بیان

۵۷۹۱۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اصْطَنَعُوا الْخَوَاتِيْمَ مِنْ وَرِقٍ وَلَبِسُوْهَا فَطَرَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ. (رواه البخاري، ٥٨٦٨)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے ایک دن نبی ﷺ کے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی۔ پس لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں تیار کرا کے پہن لیں۔ پھر آپ ﷺ نے انگوٹھی پھینک دی تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔'' (بخاری)

۵۷۹۲۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ فِي يَمِيْنِهِ فِيْهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِيْ كَفَّهُ. (رواه مسلم، ٢٠٩٤)

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنی، اس کا نگینہ حبشی پتھر کا تھا، اور نگینے کو ہتھیلی کی طرف رکھتے تھے۔'' (مسلم)

۵۷۹۳۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلٰى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ فَقِيْلَ إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُوْنَ كِتَابًا إِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمًا حَلْقَتُهُ فِضَّةٌ وَنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ. (رواه مسلم، ٢٠٩٢)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے کسریٰ، قیصر اور نجاشی کی طرف خطوط لکھنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ کو عرض کیا گیا: وہ کوئی خط نہیں قبول کرتے مگر مہر کے ساتھ۔ پس آپ ﷺ نے انگوٹھی تیار کروائی جس کا حلقہ چاندی کا تھا، اور اس میں محمد رسول اللہ منقش کرایا۔'' (مسلم)

(٥٧٩١) بخاری: ٥٨٦٨۔ مسلم: ٢٠٩٣۔ نسائی. ٥٢٩١۔ ابوداؤد: ٤٢٢١۔ احمد: ١٣٦٧٧.

(٥٧٩٢) مسلم: ٢٠٩٤۔ ترمذی: ١٧٣٩۔ نسائی: ٥٢٨٠۔ ابوداؤد: ٤٢١٧۔ ابن ماجه: ٣٦٤١۔ احمد: ١٣٣٩١

(٥٧٩٣) مسلم: ٢٠٩٢۔ بخاری: ٧١٦٢۔ ترمذی: ٢٧١٨۔ نسائی: ٥٢٨٥۔ ابوداؤد: ٤٢٢١۔ ابن ماجه: ٣٦٤٦۔ احمد: ١٣٦٧٧

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٥٧٩٤۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ فِي يَدِهِ وَفِي يَدِ اَبِي بَكْرٍ بَعْدَهُ وَفِي يَدِ عُمَرَ بَعْدَ اَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ جَلَسَ بِئْرَ اَرِيْسَ قَالَ فَأَخْرَجَ الْخَاتَمَ فَجَعَلَ يَعْبَثُ بِهِ فَسَقَطَ قَالَ فَاخْتَلَفْنَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مَعَ عُثْمَانَ فَنَزَحَ الْبِئْرَ فَلَمْ يَجِدْهُ. (رواه البخاري، ٥٨٧٩)

"سیدنا انس سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی آپ ﷺ کے ہاتھ میں رہی، پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی، پھر عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی، اور پھر عثمان کے ہاتھ میں آئی جب وہ خلیفہ ہوئے۔ تو ایک دن اریس نامی کنویں کے دھانے پر وہ بیٹھے، اور انگوٹھی نکال کے اس کے ساتھ کھیلنے لگے تو وہ کنویں میں گر گئی۔ ہم عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تین دن آتے جاتے رہے اور کنویں کا پانی بھی نکال دیا مگر ہمیں انگوٹھی نہیں دستیاب ہوئی۔" (بخاری)

٥٧٩٥۔ عَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَماً قَالَ إِنَّا اتَّخَذْنَا خَاتَماً وَنَقَشْنَا فِيْهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشَنَّ عَلَيْهِ اَحَدٌ قَالَ فَإِنِّي لَأَرَى بَرِيْقَةً فِي خِنْصَرِهِ. (رواه البخاري، ٥٨٧٤)

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم نے مہر تیار کرائی ہے۔ اور اس میں حروف منقش کرائے ہیں۔ پس اس کے مطابق کوئی مہر منقش نہ کرائے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا: مہر کی چمک میں نے آپ ﷺ کی چھوٹی انگلی میں دیکھی ہے۔"

٥٧٩٦۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ فِضَّةٍ كُلُّهُ فَصُّهُ مِنْهُ. (رواه أبوداود، ٤٢١٧)

"سیدنا انس کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کی مکمل انگوٹھی چاندی کی تھی، اور اس کا نگینہ بھی چاندی ہی کا تھا۔" (ابوداؤد)

٥٧٩٧۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثَةَ اَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُوْلٌ سَطْرٌ وَاللّٰهُ سَطْرٌ. (رواه الترمذي، ١٧٤٨)

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی کا نقش تین سطور میں تھا۔ "محمد" ایک سطر، "رسول" ایک سطر اور "اللہ" ایک سطر میں تھا۔" (ترمذی)

٥٧٩٨۔ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَابَكْرٍ رضي الله عنه لَمَّا اسْتُخْلِفَ بَعَثَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَتَبَ لَهُ هٰذَا

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انھوں نے مجھے ایک خط دے کر بحرین کی طرف بھیجا۔

(٥٧٩٤) بخاری: ٥٨٧٩۔ نسائی: ٥٢٠١۔ ابوداؤد: ١٥٦٧۔ ابن ماجه: ١٨٠٠۔ احمد: ١٣٦٧٧۔
(٥٧٩٥) بخاری: ٥٨٧٤۔ مسلم: ٢٠٩٢۔ ترمذی: ٢٧١٨۔ نسائی: ٥٢٧٨۔ ابوداؤد: ٤٢١٤۔ احمد: ١٣٦٧٧۔
(٥٧٩٦) بخاری: ٥٨٧٤۔ مسلم: ٢٠٩٢۔ ترمذی: ٢٧١٨۔ نسائی: ٥٢٧٨۔ مسلم: ٢٠٩٤۔ ترمذی: ١٧٣٩۔ نسائی: ٥٢٨٠۔ ابن ماجه: ٣٦٤٦۔ احمد: ١٣٥٠٤۔
(٥٧٩٧) ترمذی: ١٧٤٨۔ صحیح، البانی: ١٤٢٨۔
(٥٧٩٨) بخاری: ٣١٠٦۔ نسائی: ٥٢٠١۔ ابوداؤد: ١٥٦٧۔ ابن ماجه: ١٨٠٠۔ احمد: ١٣٦٧٧۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْكِتَابَ وَخَتَمَهُ بِخَاتَمِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُوْلٌ سَطْرٌ وَاللّٰهُ سَطْرٌ (رواه البخاری، ٣١٠٦)

جس پر نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی سے مہر لگائی گئی تھی۔ مہر کی تین منقش سطور تھیں۔ "محمد" ایک سطر۔ "رسول" ایک سطر اور "اللہ" ایک سطر تھی۔" (بخاری)

٥٧٩٩۔۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدِ اتَّخَذَ حَلْقَةً مِنْ فِضَّةٍ فَقَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَصُوْغَ عَلَيْهِ فَلْيَفْعَلْ وَلَا تَنْقُشُوْا عَلٰى نَقْشِهِ. (رواه النسائی، ٥٢٠٧)

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ ﷺ نے مہر تیار کرائی تو آنحضرت ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: جو ایسی انگوٹھی تیار کرانا چاہے تو کرائے، اور اس کے نقش کے مطابق نقش نہ بنوائے۔" (نسائی)

٥٨٠٠۔۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَسْتَضِيْئُوْا بِنَارِ الْمُشْرِكِيْنَ وَلَا تَنْقُشُوْا عَلٰى خَوَاتِيْمِكُمْ عَرَبِيًّا. (رواه النسائی، ٥٢٠٩)

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مشرکین کی آگ سے روشنی نہ حاصل کرو۔ اور اپنی انگوٹھیوں پر عربی کلمات بھی منقش نہ کراؤ۔"

٥٨٠١۔۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَماً مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ أَلْقَاهُ ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَماً مِنْ وَرِقٍ وَنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ لَا يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلٰى نَقْشِ خَاتَمِي هٰذَا وَكَانَ إِذَا لَبِسَهُ جَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ وَهُوَ الَّذِي سَقَطَ مِنْ مُعَيْقِيْبٍ فِي بِئْرِ أَرِيْسٍ. (رواه مسلم، ٢٠٩١)

"سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے سونے کی انگوٹھی بنائی تو اس کو ترک کر دیا۔ اور پھر چاندی کی مہر تیار کرائی تو اس میں منقش کرایا "محمد رسول اللہ" اور فرمایا: میری اس انگوٹھی کے نقش کی طرح کوئی نقش نہ بنائے۔ اور جب آپ ﷺ اس کو پہنتے تو اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب پھیر دیتے وہی انگوٹھی بالآخر معیقیب سے اریس کنویں میں گر گئی۔" (مسلم)

٥٨٠٢۔۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَبِسَ خَاتَماً مِنْ ذَهَبٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا رَآهُ

"سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے تین ایام سونے کی انگوٹھی پہنی۔ صحابہ نے بھی دیکھ لی تو سونے کی

(٥٧٩٩) نسائی: ٥٢٠٧۔ صحیح الاسناد، البانی: ٤٨٠٥.

(٥٨٠٠) نسائی: ٥٢٠٩۔ ضعیف، البانی: ٣٩٩۔ احمد: ١١٥٤٣.

(٥٨٠١) مسلم: ٢٠٩١۔ بخاری: ٦٦٥١۔ ترمذی: ١٧٤١۔ نسائی: ٥٢٩٣۔ ابوداؤد: ٤٢٢٧۔ ابن ماجه: ٣٦٤٥۔ احمد: ٦٩٣٨۔ موطا: ١٧٤٣

(٥٨٠٢) نسائی: ٥٢١٧۔ ضعیف الاسناد، البانی: ٤٠١۔ بخاری: ٧٢٩٨۔ مسلم: ٢٠٩١۔ ترمذی: ١٧٤١۔ ابوداؤد: ٤٢٢٧۔ ابن ماجه: ٣٦٤٥۔ احمد: ٦٩٣٨۔ موطا: ١٧٤٣.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَصْحَابُهُ فَشَتْ خَوَاتِيْمُ الذَّهَبِ فَرَمٰى بِهِ فَلَا نَدْرِيْ مَا فَعَلَ ثُمَّ اَمَرَ بِخَاتَمٍ مِنْ فِضَّةٍ فَأَمَرَ اَنْ يُنْقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ فِي يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى مَاتَ وَفِي يَدِ أَبِيْ بَكْرٍ حَتّٰى مَاتَ وَفِي يَدِ عُمَرَ حَتّٰى مَاتَ وَفِي يَدِ عُثْمَانَ سِتَّ سِنِيْنَ مِنْ عَمَلِهِ فَلَمَّا كَثُرَتْ عَلَيْهِ الْكُتُبُ دَفَعَهُ إِلٰى رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَكَانَ يَخْتِمُ بِهِ فَخَرَجَ الْاَنْصَارِيُّ إِلٰى قَلِيْبٍ لِعُثْمَانَ فَسَقَطَ فَالْتُمِسَ فَلَمْ يُوْجَدْ فَأَمَرَ بِخَاتَمٍ مِثْلِهِ وَنُقِشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ. (رواه النسائی، ٥٢١٧)

انگوٹھیاں عام ہو گئیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے وہ نکال پھینکی اور معلوم نہ ہو سکا کہ اس کا کیا کیا۔ پھر چاندی کی انگوٹھی تیار کرنے کا حکم دیا کہا کہ اس میں لکھا جائے: ”محمد رسول اللہ“۔ پس یہ مہر آپ ﷺ کے ہاتھ میں رہی۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئے۔ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ان کی خلافت کے ابتدائی چھ سال تک رہی۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ پر خطوط کی کثرت ہو گئی تو انہوں نے ایک انصاری آدمی کے حوالے کر دی، اور وہ اسکے ساتھ مہر لگانے لگا۔ پھر انصاری عثمان رضی اللہ عنہ کے کنویں کی طرف نکلا تو مہر گر گئی اور وہ دستیاب نہ ہو سکی، چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق ایک (انگوٹھی) بنانے کا حکم دیا اور اس پر منقش کرایا: ”محمد رسول اللہ“۔“ (نسائی)

٥٨٠٣ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَماً مِنْ ذَهَبٍ وَكَانَ جَعَلَ فَصَّهُ فِيْ بَاطِنِ كَفِّهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ مِنْ ذَهَبٍ فَطَرَحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ وَاتَّخَذَ خَاتَماً مِنْ فِضَّةٍ فَكَانَ يَخْتِمُ بِهِ وَلَا يَلْبَسُهُ. (رواه النسائی، ٥٢١٧)

”سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ آنحضرت ﷺ نے سونے کی انگوٹھی تیار کرائی۔ اور آپ ﷺ اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف پھیر کر رکھتے تھے۔ پس لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں تیار کرائیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اپنی انگوٹھی پھینک دی تو لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔ پھر آپ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی تیار کرائی۔ اس سے آپ ﷺ مہر لگاتے تھے اور اس کو پہنتے نہیں تھے۔“ (نسائی)

٥٨٠٤ـ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ: قَالَ عُمَرُ ﴿يَعْنِي لِصُهَيْبٍ﴾ مَالِي أَرٰى عَلَيْكَ خَاتَمَ الذَّهَبِ، قَالَ: قَدْرَآهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ فَلَمْ

”سعید ابن مسیب کہتے ہیں: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ کو کہا کیا وجہ ہے کہ میں تیرے پاس سونے کی انگوٹھی دیکھتا ہوں؟ اس نے کہا: میرے ہاتھ میں تجھ سے بہتر شخصیت نے دیکھی تھی

(٥٨٠٣) نسائی: ٥٢٩٢۔ صحیح۔ البانی: ٤٨١٤۔ دون قوله ولا يلبسه فانه شاذ، بخاری: ٧٢٩٨۔ مسلم: ٢٠٩١۔ ترمذی: ١٧٣١۔ ابوداؤد: ٤٢٢٧۔ ابن ماجه: ٣٦٤٥۔ احمد: ٦٩٣٨۔ مؤطا: ١٧٤٣۔

(٥٨٠٤) رزین۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

يَعِبْهُ . قَالَ : مَنْ هُوَ؟ قَالَ : رَسُوْلُ اللهِ ﷺ .
(رواه رزين)

اور میرے اوپر عیب و ملامت نہیں کی تھی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ کون تھے؟ اس نے کہا رسول ﷺ۔'' (رزین)

شرح: ان احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی تاکہ زیبائش حاصل کریں۔ جب لوگ بھی بنوانے لگے اتنی دیر میں سونے کی انگوٹھی پہننے کی حرمت بھی نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے اسے اتار دیا۔ تو آپ کی اطاعت میں لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار پھینکیں۔ پھر آپ ﷺ نے اعلان کیا کہ سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے اور اس کے بعد آپ ﷺ کو ضرورت پڑی کہ مہر لگا کر خطوط بھیجتے تھے۔ اس لیے آپ ﷺ نے خاص نقش کے مطابق مندری بنوائی جو آپ مہر میں استعمال کرتے۔ اور اس نقش پر لوگوں کو مندری بنانے سے روک دیا۔ تاکہ آپ ﷺ کی مندری کی خصوصیت باقی رہے۔ یہی مندری خلفاء کے پاس رہی آخر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کنوئیں میں گر گئی جو تلاش بسیار کے باوجود نہ ملی تھی۔

ان احادیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی اکرم ﷺ کے افعال کی اقتداء میں نہایت ہی تیز رو تھے، جو عمل آپ نے برقرار رکھا، انہوں نے بھی برقرار رکھا اور جس کا آپ نے انکار کیا یہ بھی فوراً ترک کر گئے۔

یہ بھی ثابت ہوا معمولی سامان بھی ضائع ہو تو اسے طلب کرنے میں کوتاہی نہ کی جائے خصوصاً جبکہ وہ کسی اہل خیر کی نشانی ہو اسے ضرور تلاش کیا جائے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کسی فکر مندی کی صورت میں تھوڑی سی کھیل کود کر لینا کوئی عیب والی بات نہیں۔ (فتح الباری: ۱۰/ ۳۱۹)

۵۸۰۵۔ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيْدٍ فَقَالَ مَالِي اَرٰى عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ النَّارِ ثُمَّ جَاءَهُ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ صُفْرٍ فَقَالَ مَالِيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ الْاَصْنَامِ ثُمَّ اَتَاهُ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ مَالِي اَرٰى عَلَيْكَ حِلْيَةَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ اَتَّخِذُهٗ قَالَ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا .
(رواه الترمذی، ۱۷۸۵)

''سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو اس کے ہاتھ پر لوہے کی انگوٹھی تھی۔ فرمایا: کیا وجہ ہے تیرے اوپر اہل جہنم کا زیور دیکھتا ہوں؟ وہ پھر آیا تو ہاتھ میں پیتل کی انگوٹھی تھی۔ فرمایا: کیا وجہ ہے کہ تجھ سے مجھے بتوں کی سی بو آتی ہے؟ وہ پھر آیا تو اس کے ہاتھ پر سونے کی انگوٹھی تھی۔ فرمایا: کیا وجہ ہے کہ تیرے اوپر میں اہل جنت کا زیور دیکھتا ہوں؟ اس نے عرض کی: میں کس چیز کی انگوٹھی تیار کراؤں؟ فرمایا: چاندی کی جو مثقال کے وزن کے برابر تک نہ پہنچے۔'' (ترمذی)

(۵۸۰۵) ترمذی: ۱۷۸۵۔ ضعیف، النسائی ۵۲۰۱۔ ابوداؤد: ۴۲۲۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٥٨٠٦ـ عَنْ أبِي ذُبَابٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ حَدِيدٍ مَلْوِيٌّ عَلَيْهِ فِضَّةٌ قَالَ فَرُبَّمَا كَانَ فِي يَدِهِ وَكَانَ الْمُعَيْقِيبُ عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّ ﷺ. (لأبي داود، ٤٢٢٤)

''سیدنا ابوذباب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی (مہر) لوہے کی تھی، جس پر چاندی کی قلعی کی گئی تھی۔ کبھی آپ کے ہاتھ میں ہوا کرتی تھی۔ اور رسول اللہ ﷺ کا مہر بردار معیقیب رضی اللہ عنہ تھا۔'' (ابوداؤد)

٥٨٠٧ـ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَأَى خَاتَماً مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهُ فَطَرَحَهُ وَقَالَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهِ فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا آخُذُهُ أَبَداً وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. (رواه مسلم، ٢٠٩٠)

''سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: آنحضرت ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اس کو آپ ﷺ نے نکال کر پھینک دیا، اور فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی آگ کی چنگاری کا ارادہ کرکے ہاتھ میں رکھتا ہے ..... جب آنحضرت ﷺ جا چکے تو اس آدمی کو کہا گیا اپنی انگوٹھی اٹھا لے اور اس سے فائدہ حاصل کر۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! اس کو کبھی نہیں اٹھاؤں گا جس کو رسول اللہ ﷺ نے پھینک دیا ہے۔'' (مسلم)

٥٨٠٨ـ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنَ الْبَحْرَيْنِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ وَكَانَ فِي يَدِهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ وَجُبَّةُ حَرِيْرٍ فَأَلْقَاهُمَا ثُمَّ سَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَتَيْتُكَ آنِفًا فَأَعْرَضْتَ عَنِّي فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ فِي يَدِكَ جَمْرَةٌ مِنْ نَارٍ قَالَ لَقَدْ جِئْتُ إِذًا بِجَمْرٍ كَثِيْرٍ قَالَ إِنَّ مَا جِئْتَ بِهِ لَيْسَ بِأَجْزَأَ عَنَّا مِنْ حِجَارَةِ الْحَرَّةِ وَلٰكِنَّهُ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا قَالَ فَمَاذَا أَتَخَتَّمُ قَالَ حَلْقَةً مِنْ حَدِيْدٍ أَوْ وَرِقٍ أَوْ صُفْرٍ. (رواه النسائی، ٥٢٠٦)

''سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک مرد بحرین سے آیا اور اس نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا: آپ ﷺ نے جواب نہیں دیا، کیونکہ اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی، اور ریشم کا جبہ زیب تن کیا ہوا تھا، اس نے وہ دونوں اتار کر پھر سلام کہا، تو آپ ﷺ نے جواب دیا۔ پس اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ابھی میں آیا تھا اور آپ ﷺ نے اعراض فرمایا تھا۔ فرمایا: اس وقت تیرے ہاتھ میں آگ کی چنگاری تھی۔ اس نے کہا: پھر تو بہت سی چنگاریاں لایا ہوں۔ فرمایا: بے شک جو چیز تو لایا ہے وہ ہمیں مقام حرہ کے پتھروں سے زیادہ کفایت کرنے والی نہیں بلکہ وہ دنیا کی زندگی کا سامان ہے۔ اس نے کہا: ہم کس چیز کی انگوٹھی پہن سکتے

(٥٨٠٦) ابوداود: ٤٢٢٤ـ ضعیف، البانی: ٩٠٧ـ نسائی: ٥٢٠٥.

(٥٨٠٧) مسلم: ٢٠٩٠.

(٥٨٠٨) نسائی: ٥٢٠٦ـ ضعیف، البانی: ٣٩٨ـ احمد: ١٠٧٢٥.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہیں؟ فرمایا: لوہے کا یا چاندی کا یا پیتل کا حلقہ۔"

۵۸۰۹۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَماً فَلَبِسَهٗ قَالَ شَغَلَنِيْ هٰذَا عَنْكُمْ مُنْذُ الْيَوْمِ إِلَيْهِ نَظْرَةٌ وَإِلَيْكُمْ نَظْرَةٌ ثُمَّ أَلْقَاهُ. (رواه النسائی، ٥٢٨٩)

"سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انگوٹھی تیار کرائی اور اس کو پہنا۔ پھر فرمایا: اس نے آج مجھے تمہاری جانب سے مصروف رکھا ہے ایک نظر تمہیں دیکھنا اور دوسری بار اس کو دیکھنا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کو پھینک دیا۔" (نسائی)

۵۸۱۰۔ قَالَ يَحْيٰی وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ يَلْبَسَ الْغِلْمَانُ شَيْئاً مِنَ الذَّهَبِ لِأَنَّهٗ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ فَأَنَا أَكْرَهُهٗ لِلرِّجَالِ الْكَبِيْرِ مِنْهُمْ وَالصَّغِيْرِ. (رواه مالك.)

"یحییٰ نے کہا: میں چھوٹے لڑکوں کو سونے کی کوئی چیز پہنانا جائز نہیں سمجھتا ہوں۔ اس لیے کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ نبی ﷺ نے سونے کی انگوٹھی تیار کرانے سے منع فرمایا ہے۔ پس اس کو بڑے اور چھوٹے سب ہی مردوں کے لیے مکروہ سمجھتا ہوں۔" (مالک)

۵۸۱۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ حِلْيَةٌ مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ أَهْدَاهَا لَهٗ فِيْهَا مِنْ ذَهَبٍ فِيْهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ قَالَتْ فَأَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعُوْدٍ مُعْرِضاً عَنْهُ أَوْ بِبَعْضِ أَصَابِعِهٖ ثُمَّ دَعَا أُمَامَةَ ابْنَةَ أَبِي الْعَاصِ ابْنَةَ ابْنَتِهٖ زَيْنَبَ فَقَالَ تَحَلِّي بِهٰذَا يَا بُنَيَّةُ. (رواه ابوداود، ٤٢٣٥)

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: نبی ﷺ کے پاس ایک زیور آیا جو آپ ﷺ کو نجاشی نے تحفہ روانہ کیا تھا۔ اس میں سونے کی انگوٹھی بھی تھی اور اس میں حبشی نگینہ لگایا گیا تھا۔ پس آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیر کر لکڑی کے ساتھ پکڑا یا اپنی کسی ایک انگلی کے ساتھ پکڑا اور پھر امامہ بنت ابی العاص اپنی بیٹی زینب کی بیٹی کو بلایا اور فرمایا کہ یہ زیور پہنا کرا ے میری بیٹی!" (ابوداؤد)

۵۸۱۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النِّسَاءَ كُنَّ يَلْبَسْنَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيْمَ وَالْخُرْصَ وَالسِّخَابَ عَلٰی عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، وَإِنَّ ذٰلِكَ مِمَّا كُنَّ يُلْبِسْنَهٗ أَوْلَادَهُنَّ الذُّكُوْرَ. (رواه رزين)

"سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے عہد میں خواتین نگینہ کے بغیر انگوٹھی، نگینہ دار انگوٹھی بالیاں اور ہار پہنتی تھیں اور یہ اشیاء اپنی اولاد کو بھی پہنا دیتی تھیں۔" (رزین)

(٥٨٠٩) سنائی: ٥٢٨٩ـ صحیح الاسناد: ٤٨٨٣ـ احمد: ٢٩٥٥

(٥٨١٠) موطا

(٥٨١١) ابوداؤد: ٤٢٣٥ـ حسن الاسناد: ٣٥٦٤ـ ابن ماجه. ٣٦٤٤ـ احمد: ٢٤٣٥٩.

(٥٨١٢) رزین.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٥٨١٣ــ عَنْ عَلِيٍّ نَهَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ اَتَخَتَّمَ فِي إِصْبَعِي هٰذِهِ اَوْهٰذِهِ قَالَ فَأَوْمَأَ إِلَى الْوُسْطٰى وَالَّتِيْ تَلِيْهَا. (رواه مسلم، ٢٠٧٨)

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس انگلی میں یا اس میں جو اس کے ساتھ والی ہے میں انگوٹھی پہننے سے منع کیا ہے۔ اور اشارہ کیا درمیانی انگلی کی طرف اور اس کے ساتھ والی کی طرف۔'' (مسلم)

٥٨١٤ــ وَفِي رِوَايَةٍ: نَهَانِيْ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْخَاتَمِ فِي السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى (رواه النسائی، ٥٢٨٦)

''اور ایک روایت میں ہے: مجھے رسول اللہ ﷺ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگشت میں انگوٹھی پہننے سے منع کیا ہے۔'' (نسائی)

٥٨١٥ــ عَنْ اَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِيْنِهِ. (رواه النسائی، ٥٢٨٥)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔'' (نسائی)

٥٨١٦ـ وَفِي رِوَايَةٍ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيْصِ خَاتَمِهِ مِنْ فِضَّةٍ وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الْيُسْرٰى الْخِنْصَرَ. (رواه النسائی، ٥٢٨٥)

''ایک روایت میں ہے: گویا میں رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی کی چمک کی طرف اب بھی دیکھ رہا ہوں اور انس نے بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی اٹھائی۔'' (النسائی)

٥٨١٧ــ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ إِسْحٰقَ قَالَ رَاَيْتُ عَلَى الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُوْفَلَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ خَاتَمًا فِيْ خِنْصَرِهِ الْيُمْنٰى فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ هٰكَذَا وَجَعَلَ فَصَّهُ عَلٰى ظَهْرِهَا قَالَ وَلَا يَخَالُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَّا قَدْكَانَ يَذْكُرُأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ كَذٰلِكَ. (رواه أبوداود، ٤٢٢٩)

''محمد ابن اسحاق رحمہ اللہ نے کہا: میں نے صلت بن عبداللہ پر دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی پر انگوٹھی دیکھی تو میں نے کہا: یہ کیا وجہ ہے؟ اس نے کہا: میں نے سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنی انگوٹھی اسی طرح پہنتے دیکھا ہے، اور وہ نگینہ ظاہر کی جانب رکھتے تھے۔ اور میرا خیال یہی ہے کہ وہ ذکر کرتے تھے کہ نبی ﷺ بھی اسی طرح پہنتے تھے۔'' (ابوداؤد)

(٥٨١٣) مسلم: ٢٠٧٨.

(٥٨١٤) نسائی: ٥٢٨٦ـ صحیح، البانی: ٤٨٠٨ـ مسلم: ٢٧٢٥ـ ابوداؤد: ٤٢٢٥ـ احمد: ١٣٢٣.

(٥٨١٥) نسائی: ٥٢٨٣ـ صحیح البانی: ٤٨٠٤ـ بخاری: ٧١٦٢ـ مسلم: ٢٠٩٤ـ ترمذی: ٢٧١٨ـ ابوداؤد: ٤٢١٧ـ ابن ماجه: ٣٦٤٦ـ احمد: ١٣٥٠٤.

(٥٨١٦) نسائی: ٥٢٨٥ـ صحیح، البانی: ٤٨٠٢ـ بخاری: ٥٨٦٩ـ مسلم: ٢٠٩٥ـ ابن ماجه: ٦٩٢ـ احمد: ١٣٤٠٧.

(٥٨١٧) ابوداؤد: ٤٢٢٩ـ حسن صحیح، البانی: ٣٥٥٩ـ ترمذی: ١٧٤٢.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

٥٨١٨ــــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَسَارِهِ وَكَانَ فَصُّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ. (رواه أبوداود، ٤٢٢٧)

''سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی ﷺ اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے، اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف ہوتا تھا۔'' (ابوداؤد)

٥٨١٩ــــ عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ عَشْرٍ عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ وَالنَّتْفِ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَأَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ فِي أَسْفَلِ ثِيَابِهِ حَرِيْرًا مِثْلَ الأَعَاجِمِ أَوْ يَجْعَلَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ حَرِيْرًا مِثْلَ الأَعَاجِمِ وَعَنِ النُّهْبَى وَرُكُوبِ النُّمُورِ وَلُبُوسِ الْخَاتَمِ إِلَّالِذِي سُلْطَانٍ. (رواه ابوداود، ٤٠٤٩)

''سیدنا ابوریحانہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دس امور سے ممانعت کی ہے۔ دانت باریک کرنا، کھال گود کر نیل چھڑکنا، بال اکھاڑنا اور ننگے بدن مرد کا مرد سے ایک کپڑے میں رہنا، بلا لباس عورت کا عورت سے ایک چادر میں رہنا، مرد کا اپنے لباس کے اندرونی حصے کو عجمیوں کی طرح ریشمی بنانا۔ دو شانوں پر اہل عجم کی طرح ریشم لگانا، ڈاکہ زنی کرنا، چیتوں کے چمڑوں پر سوار ہونا اور سلطان کے علاوہ انگوٹھی پہننا۔'' (ابوداؤد)

٥٨٢٠ــــ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى الْبَرَاءِ خَاتَماً مِنْ ذَهَبٍ وَكَانَ النَّاسُ يَقُولُونَ لَهُ لِمَ تَخَتَّمُ بِالذَّهَبِ وَقَدْ نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ الْبَرَاءُ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبَيْنَ يَدَيْهِ غَنِيْمَةٌ يَقْسِمُهَا سَبْيٌ وَخُرْثِيٌّ قَالَ فَقَسَمَهَا حَتَّى بَقِيَ هٰذَا الْخَاتَمُ فَرَفَعَ طَرْفَهُ فَنَظَرَ إِلَى أَصْحَابِهِ ثُمَّ خَفَضَ ثُمَّ رَفَعَ طَرْفَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ ثُمَّ خَفَضَ ثُمَّ رَفَعَ طَرْفَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ أَيْ بَرَاءُ فَجِئْتُهُ حَتَّى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَخَذَ الْخَاتَمَ

''محمد بن مالک نے کہا: میں نے سیدنا براء رضی اللہ عنہ کو سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا۔ لوگ اس سے سوال کرتے تھے کہ تو سونے کی انگوٹھی کیوں پہنتا ہے؟ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع کیا ہے۔ اس نے کہا: ایک دفعہ نبی ﷺ مالِ غنیمت تقسیم کر رہے تھے۔ اور ہم آپ ﷺ کے پاس تھے یہاں تک کہ صرف یہ انگوٹھی بچ رہی۔ پس آپ ﷺ نے اپنے اصحاب پر نگاہ ڈالی پھر نگاہ نیچے کر دی۔ پھر نگاہ اٹھا کر ان کو دیکھا اور پھر نظر نیچے کر دی۔ پھر آنکھیں اٹھا کر ان کو دیکھا اور فرمایا: اے براء! پس میں آ کر آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ تو آپ ﷺ نے انگوٹھی ہاتھ میں لے کر میرے ہاتھ کے گٹے کا چھنگلیا کی طرف کا حصہ

(٥٨١٨) ابوداؤد: ٤٢٢٧۔ شاذ، الباني والمحفوظ في يمينه: ٩٨٠۔ بخاري: ٦٦٥١۔ مسلم: ٢٠٩١۔ ترمذي: ١٧٤١۔ نسائي: ٥٢٩٣۔ ابن ماجه: ٣٦٤٥۔ احمد: ٦٣٧٦.

(٥٨١٩) ابوداؤد: ٤٠٤٩۔ ضعيف، الباني: ٨٧٥۔ دارمي: ٢٦٤٨.

(٥٨٢٠) احمد: ١٨٢٨۔ موصلي.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فَقَبَضَ عَلٰی کُرْسُوْعِی ثُمَّ قَالَ خُذِ الْبَسْ مَاکَسَاكَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ قَالَ وَكَانَ الْبَرَاءُ يَقُوْلُ كَيْفَ تَأْمُرُوْنِي أَنْ أَضَعَ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْبَسْ مَا كَسَاكَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ. (لأحمد، ١٨١٢٨ والموصلي)

پکڑا، پھر فرمایا: لے کر پہن جو تجھے اللہ اور اس کا رسول پہنا دے۔ سیدنا براء رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے تم کیسے مجھے حکم دیتے ہو کہ میں وہ چیز اتار دوں جس کا نبی ﷺ نے فرمایا: پہن وہ چیز جو تجھے اللہ اور اس کے رسول نے پہنا دی ہے۔'' (احمد، موصلی)

٥٨٢١۔ عَنْ عُبَادَةَ، رَفَعَهُ: كَانَ فَصُّ خَاتَمِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ سَمَاوِيًّا فَأُلْقِيَ إِلَيْهِ فَأَخَذَهُ فَوَضَعَهُ فِي خَاتَمِهِ، وَكَانَ نَقْشُهُ أَنَا اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدِي وَرَسُوْلِي. (رواه الطبراني في الكبير بضعف)

''سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی کا نگینہ آسمانی تھا، ان کی طرف ڈالا گیا تو انہوں نے وہ لے کر اپنی انگوٹھی میں رکھ دیا۔ اس پر یہ منقش تھا: ''میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ محمد میرا بندہ اور میرا رسول ہے۔'' (الکبیر)

٥٨٢٢۔ عَنْ أَبِي مُوْسَى: رَأَنِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أَلْبَسُ خَاتَمِي فِي السَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى فَقَالَ. إِنَّمَا الْخَاتَمُ لِهٰذِهِ وَهٰذِهِ ﴿يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْبِنْصَرَ﴾. (رواه الطبراني فی الكبير بخفى.)

''سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے دیکھا اور میں اپنی انگوٹھی اپنی شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی میں پلٹ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تحقیق انگوٹھی اس میں اور اس میں پہنی جاتی ہے۔ یعنی چھوٹی انگلی اور اس کے ساتھ والی۔

٥٨٢٣۔ عَنْ جَمِيْلِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: رَأَيْتُ خَمْسَةً مِنَ الصَّحَابَةِ يَلْبَسُوْنَ خَوَاتِمَ الذَّهَبِ: زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَزَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ. (رواه الطبراني فی الكبير، ٥١٤٨ وفيه جميل)

''حمید بن عبداللہ نے کہا: میں نے پانچ صحابہ رضی اللہ عنہم کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا ہے۔ زید بن حارثہ، زید بن ارقم، براء بن عازب، انس اور عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہم۔'' (الکبیر، اس کی سند میں جمیل ہے)

(٥٨٢١) طبراني كبير وفيه محمد بن مخلد الرعيني وهو ضعيف جدا هيثمي: ٨٧٢٧.
(٥٨٢٢) طبراني كبير وفيه محمد بن عبيدالله فان كان العرزمي فهو ضعيف وبقية رجاله ثقات، هيثمي: ٨٧٢٩.
(٥٨٢٣) طبراني كبير: ٥١٤٨۔ وجميل لم اعرفه وبقية رجاله وثقواء هيثمي: ٨٧٣٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٥٨٢٤ــ عَنْ فَاطِمَةَ، رَفَعَهُ: مَنْ تَخَتَّمَ بِالْعَقِيْقِ لَمْ يَزَلْ يَرَى خَيْرًا. (للأوسط، ١٠٣ بِانْقِطَاعٍ.)

''سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے عقیق کے نگینے کی انگوٹھی پہنی وہ بھلائی دیکھتا رہے گا۔''
(الاوسط، بسند منقطع)

شرح: پیتل اور لوہے کی انگوٹھی کی ممانعت بھی احتیاطاً ہے پابندی نہیں اور اس کی مقدار کی بھی پابندی نہیں نہ جس انگلی پر چاہیں پہن لیں اور جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ وہ سونے کی انگوٹھی پہنتے تھے، یہ روایات درست نہیں یا پھر یہ ممانعت سے پہلے کی بات ہے۔ صرف چاندی کی انگوٹھی جائز ہے۔ مردوں کے لیے سونے کی انگوٹھی حرام ہے؛ بچوں کو بھی اس سے محتاط رکھیں، بچوں پر کوئی پابندی نہیں۔ زیادہ درست اور صفائی والی بات یہی ہے کہ دائیں ہاتھ میں ہو یا بائیں میں ہو سب سے چھوٹی انگلی پر انگوٹھی پہنی جائے۔ (جائزۃ الاحوذی: ۳/۲۰۲-۲۰۳)

الحلي و الطيب

زیورات وخوشبو

٥٨٢٥ــ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ سِوَارَانِ مِنْ نَارٍ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ طَوْقٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ طَوْقٌ مِنْ نَارٍ قَالَتْ قُرْطَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ قُرْطَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَ وَكَانَ عَلَيْهِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَرَمَتْ بِهِمَا قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا لَمْ تَتَزَيَّنْ لِزَوْجِهَا صَلِفَتْ عِنْدَهُ قَالَ مَا يَمْنَعُ إِحْدَاكُنَّ أَنْ تَصْنَعَ قُرْطَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ ثُمَّ تُصَفِّرَهُ بِزَعْفَرَانٍ أَوْ بِعَبِيْرٍ. (رواه النسائی، ٥١٤٢)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک عورت نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ! دو کنگن سونے کے کیسے ہیں؟ فرمایا: آگ کے دو کنگن ہیں۔ کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! گلے کا ہار سونے کا کیسا ہے؟ فرمایا: آگ کا ہار ہے۔ اس نے کہا کانوں کی دو بالیاں؟ فرمایا: آگ کی دو بالیاں ہیں۔ اس عورت نے دو کنگن سونے کے پہن رکھے تھے وہ اس نے پھینک کر عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اگر عورت اپنے خاوند کے لیے زیبائش نہیں کرے گی تو خاوند کے سامنے بے وقعت ہو کر رہ جائے گی۔ فرمایا: چاندی کی دو بالیاں بنا کر زعفران سے یا عبیر سے ان کو رنگین کرنے سے تمہیں کون منع کرتا ہے؟ (نسائی)

(٥٨٢٤) طبرانی اوسط: ١٠٣۔ وعمرو بن شريد لم يسمع من فاطمة وزهير بن عباد الرواسي وثقه ابو حاتم وبقية رجاله رجال الصحيح، هيتمي: ٨٧٤٤.

(٥٨٢٥) نسائی: ٥١٤٢۔ ضعيف، الباني: ٣٩٢۔ احمد: ٩٣٨٥.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

٥٨٢٦ـــ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَأَى عَلَيْهَا مَسَكَتَيْ ذَهَبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَاَحْسَنُ مِنْ هٰذَا لَوْنَزَعْتِ هٰذَا وَجَعَلْتِ مَسْكَتَيْنِ مِنْ وَرِقٍ ثُمَّ صَفَّرْتِهِمَا بِزَعْفَرَانٍ كَانَتَا حَسَنَتَيْنِ. (رواه النسائی، ٥١٤٣)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان پر دو کنگن دیکھے جو سونے کے تھے، تو فرمایا: اس سے بہتر چیز کی تجھے خبر نہ دوں؟ اگر ان کو نکال کر چاندی کے دو کنگن بنائے اور ان کو زعفران سے زرد کرکے پہنے تو وہ بہت خوبصورت ہونگے۔'' (نسائی)

٥٨٢٧ـــ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ جَاءَتْ بِنْتُ هُبَيْرَةَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَفِي يَدِهَا فَتَخٌ فَقَالَ كَذَا فِي كِتَابِ أَبِي أَيْ خَوَاتِيْمُ ضِخَامٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضْرِبُ يَدَهَا فَدَخَلَتْ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَشْكُوْإِلَيْهَا الَّذِيْ صَنَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَانْتَزَعَتْ فَاطِمَةُ سِلْسِلَةً فِيْ عُنُقِهَا مِنْ ذَهَبٍ وَقَالَتْ هٰذِهِ اَهْدَاهَا اِلَيَّ اَبُوْحَسَنٍ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالسِّلْسِلَةِ فِي يَدِهَا فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ اَيَغُرُّكِ أَنْ يَقُوْلَ النَّاسُ ابْنَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَفِي يَدِهَا سِلْسِلَةٌ مِنْ نَارٍ ثُمَّ خَرَجَ وَلَمْ يَقْعُدْ فَاَرْسَلَتْ فَاطِمَةُ بِالسِّلْسَلَةِ إِلَى السُّوْقِ فَبَاعَتْهَا وَاشْتَرَتْ بِثَمَنِهَا غُلَامًا وَقَالَ مَرَّةً عَبْدًا وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَاَعْتَقَتْهُ فَحَدَّثَ بِذٰلِكَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْجَى فَاطِمَةَ مِنَ النَّارِ. (رواه النسائی، ٥١٤٠)

''سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا: بنت ہبیرہ نبی ﷺ کے پاس آئی۔ اس کے ہاتھ میں نگینے کے بغیر سونے کی بڑی موٹی انگوٹھی تھی۔ پس آپ ﷺ نے اس کے ہاتھ پر مارنا شروع کر دیا۔ وہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی اور شکایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح مارا ہے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے گلے سے سونے کا ہار نکال کر کہا: ابوالحسن نے مجھے سونے کا یہ ہار تحفے میں دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس حال میں تشریف لائے کہ وہ ہار اس کے ہاتھ میں تھا۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا اے فاطمہ رضی اللہ عنہا کیا تجھے پسند ہے کہ لوگ کہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کے ہاتھ میں آگ کی زنجیر ہے؟ پھر آپ ﷺ گھر سے نکل گئے اور بیٹھے نہیں تھے۔ پس سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وہ ہار بازار میں فروخت کیا اور اس کی قیمت پر غلام خریدا یا کہا مملوک خریدا اور اس کو آزاد کر دیا۔ آپ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے کہا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو آگ سے نجات دی۔'' (النسائی)

(٥٨٢٦) نسائی: ٥١٤٣۔ صحیح البانی: ٤٧٤٩.

(٥٨٢٧) نسائی: ٥١٤٠۔ صحیح، البانی: ٤٧٤٨۔ احمد: ٢١٨٩٢.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

٥٨٢٨۔ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ كَانَ آخِرُ عَهْدِهِ بِإِنْسَانٍ مِنْ اَهْلِهِ فَاطِمَةَ وَاَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا إِذَا قَدِمَ فَاطِمَةَ فَقَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ وَقَدْ عَلَّقَتْ مِسْحاً اَوْ سِتْرًا عَلَى بَابِهَا وَحَلَّتِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ قُلْبَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ فَقَدِمَ فَلَمْ يَدْخُلْ فَظَنَّتْ أَنَّ مَا مَنَعَهُ أَنْ يَدْخُلَ مَا رَأَى فَهَتَكَتِ السِّتْرَ وَفَكَّكَتِ الْقُلْبَيْنِ عَنِ الصَّبِيَّيْنِ وَقَطَعَتْهُ بَيْنَهُمَا فَانْطَلَقَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُمَا يَبْكِيَانِ فَأَخَذَهُ مِنْهُمَا وَقَالَ يَا ثَوْبَانُ اذْهَبْ بِهٰذَا إِلَى آلِ فُلَانٍ أَهْلِ بَيْتٍ بِالْمَدِيْنَةِ إِنَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي أَكْرَهُ أَنْ يَأْكُلُوْا طَيِّبَاتِهِمْ فِي حَيَاتِهِمُ الدُّنْيَا يَا ثَوْبَانُ اشْتَرِ لِفَاطِمَةَ قِلَادَةً مِنْ عَصَبٍ وَسِوَارَيْنِ مِنْ عَاجٍ. (رواه ابوداود، ٤٢١٣)

''سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب سفر پر جاتے تو سب سے آخر میں جس انسان سے رخصت ہوتے وہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہی ہوا کرتیں۔ اور جب سفر سے واپس آتے تو سب اہل بیت سے پہلے جس کے پاس آتے وہ بھی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہی ہوا کرتی تھیں۔ ایک دفع آپ ﷺ غزوے سے واپس آئے تو دیکھا کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دروازے پر پردہ لٹکایا ہوا ہے۔ اور حسن، حسین رضی اللہ عنہما کو چاندی کے دو کنگن ڈالے ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ آ کر واپس لوٹ گئے اور داخل نہ ہوئے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جان لیا کہ جو کچھ اس نے زیبائش کر رکھی ہے اس وجہ سے داخل نہیں ہوئے تو پردہ اتار دیا۔ اور دو لڑکوں کے ہاتھ سے کنگن بھی لے کر ان کے درمیان توڑ ڈالے۔ وہ دونوں روتے روتے آنحضرت ﷺ کے پاس چلے گئے۔ آپ ﷺ نے دونوں سے ٹوٹے ہوئے کنگن لے کر فرمایا: اے ثوبان! جاؤ مدینہ کے فلاں گھر میں دے کر آ جاؤ۔ یہ میرے اہل بیت ہیں۔ میں ناپسند کرتا ہوں کہ یہ اپنی پاکیزہ چیزیں دنیوی زندگی ہی میں کھا پی جائیں۔ اے ثوبان! سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے پٹھے کا ہار بنا دے اور ہاتھی دانت کے دو کنگن بنوا دے۔'' (ابوداؤد)

شرح: ......صحیح موقف یہی ہے کہ عورتوں کے لیے سونا پہننا جائز ہے۔ اس پر پابندی نہیں مگر اسے پردہ میں رکھیں، اس کا اظہار نہ کریں۔ یہ جو نبی ﷺ نے اظہار ناراضگی فرمایا ہے، یہ یا تو اس لیے کہ بیٹی سادگی میں رہے۔ یا پھر اس لیے مذمت فرمائی ہے جو خواتین فخر کے طور پر اس زیور کی نمود و نمائش کرتی ہیں۔ خواتین اگر نمود نہ کریں اور اپنی برتری نہ جتائیں تو ان کے لیے زیور پہننا حلال ہے، مردوں کے لیے حرام ہے۔ (التعلیقات السلفیہ: ۲/ ۲۷۷)

اگر ساڑھے سات تولے سونا ہو یا اس سے زیادہ ہو تو اس کی زکاۃ ادا کرنی ہوں وگرنہ یہ دوزخ کا ایندھن ہے۔

٥٨٢٩۔ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ: رَأَيْتُ عَلَى

''ہشام بن عروہ نے کہا: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر سونے کی

(٥٨٢٨) ابوداؤد: ٤٢١٣۔ ضعيف الاسناد منكر: ٩٠٣۔ احمد: ٢١٨٥.

(٥٨٢٩) رزين.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

عَائِشَةَ خَوَاتِيْمَ الذَّهَبِ. (رواه رزين)

انگوٹھیاں دیکھی ہیں۔'' (رزین)

٥٨٣٠۔ عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ اَسْعَدٍ قَالَ أُصِيْبَ اَنْفِي يَوْمَ الْكُلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاتَّخَذْتُ اَنْفاً مِنْ وَرِقٍ فَأَنْتَنَ عَلَيَّ فَامَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ اَتَّخِذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ. (رواه الترمذى، ١٧٧٠)

''عرفجہ بن اسعد نے کہا: میری ناک عہد جاہلیت میں جنگ کلاب میں کٹ گئی تو میں نے چاندی کی ناک بنوائی اور اس کی بو سے تنگ آ گیا۔ پس نبی ﷺ نے حکم دیا تو میں نے سونے کی ناک بنوائی۔'' (ترمذی)

٥٨٣١۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ، اَنَّ ثَنِيَّتَهُ أُصِيْبَتْ مَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَامَرَهُ اَنْ يَتَّخِذَ ثَنِيَّةً مِنْ ذَهَبٍ. (رواه البزار، ٣٠١١)

''سیدنا عبداللہ بن عبداللہ بن ابی رضی اللہ عنہ کے اگلے دو دانت رسول اللہ ﷺ کی معیت میں شہید ہوئے تو اس کو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ وہ سونے کے دو دانت بنوا لے۔'' (البزار)

٥٨٣٢۔ عَنْ حَمَّادِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ الْكُوْفِيِّ قَالَ رَاَيْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَدْشَدَّ اَسْنَانَهُ بِالذَّهَبِ فَذُكِرَ مِثْلُ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ لَا بَاْسَ. (رواه أحمد، ١٩٧٦٤)

''حماد بن ابی سلیمان نے کہا: میں نے مغیرہ بن عبداللہ کو دیکھا کہ اس نے اپنے دانت سونے کی تار سے باندھے تھے۔ میں نے ابراہیم (نخعی) سے ذکر کیا تو اس نے کہا: کوئی حرج نہیں ہے۔'' (احمد)

٥٨٣٣۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ نَعْلُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ فِضَّةٍ وَقَبِيْعَةُ سَيْفِهِ فِضَّةٌ وَمَابَيْنَ ذٰلِكَ حِلَقُ فِضَّةٍ. (رواه النسائى ٥٣٧٤)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی تلوار کے نیام کا نیچے کا حصہ چاندی کا تھا۔ اور آپ ﷺ کی تلوار کا قبضہ بھی چاندی سے مزین تھا۔ اور اس کے درمیان بھی چاندی کا حلقہ تھا۔'' (النسائی)

٥٨٣٤۔ عَنْ مَزِيْدَةَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى سَيْفِهِ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ (رواه الترمذى، ١٦٩٠)

''مزیدہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ آئے تو آپ ﷺ کی تلوار پر سونا اور چاندی لگا ہوا تھا۔'' (ترمذی)

شرح: ..... کلاب جاہلیت کی مشہور جنگ ہے۔ اس میں ان کی ناک زخمی ہوئی تھی۔ تلوار وغیرہ کے دستہ کو سونے

(٥٨٣٠) ترمذی: ١٧٧٠۔ حسن الباني: ١٤٤٩۔ نسائی: ٥١٦١۔ ابوداؤد: ٤٢٣٢.

(٥٨٣١) بزار: ٣٠١١۔ ورجاله رجال الصحيح خلا بشر بن معاذ وهو ثقة ولكن عروة بن الزبير لم يدرك عبدالله بن عبدالله بن ابي، هيثمی: ٨٧١٥.

(٥٨٣٢) احمد: ١٩٧٦٤۔ رواه عبدالله بن احمد وفيه من لم يسم وبقية رجاله ثقات، ترمذی: ١٧٧٠۔ نسائی: ٥١٦٢۔ ابوداؤد: ٤٢٣٢.

(٥٨٣٣) نسائی: ٥٣٧٤۔ صحيح، الباني: ٤٩٩٧۔ ترمذی: ١٦٩١۔ ابوداؤد: ٢٥٨٣۔ دارمی: ٢٤٥٧.

(٥٨٣٤) ترمذی: ١٦٩٠۔ ضعيف، الباني: ٢٨٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے بنانے والی بات تو درست نہیں۔ ان احادیث سے اتنا جواز نکلتا ہے کہ ضرورت کے وقت مردوں کے لیے معمولی سونے کا استعمال جائز ہے مثلاً دانت باندھنے کے لیے یا دانت لگوا لینا، یا ناک بنوا لینا، اس سے زیادہ سونا کے استعمال کا جواز کشید کرنا ناجائز ہے۔ (جائزۃ الاحوذی: ۳/ ۱۹۵)

ہاں، تلوار کی مٹھی چاندی کی بنوانا جائز ہے، سونے کی منع ہے۔

۵۸۳۵۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حُبِّبَ إِلَيَّ النِّسَاءُ وَالطِّيْبُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ. (رواه النسائی ۱۶۹۰)

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے محبت دی گئی خوشبو کی اور عورتوں کی۔ اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔" (النسائی)

شرح: عورتوں کی محبت سے مراد بیویوں کی محبت ہے۔ ان سے محبت کی وجہ یہ ہے کہ یہ آپ ﷺ سے یہ مسائل سیکھیں اور مردوں کے متعلقہ احوال پوچھیں جو کہ اگر خواتین پوچھیں گی شرم آئے گی تاکہ یہ عورتیں آپ ﷺ کی بیویوں سے پوچھ سکیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ آپ ﷺ پیغام رسالت پہنچانے کے مکلف تھے اور یہ نہایت ہی کٹھن مرحلہ ہے اس کے ساتھ بیویوں کی محبت آزمائش میں اضافہ کا باعث ہے کیونکہ بیویوں سے محبت فریضہ کی ادائیگی میں رکاوٹ بن سکتی ہے مگر آپ نے بیویوں سے محبت کی اور فریضہ رسالت بھی کما حقہ ادا کیا یہ آپ ﷺ کے اجر میں اضافہ کا باعث ہوا۔ مشقت زیادہ برداشت کرنے سے اجر بڑھ جاتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کائنات میں سب سے بڑھ کر معتدل مزاج تھے۔ یہ خوشبو اعتدال مزاج کو برقرار رکھتی ہے اور ایک بات یہ تھی کہ نبی اکرم ﷺ فرشتوں سے راز و نیاز رکھتے تھے اور فرشتے خوشبو کو بہت زیادہ پسند کرتے تھے۔ اس وجہ سے نبی اکرم ﷺ خوشبو سے لگاؤ رکھتے تھے۔

اور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے، اس میں اشارہ ہے کہ بیویوں اور خوشبو کی محبت میرے رب سے مناجات میں رکاوٹ نہیں، جب رب سے مناجات کا وقت ہوتا ہے تو یہ دونوں محبوب چیزیں مغلوب ہو جاتی ہیں، رب کی عبادت کرنے میں اور نماز میں مجھے اصل قرار حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ میری حقیقی محبت میرے خالق سے وابستہ ہے۔ (التعلیقات السلفیہ: ۱۳۶۲۳)

۵۸۳۶۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيْفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ كَرِيْمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ جَوَادٌ يُحِبُّ

"سعید ابن مسیب ﷺ نے کہا: اللہ تعالیٰ پاک ہے، پاکیزگی کو پسند کرتا ہے۔ وہ صاحب نظافت ہے، نظافت کو پسند کرتا ہے، وہ کریم ہے، کرم کو پسند کرتا ہے۔ وہ سخی ہے، سخاوت کو پسند کرتا ہے

(۵۸۳۵) نسائی: ۳۹۴۰۔ صحیح، البانی: ۳۶۸۱۔ احمد: ۱۳۶۲۳۔

(۵۸۳۶) ترمذی: ۲۷۹۹۔ ضعیف، البانی لکن ان اللہ جواد یہ الفاظ صحیح ہیں۔ (۵۲۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الْجُوْدَ فَنَظِّفُوْا أُرَاهُ قَالَ أَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُهَاجِرِبْنِ مِسْمَارٍ فَقَالَ حَدَّثَنِيْهِ. عَامِرُ بْنُ سَعْدِبْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ نَظِّفُوْا أَفْنِيَتَكُمْ. (رواه الترمذی، ۲۷۹۹)

پس تم صفائی رکھو۔ میرا خیال ہے کہ فرمایا: اپنے صحن صاف رکھو اور قوم یہود سے مشابہت نہ بناؤ۔ پس میں نے یہ روایت مہاجر بن مسمار سے ذکر کی تو اس نے کہا: یہ حدیث عامر بن سعد نے بروایت اپنے باپ سعد رضی اللہ عنہ اس کی مثل مرفوع بیان کی ہے مگر اس نے بلا تردد کہا اپنے صحن صاف رکھو۔" (ترمذی)

انتباہ: اگر چہ سند ضعیف ہے مگر اس میں بیان کردہ باتیں صحیح ہیں۔

۵۸۳۷۔ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أُعْطِيَ أَحَدُكُمُ الرَّيْحَانُ فَلَا يَرُدَّهُ فَإِنَّهُ مِنَ الْجَنَّةِ. (رواه الترمذی، ۲۷۹۱)

"سیدنا ابوعثمان نہدی رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم سے کسی کو خوشبو کا تحفہ دیا جائے تو وہ انکار کر کے واپس نہ کرے اس لیے کہ وہ جنت سے لائی گئی ہے۔" (ترمذی)

۵۸۳۸۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ الْوَسَائِدُ وَالدُّهْنُ وَاللَّبَنُ الدُّهْنُ يَعْنِي بِهِ الطِّيْبَ. (رواه الترمذی، ۲۷۹۰)

"سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں واپس نہیں کی جاتی تکیہ، تیل اور خوشبو۔" (ترمذی)

۵۸۳۹۔ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَطَيَّبُ قَالَتْ نَعَمْ بِذِكَارَةِ الطِّيْبِ الْمِسْكِ وَالْعَنْبَرِ. (رواه النسائی، ۵۱۱۶)

"محمد بن علی کا بیان ہے کہ میں نے سیدۃ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ نبی ﷺ خوشبو لگاتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: ہاں، آپ ﷺ عمدہ خوشبو لگاتے جس میں کستوری اور عنبر کی آمیزش ہوتی تھی۔" (النسائی)

۵۸۴۰۔ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْمِسْكِ فَقَالَ هُوَ أَطْيَبُ طِيْبِكُمْ. (رواه الترمذی، ۹۹۲)

"سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے کستوری کی خوشبو کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا وہ تمہاری عمدہ خوشبو سے ہے۔" (ترمذی)

۵۸۴۱۔ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا

"نافع نے کہا: سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اگر دھونی دیتے تو دوسری

(۵۸۳۷) ترمذی: ۲۷۹۱۔ ضعیف، البانی: ۵۲۶۔

(۵۸۳۸) ترمذی: ۲۷۹۰۔ حسن، البانی: ۲۲۴۱۔

(۵۸۳۹) نسائی: ۵۱۱۶۔ ضعیف الاسناد: ۳۸۳۔

(۵۸۴۰) ترمذی ۹۹۲۔ صحیح، البانی: ۷۹۰۔ مسلم: ۲۲۵۲۔ نسائی: ۱۹۰۵۔ ابوداؤد: ۳۱۵۸۔ احمد: ۱۱۱۹۶۔

(۵۸۴۱) مسلم: ۲۲۵۴۔ نسائی: ۵۱۳۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسْتَجْمَرَا سْتَجْمَرَ بِالأَلُوَّةِ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُورٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الأَلُوَّةِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. (رواه مسلم، ٢٢٥٤)

خوشبو کے ملائے بغیر دیتے تھے۔ اور بسا اوقات اس کے ساتھ کافور بھی پھینک دیتے، اور کہتے: رسول اللہ ﷺ کی انگیٹھی اسی طرح سلگائی جاتی تھی۔" (مسلم)

٥٨٤٢۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا. (رواه أبو داود، ٤١٦٢).

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی ایک خوشبو کی ڈبیہ تھی اس سے خوشبو لگاتے تھے۔" (ابوداؤد)

٥٨٤٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طِيْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيْبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيْحُهُ. (رواه الترمذي، ٢٧٨٧)

"سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں کی خوشبو وہ ہے جس سے خوشبودار ہوا مہکتی ہے اور اس کا رنگ نہیں ہوتا۔ اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور خوشبو نہ ہو۔" (ترمذی)

٥٨٤٤۔ عَنْ أَبِي مُوْسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَالْمَرْأَةُ إِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِي زَانِيَةً. (رواه الترمذي، ٢٧٨٦)

"سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر آنکھ زانی ہے اور کوئی عورت جب خوشبو لگا کر محفل کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی ایسی یعنی زانیہ ہے۔" (ترمذی)

٥٨٤٥۔ عَنْ أَبِي مُوْسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا اسْتَعْطَرَتِ الْمَرْأَةُ فَمَرَّتْ عَلَى الْقَوْمِ لِيَجِدُوْا رِيْحَهَا. (رواه أبو داود، ٤١٧٣)

"ایک روایت میں ہے. جو عورت خوشبو لگا کر گزرتی ہے تاکہ اس کی خوشبو لوگ محسوس کریں۔" (ابوداؤد)

٥٨٤٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيَتْهُ امْرَأَةٌ وَجَدَ مِنْهَا رِيْحَ الطِّيْبِ يَنْفَحُ وَلِذَيْلِهَا إِعْصَارٌ فَقَالَ يَا أَمَةَ الْجَبَّارِ جِئْتِ مِنَ

"سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو راستہ میں ایک عورت کے گزرنے پر خوشبو آئی اور اس کے لباس کے دامن سے غبار (بگولہ) اڑتے دیکھا تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے جبار (یعنی تخت طاقت

(٥٨٤٢) ابوداؤد: ٤١٦٢۔ صحیح البانی۔

(٥٨٤٣) ترمذی: ٢٧٨٧۔ صحیح، البانی: ٢٢٣٨۔ نسائی: ٥١١٨۔ ابوداؤد: ٢١٧٤۔

(٥٨٤٤) ترمذی: ٢٧٨٦۔ حسن، البانی: ٢٢٣٧۔ دارمی: ٢٦٤٦۔

(٥٨٤٥) ابوداؤد: ٤١٧٣۔ حسن، البانی: ٣٥١٦۔ ترمذی: ٢٧٨٦۔ نسائی: ٥١٢٦۔ احمد: ١٩٠٨١۔

(٥٨٤٦) ابوداؤد: ٤١٧٦۔ صحیح، البانی: ٣٥١٧۔ مسلم: ٤٤٤۔ نسائی: ٥١٢٨۔ احمد: ٩٦٢١۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الْمَسْجِدِ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَلَهُ تَطَيَّبْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ حِبِّي أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ لِامْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ لِهٰذَا الْمَسْجِدِ حَتّٰى تَرْجِعَ فَتَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ. (رواه أبو داود، ٤١٧٤)

والے اللہ کی) بندی! کیا تو مسجد سے لوٹ کر آئی ہے؟ اس نے کہا: ہاں، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اپنے محبوب ابوالقاسم ﷺ سے سنا ہے اس عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی جو مسجد کے لیے خوشبو لگا کر جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ ایسا غسل کر لے جیسا جنابت کا غسل کرتی ہے۔'' (ابوداؤد)

٥٨٤٧۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَتْ تُعْجِبُهُ الْفَاغِيَةُ. (رواه أحمد، ١٢١٣٧)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو مہندی بڑی پسند تھی۔'' (احمد)

٥٨٤٨۔ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ، رَفَعَهُ: سَيِّدُ رَيْحَانِ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْحِنَاءُ. (رواه الطبراني في الكبير)

''سیدنا ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ اہل جنت کی خوشبو کی سردار حناء ہے۔ (الکبیر)

شرح: ... ان احادیث میں یہ بیان ہوا ہے، گلاب، کستوری، عنبر اور کافور وغیرہ مرد استعمال کریں اور زعفران وغیرہ عورت استعمال کرے۔ یہ پابندی عورت پر اس وقت ہے جب یہ باہر جانے کا ارادہ رکھتی ہو اگر خاوند کے پاس گھر میں ہو تو پھر عورت پر کسی خوشبو کی پابندی نہیں جو چاہے خوشبو لگائے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر نبی اکرم ﷺ کو کوئی خوشبو دیتا تو اسے واپس نہ کرتے تھے۔ وجہ یہ ہے کہ آپ ﷺ خوشبو کو بہت ہی زیادہ پسند فرماتے تھے، فرشتوں کو خوشبو پسند تھی اور نبی ﷺ ان سے محو گفتگو رہا کرتے تھے۔ تکیہ، خوشبو اور دودھ بھی واپس کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ ہدیہ جو ہیں ان کا احسان کم ہے اور فوائد بہت زیادہ ہیں، تکیہ گھر میں اور مہمان کے لیے ہمہ وقت کار آمد ہوتا ہے اور دودھ ایک فطرتی اور برکت والی غذا ہے، خوشبو بھی خوش کن چیز ہے۔ (جائزۃ الاحوذی: ۴/ ۸۰،۸۱)

اور اگر کوئی خاتون عام کفر تو دور کی بات ہے نیک کام کے لیے مسجد میں عبادت کے لیے نکلتی ہے اور مہکتی خوشبو لگاتی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے اسے زانیہ قرار دیا ہے، اگر باہر نکلنا ہو اور مہکتی خوشبو عورت نے لگائی ہو تو اگر بدن کو لگائی ہے تو اسے دھوئے اور اگر کپڑے کو لگائی ہے تو وہ کپڑا دھوئے تو پھر باہر نکلے۔ (عون المعبود: ۴/ ۱۲۸)

وہ خواتین جو معطر ہو کر بازاروں، گلیوں اور رستوں میں مٹکتی اور بھٹکتی پھرتی ہیں وہ اپنے خیر خواہ پیغمبر کی باتوں پر غور کریں۔

(٥٨٤٧) احمد: ١٢١٣٧۔ ورجاله ثقات، بخاري: ٥٤٣٩۔ مسلم: ٢٠٤١۔ ترمذي: ١٨٥٠۔ ابوداؤد: ٣٧٨٢۔ ابن ماجه: ٣٣٠٣۔ موطا: ١٦٦١۔ دارمي: ٢٠٥٠۔ هيثمي: ٨٧٦٢.

(٥٨٤٨) طبراني كبير ورجاله رجال الصحيح خلا عبدالله بن احمد بن حنبل وهو ثقة مامون، هيثمي: ٨٧٦٣.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الشعور من الرأس واللحية والشارب

سر، داڑھی اور لبوں کے بال

٥٨٤٩۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ الأَنْصَارِيَّ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ لِي جُمَّةً أَفَأُرَجِّلُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ وَأَكْرِمْهَا فَكَانَ أَبُوْ قَتَادَةَ رُبَّمَا دَهَنَهَا فِي الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ لِمَا قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ وَأَكْرِمْهَا. (رواه مالك، ١٧٦٩)

''یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا میرے بال کندھوں تک ہیں تو کیا میں کنگھی کیا کروں؟ فرمایا: ہاں، اور بالوں کا اکرام کر۔ چنانچہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کبھی دن میں اپنے سر کے بالوں میں دو بار تیل ڈالتے تھے اس لیے کہ آنحضرت ﷺ نے انھیں فرمایا تھا: ہاں اور اکرام کر بالوں کا۔'' (مالک)

٥٨٥٠۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا (رواه الترمذي، ١٧٥٦)

''سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے بلاوقفہ کنگھی کرنے سے منع کیا ہے۔'' (ترمذی)

٥٨٥١۔ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ لَقِيْتُ رَجُلاً صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ كَمَا صَحِبَهُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَرْبَعَ سِنِيْنَ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَمْتَشِطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ. (رواه النسائي، ٥٠٥٤)

''حمید بن عبدالرحمٰن الحمیری کا بیان ہے کہ میں نے اس آدمی سے ملاقات کی جو نبی ﷺ کا صحابی ہے وہ آپ ﷺ کی صحبت میں رہا ہے جیسے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ چار سال آپ ﷺ کی صحبت میں رہے۔ انھوں نے کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع کیا ہے۔'' (النسائی)

٥٨٥٢۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ ثَائِرَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ أَنِ اخْرُجْ كَأَنَّهُ يَعْنِي إِصْلَاحَ شَعْرِ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ فَفَعَلَ الرَّجُلُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

''عطاء بن یسار رحمہ اللہ نے کہا: نبی ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک مرد مسجد میں داخل ہوا جس کے سر اور داڑھی کے بال پراگندہ تھے۔ پس آپ ﷺ نے ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ کیا۔ اور سر کے بالوں اور داڑھی کے بالوں کی درستی کا حکم دیا تو اس نے جا کر تعمیل کی اور پھر حاضر ہوا۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ اس سے بہتر نہیں کہ تم میں سے کوئی شخص سر

(٥٨٤٩) موطا: ١٧٦٩۔ نسائی: ٥٢٣٥.

(٥٨٥٠) ترمذی: ١٨٥٦۔ صحیح، البانی: ١٤٣٧۔ نسائی: ٤٠٤٤۔ ابوداؤد: ٤١٥٩

(٥٨٥١) نسائی: ٤٠٥٤۔ صحیح، البانی: ٤٦٧٩۔ ابوداؤد: ٨١۔ احمد: ٢٢٦٢٢.

(٥٨٥٢) موطا: ١٧٧٠

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَلَيْسَ هٰذَا خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدُكُمْ ثَائِرَ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ شَيْطَانٌ . (رواه مالك، ١٧٧٠)

کے بال اس طرح بکھیر کر آئے جیسے شیطان ہو۔'' (مالک)

شرح: ......تَرَجُّل کا مطلب ہے بالوں کو کنگھی کرنا، صاف ستھرا رکھنا اور انہیں اچھے طور پر رکھنا۔ غِبًّا کا معنی ہے ایک دن کسی کام کو کرنا، ایک دن نہ کرنا۔ مراد یہ ہے کہ بالوں پر روزانہ کنگھی کا اہتمام کرنا درست نہیں۔ یہ احادیث اس کی کراہت پر دلالت کرتی ہیں، کیونکہ یہ عیش پسندی اور آرام طلبی میں شامل ہے، جس سے منع کیا گیا ہے۔

ان روزانہ کنگھی کرنے سے منع والی اور روزانہ کنگھی کرنے والی احادیث میں مطابقت یوں ہے کہ اگرچہ روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت ہے مگر اس کا جواز ہے بہتر یہ ہے کہ ناغہ کیا جائے اور وہ شخص روزانہ کر سکتا ہے جس کے بال زیادہ ہوں اور بکھرے ہوئے بال برے لگتے ہوں۔ (جائزۃ الاحوذی: ۳/ ۱۸۸)

٥٨٥٣ــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنِ الْقَزَعِ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ قُلْتُ وَمَا الْقَزَعُ فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ قَالَ إِذَا حَلَقَ الصَّبِيَّ وَتَرَكَ هَاهُنَا شَعْرَةً وَهَاهُنَا وَهَاهُنَا فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ إِلٰى نَاصِيَتِهِ وَجَانِبَيْ رَأْسِهِ قِيْلَ لِعُبَيْدِاللّٰهِ فَالْجَارِيَةُ وَالْغُلَامُ قَالَ لَاأَدْرِيْ . (رواه البخاري، ٥٩٢٠)

''سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے ''قزع'' سے منع کیا ہے۔ کہا گیا ''قزع'' کیا چیز ہے؟ تو عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اشارہ کیا اور ہمیں بتایا کہ بچے کا سر اس جگہ، اس جگہ اور اس جگہ بال رکھ کر مونڈھ دینا۔ عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے پھر اشارہ کیا کہ پیشانی اور سر کے بال دو اطراف سے ترک کر کے بقیہ سر مونڈ دیا جائے۔ عبیداللہ سے لڑکی کے بارے میں پوچھا گیا تو اس نے کہا: میں نہیں جانتا ہوں۔'' (بخاری)

شرح: ......قزعہ بادل کے ٹکڑوں کو کہتے ہیں۔ سر کے بال کچھ منڈوا لیے جائیں اور کچھ اسی طرح چھوڑ دیے جائیں تو اسے بادل کے متفرق ٹکڑوں کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے، یہ منع ہے۔ (فتح الباری: ۱۰/ ۳۶۴)

٥٨٥٤ــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأٰى صَبِيًّا قَدْ حَلَقَ بَعْضَ شَعْرِهِ وَتَرَكَ بَعْضَهُ فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ احْلِقُوْهُ كُلَّهُ أَوِ اتْرُكُوْهُ كُلَّهُ . (رواه أبوداود، ٤١٩٥)

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک لڑکا دیکھا جس کا بعض حصہ سر کا مونڈ دیا گیا تھا اور بعض حصہ چھوڑا گیا تھا۔ پس آپ ﷺ نے منع کیا، اور فرمایا: یا سارا سر مونڈ دو یا سارا رکھ دو۔'' (ابوداود)

(٥٨٥٣) بخاری: ٥٩٢٠۔ مسلم: ٢١٢٠۔ نسائی: ٥٢٣١۔ ابوداؤد: ٤١٩٤۔ ابن ماجہ: ٣٦٣٨۔ احمد: ٦٤٢٣۔

(٥٨٥٤) ابوداؤد: ٤١٩٥۔ صحیح، البانی: ٣٥٣٥۔ بخاری: ٥٩٢١۔ مسلم: ٢١٢٠۔ نسائی: ٥٢٣١۔ ابن ماجہ: ٣٦٣٨۔ احمد: ٦٣٨٤۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٥٨٥٥ـــ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَحَدَّثَتْنِي أُخْتِي الْمُغِيرَةُ قَالَتْ وَأَنْتَ يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ وَلَكَ قَرْنَانِ أَوْ قُصَّتَانِ فَمَسَحَ رَأْسَكَ وَبَرَّكَ عَلَيْكَ وَقَالَ احْلِقُوْا هٰذَيْنِ أَوْ قُصُّوْهُمَا فَإِنَّ هٰذَا زِيُّ الْيَهُوْدِ. (رواه أبوداود، ٤١٩٧)

''حجاج بن حسان کا بیان ہے کہ ہم سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ انھوں نے کہا: مجھے میری بہن مغیرہ نے بات سنائی کہ تم ابھی چھوٹے تھے، اور تیرے سر میں دو لٹیں تھیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں چھوا اور تیرے لیے برکت کی دعا کی۔ نیز فرمایا: ان کو مونڈ دو یا کترا دو، کیونکہ یہ تو یہود کا طریقہ ہے۔ (ابوداؤد)

٥٨٥٦ـــ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَلِي شَعْرٌ طَوِيلٌ فَلَمَّا رَآنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذُبَابٌ ذُبَابٌ قَالَ فَرَجَعْتُ فَجَزَزْتُهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَعْنِكَ وَهٰذَا أَحْسَنُ. (رواه أبوداود، ٤١٩٠)

''سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو میرے بال طویل تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ نحوست ہے، نحوست ہے۔ چنانچہ میں نے جا کر بال کاٹ لیے دوسرے دن پھر حاضری دی تو فرمایا: میں نے تیرے ساتھ کوئی برائی کا ارادہ نہیں کیا تھا اور یہ اچھا ہے۔'' (ابوداؤد)

٥٨٥٧ـــ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ لِي ذُؤَابَةٌ فَقَالَتْ لِي أُمِّي لَا أَجُزُّهَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمُدُّهَا وَيَأْخُذُبِهَا. (رواه أبوداود، ٤١٩٦)

''سیدنا انس نے کہا میرے چٹیا تھی تو میری ماں نے مجھے کہا: میں اسے نہیں کاٹوں گی، اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیار سے کھینچتے اور پکڑتے تھے۔'' (ابوداؤد)

٥٨٥٨ـــ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ أَمْهَلَ آلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثًا أَنْ يَأْتِيَهُمْ ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَالَ لَا تَبْكُوْا عَلَى أَخِي بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ ادْعُوْا لِي بَنِي أَخِي فَجِيءَ بِنَا كَأَنَّا أَفْرُخٌ فَقَالَ ادْعُوْا لِيَ الْحَلَّاقَ فَأَمَرَهُ فَحَلَقَ رُؤُسَنَا. (رواه أبوداود، ٤١٩٢)

''سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا: جب جعفر کی موت کی خبر آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آل جعفر رضی اللہ عنہ کو تین دن ان کے حال پر رہنے دیا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: آج کے بعد میرے بھائی پر نہ رویا کرو۔ پھر فرمایا: میرے بھائی کے بیٹے میرے پاس لاؤ تو ہمیں لایا گیا، اور گویا ہم چوزے تھے۔ فرمایا: میرے پاس سر مونڈنے والے کو بلا کر لاؤ۔ وہ آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ہمارے سر مونڈنے کا حکم

(٥٨٥٥) ابوداؤد: ٤١٩٧۔ ضعیف الاسناد: ٩٠٠
(٥٨٥٦) ابوداؤد: ٤١٩٠۔ صحیح، الباني: ٣٥٣٠۔ نسائي: ٥٠٥٢۔ ابن ماجه: ٣٦٣٦.
(٥٨٥٧) ابوداؤد: ٤١٩٦۔ ضعیف الاسناد: ٨٩٩
(٥٨٥٨) ابوداؤد: ٤١٩٢۔ صحیح، الباني: ٣٥٣٢۔ نسائي: ٥٢٢٧۔ احمد: ١٧٥٣.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دیا، اور اس نے ہمارے سر مونڈ دیے۔'' (ابوداوٗد)

شرح: ......حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے بیٹوں کے سروں کو اس لیے منڈوایا تھا کہ ان کے والد کی شہادت کی وجہ سے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا مبتلائے غم تھیں اگر بال ہوتے تو ان کے سر میں کنگھی کی ضرورت تھی وہ غم سے نڈھال ہونے کی وجہ سے ایسا کر نہ سکتی تھیں اس لیے ان کے سر منڈوائے تھے۔ اس میں دلیل ہے کہ سارا سر منڈوانا جائز ہے۔

جو بعض حضرات نے کہا ہے کہ استرے سے سر منڈوانا جائز نہیں کیونکہ یہ خارجیوں کی علامت ہے، یہ موقف درست نہیں۔ کیونکہ یہ علامت ہے یہ دلیل نہیں کہ سر منڈوانا منع ہے۔ وجہ یہ ہے علامت حلال بھی ہو سکتی ہے، حرام بھی ہو سکتی ہے۔ یہ سر منڈوانے کی علامت حرام نہیں حلال ہے۔

ان میں سے بعض احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سر کے بالوں پر مہندی رکھنا جائز ہے۔ بعض سے پتہ چلتا ہے نہیں جائز۔ تو ان میں مطابقت اس طرح ہے کہ سر پر بال سارے ایک جیسے موجود ہوں اور کچھ بال مہندی کی صورت میں لٹکائیں تو جائز ہے اور سر کے بالوں کا کچھ حصہ منڈوا دیا اور کچھ چھوڑ دیا یہ صورت منع ہے۔ (عون المعبود: ۴/۱۳۴)

۵۸۵۹۔ عَنْ عَلِيٍّ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا. (للنسائی، ۵۰۴۹)

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے عورت کو سر مونڈوانے سے منع کیا ہے۔'' (النسائی)

شرح: ......اس سے ثابت ہوا کہ عورت کے لیے سر منڈوانا جائز نہیں۔ عام حالات میں بھی منع ہے۔ احرام کھولنے کے بعد بھی منع ہے یعنی عورت کے لیے حج اور عمرہ سے فارغ ہو کر بھی حلق جائز نہیں۔ مرد جو حلق کراتے ہیں یہ عورت نہیں کرائے گی یہ قصر کرائے گی قصر بھی اتنی کہ سر کے بال کے جمع کرے اور ایک دو پورے جتنے بال کٹوا دے۔ اس کے لیے بس اتنی اجازت ہے اس موقف پر علماء کا اجماع ہے۔ (نیل الاوطار: ۵/۷۵)

۵۸۶۰۔ عَنْ عُمَرَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ حَلْقِ الْقَفَا إِلَّا لِلْحِجَامَةِ. (رواه الطبرانی فی الأوسط (والصغير، ۲۶۱) بلين

''سیدنا عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے سینگھی کے علاوہ گدی کے بال مونڈوانے سے منع کیا ہے۔'' (الاوسط، الصغیر سند کمزور)

۵۸۶۱۔ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ سَالَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَتِي أَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ ﴿فَأَمَّرَقَ﴾ شَعْرُهَا وَإِنِّي

''سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک عورت نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میری بیٹی کو خسرہ کی بیماری لاحق ہوئی تو اس کے سر کے بال گر گئے تھے اور میں نے اس کا نکاح کیا ہے تو کیا میں

(۵۸۵۹) نسائی: ۵۰۴۹.

(۵۸۶۰) طبرانی اوسط، طبرانی صغیر: ۲۶۱۔ وفیه سعید بن بشیر وثقه شعبة وغیره وضعفه ابن معین وغیره وبقية رجاله رجال الصحیح، هیثمی: ۸۸۶۴.

(۵۸۶۱) بخاری: ۵۹۴۱۔ مسلم: ۲۱۲۲۔ نسائی: ۵۲۵۰۔ ابن ماجه: ۱۹۸۸۔ احمد: ۲۶۴۳۸.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

زَوَّجْتُهَا اَفَاصِلُ فِيْهِ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُوْلَةَ. (رواه البخاری، ٥٩٤١)

اس کے بالوں میں بال ملاؤں؟ فرمایا: بال ملانے والی اور جس کے بالوں میں بال ملائے جائیں دونوں کو اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے۔'' (بخاری)

٥٨٦٢۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ زَوَّجَتِ ابْنَتَهَا فَتَمَعَّطَ شَعْرُرَاسِهَا فَجَائَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجَهَا أَمَرَنِي أَنْ اَصِلَ فِي شَعْرِهَا فَقَالَ لاَ إِنَّهُ قَدْ لُعِنَ الْمُوْصِلاَتُ. (رواه البخاری، ٥٢٠٥)

''سیدہ عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری عورت نے اپنی بیٹی کا عقد کرایا تو اسکے سر کے بال گر گئے۔ وہ آنحضرت ﷺ کے پاس حاضر ہوئی۔ آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا، اور کہا کہ لڑکی کے خاوند نے مجھے کہا ہے کہ اس کے بالوں میں بال ملادوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہرگز نہیں۔ بال ملانے والی خواتین کو لعنت کی گئی ہے۔ (بخاری)

٥٨٦٣۔ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ وَكَانَتْ فِي يَدَيْ حَرَسِيٍّ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هٰذِهِ وَيَقُوْلُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَهَا نِسَاؤُهُمْ. (رواه البخاری، ٣٤٦٨)

''حمید بن عبدالرحمٰن نے کہا: میں نے سیدنا معاویہ ؓ کو منبر پر کہتے سنا جس سال حج کیا اور اس نے بالوں کا ایک گچھا ہاتھ میں اٹھایا ہوا تھا۔ اور وہ ایک محافظ کے ہاتھوں میں تھا، اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے آپ ﷺ کو اس طرح کے بال ملانے سے منع کرتے سنا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بنواسرائیل ہلاک اس وقت ہوئے جب ان کی خواتین نے یہ کام شروع کر دیا۔'' (بخاری)

٥٨٦٤۔ وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ مَاكُنْتُ أَرٰى أَنَّ أَحَدًا يَفْعَلُهُ إِلاَّ الْيَهُوْدَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَلَغَهُ فَسَمَّاهُ الزُّوْرَ. (رواه مسلم، ٢١٢٧)

''ایک روایت میں ہے سیدنا معاویہ ؓ نے کہا: میرا خیال نہیں تھا کہ یہود کے علاوہ کوئی اور بھی ایسا کرتا ہوگا۔ اور اس فعل کی جب نبی ﷺ کو خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے اس کا نام زُور رکھا تھا۔''

٥٨٦٥۔ وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِي مَا يُكَثِّرُ بِهِ النِّسَاءُ اَشْعَارَهُنَّ مِنَ الْخِرَقِ (رواه مسلم، ٢١٢٧)

''ایک روایت میں ہے: سیدنا قتادہ ؓ نے (زور) کی تفسیر میں کہا: یعنی وہ چیز کہ عورتیں اپنے بالوں کو اس کے ساتھ زیادہ کرتی ہیں۔'' (مسلم)

(٥٨٦٢) بخاری: ٥٢٠٥۔ مسلم: ٢١٢٣۔ نسائی: ٥٠٩٧۔ احمد: ٢٥٤٣٨.

(٥٨٦٣) بخاری: ٣٤٦٨۔ مسلم: ٢١٢٧۔ ترمذی: ٢٧٨١۔ نسائی: ٥٢٤٦۔ ابوداؤد: ٤١٦٧۔ احمد: ١٧٤٨٢۔ مؤطا: ١٧٦٥.

(٥٨٦٤) مسلم: ٢١٢٧۔ ترمذی: ٢٧٨١۔ نسائی: ٥٢٤٦۔ ابوداؤد: ٤١٦٧۔ احمد: ١٧٤٨٢۔ مؤطا: ١٧٦٥

(٥٨٦٥) مسلم: ٢١٢٧۔ ترمذی: ٢٧٨١۔ نسائی: ٥٢٤٦۔ ابوداؤد: ٤١٦٧۔ احمد: ١٧٤٨٢۔ مؤطا: ١٧٦٥.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شرح: ......ان احادیث سے ثابت ہوا کہ اگر چہ بوجہ بیماری عورت کو دوسرے بناوٹی بال لگوانے کی ضرورت بھی ہو تب بھی یہ لگانے جائز نہیں اور یہ لعنت کا کام ہے، لعنت اسی کام پر ہوتی ہے جو حرام ہو۔ یعنی کسی عورت کے بال جو کہ قدرتی ہیں ان کے ساتھ دوسرے بال ملا کر جو کسی غیر عورت کے ہوں یا جانور کے ہوں جسے ''وگ'' کہتے ہیں، یہ اس لیے لگائے جائیں کہ بال لمبے دکھائی دیں یہ حرام ہیں، آپ ﷺ نے جب بیمار عورت کو یہ بال لگانے کی اجازت نہیں دی تو تندرست کو کیسے اجازت ہو سکتی ہے؟ اس میں چونکہ دھوکہ پایا جاتا ہے اس لیے اسے لعنت قرار دیا گیا ہے۔

بالوں کی کنگھی کرنے کے بعد عورتیں پراندہ وغیرہ باندھتی ہیں یہ جائز ہے خواہ بالوں اور پراندہ کا رنگ ایک ہی ہو جب آپس میں رنگ کا فرق ہو تو پھر بالا ولی پراندہ باندھنا جائز ہے۔ (تفہیم الاسلام: ۲/ ۳۶۸)

٥٨٦٦۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُوْنَ أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَفْرُقُوْنَ رُؤُسَهُمْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ فَسَدَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ. (رواه مسلم، ٢٣٣٦)

''سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اہل کتاب اپنے بال لٹکاتے، اور مشرکین سر کے بالوں میں مانگ نکالتے تھے۔ نبی ﷺ اہل کتاب کی موافقت ہر اس امر میں پسند کرتے تھے جس میں آپ ﷺ پر کوئی خاص حکم نازل نہیں ہوتا تھا۔ پس آپ ﷺ نے اپنے پیشانی کے بال کچھ عرصہ تک لٹکائے۔ پھر آپ ﷺ نے بالوں میں مانگ نکالی۔'' (مسلم)

شرح: ......فرق سے مراد وہ چیر ہے جو بالوں میں نکالا جاتا ہے۔ اور بالوں کے سدل سے مراد ہے بغیر چیر کے بالوں کو کھلا رکھنا۔ یہودیوں کی عادت تھی کہ وہ بالوں کو بغیر چیر کھلا چھوڑ دیتے تھے۔ مشرکوں کا طریقہ یہ تھا وہ سر کے بالوں کے دو حصے کرتے، ایک حصہ دائیں جانب ڈال دیتے، دوسرا حصہ سر کی جائیں جانب ڈالتے اور درمیان سے چیر نکال لیتے۔ اور یہودی پیشانی پر بال پھینک دیتے تھے۔ آپ ﷺ یہودیوں کو مانوس کرنے کے لیے بال بغیر مانگ نکالے ویسے چھوڑ دیتے تھے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ ﷺ کو یہودیوں کی مخالفت کا حکم نہ تھا۔ جب آپ کو یہ حکم ہوا تو پھر ان کی مخالفت کی تو آپ ﷺ کا آخری عمل مانگ نکالنا تھا۔

اب علمائے کرام کی ایک رائے یہ ہے کہ بالوں کو بغیر مانگ نکالے لٹکانا منسوخ ہو چکا ہے۔ لیکن صحیح بات یہی ہے کہ دونوں طرح جائز ہے مانگ نکال لیں، یا بغیر مانگ نکالے بالوں کو لٹکائیں، ہر طرح جائز ہے۔ (عون المعبود: ۴/ ۱۳۲)

٥٨٦٧۔ عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَنْتِفُوا

''عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اس کے دادا سے بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفید بال نہ اکھاڑو۔ جو

(٥٨٦٦) مسلم: ٢٣٣٦۔ بخاري: ٥٩١٧۔ نسائي: ٥٢٣٨۔ ابوداؤد: ٤١٨٨۔ ابن ماجه: ٣٦٣٢۔ احمد: ٢٩٣٦۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الشَّيْبَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَشِيْبُ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ قَالَ عَنْ سُفْيَانَ إِلَّا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

مسلمان اسلام کے زیر سایہ بوڑھا ہوتا ہے اس کے لیے سفید بال بروز قیامت نور ہوں گے۔"

٥٨٦٨ـ وَفِي رِوَايَةٍ: كَتَبَ اللّٰهُ بِهَا حَسَنَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً. (هما لأبي داود، ٤٢٠٢)

"ایک روایت میں ہے: اللہ تعالیٰ ہر بال کے بدلے نیکی لکھتا اور ایک بدی دور کرتا ہے۔" یہ دونوں روایات ابوداؤد کی ہیں۔

٥٨٦٩ـ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (رواه الترمذی ١٦٣٥)

"سیدنا عمر بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کو اللہ کی راہ میں بڑھاپا آیا اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگا۔" (ترمذی)

شرح: ....اس میں سفید بالوں کو باقی رکھنے کی ترغیب ہے۔ اس میں رنگنے کی ممانعت نہیں ضرورت اور مصلحت کے تحت رنگنا جائز ہے، اس حدیث میں سفید بالوں کو اکھاڑنے سے روکا گیا ہے۔ (عون المعبود: ۴/ ۱۳۶)

ایک شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے اور نیکی میں سرگرم عمل رہتے ہوئے اور احکام اسلام کی پابندی میں مصروف ہے اور اس کے بال سفید ہو جاتے ہیں تو یہ سفیدی محشر کے دن جب مصائب و مشکلات تاریکیاں بن کر ہولنا کی پیدا کریں گی تو یہ ضیاء بن کر چمکے گی، جس کی رہنمائی میں یہ جنت میں داخل ہوگا۔ (جائزۃ الاحوذی: ۳/ ۱۱۵)

٥٨٧٠ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ انْهَكُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللُّحٰى. (رواه البخاری، ٥٨٩٣)

"سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: موچھیں چھوٹی کرو اور داڑھی بڑھاؤ۔" (بخاری)

٥٨٧١ـ وَفِي رِوَايَةٍ: خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَفِّرُوا اللُّحٰى وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَجَّ أَوِ اعْتَمَرَ قَبَضَ عَلٰى لِحْيَتِهِ فَمَا فَضَلَ أَخَذَهُ. (رواه البخاری، ٥٨٩٢)

"ایک روایت میں ہے فرمایا: مشرکین کی مخالفت کرو داڑھی بڑھاؤ اور موچھوں کو مٹا دو۔ سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب حج کرتے یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی کو مٹھی میں لے کر جو زائد ہوتی اس کو کترا دیتے تھے۔" (بخاری)

(٥٨٦٨) ابوداؤد: ٤٢٠٢۔

(٥٨٦٩) ترمذی: ١٦٣٥۔ صحیح، البانی: ١٣٣٥۔ نسائی: ٣١٤٢۔

(٥٨٧٠) بخاری: ٥٨٩٣۔ مسلم: ٢٥٩۔ ترمذی: ٢٧٦٤۔ نسائی: ٥٠٤٦۔ ابوداؤد: ٤١٩٩۔ احمد: ٦٤٢٠۔

(٥٨٧١) بخاری: ٥٨٩٢۔ مسلم: ٢٥٩۔ ترمذی: ٢٧٦٤۔ نسائی: ٥٠٤٦۔ ابوداؤد: ٤١٩٩۔ احمد: ٦٤٢٠۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٥٨٧٢۔ لرزین: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُحْفِي شَارِبَهُ حَتَّى يُنْظَرَ إِلَى الْجِلْدِ وَيَأْخُذُ هٰذَيْنِ. ﴿يَعْنِي مَا بَيْنَ الشَّارِبِ وَاللِّحْيَةِ﴾

”رزین کی روایت ہے: سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی مونچھیں کتراتے یہاں تک کہ کھال نظر آتی اور داڑھی اور موچھوں کے درمیان کے بال بھی کاٹ دیتے۔“

٥٨٧٣۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نُعْفِي السِّبَالَ إِلَّا فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ. (رواه أبوداود، ٤٢٠١)

”سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہم داڑھی کے لٹکتے بال رہنے دیتے مگر حج وعمرہ میں کترا دیتے تھے۔“ (ابوداؤد)

٥٨٧٤۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ عَرْضِهَا وَطُوْلِهَا. (رواه الترمذی، ٢٧٦٢)

”عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ تحقیق نبی ﷺ داڑھی کے بال طول اور عرض ہر دو اطراف سے کاٹتے تھے۔“ (ترمذی)

٥٨٧٥۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ كَانَ إِذَا غَضِبَ فَتَلَ شَارِبَهُ وَنَفَخَ. (الطبرانی فی الکبیر ٥٤ بانقطاع)

”عامر بن بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو جب غصہ آتا تو اپنی موچھوں کو بٹتے اور پھونکتے تھے۔ (الکبیر، سند منقطع ہے)

٥٨٧٦۔ عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ جَزِّ السِّبَالِ. (رواه للأوسط بضعف)

”سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لٹکے بال کاٹنے سے نبی ﷺ نے منع کیا ہے۔“ (الاوسط، بضعف)

٥٨٧٧۔ عَنِ ابْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْجُمَّةِ لِلْحُرَّةِ وَالْقُصَّةِ لِلأَمَةِ. (رواه الطبرانی فی الکبیر والصغیر، ٣٧٠)

”ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے آزاد عورتوں کو لمبے بال رکھنے سے اور لونڈیوں کو چٹیا بنانے سے منع کیا ہے۔“ (الکبیر، الصغیر)

شرح: ......۱۔ ثابت ہوا کہ عورتوں کو مردوں کی مانند بال نہیں رکھنے چاہیے جس طرح کہ کانوں تک مردوں نے رکھے ہوتے ہیں یہاں تک عورتوں کو بال رکھنا منع ہے۔

۲۔ لبیں بالکل بھی چشم کی جاسکتی ہیں اور کاٹی بھی جاسکتی ہیں مگر داڑھی پوری رکھنے کا حکم ہے۔ (عون المعبود: ۴/ ۱۳۵)

جو نبی ﷺ کی طرف نسبت کی گئی ہے کہ آپ داڑھی کے دائیں بائیں سے اور طول وعرض سے کاٹتے تھے، یہ خود

(٥٨٧٢) رزین.

(٥٨٧٣) ابوداؤد: ٤٢٠١۔ ضعیف الاسناد، البانی: ٩٠١.

(٥٨٧٤) ترمذی: ٢٧٦٢۔ موضوع، البانی: ٥٢٥.

(٥٨٧٥) طبرانی کبیر: ٥٤۔ ورجاله رجال الصحيح خلا عبدالله بن احمد وهو ثقة مامون الا ان عامر بن عبدالله بن الزبير لم يدرك عمر، هيثمی: ٨٨٤٠.

(٥٨٧٦) طبرانی اوسط، عن المقدام بن داود وهو ضعيف، هيثمی: ٨٨٤٩.

(٥٨٧٧) طبرانی کبیر، طبرانی صغیر ورجال الصغیر ثقات، هيثمی: ٨٨٤٩.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ساختہ بات ہے۔ یا بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حج کے موقع پر کترواتے تھے جو کہ ان کا اجتہاد ہے یہ لائق اتباع نہیں لائق اتباع حدیث ہے۔ مسنون داڑھی یہی ہے جیسے اپنی حالت پر چھوڑا جائے اور پوری رکھی جائے۔

علمائے کرام نے لکھا ہے: یہ کہنا کہ داڑھی عرب کا رواج تھا، دین کا حکم نہیں، یہ ملحد اور بے دین آدمی کا نظریہ ہے اور انگریز اور غیر مسلم شروع سے ہی داڑھی نہیں رکھتے۔ بلکہ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے لکھا ہے، داڑھی منڈوانا مشرکوں، انگریزوں اور ہندوؤں اور جن کا دین میں کوئی حصہ نہیں ان کی عادت ہے۔ (مرقاۃ: ۱/۳۰۲)

بہر صورت پوری داڑھی رکھنا ہی مسنون ہے۔ (جائزۃ الاحوذی: ۴/۶۹)

الخضاب للشعر و اليدين و الخلوق

بالوں اور ہاتھوں کے لیے خضاب اور خوشبو کا بیان

۵۸۷۸۔۔۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَايَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ. (رواه البخاري، ٣٤٦٢)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہود اور نصاریٰ بالوں کو نہیں رنگتے پس تم ان کی مخالفت کرو۔'' (بخاری)

۵۸۷۹۔۔۔ وَفِي رِوَايَةٍ: غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ. (رواه الترمذي، ١٧٥٢)

''ایک روایت میں ہے: سفیدی کو تبدیل کرو اور یہود و نصاریٰ کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو۔''

شرح: .....ان سے معلوم ہوا کہ سر اور داڑھی کے بالوں کو رنگنا مستحب ہے۔ مگر یاد رہے کہ خالص سیاہ رنگ نہ ہو، اس سے رنگنا حرام ہے۔ کوئی دوسرا رنگ ڈال کر اس کی سیاہی مات کر لی جائے۔ (فتح الباری: ۱۰/۳۵۴)

۵۸۸۰۔۔۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ مَا أَحْسَنَ هٰذَا قَالَ فَمَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ فَقَالَ هٰذَا أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا قَالَ فَمَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرَةِ فَقَالَ هٰذَا أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا كُلِّهِ. (لابي داود ٤٢١١)

''سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کے پاس سے ایک مرد گزرا، اس نے مہندی کا خضاب لگا رکھا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کتنا اچھا ہے۔ پھر ایک گزرا جس نے مہندی اور کتم (ایک گھاس ہے جس سے سرخی مائل سیاہ رنگ نکلتا ہے اسے وسمہ کہتے ہیں) کا خضاب لگایا ہوا تھا، فرمایا: یہ اس سے بھی اچھا ہے۔ پھر ایک شخص گذرا جس نے زرد رنگ لگا رکھا تھا تو فرمایا: یہ ان سب سے زیادہ بہتر ہے۔'' (ابوداؤد)

(٥٨٧٨) بخاری: ٣٤٦٢۔ مسلم: ٢١٠٣۔ نسائی: ٥٠٧٢۔ ابوداؤد: ٤٢٠٣۔ ابن ماجه: ٣٦٢١۔ احمد: ٨٩٥٦

(٥٨٧٩) ترمذی: ١٧٥٢۔ صحیح، البانی. ١٤٣٣۔ بخاری: ٣٤٦٢۔ مسلم: ٢١٠٣١۔ نسائی: ٥٠٧٢۔ ابوداؤد: ٤٢٠٣۔ ابن ماجه: ٣٦٢١۔ احمد: ٨٩٥٦۔

(٥٨٨٠) ابوداؤد: ٤٢١١۔ ضعیف، البانی: ٩٠٢۔ ابن ماجه: ٣٦٢٧۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٥٨٨١۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غُيِّرَ بِهِ الشَّيْبُ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ (رواه الترمذی، ١٧٥٣)

”سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر چیز جس سے سفید بالوں کا رنگ تبدیل کیا جائے وہ مہندی اور وسمہ ہے۔“ (ترمذی)

٥٨٨٢۔ عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ أَسْلَمَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَصْبُغُ لِحْيَتَهُ بِالصُّفْرَةِ حَتَّى تَمْتَلِئَ ثِيَابُهُ مِنَ الصُّفْرَةِ فَقِيلَ لَهُ لِمَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَصْبُغُ بِهَا وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهَا وَقَدْ كَانَ يَصْبُغُ ثِيَابَهُ كُلَّهَا حَتَّى عِمَامَتَهُ. (رواه أبوداود، ٤٠٦٤)

”زید بن اسلم کا بیان ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما داڑھی کو زرد رنگ لگاتے یہاں تک کہ ان کے کپڑے زردی سے رنگین ہوجاتے۔ ان سے کہا گیا: آپ زردی کا رنگ کیوں لگاتے ہو؟ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ رنگ لگاتے دیکھا ہے۔ اور اس سے زیادہ پسند آپ ﷺ کو کوئی رنگ نہیں تھا۔ سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے سب کپڑے اس سے رنگین کرتے یہاں تک کہ پگڑی بھی۔“ (ابوداؤد)

٥٨٨٣۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَيُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ. (رواه النسائی، ٥٢٤٤)

”سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مدبوغ چمڑے کے جوتے پہنتے تھے۔ اور اپنی داڑھی کو ورس (ایک گھاس ہے جس سے زرد رنگ نکلتا ہے) اور زعفران سے زرد کر دیتے تھے۔ اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔“ (نسائی)

٥٨٨٤۔ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِي رَأْسِهِ فَعَلْتُ وَقَالَ لَمْ يَخْتَضِبْ وَقَدِ اخْتَضَبَ أَبُوْ بَكْرٍ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ وَاخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَّاءِ بَحْتًا. (رواه مسلم، ٢٣٤١)

”سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے خضاب کے متعلق پوچھا گیا تو انھوں نے کہا: اگر میں رسول اللہ ﷺ کے سر کے سفید بال شمار کرنا چاہتا تو کرسکتا تھا۔ آپ ﷺ نے کبھی خضاب نہیں لگایا۔ سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے خضاب لگایا ہے جو مہندی اور کتم سے تیار کیا جاتا تھا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے خالص مہندی کا خضاب لگایا ہے۔“ (مسلم)

(٥٨٨١) ترمذی: ١٧٥٧۔ صحیح، البانی: ١٤٣٤۔ ابوداؤد: ٤٢٠٥۔ ابن ماجہ: ٣٦٢٢۔

(٥٨٨٢) ابوداؤد: ٤٠٦٤۔ صحیح الاسناد: ١٤٢٩۔ بخاری: ١٦٦۔ مسلم: ١٢٥٧۔ ترمذی: ٨١٨۔ نسائی: ٥٢٤٤۔ ابن ماجہ: ٣٦٢٦۔ احمد: ٦١٩٦۔ موطا: ٩٢٣۔ دارمی: ١٨٣٨۔

(٥٨٨٣) نسائی: ٥٢٤٤۔ صحیح الاسناد، البانی: ٤٨٣٩۔ بخاری: ١٦٦۔ مسلم: ١١٨٧۔ ابوداؤد: ٤٢١٠۔ ابن ماجہ: ٣٦٢٦۔ احمد: ٥٩٠٧۔ موطا: ٧٤١۔

(٥٨٨٤) مسلم: ٢٣٤١۔ بخاری: ٥٩٠٦۔ ترمذی: ٣٦٢٣۔ نسائی: ٥٠٨٧۔ ابوداؤد: ٤٢٠٩۔ ابن ماجہ: ٣٦٣٤۔ احمد: ١٣٩٧۔ موطا: ١٧٠٧۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

٥٨٨٥۔ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي نَحْوَ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا هُوَ ذُوْوَفْرَةٍ بِهَا رَدْعُ حِنَّاءٍ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ فَقَالَ لَهُ أَبِي أَرِنِي هٰذَا الَّذِي بِظَهْرِكَ فَإِنِّي رَجُلٌ طَبِيبٌ قَالَ اللّٰهُ الطَّبِيبُ بَلْ أَنْتَ رَجُلٌ رَفِيقٌ طَبِيبُهَا الَّذِي خَلَقَهَا. (رواه أبوداود، ٤٢٠٦)

''سیدنا ابو رمثہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا تو آپ ﷺ کے بال کانوں کی لو تک تھے اور ان پر مہندی لگائی تھی۔ آپ ﷺ پر دو سبز چادریں تھیں تو میرے باپ نے عرض کی: آپ ﷺ اپنی پشت کے اوپر کی چیز دکھائیں میں طبیب آدمی ہوں۔ فرمایا: اللہ ہی طبیب ہے بلکہ تو رفیق مرد ہے۔ میری پشت کی چیز (مہر نبوت) کا طبیب تو وہ ذات حق ہے جس نے اس کو پیدا کیا ہے۔'' (ابوداؤد)

٥٨٨٦۔ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ أَتَيْتُ أَنَا وَأَبِي النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ قَدْ لَطَخَ لِحْيَتَهُ بِالْحِنَّاءِ. (رواه النسائي، ٥٠٨٣)

''سیدنا ابو رمثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا والد نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ اور آپ ﷺ نے اپنی داڑھی مہندی سے لت پت کر رکھی تھی۔'' (نسائی)

٥٨٨٧۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ أَرْسَلَنِي أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ وَقَبَضَ إِسْرَائِيلُ ثَلَاثَ أَصَابِعَ مِنْ قُصَّةٍ فِيهِ شَعْرٌ مِنْ شَعْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَهُ فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا. (رواه البخاري، ٥٨٩٦)

''عثمان بن عبداللہ بن موہب کا بیان ہے کہ میرے گھر والوں نے مجھے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس پیالے میں پانی دے کر روانہ کیا۔ اسرائیل نے (حدیث کا ایک راوی ہے) نبی علیہ السلام کے بالوں کے ایک گچھے کو تین انگلیوں میں دبایا۔ چنانچہ جب کوئی انسان بیمار ہوتا یا اسے نظر لگتی تو وہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف اپنے خضاب والے چیتھڑے بھیجتا۔ پس میں نے ڈبیہ میں دیکھا تو اس میں سرخ بال تھے۔'' (بخاری)

٥٨٨٨۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ قَالَ وَكَانَ جَلِيسًا لَهُمْ وَكَانَ أَبْيَضَ اللِّحْيَةِ وَالرَّأْسِ قَالَ فَغَدَا عَلَيْهِمْ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدْ

''سیدنا ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ عبدالرحمٰن بن اسود بن عبدیغوث ان کے پاس بیٹھا کرتے تھے اور ان کا سر اور داڑھی سفید تھی۔ ایک دن وہ آئے تو انہوں نے داڑھی سرخ کر رکھی تھی تو ہمارے لوگوں نے کہا: یہ زیادہ بہتر ہے۔ اس نے

(٥٨٨٥) ابوداؤد: ٤٢٠٦۔ صحیح، البانی: ٣٥٤٣۔ ترمذی: ٢٨١٢۔ نسائی: ١٥٧٢۔ احمد: ١٧٠٣٧۔
(٥٨٨٦) نسائی: ٥٠٨٣۔ صحیح، البانی: ٤٧٠٧۔ ابوداؤد: ٤٢٠٦۔
(٥٨٨٧) بخاری: ٥٨٩٦۔ ابن ماجہ: ٣٦٢٣۔ احمد: ٢٦١٩٧۔
(٥٨٨٨) مؤطا: ١٧٧١۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حَمَّرَهُمَا قَالَ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ هٰذَا أَحْسَنُ فَقَالَ إِنَّ أُمِّي عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَرْسَلَتْ إِلَيَّ الْبَارِحَةَ جَارِيَتَهَا نُخَيْلَةَ فَأَقْسَمَتْ عَلَيَّ لَأَصْبُغَنَّ وَأَخْبَرَتْنِي أَنَّ أَبَابَكْرِ الصِّدِّيْقَ كَانَ يَصْبُغُ. (رواه مالك، ١٧٧١)

کہا میری ماں عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی ﷺ نے آج شام کو اپنی خادمہ کے ہاتھ تھوڑی سی مہندی بھیجی اور مجھے قسم دی کہ میں ضرور مہندی لگاؤں۔ اور مجھے بتایا کہ سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ مہندی لگاتے تھے۔" (مالک)

٥٨٨٩۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، بَلَغَنِيْ: أَنَّ عُمَرَ وَعَلِيًّا وَأُبَيًّا لَمْ يَكُوْنُوْا يُغَيِّرُوْنَ الشَّيْبَ، وَلَوْكَانَتْ عَائِشَةُ عَلِمَتْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَبَغَ لَذَكَرَتْهُ حِيْنَ ذَكَرَتْ أَبَا بَكْرٍ. (لأبن الأسود ولرزين.)

"سیدنا ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ عمر، علی، اور ابی رضی اللہ عنہم سفید بالوں کا رنگ تبدیل نہیں کرتے تھے۔ اگر ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے علم میں یہ بات ہوتی کہ نبی ﷺ نے مہندی وغیرہ سے خضاب لگایا ہے تو وہ آپ ﷺ کا ذکر کرتیں جب انہوں نے ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تھا۔" (ابن اسود، رزین)

٥٨٩٠۔ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ أُتِيَ بِأَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ غَيِّرُوْا هٰذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ. (رواه مسلم ٢١٠٢)

"سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سیدنا ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو لایا گیا جس دن مکہ فتح ہوا ان کا سر اور داڑھی ثغامہ بوٹی کی مانند سفید تھی۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: کسی چیز سے اس کو تبدیل کر دو، البتہ سیاہ کرنے سے اجتناب کرو۔" (مسلم)

٥٨٩١۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَكُوْنُ قَوْمٌ يَخْضَبُوْنَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ بِالسَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَرِيْحُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ. (رواه أبوداود، ٤٢١٢)

"سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخر زمانے میں ایک قوم سیاہ خضاب لگائے گی، جیسا کبوتر کا سینہ سیاہ ہوتا ہے، ایسے لوگ جنت کی بو بھی نہیں پائیں گے۔" (ابوداؤد)

٥٨٩٢۔ عَنْ كَرِيْمَةَ بِنْتِ هَمَّامٍ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَسَأَلَتْهَا عَنْ خِضَابِ الْحِنَّاءِ فَقَالَتْ لَا بَأْسَ بِهِ وَلٰكِنْ

"کریمہ بنت ہمام نے کہا: ایک عورت نے آکر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مہندی کے خضاب کا پوچھا، تو انہوں نے کہا: اس میں گناہ تو نہیں ہے، لیکن میں ناپسند کرتی ہوں اس لیے کہ میرے محبوب اللہ

(٥٨٨٩) ابن اسود اور رزین۔

(٥٨٩٠) مسلم: ٢١٠٢۔ نسائی: ٥٢٤٢۔ ابوداؤد: ٤٢٠٤۔ ابن ماجہ: ٣٦٢٤۔ احمد: ١٤٢٣١۔

(٥٨٩١) ابوداؤد: ٤٢١٢۔ صحیح، البانی: ٣٥٤٨۔ نسائی: ٥٠٧٥۔ احمد: ٢٤٦٦۔

(٥٨٩٢) ابوداؤد: ٤١٦٤۔ ضعیف، البانی: ٨٩٣۔ نسائی: ٥٠٩٠۔ احمد: ٢٥٢٣٢۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

أَكْرَهُهُ كَانَ حَبِيْبِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَكْرَهُ رِيْحَهُ . (رواه أبوداود، ٤١٦٤)

کے رسول ﷺ اس کی بو پسند نہیں کرتے تھے۔'' (ابوداؤد)

٥٨٩٣ـ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَوْمَتِ امْرَأَةٌ مِنْ وَرَاءِ سِتْرٍ بِيَدِهَا كِتَابٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَبَضَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ فَقَالَ مَاأَدْرِي أَيَدُرَجُلٍ أَمْ يَدُامْرَأَةٍ قَالَتْ بَلِ امْرَأَةٌ قَالَ لَوْكُنْتِ امْرَأَةً لَغَيَّرْتِ أَظْفَارَكِ يَعْنِي بِالْحِنَّاءِ . (رواه أبوداود، ٤١٦٦)

''سیدہ عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے پردے کے پیچھے سے رسول اللہ ﷺ کو اپنے ہاتھ سے ایک خط دیا۔ پس آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ روک لیا اور فرمایا: میں نہیں جانتا کہ یہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا۔ اس نے عرض کی: عورت کا ہاتھ ہے۔ فرمایا: اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ناخن مہندی سے رنگین کرتی۔'' (ابوداؤد)

٥٨٩٤ـ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ هِنْدَبِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بَايِعْنِي قَالَ لَا أُبَايِعُكِ حَتّٰى تُغَيِّرِي كَفَّيْكِ كَأَنَّهُمَا كَفَّاسَبُعٍ . (رواه أبوداود، ٤١٦٥)

''سیدہ عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ ہند بنت عتبہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ مجھے بیعت کریں۔ فرمایا: میں تجھے بیعت نہیں کروں گا یہاں تک کہ تو اپنی ہتھیلی کا رنگ تبدیل نہ کر دے۔ گویا تیرے ہاتھ درندے کے ہاتھ ہیں۔'' (ابوداؤد)

٥٨٩٥ـ عَنْ عَائِشَةَ، رَفَعَتْهُ إِنِّي لَأُبْغِضُ الْمَرْأَةَ أَنْ أَرَاهَا سَلْتَاءَ مَرْهَاءَ . (رواه رزين)

''سیدہ عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس عورت کو دیکھنا ناپسند کرتا ہوں جو مہندی اور رنگ سے خالی ہو۔'' (رزین)

٥٨٩٦ـ عَنْ مُعَاذَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَخْتَضِبُ الْحَائِضُ فَقَالَتْ قَدْكُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ نَخْتَضِبُ فَلَمْ يَكُنْ يَنْهَانَا عَنْهُ . (رواه ابن ماجة، ٦٥٦)

''معاذہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے سیدہ عائشہ ؓ سے سوال کیا: حیض والی عورت مہندی لگا سکتی ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس مہندی کا خضاب لگاتی تھیں، اور آپ ﷺ منع نہیں کرتے تھے۔'' (ابن ماجہ)

٥٨٩٧ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِمُخَنَّثٍ قَدْ خَضَبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ بِالْحِنَّاءِ

''سیدنا ابوہریرہ ؓ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک ہیجڑا لایا گیا اس نے اپنے ہاتھ، پاؤں مہندی سے رنگین کر رکھے تھے۔

(٥٨٩٣) ابوداؤد: ٤١٦٦ـ حسن، الالبانی: ٣٥١٠ـ نسائی: ٥٠٩٩ـ احمد: ٢٥٧٢٦.

(٥٨٩٤) ابوداؤد: ٤١٦٥ـ ضعیف الالبانی: ٨٩٤

(٥٨٩٥) رزین

(٥٨٩٦) ابن ماجه: ٦٥٦ـ صحیح، الالبانی: ٥٣٥.

(٥٨٩٧) ابوداؤد: ٤٩٢٨ـ صحیح، الالبانی: ٤١١٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَابَالُ هٰذَافَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَأَمَرَبِهِ فَنُفِیَ إِلَی النَّقِیْعِ فَقَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَلَا نَقْتُلُهٗ فَقَالَ إِنِّیْ نُهِیْتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّیْنَ. (رواه أبوداود، ٤٩٢٨)

فرمایا: اس کا کیا حال ہے؟ تو لوگوں نے بتایا یہ عورتوں کی مشابہت بناتا ہے۔ پس آپ ﷺ نے اس کو مدینہ سے باہر مقام نقیع کی طرف نکال دیا۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم اس کو قتل نہ کریں؟ فرمایا: مجھے نمازیوں کے قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔" (ابوداؤد)

٥٨٩٨۔ عَنْ مَالِكٍ: بَلَغَنِی أَنَّ نَاساً مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوْا خِضَابَ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ لِلرِّجَالِ لِهٰذَاالْحَدِيْثِ الْمَذْكُوْرِ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ، وَلَمْ يَبْلُغْنِی فِيْهِ إِلَّا أَنَّهٗ مُسْتَحَبٌّ لِلنِّسَاءِ. (رواه رزين)

"مالک کو خبر پہنچی کہ چند اہل علم نے مردوں کے لیے ہاتھ پاؤں کو خضاب لگانا مکروہ قرار دیا ہے۔ مذکورہ حدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وجہ سے۔ اور کہا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ مہندی لگانا عورتوں کے لیے مستحب ہے۔" (رزین)

٥٨٩٩۔ عَنْ أَنَسٍ، رَفَعَهٗ: اخْتَضِبُوْا بِالْحِنَّاءِ فَإِنَّهٗ طِيْبُ الرِّيْحِ يُسَكِّنُ الدَّوْخَةَ. (رواه أبو يعلى الموصلي، ٣٦٢١ بجهالة)

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً بیان کیا کہ مہندی کا خضاب لگاؤ اس کی بو اچھی ہے۔ اور سر چکرانے سے بھی تسکین ہوتی ہے۔" (الموصلی سند مجہول سے)

٥٩٠٠۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَی النَّبِیُّ ﷺ أَنْ يَتَزَعْفَرَالرَّجُلُ. (رواه البخاری، ٥٨٤٦)

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مرد کو زعفران لگانے سے منع کیا ہے۔" (بخاری)

٥٩٠١۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلاً دَخَلَ عَلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ وَكَانَ النَّبِیُّ ﷺ قَلَّمَا يُوَاجِهُ رَجُلاً فِی وَجْهِهِ بِشَیْءٍ يَكْرَهُهٗ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ لَوْأَمَرْتُمْ هٰذَا أَنْ يَغْسِلَ هٰذَا عَنْهُ. (رواه أبوداود، ٤١٨٢)

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا، اور اس پر زردی کا نشان تھا۔ آنحضرت ﷺ ہر اس مرد کے روبرو کم ہی بیٹھتے تھے جس کے چہرے پر کوئی ناپسندیدہ چیز ہوتی تھی۔ جب وہ محفل سے چلا گیا تو فرمایا: بہتر ہوتا اگر تم اس کو اپنے اوپر سے زردی دھونے کا حکم دیتے۔" (ابوداؤد)

٥٩٠٢۔ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ لَمَّافَتَحَ

"ولید بن عقبہ نے کہا: جب نبی ﷺ نے مکہ فتح کیا تو اہل مکہ

(٥٨٩٨) رزين.

(٥٨٩٩) ابو يعلى موصلی: ٣٦٢١۔ من طريق الحسن بن دعامة عن عمر بن شرلك قال الذهبی مجهولان، هيثمی: ٨٧٨٨.

(٥٩٠٠) بخاری: ٥٨٤٦۔ مسلم: ٢١٠١۔ ترمذی ٢٨١٥۔ نسائی: ٥٢٥٧۔ ابوداؤد: ٤١٧٩۔ احمد: ١٢٥٣٠.

(٥٩٠١) ابوداؤد: ٤١٨٢۔ ضعيف، البانی: ١٠٢٦۔ احمد: ١٢٢١٧.

(٥٩٠٢) ابوداؤد: ٤١٨١۔ منكر، البانی: ٨٩٧۔ احمد: ١٥٩٤٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نَبِيُّ اللهِ ﷺ مَكَّةَ جَعَلَ أَهْلُ مَكَّةَ يَأْتُونَهُ بِصِبْيَانِهِمْ فَيَدْعُولَهُمْ بِالْبَرَكَةِ وَيَمْسَحُ رُؤُسَهُمْ قَالَ فَجِيْءَ بِيْ إِلَيْهِ وَأَنَا مُخَلَّقٌ فَلَمْ يَمَسَّنِي مِنْ أَجْلِ الْخَلُوْقِ. (رواه أبوداود، ٤١٨١)

نے اپنے بچے لانے شروع کر دیے۔ آپ ﷺ برکت کی دعا کرتے تھے، اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرتے تھے۔ مجھے بھی لایا گیا اور میرے اوپر زعفران کی رنگین خوشبو لگائی گئی تھی۔ پس خوشبو کی وجہ سے آپ نے میرے سر پر ہاتھ نہیں پھیرا تھا۔'' (ابوداؤد)

٥٩٠٣۔ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ أَبْصَرَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَبِي رَدْعٌ مِنْ خَلُوْقٍ قَالَ يَا يَعْلَى لَكَ امْرَأَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ قَالَ فَغَسَلْتُهُ ثُمَّ لَمْ أَعُدْ ثُمَّ غَسَلْتُهُ ثُمَّ لَمْ أَعُدْ ثُمَّ غَسَلْتُهُ ثُمَّ لَمْ أَعُدْ. (رواه النسائي، ٥١٢٤)

''سیدنا یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے نبی ﷺ نے دیکھا زعفرانی خوشبو میں نے لگا رکھی تھی: فرمایا: اے یعلی! تیری بیوی ہے؟ میں نے کہا: نہیں ہے فرمایا: اس کو دھو دے پھر نہ لگا، اور دھو دے پھر نہ لگا، اور پھر دھو دے اور پھر نہ لگا۔

پس میں نے دھویا اور پھر نہ لگائی: پھر دھویا پھر نہ لگائی، پھر دھویا اور پھر کوئی چیز نہ لگائی۔'' (نسائی)

٥٩٠٤۔ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى أَهْلِي وَقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَايَ فَخَلَّقُوْنِي بِزَعْفَرَانٍ فَغَدَوْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْ هَذَا عَنْكَ. (رواه أبوداود، ٤٦٠١)

''سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں سفر سے لوٹ کر گھر آیا اور میرے ہاتھ پھٹے ہوئے تھے۔ گھر والوں نے زعفران کی مرہم تیار کر کے لگائی۔ اور فجر کو میں آپ ﷺ کے پاس گیا۔ سلام کیا تو آپ ﷺ نے نہ سلام کا جواب دیا، اور نہ مجھے مرحبا کہا اور فرمایا جا کر اس کو دھو آ۔'' (ابوداؤد)

٥٩٠٥۔ عَنْ أَبِي مُوْسَى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا يَقْبَلُ اللهُ تَعَالَى صَلَاةَ رَجُلٍ فِي جَسَدِهِ شَيْءٌ مِنْ خَلُوْقٍ. (رواه أبوداود، ٤١٧٨)

''سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے کی نماز قبول نہیں کرتا جس کے بدن پر زعفرانی رنگ کی خوشبو لگائی گئی ہو۔''

٥٩٠٦۔ عَنْ أُمِّ لَيْلَى قَالَتْ: بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَكَانَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ نَخْتَضِبَ الْغَمْسَ، وَنَمْتَشِطَ بِالْغُسْلِ، وَلَا نُعَطِّلَ أَيْدِيَنَا مِنْ خِضَابٍ. وَقَالَتْ: أَمَرَنَا إِذَا

''سیدہ ام لیلیٰ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی تو جو شرائط ہم پر آپ نے رکھیں ان میں سے یہ بھی تھی: ہم خالی پیٹ مہندی کا خضاب لگائیں، غسل کر کے کنگھی کریں اور اپنے ہاتھ خضاب سے خالی نہ رکھیں۔ وہ کہتی ہیں: آپ ﷺ

(٥٩٠٣) نسائی: ٥١٢٤۔ صعیف، البانی: ٣٨٧۔ ترمذی: ٢٨١٦۔ احمد: ١٧١٢٠۔
(٥٩٠٤) ابوداؤد: ٤٦٠١۔ حسن، البانی: ٣٨٤٦۔ احمد: ١٨٤٠٧۔
(٥٩٠٥) ابوداؤد: ٤١٧٨۔ صعیف، البانی: ٨٩٦۔ احمد: ١٩١١٦۔
(٥٩٠٦) طبرانی کبیر: ٢٥/١٣٨۔ طبرانی اوسط، باسناد واحد علی مرتین وفی اسناده من لم اعرفه، هیتمی: ٨٨٧٩۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

كَانَتْ إِحْدَانَا تَقْدِرُ أَنْ تَتَّخِذَ فِي يَدَيْهَا مَسَكَتَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ فَإِنْ لَمْ تَقْدِرْ فَصَدَّتْ يَدَيْهَا وَلَوْ بِسَيْرٍ، وَقَالَ: لَا تَشَبَّهْنَ بِالرِّجَالِ. (للكبير(٢٥/ ١٣٨) والأوسط بخفي.

نے ہمیں حکم دیا کہ اگر کوئی ہم میں سے قدرت رکھتی ہوتو چاندی کے دو کنگن تیار کرائے۔ اگر قدرت نہ رکھتی ہوتب بھی کوئی معمولی چیز کلائی پر باندھ رکھے اور فرمایا: مردوں کے ساتھ مشابہت بھی نہ اختیار کرو۔'' (الاوسط، سند کمزور ہے)

شرح: ......ان میں یہ بھی بیان ہوا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما زرد رنگ کا لباس وغیرہ پہنتے تھے اور انہوں نے بتایا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ رنگ کیا تھا، اس سے مراد معمولی زرد رنگ ہے، مگر گہرا زرد رنگ منع ہے۔ (عون المعبود: ۴/ ۹۱) ہندی میں معصفر رنگ، کسمبہ رنگ کو کہتے ہیں، یہ رنگ زردی اور سرخی کے درمیان ہوتا ہے۔ کاہن، سادھو اور جوگی لوگ پہنتے ہیں۔ ممکن ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کے کاہنوں کا بھی یہی لباس ہو جس کی وجہ سے یہ رنگ پہننے کی ممانعت ہو۔ ان احادیث میں سے اس لباس کے پہننے کے حرام ہونے پر دلیل ہے، یہ پابندی مردوں کے لیے ہے، عورتوں کے لیے یہ رنگ پہننے کی اجازت ہے۔ (تفہیم الاسلام: ۵۶۴)

ان میں سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مرد کے لیے سرخ مہندی ہاتھوں اور پاؤں کو لگانا منع ہے اور خواتین کے لیے ہاتھوں اور پاؤں کو مہندی سے رنگنا مستحب ہے اور مہندی لگانے کے بعد ہاتھ پردہ میں رکھے جائیں۔ بلا ضرورت باہر نہ نکالیں اور خصوصاً جہاں یہ واضح نہ ہو سکے کہ یہ ہاتھ عورت کا ہے یا مرد کا تو پھر فرق کے لیے عورت کا ہاتھوں پر مہندی لگانا بہت ضروری ہے۔ اسی لیے اس موقع پر ہاتھ نہ رنگنے والی عورت کے ہاتھوں کو درندے کے ہاتھوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشابہت دی ہے، یہ اظہار ناپسندیدگی تھا۔

ان سے یہ بھی ثابت ہوا کہ سرخ مہندی اور سیاہ رنگ کا وسمہ ملا کر لگانا مستحب ہے۔ سر اور داڑھی کے بالوں پر یہ لگایا جائے تو بہت اچھا ہے، وجہ یہ ہے کہ وسمہ سیاہ ہوتا ہے اور مہندی سرخ ہوتی ہے دونوں کو ملانے سے سیاہی مائل سرخ رنگ بن جاتا ہے۔ خالص سیاہ نہیں رہتا، خالص سیاہ رنگ سر کے بالوں اور داڑھی کے بالوں کو لگانا منع ہے۔

اور یہ جو صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا تھا، میں طبیب ہوں مجھے مہر نبوت دکھائیں میں اس کا علاج کروں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، تم رفیق ہو۔ طبیب اللہ تعالیٰ ہے، یعنی تم ایک ایسے ماہر فن ہو کہ مریض کے ساتھ نرمی کرتے ہو کہ اسے صحت میسر آئے مگر حقیقت میں آرام اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ (عون المعبود: ۴/ ۱۳۸)

اور جو یہ بعض روایات میں آیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بالوں کو خضاب لگاتے تھے۔ بعض میں آیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب نہیں لگایا۔ تو اس میں مطابقت یہ ہے کہ صحیح ترین بات حضرت انس رضی اللہ عنہ والی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب نہیں لگایا۔

جنہوں نے کہا ہے کہ خضاب لگایا ہے، انہوں نے خود ہی اندازہ لگا لیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مبارک میں ہونٹوں کے نیچے چند سفید تھے۔ اور چند بال ہی کنپٹی کے قریب سفید تھے، جب آپ ﷺ تیل لگاتے تو وہ سفید بال نظر نہ آتے تھے، تو دیکھنے والوں نے یہ تصور کر لیا کہ آپ نے خضاب لگایا ہے۔ اور جنھوں نے سرخ رنگ کا خضاب کہا ہے۔ دراصل وہ آپ ﷺ نے سرخ رنگ کا خضاب نہ لگایا ہوتا تھا۔ خوشبو استعمال کرنے کی وجہ سے ان سفید بالوں کا یہ رنگ سرخی مائل تھا۔ وگرنہ آپ ﷺ نے خضاب استعمال نہیں کیا۔ (فتح الباری: ۱۰/۳۵۴)

الختان وقص الاظفار ونتف الإبط والاستحداد والوشم وغير ذلك

ختنہ کرنے، ناخن تراشنے، بغل کے بال اکھاڑنے، زیر ناف لوہا استعمال کرنے اور جسم وغیرہ میں سرمہ بھروانا وغیرہ کا بیان

۵۹۰۷۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ الفِطْرَةُ خَمْسٌ الإِخْتِتَانُ وَالإِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ . (رواه مسلم، ۲۵۷)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ اشیاء فطرت سے ہیں۔ ختنہ کرنا، استرہ استعمال کرنا، مونچھ چھوٹی کرنا، ناخن ترشوانا، بغلوں کے بال اکھاڑنا۔"

۵۹۰۸۔ قَالَ اَنَسٌ وُقِّتَ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ وَنَتْفِ الْاِبِطِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ أَنْ لَا نَتْرُكَ أَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً . (رواه مسلم، ۲۵۸)

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: موچھ کترانے، ناخن ترشوانے، بغلوں کے بال اکھاڑنے اور زیر ناف بال مونڈنے میں مقرر کیا گیا کہ چالیس راتوں سے زیادہ تاخیر نہ کریں۔" (مسلم)

۵۹۰۹۔ وَفِي رِوَايَةٍ: أَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا . (رواه الترمذی، ۲۷۵۹)

"ایک روایت میں ہے: چالیس ایام سے زیادہ نہ چھوڑیں۔"

شرح: ...... یعنی اگر کوئی چالیس دن تک لبیں نہیں کٹاتا، زیر ناف یا زیر بغل بال نہیں اتارتا، یا ناخن نہیں تراشتا تو وہ مخالف سنت نہ ٹھہرے گا، اس سے زائد اگر کرتا ہے تو یہ خلاف سنت کرتا ہے، ان دنوں سے پہلے کی کوئی پابندی نہیں، جب چاہے اتار لے۔ (عون المعبود: ۴/۱۳۶)

۵۹۱۰۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

(۵۹۰۷) مسلم: ۲۵۷۔ بخاری: ۶۲۹۷۔ ترمذی: ۲۷۵۶۔ نسائی: ۵۲۲۵۔ ابوداؤد: ۴۱۹۸۔ ابن ماجه: ۲۹۲۔ احمد: ۹۹۶۵۔ مؤطا: ۱۷۰۹۔

(۵۹۰۸) مسلم: ۲۵۸۔ ترمذی: ۲۷۵۹۔ نسائی: ۱۴۔ ابوداؤد: ۴۲۰۰۔ ابن ماجه: ۲۹۵۔ احمد: ۱۳۲۶۵۔

(۵۹۰۹) ترمذی: ۲۷۵۹۔ صحیح، البانی: ۲۲۱۶۔ مسلم: ۲۵۸۔ نسائی: ۱۴۔ ابوداؤد: ۴۲۰۰۔ ابن ماجه: ۲۹۵۔ احمد: ۱۳۲۶۵۔

(۵۹۱۰) بخاری: ۶۲۹۸۔ مسلم: ۲۳۷۰۔ احمد: ۹۳۳۹۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيْمُ بَعْدَ ثَمَانِيْنَ سَنَةً وَاخْتَتَنَ بِالْقَدُوْمِ مُخَفَّفَةً عَنْ أَبِي الزِّنَادِ وَقَالَ بِالْقَدُّوْمِ وَهُوَ مَوْضِعٌ مُشَدَّدٌ. (رواه البخاری، ٦٢٩٨)

فرمایا: ابراہیم علیہ السلام نے اسی سال کے بعد کلہاڑے سے اپنا ختنہ کیا بعض نے قدوم کے دال کو مخفف کہا ہے بمعنی کلہاڑا۔ ابو ابوالزناد نے دال مشدد پڑھی ہے، پھر جگہ کا نام مراد ہوگا۔"

٥٩١١۔ وفي رواية: اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيْمُ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً. (رواه البخاری، ٣٣٥٦)

"اور ایک روایت میں ہے: ابراہیم علیہ السلام نے اپنا ختنہ کیا جب ان کی عمر مبارک اسی سال تھی۔" (بخاری)

٥٩١٢۔ عَنْ سَعِيْدِبْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ كَانَ إِبْـرَاهِيْمُ ﷺ أَوَّلَ النَّـاسِ ضَيَّفَ الضَّيْفَ وَأَوَّلَ النَّـاسِ اخْتَتَـنَ وَأَوَّلَ النَّاسِ قَصَّ الشَّارِبَ وَأَوَّلَ النَّاسِ رَأَى الشَّيْبَ فَقَالَ يَارَبِّ مَاهٰذَا فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَقَارٌ يَاإِبْرَاهِيْمُ فَقَالَ يَارَبِّ زِدْنِي وَقَاراً. (رواه مالك، ١٧١٠)

"سعید ابن مسیب رحمہ اللہ نے کہا. ابراہیم علیہ السلام پہلے انسان ہیں جنھوں نے مہمان نوازی کی۔ اور وہ پہلے انسان ہیں جنھوں نے اپنا ختنہ کیا۔ اور وہ پہلے انسان ہیں جس نے موچھیں کترائیں۔ اور وہ پہلے انسان ہیں جس نے اپنے بال سفید دیکھے تو کہا: اے رب کریم! یہ کیا ہے؟ اللہ نے فرمایا: اے ابراہیم! یہ وقار ہے۔ تو ابراہیم علیہ السلام نے کہا: اے رب تعالیٰ! میرا وقار زیادہ کردے۔" (مالک)

٥٩١٣۔ زادرزين: وَاخْتَتَنَ وَهُوَ ابْنُ مِائَةِ سَنَةٍ وَعِشْرُوْنَ، ثُمَّ عَاشَ بَعْدُ ثَمَانِيْنَ.

"رزین نے زیادہ کیا: اور انھوں نے اپنا ختنہ ایک سو بیس سال کی عمر میں کیا اور اس کے بعد وہ اسی سال زندہ رہے۔"

شرح: ... ایک قول ہے کہ "قدوم" شام کے علاقہ میں ایک بستی ہے، وہاں ختنہ کیا تھا۔ دوسرا قول ہے، یہ سراۃ میں ایک گھاٹی ہے۔ مگر صحیح ترین بات یہی ہے کہ یہ ختنہ کرنے کا آلہ تھا۔ جسے کلہاڑا کہتے ہیں۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے یہ وضاحت بھی فرمائی ہے کہ جس سے اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ یہ آلہ تھا۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ختنہ کرنے کا حکم ہوا تو انہوں نے قدوم (کلہاڑے) سے ختنہ کرلیا۔ اللہ تعالیٰ نے کہا: اے ابراہیم! آلے سے ختنہ ک جس آلے سے ختنہ کرنا تھا، اس کا انتظار کرنا تھا۔ انہوں نے کہا: اے میرے رب! میں نے تیرے حکم میں تاخیر کرنا پسند نہیں کی۔ اس لیے جو آلہ ملا اس سے ختنہ کردیا ایک سو بیس برس کی عمر میں ختنہ کرنے والی بات بھی درست نہیں۔ صحیح ترین روایت: ٨٠) برس میں ختنہ کرنے والی ہی ہے۔ (فتح الباری:٦/٣٩٠)

٥٩١٤۔ عَنْ سَعِيْدِبْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِثْلُ مَنْ أَنْتَ حِيْنَ قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ

"سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ تو کتنی عمر کا تھا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا؟ انھوں نے کہا: میرا ختنہ اس وقت

(٥٩١١) بخاری: ٣٣٥٦۔ مسلم: ٢٣٧٠۔ احمد: ٩٣٣٩.

(٥٩١٢) مؤطا: ١٧١٠.

(٥٩١٣) رزین.

(٥٩١٤) بخاری: ٦٢٩٩۔ احمد: ٣٣٤٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قَالَ أَنَا يَوْمَئِذٍ مَخْتُوْنٌ قَالَ وَكَانُوْا لَا يَخْتِنُوْنَ الرَّجُلَ حَتَّى يُدْرِكَ (للبخاری، ٦٢٩٩)

ہو چکا تھا اور لوگ ختنہ تب ہی کرتے تھے جب بلوغت کو لڑکا پہنچ جاتا تھا۔'' (بخاری)

شرح: اس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جو کہا ہے کہ جب لڑکا بالغ ہوتا تو تب ختنہ بٹھاتے تھے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ بالغ ہو جاتا بلکہ مطلب ہے کہ بلوغت کے قریب ہوتا۔ جب یہ ختنہ بیٹھے تھے تو ان کی عمر تقریباً تیرہ برس تھی کیونکہ یہ ہجرت سے پہلے شعب ابی طالب میں پیدا ہوئے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ان کی عمر ۱۳ برس تھی۔ (فتح الباری:۱۱/۹۰)

٥٩١٥۔ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَخْتِنُ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ لَا تُنْهِكِي فَإِنَّ ذٰلِكَ أَحْظَى لِلْمَرْأَةِ وَأَحَبُّ إِلَى الْبَعْلِ. (لابی داود، ٥٢٧١ وضعفه)

''سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ایک عورت مدینہ میں ختنہ کیا کرتی تھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ وہ زیادہ نہ کاٹے اس سے عورت کو زیادہ لذت حاصل ہوتی ہے اور مرد کو زیادہ پسند ہے۔ (ابوداؤد نے اسے ضعیف قرار دیا ہے)

٥٩١٦۔ لرزين: إِشْمِي وَلَا تُنْهِكِي، فَإِنَّهُ أَنْوَرُ لِلْوَجْهِ وَأَحْظَى عِنْدَالرَّجُلِ.

''رزین کی روایت میں ہے: صرف چھوئے اور زیادہ نہ کاٹنا اس سے چہرے کی تازگی رہتی ہے اور مرد کے لیے زیادہ لذیذ ہے۔''

٥٩١٧۔ عَنْ مَيْلِ بِنْتِ مِشْرَحٍ، قَالَتْ: رَأَيْتُ أَبِي يُقَلِّمُ أَظْفَارَهُ وَيَدْفِنُهَا، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَفْعَلُ ذٰلِكَ. (رواه البزار، ٢٩٦٨ ـ والكبير والاوسط بضعف)

''میل بنت مشرح کہتی ہیں: میں نے اپنے باپ کو اپنے ناخن کاٹ کر دفن کرتے دیکھا ہے۔ اور اس نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے دیکھا ہے۔'' (البزار، الکبیر، الاوسط، سند ضعیف)

شرح:...... بچوں کے ختنہ کی صورت تو یہ ہے کہ حشفہ پر بڑھا ہوا چمڑا کاٹ دیا جاتا ہے اور عورت کا ختنہ یہ ہے کہ شرمگاہ کے کنارہ پر ایک لوتھڑا ہوتا ہے جو مرغ کی کلغی کی مانند ہے اس کے اوپر گوشت بڑھا ہوتا ہے اس میں سے معمولی سا کاٹ دیا جائے زیادہ گہرا نہ کاٹا جائے تو یہ عورت کا ختنہ ہے۔ بعض محدثین ابن عبدالبر اور ابن منذر رحمہ اللہ کے نزدیک تو عورتوں کے ختنہ والی احادیث ثابت نہیں۔ مگر البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے ان کے نزدیک یہ جائز ہیں۔ جس طرح مرد کا ختنہ ضروری اور تاکید سے کرنے کا حکم ہے، عورت ایسے تو نہیں تاہم جو نہ کرائے وہ خلاف سنت نہیں جو کروانا چاہے اسے ختنہ کرانے کی اجازت ہے کیونکہ عورت کے اس ختنہ کے مقام پر اعصاب جمع ہوتے ہیں۔ جن

(٥٩١٥) ابوداؤد: ٥٢٧١۔ صحیح، البانی: ٤٣٩١.

(٥٩١٦) رزین.

(٥٩١٧) بزار: ٢٩٦٨۔ طبرانی کبیر، طبرانی اوسط من طریق عبدالله بن سلمة بن وهرام عن ابیه، و کلاهما ضعیف، وابوه وثق، هیثمی: ٨٨٦٠.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کو ملنے سے عورت کی شہوت ولذت میں اضافہ ہوتا ہے۔ جب خاوند جماع کے لیے ملاپ کرتا ہے تو پھر اس سے عورت میں حرکت پیدا ہوتی ہے جو میاں بیوی کی لذت کا باعث ہے۔ اس لیے نبی اکرم ﷺ نے ختنہ کرنے والی خاتون سے کہا تھا اس حصہ کو زیادہ نہ کاٹنا۔ (عون المعبود: ۴/۵۴۲)

۵۹۱۸ ـــ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ وَالْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ امْرَاَةً مِنْ بَنِيْ اَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوْبَ فَجَاءَتْ فَقَالَتْ إِنَّهُ بَلَغَنِيْ عَنْكَ اَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ فَقَالَ وَمَالِيْ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَنْ هُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَتْ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ قَالَ لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيْهِ لَقَدْ وَجَدْتِيْهِ اَمَا قَرَأْتِ ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَانَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَإِنَّهُ قَدْ نَهٰى عَنْهُ قَالَتْ فَإِنِّيْ اَرٰى اَهْلَكَ يَفْعَلُوْنَهُ قَالَ فَاذْهَبِيْ فَانْظُرِيْ فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ فَلَمْ تَرَ مِنْ حَاجَتِهَا شَيْئًا فَقَالَ لَوْ كَانَتْ كَذٰلِكَ مَا جَامَعْتُهَا. (رواه البخاري، ٤٨٨٦)

''سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: گودنے والی، گدوانے والی، بال اکھاڑنے والی خوبصورتی کے لیے دانت کشادہ کرنے والی عورتوں کو جو اللہ کی تخلیق کو بگاڑتی ہیں ان سب پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے۔ جب یہ قول ام یعقوب کو پہنچا اور وہ قرآن پڑھنے والی خاتون تھی تو وہ ابن مسعود کے پاس آئی اور اس نے کہا: وہ کیا بات ہے جو تیری طرف سے میرے تک پہنچی ہے کہ تم ایسا ویسا کہتے ہو؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس کو لعنت کیوں نہیں کروں گا جس کو رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے اور اللہ کی کتاب میں موجود ہے۔ اس نے کہا: میں نے تو دو تختیوں کے درمیان کا پورا مصحف پڑھا ہے، اور مجھے تو اس میں یہ چیز نہیں مل سکی ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تو نے پڑھا ہوتا تو تجھے ضرور یہ چیز مل جاتی۔ اللہ نے فرمایا: ''جو تمہیں اللہ کا رسول دے وہ لے لو اور جس چیز سے منع کرے تو تم اس سے باز آ جاؤ'' اس نے کہا: یہ آیت تو ہے قرآن میں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ کاموں سے روکا ہے۔ پھر ام یعقوب نے کہا: یہ اشیا تو میں تیری عورت پر بھی دیکھتی ہوں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ابھی جا کر دیکھ۔ وہ گئی، اور اس نے کچھ نہ دیکھا وہ لوٹ کر آئی تو اس نے کہا: میں نے کچھ نہیں دیکھا ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میری بیوی کے ساتھ کوئی چیز ان اشیا میں سے ہوتی تو ہم باہم یکجا نہ رہ سکتے۔''

(۵۹۱۸) بخاری: ٤٨٨٦۔ مسلم: ٢١٢٥۔ ترمذی: ٢٧٨٢۔ نسائی: ٥٢٥٤۔ ابوداؤد: ٤١٦٩۔ ابن ماجہ: ١٩٨٩۔ احمد: ٤٤٢٠۔ دارمی: ٢٦٤٧۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٥٩١٩ــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَقَالَ نَافِعٌ الْوَاشِمُ فِي اللِّثَةِ. (رواه البخاري٥٩٣٧)

"سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے بالوں کے ساتھ بال ملانے والی کو اور جس کے ساتھ ملائے گئے ہیں جسم گودنے والی پر اور گدوانے والی پر۔ نافع رحمہ اللہ نے کہا: داغ (وشم) مسوڑھوں میں لگایا جاتا تھا۔"

٥٩٢٠ــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ وَالنَّامِصَةُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ مِنْ غَيْرِ دَاءٍ. (رواه أبوداود، ٤١٧٠)

"ابوداؤد کی ایک روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: لعنت کی گئی بالوں میں نقلی بال ملانے والی پر، جس کو بال ملائے جائیں، بال اکھاڑنے والی پر یعنی جس کے بال اکھاڑے جائیں، داغ لگانے والی پر یعنی جس کو داغ لگائے جائیں بغیر بیماری کے۔"

٥٩٢١ــ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي مَرَضِهِ فَرَأَيْتُ عِنْدَهُ امْرَأَةً بَيْضَاءَ مَوْشُوْمَةَ الْيَدَيْنِ تَذُبُّ عَنْهُ وَهِيَ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ. (للكبير ٢٤/ ١٣١)

"قیس بن ابی حازم نے کہا: ہم سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ جب وہ بیمار تھے اور ان کے پاس ایک سفید رنگ عورت تھی جوان پر سے مکھیاں اڑا رہی تھی اور اس کے ہر دو ہاتھوں پر گودنے کے نشانات تھے اور وہ اسماء بنت عمیس تھیں۔" (الکبیر)

٥٩٢٢ــ عَنْ عَائِشَةَ: كَانَ لَا يُفَارِقُ مَسْجِدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سِوَاكُهُ وَمُشْطُهُ، وَكَانَ يَنْظُرُ فِي الْمِرْآةِ إِذَا سَرَّحَ لِحْيَتَهُ. (رواه الطبراني في الاوسط بضعف)

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی مسواک اور آپ ﷺ کی کنگھی ہمیشہ مسجد میں رہتی تھی۔ اور آپ ﷺ آئینہ میں دیکھتے تھے جب آپ ﷺ داڑھی میں کنگھی کرتے تھے۔" (اوسط، ضعیف)

٥٩٢٣ــ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، قَالَتْ لِعَائِشَةَ: مَا كُنْتِ إِذَا سَافَرْتِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ أَوْ حَجَجْتِ أَوْ غَزَوْتِ مَعَهُ، مَاكُنْتِ تُزَوِّدِيْنَهُ؟ قَالَتْ: كُنْتُ أُزَوِّدُهُ دُهْنًا وَمُشْطًا وَمِرْآةً وَمِقَصًّا

"سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ جب تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفرِ حج یا سفرِ غزوات میں جاتی تو آپ ﷺ کے لیے کیا کیا سامان ساتھ لے جاتی تھی؟ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں سامانِ سفر آپ ﷺ کے لیے تیار

(٥٩١٩) بخاری: ٥٩٣٧۔ مسلم: ٢١٢٤۔ ترمذی: ٢٧٨٣۔ نسائی: ٥٢٥١۔ ابوداؤد: ٤١٦٨۔ ابن ماجہ: ١٩٨٧۔ احمد: ٤٧١٠۔

(٥٩٢٠) ابوداؤد: ٤١٧٠۔ صحیح، الباني: ٣٥١٤۔

(٥٩٢١) طبرانی کبیر: ٢٤/ ١٣١۔ ورجاله رجال الصحيح، هيثمي: ٨٨٧١۔

(٥٩٢٢) طبرانی اوسط، وفيه سلمان بن ارقم الزهري وهو ضعيف، هيثمي: ٨٨٧٦۔

(٥٩٢٣) طبرانی اوسط، وفيه محمد بن حفص الوصابي وهو ضعيف، هيثمي: ٨٨٧٨۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَمُكْحَلَةً وَسِوَاكًا. (رواه الطبرانی فی الاوسط بضعف)

کرتی، جس میں یہ اشیا ہوتی تھیں، تیل کی کنگھی، آئینہ، قینچی، سرمہ دانی اور مسواک۔ (الاوسط، بسند ضعیف)

٥٩٢٤۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اطَّلَى بَدَأَ بِعَوْرَتِهِ فَطَلَاهَا بِالنُّوْرَةِ وَسَائِرَ جَسَدِهِ أَهْلُهُ. (رواه ابن ماجة، ٣٧٥١)

''سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی ﷺ جب بدن مبارک پر تیل وغیرہ لگاتے تو سب سے پہلے پردے کے مقام پر تو بال صفا پاؤڈر خود لگاتے پھر سارے بدن پر آپ ﷺ کے گھر والے تیل ملتے۔'' (ابن ماجہ)

شرح: ...... بال اتارنے کے لیے پاؤڈر استعمال کرنے والی احادیث میں انقطاع ہے۔ تاہم علامہ محمد علی جانباز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مردوں کے لیے بہتر تو یہ ہے کہ کسی چیز کے ساتھ بال مونڈھیں اور عورتوں کے لیے پاؤڈر استعمال کرنا مونڈھنے کی بہ نسبت زیادہ بہتر ہے۔ جواز دونوں طرح ہے۔ (انجاز الحاجہ: ١٠/ ٤٥٧)

واصلہ بال ملانے والی کو کہتے ہیں، مستوصلہ جو بال لگوانے کا مطالبہ کرتی ہے۔ ''واشمہ'' وشم والی اس سے مراد ہے سوئی وغیرہ سے وجود میں نشان ڈال کر اس میں سیاہی بھر دیتے ہیں۔ بازوں، مسوڑھوں، چہرے وغیرہ میں یہ بناتے ہیں۔ اور مستوشمہ گوندنا کا مطالبہ کرنے والی کو کہتے ہیں۔

اور متنمصات سے مراد ہے چہرے کے بال اکھاڑنے والیاں خواہ وہ کسی کیمیکل سے اکھاڑے جائیں یا کسی آلہ کے ساتھ اکھاڑے جائیں، اس میں ابرو باریک کروانا بھی شامل ہے، جنہیں پلکنگ کہتے ہیں۔ متفلجات سے مراد وہ خواتین ہیں جو ریتی کے ذریعہ دانتوں کے درمیان فاصلہ کرتی ہیں، اگر مجبوری ہو کسی جلدی بیماری کے لیے عورت گودنا کرواتی ہے تو اس کی گنجائش ہے، وگرنہ یہ تمام امور حرام ہیں اور لعنت کے کام ہیں۔ (فتح الباری: ١٠/ ٣٧٦)

الصور والنقوش الستور

تصاویر، نقوش اور پردے لگانے کا احکام

٥٩٢٥۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفَتْ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَتُوْبُ إِلَى اللهِ

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے ایک گدیلہ خریدا جس میں تصاویر تھیں جب نبی ﷺ نے دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہو گئے، (گھر میں) داخل نہ ہوئے۔ میں نے آپ ﷺ کے چہرے پر ناگواری کے آثار دیکھے تو عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرتی

(٥٩٢٤) ابن ماجه: ٣٧٥١۔ ضعیف، البانی: ٨٢٢.

(٥٩٢٥) بخاری: ٥٩٦١۔ مسلم: ٢١٠٧۔ احمد: ٢٥٥٥٩۔ موطا: ١٥٠٣.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَإِلَى رَسُوْلِهِ مَاذَا اَذْنَبْتُ قَالَ مَابَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ فَقَالَتِ اشْتَرَيْتُهَا لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِى فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ. (رواه البخاري، ٥٩٦١)

ہوں میں نے کیا قصور کیا ہے؟ فرمایا: اس گدیلے کی کیا ضرورت؟ میں نے عرض کی: میں نے آپ ﷺ کے بیٹھنے کے لیے خریدا ہے، اور اس پر آپ ﷺ تکیہ بھی لگائیں گے۔ فرمایا: ان تصاویر والے لوگوں کو قیامت کے دن عذاب ہوگا۔ انہیں کہا جائے گا: جو تم نے بنایا ہے اس میں روح ڈالو۔ (مزید) فرمایا: جس گھر میں تصاویر ہوتی ہیں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ (بخاری)

٥٩٢٦۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ حَشَوْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ وِسَادَةً فِيهَا تَمَاثِيْلُ كَأَنَّهَا نُمْرُقَةٌ فَجَاءَ فَقَامَ بَيْنَ الْبَابَيْنِ وَجَعَلَ يَتَغَيَّرُ وَجْهُهُ فَقُلْتُ مَا لَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا بَالُ هٰذِهِ الْوِسَادَةِ قَالَتْ وِسَادَةٌ جَعَلْتُهَا لَكَ لِتَضْطَجِعَ عَلَيْهَا قَالَ اَمَا عَلِمْتِ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتاً فِيهِ صُوْرَةٌ. (رواه البخاري، ٣٢٢٤)

''سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے لیے تصاویر والا ایک تکیہ بھرا، گویا وہ گدیلہ ہے۔ پس آپ ﷺ آئے، اور دروازے پر کھڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ کا چہرہ اقدس متغیر ہوتا جاتا تھا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمیں کیا ہوا؟ فرمایا: اس تکیے کا کیا حال ہے؟ میں نے کہا: یہ میں نے گدیلہ تیار کیا ہے تاکہ آپ ﷺ اس پر لیٹا کریں۔ فرمایا: کیا تجھے علم نہیں کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصاویر ہوں۔'' (بخاری)

٥٩٢٧۔ وزادفي رواية: قَالَتْ فَأَخَذْتُهُ فَجَعَلْتُهُ مِرْفَقَتَيْنِ فَكَانَ يَرْتَفِقُ بِهِمَا فِي الْبَيْتِ (رواه مسلم، ٢١٠٧)

''ایک روایت میں مزید بیان ہے: پس میں نے اس کو پکڑ کر دو تکیے بنائے جو کہنی کے نیچے رکھے جاتے ہیں، پس آپ ﷺ ان پر کہنی رکھ کر گھر میں بیٹھتے تھے۔'' (مسلم)

٥٩٢٨۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ عَلَى سَهْوَةٍ لِي فِيهِ تَصَاوِيْرُ فَنَزَعَهُ وَقَالَ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَاباً يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ

''سیدہ عائشہ ؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفر سے واپس آئے تو میں نے گھر کے روشن دان پر نرم کپڑا بطور پردہ ڈالا تھا جس میں تصاویر تھیں، پس آپ ﷺ نے وہ کھینچ کر اتار دیا اور فرمایا: شدید عذاب قیامت کے دن ان لوگوں کو ہوگا

(٥٩٢٦) بخاری: ٣٢٢٤۔ مسلم: ٢١٠٦۔ احمد: ٢٥٥٥٩۔ موطا: ١٨٠٣.

(٥٩٢٧) مسلم: ٢١٠٧۔ بخاری: ٧٥٥٧۔ ترمذی: ٢٤٦٨۔ نسائی: ٥٣٦٣۔ ابن ماجه: ٣٦٥٣۔ احمد: ٢٥٦١١۔ موطا: ١٨٠٣

(٥٩٢٨) نسائی: ٥٣٥٦۔ صحیح النسائی: ٤٩٤٩۔ بخاری: ٧٥٥٧۔ مسلم: ٢١٠٧۔ ترمذی: ٢٤٦٨۔ ابن ماجه: ٣٦٥٣۔ احمد: ٢٥٥٥٩۔ موطا: ١٨٠٣۔ دارمی: ٢٦٢٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بِخَلْقِ اللّٰهِ (رواه النسائي، ٥٣٥٦)

جو تصاویر بنا کر اللہ کی مخلوق کی تشبیہ تیار کرتے ہیں۔" (نسائی)

٥٩٢٩ـــ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ عَلٰى بَابِي دُرْنُوْكًا فِيْهِ الْخَيْلُ ذَوَاتُ الْاَجْنِحَةِ فَاَمَرَنِي فَنَزَعْتُهُ. (رواه مسلم، ٢١٠٧)

"دوسری روایت میں ہے: آنحضرت ﷺ سفر سے تشریف لائے تو میں نے اپنے دروازے پر منقش غالیچہ ڈالا ہوا تھا، اور اس میں پروں والے گھوڑوں کی تصاویر تھیں۔ پس آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا تو میں نے وہ اتار دیا۔" (مسلم)

٥٩٣٠ـ وفي رواية: فَاَخَذْتُ نَمَطًا فَسَتَرْتُهُ عَلَى الْبَابِ فَلَمَّا قَدِمَ فَرَاَى النَّمَطَ عَرَفْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِهِ فَجَذَبَهُ حَتّٰى هَتَكَهُ اَوْ قَطَعَهُ وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَاْمُرْنَا اَنْ نَكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَالطِّيْنَ قَالَتْ فَقَطَعْنَا مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ وَحَشَوْتُهُمَا لِيْفًا فَلَمْ يَعِبْ ذٰلِكَ عَلَيَّ. (رواه مسلم، ٢١٠٦)

"ایک روایت ہے کہ انہوں نے اپنے دروازے پر پردہ ڈالا تھا جب آپ ﷺ تشریف لائے، وہ کپڑا دیکھا تو میں نے آپ ﷺ کے چہرے پر ناگواری کے آثار دیکھے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اس کو پھاڑ دیا، کاٹ دیا پھر فرمایا: اللہ نے ہمیں پتھر اور مٹی پر لباس پہنانے کا حکم نہیں دیا ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: پھر میں نے وہ پردہ کاٹ کر اس سے دو تکیے بنائے۔ اور ان میں کھجور کی چھال بھر دی تو اس پر مجھے آپ ﷺ نے ملامت نہیں کیا۔" (مسلم)

٥٩٣١ـــ وَفِي اُخْرٰى: فَقَالَ انْزَعِيْهِ فَاِنَّهُ يُذَكِّرُنِي الدُّنْيَا. (رواه الترمذي، ٢٤٦٨)

"اور روایت میں ہے: فرمایا: اس کو کھینچ کر اتار دے یہ مجھے دنیا یاد کراتا ہے۔" (ترمذی)

شرح: ...... ان احادیث میں مختلف سزائیں بیان ہوئی ہیں۔ تصاویر بنانے والوں کی اور تصاویر والے کپڑے استعمال کرنے والوں کی سزائیں یہ ہیں کہ جن گھروں میں تصاویر ہوں وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ اور روز قیامت انہیں سخت عذاب ہوگا، اور یہ آخرت سے غفلت کا باعث بھی ہیں۔ تصاویر حرام ہونے کی یہ ساری وجوہات ہو سکتی ہیں۔ جن تصاویر کے سائے ہوں، یا نقش کی گئی ہوں، یا بنی گئی ہوں جو بھی تصویر ہے اور ذی روح کی ہے یہ احادیث اس کی حرمت پر دلالت کرتی ہے۔

ان احادیث میں کچھ ٹکراؤ سا نظر آتا ہے کہ بعض میں آتا ہے کہ وہ پردہ جس میں تصاویر تھیں انہیں کاٹ کر تکیہ بنا لیا

(٥٩٢٩) مسلم: ٢١٠٧ـ ترمذی: ٢٤٦٨ـ ابن ماجه: ٣٦٥٣ـ احمد: ٢٥٥٥٩ـ موطا: ١٨٠٣ـ دارمی: ٢٦٢٢.

(٥٩٣٠) مسلم: ٢١٠٦ـ بخاری: ٥٩٥٨ـ ترمذی: ٢٨٠٤ـ نسائی: ٥٢٥٠ـ ابوداؤد: ٤١٥٥ـ ابن ماجه: ٣٦٥٣ـ احمد: ١٥٩٣٤ـ موطا: ١٨٠٢.

(٥٩٣١) ترمذی: ٢٤٦٨ـ صحیح، البانی: ٢٠٠٧ـ بخاری: ٥٩٥٤ـ مسلم: ٢١٠٧ـ نسائی: ٥٣٥٧ـ ابن ماجه: ٣٦٥٣ـ احمد: ٢٧٦٦١ـ موطا: ١٨٠٣ـ دارمی: ٢٦٦٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گیا تھا وہ آپ نے استعمال کیا تھا اور بعض میں آتا ہے استعمال نہ کیا تھا۔ ان میں مطابقت یوں ہے کہ جب استعمال نہیں کیا تھا وہ اس حالت کی بات ہے جب تصاویر موجود تھیں، جب کاٹ کر ان تصاویر کی حالت بدل گئی تو پھر آپ ﷺ نے اسے بطور تکیہ استعمال کرنا شروع کر دیا تھا۔

یہ بھی ثابت ہوا تصاویر والا پردہ جہاں لٹکتا تھا اور آپ ﷺ اس گھر میں داخل نہ ہوئے تھے تو وہ روح والی تصاویر تھیں اس لیے اس پردے کو اتروا دیا۔ اور جسے صرف سامنے سے دور کروایا یہ تصاویر غیر ذی روح کی تھیں جو کہ نماز میں مشغول کرتی تھیں اس لیے انہیں صرف پیچھے کروا دیا تھا، اتروایا نہ تھا۔ (فتح الباری: ۱۰/ ۳۹۰)

۵۹۳۲۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي رَجُلٌ أُصَوِّرُ هٰذِهِ الصُّوَرَ فَأَفْتِنِي فِيْهَا فَقَالَ لَهُ ادْنُ مِنِّي فَدَنَا مِنْهُ ثُمَّ قَالَ ادْنُ مِنِّي فَدَنَا حَتّٰى وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِهِ قَالَ أُنَبِّئُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يَجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَتُعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ وَقَالَ إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا نَفْسَ لَهُ. (رواه مسلم ۲۱۱۰)

"سعید بن ابی الحسن فرماتے ہیں: ایک آدمی سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اور عرض کی: میں تصاویر بنایا کرتا ہوں مجھے ان کے متعلق فتویٰ دیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میرے قریب آ۔ وہ قریب آیا تو کہا: میرے قریب آ۔ وہ قریب آیا یہاں تک کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور کہا: میں تجھے اس حدیث کی خبر دیتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ فرمایا: تصویر بنانے والا آگ میں جائے گا۔ اور اس کی تصویر کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس جیسا ایک نفس بنائے گا جو اسے جہنم میں عذاب دے گا۔ پھر کہا: اگر اس کے علاوہ کوئی چارہ کار نہ ہو تو درخت بناؤ، یا وہ چیز جس میں روح نہیں ہوا کرتی۔" (مسلم)

۵۹۳۳۔ وَفِي رِوَايَةٍ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فَإِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهُ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا أَبَدًا فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيْدَةً وَاصْفَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنْ أَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تَصْنَعَ فَعَلَيْكَ بِهٰذَا الشَّجَرِ وَكُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيْهِ رُوْحٌ. (رواه للبخاري ۷۵۵۹)

"ایک روایت میں ہے آپ ﷺ سے میں نے سنا کہ جس نے تصویر بنائی تو اللہ تعالیٰ اس کو عذاب دے گا یہاں تک کہ اس میں وہ روح پھونکے اور وہ روح کبھی نہیں پھونک سکتا۔ چنانچہ وہ آدمی بہت زیادہ عذاب دیا جائے گا۔ وہ کانپ گیا، اور اس کا رنگ زرد پڑ گیا۔ سیدنا عبداللہ ابن عباس نے کہا: اگر تو ترک نہیں کر سکتا تو درخت اور ہر غیر ذی روح کی تصویر بنا لیا کر۔" (بخاری والنسائی)

(۵۹۳۲) مسلم: ۲۱۱۰۔ بخاری: ۷۰۴۲۔ ترمذی: ۱۷۵۱۔ نسائی: ۵۳۵۹۔ ابوداؤد: ۵۰۲۴۔ احمد: ۳۳۸۴

(۵۹۳۳) بخاری: ۲۲۲۵۔ مسلم: ۲۱۱۰۔ ترمذی: ۲۲۸۳۔ نسائی: ۵۳۵۹۔ ابوداؤد: ۵۰۲۴۔ ابن ماجه: ۳۹۱۶۔ احمد: ۳۳۸۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٥٩٣٤ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً أَوْ شَعِيرَةً. (رواه البخاري، ٧٥٥٩)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا؛ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کون بڑا ظالم ہے اس سے جو مخلوق بنانے لگے میری مخلوق کی مثل؟ وہ ایک ذرہ بنا دیکھائیں، یا وہ ایک دانا بنائیں، یا ایک جو بنائیں۔'' (بخاری)

شرح: تصویروں کی مذمت میں احادیث میں عام بیان تھا کہ روح والی ہو یا غیر روح والی ہو۔ اس لیے اس آدمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا تو انہوں نے یہ تخصیص فرمائی کہ یہ مذمت ان تصاویر کی ہے جو ذی روح چیز کی ہوں جو ذی روح چیز کی تصاویر نہیں ان کی اجازت ہے، وہ بنا کر روزی کما لیا کریں۔ (جائزۃ الاحوذی: ۳/ ۱۸۵)

اور اللہ تعالیٰ جو مصوروں سے فرمائیں گے جو تم نے پیدا کیا ہے اسے زندہ کرو، جو پیدا کرو زندہ پیدا کرو، اس میں انہیں ڈانٹ ہوگی، بطور استہزاء کہا جائے گا۔ وجہ یہ ہے کہ تم نے یہ کوشش کی ہے کہ اللہ کی مانند مخلوق بنائیں، اس نے تو مخلوق کو زندہ کیا ہے تم بھی زندہ کرو جو کہ ہرگز نہ ہو سکے گا۔ نہ روح پھونک سکیں گے نہ زندہ کر سکیں گے۔ (فتح الباری: ۱۳/ ۵۳۵)

تصویر میں ایک تو زینت میں فخر و مباہات کے جذبات ابھرتے ہیں اور فضول مال صرف ہوتا ہے۔ دوسرا اس سے شرک کی ترویج ہوتی ہے، اس لیے اس سے سختی سے منع کیا گیا ہے اور اسے حرام قرار دیا گیا ہے اور وہاں فرشتے بھی نہیں آتے جہاں تصویر ہو۔ (حجۃ اللہ: ۳/ ۱۹۲)

٥٩٣٥ـ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ لَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ ﷺ ذَكَرَتْ بَعْضُ نِسَائِهِ كَنِيسَةً رَأَيْنَهَا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأُمُّ حَبِيبَةَ رضي الله عنهما أَتَتَا أَرْضَ الْحَبَشَةِ فَذَكَرَتَا مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِيرَ فِيهَا فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ أُولَئِكَ إِذَا مَاتَ مِنْهُمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّورَةَ أُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَاللّٰهِ. (رواه البخاري، ١٣٤١)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو آپ ﷺ کی بعض ازواج نے نصاریٰ کے ایک گرجے کا تذکرہ کیا، جس کا نام ماریہ تھا۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بھی حبشہ سے ہو کر آئی تھیں تو انہوں نے اس عمارت کی خوبصورتی اور تصاویر کا ذکر کیا جو اس میں تھیں۔ پس آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک بلند کیا اور فرمایا: ان لوگوں میں سے جو نیک آدمی فوت ہوتا تو اس کی قبر پر مسجد تیار کرتے تھے اور اس میں ان کی تصاویر بناتے تھے۔ وہ لوگ اللہ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔'' (بخاری)

(٥٩٣٤) بخاری: ٧٥٥٩ـ مسلم: ٢١١١ـ احمد: ١٠٤٣٨.

(٥٩٣٥) بخاری: ١٣٤١ـ مسلم: ٥٢٨ـ نسائی: ٧٠٤ـ احمد: ٢٣٧٣١.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شرح: اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ قبرستان میں مسجد بنانا منع ہے کیونکہ جو یہاں نماز پڑھے گا اس کے متعلق خدشہ ہے کہ وہ قبر کی پرستش نہ کر رہا ہو، اس لیے قبرستان میں نہ تو نماز پڑھی جائے، نہ مسجد بنائی جائے۔

اس گرجا میں ذی روح چیزوں اور نیک آدمیوں کی تصاویر تھیں۔ ثابت ہوا یہ تصاویر ہی غیر اللہ کی عبادت کا باعث بنی تھیں، انہیں مخلوق میں سے بدترین اس لیے قرار دیا گیا ہے کہ یہ کافر تو پہلے ہی تھے اس کے ساتھ بزرگوں کی تصاویر ملا کر عقیدہ عمل میں اور قباحت پیدا کر لی، یہ بدترین لوگ ثابت ہوئے۔ (التعلیقات السلفیہ: ۸۲/۱)

۵۹۳۶۔ عَنْ زَيْدِبْنِ خَالِدٍعَنْ أَبِي طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ الصُّوْرَةُ قَالَ بُسْرٌثُمَّ اشْتَكَى زَيْدٌ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا عَلَى بَابِهِ سِتْرٌ فِيْهِ صُوْرَةٌ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ رَبِيْبِ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْأَوَّلِ فَقَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ أَلَمْ تَسْمَعْهُ حِيْنَ قَالَ إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ. (رواه البخاری، ۵۹۵۸)

''صحابی رسول سیدنا ابوطلحہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا. فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصاویر ہوں۔ بسر بن سعید کا بیان ہے: زید بن خالد بیمار ہوئے تو ہم اس کی عیادت کے لیے گئے۔ اس کے دروازے پر جو پردہ تھا اس میں تصاویر موجود تھیں۔ میں نے نبی علیہ السلام کی بیوی سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر پرورش پانے والے عبیداللہ سے کہا: کیا خالد نے پہلے دن تصاویر کے متعلق ہمیں خبر نہیں دی تھی؟ تو اس نے کہا: یہ الفاظ نہیں سنے تھے؟ تاہم وہ تصویر جو کپڑے میں ہو تو مذائقہ نہیں۔'' (بخاری)

۵۹۳۷۔ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ يَعُوْدُهُ قَالَ فَوَجَدْتُ عِنْدَهُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ قَالَ فَدَعَا أَبُوْ طَلْحَةَ إِنْسَانًا يَنْزِعُ نَمَطًا تَحْتَهُ فَقَالَ لَهُ سَهْلٌ لِمَ تَنْزِعُهُ قَالَ لِأَنَّ فِيْهِ تَصَاوِيْرَ وَقَدْ قَالَ فِيْهِ النَّبِيُّ ﷺ مَا قَدْ عَلِمْتَ قَالَ سَهْلٌ أَوَلَمْ يَقُلْ إِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِي ثَوْبٍ فَقَالَ بَلَى وَلٰكِنَّهُ أَطْيَبُ

''عبیداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے گیا تو وہاں سہل بن حنیف بھی موجود تھے۔ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو بلایا کہ وہ اس کے نیچے کی چادر نکال دے۔ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے کہا: کیوں؟ تو اس نے کہا: اس لیے کہ اس میں تصاویر ہیں اور تصاویر کے متعلق رسول اللہ نے جو کچھ بیان فرمایا ہے تم اس کو جانتے ہو۔ سہل رضی اللہ عنہ نے کہا. کیا آپ ﷺ نے نہیں فرمایا: مگر وہ جو کپڑے میں پیوست ہو۔ تو اس نے کہا: ہاں، فرمایا تھا: مگر نکالنا میرے دل کے لیے زیادہ

(۵۹۳۶) بخاری: ۵۹۵۸۔ مسلم: ۲۱۰۶۔ ترمذی: ۲۸۰۴۔ نسائی: ۵۳۵۰۔ ابوداؤد: ۴۱۵۵۔ ابن ماجہ: ۳۶۴۹۔ احمد: ۱۵۹۳۴۔ موطا: ۱۸۰۲

(۵۹۳۷) ترمذی: ۱۷۶۰۔ صحیح النسائی: ۱۴۳۱۔ بخاری: ۳۲۲۵۔ مسلم: ۲۱۰۶۔ نسائی: ۵۳۵۰۔ ابوداؤد: ۴۱۵۵۔ ابن ماجہ: ۳۶۴۹۔ احمد: ۱۵۹۱۰۔ موطا: ۱۸۰۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِنَفْسِی (رواہ الترمذی، ۱۷۵۰)

اچھا ہے۔" (ترمذی)

شرح: ......ان احادیث میں جو بیان ہوا ہے کہ نقش والی تصویر ہو تو اس کا استعمال جائز ہے، یاد رہے یہ وہی تصاویر ہیں جو درخت وغیرہ غیر ذی روح کی تصاویر ہوں۔ ذی روح چیزوں کی تصاویر حرام ہیں۔ (جائزۃ الاحوذی: ۳/ ۱۸۴)، فتح الباری: ۱۰/ ۳۹۰)

۵۹۳۸ــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهَا وَجَاءَ عَلِيٌّ فَذَكَرَتْ لَهُ ذٰلِكَ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ عَلَى بَابِهَا سِتْرًا مَوْشِيًّا فَقَالَ مَالِي وَلِلدُّنْيَا فَاَتَاهَا عَلِيٌّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهَا فَقَالَتْ لِيَأْمُرْنِي فِيهِ مَا شَاءَ قَالَ تُرْسِلُ بِهِ إِلَى فُلَانٍ أَهْلِ بَيْتٍ بِهِمْ حَاجَةٌ. (رواہ البخاری، ۲۶۱۳)

"سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے، ان کے دروازے پر رنگ دار پردہ دیکھا تو گھر میں داخل نہ ہوئے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ آئے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا تذکرہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے سامنے کیا۔ پس علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس آئے اور خبر دی کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بہت پریشان ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارے ساتھ دنیا کا کیا تعلق ہے؟ علی رضی اللہ عنہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان کو یہ بات بتائی۔ تو انھوں نے علی رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ کی طرف دوبارہ روانہ کیا کہ وہ کہتی ہے آپ ﷺ ہمیں اسکے متعلق کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: اس کو فلاں ضرورت مند کی طرف بھیج دو۔" (بخاری)

۵۹۳۹ــ عَنْ سَفِينَةَ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّ رَجُلًا اَضَافَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لَوْدَعَوْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَكَلَ مَعَنَا فَدَعَوْهُ فَجَاءَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى عِضَادَتَيِ الْبَابِ فَرَأَى الْقِرَامَ قَدْ ضُرِبَ بِهِ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَرَجَعَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لِعَلِيٍّ الْحَقْهُ فَانْظُرْمَا رَجَعَهُ فَتَبِعَتْهُ فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ مَارَدَّكَ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ

"سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا مہمان تھا، اس کے لیے کھانا تیار کرایا تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر ہم نبی ﷺ کو بھی دعوت دیں تو آپ ﷺ بھی ہمارے ساتھ کھانا تناول فرمائیں۔ پس آپ ﷺ کو بھی دعوت دی۔ آپ ﷺ تشریف لائے۔ اور دروازے کے اطراف پر ہاتھ رکھے تو دیکھا کہ ایک منقش پردہ گھر کے کونے میں لٹکایا گیا ہے تو آپ ﷺ لوٹ گئے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ﷺ کے پاس جاؤ، اور معلوم کرو کہ آپ ﷺ کس

(۵۹۳۸) بخاری: ۲۶۱۳۔ ابوداؤد: ٤١٤٩۔ احمد: ٤٧١٣.

(۵۹۳۹) ابوداؤد: ۳۷۵۵۔ حسن، البانی: ۳۱۹٤۔ ابن ماجه: ۳۳۶۰.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لِي أَوْ لِنَبِيٍّ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتًا مُزَوَّقًا. (رواه أبو داود، ٣٧٥٥)

چیز کی وجہ سے لوٹ گئے ہیں؟ سیدنا علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس چیز نے واپس کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں مناسب میرے لیے مناسب نہیں، یا فرمایا: کسی نبی کے لیے کہ وہ پردے لٹکائے گئے گھر میں داخل ہو۔" (ابوداود)

شرح: یہ ایک مختلف رنگوں میں منقش چادر تھی جو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بطور پردہ لٹکا رکھی تھی۔ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ گھر پر پردہ لٹکانا منع ہے یہ اقتباس لینا غلط ہے، یہ صرف دنیا میں زیادہ مگن ہونے والے سبب سے روکنا تھا ورنہ منقش پردہ گھر پر لٹکانا جائز ہے، یہ ایسے ہی ہے جیسا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا غلام لینے گئی تھیں کہ اس سے خدمت لیں تو آپ نے سوتے وقت سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر پڑھنے کا فرمایا تھا کہ آخرت سدھر جائے تو اس حدیث سے ثابت ہوا، جس گھر میں شریعت کے مزاج سے ہٹ کر کچھ ہو رہا ہو تو اس میں داخل ہونا ناجائز ہے۔ (فتح الباری: ۵/ ۲۲۹)

دعوت کو قبول کرنا اچھا عمل ہے، اگر وہاں جانے کے بعد پتہ چلے کہ اس جگہ پر وہ کام ہو رہا ہے جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے تو اسے روکا جائے اگر وہ باز آ جائیں تو پھر کھانا جائز ہے اگر یہ ممکن نہیں تو وہاں سے واپس آ جائے، دونوں میں سے جو بھی کر سکتا ہے وہ کر لے۔ (عون المعبود: ۳/۴۰۳)

٥٩٤٠ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَكُونَ دَخَلْتُ عَلَيْكَ الْبَيْتَ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فِي بَابِ الْبَيْتِ تِمْثَالُ الرِّجَالِ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ فَمُرْ بِرَأْسِ التِّمْثَالِ الَّذِي بِالْبَابِ فَلْيُقْطَعْ فَلْيُصَيَّرْ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ وَيُجْعَلْ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ مُنْتَبَذَتَيْنِ يُوطَآنِ وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَيُخْرَجْ فَفَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ ذٰلِكَ الْكَلْبُ جَرْوًا لِلْحَسَنِ أَوْ

"سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے، اور کہا: میں گزشتہ رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا۔ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہونے سے کسی چیز نے منع نہیں کیا تھا مگر وجہ یہ بنی کہ آپ جس گھر میں تھے وہاں منقش پردہ لٹکا ہوا تھا، جس میں انسانی تصاویر تھیں، نیز گھر میں کتا بھی تھا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تصاویر کے سر اتارنے کا حکم دیں تاکہ وہ درخت کی مانند ہو جائیں۔ اور منقش پردے کے متعلق حکم دیں کہ اس سے دو تکیے تیار کیے جائیں جن پر پاؤں رکھے جائیں اور کتے کو نکالنے کا حکم دیں۔ وہ کتے کا پلا حسن یا حسین کا تھا جو آپ کی چارپائی کے نیچے تھا، چنانچہ اسے بھی نکال باہر کیا گیا۔"

(٥٩٤٠) ترمذی: ٢٨٠٦ـ صحیح، البانی: ٢٢٥٠ـ نسائی: ٥٣٦٥ـ ابوداؤد: ٤١٥٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْحُسَيْنِ تَحْتَ نَضَدٍ لَهُ فَأَمَرَبِهِ فَأُخْرِجَ .

(رواه الترمذي، ٢٨٠٦)

شـرح: ......ثابت ہوا حفاظت یا شکار کے لیے کتا ہو جو کہ مستثنیٰ ہے تو اس جگہ پر فرشتہ نہیں آتا اور جہاں تصاویر ہوں وہاں بھی نہیں آتا اگر تصاویر کی شکل تبدیل کر لی ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔ (عون المعبود: ۴/۱۲۳)

٥٩٤١۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: دَعَا أَبَا أَيُّوبَ فَرَأَى فِي الْبَيْتِ سِتْراً عَلَى الْجِدَارِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: غَلَبَنَا عَلَيْهِ النِّسَاءُ، قَالَ أَبُوأَيُّوبَ: مَنْ كُنْتُ أَخْشَى عَلَيْهِ فَلَمْ أَكُنْ اَخْشَى عَلَيْكَ وَاللهِ لاَ اَطْعَمُ لَكَ طَعَاماً فَرَجَعَ . (رواه رزين)

''سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ کی دعوت کی تو انہوں نے دیوار پر پردہ دیکھا۔ سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے معذرت کے لیے کہا: ہم پر عورتیں غالب آ گئیں ہیں۔ سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ نے کہا: کسی دوسرے پر مجھے خطرہ تھا تو تیرے اوپر مجھے اس چیز کا کوئی خطرہ نہیں تھا۔ اللہ کی قسم! میں تیرا کھانا نہیں کھاؤں گا، اور وہ واپس چلے گئے۔''

٥٩٤٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَفَعَهُ: فِي التَّمَاثِيْلِ رَخَّصَ فِيْمَا كَانَ يُوْطَأُ، وَكَرِهَ مَا كَانَ مَنْصُوْباً . (رواه الطبراني في الاوسط بضعف)

''سیدنا عبداللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت بیان کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تصاویر کی اجازت دی جو پاؤں تلے روندی جائیں۔ اور جو کھڑی کیجا ئیں ان کو مکروہ قرار دیا۔'' (الاوسط، بسند ضعیف)

٥٩٤٣۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِصَنَمٍ مِنْ نُحَاسٍ فَضَرَبَ ظَهْرَهُ بِظَهْرِ كَفِّهِ ثُمَّ قَالَ: خَابَ وَخَسِرَ مَنْ عَبَدَكَ مِنْ دُوْنِ اللهِ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ جِبْرِيلُ وَمَعَهُ مَلَكٌ . فَتَنَحَّى الْمَلَكُ ، فَقَالَ ﷺ: مَا شَأْنُهُ تَنَحَّى؟ قَالَ: إِنَّهُ وَجَدَ مِنْكَ رِيْحَ نُحَاسٍ ، وَإِنَّا لاَ نَسْتَطِيْعُ رِيْحَ النُّحَاسِ . (رواه الطبراني في الأوسط بضعف)

''سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بت کے پاس سے گزر ہوا جو تانبے کا بنایا گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کی پشت اس پر مار کر فرمایا: ناکام ہوا اور نقصان اٹھایا اس نے جس نے اللہ کو چھوڑ کر تیری عبادت کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور ان کے ساتھ ایک دوسرا فرشتہ بھی تھا تو وہ دور جا کر بیٹھا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی کیا وجہ ہے کہ وہ دور جا بیٹھا ہے؟ جبریل علیہ السلام نے کہا: اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تانبے کی بو محسوس کی ہے، اور ہم تانبے کی بو برداشت نہیں کرتے ہیں۔'' (الاوسط، بسند ضعیف)

(٥٩٤١) رزين.

(٥٩٤٢) طبراني اوسط، وفيه سليمان بن ارقم وهو ضعيف، هيثمي: ٨٨٩٧.

(٥٩٤٣) طبراني اوسط، وفيه يزيد بن يوسف الصنعاني، ضعفه ابن معين، وغيره وهو متروك، واثنى عليه ابو مسهر وابو سبرة، قال الذهبي لا يعرف وبقية رجاله ثقات، هيثمي: ٨٨٩٨.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

كتاب الخلافة والإمارة وما يتعلق بذلك

خلافت، امارت اور اس کے متعلقات کا بیان

٥٩٤٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ وَالنَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوْا تَجِدُوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّ النَّاسِ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الشَّأْنِ حَتّٰى يَقَعَ فِيْهِ. (رواه البخاري، ٣٤٩٦)

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ خلافت وحکومت کے معاملہ میں قریش کے تابع ہیں ہر مسلمان تابع ہے قریش کے مسلمان کا، اور لوگوں میں سے ہر کافر قریش کے کفار کا تابع ہے۔ لوگ معدنیات کی مثل ہیں جو لوگ جاہلیت کے دور میں اچھے لوگ تھے وہ دین کو سمجھ لینے کے بعد اسلام میں بھی اچھے ہی ہوتے ہیں تم انہیں پاؤ گے کہ وہ حکومت کرنے کو بہت برا خیال کرتے ہیں، مگر پھر بھی وہ اس کام میں گر جاتے ہیں۔“ (بخاری)

شرح: ...اس میں یہ بیان ہوا ہے کہ لوگ قریش کے تابع تھے، کافر، کافر کے تابع ہے اور مسلمان، مسلمان کے تابع ہے۔ وجہ یہ ہے کہ عرب قریش کی بے حد تعظیم کرتے تھے اور جاہلیت میں بھی کرتے تھے کیونکہ قریش حرم کے باسی تھے۔ جب نبی اکرم ﷺ مبعوث ہوئے اور دعوت الی اللہ کا کام کیا تو عرب لوگ آپ ﷺ کی اتباع سے رک گئے تھے۔ انہوں نے کہا: ہم انتظار کرتے ہیں کہ آپ کی قوم کے لوگ آپ کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں؟ جب نبی اکرم ﷺ نے مکہ فتح کیا اور قریش اسلام لائے تو عرب لوگ بھی اسلام لائے اور اللہ کے دین میں فوج درفوج داخل ہونے لگے۔ اور نبوت وخلافت پھر قریش میں ہی رہی۔ یہ پہلو اس پر واضح دلیل ہے کہ ان کا کافر کافر کے تابع ہے اور قریش کا مسلمان، مسلمان کے تابع ہے اور لوگوں کو جو کان کے ساتھ مشابہت دی ہے۔ کان اچھی اور نفیس بھی ہوتی ہے بری بھی ہوتی ہے۔ اسی طرح لوگ ہیں کہ کان سے نکلنے والی خفیہ چیز کی اصلیت نہیں بدلتی، اسی طرح شرف کا وصف بھی نہیں بدلتا، جو جاہلیت میں شریف ہو۔، اسلام لے آئے تو اس کی شرافت میں اضافہ ہوگا۔ وہ دوسرے جاہلیت والوں سے زیادہ اعلیٰ ہوگا، لیکن اس میں ایک شرط ہے کہ دین میں سمجھ حاصل کی ہو یعنی جو جاہلیت میں حسن اخلاق کا پیکر تھا کرم وعفت والا تھا۔ حلم وبردباری والا تھا، اور برے اخلاق سے احتراز کرتا تھا، کنجوسی، فسق وفجور اور ظلم وغیرہ سے اجتناب کرتا تھا تو اسلام اس میں اور نکھار پیدا کرے گا۔

(٥٩٤٤) بخاری: ٣٤٩٦۔ مسلم: ٢٩١٢۔ ترمذی: ٢٢١٥۔ ابوداؤد: ٤٨٧٢۔ ابن ماجہ: ٤٠٩٧۔ احمد: ١٠٥٧٣۔ موطا: ١٨٨٤۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اور جو یہ آیا ہے کہ اس امارت کو کراہت کی نظر سے دیکھنے والا اس میں واقع ہوگا، اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان عہدہ امارت وخلافت کو پسندیدگی اور چاہت ولالچ سے قبول نہ کرے، لیکن اگر یہ مل جائے تو پھر کراہت کا اظہار نہ کرے، اللہ سے مدد طلب کرے اور اس کے تقاضوں کو پورا کرے۔ (فتح الباری: ٦/٣٠، ٥٢٩)

٥٩٤٥۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ هٰذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ. (رواه البخاري، ٣٥٠١)

''سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کام کی قیادت قریش میں رہے گی جب تک ان میں سے دو فرد بھی باقی رہیں گے۔'' (بخاری)

٥٩٤٦۔ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ بَلَغَ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عِنْدَهُ فِي وَفْدٍ مِنْ قُرَيْشٍ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَيَكُوْنُ مَلِكٌ مِنْ قَحْطَانَ فَغَضِبَ فَقَامَ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَأَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رِجَالاً مِنْكُمْ يُحَدِّثُوْنَ أَحَادِيثَ لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا تُؤْثَرُعَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأُوْلٰئِكَ جُهَّالُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَالأَمَانِيَّ الَّتِي تُضِلُّ أَهْلَهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّيْنَ. (رواه البخاري، ٧١٣٩)

''محمد بن جبیر کا بیان ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ عنقریب بنوقحطان میں سے ایک بادشاہ ہوگا۔ تو معاویہ رضی اللہ عنہ کو غصہ آیا، وہ اٹھے اور اللہ کی حمد وثنا بیان کی۔ پھر کہا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ کچھ لوگ تم میں سے ایسی احادیث بیان کرتے جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں نہ وہ رسول اللہ ﷺ سے منقول ہیں۔ وہ لوگ تمہارے نادان ہیں، پس تم ان سے بچتے رہو اور ان خواہشات سے بھی بچو جن کی وجہ سے اہل خواہش گمراہ ہوتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: یہ امارت قریش میں رہے گی، جو بھی ان پر زیادتی کرے گا اللہ اس کو منہ کے بل گرادے گا۔ جب تک قریش دین کو قائم رکھیں گے۔'' (بخاری)

٥٩٤٧۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ قَالَ كَانَ نَاسٌ مِنْ رَبِيْعَةَ عِنْدَ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ لَتَنْتَهِيَنَّ قُرَيْشٌ أَوْلَيَجْعَلَنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْأَمْرَ فِي جُمْهُوْرٍ مِنَ

''عبداللہ کا بیان ہے کہ ربیعہ قبیلے کے چند افراد عمرو بن عاص کے پاس موجود تھے کہ بنوبکر کے ایک آدمی نے ان کے سامنے کہا: اہل قریش ظلم سے باز آ جائیں ورنہ اللہ تعالیٰ امارت کو جمہور عرب میں رکھ دے گا جو قریش سے نہ ہوں گے۔ عمرو

(٥٩٤٥) بخاری: ٣٥٠١۔ مسلم: ١٨٢٠۔ احمد: ٦٠٨٦.

(٥٩٤٦) بخاری: ٧١٣٩۔ احمد: ١٦٤١٠۔ دارمی: ٢٥٢١.

(٥٩٤٧) ترمذی: ٢٢٢٧۔ صحیح، البانی: ١٨١٥۔ احمد: ١٧٣٥٢.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

الْعَرَبِ غَيْرِهِمْ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ كَذَبْتَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ قُرَيْشٌ وُلَاةُ النَّاسِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ . (رواه الترمذی، ۲۲۲۷)

بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: تو غلط کہتا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرمایا: قریش لوگوں کے تا قیامت امراء ہیں خیر اور شر میں بھی۔'' (ترمذی)

۵۹۴۸ـــ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ لِلْقُرَشِيِّ مِثْلَيْ قُوَّةِ الرَّجُلِ مِنْ غَيْرِ قُرَيْشٍ فَقِيْلَ لِلزُّهْرِيِّ مَا عَنَى بِذٰلِكَ قَالَ نُبْلَ الرَّأْيِ (لأحمد، ۱۶۳۰۰)

''سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تحقیق قریشی کے لیے غیر قریشی دو مردوں کے برابر قوت ہے۔ زہری نے کہا مراد فکری صلاحیت ہے۔'' (احمد)

شرح: قریش پانی کا ایک کیڑا ہے جو سمندر کے ہر جانور کو کھا جاتا ہے، اسی طرح قریش کے سامنے بھی لوگ سر نہیں اٹھاتے تھے۔ اس سے مراد نضر بن کنانہ کی اولاد ہے۔ خلافت قریش میں رہے گی مطلب ہے کہ لوگ ان کی اطاعت میں سر تسلیم خم کرتے رہیں گے کیونکہ نبی اکرم ﷺ خود بھی قریش میں سے تھے۔ اس پر سوال ہو سکتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حکومت کا معاملہ قریش میں رہے گا اگرچہ دو آدمی بھی باقی رہیں تو اب تو سینکڑوں سال سے قریش کی حکومت نہیں رہی۔

تو اس کا حل یہ ہے کہ حکومت قریش میں رہے گی اگر کسی دوسرے کے پاس جائے گی تو وہ اعتراف کرے گا کہ خلافت قریش میں ہے، ہم تو صرف نظام چلا رہے ہیں، اصل خلافت قریش کی ہے۔

دوسری بات یہ ہے، حکومت قریش میں ہونے کا تب کہا تھا، جب یہ دین قائم رکھیں گے، جب یہ دین قائم نہ رکھیں گے تو ان کی حکومت کمزور ہوگی اور ان کی خلافت کا نام رہ جائے گا اور کچھ باقی نہ رہے گا۔ (فتح الباری:۶/ ۵۳۵)

۵۹۴۹۔ عَنْ سَفِيْنَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ يُؤْتِي اللّٰهُ الْمُلْكَ أَوْ مُلْكَهُ مَنْ يَشَاءُ قَالَ سَعِيْدٌ قَالَ لِي سَفِيْنَةُ أَمْسِكْ عَلَيْكَ أَبَابَكْرٍ سَنَتَيْنِ وَعُمَرَ عَشْرًا وَعُثْمَانَ اثْنَتَي عَشْرَةَ وَعَلِيٌّ كَذَا قَالَ سَعِيْدٌ قُلْتُ لِسَفِيْنَةَ إِنَّ هٰؤُلَاءِ

''سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا. خلافتِ نبوت تیس سال رہے گی، پھر اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا بادشاہت عنایت کردے گا۔ سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے سفینہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: ابوبکر رضی اللہ عنہ دو سال، عمر رضی اللہ عنہ دس سال، عثمان رضی اللہ عنہ بارہ سال اور علی رضی اللہ عنہ اتنے عرصہ خلیفہ رہے۔ تو میں نے سفینہ رضی اللہ عنہ سے کہا: یہ لوگ تو کہتے ہیں سیدنا علی رضی اللہ عنہ

(۵۹۴۸) احمد: ۱۶۳۰۰

(۵۹۴۹) ابوداؤد: ۴۶۴۶۔ حسن صحیح، النسائی: ۳۸۸۲۔ ترمذی: ۲۲۲۶۔ احمد: ۲۱۴۱۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

يَزْعُمُوْنَ أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلاَمُ لَمْ يَكُنْ بِخَلِيْفَةٍ قَالَ كَذَبَتْ اَسْتَاهُ بَنِي الزَّرْقَاءِ يَعْنِي بَنِي مَرْوَانَ. (رواه أبوداود، ٤٦٤٦)

خلیفہ نہیں تھے۔ سفینہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بنو زرقاء کے چوتڑ جھوٹ بولتے ہیں یعنی بنو مروان۔'' (ابوداؤد)

قَالَ سَعِيْدٌ. قُلْتُ لَهُ: إِنَّ بَنِي أُمَيَّةَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ الْخِلاَفَةَ فِيْهِمْ، قَالَ كَذَبُوْا بَنُو الزَّرْقَاءِ، بَلْ هُمْ مُلُوْكٌ مِنْ شَرِّ الْمُلُوْكِ.

''سعید کا بیان ہے کہ میں نے سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ سے کہا: بے شک بنی امیہ کے لوگ گمان کرتے ہیں کہ خلافت ان کا حق ہے تو فرمایا: بنو زرقاء نے جھوٹ بکا ہے، بلکہ وہ تو برے ترین بادشاہ ہیں۔''

۵۹۵۰۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لاَ يَزَالُ هٰذَا الدِّيْنُ قَائِمًا حَتّٰى يَكُوْنَ عَلَيْكُمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ تَجْتَمِعُ عَلَيْهِ الاُمَّةُ فَسَمِعْتُ كَلاَمًا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ اَفْهَمْهُ قُلْتُ لِاَبِي مَا يَقُوْلُ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ. (لأبي داود ٤٢٧٩)

''سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ دین قائم رہے گا یہاں تک کہ بارہ خلیفے ہوں گے اور ہر ایک پر امت متفق ہوگی۔ پس میں نے نبی ﷺ سے ایک بات سنی اور میں سمجھ نہیں سکا تو میں نے اپنے باپ سے عرض کی کہ آپ ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ تو انھوں نے کہا: فرماتے ہیں وہ سب ہی قریش میں سے ہوں گے۔''

۵۹۵۱۔ وَفِي رِوَايَةٍ: فَلَمَّا رَجَعَ إِلٰى مَنْزِلِهِ أَتَتْهُ قُرَيْشٌ فَقَالُوْا ثُمَّ يَكُوْنُ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَكُوْنُ الْهَرْجُ. (رواه ابوداود، ٤٢٨٠)

''ایک روایت میں ہے: جب آپ ﷺ گھر تشریف لے گئے تو قریش آپ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اس کے بعد کیا ہوگا؟ فرمایا: ہنگامہ آرائی ہوگی۔'' (ابوداؤد)

شرح: ......خلافت نبوت کے متعلق پیش گوئی ہے کہ ۳۰ برس ہوگی، اس میں خلفائے راشدین کو شمار کیا گیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مدت خلافت ۲ برس تین ماہ دس دن، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مدت خلافت دس برس چھ ماہ آٹھ دن، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مدت خلافت ۱۱ برس ۱۱ ماہ اور نو دن اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مدت خلافت ۴ برس ۹ ماہ سات دن ہے۔

یہ تقریباً تیس برس بن جاتے ہیں۔ ایک سوال ابھرتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے بعد بادشاہت ہوگی جب کہ حدیث میں آتا ہے، یہ دین قائم رہے گا حتی کہ ۱۲ خلفاء ہوں گے۔ اس کا حل یہ ہے کہ ۳۰ برس کا عرصہ جو

(۵۹۵۰) ابوداؤد: ۴۲۷۹۔ صحیح، البانی: ۳۵۹۸۔ دون قوله تجتمع عليه الامة، بخاری: ۷۲۲۳۔ مسلم: ۱۸۲۱۔ ترمذی: ۲۲۲۳۔ احمد: ۲۰۵۴۰۔

(۵۹۵۱) ابوداؤد: ۴۲۸۰۔ صحیح، البانی: ۳۵۹۹۔ بخاری: ۷۲۲۳۔ مسلم: ۱۸۲۱۔ ترمذی: ۲۲۲۳۔ احمد: ۲۰۵۴۰۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ نے خلافت کا بتایا ہے وہ نبوت کے طریقہ پر خلافت کا ہے، عام خلافت اس سے زیادہ بھی ہو سکتی ہے، اس میں کوئی ٹکراؤ نہیں۔

بنو زرقاء کی تردید کی ہے جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ تسلیم نہیں کرتے، زرقاء بنو امیہ کی اوپر والی بڑی ماں کا نام ہے۔ (عون المعبود: ۴/۳۴۲)

اور جو یہ حدیث میں آیا ہے کہ ۱۲ خلفاء قریش سے ہوں گے، امت ان کی اطاعت پر متفق ہوگی اور ان کی سرنگوں رہے گی تو ان میں چار تو خلفائے راشدین ہیں اور باقی قیامت تک پورے ہوں گے، ان شاء اللہ! یہ مختلف زمانوں میں ہوں گے لازم نہیں کہ پے در پے ہوں۔

یہاں بھی (۱) سوال یہ ہے کہ اگر شمار کریں تو اس تعداد سے زیادہ خلفاء گزر چکے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ اتنی تعداد میں جو کہ (۱۲) کی ہے۔ خلفاء ہوں گے یہ مطلب نہیں کہ ان کے بعد خلیفہ نہ آئے گا اور بھی آ سکتے ہیں یہ تعداد کم از کم بتائی ہے۔

ایک اہم بات کی وضاحت ضروری ہے کہ اثنا عشری شیعہ امامیہ فرقہ نے یہاں سے ہی ۱۲ امام ثابت کیے ہیں۔
اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ حدیث میں خلفاء کا ذکر ہے کہ خلافت ہوگی، امامت کا ذکر نہیں۔ شیعہ وسنی اس پر اتفاق رکھتے ہیں ان ۱۲ اماموں کی اکثریت خلیفہ نہیں ہوئی، صرف امام ہوئے ہیں۔
(۲) بات یہ ہے کہ ان ۱۲ اماموں کا تعلق بنو ہاشم سے ہے، جب کہ آپ ﷺ نے قریش سے ان کا نسب بتایا ہے۔
(۳) یہ بات ہے ۱۲ ائمہ ائمہ کے قائل تو کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ کی وفات کے بعد دین خفیہ پھیلایا جاتا تھا، اعلانیہ اظہار ممکن نہ تھا، حتی کہ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی کہتے ہیں وہ بھی اپنا مذہب ظاہر کرنے پر قادر نہ تھے، تقیہ کرتے تھے۔ جبکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، ان ۱۲ خلفاء کے ذریعہ دین ظاہر ہوگا۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ بھی فرماتے ہیں: اس میں ۱۲ نیک خلفاء کی بشارت دی گئی ہے، جو حق قائم کریں گے، لوگوں میں عدل پروری کریں گے، ضروری نہیں وہ مسلسل آئیں گے چار تو مسلسل آئے ہیں جو کہ خلفائے راشدین ہیں اور حضرت عمر بن عبدالعزیز بھی ان میں سے ہیں اور بنو عباس کے بعض خلفاء بھی ان میں شمار ہوتے ہیں اور قیامت تک آتے رہیں گے حتی کہ امام مہدی بھی ان میں سے ہوں گے۔ (تفسیر ابن کثیر جلد ۲ وبحثنا منهم اثني عشر، عون المعبود: ۴/۱۷۲)

۵۹۵۲ـ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا بُوْيِعَ الْخَلِيْفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْآخَرَ مِنْهُمَا. (رواه مسلم، ۱۸۵۳)

''سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب دو خلیفوں کی بیعت کی جائے تو جوان میں سے بعد والا ہوا سے قتل کر دو۔'' (مسلم)

(۵۹۵۲) مسلم: ۱۸۵۳.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٥٩٥٣ـ عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ أَتَاكُمْ وَأَمْرُكُمْ جَمِيْعٌ عَلٰى رَجُلٍ وَاحِدٍ يُرِيْدُ أَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ أَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوْهُ (لِمُسْلِمٍ، ١٨٥٢)

''سیدنا عرفجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو تمہارے پاس امارت کی طلب میں آئے، اور تم پہلے سے ایک آدمی پر جمع ہو چکے تھے، اور وہ آ کر تمہاری لاٹھی (طاقت) توڑ دے، یا تمہاری جمعیت منتشر کرے تو تم اسے قتل کر دو۔'' (مسلم)

٥٩٥٤ـ عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِنَّهُ سَتَكُوْنُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَهِيَ جَمِيْعٌ فَاضْرِبُوْهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَّنْ كَانَ. (رواه مسلم، ١٨٥٢)

''سیدنا عرفجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا: عنقریب مصیبت اور کمزوری آئے گی، جو شخص اس امت کی اجتماعی ہیئت جدا جدا کرے جبکہ وہ جمع ہوں تو اس کو تلوار سے قتل کر دو وہ جو بھی ہو۔'' (مسلم)

٥٩٥٥ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَانَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَسَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ قَالُوْا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوْا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ أَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ. (رواه البخاري، ٣٤٥٥)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل کی نگہداشت انبیاء کرتے تھے۔ جب ایک نبی فوت ہوتا اس کا خلیفہ دوسرا نبی آتا، اور میرے بعد نبی نہیں ہے، اور میرے بعد خلفاء ہوں گے اور بکثرت ہوں گے۔ عرض کیا گیا: آپ ﷺ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: تم پہلے کی بیعت پوری کرو۔ پھر تم ان کا حق دیتے جاؤ اور ان سے اللہ تعالیٰ سوال کرے گا کہ وہ لوگ رعیت سے کیسے پیش آئے؟'' (بخاری)

شرح: ...... ان احادیث سے ثابت ہوا کہ جب مسلمان ایک شخص کو اپنا خلیفہ مقرر کر لیں، پھر جو مسلمانوں کے درمیان تفریق کے لیے سرگرمی دکھلائے اور مسلمانوں کے درمیان اختلاف پیدا کرنے کی کوشش کرے تو وہ واجب القتل ہے، اور اس کا خون بے کار جائے گا۔ کیونکہ مسلمانوں کے ایک خلیفہ یا امیر پر متفق ہونے کے بعد ان میں تفریق ڈالنا کبیرہ گناہ ہے اور ان کے خلیفہ کے اتفاق پر عمل کرنا واجب ہے، اللہ کا بھی فرمان ہے:

﴿يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾ (النسآء: ٥٩)

(٥٩٥٣) مسلم: ١٨٥٢۔ نسائی: ٤٠٢٢۔ ابوداؤد: ٤٧٦٣۔ احمد: ٩٧٦٦۔

(٥٩٥٤) مسلم: ١٨٥٢۔ نسائی: ٤٠٢٢۔ ابوداؤد: ٤٧٦٣۔ احمد: ٩٧٦٦۔

(٥٩٥٥) بخاری: ٣٤٥٥۔ مسلم: ١٨٤٢۔ ابن ماجه: ٢٨٧١۔ احمد: ٧٩٠٠۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

"اے ایماندارو! اللہ تعالیٰ اور رسول اور صاحب امر کی اطاعت کرو۔"

یہ آیت اور احادیث مبارکہ واضح بیان کر رہی ہیں کہ مسلمان ایک امام پر جمع ہو چکے ہوں، پھر کوئی بندوں کو نقصان پہنچانے کے لیے بغاوت کرے تو وہ قتل کیے جانے کا مستحق ہے اگر چہ امام کچھ جور وستم بھی کرتا ہو۔ اس میں دو شرطیں ہیں۔ (۱) امیر کی اطاعت تب واجب ہے، جب وہ اللہ اور رسول کی اطاعت کے مطابق حکم دے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ وہ علانیہ کفر نہ کرے، اگر علانیہ کفر کرتا ہے تو پھر بغاوت جائز ہے۔ ان شرطوں کے بغیر بغاوت کرنا بہت ساری خرابیاں پیدا کرتی ہے۔ امن شکنی ہوگی، خونریزی ہوگی، لا قانونیت کا دور دورہ ہوگا، اس وجہ سے علانیہ کفر نہ ہو تو امیر کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ (تفہیم الاسلام: ۲/۵۸۰)

۵۹۵٦۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَخْلَفَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ على الْمَدِينَةِ مَرَّتَيْنِ. (رواه أبو داود، ۲۹۳۱)

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مدینہ پر دو بار ابن ام مکتوم کو اپنے پیچھے اپنا نائب چھوڑا تھا۔" (ابوداؤد)

شرح: ثابت ہوا نابینا کو والی یا حاکم بنایا جا سکتا ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنے علم کے مطابق بتا رہے ہیں جبکہ سیرت نگار کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو ۱۳ مرتبہ نائب مقرر کیا تھا، نمازوں کے بھی یہی امام تھے۔ بعض کا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے انہیں یہ اعزاز اس لیے دیا تھا کہ ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عتاب فرمایا تھا۔ انہیں آپ نے یہ عزت دی تھی، وجہ کچھ بھی ہو، یہ ثابت ہوا کہ نابینا کی امامت جائز ہے۔ (عون المعبود: ۳/۹۲)

۵۹۵۷۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ عَصَمَنِي اللَّهُ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ لَمَّا هَلَكَ كِسْرَى قَالَ مَنِ اسْتَخْلَفُوْا قَالُوْا ابْنَتَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً قَالَ فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ يَعْنِي الْبَصْرَةَ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ فَعَصَمَنِي اللَّهُ بِهِ. (رواه الترمذي، ۲۲٦۲)

"سیدنا ابو بکرہ ثقفی رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے اللہ نے محفوظ رکھا اس چیز کی وجہ سے جو میں نے نبی ﷺ سے سنی تھی۔ جب کسریٰ ہلاک ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: انھوں نے کسریٰ کا جانشین کس کو بنایا ہے؟ تو کہا گیا: اس کی بیٹی کو۔ آنحضرت ﷺ نے سنا تو فرمایا وہ قوم فلاح نہیں پائے گی جس نے عورت کو اپنی امارت سپرد کی ہے۔ جب عائشہ رضی اللہ عنہا بصری میں آئیں تو مجھے نبی ﷺ کا قول یاد آیا، پس اللہ تعالیٰ نے مجھے محفوظ رکھا۔" (ترمذی)

۵۹۵۸۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ نَفَعَنِي اللَّهُ

"بخاری کی روایت ہے: البتہ مجھے اللہ تعالیٰ نے نفع دیا جنگ

(۵۹۵٦) ابوداؤد: ۲۹۳۱۔ صحیح، البانی: ۲۵٤۳۔ احمد: ۱۲۵۸۸

(۵۹۵۷) ترمذی: ۲۲٦۲۔ صحیح، البانی: ۱۸٤۷۔ بخاری: ۷۰۹۹۔ نسائی: ۵۳۸۸۔ احمد: ۲۷۵۳۵

(۵۹۵۸) بخاری: ٤٤۲۵۔ ترمذی: ۲۲٦۲۔ نسائی: ۵۳۸۸۔ احمد: ۲۷۷٤۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِكَلِمَةٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَيَّامَ الْجَمَلِ بَعْدَ مَا كِدْتُ أَنْ أَلْحَقَ بِأَصْحَابِ الْجَمَلِ فَأُقَاتِلَ مَعَهُمْ. (رواه البخاري، ٤٤٢٥)

جمل کے وقت اس کلمے سے جو میں نے نبی ﷺ سے سنا تھا۔ اس کے بعد کہ قریب تھا میں جمل والوں سے مل کر ان کے شانہ بشانہ (علی رضی اللہ عنہ سے) لڑتا۔"

شرح: نبی اکرم ﷺ کے آخری ایام کی بات ہے۔ مملکت فارس متزلزل ہو چکی تھی، حوادث زمانہ نے اسے ہلا کر رکھ دیا، شیرویہ قباذ نے اپنے باپ کسریٰ پرویز کو قتل کیا۔ ۷ ہجری میں یہ قابض ہوا۔ ۹ ہجری میں وفات پا گیا۔ اس کے بعد لوگوں نے اردشیر کو جو ابھی دودھ پیتا بچہ تھا، تخت نشین کر دیا۔ اسے شہر برائز نامی قائد نے قتل کیا اور خود تخت نشین ہوا، چالیس روز بعد اسے بھی ختم کر دیا گیا۔ ۹ ہجری یا ۱۰ ہجری میں بوران نامی شہزادی کو سربراہ بنا لیا۔ اس وقت آپ ﷺ نے کہا تھا: یہ قوم فلاح نہ پائے گی۔ امامت کبریٰ یا صغریٰ، شعائر اسلامی کا نفاذ، اذان، اقامت، خطبہ وغیرہ عورت کے لیے جائز نہیں۔ بلکہ عورت کی سربراہی موجب بربادی ہے۔ تاریخ اسلام میں اس کا کہیں ذکر نہیں۔ عہد رسالت کے بعد امہات المومنین میں سے بھی کسی کو یہ منصب نہیں سونپا گیا، جب عورت گھر کی سربراہ نہیں تو ملک کی باگ ڈور اس کے ہاتھ میں کس طرح دی جا سکتی ہے، عورت کو مملکت کی سربراہی کی خطرناکیوں اور تکالیف میں مبتلا نہیں کرنا چاہیے یہ سخت جان کام ہے جبکہ یہ نرم مزاج آئینہ کی مانند ہیں یہ نرمی کی مستحق ہیں۔

ان آزادی نسواں کے دعویداروں نے عورت کو مردوں کے کاموں میں شریک کر کے گھروں کی رونق ختم کر دی ہے۔ خاندان کی چولیں ڈھیلی کر دی ہیں، اولاد کی تربیت برباد کر دی ہے اور بچوں کو ماں کی ممتا سے محروم کر دیا ہے اسلام نے مرد اور عورت کی فطرت کے دائرہ میں رہ کر ان دونوں کی استعداد کے مطابق ذمہ داری سونپی ہے۔ ان دعویداروں نے نہ فطرت اسلامی کا پاس ولحاظ رکھا اور نہ ہی عورت کی فطرت کو دیکھا اور نہ ہی فزیکل تقسیم کا خیال رکھا، عورت کو ملکہ خانہ بننے کی بجائے شمع محفل بنا دیا۔ رسول اکرم ﷺ کے فرمان کی صداقت روز روشن کی طرح نظر آ رہی ہے، عورت کو سربراہ بنانے والا کامیاب نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ فطرت سے جنگ آزما ہے۔ (تفہیم الاسلام: ۲/ ۷۹۰)

۲۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے جو یہ کہا ہے، مجھے اس حدیث نے نفع دیا، میں جنگ جمل میں شریک نہ ہوا تھا، یہ ان کی احتیاط ہے، کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بطور سربراہ حکومت جنگ جمل میں تشریف نہیں لے کر گئی تھیں۔

اصحاب جمل سے مراد وہ لوگ ہیں، جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کی وجہ سے اس جنگ کو جنگ جمل کہتے ہیں۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کی بیعت ہوئی تو حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما مکہ روانہ ہوئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حج ادا کر لیا تھا، ان حضرات کی یہ رائے ٹھہری کہ بصرہ جاتے ہیں اور لوگوں کو خون عثمان کا بدلہ لینے پر آمادہ کرتے ہیں۔

اس بات کا علم جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہوا تو وہ ان کے خلاف نکلے اور واقعہ جمل پیش آ گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کو دعوت صلح دینے کے لیے تشریف لے گئی تھیں۔ سربراہی کرنا مقصد نہ تھا۔ (فتح الباری: ۸/ ۱۲۸)

۵۹۵۹۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إذَا كَانَ أُمَرَاؤُكُمْ خِيَارَكُمْ وَاَغْنِيَاؤُكُمْ سُمَحَاءَكُمْ وَأُمُوْرُكُمْ شُوْرٰى بَيْنَكُمْ فَظَهْرُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَإِذَا كَانَ أُمَرَاؤُكُمْ شِرَارَكُمْ وَاَغْنِيَاؤُكُمْ بُخَلَاءَكُمْ وَأُمُوْرُكُمْ إِلٰى نِسَائِكُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا. (رواه الترمذي، ۲۲٦٦)

”سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے امراء تمہارے نیک لوگ ہوں اور تمہارے غنی سخی لوگ ہوں اور تمہارے کام باہمی مشورت سے ہوں تو زمین پر زندہ رہنا تمہارے لیے زمین میں دفن ہونے سے بہتر ہے۔ اور جب تمہارے امراء تم میں سے بدترین لوگ ہوں اور تمہارے دولت مند لوگ بخیل و کنجوس ہوں اور تمہارے اجتماعی کام عورتوں کے اختیار میں ہوں تو تمہارے لیے زمین کے اوپر سے زمین کے اندر مدفون ہونا زیادہ بہتر ہے۔“ (ترمذی)

۵۹٦۰۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ الْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ اَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ قَالَ وَحَسِبْتُ أَنْ قَدْ قَالَ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ مَالِ أَبِيْهِ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ. (رواه البخاري، ۸۹۳)

”سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ تم میں سے ہر آدمی نگران ہے اور اس سے رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ پس امام نگران ہے اور اس سے رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ آدمی اپنے اہل پر نگران ہے اور اس سے رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اس کی زیر نگرانی اشیاء کے متعلق سوال ہوگا۔ نوکر اپنے مالک کے مال کا نگران ہے اور اپنی رعایا کے بارے میں اس سے پوچھا جائے گا۔ میرا گمان ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹا اپنے باپ کے مال میں محافظ ہے اور اس سے رعایا کے بارے میں سوال ہوگا اور ہر ایک انسان سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔“ (بخاری)

شرح: راعی کا مطلب ہے نگہبان جو امانت اس کے سپرد کی گئی ہو وہ اس کی اصلاح کرے اور حفاظت کرے اور عدل و انصاف رکھے۔ اور رعیت ہر وہ چیز ہے جو راعی اور نگہبان کی نگرانی میں ہو۔

(۵۹۵۹) ترمذی: ۲۲٦٦۔ ضعیف، البانی: ۳۹۳۔

(۵۹٦۰) بخاری: ۸۹۳۔ مسلم: ۱۸۲۹۔ ترمذی: ۱۷۰۵۔ ابوداؤد: ۲۹۲۸۔ احمد: ۵۹۹۰

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الا صرف تنبیہ ہے جو خبردار کرنے کے لیے آتا ہے۔ امیر جن پر رائی ہے اس کی رعایا کے حقوق کے متعلق پوچھ گچھ ہوگی کہ ان کا خیال رکھا ہے، یا نہیں رکھا۔ آدمی سے اس کے گھر کے متعلق سوال ہوگا کہ ان کا خرچہ، لباس اور حسن معاشرت کا خیال رکھا ہے کہ نہیں رکھا، عورت سے سوال ہوگا تو نے اپنے خاوند کے گھر میں گزران اچھی کی یا نہیں۔ اس کی خیر خواہی کی یا نہیں کی، شفقت وامانت کا خیال کیا یا نہیں کیا، اپنی عصمت کی حفاظت کی یا نہیں کی، خاوند کے مال، بچوں اور اس کے مہمانوں کا خیال رکھا یا نہیں رکھا اور خاوند کا خیال رکھا یا نہیں رکھا۔ غلام سے اپنے آقا کے مال کی حفاظت، حسن خدمت اور حسن نصیحت کے متعلق سوال ہوگا یہ ادا کیا یا نہیں؟

آخر میں جامع انداز پر بتایا کہ جس کے پاس مذکورہ چیزیں نہ بھی ہوں کم از کم وہ اپنے اعضا، کا نگہبان ہے کہ انہیں نیکی کے امور میں استعمال کرے اور منع کردہ احکام سے اجتناب کرے، اسی طرح زبان، دل، حواس یہ سب اس کی رعیت ہیں، ان کی نگہبانی کرے۔ (جائزۃ الاحوذی: ۳/ ۱۵۸)

۵۹۶۱۔ عَنْ اَبِیْ مَرْیَمَ الاَزْدِیّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی مُعَاوِیَۃَ فَقَالَ مَا اَنْعَمَنَا بِكَ اَبَا فُلَانَ وَهِیَ كَلِمَةٌ تَقُوْلُهَا الْعَرَبُ فَقُلْتُ حَدِیْثًا سَمِعْتُهُ اُخْبِرُكَ بِهٖ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ شَیْئًا مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِیْنَ فَاحْتَجَبَ دُوْنَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمُ احْتَجَبَ اللّٰهُ عَنْهُ دُوْنَ حَاجَتِهٖ وَخَلَّتِهٖ وَفَقْرِهٖ قَالَ فَجَعَلَ رَجُلًا عَلٰی حَوَائِجِ النَّاسِ ۔ (رواه أبو داود، ۲۹۴۸)

''ابومریم ازدی رضی اللہ عنہ نے کہا میں معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا'' ہم آپ پر کتنے ہی زیادہ خوش ہیں۔ یہ کلمہ عرب کا محاورہ ہے'' تو میں نے کہا: میں نے ایک حدیث سنی ہے میں اس کی تجھے خبر دیتا ہوں۔ میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے: جس شخص کو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے امور کا متولی بنا دے اور وہ ان کی ضرورت ان کی غرض اور ان کے فقر وفاقہ کے درمیان پردہ ڈال کر بیٹھ جائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کو اس کی ضرورت و حاجت ومحتاجی کے درمیان پردہ ڈال دے گا۔ اس نے کہا: پھر معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے ایک آدمی لگا دیا۔'' (ابوداود)

شرح: ...... اَنْعَمَنَا الخ عرب لوگ کسی دوست کی آمد پر ان الفاظ کے ساتھ اظہارِ مسرت کرتے تھے، تمہارے آنے پر ہم بہت خوش ہوئے ہیں۔

مقصد حدیث یہ ہے کہ کوئی محتاج آدمی اپنی ضرورت کے لیے جاتا ہے کہ بادشاہ کے سامنے اپنی ضروریات رکھے تاکہ وہ اس سے ان کا حل کروائے مگر بادشاہ اسے اپنے تک آنے ہی نہیں دیتا، نہ ہی خود باہر نکل کر اس کی بات سنتا ہے تو ایسے بادشاہ کی بات کو اللہ بھی قبول نہ کرے گا، اس کی آرزوؤں کو نا کام کرے گا، دینی یا دنیوی جو اس کی ضروریات ہوں

(۵۹۶۱) ابوداؤد: ۲۹۴۸۔ صحیح، البانی: ۲۰۰۵۔ ترمذی: ۱۳۳۲۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

گی وہ اس کی پوری نہ کرے گا۔ اس سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی عدل پروری اور حدیث کی پیروی کی جھلک بھی نمایاں ہوتی ہے۔ (عون المعبود: ۳/ ۹۶)

۵۹۶۲۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ اَلَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُوْا. (رواه مسلم. ١٨٢٧)

''سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عدل کرنے والے لوگ اللہ کے نزدیک قیامت کے دن نور کے منبروں پر رحمٰن کے دائیں طرف جگہ پائیں گے اور رحمٰن کے ہر دو ہاتھ دائیں ہیں۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنے فیصلوں میں اپنے اہل و عیال میں اور جن امور کے وہ متولی ہوں عدل کرتے تھے۔'' (مسلم)

شرح: عدل پرور حکمران یا قاضی بلند اور چمکتے ہوئے منبروں پر ہوں گے، اور اللہ کی دائیں جانب ہوں گے۔ بعض ائمہ اس کی تاویلات کرتے ہیں اور صفات کی تعطیل کرتے ہیں، یہ دونوں چیزیں تاویل اور تعطیل غیر درست ہیں، اس حدیث کے ظاہر پر ہی ایمان لانا سلف کا نظریہ ہے، اللہ کی دائیں جانب ہوگی جس طرح اس کی شان کے لائق ہے اور نورانی منبر بلند ہوں گے جس طرح حدیث میں آتا ہے اور عموماً یہ ہوتا ہے، بایاں ہاتھ ناقص تصور کیا جاتا ہے، اس وہم کو دور کرنے کے لیے فرمایا، اللہ کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں یعنی دونوں مبارک ہیں کسی میں کوئی نقص نہیں۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے دو ہاتھ بھی بتائے ہیں، جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق ہیں۔ (التعلیقات السلفیہ. ۲/ ۲۹۹)

۵۹۶۳۔ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ عَادَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ الْمُزَنِيَّ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ قَالَ مَعْقِلٌ إِنِّيْ مُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّ لِيْ حَيَاةً مَا حَدَّثْتُكَ إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيْهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً يَمُوْتُ يَوْمَ يَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ. (رواه مسلم، ١٤٢)

''حسن کا بیان ہے کہ سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی عبیداللہ بن زیاد نے اس بیماری میں عیادت کی جس میں معقل رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو سیدنا معقل رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تجھے ایک حدیث سناتا ہوں جو میں نے نبی ﷺ سے سنی ہے۔ اگر مجھے اپنے زندہ رہنے کا علم ہوتا تو میں تجھے یہ حدیث نہ سناتا۔ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے فرمایا: جس انسان کو اللہ تعالیٰ رعیت پر متعین کردے اور وہ اس حال میں مرے کہ ان لوگوں سے خیانت کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کردے گا۔'' (مسلم)

(۵۹۶۲) مسلم: ۱۸۲۷۔ نسائی: ۵۳۷۹۔ احمد: ۶۸۵۸

(۵۹۶۳) مسلم: ۱۴۲۔ بخاری: ۷۱۵۱۔ احمد: ۱۹۸۰۴۔ دارمی: ۲۷۹۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٥٩٦٤ــ عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلٰى عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ زِيَادٍ فَقَالَ اَىْ بُنَىَّ اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ فَاِيَّاكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ فَقَالَ لَهُ اجْلِسْ فَاِنَّمَا اَنْتَ مِنْ نُخَالَةِ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَقَالَ وَهَلْ كَانَتْ لَهُمْ نُخَالَةٌ اِنَّمَا كَانَتِ النُّخَالَةُ بَعْدَهُمْ وَفِىْ غَيْرِهِمْ. (رواه مسلم، ١٨٣٠)

”عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہما عبیداللہ بن زیاد کے پاس گئے۔ اور کہا: اے بیٹے! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: بدترین حاکم وہ ہے جولوگوں کوتوڑ پھوڑ کر رکھتا ہو۔ پس تو اپنے آپ کو ان میں شمار ہونے سے بچا۔ اس نے کہا: اے عائذ بن عمرو! بیٹھ جا تو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے چھان میں سے ہے۔ انہوں نے فرمایا: کیا صحابہ کے لیے چھان تھا۔ یقینی بات ہے کہ چھان ان کے بعد والے اور ان کے علاوہ ہے۔“ (مسلم)

٥٩٦٥ــ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَى اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَجْلِساً اِمَامٌ عَادِلٌ وَاَبْغَضَ النَّاسِ اِلَى اللهِ وَاَبْعَدُهُمْ مِنْهُ مَجْلِساً اِمَامٌ جَائِرٌ. (رواه الترمذى، ١٣٢٩)

”سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ کے نزدیک پسندیدہ اور اس کے قرب میں جگہ پانے والا وہ شخص ہوگا جو عادل حکمران ہوگا۔ اور ناپسندیدہ اور بعید ترین انسان وہ ہوگا جو ان میں سے ظالم حکمران ہوگا۔“ (ترمذی)

شرح: ......عبیداللہ بن زیاد بہت غیر ذمہ دار گورنر تھا، اور خونریزی بھی کرتا تھا یہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی تیمارداری کے لیے آیا تو انہوں نے اس کی اصلاح کی خاطر یہ حدیث سنائی۔ ان سے ثابت ہوا فریب، دھوکہ اور خیانت حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔ مسلمانوں کے حکمران کو ان کی خیر خواہی کرنی چاہیے اور رعیت سے انصاف کرے اور ناانصافی نہ ہونے دے۔ رعیت کے لیے آسانیاں پیدا کرے، انہیں مشقت میں نہ ڈالے، ان کے مال پر ہاتھ صاف نہ کرے، ان کی عزت وناموس پر ڈاکہ نہ ڈالے، ٹیکسوں کی بھر مار سے عوام کا جینا دوبھر نہ کرے، عوام کو چوروں ڈاکوؤں اور دہشت گردوں سے تحفظ مہیا کرے، اگر حکمران، عوام کا خون چوستا ہے تو ایسے حاکم کے لیے جنت میں جانا حرام کر دیا گیا ہے، الا کہ یہ توبہ کرے اور رعیت کے حقوق ادا کرے۔ وجہ یہ ہے کہ حکمران اللہ کے نائب ہیں، ان کا حق ہے نمائندہ کی حیثیت سے اس کے بندوں تک خیر پہنچائیں، ان کے دین کی بھی اصلاح کریں اور ان کی دنیا بھی اچھی کریں وہ یوں کہ مستحقین میں مال تقسیم کریں اور مجرموں کو سزا دیں۔ یہ ان کی ذمہ داری ہے، اس کی ادائیگی پر انہیں انعام بھی ملے گا۔ یعنی حکمران غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کریں تو سخت سزا ہے۔ اگر ذمہ داری پوری کریں تو بہترین جزا ہے۔ (تفہیم الاسلام: ٢/ ٩٠١)

(٥٩٦٤) مسلم: ١٨٣٠۔ احمد: ٢٠١١٤۔

(٥٩٦٥) ترمذی: ١٣٢٩۔ ضعیف، الالبانی: ٢٢٥۔ احمد: ١١١٣١۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

٥٩٦٦۔ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِی كَرِبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَرَبَ عَلٰی مَنْكِبِهِ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَفْلَحْتَ يَا قُدَيْمُ اِنْ مُتَّ وَلَمْ تَكُنْ اَمِيْرًا وَّلَا كَاتِبًا وَّلَا عَرِيْفًا. (لابی داود، ۲۹۳۳)

''سیدنا مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اس کے شانے پر ہاتھ مار کر فرمایا۔ اے قدیم! تو فلاح پائے گا اگر تو اس حال میں فوت ہوا کہ نہ امیر ہوا، نہ کاتب اور نہ لوگوں کا نمبردار۔'' (ابوداؤد)

٥٩٦٧۔ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِیْ قَالَ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰی مَنْكِبِیْ ثُمَّ قَالَ يَااَبَاذَرٍّ اِنَّكَ ضَعِيْفٌ وَاِنَّهَا اَمَانَةٌ وَاِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْیٌ وَّنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَاَدَّی الَّذِیْ عَلَيْهِ فِيْهَا. (رواه مسلم، ۱۸۲۵)

''سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ مجھے (کسی علاقے کا) عامل (گورنر) نہیں بنا دیتے۔ تو آپ ﷺ نے میرے شانے پر ہاتھ مار کر فرمایا: اے ابوذر رضی اللہ عنہ! تو ضعیف آدمی ہے، اور یہ منصب ایک امانت ہے۔ اور یہ منصب قیامت کے دن رسوائی اور ندامت ہوگا اس شخص کے سوا جس نے اسے اس کو حقوق کے ساتھ پکڑا اور جو اس پر ذمہ داری عائد تھی وہ پوری کر دی۔'' (مسلم)

٥٩٦٨۔ عَنْ غَالِبِ الْقَطَّانِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهُمْ كَانُوْا عَلٰی مَنْهَلٍ مِنَ الْمَنَاهِلِ فَلَمَّا بَلَغَهُمُ الْاِسْلَامُ جَعَلَ صَاحِبُ الْمَاءِ لِقَوْمِهٖ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ عَلٰی اَنْ يُّسْلِمُوْا فَاَسْلَمُوْا وَقَسَمَ الْاِبِلَ بَيْنَهُمْ وَبَدَالَهٗ اَنْ يَّرْتَجِعَهَا مِنْهُمْ فَاَرْسَلَ ابْنَهٗ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ ائْتِ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ لَهٗ اِنَّ اَبِیْ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَاِنَّهٗ جَعَلَ لِقَوْمِهٖ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ عَلٰی اَنْ يُّسْلِمُوْا فَاَسْلَمُوْا وَقَسَمَ الْاِبِلَ بَيْنَهُمْ وَبَدَالَهٗ اَنْ يَّرْتَجِعَهَا مِنْهُمْ اَفَهُوَ اَحَقُّ بِهَا اَمْ هُمْ فَاِنْ قَالَ لَكَ نَعَمْ اَوْ لَا فَقُلْ لَهٗ اِنَّ اَبِیْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ وَّهُوَ عَرِيْفُ الْمَاءِ وَاِنَّهٗ يَسْاَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ لِیَ الْعِرَافَةَ بَعْدَهٗ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ اَبِیْ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ فَقَالَ

''غالب القطان ایک آدمی سے وہ اپنے باپ سے وہ اس کے دادا سے روایت کرتا ہے اس نے کہا: ہم ایک گھاٹ پر تھے کہ ہمیں اسلام کی خبر پہنچی چنانچہ پانی کے مالک نے اپنی قوم کو اس شرط پر سو اونٹ دینے کا وعدہ کیا کہ اگر وہ اسلام قبول کریں۔ تو وہ لوگ مسلمان ہو گئے اور اس نے سو اونٹ ان کے درمیان تقسیم کر دیے۔ پھر اس کا ارادہ ہوا کہ وہ لوگوں سے اونٹ واپس کر لے تو اس نے اپنے بیٹے کو نبی کریم ﷺ کے پاس بھیجا یہ پیغام دے کر کہ انھیں میری طرف سے سلام کہنا اور بتانا کہ میرے والد نے اپنی قوم کو اسلام لانے کی شرط پر سو اونٹ دیئے ہیں وہ اسلام لے آئے اور اس نے ان میں اونٹ تقسیم کر دیئے لیکن اب اسے اونٹ واپس لینے کا خیال پیدا ہوا ہے، تو کیا وہ اونٹوں کا زیادہ حقدار ہے یا وہ لوگ زیادہ حق رکھتے ہیں؟ تو آپ ﷺ تجھے ہاں یا نہیں میں جواب دیں تو کہنا کہ میرا باپ بوڑھا ہے اور وہ پانی کا مالک و نمبردار ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَعَلَيْكَ وَعَلَى أَبِيكَ السَّلَامُ فَقَالَ إِنَّ أَبِي جَعَلَ لِقَوْمِهِ مِائَةً مِنَ الإِبِلِ عَلَى أَنْ يُسْلِمُوْا فَأَسْلَمُوْا وَحَسُنَ إِسْلَامُهُمْ ثُمَّ بَدَالَهُ أَنْ يَرْتَجِعَهَا مِنْهُمْ أَفَهُوَ أَحَقُّ بِهَا أَمْ هُمْ فَقَالَ﴿ إِنْ بَدَالَهُ أَنْ يُسْلِمَهَا لَهُمْ فَلْيُسْلِمْهَا وَإِنْ بَدَالَهُ أَنْ يَرْتَجِعَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا مِنْهُمْ فَإِنْ هُمْ أَسْلَمُوْا فَلَهُمْ إِسْلَامُهُمْ وَإِنْ لَمْ يُسْلِمُوْا قُوْتِلُوْا عَلَى الْإِسْلَامِ ﴿فَقَالَ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ وَهُوَ عَرِيفُ الْمَاءِ وَإِنَّهُ يَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ لِي الْعِرَافَةَ بَعْدَهُ﴾ فَقَالَ إِنَّ الْعِرَافَةَ حَقٌّ وَلَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنَ الْعُرَفَاءِ وَلَكِنَّ الْعُرَفَاءَ فِي النَّارِ . (رواه ابوداود، ٢٩٣٤)

اور آپ سے سوال کرتا ہے کہ آپ اس کے بعد نمبرداری میرے لیے مخصوص کردیں۔ وہ گیا اور آپ ﷺ سے واقعہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ ان لوگوں کو سپرد کرنا چاہے تو کرسکتا ہے، اور اگر واپس لینا چاہے تو وہ زیادہ حقدار ہے۔ اور اگر وہ لوگ اسلام پر قائم رہے تو ان کے لیے ہے ان کا سلام اور اگر وہ مسلم نہ ہوئے تو ان سے اسلام کی خاطر جنگ کی جائے گی۔ اور فرمایا: لوگوں کے لیے نمبردار کی تو ضرورت ہے البتہ نمبردار آگ میں جائیں گے۔" (ابوداود)

٥٩٦٩۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُوتِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُوتِيتَهَا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا . (رواه البخاری، ٦٦٢٢)

"سیدنا عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عبدالرحمن! امارت طلب نہ کرنا اگر تو طلب کرنے پر امیر بنایا گیا تو تجھے امارت کے حوالے کردیا جائے گا۔ اور اگر بغیر طلب تجھے امارت دی گئی تو اس پر تیری امداد کی جائے گی۔" (بخاری)

٥٩٧٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَسَتَكُوْنُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ . (رواه البخاری، ٧١٤٨)

"سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب تم لوگ امارت وحکومت کی حرص کرو گے، اور وہ قیامت کے دن باعث ندامت ہوگی۔ پس کتنی اچھی لگتی ہے دودھ پلانے والی ہے اور کتنی بری لگتی ہے دودھ چھڑانے والی۔" (البخاری)

(٥٩٦٦) ابوداؤد: ٢٩٣٣۔ ضعیف، البانی: ٦٢٨۔ احمد: ١٦٧٥٤۔

(٥٩٦٧) مسلم: ١٨٢٥۔ احمد: ٢١٠٠٢۔

(٥٩٦٨) ابوداؤد: ٢٩٣٤۔ ضعیف، البانی: ٦٢٩۔ احمد: ٢٢٥٩٤۔

(٥٩٦٩) بخاری: ٦٦٢٢۔ مسلم: ١٦٥٢۔ ترمذی: ١٥٢٩۔ نسائی: ٥٣٨٤۔ ابوداؤد: ٣٢٧٧۔ احمد: ٢٠١٠٥۔ دارمی: ٢٣٤٦۔

(٥٩٧٠) بخاری: ٧١٤٨۔ نسائی: ٥٣٨٥۔ احمد: ٩٨٠٦۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٥٩٧١ـ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِي عَمِّي فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمِّرْنَا عَلَى بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَقَالَ الآخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّا وَاللّٰهِ لَا نُوَلِّي عَلَى هٰذَا الْعَمَلِ أَحَدًا سَأَلَهُ وَلَا أَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ. (رواه مسلم، ١٧٣٣)

"سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اور دو آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے وہ دو میرے چچازاد تھے تو ان میں سے ایک نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں امیر مقرر کر دو بعض ان امور پر جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی تحویل میں دیے ہیں۔ دوسرے نے بھی یہی کہا پس آنحضرت ﷺ نے فرمایا: قسم اللہ کی! ہم کسی آدمی کو اس کام پر نہیں لگاتے جو اس کا سوال کرتا ہو، یا اس کی حرص رکھتا ہو۔" (مسلم)

شرح: ان احادیث میں ایک یہ تشبیہ بھی ہے کہ امارت وحکومت کے کروفر جاہ وحشمت اور نفاذ حکم کے دنیا تک تو خوب مزے ہیں، لیکن اس کی وجہ سے مرتب ہونے والی سزا بھی سخت ہے۔

جس وقت حکمران کرسی پر براجمان ہوتا ہے تو عزت وتوقیر ملتی ہے دولت وثروت ہاتھ آتی ہے۔ عوام ماتحت ہوتے ہیں، ان پر حکم چلتا ہے۔ ٹھاٹھ باٹھ جمتے ہیں، اسے دودھ والی قرار دیا گیا ہے۔

مگر جب بدعنوانیوں کی وجہ سے احتساب ہوتا ہے تو اس دنیا میں ہی پچھتاوا شروع ہو جاتا ہے۔ آخرت کے حساب وکتاب کی سختی کا تو تصور کر کے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، اس حالت کو دودھ چھڑانے والی حالت قرار دیا گیا ہے۔ مطلب یہ ہوا حکومت وسرداری کی ابتدا بہت خوبصورت ہے مگر اس کا انجام بہت خطرناک اور بھیانک ہے، یہ بالکل ایسے ہی ہے۔ جب عورت بچے کو دودھ پلاتی ہے تو بچہ خوش ہوتا ہے مگر جب دودھ چھڑاتی ہے تو بچے پر یہ ناگوار گزرتا ہے۔

ان احادیث میں ولایت وحکومت کی حرص سے روکا گیا ہے، اور بتایا گیا ہے کہ یہ ایک عظیم ذمہ داری ہے، اس کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ اور ایک اہم بات یہ بھی ثابت ہوئی کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ انسان دنیاوی چیز پر خوش ہوتا ہے لیکن وہ آخرت میں نقصان دہ ہوتی ہے۔

ایک اعتراض اٹھتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے وزارت خزانہ کا خود مطالبہ کیا تھا۔ اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا تھا: اے میرے پروردگار! مجھے وہ بادشاہت عطا کر جو میرے بعد کسی کے لیے لائق نہ ہو۔ (ص: ٣٥)

تو یہ عظمت وشان والے پیغمبر حکومت وامارت طلب کر رہے ہیں اور یہاں درج احادیث امارت کے حصول پر پابندی لگاتی ہیں۔

اس کا حل یہ ہے کہ جو شخص عہدہ قضا اور امارت کا اہل نہ ہو، وہ جاہ ومنصب اور مال ومتاع کے لیے عہدہ کی حرص کرے اس کے لیے عہدہ لینا منع ہے۔ اور یہ خطرناک ہے اگر اس کا مقصد یہ ہے کہ یہ اس کا اہل ہے، نااہل سے

(٥٩٧١) مسلم: ١٧٣٣ـ بخاری: ٤٣٤٥ـ نسائی: ٤٠٦٦ـ ابوداؤد: ٤٣٥٥ـ احمد: ١٩٢٣٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس عہدہ کو بچانا چاہتا ہے اور امت کی خیر خواہی ملحوظ ہو، اپنا لالچ نہ ہو تو پھر اسے عہدہ طلب کرنے کی اجازت ہے۔
(تفہیم الاسلام:۲/۷۸۳)

۵۹۷۲۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ مُسَيْلَمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلَ يَقُوْلُ إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ وَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيْرٍ مِنْ قَوْمِهِ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَفِي يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قِطْعَةُ جَرِيْدٍ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلَمَةَ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ لَوْ سَأَلْتَنِي هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللّٰهِ فِيْكَ وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيْتُ فِيْكَ مَا رَأَيْتُ فَأَخْبَرَنِي أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ ﴿الْحَدِيْثُ الْآتِي فِي التَّعْبِيْرِ﴾ (رواه البخاري، ۳۶۲۱)

’’سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مسیلمہ کذاب بہت سے لوگوں کو ساتھ لے کر مدینہ منورہ میں آیا، اور اس نے کہنا شروع کر دیا اگر محمد ﷺ نے اپنے بعد امر خلافت میرے لیے مخصوص کر دیں تو میں آپ ﷺ کی پیروی کروں گا۔ پس اس کے سامنے آنحضرت ﷺ تشریف لے گئے، اور آپ ﷺ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ گئے، اور آپ ﷺ کے ہاتھ میں کھجور کی شاخ تھی۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ مسیلمہ کے پاس جا کھڑے ہوئے اور وہ اپنے لوگوں کے درمیان تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو مجھ سے یہ شاخ طلب کرے گا تو میں تجھے یہ بھی نہیں دوں گا۔ اور تو ہرگز اللہ تعالیٰ کے فیصلے سے آگے نہیں بڑھ سکے گا، اور اگر تو پیٹھ پھیرے گا تو اللہ تعالیٰ تجھے کاٹ دے گا، اور میں نے تیرے بارے میں جو دیکھا ہے میں تجھے بتاتا ہوں۔ سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: مجھے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اتفاقاً میں سویا ہوا تھا میں نے دیکھا کہ میرے ہاتھ میں دو کنگن سونے کے ہیں۔ یہ حدیث عنقریب تعبیر رؤیا میں آ رہی ہے۔‘‘ (بخاری)

۵۹۷۳۔وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهٰذَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ وَسَيُجِيْبُكَ عَنِّي فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ. (رواه البخاري، ۴۳۷۹)

’’ایک روایت میں ہے: مسیلمہ کو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: یہ ثابت بن قیس موجود ہے میری طرف سے تجھے جواب دے گا اور آنحضرت ﷺ لوٹ گئے۔‘‘ (بخاری)

شرح: ......مسیلمہ کا پورا نام یہ ہے، مسیلمہ بن ثمامہ بن کبیر ابن حبیب بن حارث یہ بنو حنیفہ کا آدمی تھا اس نے ۱۰ ہجری میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ یہ اپنی قوم کے نزدیک بہت زیادہ معزز تھا۔ اس کی قدر کی بدولت اسے یمامہ کا رحمان

(۵۹۷۲) بخاری: ۳۶۲۱۔ مسلم: ۲۲۷۴۔ ترمذی: ۲۲۹۲۔ ابن ماجہ: ۳۹۲۲۔ احمد: ۲۷۶۹۔
(۵۹۷۳) بخاری: ۴۳۷۹۔ مسلم: ۲۲۷۴۔ ترمذی: ۲۲۹۲۔ ابن ماجہ: ۳۹۲۲۔ احمد: ۲۷۶۹۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

کہتے تھے۔ اسی رعونت اور تکبر کی بنا پر جب یہ مدینہ آیا تو نبی اکرم ﷺ کی مجلس میں حاضر نہ ہوا تھا۔ تو نبی اکرم ﷺ اپنی صبح جو طبیعت کی بنا پر اور اس پر حجت قائم کرنے کے لیے خود ہی اس کے پاس تشریف لے گئے۔ اس سے ثابت ہوا کہ امام وقت، متعین کافر کے پاس اس لیے جا سکتا ہے جب دینی مصلحت ہو۔

نبی اکرم ﷺ نے جب اس کے سوال کا جواب دیا جو اس نے کہا تھا کہ اپنے بعد خلافت مجھے دیں۔ تو آپ ﷺ نے نہایت ہی جامع جواب دیا اور قبول حق نہ کرنے کی صورت میں اسے آگاہ کیا کہ تجھ پر عذاب آئے گا۔ اور مزید لمبی بات کرنے کے لیے اپنے خطیب خاص حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی طرف رہنمائی کر دی۔ کیونکہ اس قسم کے عناد پرور آدمی کے لیے یہی موزوں تھے، نبوت کا دعویٰ اسود عنسی نے بھی کیا تھا اور مسیلمہ نے بھی کیا تھا، اسود تو نبی ﷺ کے زمانہ میں ہی مارا گیا اور مسیلمہ کذاب کو نبی ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں ایک لشکر بھیج کر تہہ تیغ کیا تھا۔ اس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے شرف و فضل کا بھی پتہ چلتا ہے کہ نبی ﷺ نے جو سونے کے دو کنگن خواب میں دیکھے تھے ان میں سے ایک تو آپ کی حیات مبارکہ میں مارا گیا جو کہ اسود تھا اور دوسرا کنگن جسے پھونک مار کر اڑایا تھا اس کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے نائب کی حیثیت سے مارا۔

یہ بھی ثابت ہوا خواب میں عورتوں والا زیور مرد دیکھے تو یہ اچھا خواب نہیں ہوتا برا ہوتا ہے، ثابت ہوا نااہل عہدہ مانگے تو اسے نہ دیا جائے۔ (فتح الباری: ۸/ ۸۹)

٥٩٧٤ــــ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِالأَمِيرِ خَيْرًا جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ صِدْقٍ إِنْ نَسِيَ ذَكَّرَهُ وَإِنْ ذَكَرَ أَعَانَهُ وَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِهِ غَيْرَ ذٰلِكَ جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ سُوْءٍ إِنْ نَسِيَ لَمْ يُذَكِّرْهُ وَإِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ. (رواه أبوداود، ٢٩٣٢)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی امیر کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے، تو اس کو سچا وزیر دے دیتا ہے۔ اگر وہ بھول جائے تو وزیر یاد کراتا ہے، اور اگر اس کو یاد ہو تو وزیر مدد کرتا ہے۔ اور اگر امیر سے اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کوئی ارادہ کرتا ہے تو اللہ اس کو بدترین وزیر دے دیتا ہے۔ اگر وہ بھول جائے تو وزیر یاد نہیں کراتا، اور اگر اس کو یاد ہو تو مدد نہیں کرتا ہے۔ (ابوداؤد)

٥٩٧٥ــــ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا اسْتَخْلَفَ خَلِيفَةٌ إِلَّا لَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْخَيْرِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی خلیفہ بنتا ہے اس کے ساتھ دو دلی دوست مقرر ہو جاتے ہیں. ایک اس کو اچھے کام کا حکم دیتا، اور اس کی رغبت

(٥٩٧٤) ابوداؤد: ٢٩٣٢۔ صحیح۔ البانی: ٢٥٤٤۔ نسائی: ٤٢٠٤.

(٥٩٧٥) بخاری: ٦٦١١۔ نسائی: ٤٢٠٢۔ احمد: ١١٤٢٤۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللَّهُ. (رواه البخاري، ٦٦١١)

دلاتا ہے۔ اور دوسرا اس کو بدی کا حکم دیتا، اور بدی پر اکساتا ہے۔ محفوظ ہے وہ جس کو اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔'' (البخاری)

شرح: ..وزیر اسے کہتے ہیں، جو امیر کی رائے، تدبیر اور حکومتی کام سرانجام دینے میں اس کا بوجھ اٹھائے۔ اگر امیر کی نیت درست ہو تو اللہ تعالیٰ اسے ایسا وزیر مہیا کر دیتا ہے جو اس امیر کے حسن نیت کی وجہ سے رعیت کی خیر خواہی زبانی یا عمل کرتا ہے جبکہ بری نیت کی وجہ سے وزیر بھی برا ہوتا ہے۔ جو بری تدبیر بتاتا ہے۔ (عون المعبود ۳۰/۹۲)

بطانہ اصل میں دلی راز دان ہوتا ہے، لیکن اچھے بطانہ سے مراد فرشتہ ہے اور برے بطانہ سے مراد شیطان ہے۔

اب حکمران اگر نیک نیت ہو اور رعیت کا خیر خواہ ہو تو اس کے اس اعلیٰ کردار اور بہتر عمل کی وجہ سے فرشتہ والی رہنمائی غالب آ جاتی ہے اگر یہ بدنیت ہو تو شیطان والی طاقت جو کہ شر ہے یہ غالب آ جاتی ہے۔ (التعلیقات السلفیہ: ۲/ ۱۷۸)

٥٩٧٦ـــ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، رَفَعَهُ: اسْمَعُوا هَلْ سَمِعْتُمْ أَنَّهُ سَيَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكِذْبِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَارِدٌ عَلَيَّ الْحَوْضَ. (رواه الترمذي، ٢٢٥٩)

''سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بات غور سے سنو! میرے بعد کچھ حکمران ہوں گے، جو ان کے پاس حاضر ہوا، ان کے جھوٹ کی تصدیق کی، اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کی تو وہ مجھ سے نہیں ہوگا، اور میں اس سے نہیں ہوں گا، اور وہ میرے حوض پر وارد نہ ہوگا۔ اور جو ان کے پاس نہ گیا، ان کے ظلم پر ان کی مدد نہ کی، ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کی تو وہ میرا ہے اور میں اس کا ہوں اور وہ میرے حوض پر بھی وارد ہوگا۔'' (ترمذی)

شرح: ......اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کے لیے سخت وعید بتائی ہے اور اظہار لاتعلقی فرمایا ہے جو کہ بہت بڑی سزا ہے، یہ سزا اس کے لیے ہے جو جانتا ہے کہ حکمران جھوٹ بول رہے ہیں اور غلط کام کرتے ہیں۔ یہ ان کا قرب اور مفاد حاصل کرنے کے لیے کہتا ہے کہ یہ درست کر رہے ہیں اور سچ کہہ رہے ہیں۔ لیکن جو اپنی دینداری، تقویٰ اور پرہیزگاری کی وجہ سے ایسے غلط حکمرانوں سے اجتناب کرتا ہے، یا اگر ان کی مجالس میں شریک ہوتا ہے لیکن ظلم کا ساتھ نہیں دیتا ان کی غلط بات کی تردید کرتا ہے تو یہ اس وعید سے محفوظ رہتا ہے۔ (التعلیقات السلفیہ: ۲/ ۱۷۹)

(٥٩٧٦) ترمذی: ٢٢٥٩ـ ٢٢٥٩ـ صحیح، البانی: ١٨٤٣ـ نسائی: ٤٢٠٨ـ احمد: ١٧٦٦٠ـ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

۵۹۷۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ السِّجِلُّ كَاتِبٌ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ. (رواه ابوداود، ۲۹۳۵)

''سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: سجل نامی آدمی رسول اللہ ﷺ کا کاتب تھا۔'' (ابوداؤد)

شرح: اس سے دلیل لی جاتی ہے کہ کاتب رکھنا جائز ہے جو کہ حکومت کا حساب وکتاب لکھا کرے۔

سجل کی تفسیر یہ بھی ہے وہ صحیفہ ہے جس میں لکھا جاتا ہے یا اس سے مراد فرشتہ ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ نبی ﷺ کے کاتب کا نام ہے۔ (عون المعبود: ۹۳/۳)

سورت الانبیاء آیت ۱۰۴ میں آتا ہے: ﴿يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ﴾ یعنی اس دن اللہ تعالی آسمان کو اس طرح لپیٹ لیں گے جس طرح کاغذ لفافہ میں ڈالنے کے لیے لپیٹا جاتا ہے۔

اس کا واضح ترین معنی یہی ہے کہ یہ خاص کاتب کا نام نہیں منشی جب بھی کاغذ پر لکھائی سے فارغ ہوتا ہے تو اسے لپیٹتا ہے، اس سے یہ مراد ہے۔ (الیسر التفاسیر: ۹۳۶)

۵۹۷۸۔ عَنْ نَافِعٍ قَالَ لَمَّا خلعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَزِيْدَبْنَ مُعَاوِيَةَ جَمَعَ ابْنُ عُمَرَ حَشَمَهُ وَوَلَدَهُ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنَّا قَدْ بَايَعْنَا هٰذَا الرَّجُلَ عَلَى بَيْعِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَإِنِّي لَا أَعْلَمُ غَدْرًا أَعْظَمَ مِنْ أَنْ يُبَايَعَ رَجُلٌ عَلَى بَيْعِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ثُمَّ يُنْصَبُ لَهُ الْقِتَالُ وَإِنِّي لَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنْكُمْ خَلَعَهُ وَلَا بَايَعَ فِي هٰذَا الْأَمْرِ إِلَّا كَانَتِ الْفَيْصَلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ. (رواه البخاري، ۷۱۱۱)

''نافع کہتے ہیں: جب اہل مدینہ نے یزید بن معاویہ کی امارت سے علیحدگی اختیار کی تو سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں اور دیگر احباب کو جمع کر کے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے: ہر دغاباز کے لیے قیامت کے دن جھنڈا نصب کیا جائے گا۔ اور ہم نے اس آدمی کی اللہ اور اس کے رسول کے معاہدے کے ساتھ بیعت کی ہے۔ اور اس سے بڑی غداری تو میں نہیں جانتا کہ ایک آدمی کے ساتھ اللہ تعالی اور اس کے رسول کے عہد کے ساتھ بیعتِ امارت کی جائے، اور پھر اس کے خلاف لڑائی کے لیے کھڑا ہوا جائے۔ پس میرے علم میں اگر آیا کہ تم میں سے کسی فرد نے اس آدمی کی امارت سے علیحدگی اختیار کی یا کسی دوسرے کی بیعت امارت کی تو یہ چیز میرے اس فرد کے درمیان آخری دیوار ہوگی۔'' (بخاری)

۵۹۷۹۔ عَنْ نَافِعٍ قَالَ جَاءَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ

''نافع بیان کرتے ہیں کہ جب اہل مدینہ نے یزید کی امارت

(۵۹۷۷) ابوداؤد: ۲۹۳۵۔ ضعیف۔ الساسی: ۶۳۰۔

(۵۹۷۸) بخاری: ۷۱۱۱۔ مسلم: ۱۷۳۵۔ ترمذی: ۱۵۸۱۔ ابوداؤد: ۲۷۵۶۔ احمد: ۶۴۱۱

(۵۹۷۹) مسلم: ۱۸۵۱۔ احمد: ۶۳۸۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عُمر إلى عَبدِاللهِ بنِ مُطيعٍ حِينَ كَانَ مِنْ أمرِ الحَرَّةِ مَاكَانَ زَمَنَ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ اطْرَحُوْا لأَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وِسَادَةً فَقَالَ إِنِّي لَمْ آتِكَ لِأَجْلِسَ أَتَيْتُكَ لِأُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَاحُجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً. (رواه مسلم، ١٨٥١)

سے انکار کر دیا، اور ابن مطیع پر لوگ جمع ہو گئے تو اس کے پاس سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ گئے۔ ابن مطیع نے کہا: ابوعبدالرحمن کے لیے تکیہ بچھاؤ۔ انھوں نے کہا: میں تمہارے پاس بیٹھنے کو نہیں آیا۔ میں تو تمہیں ایک حدیث بیان کرنے آیا ہوں جو میں نے نبی ﷺ سے سنی ہے۔ فرمایا: جس نے امیر کی اطاعت سے ہاتھ کھینچ لیا تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے جب ملاقات کرے گا تو اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہوگی۔ اور جو فوت ہوا اس حال میں کہ امیر کی بیعت کی رسی اس کی گردن میں نہ تھی تو وہ جہالت کی موت مرے گا۔'' (مسلم)

شرح: جب تک حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خلیفہ رہے اس وقت تک تو اہل مدینہ نے بغاوت نہ کی، ان کی وفات کے بعد جب یزید حکمران بنا تو پھر صورت حال بگڑ گئی۔ حضرت امیر معاویہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی مالی خدمت بھی کرتے تھے مگر اس کے باوجود انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میری زندگی میں ہی یزید کی بیعت کر لیں۔ انہوں نے کہا: میں ایک وقت میں دو امیروں کی بیعت نہیں کر سکتا کہ آپ کی بیعت بھی کر رکھی ہے اور آپ کی موجودگی میں ہی یزید کی بھی بیعت کر لوں۔ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اسے لکھا کہ میں تمہاری بیعت کرتا ہوں۔

ایک وفد یزید کے پاس گیا جو کہ اہل مدینہ کے افراد پر مشتمل تھا، ان میں عبداللہ بن حنظلہ تھے اور عبداللہ بن ابی عمرو بن حفص مخزومی تھے۔ ان کے علاوہ بھی افراد تھے، یزید نے ان کی عزت کی اور انہیں انعامات سے نوازا، جب یہ وفد واپس آیا تو اس نے یزید کے خلاف بولنا شروع کر دیا اور اس کے عیب بیان کرنے لگے، مدینہ میں یزید کے گورنر عثمان بن محمد بن ابی سفیان کو بے دخل کر دیا اور بغاوت برپا کر دی۔

ادھر یزید کو اہل مدینہ کی اس بغاوت کا علم ہوا تو اس نے مسلم بن عقبہ مری کو ایک لشکر دے کر مدینہ کی جانب بھیجا یہ ذوالحج ٣٠ ہجری کی بات ہے۔ اور یزید نے مسلم سے کہا: تین دن تک انہیں اصلاح کی دعوت دینا اگر وہ رجوع کریں تو پھر کوئی حرکت نہ کرنا، اگر وہ رجوع نہ کریں تو پھر لڑائی کرنا اور تین روز تک ایسا کرنا۔ اس واقعہ میں مدینہ کے گروہ کے سربراہ عبداللہ بن حنظلہ اور عبداللہ بن مطیع وغیرہ تھے۔ انہوں نے مدینہ کے گرد خندق کھودی تھی، اس کے باوجود جنگ ہوئی تو اہل مدینہ کو شکست ہوئی عبداللہ بن حنظلہ شہید ہوئے، عبداللہ بن مطیع راہ فرار اختیار کر گئے اور تین دن تک مدینہ میں آزادانہ اندھیر نگری مچی رہی، بہت لوگ مارے گئے اور جو زندہ رہے انہوں نے یزید کی بیعت کر لی۔ یہ وہ پس منظر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس کے دوران اہل مدینہ بغاوت کرنے پر تول رہے تھے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے اعزہ واقارب اور عبداللہ بن مطیع سے کہا تھا: میں نے اس امام یزید کی بیعت اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق کی ہے جو اس کی خلاف ورزی کرے گا میرا اس کا کوئی تعلق نہیں، یہ جاہلیت کی موت ہے۔

ان احادیث سے ثابت ہوا جس امام کی بیعت کر لی ہوا سے توڑنا منع ہے، اگرچہ معمولی زیادتی بھی کرتا ہو، الا کہ امیر ظاہر کفر کا اعلان کرے پھر اس کی بغاوت جائز ہے۔ (فتح الباری: ۱۳/۷۳-۷۰)

۵۹۸۰۔ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ كُنْتُ بِالْيَمَنِ فَلَقِيْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ ذَاكَلَاعٍ وَذَا عَمْرٍو فَجَعَلْتُ أُحَدِّثُهُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ ذُوْ عَمْرٍو لَئِنْ كَانَ الَّذِي تَذْكُرُ مِنْ أَمْرِ صَاحِبِكَ لَقَدْ مَرَّ عَلَى أَجَلِهِ مُنْذُ ثَلَاثٍ وَأَقْبَلَا مَعِي حَتّٰى إِذَا كُنَّا فِي بَعْضِ الطَّرِيْقِ رُفِعَ لَنَا رَكْبٌ مِنْ قِبَلِ الْمَدِيْنَةِ فَسَأَلْنَاهُمْ فَقَالُوْا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاسْتُخْلِفَ أَبُوْبَكْرٍ وَالنَّاسُ صَالِحُوْنَ فَقَالَا أَخْبِرْ صَاحِبَكَ أَنَّا قَدْ جِئْنَا وَلَعَلَّنَا سَنَعُوْدُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَرَجَعَا إِلَى الْيَمَنِ فَأَخْبَرْتُ أَبَابَكْرٍ بِحَدِيْثِهِمْ قَالَ أَفَلَا جِئْتَ بِهِمْ فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ قَالَ لِي ذُوْعَمْرٍو يَا جَرِيْرُ إِنَّ بِكَ عَلَيَّ كَرَامَةً وَإِنِّي مُخْبِرُكَ خَبَرًا إِنَّكُمْ مَعْشَرَ الْعَرَبِ تَزَالُوْا بِخَيْرٍ مَا كُنْتُمْ إِذَا هَلَكَ أَمِيْرٌ تَأَمَّرْتُمْ فِي آخَرَ فَإِذَا كَانَتْ بِالسَّيْفِ كَانُوْا مُلُوْكًا يَغْضَبُوْنَ غَضَبَ الْمُلُوْكِ وَيَرْضَوْنَ رِضَا الْمُلُوْكِ. (رواه البخاري، ٤٣٥٩)

"جریر کہتے ہیں: میں اہل یمن کے آدمیوں سے ملا ایک ذو کلاع تھا اور دوسرا ذوعمرو تھا۔ پس ان سے رسول اللہ ﷺ کی احادیث بیان کرتا رہا۔ ذوعمرو نے کہا: تم اپنے صاحب کی باتیں کرتے ہو وہ تو تین دن بیت گئے فوت ہو چکے ہیں۔ پس میں اور وہ دونوں آدمی راستے پر جا رہے تھے کہ ہمارے سامنے ایک قافلہ مدینہ کی طرف سے نمودار ہوا۔ میں نے ان سے پوچھا: انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے ہیں۔ اور ابوبکر صدیق خلیفہ منتخب ہو گئے ہیں۔ اور لوگ صلح صفائی کے ساتھ قائم ہیں۔ میرے دو رفقاء نے کہا جا کر اپنے رفیق کو ہماری خبر دینا کہ ہم آئے تھے۔ اور ہم اب ان شاء اللہ پھر کبھی لوٹ کر آئیں گے۔ اور وہ دونوں یمن کی طرف لوٹ گئے۔ میں نے ان کی خبر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دی تو انہوں نے کہا: تو ان کو ساتھ کیوں نہیں لایا؟ پھر ایک وقت کے بعد ذوعمرو نے مجھے کہا: اے جریر! تیری میرے ساتھ نیکی ہے اور میں تجھے ایک عمدہ بات کہتا ہوں۔ کہ تم عرب قوم ہمیشہ بھلائی پر رہو گے جب تک تمہارا یہ حال ہوگا کہ جب تمہارا امیر فوت ہوگا اور تم دوسرا امیر منتخب کرو گے۔ اور جب تمہارا معاملہ تلوار پر طے ہوگا تو تمہارے حکمران بادشاہ بن جائیں گے، بادشاہوں کی طرح وہ غضبناک ہونگے اور بادشاہوں کی مثل وہ راضی ہوں گے۔" (بخاری)

(۵۹۸۰) بخاری: ٤٣٥٩۔ احمد: ١٨٧٤٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرح: حضرت جریر رضی اللہ عنہ پہلے ذوالخلصہ کو تباہ کرنے گئے تھے، اسے گرانے کے بعد یمن تشریف لے گئے اور جب نبی اکرم ﷺ کی وفات کی اطلاع ملی تو پھر واپس مدینہ لوٹ آئے۔

جب یہ یمن میں تھے تو ان کی ملاقات ذوالکلاع، جس کا نام اسمیفیع تھا، اور ذوعمرو سے ہوئی جو کہ یمن کے شہزادوں میں سے تھا، یہ بھی دونوں حضرت جریر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ کی جانب روانہ ہوئے تھے۔ رستہ میں انہیں علم ہوا کہ رسول اکرم ﷺ وفات پا چکے ہیں، تو یہ دونوں واپس یمن چلے گئے۔ انہوں نے جو بتایا تھا کہ عرب لوگ جب تک مشورہ سے رہیں گے اور ایک امیر کی وفات کے بعد دوسرا امیر آئے گا تو خیر رہے گی مگر جب بزور شمشیر امارت منوائی جائے گی تو پھر غضب کی آگ شعلہ زن ہوگی۔

اس کی تائید نبی ﷺ کی حدیث سے بھی ہوتی ہے (جو اوپر گزر چکی ہے) ۳۰ برس خلافت ہوگی اس کے بعد کاٹ دار بادشاہت ہوگی۔

ذوالکلاع اور ذوعمرو کا یہ بات کرنا یا اس وجہ سے ہوسکتا ہے کہ یہ پہلے کہانت جانتے تھے مسلمان ہونے کے بعد چھوڑ دی، یا پھر اس وجہ سے کہ یمن میں یہودی بھی رہتے تھے۔ یمن والوں نے ان سے دین سیکھا تھا، ان کی یہ پیش گوئی یہودیوں کی کتاب سے کی ہوگی۔ (فتح الباری: ۸/۷٦)

۵۹۸۱ــ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ قَالَ أَتَيْتُ عَائِشَةَ أَسْأَلُهَا عَنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ مِمَّنْ أَنْتَ فَقُلْتُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ فَقَالَتْ كَيْفَ كَانَ صَاحِبُكُمْ لَكُمْ فِي غَزَاتِكُمْ هٰذِهِ فَقَالَ مَا نَقَمْنَا مِنْهُ شَيْئًا إِنْ كَانَ لَيَمُوتُ لِلرَّجُلِ مِنَّا الْبَعِيرُ فَيُعْطِيهِ الْبَعِيرَ وَالْعَبْدَ فَيُعْطِيهِ الْعَبْدَ وَيَحْتَاجُ إِلَى النَّفَقَةِ فَيُعْطِيهِ النَّفَقَةَ فَقَالَتْ أَمَا إِنَّهُ لَا يَمْنَعُنِي الَّذِي فَعَلَ فِي مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَخِي أَنْ أُخْبِرَكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِي بَيْتِي هٰذَا اللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي

”عبدالرحمٰن بن شماسہ کا بیان ہے کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس کوئی سوال کرنے کے لیے حاضر ہوا تو انھوں نے کہا: تو کون ہے؟ میں نے کہا: اہل مصر سے ہوں۔ انھوں نے کہا: تمہارا حکمران تمہاری اس جنگ میں کیسا رہا ہے؟ میں نے کہا: ہم اس پر کسی چیز میں بھی کوئی عیب نہیں لگاتے۔ اگر ہم میں سے کسی کا اونٹ مر گیا تو اس نے اونٹ دیا، جس کا غلام فوت ہوا تو اسکو غلام دیا، جس کو اخراجات کی ضرورت پڑی تو اس کو نفقہ دیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اس نے میرے بھائی محمد بن ابی بکر کے ساتھ جو کچھ کیا ہے وہ چیز مجھے یہ بتانے سے باز نہیں رکھتی جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ میں نے آپ ﷺ سے اپنے اس گھر میں سنا ہے۔ اے اللہ! میری امت کے کسی کام پر جو شخص متولی بنایا جائے اور وہ ان پر تنگی سے پیش آئے تو تو بھی اس پر

(۵۹۸۱) مسلم: ۱۸۲۸۔ احمد: ۱۸۷۳۹۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ. (رواه مسلم، ١٨٢٨)

تنگی کر دے۔ اور جو شخص میری امت کے کسی کام پر مامور ہو اور وہ ان سے نرمی کرے تو تو بھی اس سے نرمی کر۔'' (مسلم)

شرح: واقعہ یہ ہے کہ محمد بن ابی بکر جو کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی تھے، یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب سے مصر کے حاکم تھے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ کو مصر بھیجا ان کا محمد بن ابی بکر سے مقابلہ ہوا تو محمد بن ابی بکر اس لڑائی میں قتل ہوئے اس لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کا گلہ کیا اور اس کے باوجود خوشخبری والی حدیث سنائی۔ (البدایہ والنہایہ: ۷/۳۲۶)

اس سے ثابت ہوا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طبیعت کس قدر انصاف پسند تھی، بھائی کے قاتل کے اوصاف سننے کے بعد بھی اس کی تائید میں حدیث سنائی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان امت تک پہنچایا، یہ ان کے کمال تقویٰ اور حدیث رسول سے کمال محبت کی علامت ہے۔

یہ بھی ثابت ہوا کہ والی اور سربراہ کو ظلم وجور سے بچنا چاہیے۔ رعایا کے ساتھ نرمی سے پیش آئے۔ مسلمانوں کو مشقت میں نہ ڈالا جائے یہ ایک کبیرہ گناہ ہے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹی موٹی برائی پر لعنت نہیں کرتے۔

اس سخت ترین سرزنش کے باوجود آج کل سرکاری وزرا، امراء اور افسرانِ بالا کے دل مردہ ہو چکے ہیں اور یہ فضول گپ شپ میں وقت گزاریں گے، لوگوں کے معاملات نمٹاتے نہیں، لوگ باہر قطاروں میں کھڑے انتظار کر رہے ہوتے ہیں اور صاحب بہانہ تراش رہے ہیں، میٹنگ ہے، کل آنا، صاحب باتھ میں ہیں، ابھی اور انتظار کریں، عدالتوں اور دفتروں میں لوگوں کو اسی طرح چکر لگواتے ہیں۔

یہ حضرات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا سے ڈر جائیں اور آسانی پیدا کریں تاکہ لوگ اپنے جائز حقوق حاصل کر سکیں اور یہ حکمران دعائے نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مستحق بنیں، مظلوم کی آہ سے بچیں اور دعائے نبوی کی واہ کے لائق خود کو ثابت کریں۔ (تفہیم الاسلام: ۲/۹۰۳)

٥٩٨٢۔ عَنْ أَبِي فِرَاسٍ قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ عُمَّالِي لِيَضْرِبُوْا أَبْشَارَكُمْ وَلَا لِيَأْخُذُوْا أَمْوَالَكُمْ فَمَنْ فُعِلَ بِهِ ذٰلِكَ فَلْيَرْفَعْهُ إِلَيَّ أُقِصُّهُ مِنْهُ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَدَّبَ بَعْضَ رَعِيَّتِهِ أَتُقِصُّهُ مِنْهُ قَالَ إِي وَالَّذِي

''ابوفراس کا بیان ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبے میں کہا: میں نے عامل (گورنر) اس لیے نہیں بھیجے کہ وہ تمہارے جسموں پر ضرب لگائیں، یا تمہارے مال قبضے میں لے لیں۔ پس جس سے ایسا کیا گیا وہ مجھے اطلاع دے تاکہ میں اس کو قصاص لے کر دے دوں۔ تو عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر ایک عامل اپنی رعیت کو ادب سکھائے تو تم اس سے قصاص لے کر دو گے؟ عمر رضی اللہ عنہ

(٥٩٨٢) ابوداؤد: ٤٥٣٧۔ ضعيف الالباني: ٩٨٠۔ نسائي: ٤٧٧٧۔ احمد: ٢٨٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نَفْسِي بِيَدِهِ أُقِصُّهُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَقَصَّ مِنْ نَفْسِهِ. (رواه أبوداود، ٤٥٣٧)

نے کہا: قسم اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ میں قصاص کیوں نہ دلاؤں گا جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی جان کی طرف سے قصاص دیتے دیکھا ہے۔ (ابوداؤد)

شرح: یہ واقعہ سنداً ضعیف ہے، اس کا مفہوم جو ہے، اس کی تائید میں حدیث آتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے خود کو قصاص کے لیے پیش کیا تھا، مگر صحابی رضی اللہ عنہ نے قصاص لیا نہ تھا۔ تاہم افسران کو جائز طور پر کبھی سختی سے کام لینا پڑتا ہے اس پر پابندی نہیں ہاں، اگر حکمران اپنی دھاک بٹھانے کے لیے ظلم وتشدد کرے تو پھر قصاص کے کٹہرا میں کھڑا کیا جائے گا۔ (عون المعبود: ۴/ ۳۰۶)

٥٩٨٣ـ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ وَكَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ وَعَمْرِو بْنِ الأَسْوَدِ وَالْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ وَأَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الأَمِيرَ إِذَا ابْتَغَى الرِّيبَةَ فِي النَّاسِ أَفْسَدَهُمْ. (رواه أبوداود، ٤٨٨٩)

"جبیر بن نفیر، کثیر بن مرہ، عمرو بن اسود اور مقدام اور ابو امامہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امیر لوگوں کے عیب تلاش کرنے لگے تو وہ لوگوں کو بگاڑ دے گا۔" (ابوداؤد)

شرح: ریبہ، تہمت کو کہتے ہیں، جب امیر وقت لوگوں کے معاملات میں تہمت اور بدگمانی سے کام لینے لگے اگر صحیح علم ہو کہ فلاں مجرم ہے، پھر کوئی بات نہیں، اگر بدگمانی میں اسے ظاہر کرنا شروع کر دے تو اس سے لوگ زیادہ فساد کا شکار ہوں گے، کیونکہ ان سے حیا اتر جائے گی وہ مزید گناہوں کا ارتکاب شروع کر دیں گے۔ لہٰذا جب تک صحیح ثبوت نہ ہو بدگمانی کی بنا پر امام وقت لوگوں کے گناہوں کی جستجو نہ کرے۔ (عون المعبود: ۴/ ۴۲۴)

٥٩٨٤ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَفَعَهُ: أَوَّلُ هٰذَا الأَمْرِ نُبُوَّةٌ وَرَحْمَةٌ ثُمَّ يَكُونُ خِلَافَةٌ وَرَحْمَةٌ ثُمَّ يَكُونُ مُلْكٌ وَرَحْمَةٌ، ثُمَّ يَكُونُ إِمَارَةٌ وَرَحْمَةٌ، ثُمَّ يَتَكَادَمُونَ عَلَيْهَا تَكَادُمَ الْحَمِيرِ، فَعَلَيْكُمْ بِالْجِهَادِ، وَإِنَّ أَفْضَلَ جِهَادِكُمُ الرِّبَاطُ، وَإِنَّ أَفْضَلَ رِبَاطِكُمْ عَسْقَلَانُ. (رواه الطبراني في الكبير، ١١١٣٨)

"سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا: اس دین کی ابتدا نبوت اور رحمت سے ہوئی، پھر خلافت، رحمت ہوگی، پھر بادشاہت اور رحمت ہوگی، پھر امارت اور رحمت ہوگی، پھر امارت کی خاطر ایک دوسرے کو دانتوں سے کاٹیں گے جیسے گدھے ایک دوسرے کو کاٹتے ہیں۔ پس تم پر جہاد لازم ہے اور تمہارا افضل جہاد سرحدیں مضبوط کرنا ہے اور عسقلان کی سرحد مضبوط کرنا تمہارے لیے افضل ترین جہاد ہے۔" (الکبیر)

(٥٩٨٣) ابوداؤد: ٤٨٨٩۔ صحیح، النسائی: ٤٠٨٩۔ احمد: ٢٣٣٠٣۔

(٥٩٨٤) طبرانی کبیر: ١١١٣٨۔ رجالہ ثقات، ھیثمی: ٨٩٦٤۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٥٩٨٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَفَعَهُ: مَا مِنْ أَمِيرِ عَشَرَةٍ إِلَّا يُؤْتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُولًا حَتَّى يَفُكَّهُ الْعَدْلُ أَوْ يُوْبِقَهُ الْجَوْرُ. (رواه البزار، ١٦٤٠) والاوسط

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دس افراد کا امیر ہو اس کی گردن میں اس کے ہاتھ باندھ کر قیامت کے دن لایا جائے گا یہاں تک کہ اس کا عدل اس کو آزاد کرائے گا یا اس کا ظلم مضبوطی سے باندھ دے گا۔'' (البزار، الاوسط)

٥٩٨٦- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَفَعَهُ: مَا مِنْ رَجُلٍ وَلِيَ عَشَرَةً إِلَّا أُتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُولَةً يَدُهُ إِلَى عُنُقِهِ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ. (رواه الطبراني في (الكبير، ١٢٦٨٩) والأوسط.

''سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں کوئی شخص جس کو دس افراد کا حاکم بنایا گیا ہو مگر اس کو قیامت کے دن اس کے ہاتھ گردن میں باندھ کر لایا جائے گا یہاں تک کہ اس کے اور رعایا کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا۔'' (الکبیر، الاوسط)

٥٩٨٧- عَنْ مُعَاوِيَةَ، رَفَعَهُ: لَا يُقَدِّسُ اللَّهُ أُمَّةً لَا يُقْضَى فِيهَا بِالْحَقِّ وَيَأْخُذُ الضَّعِيفُ حَقَّهُ مِنَ الْقَوِيِّ غَيْرَ مُتَعْتَعٍ. (رواه الطبراني في الكبير (١٩/ ٣٨٥)

''سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا. وہ امت پاکیزہ نہیں رہے گی جن کے درمیان حق کے ساتھ فیصلے نہ کیے جائیں۔ اور ضعیف کا حق طاقت ور سے وصول کر کے اس کو نہ دیا جائے جس میں غفلت وکوتاہی بالکل نہ ہو۔'' (الکبیر)

٥٩٨٨- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ حَاجَتُكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ عَطَاءُ الْمُحَرَّرِينَ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَوَّلَ مَا جَاءَهُ شَيْءٌ بَدَأَ بِالْمُحَرَّرِينَ. (رواه أبو داود، ٢٩٥١)

''زید بن اسلم نے بیان کیا کہ سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! تیرا کیا کام ہے؟ کہا: سفید پوش شرفاء کے وظائف۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہلے جو چیز آتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفید پوش لوگوں سے ابتدا کرتے۔'' (ابوداؤد)

شرح: مال فئی وہ مال ہوتا ہے جو کافروں سے جنگ وجہاد کیے بغیر حاصل ہو جائے۔ محرر سے مراد وہ لوگ بھی ہیں جو غلام تھے بعد میں آزاد ہوئے ہوں اس مال سے ان کے لیے بھی حصہ ہے۔ اور اس سے مراد قسطوں پر آزاد ہونے والے غلام بھی ہیں، یہ غلام چونکہ فہرست میں شمار نہ ہوتے تھے۔ اس لیے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی ضرورت سے پہلے

(٥٩٨٥) بزار: ١٦٤٠۔ طبرانی اوسط۔ ورجال البزار رجال الصحیح، هیثمی: ٩٠٣٦

(٥٩٨٦) طبرانی کبیر ١٢٦٨٩۔ طبرانی اوسط ورجاله ثقات، هیثمی: ٩٠٤٢۔

(٥٩٨٧) طبرانی کبیر: ١٩/ ٣٨٥۔ ورجاله ثقات، هیثمی: ٩٠٥٧۔

(٥٩٨٨) ابوداؤد: ٢٩٥١۔ حسن۔ البانی: ٢٥٥٨۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہیں دینے کا کہا۔ (عون المعبود: ۳/ ۹۷)

٥٩٨٩۔ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ، رَفَعَهُ: مَنْ اَبْلَغَ ذَاسُلْطَانٍ حَاجَةَ مَنْ لَا يَسْتَطِيعُ اِبْلَاغَهُ ثَبَّتَ اللّٰهُ قَدَمَيْهِ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزُوْلُ الْاَقْدَامُ. (رواه البزار، ١٥٩٣)

''سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جوشخص حاکم کے پاس اس شخص کی حاجت پیش کرے گا جوخود حکام تک رسائی نہ رکھتا ہوتو اس سفارش کرنے والے کے قدم (جہنم کے) پل پر اللہ تعالیٰ ثابت رکھے گا جس دن قدم پھسلتے ہوں گے۔'' (البزار)

٥٩٩٠۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَفَعَهُ: مَا مِنْ اُمَّتِی أَحَدٌ وَلِیَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُمْ بِمَا يَحْفَظُ بِهِ نَفْسَهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ. للأوسط والصغير، ٩١٩ بضعف)

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کا جوفرد لوگوں کے معاملات میں سے کسی شعبے کا مختار بنایا گیا ہو، اور وہ لوگوں کی اس چیز سے حفاظت نہ کرے جس سے وہ اپنی جان و اہل کی حفاظت کرتا ہے تو وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔'' (الاوسط، الصغیر بضعف)

٥٩٩١۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَفَعَهُ: مَنْ وَلِیَ شَيْئًا مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ حَتّٰى يَنْظُرَ فِي حَوَائِجِهِمْ. (رواه الطبرانی فی الکبیر بلین)

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جوشخص مسلمانوں کے امور کا متولی ہوتو اللہ اس کی ضرورت کی طرف نظرِ کرم نہیں کرے گا جب تک کہ وہ ان لوگوں کی ضروریات پیش نظر نہیں رکھے گا۔'' (الکبیر، سند کمزور)

٥٩٩٢۔ وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ غَنْمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْصَحَ لِسُلْطَانٍ بِأَمْرٍ فَلَا يُبْدِلَهُ عَلَانِيَةً وَلٰكِنْ لِيَأْخُذْ بِيَدِهِ فَيَخْلُوْبِهِ فَإِنْ قَبِلَ مِنْهُ فَذَاكَ وَإِلَّا كَانَ قَدْ اَدَّى الَّذِیْ عَلَيْهِ لَهُ. (رواه أحمد، ١٤٩٠٩)

''عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: جوشخص صاحب اقتدار کو نصیحت کرنا چاہے خواہ کسی معاملے میں ہوتو اعلانیہ نصیحت نہ کرے، بلکہ اس کا ہاتھ پکڑ کر تنہائی میں لیجائے۔ پس اگر وہ نصیحت قبول کرے تو بہتر ورنہ اس نے تو اپنا وہ حق ادا کر دیا جو اس پر عائد تھا۔'' (احمد)

(٥٩٨٩) بزار: ١٥٩٣۔ فی حدیث طویل وفیه سعید البراد وبقیة رجاله ثقات، هیتمی: ٩٠٦٤.

(٥٩٩٠) طبرانی اوسط، طبرانی صغیر: ٩١٩۔ وفیه اسماعیل بن شیبة الطائفی وهو ضعیف، هیتمی: ٩٠٦٩.

(٥٩٩١) طبرانی کبیر وفیه حسین بن قیس وهو متروك وزعم ابو محصن انه شیخ صدق، وبقیة رجاله رجال الصحیح، هیتمی: ٩٠٧٠٠

(٥٩٩٢) احمد: ١٤٩٠٩۔ ورجاله ثقات الا انی لم احد لشریح من عیاض سماع وهشام سماعا وان کان تابعیا، مسلم: ٢٦١٣۔ ابوداؤد: ٣٠٤٥۔ هیتمی: ٩٠٦١

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٥٩٩٣ـــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَفَعَهُ: مَنْ حَضَرَ إِمَامًا فَلْيَقُلْ خَيْرًا اوِلْيَسْكُتْ. (رواه الطبراني في الاوسط بلين)

”سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص حاکم کے پاس جائے تو اچھی بات کرے یا خاموش رہے۔“ (الاوسط، سند کمزور)

٥٩٩٤ـ عَنْ عَلِيٍّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَايَحِلُّ لِلْخَلِيْفَةِ مِنْ مَالِ اللّٰهِ إِلَّا قَصْعَتَانِ قَصْعَةٌ يَأْكُلُهَا هُوَ وَأَهْلُهُ وَقَصْعَةٌ يَضَعُهَا بَيْنَ يَدَى النَّاسِ (رواه أحمد، ٥٧٩)

”سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: خلیفہ کو اللہ کے مال سے صرف دو برتنوں کا استعمال جائز ہے۔ ایک وہ جس سے وہ اور اس کا اہل وعیال کھائے۔ اور دوسرا وہ جو لوگوں کے سامنے رکھے۔“ (احمد)

٥٩٩٥ـ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: لَمَّا احْتُضِرَ أَبُوْبَكْرٍ قَالَ: يَا عَائِشَةُ انْظُرِى اللِّقْحَةَ الَّتِيْ كُنَّا نَشْرَبُ مِنْ لَبَنِهَا وَالْجَفْنَةَ الَّتِى كُنَّا نَصْطَبِحُ فِيْهَا وَالْقَطِيْفَةَ الَّتِى كُنَّا نَلْبَسُهَا فَإِنَّا كُنَّا نَنْتَفِعُ بِذٰلِكَ حِيْنَ كُنَّا نَلِى أَمْرَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَإِذَا مُتُّ فَارْدُدِيْهِ إِلٰى عُمَرَ، فَلَمَّا مَاتَ أَبُوْبَكْرٍ أَرْسَلَتْ بِهَا إِلٰى عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ: رَحِمَكَ اللّٰهُ لَقَدْ أَتْعَبْتَ مَنْ جَاءَ بَعْدَكَ. (رواه الطبراني في الكبير، ٣٨)

”حسن بن علی کا بیان ہے کہ سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے کہا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! تو ملحوظ رکھنا وہ دودھ دینے والی اونٹنی جس کا ہم دودھ پیتے تھے؟ اور وہ بڑا پیالہ جس میں کھانا کھاتے تھے، اور وہ چادر جو ہم پہنتے تھے، ہم ان اشیاء سے اس وقت فائدہ اٹھاتے تھے جب ہم مسلمانوں کے امور انجام دینے پر مامور تھے۔ پس جب میں فوت ہو جاؤں تو ان اشیا کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس کر دو۔ جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ اشیا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس روانہ کر دیں۔ پس عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے صدیق! اللہ تعالیٰ تیرے اوپر رحمت نازل کرے تو نے اپنے بعد آنے والے کو محنت ومشقت میں ڈال دیا ہے۔“ (الکبیر)

انتباہ: جو کچھ ان اقوال میں بیان ہوا ہے، ان میں سے اکثر کا مفہوم اوپر احادیث میں بیان ہو چکا ہے۔ خلیفہ کا احترام کرنا اور خلیفہ اپنی ضروریات کے مطابق اخراجات لے سکتا ہے۔ امراء کو چاہیے یہ لوگوں کی ضروریات کا خیال رکھیں اور لوگ جب تک علانیہ کفر نہ دیکھیں اس وقت تک بغاوت نہ کریں، ان اقوال میں یہی بیان ہوا ہے۔

(٥٩٩٣) طبرانی اوسط، وفيه، صالح بن محمد بن زباد وثقه احمد وغيره وضعفه جماعه و بقية رجاله رجال الصحيح، هيثمى: ٩١٦٧.
(٥٩٩٤) احمد: ٥٧٩ـ وفيه ابن لهيعة وحديثه حسن وفيه ضعف، هيثمى: ٩١٦٩
(٥٩٩٥) طبرانى كبير: ٣٨ـ ورجاله ثقات، هيثمى: ٩١٧٠.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

٥٩٩٦۔ قَالَ ثَعْلَبَةُ بْنُ اَبِیْ مَالِكٍ إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَسَمَ مُرُوْطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِنْ نِسَاءِ الْمَدِيْنَةِ فَبَقِيَ مِرْطٌ جَيِّدٌ فَقَالَ لَهَا بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اعْطِ هٰذَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّتِیْ عِنْدَكَ يُرِيْدُوْنَ أُمَّ كُلْثُوْمِ بِنْتَ عَلِيٍّ فَقَالَ عُمَرُ أُمُّ سَلِيْطٍ أَحَقُّ وَأُمُّ سَلِيْطٍ مِنْ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عُمَرُ فَإِنَّهَا كَانَتْ تَزْفِرُ لَنَا الْقِرَبَ يَوْمَ أُحُدٍ. (رواه البخاری، ۲۸۸۱)

”ثعلبہ بن مالک نے کہا: عمر رضی اللہ عنہ نے اہل مدینہ کی خواتین میں چادریں تقسیم کیں۔ ان میں سے ایک عمدہ چادر بچ رہی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی موجود تھا اس نے کہا: اے امیر المومنین! یہ چادر رسول اللہ ﷺ کی بیٹی (نواسی) کو دے دیں۔ مراد ام کلثوم بنت علی تھی۔ لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ام سلیط اس کی زیادہ مستحق ہے، یہ عورت انصاریہ تھی، نبی علیہ السلام کی بیعت کرنے والوں میں شامل تھی۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ ہمیں اُحد کے دن مشکیں پانی کی بھر بھر کر پہنچاتی تھی۔“

شرح: ... حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہونے والی بیٹی جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں، یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سب سے چھوٹی تھیں جو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہوئیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے شادی کی۔

ام سلیط کا نسب یہ ہے، ام قیس بنت عبید بن زیادہ بن ثعلبہ یہ بنو مازن سے تھیں، ان سے ابو سلیط بن ابو حارثہ، عمرو بن قیس نے شادی کی اور سلیط اور فاطمہ پیدا ہوئے۔ اسی نسبت سے اسے ام سلیط کہتے ہیں۔

ان کی خدمات کے صلہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ ہدیہ دیا۔ اپنی بیوی پر انہیں ترجیح دی، امام وقت کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے۔ (فتح الباری: ۶/ ۷۹)

ذکر الخلفاء الراشدين وبيعتهم رضی الله عنهم

خلفاء الراشدین اور ان کی بیعت کے حالات کا ذکر

٥٩٩٧۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی وَجَعِهِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِيْهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا اَبَاحَسَنٍ كَيْفَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا فَأَخَذَ بِيَدِهٖ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهٗ

”سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ جس مرض میں نبی علیہ السلام نے وفات پائی اس بیماری میں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ آپ کے پاس تھے۔ چنانچہ باہر نکلے تو لوگوں نے کہا: اے ابوالحسن رضی اللہ عنہ! رسول اللہ ﷺ نے صبح کس حال میں کی؟ انہوں نے کہا: الحمدللہ آپ ﷺ بہت حد تک صحت یاب ہیں۔ علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ عباس رضی اللہ عنہما نے پکڑا اور کہا: تین دن بعد تجھے لاٹھی سے ہانکا

(٥٩٩٦) بخاری: ۲۸۸۱۔

(٥٩٩٧) بخاری: ٤٤٤٧۔ احمد: ۲۹۹۰۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

أَنْتَ وَاللّٰهِ بَعْدَ ثَلَاثٍ عَبْدُ الْعَصَا وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَأَرَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سَوْفَ يُتَوَفَّى مِنْ وَجَعِهِ هٰذَا إِنِّي لَأَعْرِفُ وُجُوهَ بَنِي عَبْدِالْمُطَّلِبِ عِنْدَ الْمَوْتِ اذْهَبْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلْنَسْأَلْهُ فِيمَنْ هٰذَا الْأَمْرُ إِنْ كَانَ فِينَا عَلِمْنَا ذٰلِكَ وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا عَلِمْنَاهُ فَأَوْصَى بِنَا فَقَالَ عَلِيٌّ إِنَّا وَاللّٰهِ لَئِنْ سَأَلْنَاهَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَمَنَعَنَاهَا لَا يُعْطِينَاهَا النَّاسُ بَعْدَهُ وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَا أَسْأَلُهَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ. (رواه البخاري، ٤٤٤٧)

جائے گا۔ اللہ کی قسم! میری رائے ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس بیماری میں فوت ہو جائیں گے۔ میں بنو عبدالمطلب کے چہروں پر موت کے وقت آثار موت پہچان جاتا ہوں۔ پس تو ہمارے ساتھ چل ہم آپ ﷺ سے امر خلافت کے متعلق پوچھ لیں پس ہم میں ہے تو ہم جان لیں۔ اگر غیروں میں ہے تو ہم آپ ﷺ سے بات کریں تاکہ آپ ﷺ ہمارے لیے وصیت کر دیں۔ علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر ہم نے خلافت کا آپ ﷺ سے سوال کیا اور آپ ﷺ نے انکار کر دیا تو لوگ پھر کبھی اس کے بعد ہمیں خلافت سپرد نہیں کریں گے۔ اللہ کی قسم! میں آپ ﷺ سے خلافت کا سوال نہیں کروں گا۔" (البخاری)

شرح: ...حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ تین دن بعد تم لاٹھی کے غلام ہو گے یعنی رسول اکرم ﷺ تین دن کے بعد وفات پا جائیں گے۔ یہ انہوں نے اپنی فراست سے کہا تھا کہ مجھے پتہ ہے وفات کے وقت بنو مطلب کے چہروں کی کیا کیفیت ہوتی ہے۔ یہ نبی ﷺ کے چہرے مبارک پر نمایاں ہے، اور یہی ہوا تیسرے دن نبی ﷺ کی وفات ہوئی۔

یہ خلافت کے متعلق آپ ﷺ سے پوچھ نہ سکے، آپ کی وفات کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: علی! ہاتھ پھیلاؤ میں تمہاری بیعت کرتا ہوں اور دوسرے لوگ پھر تمہاری بیعت کر لیں گے لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیعت نہ لی جس کا بعد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پچھتاوا بھی ہوا۔ (فتح الباری: ۱۴۲/۸)

٥٩٩٨۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ قَالَتْ أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ كَأَنَّهَا تَقُولُ الْمَوْتَ قَالَ ﷺ إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ. (رواه البخاري، ٣٦٥٩)

"سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور کسی چیز کے بارے میں آپ ﷺ سے بات کی تو آپ ﷺ نے حکم دیا وہ پھر آئے۔ اس نے کہا: اگر میں آپ ﷺ کو موجود نہ پاؤں تو کیا کروں؟ گویا وہ آپ ﷺ کی وفات کا کہتی تھی۔ فرمایا: اگر تو مجھے نہ پائے تو ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آنا۔" (بخاری)

(٥٩٩٨) بخاری: ٣٦٥٩۔ مسلم: ٢٣٨٦۔ ترمذی: ٣٦٧٦۔ احمد: ١٦٣٢٦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شـــرح: اس عورت کا یہ کہنا کہ میں اگر آپ کو نہ پاؤں الخ اس سے مراد ہے کہ آپ اگر خدانخواستہ فوت ہو جائیں تو پھر میں کس کے پاس آؤں اور کیا کروں۔ فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آنا۔

اس میں شیعوں کی تردید ہے کہ خلافت کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ یا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا نام لیا تھا بلکہ ایک اور حدیث میں آتا ہے جو کہ حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے نبی ﷺ کی بیعت کی تو اس نے بھی یہی سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آنا۔ (معجم طبرانی)

یہ بھی ثابت ہوا نبی ﷺ کے وعدے آپ کی وفات کے بعد خلیفہ کے ذمہ ہیں کہ وہ پورے کرے۔ (فتح الباری: ۳۴/۷)

٥٩٩٩ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أُقْرِئُ رِجَالاً مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَبَيْنَمَا أَنَا فِي مَنْزِلِهِ بِمِنًى وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا إِذْ رَجَعَ إِلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ لَوْ رَأَيْتَ رَجُلاً أَتَى أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الْيَوْمَ فَقَالَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ هَلْ لَكَ فِي فُلاَنٍ يَقُوْلُ لَوْ قَدْمَاتَ عُمَرُ لَقَدْ بَايَعْتُ فُلاَناً فَوَاللّٰهِ مَا كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ إِلاَّ فَلْتَةً فَتَمَّتْ فَغَضِبَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ إِنِّي إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَقَائِمٌ الْعَشِيَّةَ فِي النَّاسِ فَمُحَذِّرُهُمْ هٰؤُلاَءِ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ أَنْ يَغْصِبُوْهُمْ أُمُوْرَهُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ يَاأَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لاَ تَفْعَلْ فَإِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ وَغَوْغَائَهُمْ فَإِنَّهُمْ هُمُ الَّذِيْنَ يَغْلِبُوْنَ عَلَى قُرْبِكَ حِيْنَ تَقُوْمُ فِي النَّاسِ وَأَنَا أَخْشَى أَنْ تَقُوْمَ فَتَقُوْلَ مَقَالَةً يُطَيِّرُهَا عَنْكَ كُلُّ مُطَيِّرٍ وَأَنْ لاَ يَعُوْهَا وَأَنْ

''سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں چند مہاجرین کو علم پڑھاتا تھا جن میں ایک عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ اتفاقاً میں ان کے گھر منیٰ میں گیا تو وہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس چلے گئے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ کا یہ آخری حج کا واقعہ ہے۔ عبدالرحمٰن جب میرے پاس لوٹ کر آئے تو انھوں نے کہا: اگر تو اس آدمی کو دیکھتا جو امیر المومنین کے پاس آج آیا اور کہا: کیا فلاں شخص کا تمھیں پتہ ہے؟ وہ کہتا ہے کہ اگر عمر رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو میں فلاں کی بیعت کردوں گا اللہ کی قسم! ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت بھی اچانک ہوئی تھی۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو غصہ آیا اور انہوں نے کہا: ان شاء اللہ میں عشا کو لوگوں کے درمیان کھڑا ہو کر خطبہ دوں گا۔ اور میں ان لوگوں کو تنبیہ کروں گا جو لوگوں کا حقِ شوریٰ غصب کرنا چاہتے ہیں۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں: میں نے کہا: اے امیر المومنین! ایسا نہ کرنا حج کے موسم میں عام لوگ موجود ہوتے ہیں۔ اور شوروغل مچانے والے آئے ہوئے ہیں۔ اور آپ کے پاس وہی لوگ آکر جگہ گھیریں گے جب تم کھڑے ہو گے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ یہ لوگ تمہارا مقالہ لے کر ہر طرف نکل جائیں گے اسے سمجھا نہیں ہوگا اور اس کی غلط تعبیر کریں گے۔ فی الحال تم ٹھہر جاؤ اور جب تم مدینہ جاؤ

(٥٩٩٩) بخاری: ٦٨٣٠ـ مسلم: ١٦٩١ـ ترمذی: ١٤٣٢ـ ابوداؤد: ٤٤١٨ـ ابن ماجه: ٢٥٥٣ـ احمد: ٣٩٣ـ موطا: ١٥٥٨ـ دارمی: ٢٣٢٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لَا يَضَعُوْهَا عَلَى مَوَاضِعِهَا فَأَمْهِلْ حَتّٰى تَقْدَمَ الْمَدِيْنَةَ فَإِنَّهَا دَارُالْهِجْرَةِ وَالسُّنَّةِ فَتَخْلُصَ بِأَهْلِ الْفِقْهِ وَأَشْرَافَ النَّاسِ فَتَقُوْلَ مَا قُلْتَ مُتَمَكِّنًا فَيَعِي أَهْلَ الْعِلْمِ مَقَالَتَكَ وَيَضَعُوْنَهَا عَلَى مَوَاضِعِهَا فَقَالَ عُمَرُ أَمَا وَاللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَأَقُوْمَنَّ بِذٰلِكَ أَوَّلَ مَقَامٍ أَقُوْمُهُ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فِي عُقْبِ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ عَجَّلْتُ الرَّوَاحَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى أَجِدَ سَعِيْدَبْنَ زَيْدِبْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ جَالِسًاإِلَى رُكْنِ الْمِنْبَرِفَجَلَسْتُ حَوْلَهُ تَمَسُّ رُكْبَتِي رُكْبَتَهُ فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ خَرَجَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ مُقْبِلاً قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ زَيْدِبْنِ عَمْرِوبْنِ نُفَيْلٍ لَيَقُوْلَنَّ الْعَشِيَّةَ مَقَالَةً لَمْ يَقُلْهَا مُنْذُ اسْتُخْلِفَ فَأَنْكَرَ عَلَيَّ وَقَالَ مَا عَسَيْتَ أَنْ يَقُوْلَ مَا لَمْ يَقُلْ قَبْلَهُ فَجَلَسَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمَّا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُوْنَ قَامَ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي قَائِلٌ لَكُمْ مَقَالَةً قَدْ قُدِرَلِي أَنْ أَقُوْلَهَا لَا أَدْرِي لَعَلَّهَا بَيْنَ يَدَيْ أَجَلِي فَمَنْ عَقَلَهَا وَوَعَاهَا فَلْيُحَدِّثْ بِهَا حَيْثُ انْتَهَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ وَمَنْ خَشِيَ أَنْ لَا يَعْقِلَهَا فَلَا أُحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَكْذِبَ عَلَيَّ إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ

جو ہجرت کا گھر اور سنت نبوی کا مرکز ہے وہاں فقہاء و اشراف لوگ تمہارے سامنے ہوں گے اور جو کہو گے اطمینان سے کہو گے اور اہل علم تمہارے مقالے کو بخوبی یاد رکھیں گے۔ اور اس کو اصل مقام پر منطبق کریں گے۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم اللہ کی! میں مدینہ میں پہلا خطبہ یہی دوں گا۔ سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ہم مدینہ میں ذوالحجہ کے آخر میں آئے۔ جمعے کا دن آیا تو میں نے آنے میں جلدی کی جب سورج زائل ہوا میں مسجد میں آ گیا۔ میں نے منبر کے پائے کے قریب سعید بن زید کو پایا، تو میں ان کے ساتھ بیٹھ رہا، تھوڑا وقت ہم بیٹھے تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ آ گئے جب میں نے ان کو آتے دیکھا تو سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو کہا: آج عمر رضی اللہ عنہ منبر پر وہ بیان کریں گے جو خلیفہ بننے کے بعد تا حال انہوں نے بیان نہیں کیا تو اس نے یہ تسلیم کرنے سے انکار کیا اور کہا: وہ ایسی بات نہیں کہیں گے جو انہوں نے پہلے نہ کہی ہو۔ جب مؤذن خاموش ہوا تو عمر رضی اللہ عنہ اٹھے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی۔ پھر کہا: میں تمہیں وہ بات کہتا جو میرے مقدور میں کہنا ہوگا میں نہیں جانتا کہ میری اجل میرے سامنے کب آتی ہے۔ پس جس کو بات سمجھ آئے وہ یاد رکھ کر جہاں جائے بیان کر دے۔ اور جس کو خوف ہو کہ وہ نہیں سمجھا ہوگا تو میں اس کو اپنی بات نقل کرنے کی اجازت نہیں دیتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ کہنا کسی کے لیے جائز نہیں ہے۔ محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے اور آپ ﷺ پر کتاب اتاری ہے اور اس میں آیت رجم بھی نازل کی تھی۔ پس ہم نے وہ پڑھی، سمجھی، یاد کی اور آپ ﷺ نے رجم کیا اور آپ ﷺ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا۔ مجھے ڈر ہے کہ زیادہ وقت گذرنے کے ساتھ وہ آیت بھول جائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ آيَةَ الرَّجْمِ فَقَرَأْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا
رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ فَأَخْشَى
إِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَقُوْلَ قَائِلٌ وَاللّٰهِ
مَا نَجِدُ آيَةَ الرَّجْمِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَيَضِلُّوْا
بِتَرْكِ فَرِيْضَةٍ أَنْزَلَهَا اللّٰهُ وَالرَّجْمُ فِي كِتَابِ
اللّٰهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أُحْصِنَ مِنَ
الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ
الْحَبَلُ أَوْ الْإِعْتِرَافُ ثُمَّ إِنَّا كُنَّا نَقْرَأُ فِيْمَا
نَقْرَأُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ أَنْ لَا تَرْغَبُوْا عَنْ آبَائِكُمْ
فَإِنَّهُ كُفْرٌ بِكُمْ أَنْ تَرْغَبُوْا عَنْ آبَائِكُمْ أَوْ إِنَّ
كُفْرًا بِكُمْ أَنْ تَرْغَبُوْا عَنْ آبَائِكُمْ أَلَا ثُمَّ إِنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تُطْرُوْنِي كَمَا أُطْرِيَ
عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ
ثُمَّ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ قَائِلًا مِنْكُمْ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَوْ
قَدْ مَاتَ عُمَرُ بَايَعْتُ فُلَانًا فَلَا يَغْتَرَّنَّ امْرُؤٌ
أَنْ يَقُوْلَ إِنَّمَا كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ فَلْتَةً
وَتَمَّتْ أَلَا وَإِنَّهَا قَدْ كَانَتْ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّ
اللّٰهَ وَقَى شَرَّهَا وَلَيْسَ مِنْكُمْ مَنْ تُقْطَعُ
الْأَعْنَاقُ إِلَيْهِ مِثْلُ أَبِي بَكْرٍ مَنْ بَايَعَ رَجُلًا
عَنْ غَيْرِ مَشْوَرَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَلَا يُبَايَعُ
هُوَ وَلَا الَّذِي بَايَعَهُ تَغِرَّةً أَنْ يُقْتَلَا وَإِنَّهُ
قَدْ كَانَ مِنْ خَبَرِنَا حِيْنَ تُوُفِّيَ وَخَالَفَ عَنَّا
عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَمَنْ مَعَهُمَا وَاجْتَمَعُوْا
بِأَسْرِهِمْ فِي سَقِيْفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ وَخَالَفَ
عَنَّا عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَمَنْ مَعَهُمَا وَاجْتَمَعَ

گی، اور کوئی کہنے والا کہے گا ہمیں آیت رجم قرآن میں نہیں ملتی ہے تو لوگ اللہ کے نازل کردہ فریضے کو ترک کر کے گمراہ ہو جائیں گے۔ پس اللہ کی کتاب کے مطابق رجم ثابت شدہ چیز ہے جو زنا کرے اور شادی شدہ مرد ہو یا عورت۔ جب گواہ ثابت کر دیں یا حمل ظاہر ہو یا اقرار ہو۔ اور دوسری چیز جو ہم پڑھتے تھے یہ ہے اور کتاب اللہ کا حکم ہے کہ تم اپنے باپ دادے کے نسب سے منہ نہ پھیرو یہ کفر ہوگا۔ اور یہ بھی یاد رکھو کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم مجھے حد سے نہ بڑھاؤ جیسا نصاریٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو بڑھایا ہے۔ بلکہ کہا کرو اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہے۔ مجھے خبر ملی ہے کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے اگر عمر رضی اللہ عنہ فوت ہوا تو میں فلاں کی بیعت کروں گا۔ پس کوئی غلط فہمی میں نہ رہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت اچانک ہوئی تھی اور وہ مکمل بھی ہوگئی۔ یہ حقیقت ہے وہ بیعت اچانک ہی عمل میں آئی تھی مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے شر سے بچالیا، تم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کے لیے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مثل گھوڑوں کی گردنیں طے کی جائیں یعنی جس کی طرف سفر کر کے جایا جاتا ہو۔ جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو ہمارے درمیان سب سے بہتر آدمی ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی تھے۔ انصار نے ہماری مخالفت کی اور وہ سب سقیفہ بنی ساعدہ کے احاطہ میں جمع ہوئے۔ علی رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ بھی اور جو ان کے حامی تھے، ہم سے الگ رہے۔ عام مہاجرین ابوبکر کی طرف مائل تھے میں نے کہا: اپنے انصاری بھائیوں کے پاس جاتے ہیں ہم چلے تو راستہ میں انصار کے دو نیکوکار انسانوں سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ قوم کس کی طرف میلان رکھتی ہے تو انہوں نے کہا: کوئی حرج نہیں ہوگا اگر تم انصار کے پاس نہ جاؤ گے تم اپنا فیصلہ کر لو۔ میں نے کہا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْمُهَاجِرُوْنَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ يَا أَبَابَكْرٍ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا هٰؤُلَاءِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْطَلَقْنَا نُرِيْدُهُمْ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْهُمْ لَقِيَنَا مِنْهُمْ رَجُلَانِ صَالِحَانِ فَذَكَرَا مَا تَمَالَأَ عَلَيْهِ الْقَوْمُ فَقَالَا أَيْنَ تُرِيْدُوْنَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقُلْنَا نُرِيْدُ إِخْوَانَنَا هٰؤُلَاءِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَا لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَقْرَبُوْهُمْ اقْضُوْا أَمْرَكُمْ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَنَأْتِيَنَّهُمْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى أَتَيْنَاهُمْ فِي سَقِيْفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فَإِذَا رَجُلٌ مُزَمَّلٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقُلْتُ مَالَهُ قَالُوْا يُوْعَكُ فَلَمَّا جَلَسْنَا قَلِيْلًا تَشَهَّدَ خَطِيْبُهُمْ فَأَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَنَحْنُ أَنْصَارُ اللّٰهِ وَكَتِيْبَةُ الْإِسْلَامِ وَأَنْتُمْ مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَهْطٌ وَقَدْ دَفَّتْ دَافَّةٌ مِنْ قَوْمِكُمْ فَإِذَا هُمْ يُرِيْدُوْنَ أَنْ يَخْتَزِلُوْنَا مِنْ أَصْلِنَا وَأَنْ يَحْضُنُوْنَا مِنَ الْأَمْرِ فَلَمَّا سَكَتَ أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ وَكُنْتُ قَدْ زَوَّرْتُ مَقَالَةً أَعْجَبَتْنِي أُرِيْدُ أَنْ أُقَدِّمَهَا بَيْنَ يَدَيْ أَبِي بَكْرٍ وَكُنْتُ أُدَارِي مِنْهُ بَعْضَ الْحَدِّ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ عَلٰى رِسْلِكَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُغْضِبَهُ فَتَكَلَّمَ أَبُوْبَكْرٍ فَكَانَ هُوَ أَحْلَمَ مِنِّي وَأَوْقَرَ وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ مِنْ كَلِمَةٍ أَعْجَبَتْنِي فِي تَزْوِيْرِي إِلَّا قَالَ فِي بَدِيْهَتِهِ

قسم اللہ کی! ہم ان کے پاس ضرور جائیں گے۔ ہم گئے تو ایک مرد کپڑوں میں لپیٹا گیا تھا اور لوگ اس کے آس پاس جمع تھے میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ تو بتایا گیا کہ سعد بن عبادہ ہیں، انھیں بخار ہو رہا ہے جب تھوڑی ساعت ہم بیٹھے تو ان کا خطیب اٹھا اور اس نے کلمہ شہادتین پڑھ کر اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور کہا: ہم اللہ کے دین کے مددگار اور اسلام کی فوج ہیں۔ اے مہاجرین کی جماعت! تم بھی ایک جماعت ہو۔ تمہاری قوم سے بڑی ایک بڑی جماعت منتقل ہو کر آ گئی۔ اور تم نے ہمیں بالکل الگ کر دیا۔ اور امر خلافت سے دور کر دیا۔ جب ان کا خطیب خاموش ہوا تو اپنے دل ہی دل میں مقالہ تیار کر چکا تھا اور وہ مجھے پسند بھی تھا اور ابوبکر ؓ سے پہلے میں بیان کرنے کا ارادہ رکھتا تھا اور بعض امور میں ابوبکر ؓ سے میں زیادہ تیز تھا۔ میں نے بات کرنا چاہی تو ابوبکر ؓ نے کہا ٹھہر جاؤ تو میں نے ان کی مخالفت کرنا مناسب نہ سمجھا۔ اور میں ان کو غصہ نہیں دلانا چاہتا تھا۔ پس ابوبکر ؓ نے کلام کیا اور وہ مجھ سے زیادہ متحمل مزاج اور باوقار تھے۔ قسم اللہ کی! جو میں نے مقالہ تیار کیا تھا اس میں سے کوئی پہلو ابوبکر نے ترک نہ کیا فی البدیہ کہہ گزرے بلکہ اس سے زیادہ بہتر کہا۔ فرمایا. جو نیکی تم نے ذکر کی ہے تم اس کے اہل ہو البتہ عرب لوگ قریش کے علاوہ امر خلافت کسی قوم میں تسلیم نہیں کرتے ہیں۔ اور قریش عربوں میں اعلیٰ قوم ہیں حسب ونسب کے لحاظ سے۔ میں تمہارے لیے ان دو آدمیوں کو امیر پسند کرتا ہوں تم جس کو چاہو امیر بناؤ، ابوبکر ؓ نے میرا اور ابوعبیدہ ؓ کا ہاتھ پکڑا۔ اس بات کے سوا میں نے ابوبکر ؓ کی کوئی بات ناپسند نہیں کی تھی۔ اللہ کی قسم! اگر میری گردن ماری جاتی تو وہ مجھے اتنی ناپسند چیز نہ ہوتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِثْلَهَا أَوْ أَفْضَلَ مِنْهَا حَتّٰى سَكَتَ فَقَالَ مَاذَكَرْتُمْ فِيكُمْ مِنْ خَيْرٍ فَأَنْتُمْ لَهُ أَهْلٌ وَلَنْ يُعْرَفَ هٰذَا الْأَمْرُ إِلَّا لِهٰذَا الْحَيِّ مِنْ قُرَيْشٍ هُمْ أَوْسَطُ الْعَرَبِ نَسَبًا وَدَارًا وَقَدْ رَضِيتُ لَكُمْ أَحَدَ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ فَبَايِعُوا أَيَّهُمَا شِئْتُمْ فَأَخَذَ بِيَدِي وَبِيَدِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَهُوَ جَالِسٌ بَيْنَنَا فَلَمْ أَكْرَهْ مِمَّا قَالَ غَيْرَهَا كَانَ وَاللّٰهِ أَنْ أُقَدَّمَ فَتُضْرَبَ عُنُقِي لَا يُقَرِّبُنِي ذٰلِكَ مِنْ إِثْمٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَأَمَّرَ عَلٰى قَوْمٍ فِيهِمْ أَبُوبَكْرٍ اللّٰهُمَّ إِلَّا أَنْ تُسَوِّلَ إِلَيَّ نَفْسِي عِنْدَ الْمَوْتِ شَيْئًا لَا أَجِدُهُ الْآنَ فَقَالَ قَائِلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ وَعُذَيْقُهَا الْمُرَجَّبُ مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ فَكَثُرَ اللَّغَطُ وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ حَتّٰى فَرِقْتُ مِنَ الْإِخْتِلَافِ فَقُلْتُ أُبْسُطْ يَدَكَ يَا أَبَابَكْرٍ فَبَسَطَ يَدَهُ فَبَايَعْتُهُ وَبَايَعَهُ الْمُهَاجِرُونَ ثُمَّ بَايَعَتْهُ الْأَنْصَارُ وَنَزَوْنَا عَلٰى سَعْدِبْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ قَتَلْتُمْ سَعْدَبْنَ عُبَادَةَ فَقُلْتُ قَتَلَ اللّٰهُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ عُمَرُ وَإِنَّا وَاللّٰهِ مَا وَجَدْنَا فِيمَا حَضَرْنَا مِنْ أَمْرٍ أَقْوٰى مِنْ مُبَايَعَةِ أَبِي بَكْرٍ خَشِينَا إِنْ فَارَقْنَا الْقَوْمَ وَلَمْ تَكُنْ بَيْعَةٌ أَنْ يُبَايِعُوا رَجُلًا مِنْهُمْ بَعْدَنَا فَإِمَّا بَايَعْنَا هُمْ عَلٰى مَالَا نَرْضٰى وَإِمَّا نُخَالِفُهُمْ فَيَكُونُ فَسَادٌ فَمَنْ بَايَعَ رَجُلًا عَلٰى غَيْرِ مَشُورَةٍ مِنَ

جتنی یہ چیز ناپسند تھی کہ میں امیر بنوں جبکہ لوگوں میں ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ موجود ہوں۔ اے اللہ! اگر بوقت موت میرا نفس کوئی بات اپنے اندر سے بنائے تو وہ جدا بات ہے مگر ایسی کوئی بات میرے سامنے نہیں ہے۔ انصار میں سے ایک نے کہا: میں میں رائے عمدہ دیتا ہوں میں بات کا تجربہ کار شخص ہوں اور میں ہوشیار اور زبان دراز ہوں کہ ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک امیر تم میں سے ہو اے قوم قریش! پس شوروغل بڑھ گیا یہاں تک کہ مجھے اختلاف کا خطرہ لاحق ہوا اور میں نے جلدی ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر بیعت کر دی اور مہاجرین نے بھی بیعت کی اور انصار نے بھی بیعت کر دی۔ پس ہم سعد رضی اللہ عنہ کو پھلانگ کر چلے گئے تو قائل نے کہا تم نے تو سعد کو مار ہی ڈالا۔ میں نے کہا: اس کو اللہ نے مارا ہے۔ ہم جس کام میں حاضر ہوئے اس کو ہم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت سے زیادہ مضبوط نہیں پایا۔ اس وقت خطرہ یہ تھا کہ قوم میں تفرقہ پڑھ جائے گا، اور ہمارے بعد کسی ایسے مرد کی لوگ بیعت کر دیں گے کہ یا تو ہم ناپسند کرتے ہوئے تابع ہوں گے۔ یا ہم مخالفت کریں گے اور فساد بپا ہوگا۔ پس جس نے اچانک کسی مرد کی بیعت کی مسلمانوں کے مشورے کے بغیر تو اس کی پیروی نہ کی جائے گی اور نہ بیعت کرنے والے کی صاف بات ہے کہ دونوں کو قتل کر دیا جائے گا۔" (بخاری)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْمُسْلِمِيْنَ فَلاَيُتَابَعُ هُوَ وَلاَ الَّذِي بَايَعَهُ تَغِرَّةً أَنْ يُقْتَلاَ. (رواه البخاري، ٦٨٣٠)

٦٠٠٠ـ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَاتَ وَأَبُوبَكْرٍ بِالسُّنْحِ قَالَ إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي بِالْعَالِيَةِ فَقَامَ عُمَرُيَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَامَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ وَقَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ مَاكَانَ يَقَعُ فِي نَفْسِي إِلاَّ ذَاكَ وَلَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ فَلَيُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَ رِجَالٍ وَأَرْجُلَهُمْ فَجَاءَ أَبُوبَكْرٍ فَكَشَفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَبَّلَهُ قَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي طِبْتَ حَيًّا وَمَيِّتًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لاَ يُذِيْقُكَ اللّٰهُ الْمَوْتَتَيْنِ أَبَدًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ أَيُّهَا الْحَالِفُ عَلَى رِسْلِكَ فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُوبَكْرٍ جَلَسَ عُمَرُ فَحَمِدَ اللّٰهَ أَبُوبَكْرٍ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ أَلاَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا ﷺ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لاَّ يَمُوْتُ وَقَالَ ﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ﴾ وَقَالَ ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلاَّ رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللّٰهَ شَيْئاً وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشَّاكِرِيْنَ﴾ قَالَ فَنَشَجَ النَّاسُ يَبْكُوْنَ، بِنَحْوِمَا قَبْلَهُ. (رواه البخاري، ٣٦٧٠)

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ مقام سخ میں تھے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر کہنے لگے: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ فوت نہیں ہوئے۔ عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے بس میرے دل میں یہی بات ڈالی گئی تھی کہ آپ ﷺ اٹھ کر منافق لوگوں کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیں گے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے تو رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس سے پردہ اٹھا کر بوسہ دیا اور کہا: میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں! آپ زندہ اور وفات ہر حال میں پاک صاف ہیں۔ مجھے قسم اس کی جس کے ہاتھ میری جان ہے! اللہ آپ ﷺ کو دو موت نہیں چکھائے گا۔ پھر وہ باہر گئے اور کہا: اے قسم کھانے والے! ٹھہر جا۔ پس جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بات چیت کی تو عمر رضی اللہ عنہ خاموش ہو کر بیٹھ گئے۔ انھوں نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی، اور کہا: خبردار رہو! جو شخص محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو وہ جان لے کہ محمد ﷺ فوت ہو گئے ہیں۔ اور جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ ہمیشہ زندہ رہے گا کبھی فوت نہ ہوگا۔ یہ آیت تلاوت کی: (تحقیق تو مرنے والا ہے اور وہ بھی مرنے والے ہیں) اور یہ آیت تلاوت کی (نہیں ہیں محمد ﷺ مگر رسول ان سے پہلے بھی رسول گذر چکے ہیں پس اگر وہ فوت ہوں یا وہ قتل کیے جائیں تو تم اپنی ایڑیوں پر پھر جاؤ گے۔ اور جو اپنی ایڑیوں پر پھرے گا تو وہ اللہ کو کوئی ضرر نہیں پہنچائے گا اور عنقریب اللہ تعالیٰ شکر کرنے والوں کو اجر عطا کرے گا۔ پس اب لوگ رونے لگے۔ آگے مثل حدیث سابق ہے۔“ (البخاری)

(٦٠٠٠) بخاری: ٣٦٧٠ـ مسلم: ٢٢١٣ـ نسائی: ١٨٤١ـ ابن ماجه: ١٦٢٧ـ احمد: ٢٧٨٠٧.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

٦٠٠١۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ أَبَابَكْرٍ رضي الله عنه خَرَجَ وَعُمَرُ رضي الله عنه يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ اجْلِسْ فَأَبَى فَقَالَ اجْلِسْ فَأَبَى فَتَشَهَّدَ أَبُو بَكْرٍ رضي الله عنه فَمَالَ إِلَيْهِ النَّاسُ وَتَرَكُوا عُمَرَ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا ﷺ فَإِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ﴾ إِلَى ﴿الشَّاكِرِينَ﴾ وَاللّٰهِ لَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُونُوا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَهَا حَتَّى تَلَاهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَتَلَقَّاهَا عَنْهُ النَّاسُ فَمَا يُسْمَعُ بَشَرٌ إِلَّا يَتْلُوهَا. (رواه البخاري، ١٢٤٢)

"سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نکلے تو عمر رضی اللہ عنہ لوگوں سے کلام کر رہے تھے کہا: بیٹھ جا تو انھوں نے انکار کیا۔ پھر کہا: پھر انکار کیا۔ پس ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا تو لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو گئے اور عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اما بعد: جو تم میں سے محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ محمد ﷺ وفات پا گئے ہیں۔ اور جو اللہ کی عبادت کرتا ہے، اسے معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ زندہ رہنے والا ہے، اسے موت نہیں آئے گی۔ پھر وہی آیت پڑھی یعنی وما محمد الا رسول الخ۔ قسم اللہ کی! گویا لوگوں کو ان آیات کے نزول کا پہلے علم ہی نہیں تھا یہاں تک کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کی تلاوت کی۔ پس یہ آیات لوگوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے لے کر پڑھنا شروع کر دیں اور ہر انسان سے یہی آیات سنی جاتی تھیں۔ (بخاری)

٦٠٠٢۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ خُطْبَةَ عُمَرَ الْآخِرَةَ حِينَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَذٰلِكَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ فَتَشَهَّدَ وَأَبُوبَكْرٍ صَامِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ قَالَ كُنْتُ أَرْجُوْ أَنْ يَعِيشَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى يَدْبُرَنَا يُرِيدُ بِذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ آخِرَهُمْ فَإِنْ يَكُ مُحَمَّدٌ ﷺ قَدْ مَاتَ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَدْ جَعَلَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ نُورًا تَهْتَدُونَ بِهِ هَدَى اللّٰهُ مُحَمَّدًا ﷺ وَإِنَّ أَبَابَكْرٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثَانِي اثْنَيْنِ فَإِنَّهُ أَوْلَى الْمُسْلِمِينَ

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا: انہوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا دوسرا خطبہ سنا تھا جب وہ منبر پر رسول اللہ ﷺ کی وفات سے اگلے دن بیٹھے کلمہ شہادت پڑھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش بیٹھے تھے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے امید تھی کہ آپ ﷺ ہم سب سے آخر میں فوت ہوں گے۔ پس اگر نبی کریم ﷺ فوت ہو گئے ہیں تو تمہارے درمیان وہ نور موجود ہے جس سے تم ہدایت حاصل کرو۔ وہ نور جس سے اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو ہدایت بخشی تھی پس تم اس کو مضبوطی سے پکڑ لو تم ہدایت پا جاؤ گے۔ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کا رفیق خاص ہے وہ دو میں سے دوسرا ہے۔ اور وہ تمہارے امور مملکت چلانے کا سب سے زیادہ حقدار ہے۔ پس تم

(٦٠٠١) بخاری: ١٢٤٢۔ مسلم: ٢٢١٣۔ نسائی: ١٨٤١۔ ابن ماجہ: ١٦٢٧۔ احمد: ٢٧٨٠٧۔

(٦٠٠٢) بخاری: ٧٢١٩۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بِـأُمُـوْرِكُـمْ فَقُوْمُوْا فَبَايِعُوْهُ وَكَانَتْ طَائِفَةٌ مِـنْهُـمْ قَدْ بَايَعُوْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَـاعِـدَةَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الْعَامَّةِ عَلَى الْمِنْبَرِ .
(رواه البخاري، ٧٢١٩)

اس کی اٹھ کر بیعت کرو۔ ایک جماعت تو سقیفہ بنو ساعدہ میں بیعت کر چکی تھی اور یہ منبر کے پاس بیعت عامہ کا انعقاد ہوا۔" (بخاری)

٦٠٠٣ــ وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّ عُمَرَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا هُـوَ إِلاَّ أَنْ سَـمِـعْـتُ أَبَا بَكْرٍ تَلاَهَا فَعَقِرْتُ حَتّٰـى مَا تُقِلُّنِي رِجْلاَيَ وَحَتّٰى اَهْوَيْتُ إِلَى الْاَرْضِ حِيْـنَ سَـمِـعْـتُـهُ تَلاَهَا عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْمَاتَ(رواه البخاري، ٤٤٥٤)

"ایک روایت میں ہے: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آیت کی تلاوت کی یعنی (نہیں ہیں محمد مگر رسول ہیں) تو گویا میری پچھاڑ کاٹ دی گئی ہیں۔ میں کھڑا نہ رہ سکا۔ زمین پر گر گیا۔ میں نے یقین کر لیا کہ آپ ﷺ وفات پا گئے ہیں۔" (بخاری)

٦٠٠٤ــ لِـرَزِيـنٍ: أَنَّ عُـمَرَ لَمْ يَزَلْ يَوْمَئِذٍ بِـأَبِـيْ بَكْرٍ حَتّٰى صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَبَايَعَهُ النَّاسُ عَـامَّةً وَخَـطَـبَ فِـي الْيَـوْمِ الثَّـالِثِ، أَيُّهَا الـنَّـاسُ إِنَّ الَّذِي رَاَيْتُمْ مِنِّي لَمْ يَكُنْ حِرْصًا عَـلَـى وِلاَيَـتِـكُـمْ، لٰـكِـنِّـي خِفْتُ الْفِتْنَةَ وَالإِخْتِلاَفَ، وَقَـدْ رَدَدْتُ اَمْـرَكُـمْ إِلَيْكُمْ فَوَلُّوا مَنْ شِئْتُمْ، فَقَالُوْا: لاَ نُقِيْلُكَ .

"رزین کی روایت ہے: اس دن سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے یہاں تک کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر پر گئے اور عام لوگوں نے بیعت کی۔ اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تیسرے دن خطبہ دیا اور کہا: لوگو! جو تم نے میرا معاملہ دیکھا یہ تمہاری امارت کی حرص کی وجہ سے نہیں تھا۔ مگر مجھے فتنے اور اختلاف کا خوف تھا۔ اور اب میں تمہارا معاملہ تم کو واپس کرتا ہوں تم امیر بناؤ جس کو چاہو تو لوگوں نے کہا ہم تجھ سے بیعت واپس نہیں لیں گے۔"

شرح: ...ان احادیث کا مطلب تو واضح ہے، چند باتوں کی وضاحت کی ضرورت ہے، ایک گروہ جو کہ قبر کی زندگی کا منکر ہے وہ کہتا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نبی ﷺ کی وفات کے بعد یہ کہنا کہ آپ کو اللہ دو موتیں نہ چکھائے گا۔ اس سے ثابت ہوا قبر کی زندگی نہیں۔

اس کا حل یہ ہے کہ یہاں اس موت کی نفی کی جا رہی ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کی تھی کہ ابھی کچھ دیر کے لیے آپ پر موت طاری ہوئی ہے۔ پھر اللہ آپ کو بھیجے گا اور آپ کی موت کے قائل لوگوں کے آپ ہاتھ کاٹیں گے۔ اس موت کے وقفہ کی تردید حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کی تھی۔ اس طرح ایک ہی موت ہے۔ جو آپ ﷺ نے چکھی قبر کی زندگی کا وجود ہے۔ ان میں یہ بھی بیان ہوا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا علم دوسروں سے زیادہ تھا۔ ایسے جانکاہ صدمہ کے

(٦٠٠٣) بخاري: ٤٤٥٤- مسلم: ٢٢١٣- نسائي: ١٨٤١- ابن ماجه: ١٦٢٧- احمد: ٢٧٨٠٧.
(٦٠٠٤) رزين.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقت بھی حواس قائم رہے اور لوگوں کی رہنمائی کی۔ اس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ایک اور خوبی بھی نمایاں ہوتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات مبارکہ میں انہیں نماز پڑھانے کا کہا یہ علامت تھی کہ خلافت کے حقدار زیادہ آپ ہی ہیں، اس کے باوجود آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا نام خلافت کے لیے پیش کرتے ہیں، یہ ان کے عجز وانکسار کی شناخت ہے۔ (فتح الباری: ۷/ ۲۹ تا ۳۱)

ان میں یہ بھی بیان ہوا ہے کہ شادی شدہ زانی یا زانیہ کو سنگسار کیا جائے گا، یہ حکم قیامت تک باقی ہے۔ زانیہ اگر حاملہ ہوتو وضع حمل تک انتظار کیا جائے وضع حمل کے بعد اسے سنگسار کیا جائے۔

یہ بھی ثابت ہوا پہلے ہمارے اسلاف خصوصاً صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قرآن پاک کی حفاظت کا سخت اہتمام کیا تھا۔

یہ بھی ثابت ہوا جب یہ ڈر ہو کہ کوئی قوم فتنہ کا شکار ہونے والی ہے اور وہ راہ حق قبول نہ کرے گی تو ان سے مناظرہ کیا جائے ان پر حجت قائم کی جائے، اور انہیں راہِ راست پر لایا جائے۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ مسلمانوں کا ایک ہی امیر ہو۔

یہ بھی ثابت ہوا جس کے باقی رہنے سے فتنے کا ڈر ہو اس کی موت کی بددعا جائز ہے۔

یہاں سے شیعوں نے یہ استدلال بھی کیا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ میں ان دو آدمیوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہما کو تمہارے لیے خلیفہ پسند کرتا ہوں۔ اس سے ثابت ہوا وہ اپنی امامت کے قائل نہ تھے نہ اس کے مستحق خود کو تصور کرتے تھے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ انہوں نے یہ تواضع سے کہا تھا، غیر مستحق والی کوئی بات نہیں۔ (فتح الباری: ۱۲/ ۱۵۵)

٦٠٠٥ــ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ تَسْأَلُهُ مِيْرَاثَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِيْنَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي هٰذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيْهَا بِمَا

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا اور اپنی میراث طلب کی۔ مدینہ کے مال فئی باغ فدک اور خیبر کے خمس کا باقی ماندہ حصہ طلب کیا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے، اس میں وراثت قائم نہیں ہوتی۔ آل محمد اس مال سے بقدر ضرورت لے سکتے ہیں۔ میں ہرگز نبی علیہ السلام کے صدقہ سے کسی چیز کو تبدیل نہ کروں گا جو نبی علیہ السلام کے زمانہ میں تھی۔ اور میں اس میں وہی عمل کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو یہ اشیا دینے سے انکار کردیا تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ناراض ہوگئیں، اور

(٦٠٠٥) مسلم: ١٧٥٩۔ بخاری: ٣٠٧٣۔ نسائی: ٤١٤١۔ ابوداؤد: ٢٩٧٦۔ احمد: ٢٥٧٢٨۔ موطا: ١٨٧٠

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَمِلَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَأَبَى اَبُوْ بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِيْ ذٰلِكَ قَالَ فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سِتَّةَ أَشْهُرٍ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ لَيْلاً وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَصَلَّى عَلَيْهَا عَلِيٌّ وَكَانَ لِعَلِيٍّ مِنَ النَّاسِ وِجْهَةٌ حَيَاةَ فَاطِمَةَ فَلَمَّا تُوُفِّيَتِ اسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وُجُوْهَ النَّاسِ فَالْتَمَسَ مُصَالَحَةَ أَبِيْ بَكْرٍ وَمُبَايَعَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ بَايَعَ تِلْكَ الأَشْهُرَ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِيْ بَكْرٍ أَنِ ائْتِنَا وَلَا يَأْتِنَا مَعَكَ أَحَدٌ كَرَاهِيَةَ مَحْضَرِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ عُمَرُ لِأَبِيْ بَكْرٍ وَاللّٰهِ لَا تَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَحْدَكَ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ وَمَا عَسَاهُمْ أَنْ يَفْعَلُوْا بِيْ إِنِّيْ وَاللّٰهِ لَآتِيَنَّهُمْ فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ أَبُوْبَكْرٍ فَتَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا اَبَابَكْرٍ فَضِيْلَتَكَ وَمَا اَعْطَاكَ اللّٰهُ وَلَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَاقَهُ اللّٰهُ إِلَيْكَ وَلٰكِنَّكَ اسْتَبْدَدْتَ عَلَيْنَا بِالأَمْرِ وَكُنَّا نَحْنُ نَرَى لَنَا حَقًّا لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُ اَبَابَكْرٍ حَتّٰى فَاضَتْ عَيْنَا أَبِيْ بَكْرٍ فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُوْ بَكْرٍ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَقَرَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَحَبُّ إِلَيَّ اَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِيْ وَأَمَّا الَّذِيْ شَجَرَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ

ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کلام ترک کر دی اور پھر تا دم موت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بات دوبارہ نہیں کی۔ جب وہ فوت ہوئی تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے رات ہی دفنا دیا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اطلاع نہ دی۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو لوگوں میں وجاہت حاصل تھی جب فاطمہ رضی اللہ عنہا فوت ہوئی تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے منہ پھیرلیا۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے بعد چھ ماہ بقید حیات رہیں۔ جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کا انحراف دیکھا تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مصالحت کی طرف مائل ہوئے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ ہمارے ہاں آؤ اور تمہارے ساتھ کوئی آدمی نہ آئے۔ دراصل سیدنا علی رضی اللہ عنہ ناپسند کرتے تھے کہ ان کے ساتھ عمر رضی اللہ عنہ آئیں۔ اس لیے کہ عمر رضی اللہ عنہ میں شدت تھی۔ پس عمر رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ تنہا نہ ہو جاؤ۔ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم اللہ کی! میں ان کے پاس تنہا ہی جاؤں گا اور میرے ساتھ وہ کچھ نہیں کریں گے۔ پس ابوبکر رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو بنو ہاشم علی رضی اللہ عنہ کے پاس جمع تھے۔ پس علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ اللہ کی حمد وثنا بیان کی۔ پھر کہا: اما بعد، اے ابوبکر! ہم تیری فضیلت کا انکار نہیں کرتے، تجھے اللہ نے مقام دیا اور اس پر بھی تجھ سے حسد نہیں کرتے ہیں۔ البتہ ہم اس امر میں اپنا حق سمجھتے ہیں، پس تم نے جبراً ہمارا حق چھینا ہے۔ پھر رسول اللہ سے اپنی قرابت کا ذکر کیا اور وجوہات قرب بیان کرتے رہے یہاں تک کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ خاموش ہوئے تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی قرابت اللہ کی قسم! اپنی قرابت کے ساتھ صلہ رحمی کرنے میں زیادہ عزیز ہے۔ اور اللہ کی قسم! اس مال میں بھی کوئی کمی بیشی نہیں کروں گا جو میرے اور تمہارے درمیان زیر بحث آیا ہے۔ البتہ میں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنْ هٰذِهِ الْأَمْوَالِ فَإِنِّي لَمْ آلُ فِيهَا عَنِ الْحَقِّ وَلَمْ أَتْرُكْ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُهُ فِيهَا إِلَّا صَنَعْتُهُ فَقَالَ عَلِيٌّ لِأَبِي بَكْرٍ مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةُ لِلْبَيْعَةِ فَلَمَّا صَلَّى أَبُوْبَكْرٍ صَلَاةَ الظُّهْرِ رَقِيَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَشَهَّدَ وَذَكَرَ شَأْنَ عَلِيٍّ وَتَخَلُّفَهُ عَنِ الْبَيْعَةِ وَعُذْرَهُ بِالَّذِي اعْتَذَرَ إِلَيْهِ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَتَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَعَظَّمَ حَقَّ أَبِي بَكْرٍ وَأَنَّهُ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِي صَنَعَ نَفَاسَةً عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَلَا إِنْكَارًا لِلَّذِي فَضَّلَهُ بِهِ وَلٰكِنَّا كُنَّا نَرَى لَنَا فِي الْأَمْرِ نَصِيبًا فَاسْتُبِدَّ عَلَيْنَا بِهِ فَوَجَدْنَا فِي أَنْفُسِنَا فَسُرَّ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمُوْنَ وَقَالُوْا أَصَبْتَ فَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ إِلَى عَلِيٍّ قَرِيبًا حِيْنَ رَاجَعَ الْأَمْرَ الْمَعْرُوْفَ. (رواه مسلم، ١٧٥٩)

رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے ہماری میراث تقسیم نہ ہوگی جو کچھ ہم نے چھوڑا وہ صدقہ ہے اور تحقیق آل محمد ﷺ اس سے کھاتے رہیں گے۔ اور قسم اللہ کی! رسول اللہ جو کام اس مال سے لیتے رہے ہیں میں اسی طریقے پر اس کو جاری رکھوں گا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: بعد دوپہر تیری بیعت کا وقت مقرر ہے پس ابوبکر نماز ظہر پڑھا چکے تو علی رضی اللہ عنہ کا عذر لوگوں پر پیش کیا ان کے لیے استغفار کی، پھر علی رضی اللہ عنہ اٹھے اور ابوبکر کی تعظیم و فضیلت ذکر کی اسلام کی طرف دوسرے لوگوں سے پہل کرنے کا ذکر کیا اور بتایا جو میں نے کیا وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ پر حسد اور ان کی فضیلت و مقام کے انکار کی بنا پر نہیں کیا، بلکہ ہم سمجھتے تھے کہ ہمارا امر خلافت میں حق ہے، ہم پر زبردستی کی گئی، لہٰذا ہم نے دل میں یہ بات محسوس کی تھی، جس کی بنا پر میں بیعت سے لیٹ ہوا۔ چنانچہ سب مسلمان خوش ہوگئے۔ اور کہا: تم نے بہتر کیا اور مسلمان علی رضی اللہ عنہ کی طرف زیادہ قریب آگئے جب امر معروف کی طرف انھوں نے رجوع کیا۔" (مسلم)

شـرح:...... نبی ﷺ کے تین مالی حقوق تھے: (۱) جو آپ ﷺ کو ہبہ میں زمین ملی تھی، مخیریق یہودی نے وصیت کی تھی کہ بنو نضیر میں اس کے سات باغ ہیں، یہ میں آپ ﷺ کو دیتا ہوں، یہ اس نے احد کے دن جب وہ اسلام لایا تھا، اس دن کہا تھا۔ یہ نبی ﷺ کی ملکیت تھی۔ (۲) بنو نضیر سے جو مالِ فئی حاصل ہوا تھا، یہ بھی خاص آپ کی ملکیت تھا کیونکہ مسلمانوں نے اس پر لشکر کشی نہ کی تھی۔

(۳) خیبر کے مال کا پانچواں حصہ بھی آپ کا تھا، مگر اسے آپ اپنے اخراجات میں اور مسلمانوں کے لیے اور عام مصلحتوں کے لیے خرچ کرتے تھے۔

اس بارے میں یہ غلط فہمی تھی کہ یہ وراثت ہے، اس کی بنا پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مطالبہ کیا انہوں نے جب نبی ﷺ کا فرمان سنا تو خاموش ہوگئیں۔

یہی مغالطہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہوا کہ مجھے پس پشت ڈال کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے جلدی سے خلافت کا معاملہ اپنے ہاتھ میں لیا تھا، جب یہ غلط فہمی دور ہوئی تو پھر اسی طرح آپس میں شیر و شکر ہوگئے۔ اور محبت والفت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی مہکار سے فضا معطر ہوگئی۔ (عون المعبود: ۳/۱۰۴)

٦٠٠٦۔ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ ﷞ وَارَأْسَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاكِ لَوْكَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَاسْتَغْفِرُلَكِ وَاَدْعُوْلَكِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَاثُكْلِيَاهُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَاَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِي وَلَوْكَانَ ذَاكَ لَظَلَلْتَ آخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّساً بِبَعْضِ أَزْوَاجِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَلْ أَنَا وَارَأْسَاهُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَوْاَرَدْتُ أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ فَأَعْهَدَ أَنْ يَقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّوْنَ ثُمَّ قُلْتُ يَأْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ أَوْيَدْفَعُ اللّٰهُ وَيَأْبَى الْمُؤْمِنُوْنَ. (رواه البخاری، ٧٢١٧)

”قاسم بن محمد روایت کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ ﷞ نے کہا: ہائے میرا سر! تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو فوت ہوگئی اور میں زندہ رہا تو تیرے لیے استغفار کروں گا اور دعا طلب کروں گا۔ سیدہ عائشہ ﷞ نے کہا: ہائے اس کی ماں روئے قسم اللہ کی! میں گمان کرتی ہوں کہ آپ میرا مرنا پسند کرتے ہیں۔ اگر ایسا ہوا تو اسی دن کے آخری وقت آپ ﷺ اپنی کسی بیوی سے شب باش ہوں گے۔ فرمایا: بلکہ میرا سر جارہا ہے میں نے ارادہ کیا کہ ابوبکر ﷛ اور اس کے بیٹے کو بلا کر حکم لکھ دوں تاکہ کوئی آرزو کرنے والا آرزو ہی نہ کرے پھر میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انکار کرے گا اور مومن دور ہٹائیں گے یا اللہ دور ہٹائے گا اور مومن انکار کریں گے۔“ (البخاری)

شرح: اس میں حضرت ابوبکر ﷛ کی خلافت کا واضح اشارہ ہے۔ (فتح الباری: ۱۳/۲۰۶)

٦٠٠٧۔ عَنْ عَائِشَةَ: نَحَلَنِيْ أَبِيْ جَادَ عِشْرِيْنَ وَسْقًا، الْحَدِيْثُ الْمَاضِيْ فِي الْهِبَةِ. وَزَادَ رَزِيْنٌ فِي آخِرِهِ: ثُمَّ أَوْصٰى أَنْ تَغْسِلَهُ امْرَأَتُهُ، ثُمَّ دَعَا عُمَرَ فَقَالَ: إِنِّيْ مُسْتَخْلِفُكَ عَلٰى أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَا عُمَرُ إِنَّمَا ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُ مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاتِّبَاعِهِمُ الْحَقَّ وَثِقْلِهِ عَلَيْهِمْ وَحَقٌّ لِمِيْزَانٍ أَنْ لَا يُوْضَعَ فِيْهِ إِلَّا الْحَقُّ أَنْ يَكُوْنَ ثَقِيْلًا، يَاعُمَرُ وَإِنَّمَا خَفَّتْ مَوَازِيْنُ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاتِّبَاعِهِمُ الْبَاطِلَ وَخِفَّتِهِ عَلَيْهِمْ وَحَقٌّ

”عائشہ ﷞ نے کہا میرے باپ نے مجھے مقام جادہ کی بیس ۲۰ وسق عطیہ دے دیں۔ تا آخر حدیث جو باب ہبہ میں گزر چکی ہے۔ رزین نے اس پر مزید یہ نقل کیا ہے کہ سیدنا ابوبکر ﷛ نے وصیت کی کہ اس کی بیوی اس کو غسل دے گی۔ اور پھر سیدنا عمر ﷛ کو بلایا اور کہا: اے عمر ﷛! میں نے تجھے اصحاب رسول اللہ ﷺ پر خلیفہ بنایا ہے۔ تحقیق وزن اس کا بھاری ہوگا جس کا آخرت کے دن بھاری ثابت ہوا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو حق کا اتباع کرتے ہیں تو ان کا وزن بھاری ہوگا۔ اور میزان کا حق یہ ہے کہ اس میں صرف حق ہی رکھا جائے تو وہ بھاری ہی ہوگا۔ اے عمر ﷛! اور ہلکا میزان اس کا ہے جس کا قیامت کو میزان ہلکا ثابت ہوگا۔ اور یہ باطل کی پیروی کی وجہ سے ہوگا۔ اس میزان

(٦٠٠٧) رزین.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لِيُمَيِّزَانِ أَنْ يُوضَعَ فِيهِ سِوَى الْبَاطِلِ أَنْ يَكُونَ خَفِيفًا، وَكَتَبَ إِلَى أُمَرَاءِ الْأَجْنَادِ: وُلِّيتُ عَلَيْكُمْ عُمَرَ وَلَمْ آلُ نَفْسِي وَلَا الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا. ثُمَّ مَاتَ وَدُفِنَ لَيْلًا ثُمَّ قَامَ عُمَرُ فِي النَّاسِ خَطِيبًا، ثُمَّ قَالَ بَعْدَ أَنْ حَمِدَ اللّٰهَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي لَأُعْلِمُكُمْ مِنْ نَفْسِي شَيْئًا تَجْهَلُونَهُ، أَنَا عُمَرُ وَلَمْ أَحْرِصْ عَلَى أَمْرِكُمْ، وَلٰكِنَّ الْمُتَوَفَّى أَوْصَى إِلَيَّ بِذٰلِكَ وَاللّٰهُ أَلْهَمَهُ ذٰلِكَ وَلَيْسَ أَجْعَلُ أَمَانَتِي إِلَى أَحَدٍ لَيْسَ لَهَا بِأَهْلٍ، وَلٰكِنِ اجْعَلُهَا إِلَى مَنْ تَكُونُ رَغْبَتُهُ فِي التَّوْقِيرِ لِلْمُسْلِمِينَ، أُولٰئِكَ أَحَقُّ بِهِمْ مِمَّنْ سِوَاهُمْ.

کا یہ حق ہے کہ اس میں باطل ہی رکھا جائے تو وہ ہلکا ثابت ہوگا۔ افواج کے افسران کی طرف لکھا کہ میں نے تم پر عمر رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا ہے اور میں نے اپنی اور مسلمانوں کی بھلائی میں کوئی کمی روا نہیں رکھی ہے پھر وہ فوت ہوئے اور رات کے وقت ہی دفنا دیئے گئے۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کو خطاب کیا اور اللہ کی حمد و ثناء کے بعد کہا لوگو! میں تمہیں اپنے متعلق ایک چیز بتاتا ہوں، جس کو تم نہیں جانتے میں صرف عمر رضی اللہ عنہ ہوں۔ مجھے تمہاری امارت کی کوئی حرص نہیں تھی مگر متوفی نے مجھے اس کی وصیت کی ہے اور اللہ ہی نے اس کے دل میں یہ چیز ڈال دی ہے اور میں اپنی امانت کسی ایسے شخص کے حوالے نہیں کروں گا جو اس کی اہلیت نہ رکھتا ہو مگر اس کو ان لوگوں کے حوالے کروں گا جو مسلمانوں کی عزت اور وقار میں دلچسپی لیتے ہوں ایسے لوگ دوسرے لوگوں سے زیادہ حقدار ہیں۔"

٦٠٠٨۔ عَنِ الْأَقْرَعِ مُؤَذِّنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ بَعَثَنِي عُمَرُ إِلَى الْأُسْقُفِ فَدَعَوْتُهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ وَهَلْ تَجِدُنِي فِي الْكِتَابِ قَالَ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ تَجِدُنِي قَالَ أَجِدُكَ قَرْنًا فَرَفَعَ عَلَيْهِ الدِّرَّةَ فَقَالَ قَرْنٌ مَهْ فَقَالَ قَرْنٌ حَدِيدٌ أَمِينٌ شَدِيدٌ قَالَ كَيْفَ تَجِدُ الَّذِي يَجِيءُ مِنْ بَعْدِي فَقَالَ أَجِدُهُ خَلِيفَةً صَالِحًا غَيْرَ أَنَّهُ يُؤْثِرُ قَرَابَتَهُ قَالَ عُمَرُ يَرْحَمُ اللّٰهُ عُثْمَانَ ثَلَاثًا فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُ الَّذِي بَعْدَهُ قَالَ أَجِدُهُ صَدَأَ حَدِيدٍ فَوَضَعَ عُمَرُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ يَادَفْرَاهُ يَادَفْرَاهُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ

"سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے مؤذن اقرع کا بیان ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک پادری کے پاس ایلیاء شہر میں روانہ کیا تو میں اس کو لے کر آیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو کہا: تو مجھے اپنی کتاب پاتا ہے؟ اس نے کہا: ہاں کہا: کیسا ہے؟ اس نے کہا: قرن۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر درہ اٹھایا اور کہا قرن کیا؟ اس نے کہا لوہا اور سخت ترین امانت دار۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے بعد والے خلیفہ کو کیسے پاتا ہے؟ اس نے کہا: اس کو نیک خلیفہ پاتا ہوں مگر وہ اپنے خاندان کو ترجیح دے گا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ عثمان پر رحم کرے تین بار کہا۔ پھر کہا: اس کے بعد والے کو کیسا پاتا ہے؟ اس نے کہا لوہے کا زنگ۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا ہائے بدبو، ہائے بدبو! اس نے کہا: امیر المومنین

(٦٠٠٨) ابو داؤد: ٤٦٥٦۔ ضعیف الاسناد، البانی: ١٠٠٩

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

إِنَّهُ خَلِيفَةٌ صَالِحٌ وَلَكِنَّهُ يُسْتَخْلَفُ حِيْنَ يُسْتَخْلَفُ وَالسَّيْفُ مَسْلُوْلٌ وَالدَّمُ مُهْرَاقٌ. (رواه أبوداود، ٤٦٥٦)

وہ نیکو کار خلیفہ ہوگا، البتہ جب وہ خلیفہ منتخب ہوگا تو تلوار میان سے نکل چکی ہوگی اور خون بہادیا گیا ہوگا۔'' (ابو داؤد)

٦٠٠٩۔عَنْ معْدانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخطَابِ خَطَبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَذَكَرَ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ وَذَكَرَ أَبَابَكْرٍ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ كَأَنَّ دِيكًا نَقَرَنِي ثلاثَ نَقَرَاتٍ وَإِنِّي لاَ أُرَاهُ إِلاَّ حُضُوْرَ أَجلِي. (رواه مسلم، ٥٦٧)

''معدان بن ابی طلحہ کا بیان ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جمعے کا خطبہ دیا اور آنحضرت ﷺ، ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا، پھر کہا: میں نے دیکھا ہے کہ گویا مجھے ایک مرغ نے تین بار چونچ ماری ہے۔ اور میں اس کی یہی تعبیر جانتا ہوں کہ میری موت کا وقت قریب ہے۔ (مسلم)

٦٠١٠۔عَنْ سعِيْدبْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ لَمَّا صَدرَ عُمَرُبْنُ الْخطَابِ مِنْ مِنًى أَنَاخَ بِالأَبْطحِ ثُمَّ كَوَّمَ كَوْمَةً بَطْحَاءَ ثُمَّ طَرَحَ عَلَيْهَا رِدَاءَهُ وَاسْتَلْقَى ثُمَّ مَدَّيَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ كَبِرَتْ سِنِّي وَضَعُفَتْ قُوَّتِي وَانْتَشَرَتْ رَعِيَّتِي فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مُضَيِّعٍ وَلاَ مُفَرِّطٍ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ أَيُّهَاالنَّاسُ قَدْ سُنَّتْ لَكُمُ السُّنَنُ وَفُرِضَتْ لَكُمُ الْفَرَائِضُ وَتُرِكْتُمْ عَلَى الْوَاضِحَةِ إِلاَّ أَنْ تَضِلُّوْا بِالنَّاسِ يَمِيْناً وَشِمَالاً وَضَرَبَ بِإِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الأُخْرَى ثُمَّ قَالَ إِيَّاكُمْ أَنْ تَهْلِكُوْا عَنْ آيَةِ الرَّجْمِ أَنْ يَقُوْلَ قَائِلٌ لاَ نَجِدُ حَدَّيْنِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَقَدْرَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَرَجَمْنَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلاَ

''سعید ابن میسب نے کہا: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جب منیٰ سے گزرنے لگے تو سیلابی نہر کے پاس سواری بیٹھائی۔ ریت جمع کر کے ایک ٹیلہ بنایا۔ اس پر اپنی چادر ڈالی، پھر اس پر چت لیٹ گئے۔ دونوں ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا دیے اور کہا۔ اے اللہ! میری عمر زیادہ ہوچکی ہے، قوت کمزور ہوگئی ہے میری رعایا پھیل چکی ہے پس مجھے ضائع ہونے اور کمی آنے سے پہلے اٹھا لے۔ پھر مدینہ میں ذوالحجہ کے اواخر میں آئے اور لوگوں کو خطبہ دیا، اور فرمایا: اے لوگو! تمہارے لیے سنن مقرر کردیے گئے ہیں۔ تمہارے لیے فرائض بیان کردیے گئے ہیں۔ تمہیں واضح شاہراہ پر ڈالدیا گیا ہے جس کی رات بھی دن کی مثل روشن ہے۔ پھر ایک ہاتھ کو دوسرے پر مار کر کہا: تمہارے گمراہ ہونے کی یہی ایک صورت ہے کہ تم واضح راستہ چھوڑ کر دائیں بائیں نکل کر چلے جاؤ۔ پھر کہا: خبردار! آیت رجم سے غافل نہ ہونا کہ کوئی کہنے والا کہے ہم دو حدیں کتاب اللہ میں نہیں پاتے۔ یقیناً نبی کریم ﷺ نے رجم کیا ہے اور ہم نے بھی۔ مجھے قسم اس ذات

(٦٠٠٩) مسلم: ٥٦٧۔ بخاری: ٧٢١٨۔ نسائی: ٧٠٨۔ ابوداؤد: ٢٩٣٩۔ ابن ماجہ: ٣٣٦٣۔ احمد: ٣٦٤۔ موطا: ١١٠١۔

(٦٠١٠) موطا: ١٥٦٠۔ ترمذی: ١٤٣١۔ ابوداؤد: ٤٤١٨۔ ابن ماجہ: ٢٥٥٣۔ احمد: ٣٩٣

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

أَنْ يَقُولَ النَّاسُ زَادَعُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى لَكَتَبْتُهَا الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ فَارْجُمُوْهُمَا الْبَتَّةَ فَإِنَّا قَدْ قَرَأْنَاهَا قَالَ مَالِكٌ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا انْسَلَخَ ذُوْالْحَجَّةِ حَتَّى قُتِلَ عُمَرُ رَحِمَهُ اللّٰهُ (رواه مالك، ١٥٦٠ وَقَالَ قَوْلُهُ الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ يَعْنِي الثَّيِّبُ وَالثَّيِّبَةُ)

کی جس کے ہاتھ میری جان ہے! اگر یہ بات نہ ہوتی کہ لوگ کہیں گے عمر رضی اللہ عنہ نے قرآن میں اضافہ کر دیا ہے تو میں لکھ دیتا۔ اَلشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ شادی شدہ مرد اور شادی شدہ عورت زنا کریں تو ان دونوں کو رجم کر دو قطعی طور پر ہم نے اس کو پڑھا ہے۔ پھر ذوالحجہ نہیں گزرا تھا کہ عمر رضی اللہ عنہ قتل کر دیے گئے۔ (مالک کی روایت ہے اور امام مالک نے کہا الشیخ والشیخہ کا معنی ہے) شادی شدہ مرد و عورت۔"

٦٠١١ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ قَالَتْ أَعَلِمْتَ أَنَّ أَبَاكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ قَالَ قُلْتُ مَا كَانَ لِيَفْعَلَ قَالَتْ إِنَّهُ فَاعِلٌ قَالَ فَحَلَفْتُ أَنِّي أُكَلِّمُهُ فِي ذٰلِكَ فَسَكَتُّ حَتَّى غَدَوْتُ وَلَمْ أُكَلِّمْهُ قَالَ فَكُنْتُ كَأَنَّمَا أَحْمِلُ بِيَمِيْنِي جَبَلاً حَتَّى رَجَعْتُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَسَأَلَنِي عَنْ حَالِ النَّاسِ وَأَنَا أُخْبِرُهُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَهُ إِنِّي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ مَقَالَةً فَآلَيْتُ أَنْ أَقُوْلَهَا لَكَ زَعَمُوْا أَنَّكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ وَإِنَّهُ لَوْ كَانَ لَكَ رَاعِي إِبِلٍ أَوْ رَاعِي غَنَمٍ ثُمَّ جَاءَكَ وَتَرَكَهَا رَأَيْتَ أَنْ قَدْضَيَّعَ فَرِعَايَةُ النَّاسِ أَشَدُّ قَالَ فَوَافَقَهُ قَوْلِي فَوَضَعَ رَأْسَهُ سَاعَةً ثُمَّ رَفَعَهُ إِلَيَّ فَقَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يَحْفَظُ دِيْنَهُ وَإِنِّي لَئِنْ لَا أَسْتَخْلِفُ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَسْتَخْلِفْ وَإِنِ اسْتَخْلَفَ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ قَدِ اسْتَخْلَفَ قَالَ

"سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا۔ پس اس نے کہا: تجھے کچھ علم ہے کہ تیرا باپ کسی کو خلیفہ نہیں بنا رہا؟ میں نے کہا: وہ ایسا نہیں کریں گے۔ حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ایسا ہی کرنے والے ہیں۔ چنانچہ میں نے قسم اٹھائی کہ ان سے یہ بات کروں گا تو میں خاموش رہا اور کل تک میں نے کلام نہیں کیا۔ میں ایسا محسوس کرتا تھا کہ گویا میرے دائیں ہاتھ میں پہاڑ تھاما ہوا ہے۔ پس میں لوٹ کر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو انہوں نے لوگوں کا پوچھا تو میں بتاتا گیا۔ پھر میں نے کہا: میں نے لوگوں سے سنا ہے کہ وہ ایک بات کرتے ہیں اور میں نے قسم کھائی ہے کہ میں یہ بات آپ کو بتاؤں گا۔ لوگوں کا گمان ہے کہ تم خلیفہ کسی کو نہیں بنائیں گے۔ اگر اونٹ یا بکریاں چرانے والا مویشی چھوڑ کر تمہارے پاس آ جائے تو آپ یہی کہو گے کہ اس نے ضائع کر دیا۔ پس لوگوں کے لیے نگران تو زیادہ اہم ہے تو عمر رضی اللہ عنہ نے میرے قول سے اتفاق کیا اور سر تھوڑی ساعت نیچے رکھ دیا پھر میری طرف سر اٹھایا اور کہا: اللہ تعالیٰ اپنے دین کا خود محافظ ہے اور میں خلیفہ نہ بناؤں تو حرج نہیں، رسول اللہ ﷺ نے خلیفہ نہیں بنایا تھا، اور اگر بنا دوں تو ابوبکر رضی اللہ عنہ

(٦٠١١) مسلم: ١٨٢٣۔ بخاری: ٧٢١٨۔ ترمذی: ٢٢٢٥۔ ابوداؤد: ٢٩٣٩۔ احمد: ٣٣٤۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ ذَكَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَعْدِلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَحَدًا وَأَنَّهُ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ. (رواه مسلم، ۱۸۲۳)

نے خلیفہ بنایا تھا، قسم اللہ کی! عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا اور پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کا بھی ذکر کیا تو میں جان گیا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دوسرے کسی کو برابر نہیں سمجھتے اور یہ کہ وہ کسی کو خلیفہ نہیں بنائیں گے۔'' (مسلم)

۶۰۱۲ـ وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ أَتَحَمَّلُ أَمْرَكُمْ حَيًّا وَمَيِّتًا لَوَدِدْتُ أَنَّ حَظِّي مِنْهَا الْكَفَافُ لَا عَلَيَّ وَلَا لِي. (رواه مسلم، ۱۸۲۳)

''اور ایک روایت میں ہے: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہارا بوجھ زندہ اور مردہ ہر حال میں ہی اٹھائے رکھوں؟ مجھے تو یہ پسند ہے کہ امر خلافت کے حساب سے پورا پورا بچ جاؤں نہ میرے اوپر گناہ ہو اور نہ مجھے اجر ثواب دیا جائے۔'' (مسلم)

۶۰۱۳ـ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه قَبْلَ أَنْ يُصَابَ بِأَيَّامٍ بِالْمَدِيْنَةِ وَقَفَ عَلَى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَعُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كَيْفَ فَعَلْتُمَا أَتَخَافَانِ أَنْ تَكُوْنَا قَدْ حَمَّلْتُمَا الْأَرْضَ مَا لَا تُطِيْقُ قَالَا حَمَّلْنَاهَا أَمْرًا هِيَ لَهُ مُطِيْقَةٌ مَا فِيْهَا كَبِيْرُ فَضْلٍ قَالَ انْظُرَا أَنْ تَكُوْنَا حَمَّلْتُمَا الْأَرْضَ مَا لَا تُطِيْقُ قَالَ قَالَا لَا فَقَالَ عُمَرُ لَئِنْ سَلَّمَنِيَ اللّٰهُ لَأَدَعَنَّ أَرَامِلَ أَهْلِ الْعِرَاقِ لَا يَحْتَجْنَ إِلَى رَجُلٍ بَعْدِي أَبَدًا قَالَ فَمَا أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا رَابِعَةٌ حَتَّى أُصِيْبَ قَالَ إِنِّي لَقَائِمٌ مَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ غَدَاةَ أُصِيْبَ وَكَانَ إِذَا مَرَّ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ قَالَ اسْتَوُوْا حَتَّى إِذَا لَمْ يَرَ فِيْهِنَّ خَلَلًا تَقَدَّمَ فَكَبَّرَ وَرُبَّمَا قَرَأَ سُوْرَةَ

''عمرو بن میمون الاودی کہتے ہیں: میں نے مسلم عمر رضی اللہ عنہ کو زخم آنے سے چند ایام پہلے مدینہ میں سیدنا حذیفہ اور عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہما کے پاس کھڑے دیکھا۔ اس نے کہا: تم دونوں نے کیسے کیا ہے؟ کیا تم نے زمین پر محصول اتنا تو نہیں لگایا جو زمین کی طاقت سے باہر ہو؟ انہوں نے کہا: ہم نے اتنا ہی محصول لگایا ہے جس کی زمین متحمل ہے اور اس میں سے پیداوار زیادہ آتی ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے تاکیداً کہا دیکھنا تم نے محصول اتنا نہ لگایا ہو جس کی زمین متحمل نہ ہو تو دونوں نے کہا: ایسا ہرگز نہیں کیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر اللہ نے مجھے سلامت رکھا تو میں اہل عراق کی بیواؤں کا ایسا انتظام کروں گا کہ ان کو میرے بعد کسی کا احتیاج نہ رہے گا۔ اس کے بعد چار ایام بھی نہیں گزرے تھے کہ ان کو زخمی کر دیا گیا میرے اور عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان صرف عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ تھے جب فجر کو وہ زخمی ہوئے۔ ان کا طریقہ یہ تھا کہ مسجد میں آتے تو ہر دو صفوں کے درمیان کھڑے ہوتے، اور دیکھتے اگر کسی جگہ صف میں خلل نظر آتا تو کہتے: برابر ہو جاؤ! کوئی خلل نہ رہتا تو

(۶۰۱۲) مسلم: ۱۸۲۳ـ بخاری: ۷۲۱۸ـ ترمذی: ۲۲۲۵ـ ابوداؤد: ۲۹۳۹ـ احمد: ۳۳٤.

(۶۰۱۳) بخاری: ۳۷۰۰.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يُوْسُفَ أَوِالنَّحْلَ أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلَى حَتّٰى يَجْتَمِعَ النَّاسُ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ كَبَّرَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ قَتَلَنِي اَوْاَكَلَنِي الْكَلْبُ حِيْنَ طَعَنَهُ فَطَارَ الْعِلْجُ بِسِكِّيْنٍ ذَاتِ طَرَفَيْنِ لَا يَمُرُّ عَلٰى أَحَدٍ يَمِيْنًا وَلَا شِمَالًا إِلَّا طَعَنَهُ حَتّٰى طَعَنَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا مَاتَ مِنْهُمْ سَبْعَةٌ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ طَرَحَ عَلَيْهِ بُرْنُساً فَلَمَّا ظَنَّ الْعِلْجُ اَنَّهُ مَأْخُوْذٌ نَحَرَ نَفْسَهُ وَتَنَاوَلَ عُمَرُ يَدَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَدَّمَهُ فَمَنْ يَلِي عُمَرَ فَقَدْ رَأَى الَّذِي اَرٰى وَأَمَّا نَوَاحِي الْمَسْجِدِ فَإِنَّهَا لَا يَدْرُوْنَ غَيْرَ أَنَّهُمْ قَدْ فَقَدُوْا صَوْتَ عُمَرَ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ فَصَلّٰى بِهِمْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ صَلَاةً خَفِيْفَةً فَلَمَّا انْصَرَفُوْا قَالَ يَاابْنَ عَبَّاسٍ اُنْظُرْ مَنْ قَتَلَنِي فَجَالَ سَاعَةً ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ غُلَامُ الْمُغِيْرَةِ قَالَ الصَّنَعُ قَالَ نَعَمْ قَالَ قَاتَلَهُ اللهُ لَقَدْ اَمَرْتُ بِهِ مَعْرُوْفًا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْ مِيْتَتِي بِيَدِ رَجُلٍ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ قَدْ كُنْتَ اَنْتَ وَأَبُوْكَ تُحِبَّانِ اَنْ تَكْثُرَ الْعُلُوْجُ بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانَ الْعَبَّاسُ أَكْثَرَهُمْ رَقِيْقًا فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَعَلْتُ أَيْ إِنْ شِئْتَ قَتَلْنَا قَالَ كَذَبْتَ بَعْدَمَا تَكَلَّمُوْا بِلِسَانِكُمْ وَصَلُّوْا قِبْلَتَكُمْ وَحَجُّوْا حَجَّكُمْ فَاحْتُمِلَ إِلٰى بَيْتِهِ

آگے بڑھ کر تکبیر کہتے اور بعض اوقات سورت یوسف یا سورت نحل یا ان کے مثل کوئی سورت اول رکعت میں پڑھتے تا کہ لوگ جمع ہو جائیں۔ پس تکبیر ہی کہی تھی کہ میں نے ان کو کہتے سنا کہ مجھے قتل کیا گیا یا مجھے کتا کھا گیا نیزہ مار کر مجوسی کافر دوطرفہ تیز دھار چھری لے کر بھاگ گیا اور دائیں بائیں جو آتا چھری مارتا گیا اور تیرہ افراد زخمی کردیئے جن میں سے سات افراد فوت ہوگئے۔ ایک آدمی نے یہ حال دیکھا تو بڑا کمبل اس پر ڈال کر گرفت میں لے لیا جب کافر سمجھا کہ وہ پکڑا گیا ہے تو اپنے نفس کو ذبح کر دیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر آگے کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قریب کے لوگوں کو تو معلوم ہوگیا جو ہوا لیکن مسجد کے کونوں میں کھڑے لوگ نہ سمجھ سکے۔ انھوں نے محض عمر رضی اللہ عنہ کی آواز گم پائی۔ چنانچہ انھوں نے سبحان اللہ، سبحان اللہ کہنا شروع کردیا۔ پس عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے مختصر نماز پڑھائی اور جب سب نے سلام پھیرا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابن عباس! دیکھ مجھے کس نے قتل کیا ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما کچھ دیر گھوم کر آئے اور کہا: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے غلام نے آپ پر حملہ کیا ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کاریگر نے؟ کہا: ہاں، انہوں نے کہا: اللہ اس کو ہلاک کرے میں نے تو اس کو معروف بات کا حکم دیا تھا۔ پھر کہا: اللہ کا شکر ہے میری موت اللہ نے کسی مسلمان کے ہاتھ سے نہیں کرائی۔ ابن عباس! تو اور تیرا باپ چاہتے تھے کہ مدینہ میں غیر مسلم بکثرت کام کریں۔ عباس رضی اللہ عنہ کے غلام سب سے زیادہ مدینہ میں رہتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اگر آپ کی خواہش ہو تو سب کو قتل کرادوں گا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بعد اس کے قتل کرنے کا جواز نہیں کہ وہ تمہاری زبان بولتے، تمہارے قبلہ کی طرف نماز پڑھتے، اور تم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَانْطَلَقْنَا مَعَهُ وَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ تُصِبْهُمْ مُصِيبَةٌ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ فَقَائِلٌ يَقُوْلُ لَا بَأْسَ وَقَائِلٌ يَقُوْلُ أَخَافُ عَلَيْهِ فَأُتِيَ بِنَبِيْذٍ فَشَرِبَهُ فَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ ثُمَّ أُتِيَ بِلَبَنٍ فَشَرِبَهُ فَخَرَجَ مِنْ جُرْحِهِ فَعَلِمُوْا أَنَّهُ مَيِّتٌ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَجَاءَ النَّاسُ فَجَعَلُوْا يُثْنُوْنَ عَلَيْهِ وَجَاءَ رَجُلٌ شَابٌّ فَقَالَ أَبْشِرْ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِبُشْرَى اللّٰهِ لَكُمْ مِنْ صُحْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدَمٍ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ ثُمَّ وَلِيْتَ فَعَدَلْتَ ثُمَّ شَهَادَةٌ قَالَ وَدِدْتُ أَنَّ ذٰلِكَ كَفَافٌ لَا عَلَيَّ وَلَا لِي فَلَمَّا أَدْبَرَ إِذَا إِزَارُهُ يَمَسُّ الْأَرْضَ قَالَ رُدُّوْا عَلَيَّ الْغُلَامَ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي ارْفَعْ ثَوْبَكَ فَإِنَّهُ أَبْقَى لِثَوْبِكَ وَأَتْقَى لِرَبِّكَ يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أُنْظُرْ مَا عَلَيَّ مِنَ الدَّيْنِ فَحَسَبُوْهُ فَوَجَدُوْهُ سِتَّةً وَثَمَانِيْنَ أَلْفًا أَوْ نَحْوَهُ قَالَ إِنْ وَفَّى لَهُ مَالُ آلِ عُمَرَ فَأَدِّهِ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَإِلَّا فَسَلْ فِي بَنِيْ عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ فَإِنْ لَمْ تَفِ أَمْوَالُهُمْ فَسَلْ فِي قُرَيْشٍ وَلَا تَعْدُهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ فَأَدِّ عَنِّي هٰذَا الْمَالَ انْطَلِقْ إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقُلْ يَقْرَأُ عَلَيْكِ عُمَرُ السَّلَامَ وَلَا تَقُلْ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فَإِنِّي لَسْتُ الْيَوْمَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ أَمِيْرًا وَقُلْ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَسَلَّمَ وَاسْتَأْذَنَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهَا فَوَجَدَهَا قَاعِدَةً

جیسا حج کرتے ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر ان کے گھر پہنچایا گیا۔ ہم لوگ ساتھ گئے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ لوگوں کو اس سے پہلے ایسا سانحہ پیش نہیں آیا۔ کوئی کہتا: مجھے عمر رضی اللہ عنہ کی جان خطرے میں نظر آتی ہے اور کوئی کہتا جان کا خطرہ نہیں ہے۔ نبیذ لایا گیا، اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پیا تو وہ پیٹ کے راستے باہر آ گیا۔ پھر دودھ لایا گیا، وہ پیا تو زخم سے خارج ہو گیا۔ اب لوگوں نے جان لیا کہ وہ فوت ہو جائیں گے۔ ہم ان کے پاس گئے تو لوگ آ کر ان کی خوبیاں بیان کر رہے تھے۔ ایک نوجوان آیا اور اس نے کہا: تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہو اے امیر المومنین! تمہیں رسول اللہ ﷺ کی صحبت حاصل رہی ہے۔ اور اسلام میں جو سبقت حاصل ہوئی اس کو تم خود جانتے ہو۔ پھر حاکم بنائے گئے تو تم نے عدل کیا اور اب درجہ شہادت قریب ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے یہ پسند ہے کہ میں پورا پورا بچ جاؤں نہ میرے اوپر بوجھ ہو نہ مجھے اجر دیا جائے۔ وہ جب جانے لگا تو اس کی تہہ بند زمین پر لگ رہی تھی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: لڑکے کو واپس بلاؤ۔ پھر کہا: اے میرے بھائی کے بیٹے! ازار اوپر اٹھاؤ یہ تیرے کپڑے کے لیے صفائی کی چیز ہے اور تیرے رب کا تقویٰ ہے۔ عبداللہ تم حساب لگاؤ میرے اوپر کتنا قرض ہے؟ حساب لگایا تو چھیاسی ہزار یا اس کے قریب قریب قرض تھا۔ کہا: اگر آل عمر کے مال سے پورا ہو جائے تو ان کے مال سے ادا کرنا، ورنہ بنو عدی بن کعب سے سوال کرنا، اگر ان سے پورا نہ ہو تو قریش سے سوال کرو، اور قریش کے علاوہ کسی سے سوال نہ کرو، اور میری طرف سے یہ قرض سب ادا کر دو۔ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور کہو: تمہیں عمر رضی اللہ عنہ سلام کہتا ہے اور امیر المومنین نہ کہو میں آج امیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَبْكِي فَقَالَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ
السَّلَامَ وَيَسْتَأْذِنُ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ
فَقَالَتْ كُنْتُ أُرِيْدُهُ لِنَفْسِي وَلَأُوثِرَنَّ بِهِ
الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِيْ فَلَمَّا اَقْبَلَ قِيْلَ هٰذَا
عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَدْجَاءَ قَالَ ارْفَعُوْنِي
فَأَسْنَدَهُ رَجُلٌ إِلَيْهِ فَقَالَ مَالَدَيْكَ قَالَ الَّذِيْ
تُحِبُّ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَذِنَتْ قَالَ الْحَمْدُ
لِلّٰهِ مَا كَانَ مِنْ شَيْءٍ أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ فَإِذَا
أَنَا قَضَيْتُ فَاحْمِلُوْنِي ثُمَّ سَلِّمْ فَقُلْ يَسْتَأْذِنُ
عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ فَإِنْ اَذِنَتْ لِي فَاَدْخِلُوْنِي
وَإِنْ رَدَّتْنِيْ رُدُّوْنِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِيْنَ
وَجَاءَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ حَفْصَةُ وَالنِّسَاءُ
تَسِيْرُ مَعَهَا فَلَمَّا رَأَيْنَاهَا قُمْنَا فَوَلَجَتْ عَلَيْهِ
فَبَكَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً وَاسْتَأْذَنَ الرِّجَالُ
فَوَلَجَتْ دَاخِلاً لَهُمْ فَسَمِعْنَا بُكَاءَهَا مِنَ
الدَّاخِلِ فَقَالُوْا أَوْصِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
اسْتَخْلِفْ قَالَ مَا اَجِدُ اَحَدًا اَحَقَّ بِهٰذَا
الْاَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ أَوِ الرَّهْطِ الَّذِيْنَ
تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ
فَسَمّٰى عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ
وَسَعْدًا وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَقَالَ يَشْهَدُكُمْ
عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَلَيْسَ لَهُ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ
كَهَيْئَةِ التَّعْزِيَةِ لَهُ فَإِنْ أَصَابَتِ الْإِمْرَةُ سَعْدًا
فَهُوَ ذَاكَ وَإِلَّا فَلْيَسْتَعِنْ بِهِ أَيُّكُمْ مَا أُمِّرَ فَإِنِّي
لَمْ اَعْزِلْهُ عَنْ عَجْزٍ وَلَا خِيَانَةٍ وَقَالَ أُوْصِي

المومنین نہیں رہا۔ انہیں کہنا: عمر رضی اللہ عنہ آپ سے اجازت چاہتے ہیں کہ ان کو ان کے دو ساتھیوں کے ساتھ دفن کیا جائے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے سلام کیا اور اجازت طلب کی۔ گھر میں گیا تو عائشہ رضی اللہ عنہا بیٹھی ہوئی رو رہی تھیں۔ اس نے کہا: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تمہیں سلام کہتے ہیں۔ اجازت طلب کرتے ہیں کہ ان کو ان کے دو رفقاء کے ساتھ دفن کرنے کی اجازت دو۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: وہ جگہ میں اپنے لیے رکھنے کا ارادہ رکھتی تھی مگر آج میں اپنے اوپر عمر رضی اللہ عنہ کو ترجیح دوں گی۔ عبداللہ واپس آئے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے اونچا کردو۔ ایک مرد نے اپنے سہارے سے اونچا کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا خبر لایا؟ کہا: وہ جو آپ پسند کرتے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اجازت دے دی ہے انھوں نے کہا: الحمد للہ میرے لیے اس سے زیادہ اہم کام کوئی نہیں تھا۔ پس جب میں فوت ہو جاؤں تو اٹھا کر لے جاؤ اور سلام کہو کہ عمر رضی اللہ عنہ اجازت چاہتا ہے اگر عائشہ رضی اللہ عنہا اجازت دے دیں تو دفنا دینا ورنہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دو۔ ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں، ان کے ساتھ اور بھی خواتین آئیں۔ جب ہم نے ان کو آتے دیکھا تو ہم لوگ محفل سے اٹھ گئے۔ وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئیں اور تھوڑی ساعت روتی رہیں۔ پھر مردوں نے اجازت طلب کی تو وہ اندر کے حصے میں چلی گئیں۔ اور ہم نے ان کے رونے کی آواز سنی۔ لوگوں نے کہا: امیر المومنین وصیت کرو اور خلیفہ مقرر کرو تو انہوں نے کہا: اس منصب کے حقدار ان ہی افراد کو سمجھتا ہوں جن سے بوقت وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی تھے۔ نام بنام بتایا علی، عثمان، زبیر، سعد اور عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہم۔ نیز کہا کہ تمہارے ساتھ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حاضر ہوگا اور اس کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْخَلِيْفَةَ مِنْ بَعْدِي بِالْمُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَيَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ وَأُوْصِيْهِ بِالْأَنْصَارِ خَيْرًا. ﴿الَّذِيْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾ أَنْ يُقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَأَنْ يُعْفَى عَنْ مُسِيْئِهِمْ وَأُوْصِيْهِ بِأَهْلِ الْأَمْصَارِ خَيْرًا فَإِنَّهُمْ رِدْءُ الْإِسْلَامِ وَجُبَاةُ الْمَالِ وَغَيْظُ الْعَدُوِّ وَأَنْ لَا يُؤْخَذَ مِنْهُمْ إِلَّا فَضْلُهُمْ عَنْ رِضَاهُمْ وَأُوْصِيْهِ بِالْأَعْرَابِ خَيْرًا فَإِنَّهُمْ أَصْلُ الْعَرَبِ وَمَادَّةُ الْإِسْلَامِ أَنْ يُؤْخَذَ مِنْ حَوَاشِي أَمْوَالِهِمْ وَيُرَدَّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ وَأُوْصِيْهِ بِذِمَّةِ اللّٰهِ وَذِمَّةِ رَسُوْلِهِ ﷺ أَنْ يُوْفَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ وَلَا يُكَلَّفُوْا إِلَّا طَاقَتَهُمْ فَلَمَّا قُبِضَ خَرَجْنَا بِهِ فَانْطَلَقْنَا نَمْشِي فَسَلَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَتْ أَدْخِلُوْهُ فَأُدْخِلَ فَوُضِعَ هُنَالِكَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَلَمَّا فُرِغَ مِنْ دَفْنِهِ اجْتَمَعَ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اجْعَلُوْا أَمْرَكُمْ إِلَى ثَلَاثَةٍ مِنْكُمْ فَقَالَ الزُّبَيْرُ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ طَلْحَةُ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عُثْمَانَ وَقَالَ سَعْدٌ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ أَيُّكُمَا تَبَرَّأَ مِنْ هٰذَا الْأَمْرِ فَنَجْعَلُهُ إِلَيْهِ وَاللّٰهُ عَلَيْهِ وَالْإِسْلَامُ لَيَنْظُرَنَّ أَفْضَلَهُمْ فِي نَفْسِهِ

اس امر میں کوئی دخل نہ ہوگا وہ بصورت تعزیت رہے گا۔ اور اگر سعد رضی اللہ عنہ کو حکومت ملے تو وہ اس کے اہل ہیں ورنہ جس کو حکومت ملے وہ اس سے تعاون حاصل کرے۔ میں نے ان کو نالائقی یا خیانت کی وجہ سے معزول نہیں کیا تھا۔ اور کہا: میں خلیفہ بننے والے کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ اولین مہاجرین کے ساتھ حسن سلوک کرے ان کا حق پہچانے اور ان کے وقار کو ملحوظ و محفوظ رکھے۔ اور انصار کے ساتھ بھلائی اور حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ جنہوں نے سب سے پہلے اسلام اور ایمان کو جگہ دی ہے ان میں سے جو بھلائی کرے اس کو قبول کیا جائے اور جو بدی کا مرتکب ہو اس سے درگزر کیا جائے۔ عام شہروں میں رہنے والوں کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں وہ اسلام کا دفاع اور مال کے حصول کا ذریعہ ہیں اور دشمنوں کے لیے باعث پریشانی ہیں اور ان سے وہی کچھ وصول کیا جائے جو ان کی ضروریات سے زائد ہو اور ان کی رضا مندی سے لیا جائے۔ میں اس کو اعراب کے ساتھ بہتر سلوک کی وصیت کرتا ہوں، وہ عرب کی اصل بنیاد اور اسلام کا ذخیرہ ہیں، ان کے مالوں کے اطراف سے حاصل کیا جائے اور ان ہی کے غرباء پر تقسیم کیا جائے۔ غیر مسلم اہل معاہدہ سے بہتر سلوک کی وصیت کرتا ہوں اور وہ اللہ اور اس کے رسول کے معاہدے پر قائم ہوں تو ان سے معاہدے پورے کیے جائیں اور ان کی خاطر دشمنوں سے جنگ کی جائے اور ان پر کوئی بوجھ ان کی طاقت سے زیادہ نہ ڈالا جائے۔ جب عمر رضی اللہ عنہ فوت ہوگئے تو ہم ان کو لے کر گئے اور عبداللہ رضی اللہ عنہ نے سلام کیا اور کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ اجازت طلب کرتے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اس کو داخل کر دو پس وہاں اپنے رفقاء کے ساتھ دفن کر دیے گئے جب ان کے دفن کرنے سے فارغ ہوئے تو وہ چھ نفوس جمع ہوئے۔ عبدالرحمن بن

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فَأُسْكِتَ الشَّيْخَانِ فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ أَفَتَجْعَلُوْنَهُ إِلَيَّ وَاللّٰهُ عَلَيَّ أَنْ لَا آلُ عَنْ أَفْضَلِكُمْ قَالَا نَعَمْ فَأَخَذَ بِيَدِ أَحَدِهِمَا فَقَالَ لَكَ قَرَابَةٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَالْقَدَمُ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ فَاللّٰهُ عَلَيْكَ لَئِنْ أَمَّرْتُكَ لَتَعْدِلَنَّ وَلَئِنْ أَمَّرْتُ عُثْمَانَ لَتَسْمَعَنَّ وَلَتُطِيْعَنَّ ثُمَّ خَلَا بِالْآخَرِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا أَخَذَ الْمِيْثَاقَ قَالَ ارْفَعْ يَدَكَ يَا عُثْمَانُ فَبَايَعَهُ فَبَايَعَ لَهُ عَلِيٌّ وَوَلَجَ أَهْلُ الدَّارِ فَبَايَعُوْهُ. (رواه البخاری، ٣٧٠٠)

عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: تم تین کی طرف اپنا فیصلہ دے تو سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا میری رائے علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہے اور طلحہ نے کہا میری رائے عثمان کے ساتھ ہے اور سعد رضی اللہ عنہ نے کہا میری رائے عبدالرحمٰن کے ساتھ ہے تو عبدالرحمٰن نے کہا تم دو میں سے کون بری ہوتا ہے ہم اس کو اللہ اور اسلام کی روشنی میں کہتے ہیں کہ وہ اپنے دل میں افضل کا انتخاب کر دے تو دونوں خاموش رہے۔ تو عبدالرحمٰن نے کہا کیا تم دونوں مجھے اختیار دیتے ہو میرے اوپر اللہ گواہ ہے کہ میں افضل کی تعین میں کمی نہیں کروں گا۔ ان دونوں نے کہا ہاں پس اس نے ایک کا ہاتھ پکڑا اور کہا تجھے رسول اللہ ﷺ کی قربت اور اسلام میں اولیت حاصل ہے جو تجھے خود معلوم ہے پس تیرے اوپر اللہ گواہ ہے کہ اگر میں تجھے منتخب کروں تو تو عدل کرے گا اور اگر عثمان کو منتخب کر دوں تو اس کی اطاعت کرے گا۔ پھر دوسرے کو تخلیہ میں یہی کہا اور جب وعدہ لے چکے تو کہا عثمان ہاتھ اوپر اٹھاؤ اور اس کی بیعت کر دی اور علی رضی اللہ عنہ نے بھی بیعت کی اور جو وہاں گھر میں لوگ تھے ان سب نے بیعت کی۔"

٦٠١٤ـ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ الرَّهْطَ الَّذِيْنَ وَلَّاهُمْ عُمَرُ اجْتَمَعُوْا فَتَشَاوَرُوْا فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ لَسْتُ بِالَّذِي أُنَافِسُكُمْ عَلَى هٰذَا الْأَمْرِ وَلٰكِنَّكُمْ إِنْ شِئْتُمْ اخْتَرْتُ لَكُمْ مِنْكُمْ فَجَعَلُوْا ذٰلِكَ إِلَى عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَلَمَّا وَلَّوْا عَبْدَالرَّحْمٰنِ أَمْرَهُمْ فَمَالَ النَّاسُ عَلَى عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَتّٰى مَا أَرَى أَحَدًا مِنَ النَّاسِ يَتْبَعُ أُولٰئِكَ الرَّهْطَ وَلَا يَطَأُ عَقِبَهُ

"حمید بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ جماعت جن کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مقرر کیا تھا وہ جمع ہوئے اور باہم مشورہ کیا تو عبدالرحمٰن نے کہا: میں اس امر میں خواہش نہیں رکھتا ہوں۔ لیکن اگر تم چاہو تو میں تم میں سے کسی کو منتخب کر دوں۔ پس انہوں نے یہ معاملہ عبدالرحمٰن پر چھوڑ دیا۔ جب عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ کو انتخاب کا منصب مل گیا تو اس پر لوگ ہر طرف سے ٹوٹ پڑے اور اس کی طرف مائل ہوئے اور مشورے دینے لگے ان راتوں میں عبدالرحمٰن سے سرگوشیاں کرتے رہے یہاں تک کہ جب وہ رات آئی جس کی فجر کو ہم نے عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کی تو

(٦٠١٤) بخاری: ٧٢٠٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمَالَ النَّاسُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُشَاوِرُوْنَهُ تِلْكَ اللَّيَالِي حَتّٰى إِذَا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي اَصْبَحْنَا مِنْهَا فَبَايَعْنَا عُثْمَانَ قَالَ الْمِسْوَرُ طَرَقَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بَعْدَ هَجْعٍ مِنَ اللَّيْلِ فَضَرَبَ الْبَابَ حَتّٰى اسْتَيْقَظْتُ فَقَالَ اَرَاكَ نَائِماً فوالله ما اكْتَحَلْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ بِكَبِيْرِ نَوْمٍ انْطَلِقْ فَادْعُ الزُّبَيْرَ وَسَعْدًا فَدَعَوْتُهُمَا لَهُ فَشَاوَرَهُمَا ثُمَّ دَعَانِي فَقَالَ ادْعُ لِي عَلِيًّا فَدَعَوْتُهُ فَنَاجَاهُ حَتّٰى ابْهَارَّ اللَّيْلُ ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ مِنْ عِنْدِهِ وَهُوَ عَلٰى طَمَعٍ وَقَدْ كَانَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَخْشٰى مِنْ عَلِيٍّ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي عُثْمَانَ فَدَعَوْتُهُ فَنَاجَاهُ حَتّٰى فَرَّقَ بَيْنَهُمَا الْمُؤَذِّنُ بِالصُّبْحِ فَلَمَّا صَلّٰى لِلنَّاسِ الصُّبْحَ وَاجْتَمَعَ أُولٰئِكَ الرَّهْطُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ فَأَرْسَلَ إِلٰى مَنْ كَانَ حَاضِرًا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ وَأَرْسَلَ إِلٰى أُمَرَاءِ الأَجْنَادِ وَكَانُوْا وَافَوْهُ تِلْكَ الْحَجَّةَ مَعَ عُمَرَ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا تَشَهَّدَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ يَا عَلِيُّ إِنِّي قَدْ نَظَرْتُ فِي أَمْرِ النَّاسِ فَلَمْ أَرَهُمْ يَعْدِلُوْنَ بِعُثْمَانَ فَلاَ تَجْعَلَنَّ عَلٰى نَفْسِكَ سَبِيْلًا فَقَالَ أُبَايِعُكَ عَلٰى سُنَّةِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَالْخَلِيْفَتَيْنِ مِنْ بَعْدِهِ فَبَايَعَهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ وَبَايَعَهُ النَّاسُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالأَنْصَارُ وَأُمَرَاءُ الأَجْنَادِ وَالْمُسْلِمُوْنَ . (رواه البخاري، ٧٢٠٧)

عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کچھ رات گزرنے کے بعد میرے پاس آئے دروازے پر دستک دی یہاں تک میں بیدار ہوا کہا: میں تجھے سویا ہوا پاتا ہوں اور بخدا! میں نے تو اس رات میں نیند کا زیادہ سرمہ نہیں ڈالا ہے۔ سعد اور زبیر رضی اللہ عنہما کو میرے پاس بلا کر لا۔ تو میں بلا لایا اور باہم مشورہ کرنے کے بعد پھر مجھے کہا: علی رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلا تو میں بلا لایا۔ وہ علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رات کے آخر تک رہے پھر علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس سے پر امید ہو کر اٹھے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ سے خطرہ محسوس کرتے تھے۔ پھر کہا: عثمان رضی اللہ عنہ کو بلا تو میں ان کو بلا لایا۔ اور باہم مشورہ کرتے رہے یہاں تک کہ صبح کے موذن نے ان کو جدا کر دیا۔ جب نماز فجر سے فارغ ہوئے تو یہ چھ افراد منبر کے پاس جمع ہوئے۔ پس عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے مسجد سے باہر مہاجرین اور انصار کو اندر بلایا اور فوجی افسران جو عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کرنے کے لیے مختلف مقامات سے وافر تعداد میں آئے ہوئے تھے، ان کو بلایا، جب جمع ہو گئے تو عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا اما بعد! اے علی رضی اللہ عنہ! میں نے لوگوں کے معاملات پر غور کیا تو وہ عثمان رضی اللہ عنہ کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے۔ پس تو اپنے دل میں کوئی خلش نہ رکھنا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور بیعت کر دی۔ اور کہا: میں تیری بیعت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے طریقے پر اور ان کے بعد سابقہ دو خلفاء کے طرز حکومت کی شرط پر۔ پس عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے بیعت کی، اور دیگر مہاجرین، انصار اور امراء افواج سب ہی نے بیعت کی اور سب مسلمانوں نے بھی۔'' (بخاری)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٦٠١٥ـ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ: لَمَّا حُوْصِرَ عُثْمَانُ وَلَّى أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الصَّلَاةِ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُصَلِّي أَحْيَانًا ثُمَّ بَعَثَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ مَاتُرِيْدُوْنَ مِنِّي؟ قَالُوْا: نُرِيْدُ أَنْ تَخْلَعَ إِلَيْهِمْ أَمْرَهُمْ قَالَ: لَا أَخْلَعُ سِرْبَالًا سَرْبَلَنِيْهِ اللّٰهُ تَعَالَى، قَالُوْا: فَهُمْ قَاتِلُوْكَ، قَالَ: لَئِنْ قَتَلْتُمُوْنِي لَا تَتَحَابُّوْنَ بَعْدِي أَبَدًا، وَلَا تُقَاتِلُوْنَ بَعْدِي عَدُوًّا جَمِيْعًا أَبَدًا، وَلَتَخْتَلِفُنَّ عَلَى بَصِيْرَةٍ، يَاقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِي أَنْ يُصِيْبَكُمْ مِثْلَ مَا أَصَابَ مَنْ قَبْلَكُمْ، فَلَمَّا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْأَمْرُ أَصْبَحَ صَائِمًا يَوْمَ جُمُعَةٍ: فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ النَّهَارِ نَامَ قَالَ: رَأَيْتُ الْآنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، وَقَالَ إِنَّكَ تُفْطِرُ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ، فَقُتِلَ مِنْ يَوْمِهِ ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ خَطِيْبًا فَحَمِدَاللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ أَقْبِلُوْا عَلَيَّ بِأَسْمَاعِكُمْ وَأَبْصَارِكُمْ، إِنِّي أَخَافُ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا وَأَنْتُمْ قَدْأَصْبَحْنَا فِي فِتْنَةٍ، وَمَا عَلَيْنَا فِيْهَا إِلَّا الْاِجْتِهَادُ، وَإِنَّ اللّٰهَ أَدَّبَ هٰذِهِ الْأُمَّةَ بِأَدَبَيْنِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ لَا هَوَادَةَ عِنْدَ السُّلْطَانِ فِيْهِمَا، فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ثُمَّ نَزَلَ وَعَمَدَ إِلَى مَا بَقِيَ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ فَقَسَمَهُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ. (رواہ رزین)

"عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان ہے کہ جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا تو نماز پڑھانے کی ذمہ داری سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ادا کرتے تھے اور کبھی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ پڑھاتے تھے۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس پیغام بھیجا تم لوگ مجھ سے کیا چاہتے ہو؟ ان لوگوں نے کہا: ہم چاہتے ہیں کہ خلافت چھوڑ دو، اور ہمارا معاملہ ہماری طرف واپس کر دے۔ انھوں نے کہا: میں وہ کرتا نہیں اتاروں گا جو اللہ تعالیٰ نے مجھے پہنایا ہے۔ تو کہا: وہ آپ کو تجھے قتل کر دیں گے۔ کہا: اگر تم مجھے قتل کر دو گے تو میرے بعد نہ تم میں الفت رہے گی، نہ کبھی تم دشمن سے جمع ہو کر لڑ سکو گے، اور تمہارے درمیان اختلاف پیدا ہوگا۔ پس اے میری قوم! بصیرت سے کام لو۔ تمہیں میری دشمنی اس بات پر نہ اکسائے کہ تمہیں بھی وہ مصائب پہنچیں جو تم سے پہلوں کو پہنچی ہیں۔ جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف معاملہ شدت اختیار کر گیا تو جمعہ کی صبح انھوں نے روزہ رکھا جب دن کا وقت تھا وہ سو گئے۔ پھر کہا: ابھی میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے فرماتے ہیں: تو رات کو افطاری ہمارے ساتھ کرے گا۔ پس اس دن قتل کر دیے گئے، پھر علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا، اور اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور کہا: لوگو! اپنے کانوں اور آنکھوں کے ساتھ متوجہ ہو جاؤ، مجھے خطرہ ہے کہ میں اور تم فتنے میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو دو چیزوں کے ساتھ ادب کی تعلیم دی ہے۔ وہ دو آداب کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ہیں۔ سلطان کے لیے ان دو میں سستی کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور آپس میں صلح و صفائی اختیار کرو۔ پھر وہ اترے اور بیت المال میں جو کچھ بچا تھا وہ مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔"

(٦٠١٥) رزین.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرح: ۔۔ خلیفہ مقرر کرنے کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے متوسط قسم کا طریقہ اپنایا۔ ان کی رائے یہ تھی کہ مسلمانوں کو ضابطہ میں رکھنے کے لیے خلیفہ مقرر کرنا ہی بہتر ہے۔ اس لیے چھ افراد مقرر کر دیئے۔ ان میں سے کسی ایک کا انتخاب کر لیا جائے۔ تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی پیروی ہو سکے۔ اور کچھ حصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے بھی اپنا لیا کہ آپ نے متعین طور پر خلیفہ منتخب نہ فرمایا تھا۔ ان چھ کا انتخاب کرنے کی وجہ یہ تھی کہ یہ اصحاب بدر تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات تک ان سے راضی تھے۔ (فتح الباری: ۱۳/ ۲۰۷)

۲۔ ان میں بھی بیان ہوا ہے کہ امام وقت کی بیعت کس طرح کی جائے، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے مسلسل تین دن تک بے خوابی اٹھائی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلیفہ منتخب ہونے پر بیعت لی، خود بھی بیعت کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی کی اور مہاجرین اور انصار نے بھی کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جن چھ شخصیات کے نام خلیفہ کے انتخاب کے لیے پیش کیے تھے ان میں سے آخر کار سارے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ تسلیم کر لیتے ہیں۔

اس حدیث سے شیعہ کی اس بات کی بھی تردید ہوتی ہے کہ امامت علی رضی اللہ عنہ پر نص وارد ہے، اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کہا ہوتا تو بمع حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بذریعہ شوریٰ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ہونے کا انتخاب نہ کرتے اور نہ ہی بیعت کرتے۔

اس سے ایک علمی بات یہ بھی واضح ہوئی کہ کسی چیز میں شرکاء جب تنازع کریں تو یہ معاملہ ان میں سے کسی ایک کو سونپ دیں اور وہ ان میں سے خود کو باہر نکال کر اس دعویٰ سے دستبردار ہو جائے تو وہ اسے فیصل تسلیم کریں اور وہ ان کا فیصلہ کر دے۔ (فتح الباری: ۱۳/ ۱۹۸)

۳۔ اس طویل حدیث میں تین اہم باتیں بیان ہوئی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد بیعت کیسے ہوئی۔ (۲) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اتفاق ہوا تھا۔ (۳) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی شہادت کا دلفگار معاملہ کیسے پیش آیا، اس سے چند اہم باتوں پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دل میں مسلمانوں کی شفقت تھی اور سنت قائم کرنے اور دین کے معاملہ کا اہتمام انہوں نے اپنی جان سے بھی زیادہ اہم تصور کیا تھا اور یہ بھی ثابت ہوا منہ پر تعریف اس وقت منع ہے جب مبالغہ کی جائے اگر جھوٹی تعریف نہ ہو مبالغہ نہ ہو تو تعریف کی گنجائش ہے۔ قرض کی ادائیگی کی وصیت بھی کی جائے اور اہل خیر کے ساتھ دفن ہونے کا اہتمام کرنا بھی جائز ہے۔ (فتح الباری: ۷/ ۶۹)

٦٠١٦ــ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اسْتَقْبَلَ وَاللّٰهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ مُعَاوِيَةَ بِكَتَائِبَ أَمْثَالِ الْجِبَالِ فَقَالَ عَمْرُوبْنُ الْعَاصِ إِنِّي لَأَرَى

”حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں: قسم اللہ کی! سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف پہاڑوں جیسی مضبوط افواج کے ساتھ پیش قدمی کی۔ سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے

(٦٠١٦) بخاري: ٢٧٠٤ـ ترمذي: ٣٧٧٣ـ نسائي: ١٤١٠ـ ابوداؤد: ٤٦٦٢ـ احمد: ١٩٩٩٤.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

كَتَائِبَ لَا تُوَلِّي حَتَّى تَقْتُلَ أَقْرَانَهَا فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ وَكَانَ وَاللّٰهِ خَيْرَ الرَّجُلَيْنِ أَيْ عَمْرُو وَإِنْ قَتَلَ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ مَنْ لِي بِأُمُوْرِ النَّاسِ مَنْ لِي بِنِسَائِهِمْ مَنْ لِي بِضَيْعَتِهِمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِ رَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ وَعَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ فَقَالَ اذْهَبَا إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ فَاعْرِضَا عَلَيْهِ وَقُوْلَا لَهُ وَاطْلُبَا إِلَيْهِ فَأَتَيَاهُ فَدَخَلَا عَلَيْهِ فَتَكَلَّمَا وَقَالَا لَهُ فَطَلَبَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُمَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِنَّا بَنُوْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَدْ أَصَبْنَا مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَإِنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ قَدْ عَاثَتْ فِي دِمَائِهَا قَالَا فَإِنَّهُ يَعْرِضُ عَلَيْكَ كَذَا وَكَذَا وَيَطْلُبُ إِلَيْكَ وَيَسْأَلُكَ قَالَ فَمَنْ لِي بِهٰذَا قَالَا نَحْنُ لَكَ بِهِ فَمَا سَأَلَهُمَا شَيْئًا إِلَّا قَالَا نَحْنُ لَكَ بِهِ فَصَالَحَهُ فَقَالَ الْحَسَنُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَابَكْرَةَ يَقُوْلُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرَى وَيَقُوْلُ إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ. (رواه البخاري، ٢٧٠٤)

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو کہا: میں ایسی افواج دیکھ رہا ہوں جو پیچھے نہیں ہٹے گی یہاں تک کہ تو ان کے بڑوں بڑوں کو قتل کر دے، مدمقابل کو فنا کر کے رکھ دیں گی۔ تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کو کہا اور ان دونوں میں معاویہ رضی اللہ عنہ ہی بہتر آدمی تھا۔ یہ تو بتا اگر یہ بھی قتل کر دیئے گئے اور وہ بھی تو مسلمانوں کے کام کون نبھائے ان کی عورتوں کی حفاظت کون کرے گا۔ ان کی زمین کی حفاظت کون کرے گا؟ تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے قریش کے دو آدمی بنوعبدالشمس شاخ میں سے ایک عبدالرحمٰن بن سمرہ اور دوسرا عبداللہ بن عامر روانہ کیے اور کہا: حسن رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ، صلح پیش کرو، اور خلافت چھوڑنے کا مطالبہ کرو۔ وہ اس کے پاس آئے، گفتگو کی اور جو کہا سو کہا اور خلافت کے طالب ہوئے۔ حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم بنوعبدالمطلب کو تو مال ملا ہے اور امت ساری خون خرابے کا شکار ہوچکی ہے۔ ان دونوں نے کہا: معاویہ رضی اللہ عنہ جنگ وقتال ترک کرنے پر تمہیں صلح کی دعوت دیتا ہے اور تم سے خلافت چھوڑنے کا مطالبہ کرتا ہے اور سوال کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا: اس بات کا ضامن میرے لیے کون ہوگا؟ پس حسن رضی اللہ عنہ جو کچھ کہتے گئے وہ دونوں اس کی ضمانت دیتے رہے۔ پس حسن رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کر لی۔ حسن بصری نے کہا: میں نے ابوبکرہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا حسن بن علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پہلو میں تھے اور آپ ﷺ لوگوں کی طرف ایک بار متوجہ ہوئے اور ایک بار حسن رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: یہ میرا بیٹا سردار ہے، اور عنقریب اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے بہت بڑی مسلمان دو جماعتوں کے درمیان صلح کرا دے گا۔'' (البخاری)

شرح: ...... اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ اللہ کے حکم فرمانبردار پر ہمہ وقت فکرمند رہتے تھے۔ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے اصلاح کا حکم دیا ہے۔ اور اس بات کی آپ ﷺ نے پیش گوئی فرمائی تھی کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں مسلمانوں کی دو عظیم جماعتوں کے درمیان صلح واقع ہوگی۔ (فتح الباری: ۵/ ۳۰۷)

ان جماعتوں کو عظیم کہا ہے، ایک جماعت حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ساتھ، اور دوسری جماعت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھی۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ۴۰ ہزار افراد نے بیعت کی تھی کہ ہمیں آپ کی اتباع میں موت بھی قبول ہے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اس دور میں حکومت کے زیادہ حقدار تھے مگر ان کی احتیاط کی وجہ سے اور اپنے نانا ﷺ کی امت پر شفقت کی بناء سے ملک کو چھوڑا، دنیا کی رنگینوں سے رخ موڑا، اللہ سے اجر طلب کرنے کی خاطر حکومت سے دستبرداری اختیار کی یہ کام آپ نے قلت وذلت کی بناء پر نہ کیا تھا، جب ان کے شیعہ ساتھیوں نے کہا: اور طنز کیا۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَارَ الْمُؤْمِنِيْنَ ''اے مومنوں کے لیے وجہ عار بننے والے تجھ پر سلام۔'' انہوں نے کہا تھا۔

اَلْعَارُ خَيْرٌ مِّنَ النَّارِ، ''عار آگ سے بہتر ہے۔''

یہ بھی ثابت ہوا ان میں سے کوئی بھی مسلمانی سے خارج نہ ہوا تھا، آپ نے دونوں جماعتوں کو مسلمان قرار دیا تھا۔

(طیبی شرح مشکاۃ: ۱۱/ ۲۹۸)

۶۰۱۷ـــ عَنْ عَبْدِ الْخَيْرِ قَالَ: قَامَ عَلِيٌّ رضي الله عنه عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاسْتُخْلِفَ أَبُوْبَكْرٍ رضي الله عنه فَعَمِلَ بِعَمَلِهٖ وَسَارَ بِسِيْرَتِهٖ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ رضي الله عنه عَلٰى ذٰلِكَ فَعَمِلَ بِعَمَلِهِمَا وَسَارَ بِسِيْرَتِهِمَا حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ (رواہ أحمد، ۱۰۵۸)

''عبد خیر کا بیان ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ منبر پر گئے۔ رسول اللہ ﷺ کا تذکرہ کیا اور کہا: نبی علیہ السلام فوت ہوئے تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے۔ انھوں نے تمام کام رسول اکرم ﷺ کی سیرت کے مطابق ہی کیے۔ یہاں تک کہ یہ بھی وفات پا گئے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا، انھوں نے بھی ان دونوں کی سیرت اور طریقے کے مطابق کام سرانجام دیے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں بھی وفات دے دی۔'' (احمد)

۶۰۱۸ـــ عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه، قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يُؤْمَرُ بَعْدَكَ قَالَ إِنْ تُؤَمِّرُوْا أَبَا بَكْرٍ رضي الله عنه، تَجِدُوْهُ أَمِيْنًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْآخِرَةِ وَإِنْ تُؤَمِّرُوْا عُمَرَ رضي الله عنه،

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ ﷺ کے بعد کس کو امیر بنایا جائے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اگر تم امیر بناؤ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تو اس کو امین پاؤ گے۔ دنیا سے بے رغبت اور آخرت کی رغبت رکھنے والا ہوگا۔

(۶۰۱۷) احمد: ۱۰۵۸۔ ورجالہ ثقات، ہیثمی: ۸۹۰۸۔

(۶۰۱۸) احمد: ۸۶۱۔ بزار، طبرانی اوسط ورجال البزار ثقات، ہیثمی: ۸۹۰۹۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَجِدُوْهُ قَوِيًّا أَمِيْنًا لَا يَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَإِنْ تُؤَمِّرُوْا عَلِيًّا رضی اللہ عنہ وَلَا أَرَاكُمْ فَاعِلِيْنَ تَجِدُوْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَأْخُذُ بِكُمُ الطَّرِيْقَ الْمُسْتَقِيْمَ. (رواه أحمد، ٨٦١ والبزار الاوسط)

اگر تم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو امیر بناؤ گے تو اس کو طاقت ور امین پاؤ گے، اس کو اللہ کے دین کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتا۔ اور اگر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو امیر بناؤ گے اور میں تمہیں اس کو امیر بناتا نہیں دیکھ رہا تو تم اس کو ہدایت کی راہنمائی کرنے والا، ہدایت یافتہ پاؤ گے وہ تمہیں سیدھے راستے پر چلائے گا۔" (احمد، البزار، الاوسط)

٦٠١٩ــ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا أَسَّسَ النَّبِيُّ ﷺ مَسْجِدَ الْمَدِيْنَةِ جَاءَ بِحَجَرٍ فَوَضَعَهُ وَجَاءَ أَبُوْ بَكْرٍ بِحَجَرٍ فَوَضَعَهُ وَجَاءَ عُمَرُ بِحَجَرٍ فَوَضَعَهُ وَجَاءَ عُثْمَانُ بِحَجَرٍ فَوَضَعَهُ فَسُئِلَ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: هٰذَا أَمْرُ الْخِلَافَةِ مِنْ بَعْدِي. للموصلي ٤٨٨٤ بتابعي لم يسم

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب رسول اللہ ﷺ نے مسجد مدینہ کی بنیاد رکھی تو ایک پتھر خود لا کر رکھا اور ایک پتھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے لا کر رکھا اور ایک پتھر عمر رضی اللہ عنہ نے لا کر رکھا اور ایک پتھر عثمان نے لا کر رکھا۔ پس نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا تو فرمایا: یہ امر خلافت ہے میرے بعد۔ (الموصلی نے ایک تابعی سے روایت کی جس کا نام ذکر نہیں کیا)"

٦٠٢٠ـ عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، رَفَعَهُ: يَكُوْنُ مِنْ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً مِنْهُمْ أَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ لَا يَلْبَثُ بَعْدِي إِلَّا قَلِيْلًا، وَصَاحِبُ رِحَادَارَةِ الْعَرَبِ يَعِيْشُ حَمِيْدًا وَيَمُوْتُ شَهِيْدًا، فَقَالَ رَجُلٌ: مَنْ هُوَ؟ قَالَ: عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى عُثْمَانَ، فَقَالَ: يَا عُثْمَانُ إِنْ أَلْبَسَكَ اللّٰهُ قَمِيْصًا فَأَرَادَكَ النَّاسُ عَلَى خَلْعِهِ فَلَا تَخْلَعْهُ، فَوَاللّٰهِ لَئِنْ خَلَعْتَهُ لَا تَرَى الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ

"سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے بعد بارہ خلفاء ہوں گے۔ ان میں ایک ابوبکر ہے، جو میرے بعد تھوڑا عرصہ زندہ رہے گا۔ اور چکی چلانے والا جو عرب والوں کی چکی چلائے گا وہ قابل تعریف زندہ رہے گا، اور شہادت کی موت مرے گا، کہا گیا: وہ کون ہے؟ فرمایا: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ۔ پھر آپ ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف منہ پھیرا اور فرمایا: اے عثمان رضی اللہ عنہ! اگر تجھے اللہ قمیص پہنائے تو لوگ اس کو اتارنے کا ارادہ کریں تو قمیص نہ اتارنا اللہ کی قسم! اگر تو نے قمیص اتاری تو جنت کو نہیں دیکھے گا، یہاں تک

(٦٠١٩) موصلي: ٤٨٨٤ـ عن العوام بن حوشب عمن حدثه عن عائشة ورجاله رجال الصحيح غير التابعي فانه لم يسم، هيثمي: ٨٩١١

(٦٠٢٠) طبراني ١٢ـ طبراني اوسط، وفيه مطلب بن شعيب قال ابن عدى لم ارله حديثا منكرا غير حديث واحد غير هذا وبقية رجاله وثقوا، هيثمي: ٨٩١٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ. (رواه الطبراني في الكبير، ١٢ والأوسط بضعف)

کہ اونٹ سوئی کے سوراخ سے گزر ے۔'' (الکبیر، الاوسط بسند ضعیف)

٦٠٢١۔عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ عِنْدَالنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا عُثْمَانُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ مُقَمِّصُكَ قَمِيْصاً فَإِنْ أَرَادَكَ الْمُنَافِقُوْنَ عَلٰى أَنْ تَخْلَعَهُ فَلاتَخْلَعْهُ لَهُمْ وَلاَ كَرَامَةَ يَقُوْلُهَا لَهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاثاً. (رواه احمد، ٢٣٩٤٥)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! اللہ تجھے قمیص پہنانے والا ہے۔ پس اگر منافق اس کو اتارنے کا ارادہ کریں تو قمیص نہ اتارنا اور اس میں کوئی عزت نہیں دو بار یا تین بار یہ بات انھیں کہی۔'' (احمد)

شـــرح: اس میں خلافت کو نبی ﷺ نے قمیص سے استعارہ دیا ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا. یہ لوگ اگر تمہیں خلافت سے معزول کرنا چاہیں تو معزول نہ ہونا کیونکہ تم حق پر ہو گے اور یہ خلافت چھیننے والے باطل پر ہوں گے۔ اسی حدیث پر عمل کرتے ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جب ان بلوائیوں نے آپ کے گھر کا محاصرہ کیا تھا اور معزول ہونے کا مطالبہ کیا تھا تو انہوں نے معزول ہونے سے انکار کر دیا تھا۔ (جائزۃ الاحوذی ۴/۵۹۰)

٦٠٢٢ـــــ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَبِي فَضَالَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ أَبُوْ فَضَالَةَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍقَالَ خَرَجْتُ مَعَ أَبِي عَائِدًاعَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ مَرَضٍ أَصَابَهُ ثَقُلَ مِنْهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ أَبِي مَا يُقِيْمُكَ فِي مَنْزِلِكَ هٰذَا لَوْ أَصَابَكَ أَجَلُكَ لَمْ يَلِكَ إِلاَّ أَعْرَابُ جُهَيْنَةَ تُحْمَلُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَإِنْ أَصَابَكَ أَجَلُكَ وَلِيَكَ أَصْحَابُكَ وَصَلَّوْا عَلَيْكَ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَهِدَ إِلَيَّ أَنْ لاَ أَمُوْتَ حَتّٰى أُؤَمَّرَثُمَّ تُخْضَبَ هٰذِهِ يَعْنِي لِحْيَتَهُ مِنْ دَمِ هٰذِهِ يَعْنِي هَامَتَهُ. (رواه أحمد، ٨٠٤)

''فضالہ بن ابی فضالہ کا بیان ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیمار تھے۔ میں نے اپنے والد کے ساتھ جو کہ بدری صحابی تھے علی رضی اللہ عنہ کی عیادت کی۔ اور کہا: تمہارا یہاں قیام کرنا تمہارے اس مقام میں مناسب نہیں۔ اگر تیری موت کا وقت آ گیا تو تمہاری تجہیز صرف جھینہ کے اعراب کریں گے۔ تجھے اٹھا کر مدینہ لے جایا جائے تو وہاں اگر موت کا وقت آ گیا تو تمہاری تجہیز تمہارے رفقاء کریں گے اور نماز جنازہ بھی پڑھیں گے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے میرے ساتھ عہد کیا ہے کہ میں نہیں مروں گا یہاں تک کہ خلیفہ بنایا جاؤں، اور پھر میری داڑھی اس کھوپڑی کے خون سے رنگین کی جائے گی۔'' (احمد)

(٦٠٢١) احمد: ٢٣٩٤٥ـ ابن ماجه: ١١٣ـ باختصار وفيه فرج بن فضالة وقد وثق وفيه ضعف وبقية رجاله رجال الصحيح، ترمذی: ٣٧٠٥ـ هيثمي: ٨٩٤٣.

(٦٠٢٢) احمد: ٨٠٤ـ وفيه عبدالله بن محمد بن عقيل وهو حسن الحديث وبقية رجاله ثقات

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

٦٠٢٣ـ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَلِيُّ إِنْ أَنْتَ وُلِّيْتَ الْأَمْرَ بَعْدِي فَأَخْرِجْ أَهْلَ نَجْرَانَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ. (رواه احمد، ٦٦٣ بلين)

”سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ! اگر میرے بعد تجھے خلیفہ مقرر کیا جائے تو اہل نجران کو جزیرہ العرب سے نکال دینا۔“ (احمد کی کمزور سند سے روایت ہے)

٦٠٢٤ـ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، رَفَعَهُ: إِنَّ مِنْكُمْ مَنْ يُقَاتِلُ عَلَى تَأْوِيْلِ الْقُرْآنِ كَمَا قَاتَلْتُ عَلَى تَنْزِيْلِهِ، فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: أَنَا هُوَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: لَا قَالَ عُمَرُ: أَنَا هُوَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَا وَلٰكِنَّهُ خَاصِفُ النَّعْلِ، وَكَانَ أَعْطَى عَلِيًّا نَعْلَهُ يَخْصِفُهَا. (رواه ابو يعلى الموصلي، ١٠٨٦)

”سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تحقیق تم میں سے ایک آدمی قرآن کے مفہوم اور تاویل کی خاطر جہاد کرے گا جیسا میں نے اس کے نزول کی خاطر جہاد کیا ہے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ میں ہوں؟ فرمایا: نہیں پس عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ میں ہوں؟ فرمایا: نہیں لیکن وہ شخص وہ ہے جو جوتے کو ٹانکا لگا رہا ہے۔ اور آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو اپنا جوتا سینے کے لیے دیا ہوا تھا۔“ (الموصلی)

٦٠٢٥ـ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَفَعَهُ: يَا مُعَاوِيَةُ إِنْ وُلِّيْتَ أَمْرًا فَاتَّقِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَاعْدِلْ قَالَ فَمَا زِلْتُ أَظُنُّ أَنِّي مُبْتَلًى بِعَمَلٍ لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ حَتّٰى ابْتُلِيْتُ (لأحمد، ١٦٤٨٦) والموصلي

”سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اے معاویہ رضی اللہ عنہ! اگر تو حاکم بنایا جائے تو اللہ سے ڈرنا اور عدل کرنا۔ اس نے کہا: پس میں ہمیشہ یہ گمان کرتا رہا کہ میں امر خلافت کی آزمائش میں ڈالا جاؤں گا، اس لیے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے۔ یہاں تک میں آزمایا گیا ہوں۔“ (احمد، موصلی)

طاعة الإمام ولزوم الجماعة وملوك الجور

امام کی اطاعت، جماعت میں رہنے کا وجوب اور ظالم حکمرانوں کا بیان

٦٠٢٦ـ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اسْمَعُوْا وَأَطِيْعُوْا وَإِنْ

”سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنو اور اطاعت کرو اگرچہ تم پر کوئی حبشی غلام ہی عامل بنایا جائے گویا

(٦٠٢٣) احمد: ٦٦٣۔ وفيه قيس بن الربيع وهو ضعيف وقد وثقه شعبة والثورى وبقية رجاله ثقات، هيثمى: ٨٩٤٧.

(٦٠٢٤) ابو يعلى موصلى: ١٠٨٦۔ ورجاله رجال الصحيح، هيثمى: ٨٩٥٠.

(٦٠٢٥) احمد: ١٦٤٨٦۔ والموصلى، وهو مرسل ورجاله رجال الصحيح ورواه ابو يعلى عن سعيد عن معاوية فوصله ورجاله رجال الصحيح رواه الطبرانى باختصار عن عبدالملك بن عمير عن معاوية و فيه اسماعيل بن ابراهيم بن مهاجر وهو ضعيف وقد وثق، هيثمى: ٨٩٥٢.

(٦٠٢٦) بخارى: ٧١٤٢۔ ابن ماجه: ٢٨٦٠۔ احمد: ١٢٣٤١.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ. (رواه البخاري، ٧١٤١)

کہ اس کا سر منقے جیسا ہے۔'' (البخاری)

شرح: امام کی اطاعت کا حکم ہے بشرطیکہ وہ حکم نافرمانی کا نہ ہو، اگر نافرمانی کا امیر حکم دے تو پھر اطاعت نہیں۔ اس امیر میں ملک کا سربراہ بھی ہے، نماز کا امام بھی ہے، خراج وصول کرنے والا عامل بھی ہے اور جنگ کا امیر بھی ہے شرط یہ ہے کہ کتاب وسنت کے مطابق چلائے۔ سیاہ حبشی جس کا سر منقا کی مانند ہونے کا مطلب ہے کہ سر سکڑا ہوا ہو اور اس پر سیاہ بال ہوں یہ مثال حقارت اور بدصورتی پر دی جاتی ہے مراد ہے دیکھنے میں اگرچہ وہ معمولی حیثیت کا ہو اگر وقت کا حکمران اسے بھی امیر مقرر کرتا ہے تو اس کی بھی اطاعت کی جائے کیونکہ اطاعت نہ کرنے سے فتنہ پیدا ہوتا ہے، تاہم اطاعت نیک کام میں ہے۔ (فتح الباری: ۱۲۲/۱۳)

٦٠٢٧ــ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي. (رواه البخاري، ٧١٣٧)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی تو اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔'' (بخاری)

٦٠٢٨ــ وفي رواية: قَالَ إِنَّمَا الإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَعَدَلَ فَإِنَّ لَهُ بِذٰلِكَ أَجْرًا وَإِنْ أَمَرَ بِغَيْرِهِ فَإِنَّ عَلَيْهِ وِزْرًا. (رواه النسائي، ٤١٩٦)

''ایک روایت میں مزید اضافہ ہے۔ امام ڈھال ہے اس کے پیچھے لڑائی کی جاتی ہے، اور اس کے ذریعے بچاؤ کیا جاتا ہے۔ پس اگر وہ اللہ کے خوف اور عدل کے ساتھ حکومت کرے گا تو اس کو اجر حاصل ہوگا اور اگر وہ اس کے خلاف عمل کرے گا تو اس کا بوجھ اسی پر ہوگا۔'' (النسائی)

شرح: .. وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ (النساء: ٥٩) اور جو تم میں سے صاحب امر ہے اس کی اطاعت کرو۔ یہ حدیث وضاحت کر رہی ہے کہ اولی الامر سے مراد امراء ہیں اور اس حدیث کا مفہوم اس آیت مبارکہ سے لیا گیا ہے۔

﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ (النسآء: ٨٠)

''جس نے رسول کی اطاعت کی تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی۔''

نبی اکرم ﷺ وہی حکم دیتے ہیں جو اللہ حکم دیتا ہے، تو جس نے آپ ﷺ کی اطاعت کی اس نے اس کی

(٦٠٢٧) بخاری: ٧١٣٧۔ مسلم: ١٨٤١۔ نسائی: ٥٥١۔ ابن ماجه: ٢٨٥٩۔ احمد: ١٠٣٩٨۔
(٦٠٢٨) نسائی: ٤١٩٦۔ صحیح: ٣٩١٢۔ بخاری: ٧١٣٧۔ مسلم: ١٨٤١۔ ابو داؤد: ٢٧٥٧۔ احمد: ١٠٣٩٨۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اطاعت کی جس نے آپ ﷺ کو حکم دیا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی ہے، اس طرح گویا کہ رسول اکرم ﷺ کی بات کو ماننا اللہ کی بات کو ماننا ہے۔ اور آپ ﷺ کی نافرمانی کرنا اللہ کی نافرمانی کرنا ہے۔ اور جو امیر بھی نبی ﷺ کی اطاعت کرتا ہے اور شریعت پر عمل کرتا ہے وہ گویا کہ آپ ﷺ کے امیر کی اطاعت کر رہا ہے۔ امیر کی اطاعت کی ترغیب کی وجہ یہ ہے کہ امت میں وحدت رہے اور فساد انگیزی نہ ہو۔ یہ حدیث امراء اور حکمرانوں کی اطاعت لازم ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ بشرطیکہ ان کا حکم خلاف شریعت نہ ہو۔ (فتح الباری: ۱۱۲/۱۳)

اور یہ بھی ثابت ہوا کہ امام وقت لوگوں کے لیے ایک دیوار ہوتا ہے، اس میں نافرمانی یا اختلاف کی وجہ سے اس میں دراڑ پڑ جائے تو یہ سہارا گر جاتا ہے، انارکی پھیلتی ہے۔

٦٠٢٩ـ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَرَجُلٌ سَأَلَهُ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ يَمْنَعُوْنَا حَقَّنَا وَيَسْأَلُوْنَا حَقَّهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اسْمَعُوْا وَأَطِيْعُوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِلُوْا وَعَلَيْكُمْ مَاحُمِلْتُمْ. (للترمذی، ۲۱۹۹)

''سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا: جب ایک آدمی نے سوال کیا کہ اگر ہمارے اوپر جو حکمران ہوں وہ ہمارے حقوق ہمیں نہ دیں اور اپنے حقوق ہم سے طلب کریں تو کیا کیا جائے؟ فرمایا: تم سنو اور اطاعت کرو۔ تحقیق ان پر وہ ہے جو ان پر لازم ہے اور تمہارے ذمہ وہ ہے جو تم پر لازم ہے۔'' (ترمذی)

٦٠٣٠ـ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ مَالَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ (رواه البخاری، ۷۱٤٤)

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان پر سننا اور اطاعت کرنا لازم ہے ہر اس چیز میں جس کو وہ پسند کرتا ہو اور ناپسند کرتا ہو۔ مگر جب کہ اللہ کی نافرمانی کا حکم دیا جائے تو جب نافرمانی کا حکم ہو تو نہ سننا لازم ہے نہ اطاعت کرنا۔'' (بخاری)

٦٠٣١ـ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ سَيَلِيْ أُمُوْرَكُمْ بَعْدِي رِجَالٌ يُطْفِئُوْنَ السُّنَّةَ وَيَعْمَلُوْنَ بِالْبِدْعَةِ وَيُؤَخِّرُوْنَ الصَّلَاةَ عَنْ مَوَاقِيْتِهَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

''سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب میرے بعد امارت پر وہ آدمی آ جائیں گے جو سنت کو مٹائیں گے، بدعت پر عمل کریں گے، اور نماز کو اس کے اوقات سے موخر کریں گے۔ میں نے عرض کی:

(٦٠٢٩) ترمذی: ۲۱۹۹۔ صحیح، البانی: ۱۷۹۰۔ مسلم: ۱۸٤٦۔

(٦٠٣٠) بخاری: ۷۱٤٤۔ مسلم: ۲۷۳۵۔ ترمذی: ۱۷۰۷۔ ابوداؤد: ۲۶۲۶۔ ابن ماجہ: ۲۸۶٤۔ احمد: ٦٢٤٢۔

(٦٠٣١) ابن ماجہ: ۲۸٦٥۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِنْ أَدْرَكْتُهُمْ كَيْفَ أَفْعَلُ قَالَ تَسْأَلُنِي يَا ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ كَيْفَ تَفْعَلُ لَا طَاعَةَ لِمَنْ عَصَى اللّٰهَ (رواه إبن ماجة، ٢٨٦٥)

یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں ان لوگوں کا دور پاؤں تو میں کیا کروں؟ فرمایا: اے ابن ام عبد! تو مجھ سے سوال کرتا ہے کہ تو کیا کیا کرے؟ یاد رکھ اس کی کوئی اطاعت نہیں جو اللہ کی نافرمانی کرتا ہو۔" (ابن ماجہ)

٦٠٣٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْكَ السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ فِي عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَأَثَرَةٍ عَلَيْكَ. (رواه مسلم، ١٨٣٦)

"سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرے اوپر سننا اور اطاعت کرنا لازم ہے تیری تنگی، آسانی، خوشی اور ناراضگی میں اور جب کہ تیرے اوپر دوسروں کو ترجیح دی جائے۔" (مسلم)

٦٠٣٣۔ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ قَالُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ قَالَ لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلَاةَ لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلَاةَ أَلَا مَنْ وَلِيَ عَلَيْهِ وَالٍ فَرَآهُ يَأْتِي شَيْئًا مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَلْيَكْرَهْ مَا يَأْتِي مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ. (رواه مسلم، ١٨٥٥)

"سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تمہارے اچھے حکمران وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہوں۔ تم ان کے لیے دعائیں طلب کرو اور وہ تمہارے لیے دعا کرتے ہوں۔ اور تمہارے بدترین حکمران وہ ہیں جن سے تم بغض رکھتے ہو اور وہ تم سے بغض رکھتے ہوں اور تم ان پر لعنت کرتے ہو اور وہ تم پر لعنت کرتے ہوں۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا ہم ان کو اکھاڑ نہ پھینکیں؟ فرمایا: نہیں جب تک وہ نماز تمہارے درمیان قائم رکھیں۔ خبردار! جو شخص تم پر امیر بنایا جائے پھر وہ اللہ کی نافرمانی کرگزرے تو جو اس نے اللہ کی نافرمانی کی ہے اس کو ناپسند سمجھو لیکن اس کی اطاعت سے اپنا ہاتھ مت کھینچو۔" (مسلم)

شرح: امراء مکلف ہیں، عدل وانصاف کریں اور رعیت کے حقوق ادا کریں۔ اور رعایا کے ذمہ ہے کہ آزمائش پر صبر واطاعت کریں اگر امراء عدل وانصاف نہیں کرتے تو ان پر زوال و وبال ہوگا۔ اور تم اگر ان کے حقوق پورے کرتے رہو گے، بات سنتے اور اطاعت کرتے رہو گے تو اللہ تمہیں ثواب دے گا۔ (جائزۃ الاحوذی: ۴۷۳/۳)

اور ان تمام احادیث کا مفاد یہ ہے کہ امراء کی اطاعت تب ہے، جب نافرمانی نہ ہو، اور رعایا بھی صبر سے کام لے جماعت سے علیحدہ نہ ہو، اور اگر امیر کا حکم نافرمانی پر ہو تو پھر اطاعت حرام ہے، جو اسے روکنے کی طاقت رکھتا ہو وہ اسے

(٦٠٣٢) مسلم: ١٨٣٦ (٦٠٣٣) مسلم: ١٨٥٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روکے اور اگر امیر علانیہ کفر کا ارتکاب کرتا ہے تو اسے معزول کرنا لازمی ہے، اور جو اسے معزول کرنے کے لیے کھڑا ہوگا اسے ثواب ملے گا اور جو سستی کرے گا اس پر گناہ ہے، اور جو بے بس ہو اس پر لازم ہے کہ وہ اس سرزمین سے ہجرت ہی کر جائے جہاں کا حکمران علانیہ کفر کر رہا ہے، اگر چھوٹی موٹی حکمران کی ناپسندیدہ حرکت ہو تو پھر بغاوت نہ کی جائے اسے صبر وتحمل سے برداشت کیا جائے۔ (فتح الباری: ۱۲۳/۱۳)

٦٠٣٤_ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنَّهُ يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ فَتَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا أَيْ مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ وَأَنْكَرَ بِقَلْبِهِ. (رواه مسلم، ١٨٥٤)

"سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا لوگو! تمہارے اوپر حکمران ہوں گے جن کے بعض کاموں کو تم اچھا سمجھتے ہو گے اور بعض کو ناپسند۔ تو جس نے ان منکرات کو دل سے ناپسند کیا وہ بری ہو گیا، اور جس نے انکار کیا وہ سلامت رہا۔ مگر وہ جو راضی ہوا اور اطاعت کی۔ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم ان سے جنگ نہ کریں؟ فرمایا: نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔ یعنی جس نے دل سے ناپسند کیا اور دل سے انکار کیا۔ (مسلم)

شرح: نماز چونکہ اسلام کا اصل عنوان ہے، اس لیے یہ حکم دیا گیا ہے کہ جب تک یہ امراء نماز قائم کرتے ہیں ان سے لڑنا منع ہے، تاکہ فتنہ پیدا نہ ہو، اس فتنہ سے بہتر ہے ان کی تکالیف برداشت کر لیں، اور انہیں ان کی برائیوں سے خبردار کرتے رہیں۔ (جائزۃ الاحوذی: ۵۱۴/۳)

٦٠٣٥_ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيْرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً. (رواه البخاري، ٧٠٥٣)

"سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان کا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص امیر کی کوئی بات ناپسند کرے تو وہ اس پر صبر کرے کیونکہ جو سلطان کی اطاعت سے ایک بالشت بھی جدا ہوا تو وہ جہالت کی موت مرے گا۔" (بخاری)

٦٠٣٦_ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ وَيَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ أَوْ يَدْعُوْ إِلَى عَصَبَةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو امیر کی اطاعت سے نکلا اور جماعت سے جدا ہوا تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ جس نے اندھے جھنڈے کے نیچے جنگ لڑی، عصبیت کی وجہ سے غصے میں آیا، عصبیت کی طرف دعوت دی، یا عصبیت کی بنا پر مدد کی پھر قتل کیا گیا

(٦٠٣٥) بخاری: ٧٠٥٣۔ مسلم: ١٨٤٩۔ احمد: ٢٨٢١۔ دارمی: ٢٥١٩۔

(٦٠٣٦) مسلم: ١٨٤٨۔ نسائی: ٤١١٤۔ ابن ماجہ: ٣٩٤٨۔ احمد: ٩٩٦٠۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمَنْ خَرَجَ عَلٰى أُمَّتِي يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِي لِذِي عَهْدٍ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ. (رواه مسلم، ١٨٤٨)

تو اس کا قتل ہونا جاہلیت کا قتل ہے۔ اور جو شخص میری امت پر خروج کر کے نیک و بد کی تمیز کیے بغیر قتل کرنے لگا وہ کسی مومن کی پرواہ نہیں کرتا اور غیر مسلم کے ساتھ کیے گئے معاہدے کی پرواہ نہیں کرتا تو وہ نہ میرے ساتھ تعلق رکھتا ہے نہ میں اس سے تعلق رکھتا ہوں۔'' (مسلم)

شرح: بادشاہ کی اطاعت سے نکلنے کا مطلب ہے کہ اس کی نافرمانی کرتا ہے۔ اور اس کے خلاف جنگ کرتا ہے۔ اور بالشت سے مراد ہے کہ معمولی سی مقدار کے مطابق دور جائے اتنا سا دور ہٹنے سے بھی خونریزی ہوتی ہے اس لیے اس سے نہایت ہی اہتمام کے ساتھ روکا گیا ہے۔

اور ایسے آدمی کو اگر موت آتی ہے تو یہ جاہلیت کی موت ہے کیونکہ جاہلیت والے ضلالت پر تھے اور وہ کسی امام کی اطاعت کی پابندی نہ کرتے تھے۔ اسی طرح یہ کر رہا ہے جو سلطان وقت کے خلاف رکھتا ہے۔ (فتح الباری: ۱۳/ ۷)

عصبیت یہ ہے کہ آدمی اپنی قوم، خاندان اور رشتہ داروں کی حمایت میں لڑنا، خواہ یہ حق پر ہوں یا غلطی پر ہوں۔ یہ بھی جاہلیت ہے ہاں، اگر یہ خاندان والے حق پر ہیں پھر ان سے تعاون کرنا شریعت کی رو سے ضروری ہے۔ (انجاز الحاجہ ۱۱/۳۱۲)

٦٠٣٧ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ عَلٰى فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلَاةِ يَمْنَعُهُ مِنِ ابْنِ السَّبِيلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ لَهُ بِاللّٰهِ لَأَخَذَهَا بِكَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا وَفٰى وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ يَفِ (رواه مسلم، ١٠٨)

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین افراد سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کلام نہیں کرے گا، نہ ان کی طرف دیکھے گا، نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ ایک وہ آدمی جو جنگل میں زائد پانی پر نگران ہو وہ مسافروں کو پانی سے منع کرتا ہو۔ اور دوسرا وہ شخص جو سامان بعد نماز عصر قسم کھا کر کسی آدمی پر فروخت کرے کہ اتنے اتنے پر خریدا ہے جبکہ بات ایسی نہ ہو اور مشتری اس کو سچا سمجھ کر خرید لے۔ تیسرا وہ آدمی جس نے کسی امیر کی بیعت دنیا کی خاطر کی پس اگر امام نے اس کو دیا جو اس کا ارادہ تھا تو یہ وفاداری کرتا ہے۔ اور اگر اس کو نہ دیا تو یہ وفا نہیں کرتا۔'' (مسلم)

(٦٠٣٧) مسلم: ١٠٨۔ بخاری: ٢٣٦٩۔ ترمذی: ١٥٩٥۔ نسائی: ٤٤٦٢۔ ابوداؤد: ٣٤٧٤۔ ابن ماجه: ٢٠٣٧۔ احمد: ٩٨٦٦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرح:......ارشاد باری ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (آل عمران: ۷۷)

''بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد اور قسموں کے ذریعہ تھوڑی قیمت خریدتے ہیں، یہ لوگ ہیں آخرت میں ان کا حصہ نہ ہوگا اور نہ ہی ان سے اللہ تعالیٰ کلام کریں گے اور نہ روز قیامت ان کی طرف دیکھیں گے اور نہ انہیں پاک کریں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔''

یہ حدیث اسی کی تشریح ہے، ان تینوں آدمیوں سے اللہ تعالیٰ یہ سلوک کریں گے یعنی اول تو ان سے بات ہی نہ کریں گے اگر کریں گے تو ان کے لیے خوش کن نہ ہوگی، اور نظر رحمت سے نہ دیکھیں گے، اور نہ ہی ان کی تعریف کریں گے کہ یہ پاکباز ہیں بلکہ انہیں گناہ آلودہ قرار دیں گے۔

اور جھوٹی قسم تو کسی وقت بھی اچھی نہیں عصر کے بعد اس کا گناہ اور بڑھ جاتا ہے کیونکہ عصر میں فرشتے جمع ہوتے ہیں اور یہ دن کے کاموں کے اختتام کا وقت ہوتا ہے جو کہ شدید سزا کا وقت ہے۔

تو اس حدیث میں بیعت توڑنے کی سخت وعید ہے، اصل میں امام سے بیعت اس بناء پر کی جاتی ہے کہ وہ حق پر عمل پیرا ہوگا، حدود اللہ قائم کرے گا۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے گا اور بیعت کرنے والا اس کی اطاعت کرے گا اور جس نے فقط حصول مال کو مطمع نظر بنا کر بیعت کی اگر مل گیا تو بیعت برقرار رکھتا ہے، اگر نہ ملا تو بیعت توڑ دی۔ یہ خسارہ پاتا ہے کیونکہ اس طرح بیعت توڑنے سے وحدت پارہ پارہ ہوتی ہے، عصمتیں محفوظ نہیں ...... مال برباد ہوتا ہے اور خون محفوظ نہیں رہتا۔

اس حدیث میں ایک اہم درس یہ بھی ہے کہ ہر عمل رضائے الٰہی کے لیے ہی کیا جائے اگر اس سے حصول مال مقصد ہو تو ایسا کرنے والا گنہگار ہوتا ہے۔ (فتح الباری: ۱۳/۲۰۳)

۶۰۳۸ــــ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَرِيَّةً فَسَلَحْتُ رَجُلًا مِنْهُمْ سَيْفًا فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ لَوْرَأَيْتَ مَا لَامَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَعَجَزْتُمْ إِذَا بَعَثْتُ رَجُلًا مِنْكُمْ فَلَمْ يَمْضِ لِأَمْرِي أَنْ تَجْعَلُوا مَكَانَهُ مَنْ يَمْضِي لِأَمْرِي. (رواه أبو داود ۲۶۲۷)

''سیدنا عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک فوج روانہ کی۔ ان میں سے ایک آدمی کو میں نے تلوار دی۔ جب یہ واپس آئے تو اس نے کہا: ہماری حالت دیدنی تھی۔ جب نبی کریم ﷺ نے ہمیں ملامت کیا اور فرمایا: تم اس کام سے بھی عاجز تھے کہ جب میں نے ایک مرد کو کام پر روانہ کیا۔ اور وہ میرے کام پر نہ گیا تو تم اس کی بجائے کوئی دوسرا

(۶۰۳۸) ابوداؤد: ۲۶۲۷۔ حسن، البانی: ۲۲۸۷۔ احمد: ۱۶۵۵۹۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آدمی کھڑا کرتے جو میرے احکامات مانتا۔'' (الترمذی)

شرح: اس سے ثابت ہوا کہ نبی ﷺ کی نافرمانی کرنے والے کو معزول کر دیا جائے اور اس کی جگہ اچھے آدمی کو امیر بنایا جائے۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک فوجی دستہ بھیجا، اس نے ایک قوم پر حملہ کیا تو ان میں سے ایک آدمی باہر نکل کر بھاگنا شروع ہوا اور یہ دستہ کا سربراہ اس کے پیچھے بھاگنے لگا، اس نے تلوار میان سے باہر نکال رکھی تھی اور اسے مارنا چاہتا تھا، بھاگنے والے نے کہا: میں مسلمان ہوں، مگر اس نے کچھ نہ دیکھا اسے قتل کر دیا۔ اس بات کی اطلاع نبی کریم ﷺ کو ہوئی تو آپ نے قاتل کے بارے میں شدید ردعمل ظاہر کیا۔ اس قاتل نے کہا کہ اس مقتول نے پناہ کی خاطر اسلام کا اظہار کیا تھا تو نبی اکرم ﷺ کے چہرے سے پریشانی نمایاں تھی۔ آپ نے اس قاتل سے منہ پھیر لیا اور کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے منع کیا ہے کہ کسی مومن کو قتل کروں، یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ دہرائی۔ (عون المعبود: ۲/ ۳۴۵)

٦٠٣٩۔ قَالَ أَبُوبَكْرَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ أَهَانَ سُلْطَانَ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ أَهَانَهُ اللّٰهُ. (رواه الترمذي، ٢٢٢٤)

''سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے سلطان کی تذلیل کی اس کو اللہ تعالیٰ ذلیل کرے گا۔'' (ترمذی)

شرح: اس میں اللہ کے سلطان کی نسبت بتا رہی ہے کہ یہ بادشاہ لوگوں پر اللہ کی نیابت میں ان کے امور کی انجام دہی کرے اور احکام الٰہی کا خود بھی پابند ہو اور لوگوں کو بھی اس کا پابند کرے۔ اگر وہ خود احکام الٰہی کی توہین کا مرتکب ہے تو پھر اس پر قدغن کرنا دینی فریضہ ہے، اس کی بے عزتی سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ تاہم اس کے خلاف بغاوت تب کرنا ہے جب وہ علانیہ کفر کرے۔ (گوندلوی)

اس امیر نے یا تو ریشم وغیرہ پہنا تھا جو کہ حرام ہے یا ویسے باریک لباس ہوگا جو کہ عیش پسندی کی علامت ہے اگرچہ پہننا حلال ہوگا، ابو بلال نے تشدد کی بناء پر اسے فسق کی طرف منسوب کر دیا یہ بات زیادہ ترین قیاس ہے کیونکہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے ان کا رد کیا تھا۔ اور بادشاہ کی اہمیت بیان کی جس طرح بیت اللہ کی نسبت شرافت ہے، اسی طرح سلطان اللہ کی نسبت ہے ویسے بھی قرآن پاک میں ہے کہ خلیفہ اللہ ہی بناتا ہے۔

﴿إِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْأَرْضِ﴾ (ص: ٢٦)

''بے شک ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے۔'' (جائزۃ الاحوذی: ۳/ ۴۸۶)

اس لیے بادشاہ کی نسبت اللہ کی طرف ہے۔

(٦٠٣٩) ترمذی: ٢٢٢٤۔ صحيح، الباني: ١٨١٢۔ احمد: ١٩٩٨٢۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٦٠٤٠ـــ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفٍ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ رَجُلٍ قَالَ كُنَّا قَدْ حَمَلْنَا لِأَبِي ذَرٍّ شَيْئًا نُرِيْدُ أَنْ نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ فَأَتَيْنَا الرَّبَذَةَ فَسَأَلْنَا عَنْهُ فَلَمْ نَجِدْهُ قِيْلَ اسْتَأْذَنَ فِي الْحَجِّ فَأُذِنَ لَهُ فَأَتَيْنَاهُ بِالْبَلْدَةِ وَهِيَ مِنًى فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذْقِيْلَ لَهُ إِنَّ عُثْمَانَ صَلَّى أَرْبَعًا فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَى أَبِيْ ذَرٍّ وَقَالَ قَوْلًا شَدِيْدًا وَقَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ ثُمَّ قَامَ أَبُوْذَرٍّ فَصَلَّى أَرْبَعًا فَقِيْلَ لَهُ عِبْتَ عَلَى أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ شَيْئًا ثُمَّ صَنَعْتَ قَالَ الْخِلَافُ أَشَدُّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَنَا فَقَالَ إِنَّهُ كَائِنٌ بَعْدِيْ سُلْطَانٌ فَلَا تُذِلُّوْهُ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُذِلَّهُ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ لَيْسَ بِمَقْبُوْلٍ مِنْهُ تَوْبَةٌ حَتّٰى يَسُدَّ ثُلْمَتَهُ الَّتِي ثَلَمَ وَلَيْسَ بِفَاعِلٍ.
(رواه أحمد، ٢٠٩٤٩) مطولا برجل لم يسم

”قاسم بن عوف شیبانی کسی آدمی سے روایت کرتا ہے اس نے کہا: ہم نے سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کے لیے ایک چیز اٹھا رکھی جو اسے دینا چاہتے تھے۔ ہم ربذہ مقام پر ان کے پاس آئے لیکن وہاں ہمیں مل نہ سکے۔ بتایا گیا کہ وہ حج کی اجازت لے کر حج کرنے گئے ہیں۔ چنانچہ ہم مکہ مکرمہ آئے، ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے انھیں بتایا گیا کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے چار رکعت پڑھی ہیں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا منیٰ میں دو کی بجائے چار رکعات نماز پڑھانا ابوذر رضی اللہ عنہ پر شدید گزرا، لیکن اس کے باوجود اٹھ کر عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ چار رکعات نماز پڑھیں۔ ان کو کہا گیا آپ نے عثمان رضی اللہ عنہ پر عیب لگایا لیکن پھر اس کے پیچھے چار رکعات بھی پڑھیں۔ انھوں نے کہا: اختلاف کرنا اس سے زیادہ شدید ہے۔ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا: میرے بعد ایک سلطان ہوگا تم اس کی تذلیل نہ کرنا۔ جس نے اس کو ذلیل کیا تو اس نے اپنی گردن سے اسلام کی رسی نکال پھینکی۔ اس کی توبہ قبول نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ اپنی کمی پوری کر دے اور وہ ایسا نہیں کر سکے گا۔“
(احمد کی طویل روایت ہے ایک راوی کا نام ذکر نہیں کیا۔)

٦٠٤١ـــ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ، رَفَعَهُ: لَا تَسُبُّوا الْأَئِمَّةَ وَادْعُوا اللّٰهَ لَهُمْ بِالصَّلَاحِ فَإِنَّ صَلَاحَهُمْ لَكُمْ صَلَاحٌ. (رواه الطبراني في الكبير، ٧٦٠٩) والأوسط)

”سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حکمرانوں کو گالی نہ دو، اور اللہ سے ان کی درستی طلب کرو، ان کی درستی میں تمہاری اصلاح ہے۔“ (الکبیر، الاوسط)

(٦٠٤٠) احمد: ٢٠٩٤٩۔ وفیه راوٍ لم يسم وبقية رجاله ثقات دارمي: ٥٤٣.

(٦٠٤١) طبراني كبير: ٧٦٠٩۔ طبراني اوسط، عن شيخه الحسن بن محمد بن مصعب الاسناني لم اعرفه وبقية رجاله الكبير ثقات، هيثمي: ٩٢٧٠.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

٦٠٤٢۔ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْخَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ. (رواه أبوداود، ٤٧٥٨)

"سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے جماعت سے ایک بالشت کے برابر جدائی اختیار کی تو اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال دی۔" (ابوداؤد)

شرح: جانور کے گلے میں جب رسی ڈالیں تو وہ ادھر ادھر بھاگ نہیں سکتا نہ ہی وہ گم ہوتا ہے۔ اگر اس کے گلے سے رسی اتار دیں تو وہ بدک جائے گا اور گم ہو جائے گا۔ اسی طرح جو امام وقت کی اطاعت سے علیحدہ ہوگا اور ان کے اجتماعی امور میں ساتھ نہ دے گا تو یہ بھی گمراہی کے ہلاکت خیز گڑھے میں گرے گا۔ (عون المعبود: ۴/ ۳۸۶)

٦٠٤٣۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اقْضُوْا كَمَا كُنْتُمْ تَقْضُوْنَ فَإِنِّي أَكْرَهُ الْاِخْتِلَافَ حَتّٰى يَكُوْنَ لِلنَّاسِ جَمَاعَةٌ أَوْ أَمُوْتَ كَمَا مَاتَ أَصْحَابِي فَكَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يَرَى أَنَّ عَامَّةَ مَا يُرْوَى عَنْ عَلِيٍّ الْكَذِبُ. (رواه البخاري، ٣٧٠٧)

"سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: فیصلے کرتے چلو جیسے تم پہلے فیصلے کرتے رہے ہو۔ میں اختلاف کو ناپسند کرتا ہوں یہاں تک کہ سب ہی لوگ ایک جماعت بن جائیں یا میں فوت ہو جاؤں جیسے میرے رفقاء فوت ہو چکے ہیں۔ ابن سیرین عام تر وہ روایات جو علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کی جاتی ہیں ان کو علی رضی اللہ عنہ پر افتراء قرار دیتے تھے۔" (بخاری)

٦٠٤٤۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَفَعَهُ: مَنْ عَمِلَ لِلّٰهِ فِي الْجَمَاعَةِ فَأَصَابَ قَبِلَ اللّٰهُ مِنْهُ. وَإِنْ أَخْطَأَ غُفِرَلَهُ، وَمَنْ عَمِلَ يَبْتَغِي الْفُرْقَةَ فَأَصَابَ لَمْ يَتَقَبَّلِ اللّٰهُ وَإِنْ أَخْطَأَ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (رواه الطبراني فى الكبير، ١٢٤٧١ والبزار بضعف)

"سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جماعت کے ساتھ کام کیا اور صحیح کیا تو اللہ اس کو قبول کرے گا۔ اگر خطا کی تو اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا اور جس نے تفرقہ اختیار کرنے کے لیے کام کیا اور درست عمل کیا تب بھی اللہ قبول نہیں کرتا اور خطا کی تو اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔" (الکبیر، البزار سند ضعیف)

٦٠٤٥۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَفَعَهُ: لَنْ تَجْتَمِعَ أُمَّتِي عَلَى الضَّلَالَةِ أَبَدًا، فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّ يَدَ اللّٰهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ. (رواه الطبراني في الكبير، ١٢٦٢٣)

"سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت گمراہی پر اتفاق نہیں کرے گی پس تم جماعت کو لازم پکڑلو! پس اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔" (الکبیر)

(٦٠٤٢) ابوداؤد: ٤٧٥٨۔ صحیح، النسائی: ٣٩٨١۔ احمد: ٢١٠٥٠.

(٦٠٤٣) بخاری: ٣٧٠٧

(٦٠٤٤) طبرانی کبیر: ١٢٤٧١۔ والبزار ضعیف، وفیه محمد بن حلیل الحنفی وهو ضعیف ورواه البزار باسناد ضعیف۔ هیثمی: ٩٠٩٢

(٦٠٤٥) طبرانی کبیر: ١٢٦٢٣۔ باسنادین رجال احدهما ثقات رجال الصحیح خلا مرزوق مولی آل طلحه وهو ثقة، هیثمی: ٩١٠٠.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٦٠٤٦ــــ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ مَاتَ بِغَيْرِ إِمَامٍ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً. (رواه أحمد، ١٦٤٣٤)

''سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: جو امام کے بغیر مرا وہ جہالت کی موت مرے گا۔''

٦٠٤٧ــــ عَنْ مُعَاوِيَةَ، رَفَعَهُ: مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً.

(رواه الطبراني في الكبير (١٩/٣٣٤) بضعف

''سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مرا اس حال میں کہ اس کی گردن میں بیعت کی رسی نہیں تھی پس وہ جہالت کی موت مر گیا۔'' (الکبیر، بضعیف)

٦٠٤٨ــــ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ ذِئْبُ الْإِنْسَانِ كَذِئْبِ الْغَنَمِ يَأْخُذُ الشَّاةَ الْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ فَإِيَّاكُمْ وَالشِّعَابَ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ وَالْمَسْجِدِ. (رواه أحمد، ٢١٥٢٤ والكبير)

''سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان انسان کے لیے بھیڑیا ہے جیسا بکریوں کے لیے بھیڑیا ہوتا ہے وہ دور رہنے والی بکری کو پکڑتا ہے جو کونے پر ہو۔ پس تم اپنے آپ کو گھاٹیوں پر منتشر ہونے سے بچاؤ اور جماعت کو لازم پکڑو اور عام لوگوں میں رہو اور مسجد میں رہو۔'' (احمد، الکبیر)

٦٠٤٩ــــ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: لَمَّا أَنْكَرَ النَّاسُ سِيْرَةَ الْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ فَزِعَ النَّاسُ إِلَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُاللّٰهِ: اصْبِرُوْا فَإِنَّ جَوْرَ إِمَامٍ خَمْسِيْنَ عَامًا خَيْرٌ مِنْ هَرَجِ شَهْرٍ. (رواه للكبير، ١٠٢١٠ مُطَوَّلًا وَفِيهِ وَهْبُ اللّٰهِ بْنُ رِزْقٍ)

''زر بن حبیش کا بیان ہے کہ جب لوگوں نے ولید بن عقبہ کی سیرت کو ناپسند کیا تو وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا: صبر کرو تمہارے امام کا پچاس سال ظلم کرنا ایک مہینہ کی قتل و غارت سے بہتر ہے۔'' (الکبیر کی طویل روایت سے ہے۔ اور اس میں وہب اللہ بن رزق ہے)

٦٠٥٠ــــ عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ خِدْمَتِهِ آوَى إِلَى

''سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ رسولِ اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتے تھے۔ فراغت کے بعد مسجد نبوی میں چلے جاتے وہی

(٦٠٤٦) احمد: ١٦٤٣٤۔ طبراني واسناده ضعيف، هيثمي: ٩١٠٢.

(٦٠٤٧) طبراني كبير: ١٩/ ٣٣٤۔ بضعف واسناده ضعيف، هيثمي: ٩١٠٣.

(٦٠٤٨) احمد: ٢١٥٢٤۔ طبراني كبير ورجال احمد ثقات الا ان العلاء بن زياد قيل: انه لم يسمع من معاذ، هيثمي: ٩١٠٨.

(٦٠٤٩) طبراني كبير: ١٠٢١٠۔ وفيه بوهب الله بن رزق ولم اعرفه وبقية رجاله ثقات، هيثمي: ٩١٢٤.

(٦٠٥٠) احمد: ٢٧٠٤١۔ وفيه شهر بن حوشب وهو ضعيف وقد وثق، هيثمي: ٩١٢٩.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الْمَسْجِدِ فَكَانَ هُوَ بَيْتُهُ يَضْطَجِعُ فِيْهِ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَسْجِدَ لَيْلَةً فَوَجَدَ أَبَاذَرٍّ نَائِمًا مُنْجَدِلًا فِي الْمَسْجِدِ فَنَكَتَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِرِجْلِهِ حَتّٰى اسْتَوَى جَالِسًا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا أَرَاكَ نَائِمًا قَالَ اَبُوْذَرٍّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَأَيْنَ اَنَامُ هَلْ لِي مِنْ بَيْتٍ غَيْرُهُ فَجَلَسَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا اَخْرَجُوْكَ مِنْهُ قَالَ إِذَنْ اَلْحَقَ بِالشَّامِ فَإِنَّ الشَّامَ أَرْضُ الْهِجْرَةِ وَأَرْضُ الْمَحْشَرِ وَأَرْضُ الْاَنْبِيَاءِ فَأَكُوْنُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِهَا قَالَ لَهُ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا اَخْرَجُوْكَ مِنَ الشَّامِ قَالَ إِذَنْ اَرْجِعُ إِلَيْهِ فَيَكُوْنُ هُوَ بَيْتِي وَمَنْزِلِي قَالَ لَهُ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا أَخْرَجُوْكَ مِنْهُ الثَّانِيَةَ قَالَ إِذَنْ آخُذُ سَيْفِي فَأُقَاتِلُ عَنِّي حَتّٰى أَمُوْتَ قَالَ فَكَشَّرَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَأَثْبَتَهُ بِيَدِهِ قَالَ اَدُلُّكَ عَلَى خَيْرٍ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ بَلَى بِأَبِيْ أَنْتَ وَاللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَنْقَادُ لَهُمْ حَيْثُ قَادُوْكَ وَتَنْسَاقُ لَهُمْ حَيْثُ سَاقُوْكَ حَتّٰى تَلْقَانِي وَأَنْتَ عَلَى ذٰلِكَ (لأحمد، ۲۷۰٤۱ بلين)

ان کا گھر تھا، اسی میں سوتے تھے۔ ایک دفعہ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ نے مسجد میں سویا ہوا دیکھا۔ اپنے پاؤں کے ساتھ حرکت دی اور وہ اٹھ کر بیٹھ گئے تو فرمایا: کیا میں تجھے مسجد میں سویا ہوا نہیں دیکھ رہا ہوں؟ تو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں کہاں سوؤں، کیا مسجد کے سوا میرا کوئی گھر ہے؟ فرمایا: اس وقت تو کس حال میں ہوگا جب تجھے مسجد سے لوگ نکالیں گے؟ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں شام چلا جاؤں گا، جو ہجرت کی جگہ ہے، محشر کی جگہ ہے، اور انبیاء علیہم السلام کا مسکن ہے۔ میں وہاں کے لوگوں میں ایک بن کر رہوں گا۔ فرمایا: پھر تیرا کیا حال ہوگا جب تجھے شام سے نکالا جائے گا؟ اس نے کہا: میں پھر اسی مسجد میں آ جاؤں گا، یہی میری منزل ہوگی، یہی میرا گھر ہوگا۔ فرمایا: کیا حال ہوگا؟ جب دوبارہ تجھے اس سے نکالا جائے گا۔ کہا: پھر تو میں تلوار اپنے کاندھے پر رکھ لوں گا۔ اور اپنی حفاظت میں لڑوں گا یہاں تک کہ فوت ہو جاؤں۔ پھر آپ نے غصے سے اپنے ہاتھ کے ساتھ انہیں دبایا اور فرمایا: اس سے بہتر کام تجھے بتاؤں؟ کہا: ہاں، اے اللہ کے نبی، میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں! فرمایا: تو وہاں کھڑا ہونا جہاں تجھے کھڑا کر دیں۔ اور وہاں سے چل پڑنا جہاں سے وہ چلائیں یہاں تک کہ جب تو میرے پاس آئے تو اسی حال پر آئے۔" (احمد، سند کمزور)

۶۰۵۱ ـــ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ مُحَمَّدًا ﷺ يَقُوْلُ إِنَّهُ

"سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب میرے بعد کچھ لوگ تمہارے حکمران ہوں گے

(۶۰۵۱) احمد: ۲۲۲۶۳۔ طبرانی کبیر احمد بطوله ولم یقل، عن اسماعیل، عن ابیه ورواه عبدالله مراد عن ابیه، وکذالك الطبرانی ورجالهما ثقات الا ان اسماعیل بن عیاش رواه عن الحجازیین وروایته عنهم ضعیفة. بخاری: ۱۱۵٤۔ مسلم: ۱۷۰۹۔ ترمذی: ۱٤۳۹۔ نسائی: ۵۰۰۲۔ ابن ماجه: ۲۸٦٦۔ موطا: ۹۷۷۔ دارمی: ۲٤۵۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سَيَلِي أُمُوْرَكُمْ بَعْدِي رِجَالٌ يُعَرِّفُوْنَكُمْ مَا تُنْكِرُوْنَ وَيُنْكِرُوْنَ عَلَيْكُمْ ما تَعْرِفُوْنَ فَلاَ طَاعَةَ لِمَنْ عَصَى اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى. (رواه أحمد، ٢٢٢٦٣ والكبير مطولا)

جو تمہیں وہ کام متعارف کرائیں گے جو تمہیں معلوم نہ ہوں گے اور وہ تم پر ان کاموں کا انکار کریں گے جو تم پہچانتے ہوگے، پس اس کی کوئی اطاعت نہیں جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہو" (احمد، الکبیر کی طویل روایت)

انتباہ: اوپر اس مفہوم کی احادیث کی شرح گزر چکی ہے۔

٦٠٥٢ــ عَنْ مُعَاذٍ، رَفَعَهُ: أَلاَ إِنَّ رَحَى الْإِسْلاَمِ دَائِرَةٌ فَدُوْرُوْا مَعَ الْكِتَابِ حَيْثُ دَارَ، أَلاَ إِنَّ الْكِتَابَ وَالسُّلْطَانَ سَيَفْتَرِقَانِ فَلاَ تُفَارِقُوا الْكِتَابَ، أَلاَ إِنَّهُ سَيَكُوْنُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ يَقْضُوْنَ لِأَنْفُسِهِمْ مَالاَ يَقْضُوْنَ لَكُمْ، فَإِذَا عَصَيْتُمُوْهُمْ قَتَلُوْكُمْ وَإِنْ أَطَعْتُمُوْهُمْ أَضَلُّوْكُمْ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَصْنَعُ؟ قَالَ، كَمَا صَنَعَ أَصْحَابُ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ، نُشِرُوْا بِالْمَنَاشِيْرِ وَحُمِلُوْا عَلَى الْخَشَبِ، مَوْتٌ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ حَيَاةٍ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ. (رواه الطبراني في الكبير (٢٠/ ٩٠) بلين

"سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام کی چکی چلتی رہے گی، پس تم کتاب کے ساتھ چلتے رہو جہاں یہ جائے۔ کتاب اور سلطان عنقریب جدا جدا ہو جائیں گے۔ چنانچہ تم کتاب اللہ کو نہ چھوڑنا۔ خبردار! تمہارے اوپر حکمران آئیں گے جو اپنے لیے وہ فیصلہ کریں گے جو تمہارے لیے نہیں کریں گے۔ اگر تم ان کی نافرمانی کرو گے تو وہ تمہیں قتل کریں گے اور اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو تم گمراہ ہو جاؤ گے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کیا کریں؟ فرمایا: تم وہ کرو جو عیسیٰ علیہ السلام کے اصحاب نے کیا ہے وہ آرے سے چیر دیے گئے، وہ سولی پر لٹکائے گئے۔ اللہ کی اطاعت میں موت زیادہ بہتر ہے اس زندگی سے جو اللہ کی نافرمانی میں ہو۔" (الکبیر، سند کمزور)

٦٠٥٣ــ عَنْ أَبِي سَلاَمِ السُّلَمِيِّ، رَفَعَهُ: سَيَكُوْنُ عَلَيْكُمْ أَئِمَّةٌ يَمْلِكُوْنَ رِقَابَكُمْ، وَيُحَدِّثُوْنَكُمْ فَيَكْذِبُوْنَ وَيَعْمَلُوْنَ فَيُسِيْؤُوْنَ، لاَ يَرْضَوْنَ مِنْكُمْ حَتَّى تُحْسِنُوْا قَبِيْحَهُمْ

"سیدنا ابوسلام سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب تم پر حکمران ہوں گے جو تمہاری گردنوں کے مالک بن جائیں گے۔ تم سے بات کریں گے تو جھوٹ ہی بولیں گے۔ وہ برے کام کریں گے اور تم سے راضی نہ ہوں

(٦٠٥٢) طبراني كبير: ٢٠/ ٩٠۔ ويزيد بن مرثد لم يسمع من معاذ، والوضين بن عطاء وثقه ابن حبان وغيره وضعفه جماعة وبقية رجاله ثقات، هيثمي: ٩١٥٣۔

(٦٠٥٣) طبراني كبير: ٣٧٣۔ وفيه عاصم بن عبيدالله وهو ضعيف، هيثمي: ٩١٥٥۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَتُصَدِّقُوْا كَذِبَهُمْ، فَأَعْطُوْهُمُ الْحَقَّ مَا رَضُوْابِهِ. (للكبير ٢٢/ ٣٧٣) بضعف

گے یہاں تک کہ تم ان کی بدی کو نیکی نہ کہو گے اور ان کے جھوٹ کو سچ نہیں کہو گے۔ پس صرف ان کا حق ان کو ادا کرو جب تک وہ حق پر راضی رہیں۔"

٦٠٥٤ـ زَادَ مِنْ طَرِيْقٍ آخَرَ فِي آخِرِهِ: فَإِذَا تَجَاوَزُوْا فَمَنْ قُتِلَ عَلَى ذٰلِكَ فَهُوَ شَهِيْدٌ. (رواه الطبراني في الكبير ٢٢/ ٢٦٢)

دوسری روایت میں یہ زیادہ بیان کیا گیا ہے: "جب وہ حد سے تجاوز کرنے لگیں تو جو اس وجہ سے قتل کیا جائے گا وہ شہید ہو گا۔"

٦٠٥٥ـ عَنْ مُعَاذٍ، رَفَعَهُ: أَخْوَفُ مَاأَخَافُ عَلَى أُمَّتِي ثَلَاثٌ: رَجُلٌ قَرَأَكِتَابَ اللّٰهِ حَتّٰى إِذَا رُؤِيَتْ عَلَيْهِ بَهْجَتُهُ وَكَانَ عَلَيْهِ رِدَاءُ الْإِسْلَامِ أَعَارَهُ اللّٰهُ تَعَالَى إِيَّاهُ أَخْتَرَطَ سَيْفَهُ وَضَرَبَ بِهِ جَارَهُ وَرَمَاهُ بِالشِّرْكِ، قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّامِي أَحَقُّ بِهِ أَمِ الْمُرْمٰى؟ قَالَ: الرَّامِي، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ سُلْطَانًا فَقَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ، وَكَذَبَ، وَلَيْسَ لِخَلِيْفَةٍ أَنْ يَكُوْنَ جُنَّةً دُوْنَ الْخَالِقِ، وَرَجُلٌ اسْتَخَفَّتْهُ الْأَحَادِيْثُ كُلَّمَاقَطَعَ أُحْدُوْثَةً حَدَّثَ بِأَطْوَلَ مِنْهَا، إِنْ يُدْرِكِ الدَّجَّالَ يَتْبَعْهُ. (رواه الطبراني في الكبير (٢٠/ ٨٨) والصغير بلين

"سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ جس چیز کا مجھے اپنی امت کے لیے خطرہ ہے وہ تین امور ہیں: ایک وہ آدمی جس نے اللہ کی کتاب پڑھی یہاں تک کہ جب اس پر قرآن کی تازگی نمایاں ہوگئی تو اس پر اسلام کی چادر آ گئی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو طاقت ور بنایا تو اس نے تلوار سونت کر ہمسائے کو قتل کیا اور شرک کرنے کا اس پر الزام عائد کیا۔ فرمایا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا الزام لگانے والا اس کا زیادہ مستحق ہے یا وہ جس پر الزام عائد کیا گیا؟ فرمایا: الزام لگانے والا۔ دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے سلطنت دی تو اس نے کہا: جس نے میری پیروی کی اس نے اللہ کی پیروی کی، اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور وہ جھوٹ کہتا ہے۔ کسی خلیفہ کے لیے جائز نہیں کہ وہ خالق اور مخلوق کے درمیان حائل بنے۔ تیسرا وہ جس کو باتیں کرنا آسان ہوں جب اس کی ایک بات ختم ہو تو وہ دوسری بات بنا کر پہلی بات سے زیادہ طویل بنا دے۔ اگر وہ دجال کا زمانہ پائے تو اس کی پیروی کرے گا۔" (الکبیر والصغیر، سند کمزور)

(٦٠٥٤) طبرانی کبیر: ٢٢/ ٢٦٢۔ وفیہ عاصم بن عبداللہ وھو ضعیف، ہیثمی: ٩١٥٤
(٦٠٥٥) طبرانی کبیر: ٩٤٩٧۔ طبرانی صغیر وفیہ شھر بن حوشب وھو ضعیف یکتب حدیثہ، ہیثمی: ٩١٥٩

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٦٠٥٦۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: إِنَّهُ سَيَكُوْنُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ يَدَعُوْنَ مِنَ السُّنَّةِ مِثْلَ هٰذِهِ فَإِنْ تَرَكْتُمُوْهَا جَعَلُوْهَا مِثْلَ هٰذِهِ فَإِنْ تَرَكْتُمُوْهَا جَاؤُوْا بِالطَّامَّةِ الْكُبْرٰى. (رواه الطبراني في الكبير، ٩٤٩٧)

”سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: عنقریب تم پر حکمران آئیں گے جو سنت ترک کریں گے پس اگر تم بھی ترک کرو گے تو وہ اس چیز کو مثالی نمونہ بنالیں گے۔ پھر اگر تم اس کو ترک کرو گے تو بڑی مصیبت لے آئیں گے۔“ (الکبیر)

٦٠٥٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ لَا تَدْخُلَنَّ عَلَى الْأُمَرَاءِ فَإِنْ غُلِبْتَ عَلَى ذٰلِكَ فَلَا تَجَاوَزْ سُنَّتِي وَلَا تَخَافَنَّ سَيْفَهُ وَسَوْطَهُ أَنْ تَأْمُرَهُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ. (رواه الطبراني في الأوسط، ٢٢٩) بضعف

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: امراء کے پاس نہ جاؤ۔ پس اگر حالات تیرے اوپر غالب آ جائیں تو میری سنت سے تجاوز نہ کرنا۔ اور اللہ سے ڈرنے کا حکم دیتے ہوئے حکمران کی تلوار اور کوڑے سے نہ ڈرنا۔“ (الاوسط، سند ضعیف ہے)

٦٠٥٨۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ شَيْئًا فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَحَدًا مُحَابَاةً فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا حَتّٰى يُدْخِلَهُ جَهَنَّمَ. (رواه أحمد، ٢٢ مطولا برجل لم يسم)

”سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مسلمانوں کے کسی کام کا متولی ہو اور مسلمانوں پر اپنی پسند کا آدمی متعین کر دے جو اس پر منصب کی اہلیت نہ رکھتا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا فرض اور نفل قبول نہیں کرے گا اور بالآخر اس کو جہنم میں ڈال دے گا۔“ (احمد کی طویل حدیث بروایت راوی مجہول)

٦٠٥٩۔ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُوْلُ ضَرَبَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَمْثَالًا وَاحِدًا وَثَلَاثَةً وَخَمْسَةً وَسَبْعَةً وَتِسْعَةً وَأَحَدَ عَشَرَ قَالَ فَضَرَبَ لَنَا رَسُوْلُ

”ربعی بن حراش کا بیان ہے کہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اکرم ﷺ نے ہمیں کئی مثالیں بیان کیں، ایک، تین، پانچ، سات، نو اور گیارہ چنانچہ ان سب کو چھوڑ کر صرف ایک مثال یہ بیان کی کہ ایک ضعیف مسکین قوم تھی ان سے اہل جبر نے جنگ

(٦٠٥٦) طبراني كبير: ٩٤٩٧۔ ورجاله ثقات، هيثمي: ٩١٦٤.
(٦٠٥٧) طبراني اوسط: ٢٢٩۔ وفيه عبدالرحمان بن زيد بن اسلم وهو ضعيف، هيثمي: ٩١٦٦.
(٦٠٥٨) احمد مطولا: ٢٢۔ وفيه رجل لم يسم، هيثمي: ٩١٧٥.
(٦٠٥٩) احمد: ٢٢٩٥٢۔ وفيه الاجلح الكندي وهو ثقة وقد ضعف وبقية رجاله ثقات، هيثمي: ٩١٧٦.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اللهِ ﷺ مِنهَا مَثَلاً وَتَرَكَ سَائِرَهَا قَالَ إِنَّ قَوْمًا كَانُوْا أَهْلَ ضَعْفٍ وَمَسْكَنَةٍ قَاتَلَهُمْ أَهْلُ تَجَبُّرٍ وَعَدَدٍ فَأَظْهَرَ اللّٰهُ أَهْلَ الضَّعْفِ عَلَيْهِمْ فَعَمَدُوْا إِلَى عَدُوِّهِمْ فَاسْتَعْمَلُوْهُمْ وَسَلَّطُوْهُمْ. فَأَسْخَطُوا اللّٰهَ عَلَيْهِمْ إِلَى يَوْمِ يَلْقَوْنَهُ. (رواه أحمد، ٢٢٩٥٢)بلين

کی تو اللہ تعالیٰ نے ان ضعیفوں کو غلبہ دے دیا۔ انہوں نے ان ہی دشمنوں کے افراد کو کام پر لگایا اور ضعیفوں پر مسلط کیا تو اپنے اوپر اللہ کو ناراض کیا اس دن تک جس دن وہ اللہ سے ملاقات کریں گے۔'' (احمد، سند کمزور)

٦٠٦٠ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَفَعَهُ: يَكُوْنُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أُمَرَاءُ ظَلَمَةٌ وَوُزَرَاءُ فَسَقَةٍ وَقُضَاةٌ خَوَنَةٍ وَفُقَهَاءُ كَذَبَةٍ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ الزَّمَانَ مِنْكُمْ فَلَا يَكُوْنَنَّ لَهُمْ جَابِيًا وَلَا عَرِيْفًا وَلَا شُرْطِيًا. (رواه الطبراني في الأوسط (والصغير، ٥٦٤)

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخر زمانے میں ظالم حکمران، فاسق وزراء خیانت کرنے والے جج، اور جھوٹ بولنے والے فقہاء ہوں گے۔ پس جب ان لوگوں کا زمانہ پاؤ تو ان کے تحصیل دار نہ بننا نہ ان کے نمبر دار کا عہدہ قبول کرنا اور نہ ان کی پولیس میں بھرتی ہونا۔'' (الاوسط، الصغیر، سند کمزور)

٦٠٦١ـ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ: رَفَعَهُ: صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَا تَنَالُهُمَا شَفَاعَتِي. إِمَامٌ ظَلُوْمٌ، وَكُلُّ غَالٍ مَارِقٍ. (رواه الطبراني في الكبير، ٨٠٧٩) والاوسط.

''ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے دو قسم کے لوگوں کو میری شفاعت حاصل نہ ہو گی۔ ظالم حکمران او رہر غلو کرنے والا دین سے نکلنے والا انسان۔''

٦٠٦٢ـ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَتَذَاكَرُوا الْخِلَافَةَ بَعْدَهُ، فَقَالُوْا: وَلَدُ فَاطِمَةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَصِلُوْنَ إِلَيْهَا أَبَدًا، وَلٰكِنَّهَا فِي وَلَدِ عَمِّي وَصِنْوَابِي، حَتّٰى يُسَلِّمُوْهَا إِلَى الدَّجَّالِ. (رواه الطبراني في الكبير (٢٣/ ٤٢٠) بخفي

''سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے تو لوگوں نے آپ ﷺ کے بعد والی خلافت کا تذکرہ کیا۔ پس کسی نے کہا: فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے۔ فرمایا: وہ کبھی خلافت تک نہیں پہنچ پائیں گے۔ البتہ میرے چچا کے بیٹے خلافت پر آئیں گے یہاں تک خلافت کو دجال کے حوالے کر دیں گے۔'' (الکبیر، سند کمزور ہے)

(٦٠٦٠) طبراني اوسط، طبراني صغير: ٥٦٤ـ وفيه داود بن سليمان الخراساني قال الطبراني، لاباس به وقال الاردى ضعيف جدا ومعاوية بن الهيثم لم اعرفه، وبقية رجاله ثقات، هثمي: ٩١٧٧.

(٦٠٦١) طبراني كبير: ٨٠٧٩ـ طبراني اوسط ورجال الكبير ثقات، هثمي: ٩١٩٥

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٦٠٦٣ـ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِ عَمِّهِ الْعَبَّاسِ ثُمَّ قَالَ: يَا عَبَّاسُ إِنَّهُ لَا تَكُوْنُ نُبُوَّةٌ إِلَّا كَانَتْ بَعْدَهَا خِلَافَةٌ وَسَيَلِي مِنْ وَلَدِكَ آخِرَ الزَّمَانِ سَبْعَةَ عَشَرَ مِنْهُمُ السَّفَّاحُ وَمِنْهُمُ الْمَنْصُوْرُ وَمِنْهُمُ الْمَهْدِيُّ وَلَيْسَ بِمَهْدِيٍّ، وَمِنْهُمُ الْجُمُوْحُ، وَمِنْهُمُ الْعَاقِبُ وَمِنْهُمُ الْوَاهِنُ مِنْ وَلَدِكَ، وَوَيْلٌ لِأُمَّتِي مِنْهُ، كَيْفَ يَعْقِرُهَا وَيُهْلِكُهَا وَيَذْهَبُ بِأَمْوَالِهَا، هُوَ وَأَتْبَاعُهُ عَلَى غَيْرِ دِيْنِ الْإِسْلَامِ، فَإِذَا بُوْيِعَ لِصُلْبِهِ فَعِنْدَ الثَّامِنَ عَشَرَ انْقِطَاعُ دَوْلَتِهِمْ وَخُرُوْجُ أَهْلِ الْمَغْرِبِ مِنْ بُيُوْتِهِمْ. (رواه الطبرانيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَفِيْهِ عَبْدُ الْأَوَّلِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُعَلِّمُ)

”سیدہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے اپنے چچا عباس کا ہاتھ پکڑا، اور فرمایا: اے عباس! جب بھی کوئی نبوت آئی تو اس کے بعد خلافت بھی آئی ہے۔ تیری اولاد سے آخر زمانے میں سترہ خلفاء ہوں گے ایک ان میں سے سفاح، ایک ان میں منصور، ایک ان میں سے مہدی کہلائے گا اور مہدی نہ ہوگا۔ اور ایک ان میں سے جموح، ایک ان میں سے عاقب ہوگا۔ تیرے بیٹوں میں سے ایک واہن (دین میں سستی کرنے والا) ہوگا، اس کی طرف سے میری امت پر بہت مصیبت آئے گی، وہ امت کو کاٹے، اور ہلاک کرے گا اور وہ اور اس کے پیرو کار اسلام کے قواعد کے خلاف میری امت کا مال لے جائیں گے، پھر اس کی صلبی اولاد میں سے ایک کی بیعت کی جائے گی۔ پس اٹھارویں پر ان کی حکومت ختم ہوگی۔ اہل مغرب کا ان کے گھروں سے خروج عمل میں آئے گا۔“ (الاوسط، اس میں عبد الاول بن عبد اللہ المعلم بھی ہے)

٦٠٦٤ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَيَرْعَفَنَّ عَلَى مِنْبَرِي جَبَّارٌ مِنْ جَبَابِرَةِ بَنِي أُمَيَّةَ يَسِيْلُ رُعَافُهُ قَالَ فَحَدَّثَنِي مَنْ رَأَى عَمْرَو بْنَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ رَعَفَ عَلَى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى سَالَ رُعَافُهُ. (لأحمد، ١٠٣٨٥ بِرَجُلٍ لَمْ يُسَمَّ)

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے منبر پر بنو امیہ کے جابروں میں سے ایک جابر، ظالم، نکسیر چلنے میں مبتلا ہوگا۔ اور اس کی نکسیر بہتی ہوگی۔ پس مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ عمرو بن سعید العاص کو نبی کریم ﷺ کے منبر پر نکسیر چلی یہاں تک کہ نکسیر بہت زیادہ بہ نکلی۔“ (احمد، ایک راوی کا نام ذکر نہیں کیا)

(٦٠٦٢) طبراني كبير: ٢٣/ ٤٢٠ـ وفيه جماعة لم اعرفهم، هيثمي: ٨٩٥٤.

(٦٠٦٣) طبراني اوسط، وفيه عبدالاول بن عبدالله المعلم ولم اعرفه وبقية رجاله ثقات، هيثمي: ٨٩٥٧.

(٦٠٦٤) احمد: ١٠٣٨٥ـ وفيه راوٍ لم يسم، هيثمي: ٩٢٢٧.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

٦٠٦٥ـ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى الْكَعْبَةِ وَهُوَ يَقُوْلُ وَرَبِّ هٰذِهِ الْكَعْبَةِ لَقَدْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فُلَانًا وَمَاوُلِدَمِنْ صُلْبِهِ. (رواه أحمد، ١٥٦٩٥ والبزار والكبير)

''شعبی کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ جب کعبہ کی دیوار سے پشت لگا کر بیٹھے تھے، اس وقت میں نے ان سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ انہوں نے کہا: اس کعبہ کے رب کی قسم! تحقیق فلاں اور اس کی اولاد کو نبی کریم ﷺ نے لعنت کی ہے۔'' (احمد، بزار، کبیر)

٦٠٦٦ـ عَنْ أَبِي يَحْيَى: كُنْتُ بَيْنَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَمَرْوَانَ يَتَشَاتَمَانِ فَجَعَلَ الْحَسَنُ يَكُفُّ الْحُسَيْنَ، فَقَالَ مَرْوَانُ: أَهْلُ بَيْتٍ مَلْعُوْنُوْنَ، فَغَضِبَ الْحَسَنُ، وَقَالَ: أَقُلْتَ: أَهْلُ بَيْتٍ مَلْعُوْنُوْنَ؟ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ لَعَنَكَ اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ وَأَنْتَ فِي صُلْبِ أَبِيْكَ. (رواه أبو يعلى الموصلي، ٦٧٦٤) بلين

''ابو یحییٰ نے کہا: میں حسن و حسین رضی اللہ عنہ اور مروان کے درمیان تھا، جب حسین رضی اللہ عنہ اور مروان ایک دوسرے کو برا بھلا کہنا شروع کیے ہوئے تھے۔ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ کو روک رہے تھے تو مروان نے بد زبانی کی اور کہا: اہل بیعت ملعون ہیں۔ اب تو سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو بھی غصہ آ یا، اور فرمایا: کیا تو کہتا ہے اہل بیت ملعون ہیں۔ پس قسم اللہ کی! تجھے اللہ نے اپنے نبی کریم ﷺ کی زبان سے اس وقت لعنت کی ہے جب تو باپ کی پشت میں تھا۔'' (الموصلی، سند کمزور)

٦٠٦٧ـ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا بَلَغَ بَنُوْأَبِي «فُلَانٍ» ثَلَاثِيْنَ رَجُلًا اتَّخَذُوْا مَالَ اللّٰهِ دِوَلًا وَدِيْنَ اللّٰهِ دَخَلًا وَعِبَادَ اللّٰهِ خَوَلًا. (للبزار ١٦٢٠) والأوسط والموصلي وَلَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ.

''سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فلاں میں سے تیس مرد جوان ہوں گے تو وہ اللہ تعالیٰ کے مال کو اپنی دولت بنائیں گے۔ اور اللہ کے دین کو اپنی فریب کاری کا ذریعہ بنائیں گے اور اللہ کے بندوں کو غلام بنا کر رکھیں گے۔'' (البزار، الاوسط، الموصلی کی روایت ابو ہریرہ سے ہے مثل اس کی)

٦٠٦٨ـ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنَّا

''سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ

(٦٠٦٥) احمد: ١٥٦٩٥ـ بزار: الا انه قال لقد لعن الله الحكم وما ولد على لسان نبيه صلى الله عليه وسلم والطبراني نحوه وعنده رواية كرواية احمد ورجال احمد رجال الصحيح، هيثمي: ٩٢٣٠

(٦٠٦٦) ابو يعلى موصلي: ٦٧٦٤ـ فيه عطاء بن السائب وقد تغير، هيثمي: ٩٢٢٨

(٦٠٦٧) بزار: ١٦٢٠ـ احمد الا انه قال اذا بلغ بنو ابي العاص، وطبراني في الاوسط و ابو يعلى وفيه: عطية العوفي، وفيه ضعف و ثقة رجاله رجال الصحيح، هيثمي: ٩٢٣١.

(٦٠٦٨) احمد: ٦٤٨٤ـ بزار: الا انه قال حتى دخل الحكم بن ابي العاص، والطبراني في الاوسط ورجال احمد رجال الصحيح هيثمي: ٩٢٣٣

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ ذَهَبَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ يَلْبَسُ ثِيَابَهُ لِيَلْحَقَنِي فَقَالَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ لَيَدْخُلَنَّ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ لَعِيْنٌ فَوَاللّٰهِ مَا زِلْتُ وَجِلًا أَتَشَوَّفُ دَاخِلًا وَخَارِجًا حَتّٰى دَخَلَ فُلَانٌ يَعْنِي الْحَكَمَ. (لأحمد، ٦٤٨٤)

کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کپڑے پہنے چلے گئے، تاکہ میرے ساتھ مل بیٹھیں۔ اتنے میں آپ ﷺ نے فرمایا: تم پر ایک لعنتی آدمی آنے والا ہے۔ پس میں ڈرتے ہوئے اندر اور باہر نظر دوڑا رہا تھا یہاں تک کہ حکم بن العاص داخل ہوا۔'' (احمد)

٦٠٦٩ـ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، رَفَعَهُ: لَا يَزَالُ هٰذَا أَمْرُ أُمَّتِي قَائِمًا بِالْقِسْطِ حَتّٰى يَكُوْنَ أَوَّلَ مَنْ يَثْلُمُهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ يُقَالُ لَهُ: يَزِيْدُ (رواه الموصلي، ٨٧٠ والبزار)

''ابوعبیدہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ میری امت کا معاملہ انصاف پر چلتا رہے گا یہاں تک کہ بنوامیہ میں سے ایک آدمی جس کو یزید کہا جائے گا۔ پہلا رخنہ ڈالے گا۔'' (الموصلی و البزار)

٦٠٧٠ـ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ: اسْتَأْذَنَ الْحَكَمُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَعَرَفَ كَلَامَهُ، فَقَالَ ائْذَنُوْا لَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ، وَمَا يَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ وَقَلِيْلٌ مَا هُمْ يَشْرُفُوْنَ فِي الدُّنْيَا وَيَرْذُلُوْنَ فِي الْآخِرَةِ ذُوُوْ مَكْرٍ وَخَدِيْعَةٍ. (لِلْكَبِيْرِ وَفِي غَيْرِهِ مَا يَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ إِلَّا الصَّالِحُوْنَ مِنْهُمْ وَقَلِيْلٌ مَاهُمْ)

''عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حکم بن ابی العاص نے آپ ﷺ سے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے اس کی گفتگو سے اس کو پہچان لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو اجازت دو، اس پر اللہ، اس کے فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ جو اولاد اس کی پشت سے پیدا ہوگی اور قلیل ہی ہوگی وہ دنیا میں عزت پائے گی لیکن آخرت میں بہت ذلیل ہوگی، اور بڑے مکار اور دھوکہ باز ہوں گے۔ (الکبیر اور اس کے علاوہ میں ہے کہ اس کی پشت سے نیک لوگ بہت تھوڑے پیدا ہوں گے۔)''

٦٠٧١ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأٰى فِي مَنَامِهِ كَأَنَّ بَنِي الْحَكَمِ يَنْزُوْنَ عَلٰى مِنْبَرِهِ وَيَنْزِلُوْنَ، فَأَصْبَحَ كَالْمُتَغَيِّظِ، وَقَالَ: مَالِي رَأَيْتُ بَنِي الْحَكَمِ يَنْزُوْنَ عَلٰى مِنْبَرِي

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خواب میں دیکھا گویا بنوحکم آپ کے منبر پر چڑھتے اور اترتے ہیں۔ صبح آپ ﷺ پریشان کن غصے میں تھے فرمایا: مجھے کیا ہے کہ میں نے دیکھا میرے منبر پر بنوحکم اس طرح کودتے

(٦٠٦٩) موصلي: ٨٧٠ـ بزار ورجال ابي يعلى رجال الصحيح الا ان مكحولا لم يدرك ابا عبيدة، هيثمي: ٩٢٣٦.

(٦٠٧٠) طبراني كبير وفي غيره، وما يخرج من صلبه الا الصالحون منهم قليل ماهم وفيه ابو الحسن الجزري وهو مستور وبقية رجاله ثقات. هيثمي: ٩٢٤١.

(٦٠٧١) موصلي: ٦٤٦١ـ ورجاله رجال الصحيح غير مصعب بن عبد الله بن الزبير وهو ثقة، هيثمي: ٩٢٤٦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نَزْوَ الْقِرَدَةِ فَمَا رُئِيَ ﷺ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا بَعْدَ ذٰلِكَ حَتّٰى مَاتَ. للموصلی (٦٤٦١)

چڑھتے ہیں جیسے بندر کودتے ہیں، اس کے بعد میں نے نبی کریم ﷺ کو پوری طرح خوش ہنستے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ ﷺ اللہ سے جا ملے۔" (الموصلی)

٦٠٧٢۔ عَنْ عَابِسٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَخَوَّفُ عَلٰى أُمَّتِهِ سِتَّ خِصَالٍ إِمْرَةَ الصِّبْيَانِ وَكَثْرَةَ الشُّرَطِ وَالرِّشْوَةَ فِي الْحُكْمِ وَقَطِيْعَةَ الرَّحِمِ وَاسْتِخْفَافَ بِالدَّمِ وَنَشْوَءٍ يَتَّخِذُوْنَ الْقُرْآنَ مَزَامِيْرَ يُقَدِّمُوْنَ الرَّجُلَ لَيْسَ بِأَفْقَهِهِمْ وَلَا بِأَفْضَلِهِمْ يُغَنِّيْهِمْ غِنَاءً. (رواه الطبراني في الكبير (١٨/ ٣٤) والبزار بنحوه)

"سیدنا عابس الغفاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا۔ آپ ﷺ امت پر چھ چیزوں سے بہت زیادہ خوف کھاتے تھے بچوں کی حکومت، پولیس کی کثرت، فیصلوں میں رشوت، قطع رحمی، خون بہانے کو خفیف سمجھنا، نشہ کرنا۔ قرآن مجید کو موسیقی کے آلات کے مثل استعمال کرنا۔ غیر فقیہ اور غیر افضل کو آگے کھڑا کرنا کہ وہ گانے کے طور پر ان کے سامنے گائے۔" (الکبیر اور البزار میں اس کی مثل ہے)

انتباہ: یہ جتنی بھی بنوامیہ اور مروان وغیرہ کے متعلق روایات ہیں، اور ان میں انہیں لعنتی کہا گیا ہے اور بندر وغیرہ قرار دیا گیا ہے۔

ان کا جواب امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے یہ دیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے خود بنوامیہ میں سے لوگوں کو اپنی حیات مبارکہ میں عامل مقرر فرمایا تھا اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے بھی بنوامیہ میں سے عامل بنائے تھے، قریش کے سارے قبائل میں سے بنوعبد شمس کے عامل ہیں ان میں سرداری اور شرف تھا۔

مکہ مکرمہ میں جو کہ کائنات کی بہترین سرزمین ہے اس پر عتاب بن اسید بن ابی العیص بن امیہ کو عامل مقرر کیا، نجران پر حضرت ابوسفیان بن حرب بن امیہ کو گورنر مقرر کیا، بنو مذحج کے صدقات کی وصولی کے لیے خالد بن سعید بن عاص کو مقرر کیا، یمن کے علاقے صنعاء پر بھی انہیں ہی عامل بنایا تھا۔ عثمان بن سعید بن عاص کو تیماء اور خیبر پر مقرر کیا، یہ سب بنوامیہ میں سے ہیں۔ (مختصر منہاج السنہ: ص ٣٠٠)

(٦٠٧٢) طبرانی کبیر: ١٨/ ٣٤۔ بزار احد اسنادی الکبیر رجاله رجال الصحیح، هیثمی: ٩٢٥٣.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

كتاب الجهاد
جہاد کا بیان

فضل الرباط والجهاد في سبيل الله
سرحد کی حفاظت اور جہاد فی سبیل اللہ کی فضیلت

٦٠٧٣ـ عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ إِنِّي كَتَمْتُكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَرَاهِيَةَ تَفَرُّقِكُمْ عَنِّي ثُمَّ بَدَالِي أَنْ أُحَدِّثَكُمُوْهُ لِيَخْتَارَ امْرُؤٌ لِنَفْسِهِ مَا بَدَالَهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ. (رواه الترمذى، ١٦٦٧)

''امیرالمومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک دن منبر پر بیان کیا: میں تم سے ایک حدیث مخفی رکھتا تھا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی مجھے خوف تھا کہ تم لوگ مجھے تنہا چھوڑ کر سرحدوں پر چلے جاؤ گے۔ پھر خیال پیدا ہوا کہ میں تمہیں وہ حدیث بتادوں تا کہ ہر آدمی اپنے لیے وہ چیز اختیار کرے جو اس کو مناسب معلوم ہو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دوسرے تمام مقامات میں ہزار ایام عبادت کرنے سے سنا ایک دن سرحد کی حفاظت کے لیے چوکس رہنا راہ خدا میں بہتر ہے۔'' (الترمذی)

٦٠٧٤ـ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ وَرُبَّمَاقَالَ خَيْرٌمِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ وَمَنْ مَاتَ فِيْهِ وُقِيَ فِتْنَةَ الْقَبْرِوَنُمِّيَ لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (رواه الترمذى، ١٦٦٥)

''سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دن فی سبیل اللہ سرحد کی حفاظت کرنا ایک مہینے کے روزے اور اس کا قیام کرنے سے افضل ہے۔ جو شخص سرحد کی حفاظت کرتے راہ خدا میں فوت ہوتا ہے اس کا عمل قیامت تک بڑھتا رہے گا، اور وہ فتنہ قبر سے محفوظ رہے گا۔'' (ترمذی)

٦٠٧٥ـ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَفَعَهُ: رِبَاطُ شَهْرٍ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ دَهْرٍ، وَمَنْ مَاتَ

''سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک ماہ سرحد کی حفاظت کرنا زیادہ بہتر ہے ساری عمر

(٦٠٧٣) ترمذی: ١٦٦٧ـ حسن، البانی: ١٣٦١ـ نسائی: ٣١٧٠ـ احمد: ٥٥٩ـ دارمی: ٢٤٢٤.

(٦٠٧٤) ترمذی: ١٦٦٥ـ صحیح، البانی: ١٣٦١ـ مسلم: ١٩١٣ـ نسائی: ٣١٦٨ـ احمد: ٢٣٢٢٣.

(٦٠٧٥) طبرانی کبیر ورجاله ثقات، هیثمی: ٩٤٩٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمِنَ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ، وَغُذِيَ عَلَيْهِ بِرِزْقِهِ وَرِيحٍ مِنَ الْجَنَّةِ، وَيَجْرِي عَلَيْهِ أَجْرُ الْمُجَاهِدِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ (رواه الطبراني في الكبير)

روزے رکھنے سے۔ اور جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد اور سرحد کی حفاظت کرتے فوت ہو جائے گا وہ قیامت کے بڑے خوف کے وقت امن میں رہے گا، اور صبح و شام اس کو جنت کا کھانا بھی دیا جائے گا، اور اس کا اجر بھی راہ خدا میں جہاد کرنے والے کے برابر جاری ساری رکھا جائے گا، یہاں تک کہ اللہ اس کو دوبارہ زندہ کرے۔" (الکبیر)

٦٠٧٦ـ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَفَعَهُ: مَنْ حَرَسَ لَيْلَةً عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ كَانَ أَفْضَلَ مِنْ عِبَادَةِ رَجُلٍ فِي أَهْلِهِ أَلْفَ سَنَةٍ. (رواه أبويعلى الموصلي، ٤٢٨٣) بلين

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے سمندر کے کنارے پر ایک رات حفاظت کی یہ گھر میں ہزار سال تک عبادت کرنے سے افضل ہے۔" (الموصلی)

٦٠٧٧ـ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَالرَّوْحَةُ يَرُوحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوِالْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا. (رواه البخاري، ٢٨٩٢)

"سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: راہ خدا میں ایک دن پہرہ دینا دنیا اور اس کی تمام اشیاء سے بہتر ہے۔ اور تم میں سے کسی ایک کی جنت میں ایک کوڑے کے برابر جگہ دنیا اور اس کی تمام اشیا سے بہتر ہے۔ اور اللہ کی راہ میں ایک شام کے وقت یا صبح کے وقت نکلنا دنیا اور اس کی تمام اشیا سے افضل ہے۔" (بخاری)

٦٠٧٨ـ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ غَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. (رواه مسلم: ١٨٨٢)

"سیدنا سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک صبح یا شام اللہ کے راستے میں نکلنا دنیا اور اس میں موجود چیزوں سے بہتر ہے۔" (مسلم)

٦٠٧٩ـ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

"عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(٦٠٧٦) أبو يعلى موصلي: ٤٢٨٣ـ ابن ماجه خلا قوله على ساحل البحر وفيه سعيد بن خالد بن أبي طويل القرشي وهو ضعيف وإن كان ابن حبان وثقه، فقد قال في الضعفاء لا يجوز الاحتجاج به.

(٦٠٧٧) بخاري: ٢٨٩٢ـ مسلم: ١٨٨١ـ ترمذي: ١٦٤٨ـ نسائي: ٣١١٨ـ ابن ماجه: ٤٣٣٠ـ احمد: ٢٢٣٦٥ـ دارمي: ٢٣٩٨.

(٦٠٧٨) مسلم: ١٨٨٢ـ بخاري: ٦٤١٥ـ ترمذي: ١٦٤٩ـ نسائي: ٣١١٨ـ ابن ماجه: ٤٣٣٠ـ احمد: ٢٢٣٦٥ـ دارمي: ٢٣٩٨

(٦٠٧٩) أبوداؤد: ٢٤٨٧ـ صحيح، النسائي: ٢١٧٣ـ احمد: ٥٦٨٨

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قَالَ قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ. (لأبي داود، ٢٤٨٧) جہاد سے واپس آنے کا ثواب بھی غزوہ کرنے کی مانند ہے۔"

شرح: ...... غازی جب جہاد سے واپس لوٹتا ہے تو اسے اتنا ہی اجر ملتا ہے، جتنا اجر اسے غزوہ میں جاتے ہوئے ملا تھا۔ وجہ یہ ہے کہ غزوہ سے واپسی پر اسے خود کو راحت دینے اور دشمن کے خلاف قوت تیار کرنے اور اپنے اہل خانہ کی حفاظت کا موقع مل جاتا ہے جو کہ اجر کا باعث ہے۔ (عون المعبود: ۲/۳۱۴)

اللہ کی راہ میں جہاد والے کے عمل کا ثواب اس کی موت کے بعد بھی جاری رہتا ہے یہ اس کے لیے خصوصی فضیلت بیان ہوئی ہے۔

شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: غازی کی وفات کے بعد بھی عمل جاری رہنے کا راز یہ ہے کہ جہاد کا معاملہ عمارت کی مانند ہے، دیوار بنیاد پر کھڑی ہوتی ہے اور چھت دیوار پر ٹھہرتی ہے۔ مثلاً مہاجرین وانصار سبب بنے تھے کہ قریش اور ان کے اردگرد لوگ ان کی وجہ سے اسلام سے روشناس ہوئے اور ان کے ہاتھوں عراق اور شام کا علاقہ فتح ہوا اور ان شامیوں کے ہاتھوں روم اور فارس کے علاقہ جات فتح ہوئے پھر رومیوں اور فارسیوں کے ہاتھوں ہندوستان، ترک اور سوڈان والے اسلام لائے تو یہ صدقہ جاریہ کی مانند ہوا۔ (حجۃ اللہ: ۲/۱۷۲)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا ٱصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا﴾ (آل عمران: ٢٠٠)

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو صبر کرو اور دشمن کے خلاف صبر کا مظاہرہ کرو اور رباط کرو۔"

اور جگہ پر ارشاد باری ہے:

﴿وَمِن رِّبَاطِ ٱلْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِۦ عَدُوَّ ٱللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ﴾ (الانفال: ٦٠)

"اور گھوڑے باندھو اس کے ساتھ تم اللہ کے دشمن اور اپنے دشمن کو ڈراؤ۔"

یہ احادیث مبارکہ انہی آیات کی تشریح ہیں، شروع دن سے لے کر آدھے دن سے پہلے پہلے باہر جانے کو غدوۃ کہتے ہیں اور زوال آفتاب کے بعد، غروب آفتاب تک باہر جانے کو "روحۃ" کہتے ہیں۔ یعنی ان اوقات میں سے کسی وقت بھی جائے، یہ تو صرف وقت کی مقدار کا اندازہ بتایا ہے، لوگوں کی نظر میں چونکہ دنیا بہت بڑی چیز ہے، اس لیے کہا کہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے یہ راہ خدا میں نکلنا اس سے بہتر ہے، یہ بھی سمجھانے کے لیے کہا ہے، وگرنہ جنت کے مقابلہ میں دنیا تو ایک ذرہ کی حیثیت بھی نہیں رکھتی۔ (فتح الباری: ۶/۸۴)

اصل میں رباط کی تشریح یہ بھی ہے کہ نماز کے انتظار میں رہنا۔ اور ایک تفسیر یہ بھی ہے کہ جہاد کے لیے گھوڑے باندھنا، یہاں یہ مراد لی گئی ہے۔ رباط اس جگہ کو کہتے ہیں جو مسلمانوں اور کفار کے درمیان مخصوص کی جاتی ہے کہ وہاں رہ کر مسلمانوں کی حفاظت ہو سکے جسے سرحد کہا جا سکتا ہے، تو رباط سرحد کی حفاظت کے لیے بیٹھنا اور نماز کے انتظار میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیٹھنا دونوں معانی میں درست ہے۔ رباط، کی فضیلت میں جو کچھ بھی بیان ہوا ہے ان میں کوئی ٹکراؤ نہیں یہ سب قسم کے اجر وثواب حاصل ہوتے ہیں۔ (فتح الباری: ٦/٨٦)

٦٠٨٠ــــ عَنْ سَهْلٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ اَمَرَ اَصْحَابَهُ بِالْغَزْوِ وَأَنَّ رَجُلاً تَخَلَّفَ وَقَالَ لِاَهْلِهِ أَتَخَلَّفُ حَتّٰى أُصَلِّيَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ ثُمَّ أُسَلِّمَ عَلَيْهِ وَ أُوَدِّعَهُ فَيَدْعُوْلِي بِدَعْوَةٍ تَكُوْنُ شَافِعَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَمَّا صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ اَقْبَلَ الرَّجُلُ مُسَلِّماً عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَتَدْرِيْ بِكَمْ سَبَقَكَ أَصْحَابُكَ قَالَ نَعَمْ سَبَقُوْنِي بِغَدْوَتِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ سَبَقُوْكَ بِأَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقَيْنِ وَالْمَغْرِبَيْنِ فِي الْفَضِيْلَةِ. (رواه أحمد، ١٥١٩٥) بلين

"سہل بن معاذ اپنے والد معاذ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک سریہ روانہ کیا۔ اور ان میں سے ایک شخص اس لیے پیچھے رہا کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ کر جائے گا۔ اور وہ دعا کریں گے جو قیامت کے دن اس کی سفارشی ہوگی۔ چنانچہ وہ آپ ﷺ سے رخصت ہونے کے لیے حاضر ہوا تا کہ آپ ﷺ اس کے لیے دعا کریں فرمایا: تجھے معلوم ہے کہ تیرے رفقا تیرے اوپر کتنی سبقت لے گئے ہیں؟ اس نے کہا: ایک صبح تک وہ مجھ سے پہلے جا چکے ہیں۔ فرمایا: مجھے قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ تجھ سے اتنے فاصلے پر فضیلت میں آگے جا چکے ہیں جتنا مشرق ومغرب کا فاصلہ ہے۔" (احمد، سند کمزور)

٦٠٨١ــــ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِشِعْبٍ فِيْهِ عُيَيْنَةٌ مِنْ مَاءٍ عَذْبَةٌ فَأَعْجَبَتْهُ لِطِيْبِهَا فَقَالَ لَوِ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَأَقَمْتُ فِي هٰذَا الشِّعْبِ وَلَنْ أَفْعَلَ حَتّٰى أَسْتَأْذِنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَاتَفْعَلْ فَإِنَّ مَقَامَ أَحَدِكُمْ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ سَبْعِيْنَ عَامًا أَلَاتُحِبُّوْنَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ اغْزُوا فِي

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک صحابی کسی گھاٹی سے گزرا۔ وہاں میٹھے پانی کا چھوٹا سا چشمہ تھا۔ اسے یہ بہت اچھا لگا تو اس نے کہا: اگر میں لوگوں سے الگ تھلگ ہو کر یہاں ڈیرہ ڈال لوں تو کیا حرج ہے؟ لیکن میں آنحضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے اجازت لینے کے بغیر ایسا ہرگز نہ کروں گا۔ چنانچہ اس نے یہ بات آپ کو بتائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا مت کرنا۔ تحقیق تمہارا اللہ کی راہ میں ایک ساعت کھڑا ہونا زیادہ افضل ہے ستر سال اپنے گھر میں نماز پڑھنے سے۔ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں بخش دے اور جنت میں داخل کرے؟ تو تم اللہ کی راہ

(٦٠٨٠) احمد: ١٥١٩٥۔ وفيه زبان بن فائد وثقه ابو حاتم وضعفه جماعة وبقية رجاله ثقات، هيثمي: ٩٤٦٩

(٦٠٨١) ترمذی: ١٦٥٠۔ حسن، الباني: ١٣٤٨۔ احمد: ١٠٤٠٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَوَاقَ نَاقةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. (رواه الترمذی ١٦٥٠) بقصة

میں جہاد کرو۔ پس جس نے اللہ کے راستے میں اونٹنی کا دو دفعہ دودھ دوہنے کے درمیانی وقت کے برابر قتال کیا تا کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو تو اس کے لیے جنت واجب ہے۔'' (ترمذی)

٦٠٨٢۔ عَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَوَاقَ نَاقةٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ مِنْ نَفْسِهِ صَادِقًا ثُمَّ مَاتَ أَوْ قُتِلَ فَإِنَّ لَهُ أَجْرُ شَهِيْدٍزَادَ ابْنُ الْمُصَفّٰى مِنْ هُنَا وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فَإِنَّهَا تَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا لَوْنُ الزَّعْفَرَانِ وَرِيْحُهَا رِيْحُ الْمِسْكِ وَمَنْ خَرَجَ بِهِ خُرَاجٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَإِنَّ عَلَيْهِ طَابِعَ الشُّهَدَاءِ. (رواه أبو داود، ٢٥٤١)

''سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے نبی علیہ السلام کو فرماتے سنا: جس نے اللہ کی راہ میں اونٹنی کے دودھ دوہنے کے وقفے کے برابر اللہ کی راہ میں جنگ کی تو اس کے لیے جنت واجب ہے۔ اور جس نے سچے دل سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہونے کی دعا کی، پھر وہ مر گیا، یا وہ قتل ہوا پس اس کے لیے شہید کے برابر اجر ہوگا۔ اور جس کو اللہ کی راہ میں زخم آیا، یا تھوڑی سے مصیبت آئی تو وہ قیامت کے دن گہرا زخم بن کر آئے گی، اس کے خون کا رنگ تو سرخ ہوگا، اور خوشبو اس کی مثل کستوری کے ہوگی۔ اور جس کو اللہ کی راہ میں پھوڑا نکل آیا تو اس پر شہداء کی مہر ثبت ہوگئی۔'' (ابوداؤد)

٦٠٨٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَضَمَّنَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيْلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادًا فِي سَبِيْلِي وَإِيْمَانًا بِي وَتَصْدِيْقًا بِرُسُلِي فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ أَرْجِعَهُ إِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ نَائِلًا مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيْمَةٍ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا مِنْ كَلْمٍ يُكْلَمُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهِ حِيْنَ كُلِمَ لَوْنُهُ لَوْنُ دَمٍ وَرِيْحُهُ مِسْكٌ

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس انسان کے لیے ضمانت دیتا ہے جو اللہ کی راہ میں نکلے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کو نہیں نکالا مگر میری راہ میں جہاد نے، میرے ساتھ ایمان اور میرے رسولوں کی تصدیق نے پس وہ میری ضمانت پر ہے یا تو میں اس کو جنت میں داخل کرونگا یا میں اس کو وہاں واپس کرونگا جہاں سے وہ نکلا تھا اور وہ اجر وغنیمت کے ساتھ ہی لوٹے گا۔ فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے جو زخم اللہ کی راہ میں آتا ہے قیامت کے دن وہ اسی طرح نمایاں ہوگا جیسا وہ

(٦٠٨٢) ابوداؤد: ٢٥٤١.

(٦٠٨٣) مسلم: ١٨٧٦۔ بخاری: ٧٤٦٣۔ ترمذی: ١٦٥٦۔ نسائی: ٥٠٣٠۔ ابن ماجه: ٢٧٩٥۔ احمد: ١٠٥٥٣۔ موطا: ١٠١٢۔ دارمی: ٢٤٠٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْلَا أَنْ يَشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَبَدًا وَلٰكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلَهُ وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أَغْزُو فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأُقْتَلُ ثُمَّ أَغْزُو فَأُقْتَلُ ثُمَّ أَغْزُو فَأُقْتَلُ. (رواه مسلم، ۱۸۷۶)

زخم لگنے کے دن تھا اس کا رنگ تو خون کا سا ہوگا اور اس کی خوشبو کستوری جیسی ہوگی۔ مجھے قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! اگر یہ بات مسلمانوں پر گراں نہ ہوتی تو راہ خدا میں جانے والی کسی فوج سے میں پیچھے نہ رہتا مگر اتنی وسعت نہیں کہ میں سوار ہو کر سب مسلمانوں کو ساتھ لیجاؤں اور وہ خود بھی اتنی وسعت نہیں رکھتے ہیں۔ اور ان کی برداشت سے یہ امر بھی باہر ہے کہ وہ میرے سے پیچھے بیٹھ رہیں۔ مجھے قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! میں تو یہ پسند کرتا ہوں کہ میں اللہ کی راہ میں کفار سے لڑوں اور قتل کیا جاؤں، پھر لڑوں اور پھر قتل کیا جاؤں، اور پھر جنگ کروں اور پھر قتل کیا جاؤں۔" (مسلم)

شرح: ا۔ یہ نبی اکرم ﷺ کے صحابی تھے جو کہ نوافل کے لیے یہاں پر فضا مقام پر رہنا چاہتے تھے۔ آپ ﷺ نے زیادہ اہم کام کی ترغیب دی جو کہ جہاد ہے۔ اور اس حدیث میں ستر سال گھر میں ٹھہرنے سے بہتر کہا گیا ہے بعض میں ساٹھ برس کا بھی آتا ہے، یہ تعارض نہیں ثواب کی کثرت بتانا مقصد ہے۔

(۲) بتایا گیا ہے کہ اونٹنی کا دودھ دھونے کے وقفہ جتنا اللہ کی راہ میں لڑنا بشرطیکہ سچے دل سے ہو یہ اتنا عظمت والا ہے کہ یہ بہتا ہوا خون زعفران کی خوشبو بن جائے وہ پھنسی جس سے نفرت ہوتی ہے وہ دلکش خوشبو بن جائے گی۔ "فواق ناقہ" کا مطلب ہے کہ ایک دفعہ اونٹنی کا دودھ دھولیا جاتا ہے، پھر اس کا بچہ اس کے نیچے چھوڑتے ہیں وہ دودھ پیتا ہے اتنی دیر میں اونٹنی دوبارہ دودھ اتارتی ہے، اتنی دیر جہاد کرنا اتنے زیادہ ثواب کا باعث ہے۔ (عون المعبود: ۲/ ۳۲۶)

۳۔ اور اللہ تعالیٰ نے ضمانت لی ہے کہ اللہ کی راہ میں جہاد والے کو جو کہ توحید والا ہو مشرک نہ ہو تو اسے جنت میں داخل کرے گا، اس کا خون کستوری کی مانند خوشبو دار ہوگا۔ اور نبی اکرم ﷺ خود اپنی قیمتی جان بطور شہادت پیش کر کے اس موت کو عظمت بخش رہے ہیں، اور پھر اللہ سے بڑھ کر اپنی ضمانت اور کون ہے جو پوری کر سکے۔ (گوندلوی)

۶۰۸۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ لَا تَسْتَطِيعُونَهُ قَالَ فَأَعَادُوا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام سے پوچھا گیا۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے برابر کوئی عمل ہے؟ فرمایا: تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ لوگوں نے دوبارا اسی بات کا

(۶۰۸۴) مسلم: ۱۸۷۸۔ بخاری: ۲۷۸۵۔ ترمذی: ۱۶۱۹۔ نسائی: ۳۱۲۸۔ احمد: ۹۶۷۴۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَوْ ثَلاثًا كُلَّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا تَسْتَطِيْعُوْنَهُ وَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ بِآيَاتِ اللّٰهِ لَا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ وَلَا صَلَاةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى . (لمسلم، ١٨٧٨)

اعادہ کیا آپ ﷺ بھی ہر بار فرماتے: تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ پھر تیسری مرتبہ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال اس انسان کی سی ہے جو دن کو روزہ رکھتا، رات کو قیام کرتا ہے اور تھکتا نہیں (یعنی ہمیشہ یہ کام کرتا رہتا ہے) یہاں تک کہ مجاہد فی سبیل اللہ واپس لوٹ آئے۔"

شرح: . . مطلب یہ ہے کہ جس طرح مسلسل روزہ دار اور قیام کرنے والا حصول ثواب کرتا رہتا ہے اور اس کی حرکات وسکنات اجر کا باعث ہیں ایک گھڑی بھی ست نہیں پڑتا اسی طرح اللہ کی راہ کا مجاہد اس کا ایک لمحہ بھی ضائع نہیں ہوتا بلکہ وہ باعث ثواب ہے۔ قرآن پاک بھی اس کی وضاحت کرتا ہے:

﴿لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَئُوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ﴾ (التوبة: ١٢٠)

"نہیں پہنچتی انہیں پیاس اور نہ ہی تھکاوٹ اور نہ ہی بھوک اللہ کی راہ میں اور نہیں وہ روندتے روندنے کی وہ جگہ جو کافروں کو غصہ میں ڈالے اور نہیں وہ پاتے دشمن کو پانا مگر اس کے عوض ان کے لیے عمل صالح لکھا جاتا ہے۔"

آپ ﷺ کا یہ فرمان کہ جہاد کے برابر کوئی عمل نہیں۔ لیکن ترمذی، ابن ماجہ اور احمد کے حوالہ سے روایت ہے جسے حاکم نے صحیح قرار دیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں وہ عمل نہ بتاؤں جو تمہارے اللہ کے نزدیک بہترین اور پاکیزہ ترین ہے اور درجات میں سب سے بلند درجہ ہے۔ سونے اور چاندی کے خرچ کرنے سے بھی تمہارے لیے بہتر ہے اور اس سے بھی بہتر ہے کہ تم دشمن سے ملاقات کرو وہ تمہاری گردنیں اڑائے اور تم اس کی گردنیں اڑاؤ۔ لوگوں نے کہا: ضرور بتایئے گا، تو آپ نے فرمایا: وہ اللہ کا ذکر ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ ذکر الٰہی سب سے افضل ہے۔ اب ان میں مناسبت یہ ہوگی کہ جہاد کفر مٹانے اور دین کی نشر واشاعت کا ذریعہ ہے تو نیکی کا ذریعہ ہونے میں یہ افضل عمل ہے۔ اور ذکر الٰہی بذات خود عمل ایسا ہے جو اعمال میں سے افضل ہے۔ (فتح الباری: ٦/٥)

٦٠٨٥ــ وَفِي رِوَايَةٍ: كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْخَاشِعِ الرَّاكِعِ السَّاجِدِ . (رواه النسائي، ٣١٢٧)

"ایک روایت میں ہے: مجاہد مثل اس شخص کے ہے جو روزہ رکھنے والا، قیام کرنے والا، خشوع کرنے والا، رکوع اور سجود کرنے والا ہو۔" (نسائی)

(٦٠٨٥) نسائي: ٣١٢٧ـ صحيح، الباني: ٢٩٣٠ـ بخاري: ٧٤٦٣ـ مسلم: ١٨٧٦ـ ابن ماجه: ٢٧٥٣ـ احمد: ١٠٠٣٥ـ موطا: ٩٧٤ـ دارمي: ٢٣٩١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٦٠٨٦۔ عَنْ أَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ﷺ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَیُّ النَّاسِ أَفْضَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُؤْمِنٌ یُجَاهِدُ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ قَالُوْا ثُمَّ مَنْ قَالَ مُؤْمِنٌ فِی شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ یَتَّقِی اللّٰهَ وَیَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ. (للبخاری، ٢٧٨٦)

"سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا تو اس نے کہا: افضل انسان کون ہے؟ فرمایا: وہ مومن جو اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہو۔ اس نے کہا: اس کے بعد کون افضل ہے؟ فرمایا: وہ انسان جو پہاڑ کی کسی گھاٹی میں رہتا ہو، اللہ سے ڈرتا ہو، اور لوگوں کو اپنے شر سے بچاتا ہو۔" (بخاری)

٦٠٨٧۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَلَا أُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ النَّاسِ مَنْزِلًا قُلْنَا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَجُلٌ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهٖ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰی یَمُوْتَ أَوْ یُقْتَلَ وَأُخْبِرُکُمْ بِالَّذِی یَلِیْهِ قُلْنَا نَعَمْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِی شِعْبٍ یُقِیْمُ الصَّلَاةَ وَیُؤْتِی الزَّکَاةَ وَیَعْتَزِلُ شُرُوْرَ النَّاسِ وَأُخْبِرُکُمْ بِشَرِّ النَّاسِ قُلْنَا نَعَمْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِی یُسْأَلُ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَا یُعْطِی بِهٖ. (رواه النسائی، ٢٥٦٩)

"سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس شخص کی خبر دوں جو مرتبے کے لحاظ سے لوگوں میں بہتر انسان ہے؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں، یارسول اللہ ﷺ! فرمایا: وہ مرد جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کا سر پکڑے رکھے یہاں تک کہ وہ فوت ہو جائے یا قتل ہو جائے۔ کیا تمہیں بتاؤں جو اس کے بعد ہے؟ ہم نے کہا: ہاں، اے اللہ کے رسول ﷺ! فرمایا: وہ آدمی جو الگ تھلگ کسی گھاٹی میں رہتا ہو، نماز قائم کرتا ہو، زکوٰۃ دیتا ہو، اور لوگوں کے شرور سے بچتا ہو، فرمایا: کیا بدترین آدمی کی خبر دوں؟ ہم نے کہا: ہاں، فرمایا: جس سے اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کے نام پر کچھ نہ دے۔" (نسائی)

شرح: اس حدیث میں اس آیت مبارکہ کی تفسیر ہے:

﴿وَتُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِکُمْ وَأَنْفُسِکُمْ﴾ (الصف: ١٠)

"اور تم جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ۔"

مال و جان سے جہاد کرنے والا سب سے زیادہ افضل ہے، لیکن دیگر اسلامی واجبات بھی ادا کرنے والا ہو، اتنا بلند رتبہ اسے اس لیے ملا ہے کہ اس کا یہ عمل آگے تک پھیلتا ہے جتنا بھی دین بلند ہوگا اس کا رتبہ بڑھتا جائے گا۔

اور اس کے بعد جو علیحدگی پسند مومن کو افضل کہا گیا ہے، یہ اس وقت علیحدگی ہے، جب فتنوں کا زمانہ ہو اور دین

(٦٠٨٦) بخاری: ٢٧٧٦۔ مسلم: ١٨٨٨۔ ترمذی: ١٦٦٠۔ نسائی: ٣١٠٥۔ ابوداؤد: ٢٤٨٥۔ ابن ماجہ: ٣٩٧٨۔ احمد: ١١٤٢٨

(٦٠٨٧) نسائی: ٢٥٦٩۔ صحیح النسائی: ٢٤٠٩۔ ترمذی: ١٦٥٢۔ مؤطا: ٩٧٦۔ دارمی: ٢٣٩٥

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطرہ کی نذر ہو جانے کا اندیشہ ہو۔ اگر یہ صورت نہ ہو تو پھر لوگوں میں رہ کر دین پر چلنا بہتر ہے۔ یہ اس مرتبہ کا مستحق تب ہوتا ہے کہ لوگوں سے میل ملاپ سے گناہوں کا ارتکاب ہوسکتا ہے، غیبت، چغلی جیسی شرانگیزی ہو جاتی ہے۔ اور تنہائی میں ان خطاؤں اور شرارتوں سے حفاظت رہتی ہے اور ارکان اسلام پر سکون انداز میں ادا ہو جاتے ہیں۔ (فتح الباری ۶۰/۷)

اللہ کا نام بہت بڑا ہے اگر کوئی اس کے نام پر چیز مانگے تو اسے دی جائے، اگر کچھ پاس نہیں پھر تو مجبوری ہے اگر ہے تو حسب طاقت ضرور دیا جائے اور یہ بات ہے مانگنے والا پیشہ ور نہ ہو پتہ ہو کہ یہ ضرورت مند ہے تب دیا جائے۔ (گوندلوی)

٦٠٨٨ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتَّى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعَ غُبَارٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ. (رواه الترمذي، ١٦٣٣)

"سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ آدمی آگ میں داخل نہ ہوگا جو اللہ کے خوف سے رویا یہاں تک دودھ تھنوں میں لوٹ جائے۔ اور اللہ کی راہ میں گرد و غبار اور جہنم کا دھواں بھی ایک جگہ جمع نہیں ہوں گے۔" (ترمذی)

٦٠٨٩ـ عَنْ أَبِي عَبْسٍ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جَبْرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ. (رواه البخاري، ٢٨١١)

"سیدنا ابوعبس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس انسان کے دو پاؤں اللہ کی راہ میں گرد آلود ہوں گے اس کو آگ نہیں لگے گی۔" (بخاری)

٦٠٩٠ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ (رواه الترمذي، ١٦٣٩)

"سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا: دو آنکھوں کو آگ نہیں مس کرے گی: ایک وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روئی۔ اور دوسری وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں نگرانی کرتی رہی۔" (ترمذی)

٦٠٩١ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي النَّارِ مُسْلِمٌ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ وَقَارَبَ وَلَا يَجْتَمِعَانِ فِي جَوْفِ مُؤْمِنٍ غُبَارٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَفَيْحُ جَهَنَّمَ وَلَا

"سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمع نہ ہونگے جہنم میں مسلمان اور اس کا مقتول کافر پھر مسلمان دین پر مضبوط اور قریب رہا۔ اور مومن بندے کے پیٹ میں اللہ کے راستہ کی غبار اور جہنم کی بھاپ، اور مومن بندے کے دل میں

(٦٠٨٨) ترمذي: ١٦٣٣ـ صحيح، الباني: ١٣٣٣ـ نسائي: ٣١١٥ـ ابن ماجه: ٢٧٧٤ـ احمد: ١٠١٨٢.

(٦٠٨٩) بخاري: ٢٨١١ـ ترمذي: ١٦٣٢ـ نسائي: ٣١١٦ـ احمد: ١٥٥٠٥.

(٦٠٩٠) ترمذي: ١٦٣٩ـ صحيح، الباني: ١٣٣٨.

(٦٠٩١) نسائي: ٣١٠٩ـ حسن، الباني: ٢٩١٢ـ ترمذي: ٢٣١١ـ ابن ماجه: ٢٧٧٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ الْإِيْمَانُ وَالْحَسَدُ . (رواه النسائي ، ٣١٠٩).

ایمان اور حسد بھی جمع نہیں ہوتے ہیں۔" (نسائی)

شرح: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب اللہ کی راہ میں پاؤں پر گرد پڑنے سے یہ ثواب حاصل ہوتا ہے کہ دوزخ کی آگ نہیں چھوتی تو جو پوری کوشش کرتا ہے اور مکمل جدوجہد کرتا ہے تو اس کے ثواب میں تو بے حد اضافہ ہوتا ہے۔

ابن حبان نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ایک غزوہ میں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث سنائی تو لوگ اپنے جانوروں سے نیچے اتر گئے، اتنے زیادہ پیدل چلتے لوگ کبھی نہیں دیکھے گئے۔ (فتح الباری. ٦/ ٣٠)

جو نافرمانی سے توبہ کرتا ہے اور خشیت الٰہی سے آبدیدہ ہو جاتا ہے تو یہ بھی مجاہدوں کا رتبہ پالیتا ہے۔ اور جو آنکھ سرحدوں کی حفاظت میں بیدار رہی ہو کہ کفار سے مجاہدوں کی حفاظت کرے یہ دونوں دوزخ کی آگ سے محفوظ رہیں گی۔ (جائزۃ الاحوذی: ٣/ ١١٨)

ایمان اور حسد، کافر کا قاتل بشرطیکہ وہ کردار وعمل درست رکھے، تو اس کے ساتھ دوزخ کی بھاپ جمع نہیں ہوسکتی یعنی یہ دوزخ میں نہ جائیں۔ (التعلیقات السلفیہ. ٢/ ٤٨)

٦٠٩٢۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَاأَبَا سَعِيْدٍ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَعَجِبَ لَهَا أَبُوْ سَعِيْدٍ فَقَالَ أَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ وَأُخْرٰى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ وَمَاهِيَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ . (رواه مسلم ، ١٨٨٤)

"سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو راضی ہو اللہ تعالیٰ کو رب مان کر اور اسلام کو دین سمجھ کر، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول تسلیم کر کے تو اس کے لیے جنت واجب ہوگی۔ یس ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ بات بہت ہی پسند آئی تو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کو میرے سامنے دوبارہ بیان فرمائیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ بات دھرائی۔ اور فرمایا: ایک اور چیز ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ بندے کو سو درجہ جنت بلند کر دے گا، ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے۔ عرض کی: یارسول اللہ! وہ کیا چیز ہے؟ فرمایا: وہ جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ وہ اللہ کی راہ میں جہاد ہے۔" (مسلم)

(٦٠٩٢) مسلم: ١٨٨٤۔ نسائی: ٣١٣١۔ ابوداؤد: ١٥٢٩

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٦٠٩٣۔ عَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ﴿إِنَّ أَبْوَابَ﴾ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى أَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ هٰذَا قَالَ نعم قال فَرَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهِ فَأَلْقَاهُ ثُمَّ مَشَى بِسَيْفِهِ إِلَى الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهِ حَتّٰى قُتِلَ. (لمسلم، ١٩٠٢)

''سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت تلواروں کے سائے میں ہے۔ ایک پراگندہ شخص اٹھا اور اس نے کہا: اے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ! کیا تو نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے خود سنی ہے کہ آپ ﷺ نے اس طرح فرمایا ہے؟ تو انھوں نے کہا: ہاں، پس وہ آدمی اپنے رفقاء کے پاس لوٹ کر گیا اور اس نے کہا: میں تمہیں سلام کہنے لوٹا ہوں۔ اس نے تلوار کی میان توڑ کر پھینک دی، پھر اپنی تلوار لے کر دشمن کی طرف گیا اور تلوار چلاتا رہا یہاں تک کہ قتل ہوگیا۔'' (مسلم)

شرح: جنت تلواروں کے سایہ میں ہونے کا مطلب ہے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور معرکہ میں اسلام کی سر بلندی کے لیے شریک ہونا جنت میں جانے کا ذریعہ ہے۔ (جائزۃ الاحوذی: ۱۳۲/۳)

وہ جنت کتنی اعلیٰ اور بلند و بالا ہے اس کے درجات سو ہیں۔ ایک اور دوسرے درجہ کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین اور آسمان کے درمیان ہے۔ لیکن اس جنت کے حصول کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ اللہ کی ربوبیت، الوہیت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو، دل سے اس کی وحدانیت تسلیم ہو اور دین کے سامنے تسلیم ورضا کی گردن جھکی ہو، اور محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت دل میں رچی بسی ہو، اور رسالت کے سامنے تنی گردن سرنگوں ہو تو پھر یہ درجات حاصل ہوں گے۔

یہ بھی پتہ چلا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے نہایت ہی سادہ طبیعت لوگ بھی نبی ﷺ کے فرمان پر کس قدر یقین رکھتے تھے کہ فوراً جان فدا کر دی اور جنت کے وارث ٹھہرے۔

٦٠٩٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ عَمْرَو بْنَ أُقَيْشٍ كَانَ لَهُ رِبًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكَرِهَ أَنْ يُسْلِمَ حَتّٰى يَأْخُذَهُ فَجَاءَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ أَيْنَ بَنُو عَمِّي قَالُوْا بِأُحُدٍ قَالَ أَيْنَ فُلَانٌ قَالُوْا بِأُحُدٍ قَالَ فَأَيْنَ فُلَانٌ قَالُوْا بِأُحُدٍ فَلَبِسَ لَأْمَتَهُ وَرَكِبَ فَرَسَهُ ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَهُمْ فَلَمَّا رَآهُ الْمُسْلِمُوْنَ قَالُوْا إِلَيْكَ عَنَّا يَا عَمْرُو قَالَ

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عمرو بن اقیش کا عہد جاہلیت میں کسی پر سود تھا۔ اور وہ اس کو چھوڑ کر مسلمان ہونا ناپسند کرتا تھا۔ اسی حال میں احد کا وقت آ گیا تو اس نے کہا: میرے چچا کے بیٹے کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا: وہ احد میں ہیں۔ اس نے کہا: بنو فلاں کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا: وہ بھی احد میں ہیں۔ پس اس نے اپنی زرہ پہنی، اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور ان کی طرف چل پڑا۔ جب اس کو مسلمانوں نے دیکھا تو انہوں نے کہا: اے

(٦٠٩٣) مسلم: ١٩٠٢۔ ترمذی: ١٦٥٩۔ احمد: ١٩١٨١۔

(٦٠٩٤) ابوداؤد: ٢٥٣٧۔ حسن، البانی: ٢٢١٢۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِنِّي قَدْ آمَنْتُ فَقَاتَلَ حَتَّى جُرِحَ فَحُمِلَ إِلَى أَهْلِهِ جَرِيحًا فَجَاءَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ لِأُخْتِهِ سَلِيهِ حَمِيَّةً لِقَوْمِكَ أَوْ غَضَبًا لَهُمْ أَمْ غَضَبًا لِلَّهِ فَقَالَ بَلْ غَضَبًا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ فَمَاتَ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَا صَلَّى لِلَّهِ صَلَاةً (رواه أبوداود، ٢٥٣٧)

عمرو! ہم سے دور رہو۔ اس نے کہا: میں ایمان لا چکا ہوں۔ پس وہ لڑا یہاں تک کہ زخمی ہوا تو اس کو زخمی حالت میں مدینہ میں لایا گیا۔ اس کے پاس سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ آئے، اور اس کی بہن سے کہا: اس سے پوچھ! کیا قوم کی حمایت میں لڑا ہے اور ان کی وجہ سے غصہ آیا ہے، یا اللہ کے لیے غصہ آیا ہے؟ اس نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے۔ پھر وہ فوت ہوا اور جنت میں داخل ہوا جب کہ اس نے اللہ کے لیے ایک نماز بھی نہیں پڑھی تھی۔" (ابوداؤد)

شرح: یعنی یہ صرف اس لیے لڑا ہے کہ قومی عصبیت اور غیرت اس کے دل میں تھی یا کہ اس لیے لڑا ہے کہ چونکہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کے مخالف ہیں اس لیے لڑا ہے تو اس نے کہا: اللہ کے دین کے لیے ہی لڑا ہے تو پھر اسے جنت کی بشارت دی، جہاد اور توبہ کی برکت سے بت پرستی کا گناہ بھی ختم ہوا۔ اور ابھی دیگر ارکان اسلام کی ادائیگی کا وقت نہیں ملا پہلے ہی دنیا سے رخصت ہوا۔ اسلام قبول کرنے کی برکت سے بغیر کسی دوسرے نیک عمل کرنے کے جنت میں داخل ہوا، کتنا رحیم ہے ہمارا رب۔ (عون المعبود: ٢/ ٣٢٦)

٦٠٩٥ ــــ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ لَهُ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ فَبَلَّغْتُ يَوْمَئِذٍ سِتَّةَ عَشَرَ سَهْمًا قَالَ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ عِدْلُ مُحَرَّرٍ. (رواه النسائي، ٣١٤٣)

"سیدنا ابو نجیح سلمی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا: جس نے اللہ کے راستے میں ایک تیر پھینکا تو اس کے لیے جنت میں درجہ ہوگا۔ تو میں نے اس دن دشمن پر سولہ تیر پھینکے۔ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا، فرمایا: جس نے اللہ کی راہ میں تیر مارا پس اس کو غلام آزاد کرنے کا اجر دیا جائے گا۔" (نسائی)

شرح: یعنی جو آدمی اللہ کی راہ میں اس کے دین کی سربلندی کے لیے دشمن اسلام پر تیر چلاتا ہے تو اس کا ثواب اتنا ہے جتنا غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے۔ اور غلام آزاد کرنے والے کو غلام کے ہر عضو کے مطابق دوزخ سے آزاد کر دیا جاتا ہے۔ اور یہ ایک تیر چلانے کا اجر وثواب ہے، جتنے زیادہ چلائے گا اتنا اجر بڑھتا جائے گا۔ (جائزۃ الاحوذی: ٣/ ١١٧)

(٦٠٩٥) نسائی: ٣١٤٣۔ صحیح۔ الباني: ٢٩٤٦۔ ترمذی: ١٦٣٨۔ ابوداؤد: ٣٩٦٥

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٦٠٩٦۔ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ قَالَ لِكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ يَا كَعْبُ حَدِّثْنَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَاحْذَرْ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ فِي سَبِيلِ اللهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ لَهُ حَدِّثْنَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَاحْذَرْ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ارْمُوا مَنْ بَلَغَ الْعَدُوَّ بِسَهْمٍ رَفَعَهُ اللهُ بِهِ دَرَجَةً قَالَ ابْنُ النَّحَّامِ يَارَسُولَ اللهِ ﷺ وَمَاالدَّرَجَةُ قَالَ أَمَا إِنَّهَا لَيْسَتْ بِعَتَبَةِ أُمِّكَ وَلٰكِنْ مَابَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ. (رواہ النسائی، ٣١٤٤)

”شرحبیل بن سمط نے کعب بن مرہ سے کہا: ہمیں رسول اکرم ﷺ کی حدیث سناؤ اور ایسی ویسی بات کرنے سے بچنا۔ چنانچہ انھوں نے کہا: میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا: جو اسلام میں بوڑھا ہوا تو اس کے بالوں کی سفیدی اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگی۔ اور فرمایا: تیر مارو جو دشمن کو تیر مارے گا اس کا ایک درجہ اللہ تعالیٰ بلند کر دے گا۔ ابن نحام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! درجہ کیا چیز ہے؟ فرمایا: وہ تیری ماں کی چوکھٹ تو ہے نہیں، بلکہ دو درجوں کے درمیان کا فاصلہ سو سال کی مسافت ہے۔“ (نسائی)

٦٠٩٧۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَفَعَهُ: مَنْ رَمَى رَمْيَةً فِي سَبِيلِ اللهِ قَصَرَ أَوْ بَلَغَ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ أَرْبَعَةِ أُنَاسٍ مِنْ بَنِي إِسْمَاعِيلَ اعْتَقَهُمْ. للبزار (والأوسط، ١٣٨٠) بلين

”سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے راہ خدا میں تیر مارا، دشمن کو تیر پہنچا، نہ لگا تو اس کو ولد اسمٰعیل علیہ السلام کے چار انسانوں کو غلامی سے آزاد کرنے کے برابر اجر ہوگا۔“ (البزار، الاوسط، سند کمزور ہے)

٦٠٩٨۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَفَعَهُ: مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ كَانَ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (رواه البزار، ١٧٠٧)

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ کے راستے میں تیر مارا وہ اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگا۔“

شرح: اس میں بال سفید ہونے کا ذکر ہے خواہ ایک بال ہی سفید ہوا ہو یہ اجر ہے اور سارے ہو جائیں تو پھر تو نور میں اور اضافہ ہوگا۔ یہ صرف جہاد کے ساتھ ہی اس فضل و شرف کی تخصیص نہیں بلکہ اسلام کے احکام پر چلتے ہوئے کوئی بھی سفید بالوں والا ہو جاتا ہے تو وہ اس اجر کا مستحق ہے۔ روزِ قیامت جبکہ میدان محشر میں تاریکیاں چھائی ہوں گی اور ان کی شدتوں میں گھرے ہوئے انسان کے لیے یہ کتنی بڑی امید کی روشن کرن ہے، یہ سفید بال روشنی کا مرکز اور بقعہ نور بن کر جنت کی منزل کی جانب رہنمائی کر رہا ہوگا۔ جہاد اور خوف خدا جیسی نیکیاں ضیاء بار ہو جائیں گی۔ (جائزۃ الاحوذی: ۳/۱۱۵)

(٦٠٩٦) نسائی: ٣١٤٤۔ صحیح، البانی۔ ترمذی: ٤×/١.

(٦٠٩٧) بزار، طبرانی اوسط: ١٣٨٠۔ وفیہ شبیب بن بشر وھو ثقة وفیہ ضعف، ہیثمی: ٩٣٩٧.

(٦٠٩٨) بزار: ١٧٠٧۔ عن شیخہ عبدالرحمن بن الفضل بن موفق ولم اعرفه وبقیة رجاله رجال الصحیح، ہیثمی: ٩٣٩٨.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

٦٠٩٩ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَضْحَكُ اللّٰهُ إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَقَالُوْا كَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يُقَاتِلُ هٰذَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَيُسْتَشْهَدُ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْلِمُ فَيُقَاتِلُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَيُسْتَشْهَدُ. (رواہ مسلم، ١٨٩٠)

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ دو مردوں کی وجہ سے ہنستا ہے جن میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کیا ہوتا ہے اور وہ دونوں جنت میں جاتے ہیں۔ کہا گیا۔ کیسے اے اللہ کے رسول؟ فرمایا: ایک نے اللہ کی راہ میں جنگ کی اور شہید ہوا پھر قاتل کو اللہ نے توبہ کی توفیق بخشی، وہ مسلمان ہوا، جہاد کیا، اور شہید ہوا۔''

شرح: اس میں ایک تو یہ بیان ہوا ہے کہ ایک مسلمان کافر کو قتل کرتا ہے۔ پھر یہ دین پر درست طور پر قائم رہتا ہے تو یہ کافر کو قتل کرنے والا کبھی دوزخ میں نہ جائے گا۔

دوسری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہنسنے والی صفت کی تاویلات تمام غلط ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس صفت کے مالک ہیں جس طرح ان کی شان کے لائق ہے وہ مخلوق جیسا نہیں ہنستے۔

تیسری بات اس میں یہ بیان ہوئی ہے ایک کافر مسلمان کو شہید کرتا ہے، اس کے بعد یہ مسلمان ہو جاتا ہے، پھر یہ اللہ کی راہ میں شہید ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتے ہیں اور اسے جنت میں داخل کرتے ہیں۔ (فتح الباری ۶/۴۰)

٦١٠٠ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ إِيْمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيْقًا بِوَعْدِهِ فَإِنَّ شِبَعَهُ وَرِيَّهُ وَرَوْثَهُ وَبَوْلَهُ فِي مِيْزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (رواہ البخاری، ٢٨٥٣)

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کی راہ میں گھوڑا روک رکھا، وہ اللہ پر ایمان رکھتا، اور اس کے وعدوں کی تصدیق کرتا ہو تو گھوڑے کا سیر ہونا پانی پینا، لید و بول کرنا سب قیامت کو میزان پر تولا جائے گا۔ (یعنی نیکیاں شمار ہوں گی)'' (بخاری)

شرح: یعنی اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے جہاد میں روکتا ہے، اس کے علاوہ دنیاوی فخر و مباہات کے لیے نہیں روکتا۔

اور اللہ پر پختہ ایمان ہو، ایمان میں شرک سے نقص نہ ہو اور اسے اللہ کے وعدے پر یقین ہو کہ جو اس نے ثواب دینے کا وعدہ کیا ہے، وہ سچا ہے۔ تو اس گھوڑے کی سیرابی اور سیر ہونا اور لید اور پیشاب کرنا یہ سب ثواب میں بدل جاتا ہے۔ کوئی نیکی ہوتی ہے وہ قبول نہیں ہوتی۔ اس میں عامل کی کوتاہی ہوتی ہے مگر یہ وہ نیکی ہے جس کی قبولیت کی یہ ضمانت

(٦٠٩٩) مسلم: ١٨٩٠ـ بخاری: ٢٨٢٦ـ نسائی: [illegible]ـ ابن ماجہ: [illegible]ـ احمد: [illegible]ـ موطا: [illegible]

(٦١٠٠) بخاری: ٢٨٥٣ـ مسلم: ٩٨٧ـ ترمذی: ١٦٣٦ـ نسائی: [illegible]ـ ابن ماجہ: [illegible]ـ احمد: [illegible] ٩٧٥

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ یہ روز قیامت میزان میں آئے گی یہی اس کی مقبولیت کی ضمانت ہے۔
اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ بعض اوقات صرف نیک نیتی کی وجہ سے ہی عمل کرنے والے جتنا اجر حاصل ہو جاتا ہے اور ضرورت کے وقت اس چیز کا نام بھی لیا جا سکتا ہے جو نفرت والی ہے مثلاً پیشاب، لید وغیرہ۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ مسلمانوں کے دفاع کے لیے گھوڑے وقف رکھنا جائز ہے۔ (فتح الباری:٦/ ٥٧)

٦١٠١ـ عَنْ أَبِي مَسْعُوْدِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ فَقَالَ هٰذِهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ. (رواه مسلم، ١٨٩٢)

''سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا ایک آدمی مہار ڈال کر اونٹنی لایا، اور نبی ﷺ کو پیش کی، اور کہا: یہ اللہ کی راہ میں ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اس کے بدلے تجھے قیامت کے دن سات سو اونٹنیاں دی جائیں گی اور ہر ایک کو مُہار ڈالی ہو گی۔'' (مسلم)

شرح: یعنی روز قیامت اسے اس کا یہ صلہ ملے گا کہ ایک نیکی کا ثواب کئی گنا بڑھا کر دیا جائے گا۔ لوگ جب اپنے اعمالنامے لے کر حاضر ہوں گے تو اس کے اعمال نامے میں سات سو اونٹنیوں کا اجر درج ہوگا۔ (التعلیقات السلفیہ:٢/ ٥٨)

٦١٠٢ـ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ خِدْمَةُ عَبْدٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ ظِلُّ فُسْطَاطٍ أَوْ طَرُوْقَةُ فَحْلٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ. (رواه الترمذي، ١٦٢٦)

''سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے سوال کیا: صدقہ کون سا افضل ہے؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں خدمت کے لیے خادم دینا، یا سائبان اللہ کی راہ میں دینا، یا اللہ کی راہ میں مادہ کو جفتی کرانے کے لیے نر دینا۔'' (ترمذی)

شرح: ... مطلب یہ ہے کہ کسی غازی یا مجاہد کے لیے غلام دینا جو اس کی خدمت کرے، خیمہ دینا، جہاں وہ سائے میں آرام کرے اور سواری دینا بوقت ضرورت اس پر سوار ہو سکے یہ سب سے بہتر صدقہ ہے۔ (جائزۃ الاحوذی:٣/ ١١٢)

٦١٠٣ـ عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ كُتِبَتْ لَهُ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ. (رواه الترمذي، ١٦٢٥)

''سیدنا خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کی راہ میں کچھ بھی خرچ کیا اس کے بدلے سات سو گنا لکھا جائے گا۔'' (ترمذی)

(٦١٠١) مسلم: ١٨٩٢ـ نسائی: ٣١٨٧ـ احمد: ٢١٨٥٢ـ دارمی: ٢٤٠٢.
(٦١٠٢) ترمذی: ١٦٢٦ـ حسن، البانی: ١٣٢٨.
(٦١٠٣) ترمذی: ١٦٢٥ـ صحیح، البانی: ١٣٢٦ـ نسائی: ٣١٨٦.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

٦١٠٤ـ عَنْ مُعاذِبْنِ جَبَلٍ ، رَفَعَهُ: طُوْبَى لِمَنْ أَكْثَرَفِى الْجِهَادِ فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَإِنَّ لَهٗ بِكُلِّ كَلِمَةٍ سَبْعِيْنَ أَلْفَ حَسَنَةٍ كُلُّ حَسَنَةٍ مِنْهَا عَشَرَةُ أَضْعافٍ مَعَ الَّذِىْ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْمَزِيْدِ . قِيْلَ: يارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ النَّفَقَةُ؟ قَالَ: النَّفَقَةُ عَلٰى قَدْرِ ذٰلِكَ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ: فَقُلْتُ لِمُعَاذٍ إِنَّما النَّفقةُ بِسَبْعِ مِئَةِ ضِعْفٍ . فَقَالَ مُعَاذٌ: قَلَّ فَهْمُكَ إِنَّمَا ذَاكَ إِذَا أَنْفَقُوْهَا وَهُمْ مُقِيْمُوْنَ فِى أَهْلِيْهِمْ غَيْرَ غُزَاةٍ فَإِذا غَزَوْا وَأَنْفَقُوْا خبأ اللّٰهُ لَهُمْ مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَتِهِ مَا يَنْقَطِعُ عَنْهُ عِلْمُ الْعِبادِ وصِفَتُهُمْ فَأُوْلٰئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ وَحِزْبُ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ .
(رواه الطبراني في الكبير (٢٠/ ٧٧) برجل لم يسم

''سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس انسان کے لیے خوشی کی بات ہے جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے اللہ کا بکثرت ذکر کیا۔ ہر کلمے کے بدلے اس کے لیے ستر ہزار نیکی لکھی جاتی ہے۔ اور پھر ہر نیکی کے ساتھ دس گنا اضافہ کیا جاتا ہے۔ اور اس کے علاوہ اس کے لیے مزید بھی ہے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! اگر خرچ کیا جائے تو اس کا کیا اجر ہے؟ فرمایا: نفقہ بھی اس انداز سے پر شمار ہوتا ہے۔ عبدالرحمن کہتے ہیں: میں نے معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا: نفقہ تو سات سو گنا ہی لکھا جاتا ہے۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: تیرا فہم کم ہے، سات سو گنا تو اس وقت دیا جاتا ہے جب وہ مقیم ہوں اپنے اہل عیال میں غزوے میں نہ گئے ہوں۔ اور جب وہ غزوات میں جاتے اور خرچ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمت کے خزانے کھول دیتا ہے۔ جس کا شمار بندوں کا علم نہیں کر سکتا ہے اور نہ ان کی صفت بیان ہو سکتی ہے، (یہ لوگ اللہ کی جماعت ہیں، اور اللہ کی جماعت ہی غالب آئے گی)۔''
(الکبیر نے ایک راوی کا نام ذکر نہیں کیا)

٦١٠٥ـ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِى طَالِبٍ وَأَبِى الدَّرْدَاءِ وَأَبِى هُرَيْرَةَ وَأَبِى أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَعِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَرْسَلَ بِنَفَقَةٍ فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ وَأَقَامَ فِى بَيْتِهِ فَلَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَمَنْ غَزَا

''حسن رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ علی، ابودرداء، ابوہریرہ، ابوامامہ، عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عمرو، جابر اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم یہ سب ہی رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا: جس نے اللہ کی راہ میں اخراجات دیئے اور خود اپنے گھر میں ہی رہا تو اس کے لیے ہر درھم کے بدلے سات سو درھم کا اجر لکھا جائے گا۔ اور جو بنفس نفیس جہاد فی سبیل اللہ میں گیا اور اللہ کے راستے میں مال خرچ کرتا رہا تو اس کے لیے ہر درھم کے بدلے

(٦١٠٤) طبرانی کبیر: ٧٧٢٠ـ وفیه رجل لم یسم، هیثمی: ٩٤٥٤
(٦١٠٥) ابن ماجه: ٢٧٦١ـ ضعیف، البانی: ٦٠٤

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِنَفْسِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَاَنْفَقَ فِي وَجْهِ ذٰلِكَ فَلَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُ مِائَةِ اَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ تَلَاهٰذِهِ الْآيَةَ ﴿وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ﴾

(رواه ابن ماجة، ٢٧٦١) بمجهول وارسال

سات لاکھ درہم کا اجر ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: ''اور اس کو اللہ دو گنا کرتا ہے جس کے لیے چاہے۔'' (ابن ماجہ، راوی بھی ہیں مجہول ہے اور روایت بھی مرسل ہے)

شرح: ان میں کم از کم وعدہ سات گنا بڑھا کر دینے کا کہا گیا ہے، اگر چہ اس سے زیادہ والی روایات ضعیف ہیں، مگر اللہ کے خزانے بھرے ہیں۔ وہ فرماتا ہے: ﴿وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾ (البقرة: ٢٦١) ''اور اللہ تعالی جس کے لیے چاہے وہ اجر کا اضافہ بڑھا دیتا ہے۔'' (جائزۃ الاحوذی: ۳/۱۱۲)

٦١٠٦ـ عَنْ زَيْدِبْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فَقَدْغَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِياً فِي اَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا. (رواه مسلم، ١٨٩٥)

''سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے غازی کو سامان جہاد فراہم کیا تو اس نے جہاد کیا۔ اور جس نے غازی کے اہل وعیال کی بھلائی کے ساتھ حفاظت کرنے میں اس کی نیابت کی تو اس نے جہاد کیا۔'' (مسلم)

٦١٠٧ـ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِلْغَازِيِ أَجْرُهُ وَلِلْجَاعِلِ اَجْرُهُ وَاَجْرُ الْغَازِيِ. (رواه أبوداود، ٢٥٢٦)

''سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غازی کے لیے اس کا اجر ہے۔ اور غازی کو سامان دینے والے کے لیے سامان دینے کا اجر بھی ہے۔ اور اس کے لیے غازی کے مثل بھی اجر ہے۔'' (ابوداؤد)

٦١٠٨ـ عَنِ ابْنِ حَارِثَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا لَمْ يَغْزِ اَعْطٰى سَلَاحَهُ عَلِيًّا أَوْ أُسَامَةَ. (لأحمد، والكبير والأوسط.)

''سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ جب خود غزوے میں شامل نہ ہوتے تو اپنا اسلحہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ یا سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ کو دیتے۔'' (احمد، الکبیر، الاوسط)

٦١٠٩ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَفَعَهُ: أَفْضَلُ الْغُزَاةِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ خَادِمُهُمْ ثُمَّ الَّذِي يَأْتِيهِمْ

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین غازی وہ جو دوسروں کی خدمت کرتے ہیں۔ ان کے بعد

(٦١٠٦) مسلم: ١٨٩٥ـ بخاری: ٢٨٤٣ـ ترمذی: ١٦٣١ـ نسائی: ٣١٨١ـ ابوداؤد: ٢٥٠٩ـ ابن ماجه: ٢٧٥٩ـ احمد: ٢١١٧٣ـ دارمی: ٢٤١٩.

(٦١٠٧) ابوداؤد: ٢٥٢٦ـ صحيح البانی: ٢٢٠٣ـ احمد: ٦٥٨٧.

(٦١٠٨) حسن، طبرانی کبیر، طبرانی اوسط، ورجال احمد ثقات، هیثمی: ٩٤٦٢.

(٦١٠٩) طبرانی اوسط، وفیه عنبسة بن مهران وهو ضعف، هیثمی: ٩٥٠٨.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بِالأخبار، وَأخَصُّهُمْ مَنْزِلَةً عِندَاللهِ الصَّائِمُ وَمَنِ اسْتَقَى لِأَصْحَابِهِ قِرْبَةً فِي سَبِيلِ اللهِ سَبَقَهُمْ إلَى الْجَنَّةِ بِسَبْعِينَ دَرَجَةً أَوْ سَبْعِينَ عَامًا. (رواه الطبراني في الاوسط بضعف)

وہ جوان کے پاس خبریں پہنچائے۔ اور اللہ کے نزدیک مخصوص مقام اس کا ہے جس نے روزہ رکھا ہو۔ اور جس نے غزوے میں اپنے رفقا کو پانی پلایا وہ جنت میں ستر درجے آگے بڑھ جائے گا، یا ستر سال ان سے پہلے داخل ہوگا۔" (الاوسط، بسند ضعیف)

شرح: یعنی غازی جب تک واپس نہیں آتا جتنا اسے ثواب حاصل ہوگا اتنا ہی اسے تیار کرنے والے کو ثواب ہوگا۔ مگر اس کے ثواب میں کمی نہ ہوگی، اسے بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے خزانہ سے جتنا ثواب دینا تھا دیں گے، اس تیاری والے کو اتنا ہی ملے گا مگر اپنی طرف سے اللہ دیں گے یہ اس کے علاوہ ہوگا جو غازی کو دیا تھا۔ (فتح الباری:۶/۵۰)

۶۱۱۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ طُوبَى لِعَبْدٍ آخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ أَشْعَثَ رَأْسُهُ مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ إِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَإِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ إِنِ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ. (رواه البخاري، ۲۸۸۷)

"سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خوشخبری ہے اس بندے کے لیے جو اپنے گھوڑے کی لگام اللہ کی راہ میں پکڑے رہتا ہے، اس کے بال پراگندہ، اس کے دو پاؤں گرد آلود ہوتے ہیں۔ اگر اس کو پاسبانی و نگرانی پر لگایا جائے تو وہ نگرانی کرنے لگتا ہے۔ اور اگر اس کو فوج کے پچھلے حصے میں رکھا جائے تو وہاں خدمت انجام دیتا ہے۔ اگر وہ طلب کرے تو اجازت نہ دی جائے۔ اور اگر وہ کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش نہ سنی جائے۔" (بخاری)

شرح: اس کا پہلا حصہ یہ ہے کہ وہ بندہ برباد ہو جائے جس کا مقصد صرف مال ہے، ثواب کی اسے کوئی پرواہ نہیں۔ اگر مال مل جائے تو دین پر راضی ہے اگر مال نہ ملے تو ناراض ہو جاتا ہے یہ تو بے بس ہی رہے۔

اس کے برعکس وہ آدمی مبارک کا مستحق ہے جو بظاہر پراگندہ اور گرد آلود ہے جہاں بھی اسے ذمہ داری سونپی جائے وہ اسے پوری کرتا ہے اور نہایت ہی متواضع ہے اکڑ اور شہرت اور دولت اس کا نقطہ نظر نہیں، اس کا مقصود خاطر صرف ثواب حاصل کرنا ہے، یہ بہت ہی زیادہ مبارک شخص ہے۔ (فتح الباری:۶/۸۳)

۶۱۱۱۔ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الْأَمْصَارُ وَسَتَكُونُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ تُقْطَعُ عَلَيْكُمْ فِيهَا

"سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: عنقریب تمہارے لیے ملک فتح کیے جائیں گے۔ اور عنقریب لشکر جمع ہوں گے اور تمہارے خلاف ان میں فوجیں

(۶۱۱۰) بخاری: ۲۸۸۷۔ ترمذی: ۲۳۷۵۔ ابن ماجہ: ۴۱۳۶

(۶۱۱۱) ابوداؤد: ۲۵۲۵۔ ضعیف۔ البانی: ۵۴۳۔ احمد: ۲۲۹۸۹۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بُعُوثٌ فَيَكْرَهُ الرَّجُلُ مِنْكُمُ الْبَعْثَ فِيهَا فَيَتَخَلَّصُ مِنْ قَوْمِهِ ثُمَّ يَتَصَفَّحُ الْقَبَائِلَ يَعْرِضُ نَفْسَهُ عَلَيْهِمْ يَقُولُ مَنْ أَكْفِيهِ بَعْثَ كَذَا مَنْ أَكْفِيهِ بَعْثَ كَذَا أَلَا وَذَلِكَ الْأَجِيرُ إِلَى آخِرِ قَطْرَةٍ مِنْ دَمِهِ. (لأبی داود، ٢٥٢٥)

(یعنی ہر قوم کو اپنے مخصوص فوجی دینے پڑیں گے) تو ایک مرد تم میں اس فوج میں جانا پسند نہیں کرے گا اور وہ ان سے علیحدہ ہو جائے گا۔ اور اس کے بعد وہ قبائل میں جا کر اپنی جان پیش کرے گا، اور کہے گا: فلاں فوج میں کون ہے جس کی بجائے میں جاتا ہوں؟ کون ہے جس کی بجائے فلاں فوج میں میں کفایت کرتا ہوں؟ خبردار! وہ شخص خون کے آخری قطرے تک اجرت پر جہاد کرتا رہے گا۔ (یعنی اس کو ثواب نہیں ملے گا)'' (ابوداؤد)

انتباہ: اگر چہ یہ حدیث ضعیف ہے مگر صحیح احادیث سے اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ جہاد میں مال ومتاع اور داد شجاعت کی نیت نہیں ہونی چاہیے، صرف اللہ سے اجر لینے کی نیت ہونی چاہیے ؎

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی

٦١١٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَعَدَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةَ الْهِنْدِ فَإِنْ أَدْرَكْتُهَا أُنْفِقْ فِيهَا نَفْسِي وَمَالِي وَإِنْ قُتِلْتُ كُنْتُ أَفْضَلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ رَجَعْتُ فَأَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ. (رواه النسائی، ٣١٧٤)

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ نے ہمیں ہندوستان کے غزوے کی خبر دی ہے۔ اگر میں اس زمانے کو پہنچا تو اس جہاد میں شامل ہوں گا۔ اور اپنی جان مال اس میں صرف کروں گا۔ اگر قتل ہوا تو افضل شہید ہونگا اور زندہ واپس آیا تو آزاد۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہوں گے۔'' (انسائی)

٦١١٣۔ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَفَعَهُ: عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمَا اللَّهُ مِنَ النَّارِ: عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ وَعِصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ. (رواه الطبرانی فی الاوسط)

''سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے آگ سے محفوظ رکھا ہے۔ ایک وہ گروہ ہے جو ملک ھند سے جہاد کرے گا اور ایک وہ جو عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہوگا'' (الاوسط)

٦١١٤۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، رَفَعَهُ: مَقَامُ الرَّجُلِ فِي الصَّفِّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ

''سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک مرد کا مجاہدین کی صف میں کھڑا ہونا اس کی ساتھ

(٦١١٢) نسائی: ٣١٧٤۔ ضعیف الاسناد: ٢٠٣١۔ احمد: ٧٠٨٨

(٦١١٣) طبرانی اوسط، وسقط تابعیه والظاهر انه راشد بن سعد وبقیة رجاله ثقات. هیتمی: ٩٤٥٣.

(٦١١٤) طبرانی کبیر: ١٨/ ١٨٠۔ طبرانی اوسط، بزار، وقال لمقام احدکم فی الصف ساعة وفیه عبدالله بن صالح کاتب اللیث وثقه ابن معین وعبدالملک بن الاشعث بن اللیثی وضعفه احمد وغیره وبقیة رجاله ثقات. هیتمی: ٩٦٧١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً. (رواه الطبراني في الكبير ۱۸/ ۱۸۰ والاوسط والبزار بلين) سال کی عبادت سے افضل ہے۔'' (الکبیر، الاوسط، البزار سند کمزور)

شرح: غزوۂ ہند والی حدیث کو اس تخریج میں ضعیف قرار دیا گیا ہے، مگر التعلیقات السلفیہ ۲/ ۵۷ میں غزوہ ہند والی احادیث کو صحیح کہا گیا ہے۔ (المسند وتعلیقہ: ۱۲/ ۹۷)

۴۴ ہجری میں مسلمانوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہندوستان میں غزوہ کیا تھا۔ اور ۴۰۰ ہجری میں جلیل القدر بادشاہ محمود غزنوی رحمہ اللہ نے ہندوستان پر حملہ کیا اور سومنات کا مندر توڑا، اور واپس افغانستان لوٹا۔ (البدایہ والنہایہ ۶/ ۲۲۳)

اس غزوہ میں شریک ہونے والے کو نبی ﷺ نے بشارت دی ہے، یہی وجہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس میں شرکت کی آرزو رکھتے ہوئے دوزخ سے خود کو آزادی کے قابل تصور کیا تھا۔ (التعلیقات السلفیہ: ۲/ ۵۶)

٦١١٥ـ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَأَثَرَيْنِ قَطْرَةٌ مِنْ دُمُوعٍ فِي خَشْيَةِ اللّٰهِ وَقَطْرَةُ دَمٍ تُهَرَاقُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَأَمَّا الْأَثَرَانِ فَأَثَرٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَأَثَرٌ فِي فَرِيْضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ. (رواه الترمذي، ١٦٦٩)

''سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی چیز اللہ کو دو قطروں سے زیادہ پسند نہیں ہے۔ ایک آنسوؤں کا وہ قطرہ جو خوف خدا سے نکلا۔ اور دوسرا وہ خون کا قطرہ جو اللہ کی راہ میں بہایا گیا ہو۔ اور نشان بھی دو پسند ہیں، ایک جہاد فی سبیل اللہ میں زخم کا نشان۔ اور دوسرا فرائض اسلام میں سے کسی فریضہ کو ادا کرنے کا نشان۔'' (ترمذی)

شرح: یعنی ایک گنہگار یا نیکوکار خوف خدا سے مبہوت ہوکر اور اللہ کی عظمت ومحبت سے معمور ہوکر اشکبار ہوتا ہے تو یہ آنسو اللہ کو بہت پیارے لگتے ہیں۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے، یا خیر کی راہ میں خون کا قطرہ ٹپکتا ہے تو یہ بھی اللہ کو بہت زیادہ محبوب ہے۔

اللہ کی راہ میں قدم کا اٹھنا، یا غبار پڑنا، یا زخم ہونا، یا طلب علم میں سیاہی کا قطرہ وغیرہ اور اللہ کا مقرر کردہ کوئی بھی فریضہ ادا کرتے ہوئے مثلاً ہاتھ پھٹ جاتے ہیں یا ٹھنڈک میں وضو کے نشان سے پاؤں پر پھٹن کے نشان، یا ٹھنڈک میں وضو کی تراوت کے قطرات، اور سجدہ ریزی کرتے ہوئے گرم زمین پر پیشانی کے جلنے وغیرہ کے نشانات یہ سب اللہ کو پیارے ہیں۔ ظاہر ہے اگر یہ چار چیزیں پیاری ہیں تو یہ آدمی جس میں یہ پائی جائیں گی وہ بھی پسندیدہ خدا بن جائے گا۔ (جائزۃ الاحوذی: ۳/ ۱۳۸)

(٦١١٥) ترمذی: ١٦٦٩۔ حسن، الالبانی: ١٣٦٣

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فضل الشهادة والشهداء

شہادت اور شہدا کی فضیلت کا بیان

٦١١٦ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا أُصِيْبَ إِخْوَانُكُمْ بِأُحُدٍ جَعَلَ اللّٰهُ أَرْوَاحَهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ تَرِدُ أَنْهَارَ الْجَنَّةِ تَأْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا وَتَأْوِي إِلَى قَنَادِيْلَ مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقَةٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ فَلَمَّا وَجَدُوْا طِيْبَ مَأْكَلِهِمْ وَمَشْرَبِهِمْ وَمَقِيْلِهِمْ قَالُوْا مَنْ يُبَلِّغُ إِخْوَانَنَا عَنَّا أَنَّا أَحْيَاءٌ فِي الْجَنَّةِ نُرْزَقُ لِئَلَّا يَزْهَدُوْا فِي الْجِهَادِ وَلَا يَنْكُلُوْا عِنْدَ الْحَرْبِ فَقَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ أَنَا أُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ قَالَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. (رواه أبوداود، ٢٥٢٠)

”سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے بھائی مقام احد میں شہید ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی ارواح کو سبز پرندوں کے پیٹ میں رکھا۔ وہ جنت کے دریاؤں پر جاتے، جنت کے پھل کھاتے، اورعرش کے سائے تلے سونے کے جھولے لٹکائے گئے ہیں ان میں آ ٹھہرتے ہیں۔ جب ان کو بہترین کھانا، پینا اور آرام کی بہترین جگہ مل گئی تو انہوں نے کہا: ہمارے بھائیوں کو ہماری خبر کون پہنچائے کہ ہم جنت میں زندہ ہیں ہمیں رزق دیا جاتا ہے، تاکہ وہ لوگ جہاد سے بے رغبتی نہ کریں، اور لڑائی کے وقت سستی نہ دکھائیں؟ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں خود تمہاری خبر دیتا ہوں۔ پس اللہ نے یہ آیت نازل کی (تو نہ گمان کر ان لوگوں کو جو اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے ہیں مردہ بلکہ وہ زندہ ہیں) تا آخر آیت۔“ (ابوداؤد)

٦١١٧ـ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَأَلْنَا عَبْدَاللّٰهِ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾ قَالَ أَمَا إِنَّا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ أَرْوَاحُهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ لَهَا قَنَادِيْلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَأْوِي إِلَى تِلْكَ الْقَنَادِيْلِ فَاطَّلَعَ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ اطِّلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَشْتَهُوْنَ شَيْئًا قَالُوْا أَيَّ شَيْءٍ نَشْتَهِي وَنَحْنُ

”مسروق رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہم نے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا اس آیت کے بارے میں (نہ گمان کر ان لوگوں کو جو قتل کیے گئے اللہ کی راہ میں مردہ)۔ تو اس نے کہا: ہم نے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تھا۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: ان کی ارواح سبز پرندوں کے پیٹ میں ہیں۔ اور ان کے لیے عرش کے نیچے قندیل ہیں جو عرش سے لٹکائی گئی ہیں۔ وہ جہاں چاہتے ہیں جنت میں جاتے ہیں۔ اور واپس ان ہی قنادیل میں آ جاتے ہیں۔ ان پر اللہ تعالیٰ نے تجلی فرمائی اور فرمایا: کیا تم کچھ چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم مزید کیا چاہیں

(٦١١٦) ابوداؤد: ٢٥٢٠.

(٦١١٧) مسلم: ١٨٨٧۔ ترمذی:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَنْ يُتْرَكُوْا مِنْ أَنْ يُسْأَلُوْا قَالُوْا يَارَبِّ نُرِيْدُ أَنْ تَرُدَّ أَرْوَاحَنَا فِي أَجْسَادِنَا حَتّٰى نُقْتَلَ فِي سَبِيْلِكَ مَرَّةً أُخْرٰى فَلَمَّارَاٰى أَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوْا. (لمسلم،١٨٨٧) والترمذی وزاد: وَتَقْرَأُ نَبِيَّنَا السَّلَامَ وَتُخْبِرُهُ أَنْ قَدْ رَضِيْنَا وَرَضِيَ عَنَّا)

گے جب کہ ہم جنت میں جہاں چاہیں جاتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے تین باران سے یہ استفسار فرمایا۔ جب ان کو سمجھ آ ئی کہ کوئی سوال کرنے کے بغیر ان کو نہیں چھوڑا جائے گا تو انہوں نے کہا: یا اللہ! ہم چاہتے ہیں کہ تو ہماری ارواح ہمارے اجسام میں لوٹا دے تا کہ ہم دوبارہ تیری راہ میں قتل ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے جب ان کی کوئی ضرورت نہ دیکھی تو انہیں چھوڑ دیا گیا۔ (مسلم) ترمذی نے یہ زیادہ بیان کیا کہ انہوں نے کہا: یا اللہ! اپنے نبی کو ہمارا سلام پہنچا اور یہ کہ ہم اللہ سے راضی ہیں اور اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہے۔''

٦١١٨۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا أَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا الشَّهِيْدُ يَتَمَنّٰى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرٰى مِنَ ﴿الْكَرَامَةِ﴾. (رواه البخاری، ٢٨١٧)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایک بار جنت میں داخل ہوگا وہ یہ پسند نہیں کرے گا کہ وہ دنیا کی طرف لوٹ کر آئے، اور اس کو زمین کی ہر چیز دیدی جائے۔ مگر شہید یہ آرزو کرے گا کہ اس کو دنیا میں دوبارہ لوٹایا جائے تا کہ وہ دس بار قتل کیا جائے اس لیے کہ وہ درجہ شہادت دیکھ چکا ہے۔'' (بخاری)

شرح: ... یہ احادیث شہادت کی موت کے شرف و فضل پر دلالت کر رہی ہیں۔ جان جیسی متاع گرانمایہ چیز صرف جہاد میں قربان کی جاتی ہے۔ اس لیے اس کی فدا کاری کے صلہ میں ثواب بھی اس کی مقدار کے مطابق بڑا ہی رکھا گیا ہے۔ (فتح الباری.٦/٣٣)

جس طرح فرشتہ انسانی روپ دھار لیتا ہے اسی طرح روح پرندہ کے روپ میں ہو جاتی ہے اور جنت سے فائدے اٹھاتی ہے کیونکہ روح کا پہلے کوئی جسم نہیں ہوتا اسے پرندے کی مثل بنا دیا جاتا ہے۔ (التعلیقات السلفیہ:١/٢٣)

٦١١٩۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ذُكِرَ الشُّهَدَاءُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَا تَجِفُّ الْأَرْضُ مِنْ دَمِ الشَّهِيْدِ حَتّٰى تَبْتَدِرَهُ

۔ ''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ کے پاس شہدا کا تذکرہ کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: زمین شہید کے خون سے خشک ہونے سے پہلے اس کی دو بیویاں ایک دوسری سے سبقت

(٦١١٨) بخاری: ٢٨١٧۔ مسلم: ١٨٧٧۔ ترمذی: ١٦٦١۔ نسائی: ٣١٦٠۔ احمد: ١٣٦٦٩۔ دارمی: ٢٤٠٩۔

(٦١١٩) ابن ماجه. ٢٧٩٨۔ ضعیف جداً، البانی: ٦١٥

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

زَوْجَتَاهُ كَأَنَّهُمَا ظِئْرَانِ أَضَلَّتَا فَصِيلَيْهِمَا فِي بَرَاحٍ مِنَ الْأَرْضِ وَفِي يَدِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا حُلَّةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. (رواه ابن ماجة، ٢٧٩٨)

کر کے اس کے پاس پہنچتی ہیں گویا وہ دونوں دایہ ہیں اور اپنا دودھ پینے والا بچہ وسیع زمین پر گم کر بیٹھی ہیں۔ اور ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں لباس کا جوڑا ہوتا ہے جو دنیا اور اس کی ہر چیز سے زیادہ بہتر ہے۔" (ابن ماجہ)

٦١٢٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ أَيُكَفِّرُ اللَّهُ عَنِّي سَيِّئَاتِي قَالَ نَعَمْ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ آنِفًا فَقَالَ الرَّجُلُ هَا أَنَاذَا قَالَ مَا قُلْتَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ أَيُكَفِّرُ اللَّهُ عَنِّي سَيِّئَاتِي قَالَ نَعَمْ إِلَّا الدَّيْنَ سَارَّنِي بِهِ جِبْرِيلُ آنِفًا. (رواه النسائي، ٣١٥٥)

"سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کی: اس حال میں کہ آپ منبر پر خطبہ دے رہے تھے اگر میں قتل ہو جاؤں اللہ کی راہ میں صبر کرتے، ثواب کی نیت کرتے، مقابلہ کرتے نہ بھاگتے ہوئے تو کیا اللہ تعالیٰ میرے گناہ معاف کر دے گا، اور یہ چیز کفارہ ثابت ہوگی؟ فرمایا: ہاں، پھر تھوڑی دیر آپ ﷺ خاموش رہے۔ پھر فرمایا: ابھی جس نے سوال کیا تھا وہ کہاں ہے؟ تو اس نے کہا: میں تو یہ موجود ہوں۔ فرمایا: تو نے کیا کہا تھا؟ اس نے کہا: آپ ﷺ یہ بتائیں اگر میں اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں، صبر کرنے والا، ثواب سمجھنے والا، مقابلہ کرنے والا، نہ بھاگنے والا تو اللہ تعالیٰ اس عمل کو میری برائیوں کا کفارہ کر دے گا؟ فرمایا: ہاں مگر قرض معاف نہیں ہوگا ابھی مجھ سے جبریل علیہ السلام نے کہا ہے۔" (النسائی)

٦١٢١۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُكَفِّرُ كُلَّ خَطِيئَةٍ فَقَالَ جِبْرِيلُ إِلَّا الدَّيْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَّا الدَّيْنَ. (رواه الترمذي، ١٦٤٠)

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں قتل ہونا تمام خطاؤں کا کفارہ ہے۔ پس جبرئیل علیہ السلام نے کہا: مگر قرض۔ پس آنحضرت ﷺ نے بھی فرمادیا مگر قرض۔" (الترمذی)

٦١٢٢۔ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، رَفَعَهُ: الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُكَفِّرُ الذُّنُوبَ كُلَّهَا إِلَّا

"سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں قتل ہونا تمام گناہوں کا

(٦١٢٠) نسائی: ٣١٥٥۔ حسن صحیح، البانی: ٢٩٥٧۔ احمد: ٨١٧١۔

(٦١٢١) ترمذی: ١٦٤٠۔ صحیح، البانی: ١٣٤٠۔

(٦١٢٢) طبرانی کبیر: ١٠٥٣٧۔ رجاله ثقات، هیثمی: ٩٥١٥۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الأَمَانَةَ، وَالأَمَانَةُ فِي الصَّلاةِ وَالأَمَانَةُ فِي الصَّوْمِ وَالأَمَانَةُ فِي الْحَدِيْثِ وَاَشَدُّ ذٰلِكَ الْوَدَائِعُ . (رواه الطبرانی فی الکبیر، ۱۰۵۳۷)

کفارہ ہے مگر امانت کا حساب جدا ہے۔ امانت نماز میں، امانت روزے میں، امانت بات میں اور ان سب میں مشکل ترین چیز کسی انسان کی رکھی گئی امانت ہے۔'' (الکبیر)

شرح: ان سے ثابت ہوا جہاد اتنا بلند عمل ہے کہ تمام گناہوں کو اس کی وجہ سے مٹا دیا جاتا ہے۔ شہادت کے خون کی سرخی گناہوں کی تمام سیاہ کاریوں کو دبا لیتی ہے۔ اور انسانوں کو سرخرو کرتی ہے لیکن یہ حقوق اللہ ہیں جو اس سے مٹتے ہیں مگر اس قدر بلند و بالا عمل سے حقوق العباد نہیں مٹتے، خواہ وہ قرض کی صورت میں ہوں یا کسی دوسری صورت میں جیسا کہ طبرانی کے حوالہ سے یہاں ذکر ہوا ہے یہ جس پر زیادتی ہوئی ہے وہی معاف کرے گا تو معاف ہوں گے۔

غور فرمائیں! قرض کا معاملہ کتنا سنگین ہے، ہمیں اس کی ادائیگی کی بہت جلد فکر کرنی چاہیے۔ (شرح نووی: ۱۳/۲۹)

اور گناہ تب مٹتے ہیں جب مجاہد کی نیت ثواب کے حصول کی ہو اگر نیت درست نہیں تو پھر یہ ثواب نہ ہوگا۔

۶۱۲۳۔ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِی کَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ يُغْفَرُ لَهٗ فِي اَوَّلِ دَفْعَةٍ وَيَرَى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ وَيُوْضَعُ عَلٰى رَأْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوْتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَيُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِيْنَ مِنْ اَقَارِبِهٖ . (رواه الترمذی، ۱۶۶۳)

''مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہید کے لیے اللہ کے پاس چھ معاملات ہیں۔ (۱) اول بار ہی بخشا جاتا ہے۔ (۲) اسی وقت جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھتا ہے۔ (۳) قبر کے عذاب سے محفوظ رہتا ہے۔ (۴) قیامت کی گھبراہٹ سے محفوظ رہتا ہے۔ (۵) اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جاتا ہے جس کا ایک یاقوت دنیا اور اس کی تمام اشیا سے زیادہ بہتر ہے۔ (۶) بہتر ۷۲ حوروں سے اس کی شادی کی جاتی ہے۔ اس کے ستر قرابت والوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔'' (ترمذی)

۶۱۲۴۔ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُشَفَّعُ الشَّهِيْدُ فِي سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ . (رواه أبوداود، ۲۵۲۲)

''سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شہید اپنے گھر کے ستر افراد کی شفاعت کرے گا، جسے قبول کیا جائے گا۔'' (ابوداؤد)

۶۱۲۵۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ

''سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو

(۶۱۲۳) ترمذی: ۱۶۶۳۔ صحیح، البانی: ۲۲۰۱۔ ابن ماجه: ۲۷۹۹۔ احمد: ۱۶۷۳۰۔
(۶۱۲۴) ابوداؤد: ۲۵۲۲۔ صحیح، البانی: ۲۲۰۱۔
(۶۱۲۵) ترمذی: ۱۶۴۴۔ ضعیف، البانی: ۲۸۹۔ احمد: ۱۵۱۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

رسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الشُّهَدَاءُ اَرْبَعَةٌ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْاِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ اَعْيُنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰكَذَا وَرَفَعَ رَأْسَهُ حَتّٰى وَقَعَتْ قَلَنْسُوَتُهُ قَالَ فَمَا اَدْرِي أَقَلَنْسُوَةَ عُمَرَ أَرَادَ أَمْ قَلَنْسُوَةَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْإِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَكَأَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُهُ بِشَوْكِ طَلْحٍ مِنَ الْجُبْنِ أَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهُ فَهُوَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلاً صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذٰلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ أَسْرَفَ عَلٰى نَفْسِهِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذٰلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ . (رواه الترمذي، ١٦٤٤)

فرماتے سنا: شہید چار قسم کے ہیں: ایک وہ پختہ ایماندار جو دشمن کے مقابلے میں گیا، پس اس نے اللہ تعالیٰ کو سچ کر دکھایا یہاں تک کہ وہ قتل ہوا۔ پس یہ وہ انسان ہے جس کی طرف تمام لوگ قیامت کے دن اپنی آنکھیں یوں اٹھائیں گے اور اپنا سر اوپر اٹھایا تو سر پر سے ٹوپی گر گئی۔ راوی نے کہا: میں نہیں جانتا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی ٹوپی مراد ہے۔ یا، آنحضرت ﷺ کی ٹوپی اور کہا: دوسرا وہ پختہ ایماندار جو دشمن کے بالمقابل گیا تو بزدلی کی وجہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے گویا اس کے جسم پر خوف کی وجہ سے خاردار جھاڑی کی شاخ ہے، پھر اس کو نامعلوم تیر آ لگا اور اس کو قتل کر دیا تو یہ آدمی دوسرے درجے کا شہید ہے۔ اور ایک وہ مومن ہے جس نے اچھے، برے اعمال ملا دیے ہوں پھر دشمن کے مقابلے میں گیا اور اللہ کو سچ کر دکھایا اور قتل ہوا تو یہ تیسرے درجے میں ہے۔ اور چوتھا وہ مرد جس نے اپنی جان پر اسراف کیا ہو، پھر وہ دشمن سے مقابل ہوا اور اللہ کو سچ کر دکھایا تو یہ چوتھے درجے میں شہید ہے۔'' (ترمذی)

شرح: ...... حدیث میں مذکور سات خصلتیں ہیں، پناہ دینے اور گھبراہٹ سے امن دینے کو ایک شمار کیا جائے تو پھر چھ عادات ہی بنتی ہیں۔

(۱) ایک ہی لحہ میں تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (۲) یہ اعزاز ہے کہ جنت میں جانے سے پہلے ہی اسے اس کا جنت میں تیار ٹھکانہ دکھا دیا جاتا ہے۔

(۳) عذاب قبر جس کا تصور بھی رونگٹے کھڑے کر دیتا ہے اس سے شہید کو بچا لیا جاتا ہے۔ (۴) روز قیامت جو کہ انتہا درجہ گھبراہٹ والا ہے اس سے امن دیا جاتا ہے جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے:

﴿لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَکْبَرُ﴾ (الانبياء: ١٠٣)

''انہیں بڑی گھبراہٹ غمزدہ نہ کرے گی۔''

(۵) یعنی جیسے بادشاہ سروں پر سونے اور جواہرات سے مرصع تاج رکھتے ہیں اس کے سر پر وہ تاج سجایا جائے گا، جو اس کی شان و شوکت کو دوبالا کرے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۶) حوریں اس کی زوجیت میں دے دی جائیں گی۔

(۷) اپنے قریبی ۷۰ افراد کے متعلق اس کی سفارش قبول ہوگی۔ (جائزة الاحوذی ۳۰/۳/۱۴۴)

٦١٢٦۔ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْقَتْلَى ثَلَاثَةٌ مُؤْمِنٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتَّى يُقْتَلَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْهِ فَذٰلِكَ الشَّهِيْدُ الْمُمْتَحَنُ فِي خَيْمَةِ اللّٰهِ تَحْتَ عَرْشِهِ لَا يَفْضُلُهُ النَّبِيُّوْنَ إِلَّا بِدَرَجَةِ النُّبُوَّةِ وَمُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلاً صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتَّى يُقْتَلَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْهِ مُمَصْمِصَةٌ مَحَتْ ذُنُوْبَهُ وَخَطَايَاهُ إِنَّ السَّيْفَ مَحَّاءٌ لِلْخَطَايَا وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ وَمُنَافِقٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَإِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتَّى يُقْتَلَ فَذٰلِكَ فِي النَّارِ إِنَّ السَّيْفَ لَا يَمْحُوا النِّفَاقَ. (للدارمي، ٢٤١١) بضعف

وقال: يُقَالُ لِلثَّوْبِ إِذَا غُسِلَ: مَصْمَصَ)

''سیدنا عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مقتول تین قسم کے ہیں' مومن مجاہد جو اپنی جان اور مال سے فی سبیل اللہ جہاد کرتا ہے۔ جب دشمن سے مقابلہ ہوتا ہے تو لڑتا ہے یہاں تک کہ قتل ہو جاتا ہے۔ یہ وہ شہید ہے جس کا امتحان ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ کے خیمہ میں ہوگا۔ وہ عرش کے سائے تلے اس کے اور انبیاء علیہم السلام کے درمیان ایک ہی درجہ کا فرق امتیاز ہوگا اور وہ نبوت کا درجہ ہے۔'' دوسرا وہ مومن جس نے نیک اعمال بھی کیے اور برے اعمال بھی، اور اس نے اللہ کی راہ میں جان اور مال سے جہاد کیا اور دشمن کے مقابلے پر گیا لڑا یہاں تک کہ قتل ہوا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی میں بے دھونے والی ایک چیز جو اس کے گناہ مٹا دیتی ہے، کیونکہ تلوار خطائیں مٹا دیتی ہے۔ تو وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے گا داخل کیا جائیگا۔ منافق ہے جان مال سے جہاد کرتا ہے جب وہ دشمن کے مقابلے پر جاتا ہے تو لڑتا ہے یہاں تک کہ قتل ہو جاتا ہے تو وہ آگ میں داخل ہوگا۔ تلوار نفاق کو نہیں مٹاتی۔ (الدارمی نے سند ضعیف سے نقل کر کے کہا: جب کپڑے کو دھوتے ہیں اس کو مصمص کہا جاتا ہے۔)''

انتباہ: ...... اس سے اوپر والی حدیث کے مفہوم کی بھی اس سے تائید ہو رہی ہے۔ پتہ چلا کہ شہداء کے بھی درجات ہوں گے، کوئی اعلیٰ درجے کا شہید ہوگا، کوئی ادنیٰ درجے کا ہوگا۔ اور شہادت انبیاء کے نیچے درجہ تک پہنچاتی ہے مگر نفاق کو نہیں مٹا سکتی۔ (گوندلوی)

(٦١٢٦) دارمي: ٢٤١١۔ بضعف، احمد: ١٧٢٠٤۔ مگر سید عبداللہ ہاشم یمانی نے اس کی سند کو جید کہا ہے، طبرانی کبیر، ابن حبان اور بیہقی کا حوالہ بھی دیا ہے۔ دارمي: ٢/١٢٦۔ طبع نشر السنة ملتان۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

٦١٢٧۔ عَنِ الْبَرَاءِ ﷺ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِالْحَدِيْدِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أُقَاتِلُ أَوْ أُسْلِمُ قَالَ أَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ فَأَسْلَمَ ثُمَّ قَاتَلَ فَقُتِلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَمِلَ قَلِيْلاً وَأُجِرَ كَثِيْرًا. (رواه البخاری، ٢٨٠٨)

''سیدنا براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی لوہے میں ڈوبا ہوا آیا۔ اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں پہلے جہاد کروں یا اسلام قبول کروں۔ فرمایا: پہلے اسلام قبول کر، اور پھر جہاد کر۔ پس وہ اسلام لایا، پھر وہ لڑا اور قتل ہوا تو نبی ﷺ نے فرمایا: عمل تھوڑا کیا اور اجر زیادہ حاصل کیا۔'' (بخاری)

شرح: اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اللہ کی راہ میں لڑنے سے پہلے نیک اعمال کیے جائیں۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: تم اپنے اعمال کے ساتھ لڑتے ہو، اللہ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ﴾ (الصف : ٤)

''بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت رکھتا ہے، جو اس کی راہ میں صف آراء ہو کر اس طرح لڑتے ہیں جیسا کہ چونے گچ عمارت ہے۔''

لڑائی سے پہلے صف آراء ہونا بھی نیک عمل ہے اس لیے آیت مبارکہ میں اس کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے۔

اس سوال کرنے والے آدمی کے نام کا علم نہیں ہو سکا، تاہم یہ انصار میں سے تھا۔ اس حدیث میں یہ بیان ہوا ہے کہ جب اللہ کا فضل واحسان شامل حال ہو تو معمولی عمل صالح بھی اجر کثیر کا باعث بن جاتا ہے۔ (فتح الباری ٦/ ٢٤)

٦١٢٨۔ عَنْ رَاشِدِبْنِ سَعْدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلاً قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَابَالُ الْمُؤْمِنِيْنَ يُفْتَنُوْنَ فِي قُبُوْرِهِمْ إِلَّا الشَّهِيْدَ قَالَ كَفٰى بِبَارِقَةِ السُّيُوْفِ عَلٰى رَأْسِهٖ فِتْنَةً. (رواه النسائی، ٢٠٥٣)

''راشد بن سعد ایک صحابی سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ! شہید کے علاوہ دیگر ایمان والے قبور میں آزمائے جاتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: شہید کے سر پر چمکتی تلواروں کا فتنہ قبر کے فتنے سے کفایت کرتا ہے۔'' (النسائی)

٦١٢٩۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا يَجِدُ الشَّهِيْدُ مِنْ مَسِّ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ مِنْ مَسِّ الْقَرْصَةِ. (رواه الترمذی، ١٦٦٨)

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہید کو قتل ہونے کی تکلیف بس اتنی ہی ہوتی ہے، جیسے چیونٹی کے کاٹنے سے ہوتی ہے۔'' (ترمذی)

(٦١٢٧) بخاری: ٢٨٠٨۔ مسلم: ١٩٠٠۔ احمد: ١٨١١٩.

(٦١٢٨) نسائی: ٢٠٥٣۔ صحیح، البانی: ١٩٤٠.

(٦١٢٩) ترمذی: ١٦٦٨۔ حسن صحیح، البانی: ١٣٦٢۔ نسائی: ٣١٦١۔ ابن ماجہ: ٢٨٠٢۔ احمد: ٧٨٩٣۔ دارمی: ٢٤٠٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شرح: ایک تو یہ ثابت ہوا کہ شہید کو یہ تسلی دی جا رہی ہے کہ دیکھنے میں اس کے وجود کے پارہ پارہ ہونے سے محسوس ہوتا ہے کہ شاید اسے بہت تکلیف ہوتی ہے، مگر آپ ﷺ نے یہ غلط فہمی دور فرما دی ہے کہ اسے قتل کی ایک چیونٹی کے کاٹنے جتنی بھی تکلیف نہیں ہوتی کیونکہ اس کے جذبہ بلند کے نیچے سب تکالیف دب جاتی ہیں۔ (بریزۃ الاحوذی: ۳/ ۱۳۷)

دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ ایک مخلص مومن تلوار کی چمکار اور اس کی جھنکار کے نیچے جو عزم واستقلال کا مظاہرہ کرتا ہے اور اپنے جسم وجان کا نذرانہ پیش کرتا ہے یہ اس کے ایمان کی دلیل ہے جس کی وجہ سے اب اسے قبر کی آزمائش کی چکی میں ڈالنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ اگر اس کے دل میں نفاق ہوتا یا عصبیت ہوتی یا داد شجاعت وصول کرنے کی نیت ہوتی تو یہ ایسا جذبہ فدایا کبھی نہ دکھاتا۔

اسی زمرہ میں صدیق، اور طاعون والے، پیٹ کی بیماری سے مرنے والے، بچہ جننے والی خاتون، اور پہلو کی بیماری سے مرنے والے جنہیں شریعت نے اعزازی شہید قرار دیا ہے وہ بھی شامل ہیں بشرطیکہ مومن ہوں اور صبر کیا ہو۔

صدیق کو شامل کرنے کی وجہ یہ ہے بلکہ یہ شہید سے بھی مقدم ہے کہ فتنہ قبر سے محفوظ رہے، اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ﴾ (النساء: ٦٩)

''اور جس نے اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت کی پس یہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ نے انعام کیا ہے انبیاء میں سے اور صدیقوں میں سے اور شہداء میں سے۔ (التعلیقات السلفیہ: ۲/ ۲۳۴)

٦١٣٠ــ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَجِبَ رَبُّنَا عَزَّوَجَلَّ مِنْ رَجُلٍ غَزَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَانْهَزَمَ يَعْنِي أَصْحَابَهُ فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ فَرَجَعَ حَتّٰى أُهْرِيْقَ دَمُهُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَلَائِكَتِهِ انْظُرُوْا إِلٰى عَبْدِي رَجَعَ رَغْبَةً فِيْمَا عِنْدِي وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِي حَتّٰى أُهْرِيْقَ دَمُهُ (لأبي داود، ٢٥٣٦) ، وزاد رزين: أُشْهِدُكُمْ إِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُ)

''سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارا رب تعالیٰ اس بندے پر تعجب کرتا خوش ہوتا ہے جو راہ خدا میں جہاد میں مصروف تھا اور اس کے رفقا شکست کھا گئے تو اس نے جانا کہ اس پر کوئی گناہ نہیں پس وہ لوٹ کر لڑا یہاں تک کہ اس کا خون بہا دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے بندے کی طرف دیکھو میرے انعامات میں رغبت کرتے ہوئے، میری سزاؤں سے ڈرتے ہوئے واپس پلٹا یہاں تک کہ اس کا خون بہا دیا گیا۔ (ابوداود، رزین نے زیادہ کیا ہے کہ اللہ فرماتا ہے: تم گواہ ہو! میں نے اس کو بخش دیا ہے)

(٦١٣٠) ابوداؤد: ٢٥٣٦۔ حسن، النسائی: ٢٢١١۔ احمد: ٣٩٣٩

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شرح: ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ میں صفت تعجب موجود ہے، جس طرح اس کی شان کریمی کے لائق ہے، تعجب تو ہوتا ہے جو اچانک صورت پیش آ جائے اس رب ذوالجلال کے لیے تو کوئی چیز اچانک نہیں، لہٰذا وہ اپنی شان کے مطابق متعجب ہوتا ہے۔ اس میں اس کا شرف بیان ہوا ہے جو اپنی جان اللہ کی راہ میں قربان کر دیتا ہے اور اس وقت اس جذبہ کا اظہار کرتا ہے جبکہ راہِ فرار اختیار کر سکتا تھا مگر اس نے راہِ فرار کی جگہ ثواب کے حصول کے لیے اور عذاب سے ڈرتے ہوئے ثابت قدمی دکھائی تو اللہ کی خوشنودی حاصل کی۔

یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ ایک غازی اسلام کے ساتھی شکست خوردہ ہو جائیں اور یہ ثابت قدم رہے تو کفار کو نقصان پہنچا سکتا ہے تو ایسی صورت میں اس کے لیے مستحب ہے کہ میدان میں ڈٹ جائے اور جب یہ نظر آ رہا ہو کہ اس کا ثابت قدم رہنا محض ہلاکت ہے تو پھر میدان سے راہِ فرار اختیار کر لے تو بہتر ہے۔ (عون المعبود: ۲/ ۳۲۶)

٦١٣١ـ عَنْ عَبْدِالْخَبِيْرِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْـنِ شَمَّاسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهَا أُمُّ خَلَّادٍ وَهِيَ مُنْتَقِبَةٌ تَسْأَلُ عَنِ ابْنِهَا وَهُوَ مَقْتُوْلٌ فَقَالَ لَهَا بَـعْـضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ جِـئْتِ تَسْأَلِيْنَ عَنِ ابْنِكِ وَأَنْتِ مُنْتَقِبَةٌ فَقَالَتْ إِنْ أُرْزَأْ ابْنِي فَـلَنْ أُرْزَأَ حَيَائِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ابْنُكِ لَـهُ أَجْـرُ شَهِيْدَيْنِ قَالَتْ وَلِمَ ذَاكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَـالَ لِأَنَّـهُ قَتَلَهُ أَهْلُ الْكِتَابِ . (رواه أبو داود، ٢٤٨٨)

''عبدالخبیر بن ثابت بن قیس اپنے باپ سے وہ اس کے دادے سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں آئی اس کو ام خلاد کہا جاتا تھا، اور اس نے نقاب اوڑھا ہوا تھا، وہ اپنے بیٹے کے بارے میں پوچھنے آئی تھی جو راہ خدا میں شہید ہو چکا تھا۔ کسی نے کہا: پوچھتی بیٹے کا ہے اور کیا ہوا نقاب ہے۔ پس اس نے کہا: اگر میرے بیٹے کو مصیبت نے جدا کیا ہے تو اپنا حیا تو نہیں چھوڑوں گی۔ نبی ﷺ نے اس کو فرمایا: تیرے بیٹے کو دو شہیدوں کا اجر دیا گیا ہے۔ اس نے عرض کی وہ کیوں؟ فرمایا: اس لیے کہ اس کو اہل کتاب نے قتل کیا ہے۔'' (ابوداؤد)

٦١٣٢ـ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْـنِ حُـنَيْفٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَـالَ: مَـنْ سَـأَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰـهُ مَـنَـازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَـاتَ عَلَى فِرَاشِهِ . (رواه مسلم، ١٩٠٩)

''سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے سچے دل سے اللہ کی راہ میں شہادت طلب کی، اللہ تعالیٰ اس کو شہدا کے مرتبہ پر پہنچا دے گا خواہ وہ بستر پر فوت ہوا ہو۔'' (مسلم)

(٦١٣١) ابوداؤد: ٢٤٨٨۔ ضعیف، البانی: ٥٣٥.

(٦١٣٢) مسلم: ١٩٠٩۔ ترمذی: ١٥٤٣۔ نسائی: ٣١٦٢۔ ابوداؤد: ١٥٢٠۔ ابن ماجہ: ٢٧٩٧۔ دارمی: ٢٤٠٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٦١٣٣ـــ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ فَصَلَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَمَاتَ أَوْ قُتِلَ فَهُوَ شَهِيْدٌ أَوْ وَقَصَهُ فَرَسُهُ أَوْ بَعِيْرُهُ أَوْ لَدَغَتْهُ هَامَّةٌ أَوْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهِ أَوْ بِأَيِّ حَتْفٍ شَاءَ اللّٰهُ فَإِنَّهُ شَهِيْدٌ وَإِنَّ لَهُ الْجَنَّةَ . (رواه أبوداود، ٢٤٩٩)

"سیدنا ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ کی راہ میں گھر سے جدا ہوا، پھر وہ فوت ہوا، یا وہ قتل کیا گیا تو شہید ہے، یا جس کو گھوڑے نے گرایا، یا اونٹ نے گرایا، یا اس کو کسی چیز نے کاٹا، یا اپنے بستر پر فوت ہوا یا جس موت کے سبب سے بھی اللہ نے چاہا وہ فوت ہوا تو وہ شہید ہے اور اس کے لیے جنت ہے۔"

شرح: .. اعمال میں معیار اور برکت کی بنیاد صدق دل اور حسن نیت ہے اور ایک آدمی طلب صادق کے ساتھ شہادت کی موت کی تمنا لیے میدان میں اترتا ہے مگر اسے موت وہ آتی ہے جو بظاہر شہادت والی نہیں وہ کافر کے ہاتھ سے قتل نہیں ہوتا، عام موت مرتا ہے تو اسے ثواب شہید ہی کا حاصل ہوتا ہے کیونکہ نیت کرنے سے یہ برابر ہو جاتے ہیں۔ شہید اور غیر شہید نیت کی وجہ سے اجر میں مساوی ہیں۔ (جائزۃ الاحوذی: ۳/۱۳۰)

٦١٣٤ـ عَنْ حَسْنَاءَ بِنْتِ مُعَاوِيَةَ الصَّرِيْمِيَّةِ قَالَتْ حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَنْ فِي الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْجَنَّةِ وَالشَّهِيْدُ فِي الْجَنَّةِ وَالْمَوْلُوْدُ فِي الْجَنَّةِ وَالْوَئِيْدُ فِي الْجَنَّةِ . (رواه أبوداود، ٢٥٢١)

"حسناء بنت معاویہ نے کہا: مجھ سے میرے چچا نے بیان کیا کہتے ہیں: میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ جنت میں کون جائے گا؟ فرمایا: اللہ کا نبی ﷺ جنت میں ہے، شہید جنت میں ہے، نابالغ فوت ہونے والا جنت میں ہے، اور زندہ دفنایا گیا جنت میں ہے۔" (ابوداؤد)

شرح: شہادت سے گناہ جھڑ جاتے ہیں، بچہ فطرت اسلامی پر پیدا ہوتا ہے یہ بھی فوت ہو جائے تو جنت میں جاتا ہے، اور زندہ درگور جسے بھوک، تنگی یا عار کی وجہ سے زمین میں زندہ گاڑ دیا جائے جیسا کہ جاہلیت میں بچیوں کو زندہ زمین میں گرا دیتے تھے اور اوپر مٹی ڈالتے تھے یہ بڑی ہی وحشیانہ حرکت ہے اس لیے اس کیلئے بھی جنت ہے۔ (عون المعبود ۲/۳۲۲)

٦١٣٥ـــ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِشُهَدَاءِ أُحُدٍ هٰؤُلَاءِ أَشْهَدُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ أَلَسْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

"ابونضر کہتے ہیں. مجھے خبر پہنچی کہ نبی ﷺ نے شہداء احد کے بارے میں فرمایا: میں ان لوگوں کا گواہ ہوں تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم ان کے بھائی نہیں ہیں؟ ہم بھی اسلام لائے جیسا وہ اسلام لائے، اور ہم نے بھی جہاد کیا جیسا

(٦١٣٣) ابوداؤد: ٢٤٩٩ـ ضعیف، البانی: ٥٣٨.
(٦١٣٤) ابوداؤد: ٢٥٢١ـ صحیح، البانی: ٢٢٠٠ـ احمد: ٢٢٩٦٥
(٦١٣٥) موطا: ١٠٠٤ـ یہ مرسل ہے تاہم اس کا مفہوم درست ہے کہ شہدائے احد بعد والوں سے افضل ہیں۔ (شرح زرقانی: ۳/ ۳۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِاِخْوَانِهِمْ اَسْلَمْنَا كَمَا اَسْلَمُوْا وَجَاهَدْنَا كَمَا جَاهَدُوْا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَلٰى لٰكِنْ لَا اَدْرِيْ مَا تُحْدِثُوْنَ بَعْدِيْ فَبَكٰى اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ بَكٰى ثُمَّ قَالَ اِنَّا لَكَائِنُوْنَ بَعْدَكَ (رواه مالك، ١٠٠٤)

انہوں نے جہاد کیا۔ فرمایا: مگر مجھے کیا معلوم تم میرے بعد کیا کیا نئے کام کرو گے۔ پھر ابوبکر روئے اور مزید روئے اور کہا. کیا ہم آپ ﷺ کے بعد زندہ رہنے والے ہیں؟ (مالک)

٦١٣٦ــــ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَفَعَهُ: اَلشُّهَدَاءُ ثَلَاثَةٌ: رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ مُحْتَسِبًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يُرِيْدُ اَنْ يُقَاتِلَ وَلَا يُقْتَلَ. يُكَثِّرُ سَوَادَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنْ مَاتَ اَوْ قُتِلَ غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ كُلُّهَا، وَاُجِيْرَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَيُؤَمَّنُ مِنَ الْفَزَعِ، وَيُزَوَّجُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ، وَحَلَّتْ عَلَيْهِ حُلَّةُ الْكَرَامَةِ. يُوْضَعُ عَلٰى رَاْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ وَالْخُلْدِ.

وَالثَّانِيْ. خَرَجَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ مُحْتَسِبًا يُرِيْدُ اَنْ يَقْتُلَ وَلَا يُقْتَلْ فَاِنْ مَاتَ اَوْ قُتِلَ كَانَتْ رُكْبَتُهٗ مَعَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ الرَّحْمٰنِ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُقْتَدِرٍ. وَالثَّالِثُ: خَرَجَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ مُحْتَسِبًا يُرِيْدُ اَنْ يَقْتُلَ وَيُقْتَلَ فَاِنْ مَاتَ اَوْ قُتِلَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَاهِرًا سَيْفَهٗ وَاضِعَهٗ عَلٰى عَاتِقِهٖ وَالنَّاسُ جَاثُوْنَ عَلَى الرُّكَبِ يَقُوْلُوْنَ اَلَا افْسَحُوْا لَنَا فَاِنَّا قَدْ بَذَلْنَا

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہداء تین اقسام کے ہیں: ایک وہ آدمی جو اپنی جان، مال لے کر کار ثواب سمجھ کر اللہ کی راہ میں نکلتا ہے، قتل کرنے یا خود قتل کیے جانے کا ارداہ نہیں رکھتا صرف مسلمانوں کی تعداد زیادہ کرنے کی خاطر نکلا۔ پس اگر فوت ہو گیا، یا وہ قتل ہوا تو اس کے تمام گناہ بخش دیے جائیں گے۔ اس کو عذاب قبر سے پناہ دی جائے گی۔ اور قیامت کے بڑے خوف سے امن میں رہے گا۔ حوروں سے شادی کی جائے گی۔ اس کو عزت کا لباس پہنایا جائے گا۔ اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا۔ اور ہمیشہ کی عیش پائے گا۔ دوسرا وہ شخص ہے جو جان و مال کے ساتھ نکلا وہ ثواب ہی کی خاطر نکلا ہے وہ ارادہ کرتا ہے کہ وہ قتل کرے اور خود قتل نہ ہو۔ پس اگر وہ فوت ہوا یا وہ قتل کیا گیا تو اس کے زانوں اللہ کے سامنے ابراہیم خلیل الرحمٰن کے ساتھ سچائی کے مقام میں قدرت والے بادشاہ کے سامنے ہوں گے۔ تیسرا وہ شخص جو جان اور مال لے کر ثواب کی نیت سے قتل کرنے اور قتل کئے جانے کے ارادے سے نکلا۔ پس اگر وہ فوت ہوا یا وہ قتل کیا گیا تو قیامت کے دن اپنی تلوار ننگی کر کے کندھے پر رکھ کر آئے گا، اور لوگ گھٹنوں کے بل بیٹھے ہوں گے اور لوگوں

(٦١٣٦) بر، ر، ٥ ١٧١ـ وسعلة سبحة محمد بن معاوية قال كان هو السساوري فهو متروك وفيه ايضا مسلم بن خالد الزنجي وهو ضعيف وقد وثق، هيثمي : ٩٥١٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دِنا، نـا نـلـہ تـعـلـی ۔ قالَ رسُولُ اللہ ﷺ وَالَّذی نَفسِی بِیدِہٖ لَو قالَ ذلِكَ لِإبراهِيمَ خَلِيْلِ الرَّحمنِ اَوْ لِنَبِيٍّ مِن الأنبياءِ لَزَحَل لَهم عنِ الطَّرِيقِ لِما يرى مِنْ واجِبِ حقِّهِمْ حَتّى يَأْتُوْا مَنا بِرَ مِن نُوْرٍ تَحتَ الْعَرْشِ فيجلِسُوْا عليْها يَنظُرُوْنَ كيْفَ يَقْضى بَيْنَ النَّاسِ ، لاَ يَجِدُوْنَ غَمَّ الْموْتِ وَلاَ يُقِيْمُوْنَ فِى البرْزخِ وَلاَ تفزعُهُمُ الصَّيحةُ وَلاَ يُهِمُّهُمُ الْحِسَابُ وَلاَ الْمِيْزانُ وَلاَ الصِّراطُ ، يَنْظُرُوْنَ كَيْفَ يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ وَلاَ يَسْأَلُوْنَ شَيْئًا إلاَّ أُعْطُوْهُ وَلاَ يَشْفَعُوْنَ فِي شَيْءٍ إلاَّ شُفِّعُوْا فِيْهِ وَيُعْطَوْنَ مِنَ الْجَنَّةِ مَا أَحَبُّوا وَيَتَبَوَّؤُوْنَ مِن الْجَنَّةِ حَيْثُ أَحَبُّوْا. (رواه البزار ، ۱۷۱۵) بضعف .

کو کہیں کے خبردار! ہمارا راستہ کھول دو۔ ہم نے اپنا خون اللہ کے لیے خرچ کیا ہے۔ قسم اللہ کی! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر یہ کہیں ابراہیم علیہ السلام کو جو رحمن کے دوست ہیں یا دوسرے کسی نبی علیہ السلام کو کہیں تو وہ بھی ان شہداء کا راستہ چھوڑ دینگے اس لیے کہ یہ ان کا حق بنتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ نور کے منبروں پر پہنچ جائیں کے جو عرش کے نیچے رکھے ہیں۔ پس یہ لوگ ان منبروں پر بیٹھیں گے۔ اور لوگوں کے درمیان فیصلے کس طرح ہو رہے ہیں اس منظر کو دیکھیں گے۔ اور ان کو موت کا غم نہیں ہوگا اور نہ ہی برزخ میں رہے ہونگے نہ ہی انھیں صور پھونکنے سے خوف لاحق ہوگا۔ نہ ان کو حساب کی فکر دامن گیر ہو گی۔ اور نہ ترازو کا خوف ہوگا۔ اور پل صراط کا خطرہ بھی نہ ہو گا۔ وہ لوگوں کا حساب ہوتا دیکھتے ہوں گے اور وہ جو سوال کریں کے ان کا سوال پورا کیا جائے گا۔ اور جو شفاعت کریں گے وہ قبول کی جائے گی اور ان کو جنت میں وہ جگہ دی جائے گی جو وہ پسند کریں گے۔'' (البزار، بسند کمزور)

٦١٣٧۔ عَنْ أَبِيْ مُوْسَى: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي غَزْوَةٍ ، فَبَارَزَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِين رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَتَلَهُ الْمُشْرِكُ ثُمَّ بَرَزَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَتَلَهُ الْمُشْرِكُ ثُمَّ جَاءَ فَوَقَفَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فقالَ: عَلى مَا تُقَاتِلُوْنَ؟ فَقَالَ دِيْنُنَا أَنْ نُقاتِلَ النَّاسَ حَتّى يَشْهَدُوْا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وأنَّ محمدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَأَنْ نَفِيَ اللّٰهَ بِحَقِّهِ ، قَالَ:

''سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ ایک غزوے میں تھے تو مشرکین میں سے ایک آدمی نے مسلمانوں میں سے ایک مرد کو للکارا، چنانچہ مقابلہ کر کے اس نے مسلمان کو قتل کر دیا۔ اس کے مقابلہ میں ایک دوسرا مسلمان نکلا تو مشرک نے اس کو بھی قتل کر دیا۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے قریب آیا اور اس نے کہا: تم کس بنا پر لڑتے ہو؟ فرمایا: ہمارا دین ہے کہ ہم لوگوں سے لڑتے ہیں یہاں تک کہ وہ کہیں کہ نہیں کوئی عبادت کے لائق مگر اللہ اور یہ کہ وہ شہادت دیں محمد ﷺ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول

(٦١٣٧) طبرانی کبیر، طبرانی اوسط و سماع ابن المبارك من المسعودی صحيح، فصح الحديث ان شاء الله قال رجاله ثقات.
هیثمی: ٩٥٣١

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاللّٰهِ إِنَّ هٰذَا لَحَسَنٌ آمَنْتُ بِهٰذَا . ثُمَّ تَحَوَّلَ إِلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَحَمَلَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ فَحُمِلَ فَوُضِعَ مَعَ صَاحِبَيْهِ الَّذَيْنِ قَتَلَهُمَا قَبْلَ ذٰلِكَ ، فَقَالَ ﷺ هٰؤُلَاءِ أَشَدُّ أَهْلِ الْجَنَّةِ تَحَابًا . (رواه الطبراني في الكبير والأوسط)

ہے اور یہ کہ ہم اللہ کے احکام وحقوق پورے کریں۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! یہ تو اچھی بات ہے میں اس پر ایمان لاتا ہوں اس کے بعد وہ مسلمانوں کی جانب آ گیا اور مشرکین پر حملہ کیا اور لڑتا رہا یہاں تک کہ قتل کیا گیا۔ اس کو اٹھا کر اس کے دو مقتولوں کے پاس رکھا گیا جن دو کو اس نے پہلے قتل کیا تھا۔ پس نبی ﷺ نے فرمایا: یہ تین افراد اہل جنت میں سے ایک دوسرے کے ساتھ بہت زیادہ محبت کرنے والے ہیں۔'' (الکبیر، الاوسط)

شرح: ثابت ہوا کلمہ شہادت پر قربان ہونے والے جنت میں ایک دوسرے سے انتہائی محبت کریں گے۔ (گوندلوی)

٦١٣٨ـ عَنْ سَعْدِ بْنِ جُنَادَةَ ، رَفَعَهُ: إِنَّ شُهَدَاءَ الْبَرِّ أَفْضَلُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ شُهَدَاءِ الْبَحْرِ . (رواه الطبراني في الكبير ، ٥٤٨٦ بخفي)

''سیدنا سعد بن جنادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خشکی کے شہداء سمندر کے شہداء سے افضل ہیں۔'' (الکبیر)

٦١٣٩ـ عَنْ أُمِّ حَرَامٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الْمَائِدَةُ فِي الْبَحْرِ الَّذِي يُصِيبُهُ الْقَيْءُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ وَالْغَرِقُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدَيْنِ . (رواه أبوداود ، ٢٤٩٣)

''سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: سمندر میں جس کا سر چکرانے سے قے آئے تو اس کو شہید کا اجر دیا جائے گا۔ اور غرق ہونے والے کو دو شہدا کا اجر وثواب ہوگا۔'' (ابوداؤد)

٦١٤٠ـ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ غَزْوَةٌ فِي الْبَحْرِ مِثْلُ عَشْرِ غَزَوَاتٍ فِي الْبَرِّ وَالَّذِيْ يَسْدَرُ فِي الْبَحْرِ كَالْمُتَشَحِّطِ فِي دَمِهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ . (رواه بن ماجة ، ٢٧٧٧ بلين)

''سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سمندر میں ایک غزوہ ان دس غزوات کے برابر ہے جو خشکی میں واقع ہوں۔ اور سمندر میں مرنے والا اس کی مثل ہے جو اپنے خون میں لت پت ہو کر اللہ کی راہ شہید ہوا۔'' (ابن ماجہ، بسند کمزور)

٦١٤١ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسٌ الْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہدا کی پانچ اقسام ہیں: طاعون سے، پیٹ کی تکلیف

(٦١٣٨) طبراني كبير: ٥٤٨٦۔ وفيه من لم اعرفهم، هيثمي: ٩٥٣٤.

(٦١٣٩) ابوداؤد: ٢٤٩٣۔ حسن، الباني: ٢١٧٧.

(٦١٤٠) ابن ماجه: ٢٧٧٧۔ ضعيف: ٦١٠.

(٦١٤١) ترمذي: ١٠٦٣۔ صحيح، الباني: ٨٤٨۔ بخاري: ٦٥٤۔ مسلم: ١٩١٤۔ ابن ماجه: ٢٨٠٤۔ احمد: ٢٧٣٢٩۔ موطا: ٢٩٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ. (رواه الترمذي، ١٠٦٣)

سے۔ غرق ہونے سے، دیوار کے نیچے دبنے سے مرنے والا اور وہ جو اللہ کی راہ میں شہید ہوا ہے۔" (ترمذی)

٦١٤٢ــــ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ «الطَّاعُوْنُ» وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِيْقُ وَالنُّفَسَاءُ شَهَادَةٌ. (رواه النسائي، ٢٠٥٤)

"سیدنا صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ نے کہا: طاعون کی بیماری والا، پیٹ کی بیماری سے، غرق ہونے سے، بچے کی پیدائش سے مرنے والی عورت یہ سب فوت ہونے والے شہید ہیں۔" (نسائی)

٦١٤٣ــ عَنْ جَابِرٍ، رَفَعَهُ. الشُّهَدَاءُ سَبْعَةٌ سِوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ: الْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِقُ وَالْحَرِقُ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ وَالَّذِي يَمُوْتُ تَحْتَ الْهَدْمِ وَالْمَرْأَةُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَهِيْدَةٌ (رواه رزين) لرزين

"سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہید کی سات اقسام ہیں ماسوائے قتل فی سبیل اللہ کے طاعون، پیٹ کی تکلیف، غرق، آگ میں جل کر مرنے، نمونیے اور وہ جو کسی چیز کے نیچے آنے سے فوت ہو اور وہ عورت جو زچگی کے دوران وفات پا جائے۔" (رزین)

قُلْتُ: كَذَا فِي الْأَصْلِ هُنَا وَفِي فَصْلِ الْبُكَاءِ مِنْ بَابِ الْمَوْتِ أَخْرَجَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ لِمَالِكٍ وَأَبِي دَاوُدَ وَالنَّسَائِي بِلَفْظِ: الشُّهَدَاءُ سَبْعَةٌ سِوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ: الْمَطْعُوْنُ شَهِيْدٌ وَالْغَرِقُ شَهِيْدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيْدٌ وَالْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ وَالْحَرِقُ شَهِيْدٌ الَّذِي يَمُوْتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيْدٌ وَالْمَرْأَةُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَهِيْدَةٌ. وَالَّذِي فِي نُسْخَةِ رَزِيْنٍ الَّتِي عِنْدِي إِنَّمَا هُوَ أَنَّ جَابِرَبْنَ عَتِيْكٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَاءَ يَعُوْدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ ثَابِتٍ فَوَجَدَهُ قَدْ غُلِبَ فَصَاحَ بِهِ فَلَمْ يُجِبْهُ. فَاسْتَرْجَعَ، وَقَالَ: غَلَبْنَا عَلَيْكَ يَاأَبَا رَبِيْعٍ، سَاقَ الْحَدِيْثَ وَفِي

میں کہتا ہوں اصل کے اس مقام پر اسی طرح ہے اور موت کے باب میں انہوں نے رونے کی فضیلت کے بارے میں ایک لمبی حدیث جابر بن عتیک سے مالک، ابوداود اور نسائی نے ان الفاظ میں روایت کی ہے۔ صاحب طاعون شہید ہے، غرق ہونے والا شہید ہے، پیٹ کے مرض والا شہید ہے، آگ سے جلنے والا شہید ہے، کسی چیز کے نیچے دب کر مرنے والا شہید ہے، جو عورت زچگی کے دوران مر جائے وہ شہید ہے۔ اور رزین کا جو نسخہ میرے پاس ہے۔ اس میں ہے کہ جابر بن عتیک نے اسے خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو اس کو بے ہوش پایا۔ اس کو آواز دی تو وہ نہیں بولا۔ پس آپ ﷺ نے پڑھا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کہا: اے ابوالربیع! تیری وجہ سے ہم پر افسوس غالب ہے اور آگے حدیث بیان کی، اور اس کے آخر میں ہے کہ عورت

(٦١٤٢) نسائي: ٢٠٥٤۔ صحيح۔ الباني: ١٩٤١۔ احمد: ٢٧٠٩٤۔ دارمي: ٢٤١٣.

(٦١٤٣) رزين

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخِرِهِ. وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمْعٍ شَهِيدَةٌ. انْتَهَى بِلَفْظِهِ، فَصَحَّ أَنَّهُ جَابِرُ بْنُ عَتِيكٍ عِنْدَ رَزِينٍ لَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، وَقَوْلُهُ شَهِيدَةٌ ظَاهِرٌ فِي أَنَّ الْحَدِيثَ عِنْدَهُ بِلَفْظِ الثَّلَاثَةِ أَيْضًا.

جو زچگی سے فوت ہو شہید ہے۔ ان کے الفاظ ختم ہوئے۔ پس اس تحقیق سے واضح ہوتا ہے کہ یہ حدیث رزین کے پاس بھی جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول نہیں ہے۔ اور اس کا قول (شہیدۃ) کے بارے میں ظاہر ہے کہ اس کے پاس حدیث میں ثلاثہ کا لفظ بھی ہے۔''

شرح: یہ اعزازی شہدا ہیں، بعض روایات میں ان کی تعداد پانچ ہے، بعض میں سات ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان میں ٹکراؤ نہیں، پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کم تعداد بتائی گئی، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تعداد میں اضافہ بتایا گیا، حصر مراد نہیں کثرت تعداد بتانا مراد ہے۔ یہ تعداد تقریباً ۲۰ خصائل تک پہنچتی ہے۔ (فتح الباری: ۴۲/۵)

٦١٤٤۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ. (رواه الترمذي، ٤٠٩٦)

''سعید بن زید کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جو اپنے مال کی وجہ سے قتل کیا گیا وہ شہید ہے۔ اور جو اپنے خون کے پیچھے مارا گیا وہ بھی شہید ہے۔ اور جو اپنے دین کی وجہ سے قتل کیا گیا وہ بھی شہید ہے۔ اور جو اپنے گھر والوں کے پیچھے قتل کیا گیا وہ بھی شہید ہے۔'' (ترمذی)

٦١٤٥۔ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَظْلَمَتِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ. (رواه النسائي، ٤٠٩٦)

''سیدنا ابو جعفر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں سوید بن مقرن کے پاس بیٹھا تھا انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قتل کیا گیا ظلم کی وجہ سے تو وہ شہید ہے۔'' (نسائی)

٦١٤٦۔ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَغَرْنَا عَلَى حَيٍّ مِنْ جُهَيْنَةَ فَطَلَبَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَجُلًا مِنْهُمْ فَضَرَبَهُ فَأَخْطَأَهُ وَأَصَابَ نَفْسَهُ

''ابو سلام کا بیان ہے کہ ایک صحابی نے فرمایا: کہ ہم نے بنو جہینہ کے ایک خاندان پر حملہ کیا تو ایک مسلمان نے ایک مشرک پر تلوار ماری۔ وار غلط پڑا۔ تلوار اس کے اپنے بدن پر پڑی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بھائی کو پہنچ جاؤ اے

(٦١٤٤) ترمذی: ١٤٢١۔ صحیح، البانی: ١١٤٨۔ بخاری: ٢٤٥٢۔ مسلم: ١٦١٠۔ احمد: ١٦٥٢۔ دارمی: ٢٦٠٦۔

(٦١٤٥) نسائی: ٤٠٩٦۔ صحیح، البانی: ٣٨١٨۔

(٦١٤٦) ابوداؤد: ٢٥٣٩۔ ضعیف، البانی: ٥٤٦۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِـالسَّيْفِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُخُوْكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ فَابْتَدَرَهُ النَّاسُ فَوَجَدُوْهُ قَدْمَاتَ فَلَفَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِثِيَابِهِ وَدِمَائِهِ وَصَلّٰى عَلَيْهِ وَدَفَنَهُ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَشَهِيْدٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ وَاَنَا لَهُ شَهِيْدٌ.

(رواه أبوداود، ٢٥٣٩)

مسلمانوں کی جماعت! مسلمان گئے تو وہ فوت ہو چکا تھا۔ پس آپ ﷺ نے اسی کے کپڑوں میں خون سمیت لپیٹ دیا، اس کا جنازہ پڑھا اور اس کو دفنا دیا تو لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ شہید ہے؟ فرمایا: ہاں اور میں اس کا گواہ ہوں۔'' (ابوداؤد)

شرح: اپنے مال کا دفاع کرتے ہوئے یعنی ایک ظلم سے لینا چاہتا ہے یہ اسے بچاتے ہوئے مارا جاتا ہے اور اپنے خون یعنی اپنی جان بچاتے ہوئے مارا جائے، اللہ کے دین کی حمایت میں اور اس کا دفاع کرتے ہوئے مارا جائے تو یہ شہید ہے، ان میں اللہ کی راہ میں میدان جہاد میں مارا جانے والا دنیا وآخرت کا شہید ہے۔ دوسرے شہدا آخرت میں ثواب کے لحاظ سے شہید ہیں، دنیا کے معاملہ یعنی غسل، کفن، نماز جنازہ میں میں شہید کی مانند نہیں۔ ان کو غسل کفن وغیرہ دیا جائے گا۔

مومن. خون، ذات اہل وعیال اور مال وغیرہ میں محترم ہے، جب ان میں سے اس کی کسی چیز پر حملہ کیا جائے اور یہ دفاع کرے تو یہ شہید ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ جو دوسرے کا مال پکڑنا چاہتا ہے اور ناحق مارنا چاہتا ہے تو اس سے لڑائی جائز ہے۔ (جائزۃ الاحوذی ۲/ ۶۵۸)

یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے مگر حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے بھائی جنگ خیبر میں اپنی تلوار سے شہید ہوئے تھے، ان کے لیے آپ ﷺ نے شہید ہونے اور دوہرے اجر کا اعلان فرمایا تھا۔ (ابوداود. ۲۵۲۷۔ باب فی الرجل یموت لسلاحہ)

٦١٤٧ـ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَخْتَصِمُ الشُّهَدَاءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلٰى فُرُشِهِمْ إِلٰى رَبِّنَا فِي الَّذِيْنَ يَتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُوْنِ فَيَقُوْلُ الشُّهَدَاءُ إِخْوَانُنَا قُتِلُوْا كَمَا قُتِلْنَا وَيَقُوْلُ الْمُتَوَفَّوْنَ عَلٰى فُرُشِهِمْ إِخْوَانُنَا مَاتُوْا عَلٰى فُرُشِهِمْ كَمَا مِتْنَا فَيَقُوْلُ رَبُّنَا أُنْظُرُوْا إِلٰى جِرَاحِهِمْ فَإِنْ اَشْبَهَ جِرَاحُهُمْ جِرَاحَ الْمَقْتُوْلِيْنَ فَإِنَّهُمْ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ فَإِذَا

''سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہدا اور اپنے بستر پر مرنے والے اپنے رب کے پاس ان لوگوں کے متعلق جھگڑا کرتے ہیں جو طاعون میں فوت ہوئے۔ پس شہید کہتے ہیں یہ بھی قتل ہوئے جس طرح ہم قتل ہوئے اور اپنے بستر پر مرنے والوں نے کہا: یہ اپنے بستروں پر فوت ہوئے ہیں جس طرح ہم اپنے بستروں پر فوت ہوئے تھے۔ ہمارا رب فرماتا ہے: ان کے زخم دیکھو اگر مقتولوں سے مشابہ ہیں تو یہ ان میں سے ہیں، اور ان کے ساتھ رہنے کے حقدار ہیں

(٦١٤٧) نسائی: ٣١٦٤ـ صحیح. النسائی: ٢٩٦٦ـ احمد: ١٦٧٠٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جِرَاحُهُمْ قَدْ أَشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ. (رواه النسائي، ٣١٦٤)

تو زخم دیکھنے پر ان کے زخم شہدا کے زخموں کے مشابہ ہوں گے۔" (النسائی)

شــرح: ..... شہدا کا مقصد ہے کہ طاعون سے فوت شدگان ان کے بلند درجات تک پہنچائے جائیں، اگرچہ یہ بستروں پر فوت ہوئے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان شہدا کی آرزو کو قبول فرمائیں گے ان کے درجات تک انہیں رسائی دیں گے۔

یہ یاد رہے، بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ جنت سے باہر مکالمہ ہوگا۔ کیونکہ جنت میں تو ہر تمنا پوری ہوگی۔ (التعلیقات السلفیہ: ۲/۵۴)

اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ چونکہ معرکہ میں شہید نہیں ہوئے انہیں کفن، غسل وغیرہ دیا گیا۔ مگر وہ ایک کافر مجوسی کے ہاتھ فقط غیرت اسلامی کی وجہ سے مظلوم شہید ہوئے تھے۔ اس سے ان کی شہادت اعزازی نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی ہے۔ (گوندلوی)

٦١٤٨ـ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَأَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ غُسِلَ وَكُفِنَ وَصُلِّيَ عَلَيْهِ وَكَانَ شَهِيْدًا يَرْحَمُهُ اللهُ. (رواه مالك، ١٠٠٨)

"سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو غسل دیا گیا، کفن پہنایا گیا اور ان کی نمازِ جنازہ پڑھی گئی اور وہ شہید تھے، اللہ ان پر رحم کرے۔" (مالک)

وجوب الجهاد وصدق النية فيه وآدابه.

جہاد کا وجوب، نیت خالص، اور اس کے آداب کا بیان

٦١٤٩ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ أَمِيْرٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّاكَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْفَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ. (رواه أبو داود، ٢٥٣٣)

"سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پر ہر امیر کے ساتھ جہاد فرض ہے خواہ وہ نیک ہو یا فاجر۔ نماز تم پر واجب ہے ہر مسلمان کے پیچھے خواہ نیک ہو یا فاجر ہو اگرچہ کبائر کا مرتکب ہی ہو اور نماز ہر مسلمان پر فرض ہے، خواہ نیک ہو یا بد ہو اور اگرچہ کبیرہ گناہ ہی کرتا ہو۔" (ابوداؤد)

٦١٥٠ـ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: جَاهِدُوْا الْمُشْرِكِيْنَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مشرکین سے جہاد کرو اپنے مال، جان اور اپنی زبانوں کے

(٦١٤٨) مالك: ١٠٠٨.

(٦١٤٩) ابوداؤد: ٢٥٣٣۔ ضعيف، البانی: ٥٤٥.

(٦١٥٠) ابوداؤد: ٢٥٠٤۔ صحيح، البانی: ٢١٨٦۔ نسائی: ٣١٩٢۔ احمد: ١٣٢٢٦۔ دارمی: ٢٤٣١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَأَلْسِنَتِكُمْ. (رواه أبوداود، ٢٥٠٤) ساتھ۔“ (ابوداؤد)

شرح: جان سے جہاد یہ ہے کہ کفار کے مقابلہ میں میدان میں اتر کر جانی طور پر اسلام کا دفاع کرنا۔

مال سے جہاد یہ ہے کہ جہاد میں جو خرچہ آتا ہے اس پر صرف کرنا ہتھیار وغیرہ خریدنے پر مال صرف کرنا۔

اور زبان سے جہاد یہ ہے کہ دشمن پر حجت قائم کی جائے، اسے اللہ کی طرف دعوت دی جائے، اگر وہ باز نہ آئے تو اسے ڈانٹا جائے اور زبان سے ایسی فضا پیدا کر دی جائے جو دشمن کو مرغوب کرے۔ (عون المعبود: ۲/ ۳۱۸)

٦١٥١ـــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا. (رواه البخاري، ٢٧٨٣)

”سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا. مکہ فتح ہونے کے بعد ہجرت نہیں ہے البتہ جہاد اور نیت جہاد باقی ہے۔ اور جب تمہیں جہاد میں نکلنے کا کہا جائے تو تم نکلا کرو۔“ (بخاری)

شرح: یہ حدیث اس آیت مبارکہ کی تفسیر ہے:

﴿اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا وَّ جَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۝﴾ (التوبة: ٤١)

”نکلو! ہلکے اور بوجھل اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔“

حدیث میں جو یہ آیا ہے کہ فتح کے بعد ہجرت نہیں، اس کا مطلب ہے مکہ فتح ہو چکا ہے، لوگ جوق در جوق اور فوج درفوج اللہ کے دین میں داخل ہو چکے ہیں، اب مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت ضروری نہیں رہی جبکہ شروع میں مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت لازمی تھی۔ اب ہجرت اور جہاد کی نیت رکھنا ضروری ہے کہ دشمن اگر کسی وقت بھی مکہ پر حملہ آور ہوگا تو اس کا بذریعہ جہاد دفاع کیا جائے گا۔ تاہم اس ہجرت کا حکم ان کے لیے اب بھی باقی ہے جو مسلمان ہوتے ہیں اور وہ دارالکفر سے نکلنے کی طاقت بھی رکھتے ہیں تو وہ ہجرت کر کے دارالاسلام میں آ جائیں، خصوصاً اس وقت ہجرت نہ کرنا گناہ ہے جب ایمان وعمل خطرہ میں ہو، ایسے لوگوں کے متعلق ہی قرآن کہتا ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا﴾ (النساء: ٩٧)

”بیشک وہ لوگ جو اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے تھے، جب انہیں فرشتے فوت کرتے ہیں تو کہتے ہیں تم کس

(٦١٥١) بخاري: ٢٧٨٣۔ مسلم: ١٤٣٥٣۔ ترمذي: ١٥٩٠۔ نسائي: ٤١٧٠۔ ابوداؤد: ٢٤٨٠۔ ابن ماجه: ٢٧٧٣۔ احمد: ٣٣٢٥۔ دارمي: ٢٥١٢۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

میں تھے، یہ کہتے ہیں ہم زمین میں ناتواں تھے وہ کہتے ہیں، کیا اللہ کی زمین فراخ نہ تھی تم ادھر ہجرت کر لیتے۔“
اس حدیث کا اہم سبق یہ ہے کہ اگر چہ اسلام کے غلبہ کی وجہ سے ہجرت کی اب ضرورت نہیں رہی مگر تم یہ نیت رکھو کہ اگر امام وقت ہجرت اور جہاد پر بلائے گا تو تم نکل پڑو گے تمہیں اس حسن نیت سے ہی ثواب ملتا رہے گا۔ اس حدیث میں ایک عظیم الشان بشارت یہ ہے کہ اب مکہ ہمیشہ دارالاسلام رہے گا اور امام وقت معین لوگوں سے کہے کہ جہاد یا ہجرت کے لیے نکل پڑو تو ان پر نکلنا لازمی ہو جاتا ہے اور یہ بھی ثابت ہوا اعمال نیتوں کے مطابق معتبر ہوتے ہیں۔ (فتح الباری ۶/۳۸)

٦١٥٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُو لَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ قَالَ ابْنُ سَهْمٍ قَالَ عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ فَنرى أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ (رواه مسلم، ١٩١٠)

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو فوت ہوا اور نہ تو جہاد کیا اور نہ جہاد کے لیے دل میں خیال کیا تو وہ نفاق کی ایک شاخ پر فوت ہوا۔ ابن سہم نے کہا: ابن مبارک رحمہ اللہ نے کہا: ہم خیال کرتے ہیں کہ یہ حکم آنحضرت ﷺ کے عہد میں تھا۔“ (مسلم)

٦١٥٣۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَمْ يَغْزُ أَوْ يُجَهِّزْ غَازِيًا أَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ أَصَابَهُ اللهُ بِقَارِعَةٍ قَالَ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِرَبِّهِ فِي حَدِيْثِهِ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (رواه أبوداود، ٢٥٠٣)

”سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جہاد میں شمولیت نہ کی اور نہ ہی غازی کو سامان حرب فراہم کیا اور غازی کے اہل و عیال میں اس کی نیابت بھی نہ کی تو اللہ تعالیٰ قیامت سے پہلے اس پر کھڑکھڑانے والی مصیبت نازل کرے گا۔“ (ابوداؤد)

شرح: ثابت ہوا جہاد ترک کرنے والا، اس کی نیت نہ رکھنے والا، یا پھر مجاہد سے تعاون نہ کرنے والا دو برائیاں لیتا ہے۔ (۱) اس نے منافقوں والا کام کیا ہے کیونکہ وہ جہاد سے جی چراتے تھے۔
(۲) یہ کسی اچانک تباہ کن مصیبت کا شکار ہوگا۔ (عون المعبود: ۲/ ۳۱۸)

٦١٥٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَإِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا. (رواه البخاري، ٣٠٢٦)

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دشمن کے مقابلہ کی تمنا نہ کرو۔ اور جب مقابلہ پر آ جاؤ تو صبر سے کام لو۔“ (بخاری)

(٦١٥٢) مسلم: ١٩١٠۔ نسائی: ٣٠٩٧۔ ابوداؤد: ٢٥٠٢.
(٦١٥٣) ابوداؤد: ٢٥٠٣۔ حسن، البانی: ٢١٨٥۔ ابن ماجه: ٢٧٦٢۔ دارمی: ٢٤١٨.
(٦١٥٤) بخاری: ٣٠٢٦۔ مسلم: ١٧٤٢۔ ترمذی: ١٦٧٨۔ ابوداؤد: ٢٦٣١۔ ابن ماجه: ٢٧٩٦۔ احمد: ١٨٩١٧.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

شرح: دشمن سے ملاقات کی تمنا نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ انسان اپنے انجام سے بے خبر ہے۔ جس طرح یہ ممانعت ہے کہ فتنہ وآزمائش نہ مانگو۔ اسی طرح اس کی بھی ممانعت ہے کہ دشمن کی ملاقات نہ مانگو۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے. مجھے عافیت ملے اور میں شکر کروں یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ آزمائش آئے اور میں صبر کروں۔

علاوہ ازیں یہ تمنا کرنے میں خود پر حد سے زیادہ اعتماد اور اپنی قوت پر زیادہ اہتمام کی صورت بھی ہوتی ہے، اس لیے اس کی ممانعت ہے کہ انسان اس سے محتاط رہے۔ ہاں اگر سامنا ہو جائے تو پھر میدان جہاد سے راہ فرار نہ اختیار کریں بلکہ ثابت قدمی کا مظاہرہ کریں۔

اس حدیث میں یہ درس ہے کہ دشمن کی ملاقات کے وقت اللہ سے مدد طلب کی جائے، اور دعا کی جائے۔ اور مجاہدوں کو ان کی اصلاح کی رہنمائی کی گئی ہے۔ (فتح الباری: ۶/ ۱۵۶)

۶۱۵۵۔ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُفَيْلٍ الْكِنْدِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَذَالَ النَّاسُ الْخَيْلَ وَوَضَعُوا السِّلَاحَ وَقَالُوْا لَا جِهَادَ قَدْ وَضَعَتِ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِوَجْهِهِ وَقَالَ كَذَبُوا الْآنَ الْآنَ جَاءَ الْقِتَالُ وَلَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِيْ أُمَّةٌ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ وَيُزِيْغُ اللّٰهُ لَهُمْ قُلُوْبَ أَقْوَامٍ وَيَرْزُقُهُمْ مِنْهُمْ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ. (رواه النسائی، ۳۵۶۱)

''سیدنا سلمہ بن نفیل الکندی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا تھا تو ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! لوگوں نے گھوڑوں کو بے قیمت بنادیا ہے۔ ہتھیار رکھ دیے ہیں۔ اور انہوں نے کہا ہے کہ جہاد نہیں رہا کیونکہ جنگ نے اپنے اوزار اتار پھینکے ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ انہوں نے غلط کہا ہے جہاد کا عہد تو اب شروع ہوا ہے اور ہمیشہ میری امت سے ایک جماعت جہاد کرتی رہے گی۔ اور وہ حق پر قتال کرتے رہیں گے۔ اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ قوموں کے دل ٹیڑھے کر دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے رزق کا سامان فراہم کرے گا، یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔'' (نسائی)

۶۱۵۶۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِذَاتَبَايَعْتُمْ بِالْعِيْنَةِ وَأَخَذْتُمْ أَذْنَابَ الْبَقَرِ وَرَضِيْتُمْ بِالزَّرْعِ وَتَرَكْتُمُ الْجِهَادَ

''سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم قرض کی بیع شروع کردو گے، اور بیلوں کے دم پکڑو گے، اور کھیتی کرنے پر راضی ہو جاؤ گے، اور جہاد چھوڑ دو گے تو

(۶۱۵۵) نسائی: ۳۵۶۱۔ صحیح، البانی: ۳۳۳۳۔ دارمی: ۵۵
(۶۱۵۶) ابوداؤد: ۳۴۶۲۔ صحیح، البانی: ۲۹۵۶۔ احمد: ۲۷۵۷۳۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ ذُلًّا لَا يَنْزِعُهُ حَتّٰى تَرْجِعُوْا إِلٰى دِيْنِكُمْ. (رواه أبوداود، ٣٤٦٢)

تم پر اللہ ذلت ڈال دے گا۔ اس کو تمہارے اوپر سے نہیں اٹھائے گا یہاں تک کہ تم اپنے دین کی طرف لوٹ آ ؤ گے۔'' (ابوداؤد)

٦١٥٧۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ وَرَأٰى سِكَّةً وَشَيْئًا مِنْ آلَةِ الْحَرْثِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ هٰذَا بَيْتَ قَوْمٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الذُّلَّ. (رواه البخاري، ٢٣٢١)

''سیدنا ابوامامہ باھلی رضی اللہ عنہ نے ہل کی پھال اور کوئی زرعی آلات دیکھے تو کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ چیز جس قوم کے گھر میں داخل ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس گھر میں ذلت بھی ڈال دیتا ہے۔'' (بخاری)

شرح: یہ بھی ثابت ہوا کہ جہاد جاری رہے گا اور اس کی وجہ سے روزی ملے گی۔

باقی رہی یہ بات کہ زراعت کا پیشہ اختیار کرنا جائز ہے، اس کی ترغیب دی گئی ہے۔ زیر شرح حدیث میں جو کہا گیا ہے کہ جس گھر میں یہ آلات زراعت آ جائیں اس میں ذلت آ جاتی ہے۔

یہ اس وقت ہوتا ہے جب زراعت میں ہی انسان مصروف ہو جائے دوسری دینی ذمہ داریاں پوری نہ کرے۔ اگر یہ دین کی سربلندی کے لیے بھی کوشاں ہے تو پھر ذلت نہیں ہوتی، جبکہ عزت میں اضافہ ہوتا ہے۔ (فتح الباری: ۵/۵)

٦١٥٨۔ عَنْ أَبِي مُوْسٰى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ الرجل يُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ شُجَاعَةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً فَأَيُّ ذٰلِكَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ. (رواه البخاري، ٧٤٥٨)

''سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کوئی مرد شجاعت کی وجہ سے لڑتا ہے، اور کوئی قومی حمیت کی وجہ سے لڑتا، اور کوئی دکھلاوے کے لیے لڑتا ہے تو ان میں سے فی سبیل اللہ کون ہے؟ فرمایا: وہ جو لڑا تا کہ اللہ کا کلمہ ہی بلند رہے تو وہ اللہ کی راہ میں ہے۔'' (بخاری)

٦١٥٩۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا غَزَا يَلْتَمِسُ الْأَجْرَ وَالذِّكْرَ مَالَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا شَيْءَ لَهُ فَأَعَادَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَقُوْلُ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا شَيْءَ لَهُ

''سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک آدمی آیا اور نبی ﷺ سے عرض کیا: آپ ﷺ بتائیں کہ آدمی جہاد وقتال کرتا ہے وہ اجر کا طلب گار بھی ہوتا ہے اور مال کا بھی اس کے لیے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔ اس آدمی نے تین بار اپنی بات کا اعادہ کیا۔ اور آپ ﷺ بار بار

(٦١٥٧) بخاری: ٢٣٢١.

(٦١٥٨) بخاری: ٧٤٥٨۔ مسلم: ١٩٠٤۔ ترمذی: ١٦٤٦۔ نسائی: ٣١٣٦۔ ابوداؤد: ٢٥١٧۔ ابن ماجه: ٢٧٨٣۔ احمد: ١٩٢٤٠.

(٦١٥٩) نسائی: ٣١٤٠۔ حسن صحيح، البانی: ٢٩٤٣.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا وَابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُهُ. (رواه النسائی، ٣١٤٠)

یہی جواب دیتے رہے کہ اس کے لیے کچھ نہیں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کوئی عمل قبول نہیں کرتا مگر وہ عمل جو خالص اس کے لیے اور اس کی رضا کے لیے ہو۔'' (نسائی)

٦١٦٠ـ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ غَزَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَمْ يَنْوِ إِلَّا عِقَالًا فَلَهُ مَا نَوٰى. (رواه النسائی، ٣١٣٨)

''یحییٰ بن ولید اپنے دادا عبادہ بن صامت سے روایت کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جہاد کیا، اور صرف رسی کی نیت رکھی تو اس کے لیے صرف وہی چیز ہوگی جو نیت کی ہے۔'' (نسائی)

٦١٦١ـ عَنْ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَآمَنَ بِهِ وَاتَّبَعَهُ ثُمَّ قَالَ أُهَاجِرُ مَعَكَ فَأَوْصٰى بِهِ النَّبِيُّ ﷺ بَعْضَ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا كَانَتْ غَزْوَةٌ غَنِمَ النَّبِيُّ ﷺ سَبْيًا فَقَسَمَ وَقَسَمَ لَهُ فَأَعْطٰى أَصْحَابَهُ مَا قَسَمَ لَهُ وَكَانَ يَرْعٰى ظَهْرَهُمْ فَلَمَّا جَاءَ دَفَعُوْهُ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا قِسْمٌ قَسَمَهُ لَكَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَخَذَهُ فَجَاءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ قَسَمْتُهُ لَكَ قَالَ مَا عَلٰى هٰذَا اتَّبَعْتُكَ وَلٰكِنِّي اتَّبَعْتُكَ عَلٰى أَنْ أُرْمٰى إِلٰى هَاهُنَا وَأَشَارَ إِلٰى حَلْقِهِ بِسَهْمٍ فَأَمُوْتَ فَأَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ إِنْ تَصْدُقِ اللّٰهَ يَصْدُقْكَ فَلَبِثُوْا قَلِيْلًا ثُمَّ نَهَضُوْا فِي قِتَالِ الْعَدُوِّ فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ يُحْمَلُ قَدْ أَصَابَهُ سَهْمٌ حَيْثُ أَشَارَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَهُوَ هُوَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ صَدَقَ اللّٰهَ

''شداد بن ہاد کا بیان ہے کہ اعراب میں سے ایک آدمی آیا، نبی ﷺ پر ایمان لایا اور آپ ﷺ کی اتباع کی۔ پھر اس نے کہا: میں آپ ﷺ کے ساتھ ہجرت میں شامل ہوتا ہوں۔ پس آپ ﷺ نے ایک صحابی کو اس کے لیے وصیت کی۔ جب جنگ کا موقع آیا، نبی ﷺ کے پاس غنیمت آئی اور آپ ﷺ نے مال تقسیم کیا اور اس کا حصہ بھی نکالا جو اس کے کسی ساتھی کو دے دیا اور یہ بدوی اپنے رفقاء کے جانور چرانے کے لیے گیا تھا واپس آیا تو اس کا حصہ اس کو دیا گیا۔ اس نے کہا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: تیرا حصہ رسول اللہ ﷺ نے تقسیم کر کے دیا ہے۔ تو وہ اس چیز کو لے کر آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا، اور عرض کی: یہ کیا ہے؟ فرمایا: میں نے تیرا حصہ دیا ہے۔ اس نے کہا: میں نے اس کے لیے آپ ﷺ کی اتباع نہیں کی البتہ میں نے اس لیے اتباع کی ہے کہ یہاں تیر مارا جاؤں اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا اور اس سے میں فوت ہو جاؤں اور جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو نے اللہ کو سچ کر دکھایا تو اللہ بھی اپنا وعدہ سچا کر دکھائے

(٦١٦٠) نسائی: ٣١٣٨۔ حسن، الباني: ٢٩٤١۔ احمد: ٢٢٢٨٢۔ دارمی: ٢٤١٦۔

(٦١٦١) نسائی: ١٩٥٣۔ صحیح، الباني: ١٨٤٥۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَصَدَّقَهُ ثُمَّ كَفَّنَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي جُبَّةِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَدَّمَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَكَانَ فِيْمَا ظَهَرَ مِنْ صَلَاتِهِ اللّٰهُمَّ هٰذَا عَبْدُكَ خَرَجَ مُهَاجِرًا فِي سَبِيْلِكَ فَقُتِلَ شَهِيْدًا أَنَا شَهِيْدٌ عَلَى ذٰلِكَ . (رواه النسائي، ١٩٥٣)

گا۔ پھر تھوڑا وقت ہی ٹھہرے اور دشمن کی طرف جانے لگے اور پھر اس اعرابی کو آنحضرت ﷺ کے پاس لایا گیا تو جس جگہ تیر لگنے کا اس نے اشارہ کیا تھا اسی جگہ اس کو تیر پہنچا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہی ہے؟ لوگوں نے کہا: ہاں، فرمایا: اس نے اللہ سے وعدہ سچ کر دکھایا اور اللہ نے بھی اس سے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اس کو اپنے جبے کا کفن پہنایا، آگے بڑھے اور اس کا جنازہ پڑھایا۔ اس دن آپ ﷺ کی یہ دعا سننے میں آئی۔ ''یا اللہ! یہ تیرہ بندہ ہے تیری راہ میں ہجرت کر کے نکلا ہے پس یہ شہید کیا گیا ہے اور میں اس کا گواہ ہوں۔'' (النسائی)

شرح:.... ان احادیث سے ثابت ہوا کہ جو کلمۃ اللہ کے اعزاز کے لیے نہیں لڑے گا، وہ فی سبیل اللہ لڑنے والا نہ ہوگا، اس کی لڑائی اسی غرض وغایت کے لیے ہوگی جو اس نے نیت میں کر رکھی ہے۔ اگر نیت اعلائے کلمۃ اللہ ہو اور دوسری غرض ضمناً مل جائے تو اس سے اجر میں فرق نہیں آئے گا لیکن اصل مقصد اللہ کی رضا ہونا چاہیے۔

ان سے یہ بھی ثابت ہوا کہ دنیاوی حکومتیں جنگ کے شعلے اس لیے بھڑکاتی ہیں کہ ایک طبقہ کو دوسرے طبقہ پر غالب کریں بعض عناصر کو بعض پر سیادت ملے، یا اپنی مملکت کے توسیع پسندانہ عزائم ہوتے ہیں، اقتصادی اور تجارتی مفادات ہوتے ہیں، ظالمانہ کارروائیاں کرتے ہیں کہ ان کی دہشت دوسروں پر پڑے۔ مادی مقاصد ہوتے ہیں جن کی خاطر دنیا کا امن برباد کرتے ہیں، جبکہ جہاد کا مقصد اسلام نے یہ رکھا ہے جو کہ ان سب سے ممتاز، اعلیٰ اور مفید ہے۔ اور صرف اس کی غرض وغایت کلمۃ اللہ کی بلندی ہے، نہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بڑا ہے۔ نہ ہی اس کے کلمہ کی سربلندی سے بڑا کوئی مقصد ہے ؏

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی

٦١٦٢ـ عَنْ أَبِيْ عُقْبَةَ وَكَانَ مَوْلًى مِنْ أَهْلِ فَارِسَ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أُحُدًا فَضَرَبْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَقُلْتُ خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْغُلَامُ الْفَارِسِيُّ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ

''ابو عقبہ سے روایت ہے جو اہل فارس میں سے کسی کا آزاد کردہ تھا، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے ساتھ میں احد کی جنگ میں حاضر تھا۔ پس میں نے ایک مشرک کو مارا اور کہا: میری ضرب لے اور میں فارسی غلام ہوں۔ پس نبی ﷺ نے متوجہ

(٦١٦٢) ابوداؤد: ٥١٢٣۔ ضعيف، الباني: ١٠٩٦۔ ابن ماجه: ٢٧٨٤۔ احمد: ٢٢٠٠٩.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ فَهَلَّا قُلْتَ خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْغُلَامُ الْأَنْصَارِيُّ. (رواه أبوداود، ١٥٢٣)

ہو کر فرمایا: تو نے یہ کیوں نہ کہا کہ میں انصاری لڑکا ہوں۔'' (ابوداؤد)

٦١٦٣ــ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ يَكْرَهُوْنَ الصَّوْتَ عِنْدَ الْقِتَالِ. (رواه ابوداود، ٢٦٥٦)

''سیدنا قیس بن عباد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم لڑائی کے وقت شور وشغب کو ناپسند کرتے تھے۔'' (ابوداؤد)

٦١٦٤ــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَجُيُوْشُهُ إِذَا عَلَوُا الثَّنَايَا كَبَّرُوْا وَإِذَا هَبَطُوْا سَبَّحُوْا فَوُضِعَتِ الصَّلَاةُ عَلَى ذٰلِكَ. (ابو داود، ٢٥٩٩)

''سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اور آپ ﷺ کی فوج کے لوگ جب بلند جگہ پر جاتے تو تکبیر پڑھتے تھے اور جب وادی میں اترتے تو تسبیح کہتے تھے۔ اور نماز کی وضع بھی اسی طرح مقرر کردی گئی۔'' (ابوداؤد)

٦١٦٥ــ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ شِعَارُ الْمُهَاجِرِيْنَ عَبْدُاللّٰهِ وَشِعَارُ الْأَنْصَارِ عَبْدُالرَّحْمٰنِ (رواه أبوداود، ٢٥٩٥)

''سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مہاجرین کا شعار عبداللہ تھا۔ اور انصار کا شعار عبدالرحمن تھا۔'' (ابوداؤد)

٦١٦٦ــ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ أَمَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْنَا أَبَابَكْرٍ رضي الله عنه فَغَزَوْنَا نَاسًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَبَيَّتْنَاهُمْ نَقْتُلُهُمْ وَكَانَ شِعَارُنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ أَمِتْ أَمِتْ قَالَ سَلَمَةُ فَقَتَلْتُ بِيَدِي تِلْكَ اللَّيْلَةَ سَبْعَةَ أَهْلِ أَبْيَاتٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿وَفِي رِوَايَةٍ: يَا مَنْصُوْرُ أَمِتْ﴾ (رواه أبوداود، ٢٦٣٨)

''ایاس بن سلمہ اپنے والد سلمہ بن اکوع سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار نبی ﷺ نے غزوے میں ہمارے اوپر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا۔ پس ہم رات کے وقت مشرکین کی ایک قوم پر حملہ آور ہوئے اور ہم نے ان کو قتل کیا۔ میں نے اس رات سات گھروں کے آدمی قتل کیے۔ اور ہمارا شعار اس دن یہ تھا۔ اَمِتْ اَمِتْ مار دے مار دے۔ اور ایک روایت میں یہ شعار تھا اے منصور! مار۔''

شرح: ثابت ہوا کہ عام شور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پسند نہ کرتے تھے لیکن جنگی کوڈ ورلڈ استعمال کرنا جائز ہے۔ اور بلندی پر چڑھتے ہوئے خواہ یہ سفر جہاد میں ہو یا سفر جہاد کے علاوہ ہو اللہ اکبر کہا جائے۔ اور جب اتراؤ ہو تو

(٦١٦٣) ابوداود: ٥١٢٣ـ صحيح موقوف، الباني: ٢٣١٤

(٦١٦٤) ابوداؤد: ٢٥٩٩ـ صحيح، الباني: ٢٢٦٤ـ دون قوله فوضعت دون العلو والهبوط، فهو في حديث آخر صحيح، مسلم: ١٣٤٢ـ ترمذي: ٣٤٤٧ـ احمد: ٦٢٣٨ـ دارمي: ٢٦٧٣

(٦١٦٥) ابوداؤد: ٢٥٩٥ـ ضعيف، الباني: ٥٥٨

(٦١٦٦) ابوداؤد: ٢٦٣٨ـ حسن، الباني: ٢٢٩٧ـ ابن ماجه: ٢٨٤٠ـ احمد: ١٦٠٦٢ـ دارمي: ٢٤٥١

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سبحان اللہ کہا جائے۔ (عون المعبود: ۲/ ۳۳۹)

٦١٦٧ـ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ غَزْوَةً وَرَّى غَيْرَهَا وَكَانَ يَقُوْلُ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ. (رواه ابوداود، ٢٦٣٧)

''سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ جس جانب فوج کشی کرتے تو اس جانب کے علاوہ دوسری طرف ظاہر کر کے اخفا سے کام لیتے اور فرماتے تھے جنگ میں چال چلنا ہوتا ہے۔'' (ابوداؤد)

شرح: نبی اکرم ﷺ نے جب کوئی غزوہ کرنا ہوتا تو واضح نہ فرماتے تھے کہ میں نے کس طرف حملہ آور ہونا ہے، صرف غزوہ تبوک اس سے مستثنیٰ ہے۔ اس میں آپ ﷺ نے واضح کر دیا تھا کہ میں تبوک کی جانب جانے والا ہوں کیونکہ یہ سخت گرمی میں وجود پذیر ہوا تھا، سفر دور کا تھا اور دشمن بھی بڑی تعداد میں تھا۔ یہ اس لیے بتایا تھا کہ دشمن کے خلاف مناسب تیاری کر لیں۔ آپ دشمن پر حملہ اس لیے چھپاتے تھے کہ جاسوس کو علم نہ ہو سکے اور اس طرح حملہ سے دشمن مرعوب بھی ہوتا ہے اور اس سے نقصان بھی کم ہوتا ہے اور لوگ زیادہ قتل ہونے سے محفوظ رہتے ہیں اور اسلام سے ہمکنار ہونے میں یہ طریقہ جنگ ان کے لیے بہتر تھا۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ نبی اکرم ﷺ اس فکر میں ہوتے تھے کہ مشرکوں وغیرہ دشمنوں کا بھی جانی نقصان کم ہو امید یہی تھی کہ شاید یہ ایمان لے آئیں اور آپ نے دشمنان اسلام کے خلاف میدان میں اترنے سے پہلے امت کے ذمہ داروں کو اچھی طرح جنگی منصوبہ بندی کرنے کا سبق دیا ہے۔ اور جو حدیث میں یہ آیا ہے کہ ''جنگ دھوکہ ہے'' اس کا مطلب یہ نہیں کہ دشمن سے عہد کیا اور پھر دھوکہ سے توڑ دیا کیونکہ عہد کی پاسداری ضروری ہے۔ اس کا صحیح مطلب یہ ہے کہ جس طرف روانہ ہونا ہو اس کا نہیں اس کی مخالف سمت کا اظہار کیا جائے کہ اس کا راستہ کیا ہے، اس راستہ میں پانی میسر ہے کہ نہیں۔ الغرض! ثابت یہ کیا جائے کہ ادھر ہی جانا ہے تا کہ بے خبری میں دشمن کو پالیا جائے یہ یاد رکھا جائے ایسا اچانک حملہ آور ہونا اس دشمن پر جائز ہے جسے دعوت اسلام دی جا چکی ہو، اگر دعوت اسلام نہ دی ہو تو حملہ سے پہلے اسے دعوت دی جائے، اس کے بعد خفیہ منصوبہ بندی سے اس پر اچانک حملہ آور ہونا جائز ہے۔ ہاں! اگر کوئی مسلمان پکڑا جاتا ہے دشمن کوئی بات پوچھتا ہے یہ غلط بتائے تو جائز ہے۔ (تفہیم الاسلام: ۲/ ٦٦٥)

٦١٦٨ـ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا غَزَا قَالَ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ عَضُدِيْ وَنَصِيْرِيْ بِكَ أَحُوْلُ وَبِكَ أَصُوْلُ وَبِكَ أُقَاتِلُ. (رواه أبوداود، ٢٦٣٢)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب آپ ﷺ غزوے پر رواں ہوتے تو فرماتے: اے اللہ! تو ہی میرا بازو ہے۔ تو ہی میرا مددگار ہے۔ تیری مدد سے میں دفاع کرتا ہوں۔ تیری مدد کے ساتھ حملہ کرتا ہوں اور تیرے سہارے ہی لڑتا ہوں۔''

(٦١٦٧) ابوداؤد: ٢٦٣٧ـ صحيح، الباني: ٢٢٩٥ـ بخاري: ٤٤١٨ـ احمد: ١٥٣٥٤ـ دارمي: ٢٤٥٠.

(٦١٦٨) ابوداؤد: ٢٦٣٢ـ صحيح، الباني: ٢٢٩١ـ ترمذي: ٣٥٨٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرح: دشمن سے ملاقات کے وقت یہ دعا کی جائے خواہ وہ میدان جنگ کا دشمن ہو یا کوئی بھی دشمن ہو تو اس کے پڑھنے سے اللہ کی مدد اترتی ہے۔ اللّٰہ تو میرا بازو ہے، اس کا مطلب ہے کہ تو ہی میری اعتماد گاہ ہے اور کوئی نہیں اور تو ہی میرا معاون ہے۔ تیری بخشی ہوئی طاقت سے ہی میں دشمن کی چالوں کو دور کرتا ہوں اور اس کے مکر وحیلہ کے خلاف تدبیر کرتا ہوں اور تیری ہی دی ہوئی قوت کے ذریعہ میں دشمن کی بیخ کنی کر کے اس پر غلبہ حاصل کر سکتا ہوں۔ (عون المعبود:۲/ ۳۴۶)

٦١٦٩۔ عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي صُفْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ إِنْ بُيِّتُّمْ فَلْيَكُنْ شِعَارُكُمْ حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ. (رواه ابوداود، ٢٥٩٧)

”مہلب کہتے ہیں مجھے اس صحابی نے بیان کیا جس نے رسول اکرم ﷺ سے سنا: جب تم پر شب خون مارا جائے تو تمہارا شعار حم ہونا چاہیے، پھر دشمنوں کی مدد نہ کی جائے گی۔“ (ابوداؤد)

شرح: ... یعنی اگر دشمن اچانک تم پر شب خون مارتا ہے تو تم لا ینصرون پڑھا کرو تو پھر تمہاری مدد اترے گی اور دشمن ناکام ہوگا۔ (عون المعبود:۲/ ۳۳۸)

٦١٧٠۔ عَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الْغَزْوُ غَزْوَانِ فَأَمَّا مَنِ ابْتَغَى وَجْهَ اللّٰهِ وَأَطَاعَ الْإِمَامَ وَأَنْفَقَ الْكَرِيْمَةَ وَيَاسَرَ الشَّرِيْكَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَإِنَّ نَوْمَهُ وَنَبْهَهُ أَجْرٌ كُلُّهُ وَأَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَسُمْعَةً وَعَصَى الْإِمَامَ وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ. (رواه ابوداود، ٢٥١٥)

”سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غزوے دو طرح کے ہیں پس جس نے اللہ کی رضا طلب کی، امام کی اطاعت کی، عمدہ چیز خرچ کی، ساتھی کو آسانی پہنچائی اور ہر طرح کے فساد سے اجتناب کیا تو اس کا سونا اور بیدار ہونا سب ہی اجر وثواب ہے۔ اور جس نے غزوے میں فخر، ریاکاری، شہرت کی، امام کی نافرمانی کرنا اور زمین میں فساد کرنا ترک نہ کیا تو وہ گناہوں سے بچ کر نہیں آئے گا۔“ (ابوداؤد)

شرح: ...... ایک غزوہ اللہ کی رضا کے لیے ہے، جس میں انسان اپنی ہر نفیس چیز اللہ کی راہ میں لوٹاتا ہے، رفیق سفر سے نرمی برتتا ہے یہ تو بے شمار اجر لے کر لوٹتا ہے۔ دوسرا غزوہ جو ریاکاری اور فخر کے لیے ہے۔ نیت بد ہونے کی وجہ سے اس کے نیک کام بھی گناہ میں بدل گئے ہیں، تو یہ نافرمان ہو کر لوٹتا ہے۔ (عون المعبود:۲/ ۳۲۱)

٦١٧١۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ لَهُ رَجُلٌ: أُرِيْدُ

”سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جب ایک آدمی نے کہا: میں اپنی

(٦١٦٩) ابوداؤد: ٢٥٩٧۔ صحیح، البانی: ٢٢٦٢۔ ترمذی: ١٩٨٢۔ احمد: ٢٢٦٩٣.

(٦١٧٠) ابوداؤد: ٢٥١٥۔ حسن، البانی: ٢١٩٥۔ نسائی: ٣١٨٨۔ احمد: ٢١٥٣٧۔ دارمی: ٢٤١٧.

(٦١٧١) رزین.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

أَنْ أَبِيْعَ نَفْسِي مِنَ اللّٰهِ فَأُجَاهِدَ حَتّٰى أُقْتَلَ. فَقَالَ: وَيْحَكَ وَأَيْنَ الشُّرُوْطُ أَيْنَ قَوْلُهُ التَّائِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ الآية. (رواه رزين)

جان اللہ پر فروخت کرتا ہوں پس میں جہاد کروں گا یہاں تک کہ قتل ہو جاؤں تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تیرا اچھا حال ہو۔ جہاد کی شرائط بھی ملحوظ رہیں وہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کدھر جائے گا؟ (توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے) تا آخر آیت۔" (رزین)

٦١٧٢۔عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ، حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ. كَيْفَ تُقَاتِلُوْنَ الْقَوْمَ إِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ؟ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِذَا كَانَ الْقَوْمُ مِنَّا حَيْثُ يَنَالُهُمُ النَّبْلُ كَانَتِ الْمُرَامَاةُ بِالنَّبْلِ فَإِذَا اقْتَرَبُوْا حَتّٰى تَنَالَنَا وَإِيَّاهُمُ الْحِجَارَةُ، كَانَتْ لَهُمُ الْمُرَاضَخَةُ بِالْحِجَارَةِ، وَأَخَذَ ثَلَاثَةَ أَحْجَارٍ حَجَرًا فِي يَدِهِ، وَحَجَرَانِ فِي حُجْزَتِهِ فَإِذَا اقْتَرَبُوْا حَتّٰى تَنَالَنَا وَإِيَّاهُمُ الرِّمَاحُ، كَانَتِ الْمُدَاعَسَةُ بِالرِّمَاحِ، فَإِذَا انْتَقَضَتِ الرِّمَاحُ كَانَتِ الْجِلَادُ بِالسُّيُوْفِ، فَقَالَ ﷺ بِهٰذَا أُنْزِلَتِ الْحَرْبُ، مَنْ قَاتَلَ فَلْيُقَاتِلْ قِتَالَ عَاصِمٍ. (رواه الطبراني في الكبير، ٤٥١٣ وَمُحَمَّدُ الْحَجَّاجِ مَجْهُوْلٌ)

"محمد بن الحجاج بن حسین بن سائب بن ابی لبابہ کہتے ہیں میرے باپ نے اپنے باپ سے روایت کی، ہے کہ نبی ﷺ نے بدر کے دن کہا: جب تم ان کے مقابلے پر آؤ گے تو کیسے لڑو گے؟ پس عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! جب وہ قوم ہم سے اتنے فاصلے پر ہوگی کہ ہمار ، تیران تک پہنچ سکیں تو تیروں سے مارنا ہوگا، جب وہ قریب آ جائیں گے تو مسلسل سنگ باری ہوگی۔" جب وہ اور قریب آ جائیں گے تو نیزہ مارا جائے جب نیزے مارنے کی نوبت ختم ہو جائے تو تلوار کی دھار پر دشمن کو رکھا جائے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: لڑائی کا طریقہ یہی نازل ہوا ہے پس جو لڑے وہ عاصم کے انداز جنگ کو اختیار کرے۔" (الکبیر، اور محمد بن الحجاج مجہول ہے)

٦١٧٣۔عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ كَرَمُ الْمُؤْمِنِ تَقْوَاهُ وَدِيْنُهُ حَسَبُهُ وَمُرُوْءَتُهُ خُلُقُهُ وَالْجُرْأَةُ وَالْجُبْنُ غَرَائِزُ يَضَعُهَا اللّٰهُ حَيْثُ شَاءَ فَالْجَبَانُ

"یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مومن کی عزت و کرامت اس کے تقویٰ میں ہے۔ اور اس کا دین اس کی شرافت میں ہے۔ اس کی مروت، اخلاق حسنہ سے ہے۔ اور بہادری یا بزدلی فطرت تخلیق سے متعلق ہیں۔ اللہ تعالیٰ جہاں

(٦١٧٢) طبراني كبير: ٤٥١٣۔ ومحمد بن الحجاج قال ابو حاتم مجهول، هيثمي: ٩٦٧٤.
(٦١٧٣) موطا: ١٠٠٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

يَفِرُّ عَنْ أَبِيهِ وَأُمِّهِ وَالْجَرِيءُ يُقَاتِلُ عَمَّا لَا يَئُوبُ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ وَالْقَتْلُ حَتْفٌ مِنَ الْحُتُوفِ وَالشَّهِيدُ مَنِ احْتَسَبَ نَفْسَهُ عَلَى اللّٰهِ. (رواه مالك ١٠٠٧)

چاہتا ہے رکھ دیتا ہے۔ ڈرپوک بزدل تو اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے اور بہادر اس کی طرف سے بھی لڑ جاتا ہے جو اسے اپنے گھر تک بھی نہیں لے کر جائے گا۔ اور قتل ہونا بھی موتوں میں سے ایک موت ہے۔ اور شہید وہ ہے جو اپنی جان کو اللہ سے ثواب کی امید پر پیش کرتا ہے۔"

شرح: یعنی مومن کا شرف وفضل صرف تقویٰ کی وجہ سے ہے۔ اس کا حسب اباء واجداد نہیں بلکہ دین اور اخلاق ہے اور اس کی مروت جوانمردی، اچھے اوصاف اور اچھے اخلاق ہیں۔ بہادری اور بزدلی فطرتی ہوتی ہے یہ حاصل کرنے سے نہیں ہوتی اور بزدل نے دوسرے کا کیا دفاع کرنا ہے، وہ تو اپنے والدین کا دفاع نہیں کر سکتا۔ بہادر کسی مفاد کے لیے نہیں لڑتا اس لیے وہ بے دریغ لڑتا ہے اور اللہ کی راہ میں قتل ہونا بھی موت کی ایک قسم ہے جس طرح بستر پر موت کا آنا بھی ایک قسم ہے، اس لیے موت تو آنی ہے۔ مگر اللہ کی راہ والی موت اعلیٰ موت ہے، بزدلی کا کیا فائدہ ہوگا۔ (شرح زرقانی: ٣/٤٠)

أحكام وأسباب تتعلق بالجهاد

وہ احکامات واسباب جو جہاد سے تعلق رکھتے ہیں

٦١٧٤ـــ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَمَّرَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّتِهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اغْزُوا بِاسْمِ اللّٰهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ اغْزُوا وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تَمْثُلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا وَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ فَأَيَّتُهُنَّ مَا أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ

"سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب فوج یا سریہ کا امیر مقرر کرتے تو اس کے نفس کے بارے میں خاص وصیت کرتے کہ وہ اللہ سے ڈرتا رہے، اپنے ساتھی مسلمانوں سے بہتر سلوک کرے۔ پھر فرماتے تھے: جہاد کرو اللہ کے نام سے، اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو اللہ کے ساتھ کفر کرتے ہیں۔ جہاد کرو، نہ غنیمت میں خیانت کرو، نہ غداری کرو، مقتول کا مثلہ نہ کرو اور کسی نابالغ کو قتل نہ کرو۔ فرماتے: جب دشمن کے سامنے جاؤ تو تین امور کی دعوت دو وہ ان میں سے جو امر قبول کریں تو منظور کر، اور ان سے لڑائی ترک کر دے۔ ان کو اسلام کی دعوت دے، اگر وہ قبول کریں تو ان کا اسلام لانا قبول کر، ان سے ہاتھ روک دے۔ پھر ان کو اپنے گھر کو چھوڑ کر مہاجرین کے پاس آنے کی دعوت دے، اور ان کو

(٦١٧٤) مسلم: ١٧٣١ـ ترمذی: ١٦١٧ـ ابوداؤد: ٢٦١٣ـ ابن ماجه: ٢٨٥٨ـ احمد: ٢٢٥٢١ـ دارمی: ٢٤٣٩

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ فَإِنْ أَبَوْا اَنْ يَتَحَوَّلُوْا مِنْهَا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِي الْغَنِيْمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ فَإِنْ هُمْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوْكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكَ فَإِنَّكُمْ أَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ اَصْحَابِكُمْ أَهْوَنُ وَمِنْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ وَإِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوْكَ اَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَتُصِيْبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ أَمْ لَا. (رواه مسلم، ۱۷۳۱)

بتادے کہ اگر وہ ایسا کریں گے تو ان کے لیے وہ ہوگا جو مہاجرین کے لیے ہے۔ اور ان پر وہ ذمہ داری عائد ہوگی جو مہاجرین پر عائد ہے۔ اگر وہ ہجرت سے انکاری ہوں تو ان کو خبر دو کہ وہ دیہات کے اعراب مسلمانوں کی مانند ہوں گے، ان پر اللہ کے وہ احکام جاری ہوں گے جو اہل اسلام پر نافذ ہوا کرتے ہیں۔ ان کے لیے غنیمت اور مال فے میں حصہ نہ ہوگا مگر اس صورت میں کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ شامل ہو کر لڑائی میں حصہ لیں۔ اگر وہ اسلام سے انکار کریں تو ان کو جزیہ (ٹیکس) دینے کی دعوت دے کہ وہ رعایا بن کر رہیں، اگر وہ یہ بات تسلیم کریں تو ان سے قبول کر اور ان سے ہاتھ روک لے۔ اور اگر وہ اس سے بھی انکار کریں تو پھر اللہ کی مدد طلب کر اور ان سے جنگ کر۔ اگر تو اہل قلعہ کا محاصرہ کرے اور وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا ذمہ تجھ سے طلب کریں تو ایسا نہ کرنا، بلکہ اپنے اور اپنے اصحاب کے ذمہ پر صلح کر اس لیے کہ تمہارا اپنے ذمہ اور اپنے رفقا کے ذمہ کو توڑنا زیادہ آسان ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا ذمہ توڑنے سے۔ اگر کسی قلعہ کا تو محاصرہ کرے تو وہ اللہ کے حکم پر اتر کر تیرے ساتھ صلح کا ارادہ ظاہر کریں تو تم اللہ کے حکم پر مصالحت نہ کرنا بلکہ ان کو اپنے حکم کی شرط پر اتار اس لیے کہ تو نہیں جانتا کہ اللہ کے حکم کے مطابق ان سے فیصلہ کر پائے گا یا نہیں۔'' (مسلم)

٦١٧٥ــــ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ انْطَلِقُوْا بِاسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا تَقْتُلُوْا شَيْخًا

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ جب فوج روانہ کرتے تو فرماتے: جاؤ اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کی توفیق سے اور رسول اللہ ﷺ کے ملت پر۔ کسی بڑے بوڑھے کو قتل نہ کرو، کسی

(٦١٧٥) ابوداؤد: ٢٦١٤۔ ضعیف، البانی: ٥٦١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَانِياً وَلاَ طِفْلاً وَلاَ صَغِيرًا وَلاَ امْرَأَةً وَلاَ تَغُلُّوْا وَضُمُّوْا غَنَائِمَكُمْ وَأَصْلِحُوْا وَأَحْسِنُوْا إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ. (رواه أبوداود، ٢٦١٤)

نابالغ بچے کو قتل نہ کرو، اور کسی عورت کو قتل نہ کرو۔ خیانت نہ کرو اور اپنی غنیمت جمع کرو۔ لوگوں کی اصلاح کرو، اور احسان بھی کرو اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔'' (ابوداؤد)

٦١٧٦ــ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَغَارَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّوْنَ وَأَنْعَامُهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبَى ذَرَارِيَّهُمْ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةَ. (رواه البخاري، ٢٥٤١)

''ابن عون نے نافع کو خط لکھا تو انھوں نے جواب میں لکھا بے شک نبی کریم ﷺ نے بنو مصطلق پر حملہ کیا تو وہ اس وقت بے خبر تھے، اور ان کے مویشی پانی پر تھے تو ان کے لڑنے والوں کو قتل کیا۔ ان کی اولاد وغیرہ کو قیدی بنایا، اور جویریہ رضی اللہ عنہا بھی اسی دن قبضہ میں آئیں۔'' (بخاری)

٦١٧٧ــ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اقْتُلُوْا شُيُوْخَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَبْقُوْا شَرْخَهُمْ. (رواه أبوداود، ٢٦٧٠)

''سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا. کفار کے سرداروں کو قتل کرو اور ان کے نابالغ بچوں کو باقی رہنے دو۔'' (ابوداؤد)

٦١٧٨ــ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّ أَبَابَكْرِ الصِّدِّيْقَ بَعَثَ جُيُوْشًا إِلَى الشَّامِ فَخَرَجَ يَمْشِي مَعَ يَزِيْدَ ابْنِ أَبِي سُفْيَانَ وَكَانَ أَمِيْرَ رُبْعٍ مِنْ تِلْكَ الأَرْبَاعِ فَزَعَمُوْا أَنَّ يَزِيْدَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ إِمَّا أَنْ تَرْكَبَ وَإِمَّا أَنْ أَنْزِلَ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ مَا أَنْتَ بِنَازِلٍ وَمَا أَنَا بِرَاكِبٍ إِنِّي أَحْتَسِبُ خُطَايَ هٰذِهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ إِنَّكَ سَتَجِدُ قَوْمًا زَعَمُوْا أَنَّهُمْ حَبَسُوْا أَنْفُسَهُمْ لِلّٰهِ فَذَرْهُمْ وَمَا زَعَمُوْا

''یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے شام کی طرف کئی فوجی دستے روانہ کیے۔ اور ان کو رخصت کرنے کے لیے یزید بن ابی سفیان کے ساتھ پیادہ چلنے لگے اور یزید فوج کے چوتھے حصے پر امیر تھا۔ یزید نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: یا آپ سوار ہو جائیں یا میں بھی پیدل چلتا ہوں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: نہ تو اتر اور نہ میں سوار ہوتا ہوں۔ میں اللہ کی راہ میں اپنے قدموں پر کار ثواب سمجھ کر چلتا ہوں۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تو وہاں ایک قوم کو پائے گا جو گمان کرتے ہوں گے کہ انہوں نے اپنی جان اللہ کے لیے مقید کر رکھی ہے۔ پس تو ان کے گمان پر ان کو رہنے

(٦١٧٦) بخاری: ٢٥٤١۔ مسلم: ١٧٣٠۔ ابوداؤد: ٢٦٣٣۔ احمد: ٥١٠٣.
(٦١٧٧) ابوداؤد: ٢٦٧٠۔ ضعیف، البانی: ٥٧١۔ ترمذی: ١٥٨٣.
(٦١٧٨) موطا: ٩٨٢

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

أَنَّهُمْ حَبَسُوْا أَنْفُسَهُمْ لَهُ وَسَتَجِدُ قَوْمًا فَحَصُوْا عَنْ أَوْسَاطِ رُؤُسِهِمْ مِنَ الشَّعْرِ فَاضْرِبْ مَا فَحَصُوْا عَنْهُ بِالسَّيْفِ وَإِنِّي مُوْصِيْكَ بِعَشْرٍ لَا تَقْتُلَنَّ امْرَأَةً وَلَا صَبِيًّا وَلَا كَبِيْرًا هَرِمًا وَلَا تَقْطَعَنَّ شَجَرًا مُثْمِرًا وَلَا تُخَرِّبَنَّ عَامِرًا وَلَا تَعْقِرَنَّ شَاةً وَلَا بَعِيْرًا إِلَّا لِمَأْكَلِةٍ وَلَا تَحْرِقَنَّ نَخْلًا وَلَا تُغَرِّقَنَّهُ وَلَا تَغْلُلْ وَلَا تَجْبُنْ (رواه مالك، ٩٨٢)

دے جب کہ انہوں نے اپنے اوپر گمان کر رکھا ہے اور تو وہاں ایک قوم کو پائے گا جنہوں نے درمیان میں سے اپنے سر کے بال مونڈ دیئے ہیں تو ان کا تلوار سے صفایا کر دے۔ اور میں تجھے دس باتوں کی وصیت کرتا ہوں عورت، بچے اور بوڑھے کو قتل نہ کرنا، اور پھل دار درخت نہ کاٹو، اور فصل والی آباد زمین خراب نہ کرو، بکری اور اونٹ کے پچھاڑ نہ کاٹو، صرف کھانے کے لیے ذبح کرو۔ کھجور کے باغ نہ کاٹو، اور نہ ہی آگ لگا کر جلاؤ اور خیانت نہ کرو، اور بزدلی نہ دکھاؤ۔'' (مالک)

شرح: غزوہ بنوالمصطلق کی وجہ یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کو اطلاع ملی کہ بنومصطلق آپ سے جنگ کرنا چاہتے ہیں تو آپ نے انہیں راتوں رات جالیا۔ اور ایسا شب خون مارا کہ ان کے دس آدمی قتل کر دیئے اور باقی مردوں اور عورتوں کو قید کر لیا۔ ان میں حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں جو کہ اس قبیلہ کے سردار حارث بن ضرار رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں۔ آپ نے ان کی قسطیں ادا کر کے انہیں حرم میں لے لیا تو لوگوں نے بہت اثر لیا کہ اب ان کے خاندان سے رسول اکرم ﷺ کا رشتہ ملک ہوا ہمیں اس خاندان کے قیدیوں کو آزاد کرنا چاہیے، سوافراد رہا ہوئے۔ اس لحاظ سے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا اپنی قوم کے لیے بہت زیادہ برکت کا باعث ہوئیں۔

یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ کفار جن تک دعوت اسلام پہنچ چکی ہے، اور وہ ابھی تک اسلام میں داخل نہیں ہوئے تو امام وقت اگر مناسب سمجھے تو ان پر اچانک حملہ کر سکتا ہے۔ اگر غیر مسلموں تک دعوت اسلام نہ پہنچی ہو تو پھر ان پر شب خون مارنا جائز نہیں۔ جب تک انہیں دعوت نہ دے دی جائے، دعوت دی جائے وہ قبول نہ کریں پھر ان پر حملہ جائز ہے۔ یہ اوپر گزر چکا ہے کہ بنومصطلق حملہ آور ہونا چاہتے تھے، آپ ﷺ نے انہیں اچانک جالیا اور خود پیش قدمی کر کے ان کا منصوبہ خاک میں ملا دیا۔ شب خون مارنے والی حدیث سے لوگوں کو غلط مفہوم کے ذریعہ دھوکے میں ڈالا جاتا ہے، وہ اس طرح کہ اسلام تلوار سے پھیلا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ جہاد کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کے کلمہ کی سربلندی ہے، اس بلند و بالا مقصد میں رکاوٹ بننے والوں کو قید کرنا اور بوقت ضرورت ان کا خون بہانا بھی درست ہے، اور مسلمان تو شرعی حدود کے پابند ہیں، یہ قیدیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہیں، جو لوگ یہ دھوکا دیتے ہیں کہ اسلام تلوار سے پھیلا ہے وہ یہود و نصاریٰ اور یورپ والے ہیں جو کہ کسی ضابطہ اور قانون کی پرواہ نہیں کرتے۔ انہوں نے آزاد اور قیدی مسلمانوں کی زندگی اجیرن کر رکھی ہے، انہیں فلسطین، لبنان، اندلس، عراق، ابوغریب اور گوانتانا جیل وغیرہ کے لرزہ خیز مظالم بھول گئے ہیں جو یہ مسلمانوں پر ڈھا رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں یہ جور و جفا اور ستم رانی کی بھیانک داستانیں رقم کرنے والے اسلام کے عدل گستر اور انسان پرور جہاد کے روشن نقوش پر اعتراض کرتے شرماتے نہیں۔

ان میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اسلام جہاد فی سبیل اللہ کی حسین ترین تصویر پیش کرتا ہے کہ اسلامی جنگیں طمع و حرص، ذاتی منفعت، استعماریت اور غلامی کی زنجیروں میں جکڑنے اور لوگوں کے مالوں اور تجارتوں پر تسلط جمانے اور جھوٹے جاہ و جلال کے لیے بپا نہیں ہوتیں بلکہ ان کا مقصد، عدل و انصاف عام کرنا ہے۔ اسلامی جہاد رحمت سے آراستہ، نیکی اور احسان سے پیراستہ ہوتا ہے، جہاد اسلامی کا ہدف یہ ہے کہ کفار سے لڑا جائے اس لیے کہ وہ بھی دین اسلام میں داخل ہو جائیں اور اس وقت تک لڑنا ہے کہ وہ جان جائیں کہ ان کے دل کے دکھوں کا علاج اور ان کے کفر کی بیماری کی دوا اسی میں ہے اگر کفر و ضلالت اور شرک کی تاریکی و جہالت باقی رہے تو زمین خراب ہو جاتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ لڑائی سے پہلے تین باتوں کی دعوت دی گئی ہے کہ یا تو اسلام قبول کرو یا جزیہ دو، یا واپس چلے جاؤ یہ اسی لیے ہیں کہ لڑائی ٹل جائے۔ (تفہیم الاسلام: ۲/ ۶۶۰)

اور جنگ میں عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو قتل کرنا منع ہے۔ مگر روایات میں مطابقت یوں ہوگی کہ بچوں اور عورتوں کو قصداً نہ مارا جائے اگر کبھی مجبوراً ایسی صورت پیش آ جائے اگر بچوں اور عورتوں کو بچائیں تو مسلمان کا نقصان ہوتا ہو تو پھر بھی انہیں بچانے کی کوشش کی جائے مگر مسلمانوں کا نقصان نہ ہونے دیں پھر زد میں آ کر یہ ممنوعہ افراد اگر مارے جاتے ہیں تو کوئی حرج نہیں۔ دوسری مطابقت کی صورت یہ ہے کہ جو بوڑھے بچے عورتیں اپنے لشکر کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں انہیں قتل کرنے کی اجازت ہے، جو فائدہ نہ پہنچا سکتے ہوں انہیں قتل کرنے کی ممانعت ہے۔ (تفہیم الاسلام ۲/ ۶۶۹)

۶۱۷۹۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ أَمْسَكَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتْ قَاتَلَ فَإِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ أَمْسَكَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَاتَلَ حَتَّى الْعَصْرِ ثُمَّ أَمْسَكَ حَتَّى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ يُقَاتِلُ قَالَ وَكَانَ يُقَالُ عِنْدَ ذَلِكَ تَهِيجُ رِيَاحُ النَّصْرِ وَيَدْعُو الْمُؤْمِنُونَ لِجُيُوشِهِمْ فِي صَلَاتِهِمْ. (رواه الترمذي، ۱۶۱۲)

"سیدنا نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کئی غزوات میں نبی ﷺ کے ساتھ حصہ لیا ہے۔ جب فجر طلوع ہوتی تو آپ ﷺ قتال روک دیتے یہاں تک کہ سورج طلوع ہوتا۔ جب سورج طلوع ہو جاتا تو قتال کرتے یہاں تک کہ دن کا نصف وقت آ جاتا تو رک جاتے یہاں تک کہ سورج زائل ہوتا۔ پھر جب سورج زائل ہو جاتا تو عصر تک قتال کرتے، پھر رک جاتے یہاں تک کہ عصر پڑھ لیتے پھر قتال کرتے۔ بتایا جاتا ہے کہ ان اوقات میں مدد کی ہوائیں چلتی ہیں اور اہل ایمان اپنی فوجوں کے لیے نمازوں میں دعا طلب کرتے"

(۶۱۷۹) ترمذی: ۱۶۱۲، صحیح ابی داود: ۲۶۵۵، ابو داود: ۲۶۵۵، احمد: ۲۳۷۳۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔" (ترمذی)

٦١٨٠۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُغِيْرُ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَكَانَ يَسْتَمِعُ الأَذَانَ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَإِلَّا أَغَارَ فَسَمِعَ رَجُلاً يَقُوْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْفِطْرَةِ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ فَنَظَرُوْا فَإِذَا هُوَ رَاعِي مِعْزًى. (رواه مسلم، ٣٨٢)

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ حملے کا حکم فجر طلوع ہونے کے بعد دیتے تھے۔ اذان سنتے تھے اگر اذان کی آواز آتی تو حملہ روک دیتے ورنہ حملہ کرا دیتے۔ ایک آدمی کو اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے سنا تو فرمایا: یہ فطرت پر ہے پھر اس نے کہا: اشہدان لا الہ الا اللہ آپ ﷺ نے فرمایا: تو آگ سے نکل گیا۔ لوگوں نے اس آدمی کو دیکھا تو وہ بکریوں کا چرواہا تھا۔" (مسلم)

٦١٨١۔ عَنِ ابْنِ عِصَامٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ جَيْشًا أَوْ سَرِيَّةً يَقُوْلُ لَهُمْ إِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا أَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوْا أَحَدًا. (رواه الترمذي، ١٥٤٩)

"عصام المزنی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب کوئی فوج یا سریہ روانہ کرتے تو ان سے فرماتے: جب تم مسجد دیکھو یا اذان سنو تو پھر کسی کو قتل نہ کرنا۔" (ترمذی)

٦١٨٢۔ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ قَالَ بَعَثَ عُمَرُ النَّاسَ فِي أَفْنَاءِ الْأَمْصَارِ يُقَاتِلُوْنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَأَسْلَمَ الْهُرْمُزَانُ فَقَالَ إِنِّي مُسْتَشِيْرُكَ فِي مَغَازِيَّ هٰذِهِ قَالَ نَعَمْ مَثَلُهَا وَمَثَلُ مَنْ فِيْهَا مِنَ النَّاسِ مِنْ عَدُوِّ الْمُسْلِمِيْنَ مَثَلُ طَائِرٍ لَهُ رَأْسٌ وَلَهُ جَنَاحَانِ وَلَهُ رِجْلَانِ فَإِنْ كُسِرَ أَحَدُ الْجَنَاحَيْنِ نَهَضَتِ الرِّجْلَانِ بِجَنَاحٍ وَالرَّأْسُ فَإِنْ كُسِرَ الْجَنَاحُ الْآخَرُ نَهَضَتِ الرِّجْلَانِ وَإِنْ شُدِخَ الرَّأْسُ ذَهَبَتِ

"جبیر بن حیہ نے کہا: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو شہروں کے میدانوں کی طرف روانہ کیا تاکہ مشرکین سے جہاد کریں، اور ہرمزان مسلمان ہو چکا تھا اس سے کہا: میں تجھ سے مشورہ طلب کرتا ہوں کہ ان لڑائیوں کا کیا جائے تو اس نے کہا: ہاں، ان شہروں اور ان میں رہنے والے مسلمانوں کے دشمنوں کی یہ مثال ہے جیسا ایک پرندہ ہوتا ہے اور اس کا سر بھی ہوتا ہے اور دو پر بھی اور دو پاؤں بھی ہوتے ہیں۔ اگر ایک پر توڑا جائے تو وہ اپنے دونوں پاؤں، ایک پر اور سر پر اٹھتا رہے گا۔ اور اگر دوسرا پر بھی کاٹ دیا جائے تو وہ دو پاؤں اور سر کی قوت سے کھڑا ہوگا۔ اور

(٦١٨٠) مسلم: ٣٨٢۔ ترمذی: ١٦١٨۔ ابوداود: ٢٦٣٤۔ احمد: ١٣٢٤٠۔ دارمی: ٢٤٤٥۔

(٦١٨١) ترمذی: ١٥٤٩۔ ضعیف، البانی: ٢٦٧۔ ابوداؤد: ٢٦٣٥۔

(٦١٨٢) بخاری: ٣١٦٠۔ ترمذی: ١٦١٣۔ ابوداؤد: ٢٦٥٥۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الرِّجْلَانِ وَالْجَنَاحَانِ وَالرَّأسُ فَالرَّأْسُ كِسْرَى وَالْجَنَاحُ قَيْصَرُ وَالْجَنَاحُ الآخَرُ فَارِسُ فَمُرِ الْمُسْلِمِينَ فَلْيَنْفِرُوْا إِلَى كِسْرَى وَقَالَ بَكْرٌ وَزِيَادٌ جَمِيعًا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ قَالَ فَنَدَبَنَا عُمَرُ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْنَا النُّعْمَانَ بْنَ مُقَرِّنٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِأَرْضِ الْعَدُوِّ وَخَرَجَ عَلَيْنَا عَامِلُ كِسْرَى فِي أَرْبَعِينَ أَلْفًا فَقَامَ تَرْجُمَانٌ فَقَالَ لِيُكَلِّمْنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ سَلْ عَمَّا شِئْتَ قَالَ مَا أَنْتُمْ قَالَ نَحْنُ أُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ كُنَّا فِي شَقَاءٍ شَدِيدٍ وَبَلَاءٍ شَدِيدٍ نَمَصُّ الْجِلْدَ وَالنَّوَى مِنَ الْجُوعِ وَنَلْبَسُ الْوَبَرَ وَالشَّعَرَ وَنَعْبُدُ الشَّجَرَ وَالْحَجَرَ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الأَرْضِينَ تَعَالَى ذِكْرُهُ وَجَلَّتْ عَظَمَتُهُ إِلَيْنَا نَبِيًّا مِنْ أَنْفُسِنَا نَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ فَأَمَرَنَا نَبِيُّنَا رَسُوْلُ رَبِّنَا ﷺ أَنْ نُقَاتِلَكُمْ حَتَّى تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهُ أَوْ تُؤَدُّوا الْجِزْيَةَ وَأَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا ﷺ عَنْ رِسَالَةِ رَبِّنَا أَنَّهُ مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ فِي نَعِيمٍ لَمْ يَرَ مِثْلَهَا قَطُّ وَمَنْ بَقِيَ مِنَّا مَلَكَ رِقَابَكُمْ فَقَالَ النُّعْمَانُ رُبَّمَا أَشْهَدَكَ اللّٰهُ مِثْلَهَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يُنَدِّمْكَ وَلَمْ يُخْزِكَ وَلَكِنِّي شَهِدْتُ الْقِتَالَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتَّى

اس کا سر کچل دیا جائے پاؤں بھی ناکارہ ہوں گے اور پر بھی۔ پس سر کسریٰ ہے، بازو قیصر ہے، اور دوسرا بازو (پر) فارس ہے۔ تم مسلمانوں کو کسریٰ کی طرف جانے کا حکم دو۔ جبیر بن حیہ نے کہا: پس عمر رضی اللہ عنہ نے ہم لوگوں کو بلایا اور ہمارے اوپر نعمان بن مقرن کو افسر مقرر کیا۔ جب ہم دشمن کی سرزمین میں پہنچے تو ہم پر کسریٰ کا گورنر چالیس ہزار فوج لے کر آ گیا اور ترجمان کھڑا ہوا اس نے کہا: تم میں سے ایک آدمی میرے ساتھ گفتگو کرے۔ سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا پوچھ جو تو چاہتا ہے۔ اس نے کہا: تم کون ہو؟ سیدنا مغیرہ نے کہا: ہم عربوں میں سے ہیں، ہم شدید بدنصیبی کا شکار تھے، مصائب میں باندھے تھے، بھوک کی وجہ سے چمڑے اور کھجور کی گٹھلیاں چوستے تھے، اور ہم اونٹوں کی اون اور بکری کے بالوں سے لباس بنا کر پہنتے تھے۔ ہر درخت اور ہر پتھر کی پوجا کرتے تھے۔ ہم لوگ اسی حالت میں تھے کہ آسمانوں اور زمینوں کے مالک رب تعالیٰ نے ہمارے ہی لوگوں میں سے ہمارے پاس اپنا رسول مبعوث کیا۔ ہم ان کے ماں باپ کو جانتے پہچانتے تھے۔ پس ہمارے نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم تم لوگوں سے لڑیں۔ یہاں تک کہ تم ایک اللہ کی عبادت کرنے لگو۔ ورنہ جزیہ ادا کرو۔ ہمارے نبی ﷺ نے ہمیں رب کا پیغام پہنچایا کہ جو ہم میں سے قتل ہوگا وہ جنت کی ایسی نعمتوں میں جائے گا جس کی مثال دیکھی ہی نہیں گئی اور جو ہم میں سے باقی رہے گا وہ تمہاری گردنوں کا مالک ہوگا۔ نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ نے کہا: کئی بار تجھے اللہ نے اس جیسے معرکوں میں نبی ﷺ کے ساتھ رکھا تھا نہ تجھے نادم کیا اور نہ رسوا کیا البتہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَهُبَّ الْأَرْوَاحُ وَتَحْضُرَ الصَّلَوَاتُ . (رواه البخاري ، ٣١٦٠)

جنگ کا منظر دیکھا ہے۔آپ ﷺ اول دن میں اگر قتال نہ کرتے تو پھر انتظار کرتے تھے یہاں تک کہ ہوائیں چلنے لگتیں اور نماز کا وقت آ جاتا۔'' (بخاری)

شرح: ثابت ہوا دن کے آغاز میں لڑنا مستحب ہے۔اگر دن کے شروع میں لڑائی نہ ہو سکے تو پھر زوال کے بعد نماز کی ادائیگی سے فارغ ہو کر لڑنے کا آغاز کیا جائے۔مجاہد اور غیر مجاہد سب مسلمانوں کے لیے یہ ضرورت ہے کہ اپنی نمازوں کے بعد لشکر کی کامیابی کی اللہ عزوجل سے دعا کریں اور مجاہدوں کو چاہیے تمام اسباب بروئے کار لائیں جو جنگ کے لیے مفید ہیں،لیکن آخری اعتماد اللہ پر کیا جائے تاکہ مادی اور روحانی دونوں قوتیں یکجا ہوں اور کامیابی کی امید ہو۔

صبح سے آغاز جنگ کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ رات کے آرام کے بعد بدن چاک و چوبند ہوتا ہے اور ٹھنڈک ہوتی ہے، جس سے برکت ہوتی ہے، درمیان میں یہ کیفیت نہیں رہتی۔ یہ کیفیت ظہر کے بعد بھی پیدا ہوتی ہے، اس لیے پھر ظہر کے وقت حملہ کرتے اس سے نبی اکرم ﷺ کی جنگ کی کامیابی منصوبہ بندی کا علم ہوتا ہے۔دوپہر کے وقت حملہ کرنے اور صبح حملہ کرنے میں تعارض نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جب آپ ﷺ شب خون مارتے تو وہ صبح صبح کا وقت ہوتا اور عام لڑائی دوپہر کے بعد شروع کرتے۔(تفہیم الاسلام:۲/ ۲۶۶)

یہاں مسجد اور اذان کو امن کی علامت قرار دیا گیا ہے، اگر دونوں ہوں یا ایک چیز ہو یعنی کسی شہر میں مسجد موجود ہے یا اذان کی آواز آئی ہے تو اس پر حملہ نہ کیا جائے اگر نہ اذان کی آواز آئی ہو نہ ہی مسجد ہو تو پھر یہ کفر کی علامت ہے اس پر حملہ جائز ہے۔ثابت ہوا اذان دین اسلام کا شعار اور علامت ہے، اگر سارے شہر والے اسے چھوڑ دیتے ہیں تو ان سے سلطان وقت لڑائی کر سکتا ہے۔(عون المعبود:۲/ ۳۴۷)

٦١٨٣ـ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ إِلَى بَنِي لَحْيَانَ وَقَالَ لِيَخْرُجْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ أَيُّكُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ بِخَيْرٍ كَانَ لَهُ مِثْلُ نِصْفِ أَجْرِ الْخَارِجِ . (رواه أبو داود، ٢٥١٠)

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے بنو ھزیل کی ایک شاخ بنولحیان کی طرف ایک فوج روانہ کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر دو میں سے ایک مرد جہاد کے لیے جائے۔پھر فرمایا: بیٹھنے والوں سے کہ جو تم میں سے غازی کے اہل وعیال میں نیک نیتی سے ان کی حفاظت کرے گا تو اس کو غازی کے نصف اجر کے برابر ثواب ہوگا۔'' (ابوداؤد)

شرح: ......ایک حدیث میں ہے کہ غازی کے گھر کے اصلاح احوال اور دیکھ بھال کے لیے جو مقرر ہوتا ہے اسے اتنا ہی اجر ملتا ہے جتنا غازی کو ملتا ہے اور اس حدیث میں ہے اسے نصف اجر ملتا ہے۔مطابقت یہ ہے کہ جو مطلق طور پر

(٦١٨٣) ابو داؤد: ٢٥١٠ـ صحيح. الباني: ٢١٩١ـ مسلم: ١٨٩٦ـ احمد: ١١٤٥٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجموعی ثواب ہے اس میں دونوں کے ثواب میں برابری ہے مگر جب یہ دونوں کے درمیان تقسیم کیا جائے تو نصف نصف آتا ہے۔ (عون المعبود: ۲/۳۲۰)

۶۱۸۴ــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَاخْتَبَيْنَا بِهَا وَقُلْنَا هَلَكْنَا ثُمَّ أَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ الْفَرَّارُوْنَ قَالَ بَلْ أَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ وَأَنَا فِئَتُكُمْ. (رواه الترمذي، ۱۷۱۶)

''سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: نبی ﷺ نے ہمیں ایک سریہ میں روانہ کیا تو ہماری فوج بھاگ آئی۔ جب ہم مدینہ میں آئے تو وہاں چھپنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم تو برباد ہو گئے۔ پھر ہم نبی ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ہم تو بھاگنے والے ہیں۔ فرمایا بلکہ تم حملہ کرنے والے ہو اور میں تمہاری پناہ گاہ ہوں۔'' (ترمذی)

شرح: ارشاد باری ہے: ﴿أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلٰى فِئَةٍ﴾ (الانفال: ۱۶) ''اگر جماعت سے ملنے کے لیے میدان سے بھاگیں تو جائز ہے۔''

اگر چہ یہ روایت ضعیف ہے مگر قرآن پاک اس کی تائید کرتا ہے کہ دوبارہ حملہ آور ہونے کے لیے اگر میدان سے پسپائی ہوئی ہو تو اس کی اجازت ہے۔ ان پر اللہ کا غضب نہیں ہوتا۔ (عون المعبود: ۲/ ۳۴۹)

۶۱۸۵ــ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ جَيْشًا مِنَ الْأَنْصَارِ كَانُوْا بِأَرْضِ فَارِسٍ مَعَ أَمِيْرِهِمْ وَكَانَ عُمَرُ يُعْقِبُ الْجُيُوْشَ فِي كُلِّ عَامٍ فَشُغِلَ عَنْهُمْ عُمَرُ فَلَمَّا مَرَّ الْأَجَلُ قَفَلَ أَهْلُ ذٰلِكَ الثَّغْرِ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِمْ وَتَوَاعَدَهُمْ وَهُمْ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا يَا عُمَرُ إِنَّكَ غَفَلْتَ عَنَّا وَتَرَكْتَ فِيْنَا الَّذِي أَمَرَبِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ إِعْقَابِ بَعْضِ الْغَزِيَّةِ بَعْضًا. (رواه أبوداود، ۲۹۶۰)

''عبداللہ بن کعب بن مالک نے کہا انصار کی ایک فوج اپنے امیر کے ساتھ فارس میں تھی اور عمر رضی اللہ عنہ ہر سال وہاں امدادی فوج روانہ کرتے تھے۔ ایک سال عمر رضی اللہ عنہ بھول گئے اور سرحدی چوکی سے فوج پیچھے آ گئی۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے ان پر سخت کلامی کی اور ان کو دھمکی دی جب کہ وہ نبی ﷺ کے صحابہ تھے۔ تو انہوں نے کہا: اے عمر رضی اللہ عنہ تو نے غفلت برتی او رہمارے بارے میں نبی ﷺ کا جو حکم تھا کہ مجاہدین کی پیچھے سے امداد کی جائے وہ کام تم نے نہیں کیا۔'' (ابوداؤد)

(۶۱۸۴) ترمذی: ۱۷۱۶۔ ضعیف، البانی: ۲۹۰۔ ابوداؤد: ۲۶۴۷۔

(۶۱۸۵) ابوداؤد: ۲۹۶۰۔ صحیح الاسناد، البانی: ۲۵۶۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٦١٨٦ــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَفَعَهُ: مَنْ فَرَّ مِنِ اثْنَيْنِ فَقَدْ فَرَّ وَمَنْ فَرَّ مِنْ ثَلَاثَةٍ لَمْ يَفِرَّ. (رواه الطبراني في الكبير، ١١١٥١)

”سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان دو کفار سے بھاگے گا تو بھاگنے والا شمار کیا جائے گا اور اگر تین کفار سے بھاگے گا وہ بھاگنے والا تصور نہ ہوگا۔“ (الکبیر)

شرح: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سرحدوں پر موجود لوگوں کے لیے گھر آنے کی باری مقرر کرتے تھے اور جو یہاں موجود ہوتے تھے انہیں سرحدوں پر بھیجتے تھے کیونکہ ایسا نہ کرنے سے فوجیوں کو پریشانی لاحق ہوتی تھی۔

اس مدت کے گزرنے کے باوجود جو کہ فوج کی تبدیلی کی انہوں نے مقرر کی تھی۔ آپ نے تبدیلی نہ کی تو ایک سرحد والوں نے غصے کا اظہار کیا کہ آپ نے یہ تبدیلی کیوں نہیں کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مصروفیت کی بنا پر مجھے یاد نہیں رہا، تاہم وہ سرحد والے اس مدت کے گزرنے کے بعد خود ہی واپس لوٹ آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے یاد نہیں رہا کہ تمہیں گھروں میں واپس بلاؤں مگر تم نے بھی غیر قانونی حرکت کی ہے اور انہیں سرزنش کی۔ (عون المعبود: ٣/ ٩٩)

باقی رہی دو کی تعداد کے دشمنوں سے راہِ فرار اختیار کرنے والا گنہگار ہے، تین کی تعداد سے بھاگنے والا گنہگار نہیں وجہ یہ ہے کہ قرآن نے اپنے سے دگنی تعداد پر غلبہ کا اظہار کیا ہے، زیادہ کا نہیں کیا اگر زیادہ افراد کفار سے راہِ فرار اختیار کرتا ہے تو وہ پابند نہیں۔ (الانفال: ٦٦)

٦١٨٧ــ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ خَمْسِ خِلَالٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْلَا أَنْ أَكْتُمَ عِلْمًا مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ كَتَبَ إِلَيْهِ نَجْدَةُ أَمَّا بَعْدُ فَأَخْبِرْنِي هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْزُوْ بِالنِّسَاءِ وَقَدْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ وَهَلْ كَانَ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ وَمَتَى يَنْقَضِي يُتْمُ الْيَتِيْمِ وَعَنِ الْخُمُسِ لِمَنْ هُوَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْزُوْ بِالنِّسَاءِ وَقَدْ كَانَ يَغْزُوْ بِهِنَّ فَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحَى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ وَأَمَّا بِسَهْمٍ

”یزید بن ہرمز کا بیان ہے کہ نجدہ بن عامر الحروری نے سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ رسول اللہ ﷺ غزوات میں عورتوں کو ساتھ لے جاتے تھے؟ اور کیا مالِ غنیمت میں ان کا حصہ مقرر کرتے تھے؟ کیا بچوں کو قتل کرتے تھے اور یتیمی کس عمر تک ہے؟ اور یہ کہ خمس کا حق دار کون ہے؟ سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں علم کے چھپانے کو ارتکابِ جرم نہ سمجھتا تو اس کو جواب نہ لکھتا۔ پھر انہوں نے یہ لکھا: تو نے سوال کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ غزوات میں عورتوں کو ساتھ لے جاتے تھے۔ تو صورتِ حال یہ تھی کہ کبھی عورتوں کو لیجاتے تھے اور وہ زخمیوں کا علاج کرتی اور دوائی دیتی اور مالِ غنیمت میں سے عطیہ وغیرہ ملتا تھا اور خواتین کا مالِ غنیمت میں حصہ نہیں مقرر کرتے تھے۔ اور آپ ﷺ

(٦١٨٦) طبرانی کبیر، ١١٥١ـ ورجاله ثقات، هیثمی: ٩٦٧٧

(٦١٨٧) مسلم: ١٨١٢ـ ترمذی: ١٥٥٦ـ نسائی: ٤١٣٤ـ ابوداؤد: ٣٣٠٨ـ احمد: ٣٢٥٤ـ دارمی: ٢٤٧١.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ وَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ فَلَاتَقْتُلِ الصِّبْيَانَ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي مَتَى يَنْقَضِي يُتْمُ الْيَتِيْمِ فَلَعَمْرِي إِنَّ الرَّجُلَ لَتَنْبُتُ لِحْيَتُهُ وَإِنَّهُ لَضَعِيْفُ الْأَخْذِ لِنَفْسِهِ ضَعِيْفُ الْعَطَاءِ مِنْهَا فَإِذَا أَخَذَ لِنَفْسِهِ مِنْ صَالِحِ مَا يَأْخُذُ النَّاسُ فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ الْيُتْمُ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْخُمْسِ لِمَنْ هُوَ وَإِنَّا كُنَّا نَقُوْلُ هُوَ لَنَا فَأَبَى عَلَيْنَا قَوْمُنَا ذَاكَ . وَفِي زِيَادَةٍ: وَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ فَلَا تَقْتُلِ الصِّبْيَانَ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ تَعْلَمُ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الصَّبِيِّ الَّذِي قَتَلَ . (رواہ مسلم، ۱۸۱۲)

بچوں کو قتل نہیں کرتے تھے پس تم بھی بچوں کو قتل نہ کرنا، صرف اس صورت میں کہ جب تو بچے کے متعلق وہ علم رکھتا ہو جو خضر علیہ السلام کو تھا جب انہوں نے ایک بچہ قتل کیا تھا۔ یتیمی کی اصلیت تو یہ ہے کہ ایک مرد کی داڑھی آ جاتی ہے اور وہ ضعیف ہی رہتا ہے اور اپنے فائدے کے لیے کچھ نہیں حاصل کر سکتا۔ پس جو اپنے فائدے کے لیے اچھی چیز کا انتخاب کر سکے جیسا لوگ کرتے ہیں تو پھر اس کی یتیمی ختم ہوتی ہے۔ اور خمس کے بارے میں یہ ہے کہ ہم اہل بیت تو اس کو اپنا حق سمجھتے ہیں اور قوم نے ہمیں دینے سے انکار کیا ہے۔" (مسلم)

٦١٨٨۔ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ كَذَا وَكَذَا وَذَكَرَ أَشْيَاءَ وَعَنِ الْمَمْلُوْكِ أَلَهُ فِي الْفَيْءِ شَيْءٌ وَعَنِ النِّسَاءِ هَلْ كُنَّ يَخْرُجْنَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهَلْ لَهُنَّ نَصِيْبٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْلَا أَنْ يَأْتِيَ أُحْمُوْقَةً مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ أَمَّا الْمَمْلُوْكُ فَكَانَ يُحْذَى . (رواہ ابوداود، ۲۷۲۷)

"نجدہ نے سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کو ایک خط لکھا جس میں چند چیزوں کے متعلق سوال کیا، اور یہ بھی پوچھا کہ غلام کے لیے مال غنیمت میں حصہ ہے؟ انہوں نے کہا: اگر مجھے اس حماقت کا خطرہ نہ ہوتا تو میں اس کو جواب نہ دیتا۔ پھر یہ جواب دیا کہ غلام کو حصہ نہیں ملے گا بلکہ عطیہ ملے گا۔ (ابوداؤد)

٦١٨٩۔ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى لِمَنْ هُوَ قَالَ يَزِيْدُ بْنُ هُرْمُزٍ وَأَنَا

یزید بن ہرمز کہتے ہیں کہ نجدہ نے سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جس میں اس نے ذوی القربیٰ کے متعلق سوال کیا کہ وہ کس کا حصہ ہے؟ یزید کہتے ہیں: وہ خط میں نے تحریر کیا تھا جو

(٦١٨٨) ابو داؤد: ٢٧٢٧۔ صحیح، الناسی: ٢٣٦٨۔ مسلم: ١٨١٢۔ ترمذی: ١٥٥٦۔ نسائی: ٤١٣٤۔ احمد: ٢٩٣٥۔ دارمی: ٢٤٧١۔

(٦١٨٩) نسائی: ٤١٣٤۔ صحیح، الناسی: ٣٨٥٤۔ مسلم: ١٨١٢۔ ابوداؤد: ٢٩٨٢۔ احمد: ٢٩٣٥۔ دارمی: ٢٤٧١۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَتَبْتُ كِتَابَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى نَجْدَةَ كَتَبْتُ إِلَيْهِ كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى لِمَنْ هُوَ وَهُوَ لَنَا أَهْلِ الْبَيْتِ وَقَدْ كَانَ عُمَرُ دَعَانَا إِلَى أَنْ يُنْكِحَ مِنْهُ أَيِّمَنَا وَيُحْذِيَ مِنْهُ عَائِلَنَا وَيَقْضِيَ مِنْهُ عَنْ غَارِمِنَا فَأَبَيْنَا إِلَّا أَنْ يُسَلِّمَهُ لَنَا وَأَبَى ذٰلِكَ فَتَرَكْنَاهُ عَلَيْهِ. (رواه النسائي، ٤١٣٤)

سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نجدہ کو لکھا وہ یوں تھا: تم مجھ سے ذوی القربیٰ کے حصے کے متعلق پوچھتے ہو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ہم اہل بیت کا ہے۔ اور عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں بلایا تھا کہ وہ خمس سے ہمارے کنواروں کی شادی کرائے، مفلس افراد کو مالی امداد دے، اور ہمارے مقروض کا قرض ادا کرے۔ تو ہم نے اس طرح وصول کرنے سے انکار کر دیا تھا، ہم چاہتے تھے کہ وہ حصہ ہمارے حوالے کر دے تو ایسا کرنے سے انھوں نے انکار کر دیا پس ہم اہل بیت نے یہ چیز اس پر چھوڑ دی۔'' (نسائی)

٦١٩٠۔ عَنْ رُبَيِّعَ بِنْتِ مُعَوِّذِبْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَسْقِي الْقَوْمَ وَنَخْدِمُهُمْ وَنَرُدُّ الْقَتْلَى وَالْجَرْحَى إِلَى الْمَدِيْنَةِ. (رواه البخاري، ٥٦٧٩)

''الربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہم غزوات میں جایا کرتی تھیں۔ ہم لوگوں کو پانی پلاتیں، ان کی خدمت کرتیں مقتولوں اور زخمیوں کو واپس مدینہ لاتیں تھیں۔'' (بخاری)

٦١٩١۔ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَخْلُفُهُمْ فِي رِحَالِهِمْ فَأَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَأُدَاوِي الْجَرْحَى وَأَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضَى. (رواه مسلم، ١٨١٢)

''سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں حصہ لیا ہے۔ میں لوگوں کے گھروں کی حفاظت کرتی، ان کے لیے کھانا تیار کرتی، زخمیوں کی دوائی کرتی، اور بیماروں کی نگرانی کرتی تھی۔'' (مسلم)

شرح: .....ا۔ نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں جو اہل بیت کو مال غنیمت سے حق ملتا تھا، آپ ﷺ کی وفات کے بعد یہ مال اہل بیت ہی کو ملتا رہا ہے، مگر ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے یہ لیتے نہ تھے۔ جنگ سے جو مال حاصل ہوتا ہے اسے مال غنیمت کہتے ہیں، اس کا پانچواں حصہ آپ ﷺ لیتے تھے، آپ کی وفات کے بعد اہل بیت لیتے تھے۔ (عون المعبود: ۳/ ۱۰۷)

عورتوں پر مردوں کی مانند دشمنوں سے صف آراء ہونا فرض نہیں، اگر کوئی عورت محتاط رہ کر حصہ لیتی ہے تو جائز ہے، جیسا کہ ان احادیث میں آیا ہے، زخمیوں کی عیادت کرنا، انہیں پانی پلانا، اس کی اجازت ہے عورتوں کا بدن کمزور ہوتا

(٦١٩٠) بخاري: ٥٦٧٩ـ احمد: ٢٦٤٧٧.

(٦١٩١) مسلم: ١٨١٢ـ ابن ماجه: ٢٨٥٦ـ واحمد: ٢٠٢٦٥ـ والدارمي: ٢٣٢٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے، دل نرم ہوتا ہے اور خطرات کا سامنا کرنے کی ان میں ہمت نہیں ہوتی، اس لیے شریعت نے انہیں دست بدست لڑنے کا پابند نہیں کیا۔ (تفہیم الاسلام: ۲/۲۵۳)

٦١٩٢ـ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ حَمْزَةَ الْاَسْلَمِي عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَّرَهُ عَلَى سَرِيَّةٍ قَالَ فَخَرَجَ فِيْهَا وَقَالَ إِنْ وَجَدْتُمْ فُلاَنًا فَاحْرِقُوْهُ بِالنَّارِ فَوَلَّيْتُ فَنَادَانِي فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ إِنْ وَجَدْتُمْ فُلاَنًا فَاقْتُلُوْهُ لاَ تُحَرِّقُوْهُ فَإِنَّهُ لاَ يُعَذِّبُ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ.

(رواه أبوداود، ٢٦٧٣)

"محمد بن حمزہ کا بیان ہے کہ میرے والد حمزہ اسلمی کو نبی اکرم ﷺ نے ایک سریہ میں فوج کا سپہ سالار مقرر کیا، حمزہ نے کہا: میں اس فوج کو لے کر چلا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہیں فلاں دستیاب ہو تو اس کو آگ میں جلا دینا۔ میں جانے لگا تو مجھے بلایا، اور میں آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ فرمایا: اگر تم اس فلاں کو پاؤ تو قتل کر دو اور اس کو آگ میں مت جلاؤ۔ آگ کا عذاب صرف آگ کا مالک ہی دے سکتا ہے۔" (ابوداؤد)

٦١٩٣ـ عَنْ أُسَامَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَهِدَ إِلَيْهِ فَقَالَ. أَغِرْ عَلَى أُبْنَى صَبَاحًا وَحَرِّقْ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الْغَزِّيُّ سَمِعْتُ أَبَا مُسْهِرٍ قِيْلَ لَهُ أُبْنَى قَالَ نَحْنُ أَعْلَمُ هِيَ يُبْنَى فِلَسْطِيْنَ.

(رواه ابوداود، ٢٦١٦)

"سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ صبح کے وقت میں اپنی بستی پر حملہ کر کے جلا دوں۔ ابو مسہر سے پوچھا گیا یہ ابنی کیا ہے؟ اس نے کہا: ہم یہ جانتے ہیں کہ یہ فلسطین کا ایک علاقہ ہے جسے یبنی کہا جاتا ہے۔"

شرح: لڑائی کے دوران نبی اکرم ﷺ نے پھلدار درختوں اور کھیتوں کو جلانے سے منع کیا ہے مگر ضرورت کے وقت انہیں جلانا جائز ہے جیسا کہ بنو نضیر کی کھجوروں کو جب وہ رکاوٹ بن رہی تھیں، کاٹ دیا تھا۔ (عون المعبود ۲/۳۴۳) اور یہ بھی منع ہے کہ کسی مجرم یا دشمن کو آگ سے جلایا جائے الا کہ قصاص کا معاملہ ہو تو پھر جائز ہے۔ ورنہ مجرم کو گردن سے مار دیا جائے۔ (عون المعبود: ۳/۸)

٦١٩٤ـ عَنِ ابْنِ تَغْلى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِبْنِ الْوَلِيْدِ فَأُتِيَ بِأَرْبَعَةِ أَعْلاَجٍ مِنَ الْعَدُوِّ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُتِلُوْا

"ابن تغلی نے کہا: ہم نے عبدالرحمن بن خالد بن ولید کے ساتھ غزوے میں شمولیت کی تو چار بڑے طاقتور عجمی کفار لائے گئے پس انہیں باندھ کر قتل کیا گیا۔" (ابوداؤد)

(٦١٩٢) ابو داؤد: ٢٦٧٣ـ صحيح، الباني: ٢٣٢٧ـ احمد: ١٥٦٠٤.
(٦١٩٣) ابو داؤد: ٢٦١٦ـ ضعيف، الباني: ٥٦٢ـ ابن ماجه: ٢٨٤٣.
(٦١٩٤) ابو داؤد: ٢٦٨٧ـ ضعيف، الباني ٥٧٦ـ احمد: ٢٣٠٧٨ـ دارمي: ١٩٧٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

صَبْرًا. (رواه أبوداود، ٢٦٨٧)

شـــــرح: ......قیدی مجرم ہو اسے باندھ کو قتل کرنا جائز ہے۔ مسلم کی ایک حدیث میں ہے فتح مکہ کے دن آپ ﷺ نے فرمایا تھا: آج کے بعد کسی قریشی کو قیامت کے دن تک باندھ کر قتل نہ کیا جائے۔ اس سے ثابت ہوا قریشی قیدی کو باندھ کر قتل نہ کیا جائے مگر دوسرے قیدی پر پابندی نہیں اس سے حسب ضرورت سلوک کیا جا سکتا ہے۔ (تفہیم الاسلام:۲/۶۸۰)

٦١٩٦ـــ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَامِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُوْ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُصِيْبُوْنَ الْغَنِيْمَةَ إِلَّا تَعَجَّلُوْا ثُلُثَيْ أَجْرِهِمْ مِنَ الْآخِرَةِ وَيَبْقَى لَهُمُ الثُّلُثُ وَإِنْ لَمْ يُصِيْبُوْا غَنِيْمَةً تَمَّ لَهُمْ أَجْرُهُمْ. (رواه مسلم، ١٩٠٦)

”سیدنا عبداللہ ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی غازیوں کا دستہ جہاد کرتا ہے، اور پھر ان کو غنیمت حاصل ہوتی ہے تو ان کے اجر کا گویا دو تہائی حصہ ان کو دیدیا گیا اور اجر میں سے تیسرا حصہ ان کا باقی رہا اور اگر غنیمت نہ حاصل ہو تو ان کو پورا اجر دیا جائے گا۔ (مسلم)

شرح: ...... یہاں ایک الجھن سی ہوتی ہے کہ مال غنیمت ایک نعمت ہے اور یہ اس امت کے لیے حلال بھی ہے تو اس کے حاصل ہونے سے جہاد کے ثواب میں کمی کیسے واقع ہوتی ہے۔

اس کو یوں دور کیا جاتا ہے، مشقت اور مصیبت کے مطابق اجر ملتا ہے، ظاہر ہے جو سلامت واپس نہ لوٹا ہو نہ ہی مال غنیمت حاصل کیا ہو اس کو اس شخص کی بہ نسبت زیادہ اجر ملے گا جو سلامت لوٹا ہو اور غنیمت لایا ہو، اس لحاظ سے جو نقصان اٹھانے والا ہے وہ زیادہ اجر کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے نہایت ہی عمدہ انداز میں تجزیہ کیا ہے، وہ یہ ہے کہ اللہ نے مجاہدوں کے لیے تین اعزازات دیئے ہیں دو دنیاوی ہیں ایک اخروی ہے۔ دنیاوی اعزاز سلامتی اور غنیمت ہے، اخروی اعزاز جنت میں داخلہ ہے۔ جب ایک آدمی میدان سے صحیح وسالم لوٹا اور غنیمت بھی پاتا ہے، اللہ نے اس کے لیے جو سامان عزت تیار کیا ہے اس کے دو حصے پا لیے ہیں اور ایک حصہ اس کے لیے باقی ہے جو کہ جنت میں داخلہ ہے۔

اور جو بغیر غنیمت وسلامتی لوٹا ہے اس نے جو نقصان پایا ہے تو اس کے عوض اسے ثواب زیادہ ملے گا، مگر جو جہاد کا مخصوص اجر ہے اس میں دونوں کامیاب ہوں گے، وہ دونوں کو ملے گا۔ (فتح الباری:۶/۱۰)

(٦١٩٦) مسلم: ١٩٠٦ـ نسائی: ٣١٢٥ـ ابوداؤد: ٢٤٩٧ـ ابن ماجه: ٢٧٨٥ـ احمد: ٦٥٤١.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

٦١٩٧۔ عَنْ مُوْسَى ابْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَقَدْ تَرَكْتُمْ بِالْمَدِيْنَةِ اَقْوَاماً مَا سِرْتُمْ مَسِيْرًا وَلَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ وَلَا قَطَعْتُمْ مِنْ وَادٍ إِلَّا وَهُمْ مَعَكُمْ فِيْهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَكَيْفَ يَكُوْنُوْنَ مَعَنَا وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ. (رواه ابوداود، ٢٥٠٨)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے مدینہ میں کچھ لوگ چھوڑے ہیں جہاں جہاں تم چلتے رہے، جو تم خرچ کرتے رہے اور تم جس وادی کو طے کرتے رہے تو وہ تمہارے ساتھ ہی شمار ہوتے ہیں۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! وہ ہمارے ساتھ کیسے شمار ہوتے ہیں وہ تو مدینہ میں ہیں؟ فرمایا: ان کو عذر نے روک رکھا ہے۔'' (ابوداؤد)

شرح: عذر کی وجہ سے غزوہ میں شرکت سے محروم رہے ہیں مگر نیک نیتی کی وجہ سے سری غزوہ شمار ہوئے ہیں، اس لیے انہیں گھر بیٹھے ہی مجاہدوں کے برابر ثواب ہوا ہے۔ (عون المعبود: ۲/ ۳۱۹)

٦١٩٨۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ عَجِبَ رَبُّنَا عَزَّوَجَلَّ مِنْ قَوْمٍ يُقَادُوْنَ إِلَى الْجَنَّةِ فِي السَّلَاسِلِ ﴿يَعْنِي الْأَسِيْرَ يُوْثَقُ ثُمَّ يُسْلِمُ﴾

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ہمارا رب تبارک وتعالیٰ اس قوم پر تعجب کرتا ہے جن کو جنت کی طرف زنجیروں میں باندھ کر لایا جاتا ہے۔ یعنی قیدی بنائے جاتے ہیں اور پھر وہ مسلمان ہو جاتے ہیں۔'' (ابوداؤد)

شرح: اصل میں تعجب ہوتا ہے کہ ایک ایسی چیز اچانک نمودار ہو جائے جس کی توقع نہ ہو، یہ آدمی کے لیے صورت حال ہے مگر اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی تو اس سے مبرا ہے، یہ تعجب جس طرح بھی اس کی شان کریمی کے لائق ہے، اس طرح اللہ کے لیے ثابت ہے، انسان کی مانند نہیں۔

اور جو یہ کہا گیا ہے کہ اللہ اس قوم پر تعجب کرتے ہیں جو پا بہ زنجیر جنت کی طرف ہانکی جا رہی ہے۔ اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کو کافر قیدی بنا لیتے ہیں اور انہیں جکڑ دیتے ہیں، یہ مسلمان کافروں کی قید میں فوت ہو جاتے ہیں تو انہیں اسی حالت میں میدان محشر میں اکٹھا کیا جائے گا اور بعد ازاں جنت میں داخل کیا جائے گا۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ لوگ قیدی بن کر مسلمانوں کے ہاتھ آتے ہیں جنہیں پکڑ کر مسلمان جکڑ دیتے ہیں اور اپنے پاس دارالاسلام میں رکھتے ہیں، یہ اسلام سے متاثر ہو کر مسلمان ہو جاتے ہیں اور جنت کے مستحق قرار پاتے ہیں۔ (عون المعبود: ۳/ ۹)

(٦١٩٧) ابوداؤد: ٢٥٠٨۔ صحیح۔ الباني: ٢١٨٩۔ احمد: ١٢٨٢٥

(٦١٩٨) ابوداؤد: ٢٦٧٧۔ صحیح۔ الباني: ٢٣٣٠۔ بخاري: ٣٠١٠۔ احمد: ٩٥٧٩

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

٦١٩٩۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ فَتًى مِنْ أَسْلَمَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي أُرِيْدُ الْغَزْوَ وَلَيْسَ مَعِي مَا أَتَجَهَّزُ قَالَ ائْتِ فُلَانًا فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ أَعْطِنِي الَّذِيْ تَجَهَّزْتَ بِهِ قَالَ يَا فُلَانَةُ أَعْطِيْهِ الَّذِيْ تَجَهَّزْتُ بِهِ وَلَا تَحْبِسِي عَنْهُ شَيْئًا فَوَاللّٰهِ لَا تَحْبِسِيْ مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارِكَ لَكِ فِيْهِ . (رواه مسلم، ١٨٩٤)

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بنو اسلم قبیلے کے ایک جوان نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں غزوے میں شامل ہونے کا ارادہ کرتا ہوں اور میرے پاس تیاری کے لیے سامان نہیں ہے؟ فرمایا: تو فلاں کے پاس جا اس نے جہاد کی تیاری کی تھی اور وہ بیمار پڑ چکا ہے۔ وہ اس آدمی کے پاس گیا، اور کہا: نبی ﷺ تجھے سلام کہتے ہیں، اور فرماتے ہیں کہ تو وہ سامانِ جہاد مجھے دیدے جو تو نے تیار کیا ہے۔ تو اس آدمی نے اپنے گھر میں آواز دی کہ او فلاں عورت وہ سب ہی سامان جو میں نے تیار کیا ہے اس شخص کو دیدے، اور اس میں سے کوئی چیز نہ روکنا، اللہ کی قسم! اگر اس میں سے تو نے کچھ بھی روکا تو اس میں تیرے لیے برکت نہ ڈالی جائے گی۔" (مسلم)

شرح: اس سے ثابت ہوا جو غزوہ کے لیے سفر کرنا چاہتا ہے اس کے پاس اتنا سامان نہ ہو کہ سفر جہاد کی تیاری کر سکے تو وہ سفری ضرورت کے مطابق دوسرے سے سوال کر سکتا ہے۔ اسی طرح واپسی پر بھی ضرورت ہو تو مانگ سکتا ہے۔ یہ بھی ثابت ہوا ایک آدمی نے ایک نیک کام کی نیت کی ہے مگر وہ کسی مجبوری کی وجہ سے اس نیکی میں مال صرف نہیں کر سکا تو دوسری نیکی میں صرف کرے مگر نذر مالی ہو تو پھر اسی میں کرنا ہے پھر تبدیل نہ ہوگی۔ (عون المعبود: ٣/ ٤٦)

٦٢٠٠۔ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمَّى خَيْلَنَا خَيْلَ اللّٰهِ إِذَا فَزِعْنَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنَا إِذَا فَزِعْنَا بِالْجَمَاعَةِ وَالصَّبْرِ وَالسَّكِيْنَةِ وَإِذَا قَاتَلْنَا . (رواه أبوداود، ٢٥٦٠)

"سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ نے (خطبہ دیا) اور کہا اما بعد! نبی ﷺ نے ہمارے سواروں کو اللہ کے شاہسوار کا نام دیا ہے اور اس وقت جب کہ ہم خوف زدہ تھے۔ اور جب ہم خوف کھاتے تو آپ ﷺ ہمیں حکم دیتے جماعت میں رہو، صبر اختیار کرو اور تسکین پکڑو جب بھی تم لڑائی لڑو۔" (ابوداؤد)

٦٢٠١۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ السَّرَايَا

"سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین رفقا چار ہیں۔ اور بہترین فوج چار سو ہے۔

(٦١٩٩) مسلم: ١٨٩٤۔ ابوداؤد: ٢٧٨٠۔ احمد: ١٢٧٤٨.
(٦٢٠٠) ابوداؤد: ٢٥٦٠۔ ضعیف، البانی: ٥٥١.
(٦٢٠١) ترمذی: ١٥٥٥۔ صحیح، البانی: ١٢٥٩۔ ابوداؤد: ٢٦١١۔ دارمی: ٢٤٣٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اَرْبَعُ مِائَةٍ وَخَيْرُ الْجُيُوْشِ اَرْبَعَةُ آلَافٍ وَلَا يُغْلَبُ اثْنَا عَشَرَ اَلْفَامِنْ قِلَّةٍ. (رواه الترمذي، ١٥٥٥)

اور بہترین لشکر چار ہزار ہے۔ اور بارہ ہزار ہوں تو وہ قلت اور کم تعداد کی وجہ سے مغلوب نہیں ہوں گے۔" (ترمذی)

شرح: ...سفر پر روانہ ہوں تو قافلہ کے چار آدمی ساتھ بنا کر جائیں تو یہ بہترین ساتھی ہوں گے، اس سے کم ہوں تو بہتر نہ ہوں گے یہ نافرمان شمار ہوں گے اگر کوئی مجبوری ہو جائے تو علیحدہ بات ہے۔

سریہ لشکر کے اس حصہ کو کہتے ہیں جسے دشمن کے خلاف بھیجا جائے اور ان کی تعداد تقریباً ۴۰۰ سو ہو، یہ لشکر کے خلاصہ اور اعلیٰ افراد پر مشتمل ہوتا ہے۔

مقصد یہ ہے کہ ۱۲۰۰۰ افراد پر لشکر مشتمل ہو تو پھر یہ قلت تعداد کی وجہ سے مغلوب نہ ہوں گے اگر مغلوب ہوئے ہیں تو پھر قلت تعداد نہیں کوئی اور وجہ ہوگی۔ (جائزۃ الاحوذی: ۳/۷۱)

٦٢٠٢ـ عَنْ اَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ لَقَدْ فَتَحَ الْفُتُوْحَ قَوْمٌ مَا كَانَتْ حِلْيَةُ سُيُوْفِهِمُ الذَّهَبَ وَلَا الْفِضَّةَ إِنَّمَا كَانَتْ حِلْيَتُهُمُ الْعَلَابِيَّ وَالْآنُكَ وَالْحَدِيْدَ. (رواه البخاري، ٢٩٠٩)

"سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک قوم نے بڑی فتوحات حاصل کیں اور ان کی تلواروں پر نہ سونے کے زیور تھے اور نہ چاندی کے۔ ان کی تلواروں کی زینت مضبوطی، چمک اور خالص لوہے سے تھی۔" (البخاری)

شرح: سلیمان بن حبیب اپنے رفقا کے ساتھ روم سے واپسی پر حمص میں حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے ملے، یہ صحابی رضی اللہ عنہ اس وقت بہت ضعیف ہو چکے تھے، انہوں نے ان سے ایک بہت ہی خوبصورت بات کہی کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام تم تک پہنچاتے ہیں اب تم ہمارا پیغام آگے پہنچاؤ گے، یہ بات چیت ہو رہی تھی کہ انہوں نے دیکھا کہ ہماری تلواروں کے دستے چاندی سے آراستہ ہیں، یہ دیکھ کر غصے میں آگئے اور یہ زیر شرح حدیث سنائی۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ تلواروں اور آلات جنگ کو سونے اور چاندی سے آراستہ کرنا مناسب نہیں بہتر یہی ہے کہ کسی اور چیز سے آراستہ کرلیں۔ (فتح الباری: ٦/٩٦)

٦٢٠٣ـ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلَاثَةَ لَيَالٍ. (رواه البخاري، ٣٠٦٥)

"سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم پر غالب آتے تو ان کے شہری میدان میں تین رات قیام کرتے تھے۔" (بخاری)

شرح: کفار کی زمین پر غلبہ کے بعد اس کے وسیع میدان میں تین دن ٹھہرنا مسنون ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ

(٦٢٠٢) بخاری: ٢٩٠٩۔ ابن ماجه: ٢٨٠٧۔

(٦٢٠٣) بخاری: ٣٠٦٥۔ مسلم: ٢٧٧٥۔ ترمذی: ١٥٥١۔ نسائی: ٢٠٧٥۔ ابوداؤد: ٢٦٩٥۔ احمد: ١٥٩٢٠۔ دارمی: ٢٤٥٩۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سواریوں اور جانوں کو راحت حاصل کرنے کا موقع مل جائے۔ ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ غلبہ کی تاثیر ظاہر ہو جائے اور احکام کا نفاذ ممکن ہو سکے گویا کہ یہ ایک قسم کی شان وشوکت کا اظہار بھی ہے کہ جس میں دم ہو وہ اسلام کے مقابلہ میں آ جائے۔ ایک اور بھی وجہ ہے کہ ضیافت کا اہتمام تین دن کے لیے ہوتا ہے، گویا آپ ﷺ اپنے قدسی صفات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ اس سرزمین میں ٹھہر کر اسے یہ ضیافت دیتے تھے کہ جس زمین پر نافرمانیوں کی آندھیاں چلتی رہی ہیں وہاں ذکر الٰہی اور اطاعت شعاری کے ذریعہ نیکیوں کے گلشن آباد کریں اور مسلمانی شعائر کا علم بلند کریں۔ (فتح الباری: ۶/۱۸۱)

٦٢٠٤۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَعْطَى شَيْئًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهِ. إِذَا بَلَغْتَ وَادِيَ الْقُرَى فَشَأْنَكَ بِهِ. (رواه مالك، ٩٨٥)

''سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب کوئی چیز اللہ کی راہ میں دیتے تو اس شخص کو کہتے تھے: جب تو وادی القریٰ تک چلا جائے تو پھر اس موہوبہ چیز کو جیسا چاہے استعمال کر۔'' (مالک)

شرح: ..... وادی قری مدینہ منورہ کے قریب ایک جگہ تھی، یہ غزوہ گاہ کا سرا تھا، یہاں سے شام میں داخل ہونے کا آغاز ہوتا ہے، اس جگہ پر پہنچنے والے کو جو چیز انہوں نے اللہ کی راہ میں دی ہوتی اس کا مالک بنا دیتے کیونکہ اس کے اندر ابھی ڈر ہوتا تھا کہ عطیہ دینے والے کو عطیہ واپس بھی کیا جا سکتا ہے۔ جب اس مقام تک پہنچ جاتا تو غالب گمان یہی ہوتا تھا کہ جانے والا اب غزوہ کیے بغیر واپس نہ لوٹے گا۔ اس لیے اس کی ملکیت میں کر دیتے تھے تاکہ نیک مقصد حاصل ہو جائے۔ (شرح زرقانی: ۳/۱۴)

٦٢٠٥۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَتْ ثَقِيْفُ حُلَفَاءَ لِبَنِي عُقَيْلٍ فَأَسَرَتْ ثَقِيْفُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَسَرَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ وَأَصَابُوْا مَعَهُ الْعَضْبَاءَ فَأَتَى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِي الْوَثَاقِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَأَتَاهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ فَقَالَ بِمَ أَخَذْتَنِي وَبِمَ أَخَذْتَ سَابِقَةَ الْحَاجِّ فَقَالَ إِعْظَامًا لِذٰلِكَ أَخَذْتُكَ بِجَرِيْرَةِ حُلَفَائِكَ

''سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بنوثقیف اور بنو عقیل باہم حلیف اور دوست تھے۔ بنوثقیف نے دو صحابی رضی اللہ عنہما قیدی بنا لیے، اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے بنوعقیل کا ایک آدمی گرفتار کرلیا، اس کے ساتھ وہ مشہور اونٹنی بھی ہاتھ میں آئی جس کو عضباء کہا جاتا تھا۔ اس کو باندھا ہوا نبی ﷺ کے پاس حاضر کیا گیا۔ اس نے کہا: یا محمد ﷺ! پس آپ ﷺ اس کے قریب آئے اور فرمایا: کیا بات ہے؟ اس نے کہا: آپ ﷺ نے مجھے کیوں گرفتار کیا، اور حاجیوں سے آگے جانے والی اونٹنی کو کیوں گرفت میں لیا ہے؟ فرمایا: میں نے تجھے تیرے دوست وحلیف بنوثقیف

(٦٢٠٤) مؤطا: ٩٨٥.

(٦٢٠٥) مسلم: ١٦٤١۔ نسائی: ٣٨٦١۔ ابوداؤد: ٣٣١٦۔ احمد: ١٩٤٨٣۔ دارمی: ٢٥٠٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثَقِيفَ ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَامُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَحِيمًا رَقِيقًا فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ قَالَ لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَأَتَاهُ فَقَالَ مَاشَأْنُكَ قَالَ إِنِّي جَائِعٌ فَأَطْعِمْنِي وَظَمْآنُ فَأَسْقِنِي قَالَ هٰذِهِ حَاجَتُكَ فَفُدِيَ بِالرَّجُلَيْنِ قَالَ وَأُسِرَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَأُصِيبَتِ الْعَضْبَاءُ فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ فِي الْوَثَاقِ وَكَانَ الْقَوْمُ يُرِيحُونَ نَعَمَهُمْ بَيْنَ يَدَيْ بُيُوتِهِمْ فَانْفَلَتَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنَ الْوَثَاقِ فَأَتَتِ الإِبِلَ فَجَعَلَتْ إِذَا دَنَتْ مِنَ الْبَعِيرِ رَغَا فَتَتْرُكُهُ حَتّٰى تَنْتَهِيَ إِلَى الْعَضْبَاءِ فَلَمْ تَرْغُ قَالَ وَنَاقَةٌ مُنَوَّقَةٌ فَقَعَدَتْ فِي عَجُزِهَا ثُمَّ زَجَرَتْهَا فَانْطَلَقَتْ وَنَذِرُوا بِهَا فَطَلَبُوهَا فَأَعْجَزَتْهُمْ قَالَ وَنَذَرَتْ لِلّٰهِ إِنْ نَجَاهَا اللّٰهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا فَلَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ رَآهَا النَّاسُ فَقَالُوا الْعَضْبَاءُ نَاقَةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّهَا نَذَرَتْ إِنْ نَجَاهَا اللّٰهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا فَأَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ بِئْسَمَا جَزَتْهَا نَذَرَتْ لِلّٰهِ إِنْ نَجَاهَا اللّٰهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ. (رواه مسلم، ١٦٤١)

کے جرم میں پکڑا ہے۔ یہ فرما کر آپ ﷺ لوٹ گئے اس نے پھر آپ ﷺ کو آواز دی اور کہا: یا محمد ﷺ! یا محمد ﷺ! رسول اللہ ﷺ بہت رحیم کریم تھے اس لیے آپ ﷺ اس کے پاس لوٹ کر آئے، اور فرمایا: تیرا کیا حال ہے؟ اس نے کہا: میں مسلمان ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بات تو نے اس وقت کہی ہوتی جب تم اپنے معاملے کا مالک تھا تو تو پوری طرح کامیاب ہوجاتا۔ یہ کہہ کر آپ ﷺ واپس ہوگئے۔ اس نے پھر پکارا۔ آپ واپس پلٹے اور فرمایا: تیرا کیا کام ہے؟ اس نے کہا: میں بھوکا ہوں مجھے کھانا دو، اور پیاسا ہوں مجھے پانی دو، فرمایا: یہ تیری ضروریات ہیں۔ چنانچہ ان دو صحابہ کے عوض اس کو چھوڑا گیا تھا۔ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ انصار کی ایک عورت اور عضباء، اونٹنی بھی کفار کے قبضے میں آگئی اور عورت کو مضبوط باندھا گیا تھا لے جانے والے اپنے گھروں کے سامنے مویشیوں کو رات کے وقت لا چھوڑتے تھے۔ عورت ایک رات ہتھکڑی کھول کر اونٹوں کے پاس گئی، جب وہ کسی اونٹ کے قریب جاتی تو وہ بلبلانے لگتا تو عورت اس کو چھوڑ دیتی بالآخر وہ عضباء کے پاس گئی تو وہ نہ بولی اور وہ بڑی ہوشیار اونٹنی تھی۔ عورت نے اس پر بیٹھ کے ہانکا تو وہ چل پڑی۔ لوگوں نے مفقود پا کر تلاش کیا تو اونٹنی نے ان کو ناکام کر دیا۔ عورت نے نذر مانی کہ اگر اللہ نے اس کو نجات دی تو وہ اس اونٹنی کو ذبح کرے گی۔ جب وہ مدینہ پہنچی تو لوگوں نے دیکھ کر کہا: رسول اللہ ﷺ کی عضباء اونٹنی آگئی۔ عورت نے کہا کہ میں نے منت مانی ہے کہ اگر اللہ نے مجھے نجات دی تو میں اس اونٹنی کو ذبح کروں گی۔ لوگ نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! اس نے اونٹنی کو برا بدلہ دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اگر اللہ نے اس کو نجات دی تو وہ اس کو ذبح کرے گی۔ اللہ کی نافرمانی میں نذر کو پورا کرنا جائز نہیں ہے، نہ اس چیز میں جو انسان کی اپنی ملکیت نہ ہو۔" (مسلم)

٦٢٠٦ــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ أَرَادُوْا أَنْ يَشْتَرُوْا جَسَدَ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَأَبَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَبِيْعَهُمْ إِيَّاهُ. (رواه الترمذی، ١٧١٥)

"سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مشرکین نے اپنے ایک مشرک آدمی کی لاش خریدنا چاہی تو نبی ﷺ نے لاش فروخت کرنے سے انکار کر دیا۔" (ترمذی)

٦٢٠٧ــ عَنْ فَيْرُوْزَ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِرَأْسِ الْاَسْوَدِ الْعَنَسِيِّ. (رواه الطبرانی فی الکبیر)

"فیروز دیلمی کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس اسود عنسی کا سر اتار کر لایا۔ (اس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا)۔" (کبیر)

٦٢٠٨ــ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَهُ إِلَى غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يُوْقِدُوْا نَارًا ثَلَاثًا، قَالَ: فَكَلَّمَ النَّاسُ أَبَابَكْرٍ عَنْهُ، قَالُوْا: كَلِّمْهُ لَنَا، فَأَتَاهُ قَالَ: قَدْ اَرْسَلُوْكَ إِلَيَّ لَا يُوْقِدُ أَحَدٌ نَارًا إِلَّا أَلْقَيْتُهُ فِيْهَا، ثُمَّ لَقُوا الْعَدُوَّ فَهَزَمُوْهُمْ، فَلَمْ يَدَعْهُمْ يَطْلُبُوا الْعَدُوَّ، فَلَمَّا رَجَعُوْا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَخْبَرُوْهُ الْخَبَرَ، وَشَكَوْا إِلَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانُوْا قَلِيْلًا فَكَرِهْتُ أَنْ يَطْلُبُوا الْعَدُوَّ وَخِفْتُ أَنْ يَكُوْنَ لَهُمْ مَادَّةٌ فَيَعْطِفُوْنَ عَلَيْهِمْ، وَنَهَيْتُهُمْ أَنْ يُوْقِدُوْا نَارًا خَشْيَةَ أَنْ

"سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب اسے رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ ذات السلاسل میں سپہ سالار بنا کر روانہ کیا تو اس نے لوگوں کو تین رات تک آگ روشن کرنے سے روک دیا۔ لوگوں نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بات کی کہ عمرو رضی اللہ عنہ سے آگ جلانے کے متعلق گفتگو کریں۔ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کے پاس گئے تو کہا: آپ کو لوگوں نے میری طرف بھیجا ہے، یاد رکھیں اگر کسی نے آگ جلائی تو میں اسے آگ میں ڈال دوں گا۔ پھر جنگ ہوئی دشمن شکست کھا گیا تو دشمن کے پیچھے بھاگنے سے بھی منع کر دیا۔ لوگ جب واپس آئے تو آنحضرت ﷺ سے شکایت کی تو عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہماری تعداد تھوڑی تھی۔ لہٰذا میں نے ان کا تعاقب کرنا ناپسند کیا کہ اگر ان کی معاون فوج موجود ہو تو وہ پلٹ کر حملہ آور ہوں گے۔ اور میں نے آگ

(٦٢٠٦) ترمذی: ١٧١٥ـ ضعیف الاسناد، البانی: ٢٨٩ـ احمد: ٣٠٠٤.

(٦٢٠٧) طبرانی اوسط ورجالہ ثقات ہیثمی: ٩٦٩٣.

(٦٢٠٨) طبرانی کبیر بأسانید ورجال الاول رجال الصحیح ہیثمی: ٩٦٢٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَرَى الْعَدُوُّ قِلَّتَهُمْ، فَحَمِدَ ﷺ أَمْرَهُ.

(رواه الطبراني في الكبير)

روشن کرنے سے اس لیے روکا تھا کہ کہیں دشمن کو ہماری قلت نہ معلوم ہو جائے۔ پس آنحضرت ﷺ نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی اس تدبیر کو سراہا۔" (الکبیر)

شرح: اس میں ایک تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی جنگی بصیرت کا پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے کمال دانشمندی سے کامیاب انداز اپنایا جو دوسروں کی سمجھ سے بالاتر تھا۔

دوسری یہ بات ثابت ہوئی اگر کسی کی چیز دشمن کے قبضہ میں چلی جاتی ہے، تو اگر مال غنیمت ابھی تقسیم نہیں ہوا تو وہ چیز مالک پر لوٹائی جائے گی اگر مال غنیمت تقسیم ہو چکا ہے پھر وہ چیز تقسیم میں جس کے حصہ میں آئے گی اسی کی ہوگی۔

اس میں تفصیل ہے، وہ یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا گھوڑا بھاگ گیا تھا اسے دشمن نے پکڑ لیا، جب مسلمان غالب آئے تو وہ گھوڑا دشمن سے واپس لے لیا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ گھوڑا واپس کر دیا گیا، یہ نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک کی بات ہے۔ اور ایک ان کا غلام بھاگ گیا تھا اور رومیوں کے ساتھ جا ملا تو مسلمان رومیوں پر کامیاب ہوئے تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ غلام واپس دے دیا۔ یہ نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک سے بعد کی بات ہے۔ (شرح زرقانی: ۳/ ۱۸)

اور یہ بھی ثابت ہوا بہت ہی زیادہ سرکش اور مخالف اسلام اور جھوٹی نبوت کا دعویدار جو ہے لوگوں کی عبرت کے لیے اس کا سر اتار کر میدان سے لایا جا سکتا ہے، آپ ﷺ نے اپنے دو آدمیوں کے عوض کافروں کے دو آدمی گرفتار کیے تھے، ان میں سے ایک نے اوپر سے مسلمان ہونے کا اظہار کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، اگر تو نے گرفتار سے قبل اپنی خوشی سے اسلام قبول کیا ہوتا تو دنیا میں تو غلامی سے نجات پاتا اور آخرت میں دوزخ سے نجات پاتا، اب تین ہی صورتیں ہیں خواہ تو اسلام قبول کرنے کا دعویٰ بھی کرے یا تو غلامی میں رہے گا۔

(۲) یا ویسے احسان کرتے ہوئے تجھے آزاد کر دیا جائے۔

(۳) یا پھر فدیہ لے کر چھوڑا جائے ثابت ہوا زندہ قیدیوں کو قیدیوں کے عوض آزاد کرنا جائز ہے، مردہ قیدیوں کا تبادلہ نہیں۔ اس مسلم کی حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ عزت بچاتے ہوئے یا ہجرت کے لیے یا دین کی حفاظت میں عورت تنہا سفر کرتی ہے تو گنجائش ہے، بلا وجہ عورت کو بغیر محرم کے سفر کی اجازت نہیں۔

اور یہ بھی ثابت ہوا مال غنیمت تقسیم ہونے سے پہلے، دشمن نے کسی کی جو چیز چھین لی تھی وہ واپس ہونے کی صورت میں مالک کو ہی لوٹائی جائے گی اور یہ بھی ثابت ہوا نافرمانی کی نذر جائز نہیں اور نہ ہی اس چیز کی نذر مانی جائے جو ملکیت میں نہیں۔ (عون المعبود: ۳/ ۲۳۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٦٢٠٩ـ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَبْدًا لِعَبْدِاللّٰهِ بْـنِ عُـمَرَ أَبَقَ وَأَنَّ فَرَسًا لَـهُ عَارَ فَأَصَابَهُمَا الْـمُشْـرِكُـوْنَ ثُمَّ غَنِمَهُمَا الْمُسْلِمُوْنَ فَرُدَّا عَـلَـى عَبْـدِالـلّٰـهِ بْـنِ عُمَرَ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ تُصِيْبَهُمَا الْمَقَاسِمُ. (رواه مالك)

''مالک رحمہ اللہ کو بات پہنچی تو سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام بھاگ گیا۔ مشرکین نے ڈاکہ مارا اور سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا ایک گھوڑا لے گئے۔ پھر یہ دونوں ہی مسلمانوں کو غنیمت میں ہاتھ آ گئے تو دونوں عبداللہ کو واپس کر دیے گئے اور یہ کام تقسیم غنیمت سے پہلے کیا گیا۔'' (مؤطا)

الأمانة و الهدنة و الجزية ونقض العهد و الغدر.

امن، صلح، جزیہ کا معاہدہ توڑنے اور معاہدے کی خلاف ورزی کرنے کا بیان

٦٢١٠ـ عَنْ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَـنْ جَدِّهِ صَـخْـرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ غَزَا ثَـقِـيْـفًا فَلَمَّا أَنْ سَمِعَ ذٰلِكَ صَخْرٌ رَكِبَ فِي خَيْلٍ يُمِدُّ النَّبِيَّ ﷺ فَوَجَدَ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَدِ انْـصَـرَفَ وَلَـمْ يَـفْتَحْ فَجَعَلَ صَخْرٌ يَوْمَئِذٍ عَهْـدَ الـلّٰـهِ وَذِمَّتَهُ أَنْ لَا يُفَارِقَ هٰذَا الْقَصْرَ حَتّٰى يَنْزِلُوْا عَلٰى حُكْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يُـفَـارِقْهُـمْ حَتّٰـى نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَتَبَ إِلَيْهِ صَخْرٌ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ ثَقِيْفًا قَـدْ نَـزَلَـتْ عَلٰى حُكْمِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَأَنَا مُـقْـبِـلٌ إِلَيْهِـمْ وَهُـوَ فِـي خَيْلٍ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِـالـصَّلَاةِ جَامِعَةً فَدَعَا لِأَحْمَسَ عَشْـرَ دَعَـوَاتٍ اَلـلّٰهُـمَّ بَارِكْ لِأَحْمَسَ فِي خَيْلِهَا وَرِجَالِهَا وَأَتَاهُ الْقَوْمُ فَتَكَلَّمَ الْمُغِيْرَةُ بْـنُ شُـعْبَةَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّ صَخْرًا أَخَذَ عَـمَّتِي وَدَخَلَتْ فِيْمَا دَخَلَ فِيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ

''عثمان بن ابی حازم اپنے باپ سے وہ اس کے دادے صخر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بنو ثقیف سے جنگ کی، جب صخر نے سنا تو وہ اپنے لوگوں کو گھوڑوں پر سوار کر کے ساتھ لے کر آپ ﷺ کی امداد کے لیے چل پڑا۔ جب اس نے یہ دیکھا کہ آنحضرت ﷺ بنو ثقیف کو چھوڑ کر بغیر فتح کرنے کے واپس جا چکے ہیں تو صخر نے اللہ سے عہد کیا کہ وہ ان لوگوں کے قلعہ سے جدا نہ ہوگا جب تک وہ نبی ﷺ کے فیصلے پر قلعہ سے نہیں اتریں گے۔ پھر ان سے جدا نہ ہوا یہاں تک کہ وہ آپ ﷺ کے فیصلے کی شرط پر اتر آئے تو صخر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں لکھا اما بعد! بنو ثقیف آپ ﷺ کے فیصلے کی شرط پر اتر آئے ہیں۔ اور میں ان کو ساتھ لے کر آ رہا ہوں وہ ہمارے گھوڑ سواروں کے ساتھ ہیں۔ تو آپ ﷺ نے یکجا نماز پڑھنے کا حکم دیا اور آپ ﷺ نے دس بار احمس والوں کے لیے دعا مانگی یا اللہ! احمس والوں کے گھوڑ سواروں میں اور ان کے پیادوں میں برکت عطا کر۔ جب وہ لوگ حاضر ہوئے تو سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ

(٦٢٠٩) مالك.

(٦٢١٠) ابوداؤد: ٣٠٦٧ـ ضعيف الاسناد، الباني: ٦٧٠ـ احمد: ١٨٣٠١ـ دارمي: ١٦٧٣.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَدَعَاهُ فَقَالَ يَا صَخْرُ إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا أَسْلَمُوْا أَحْرَزُوْا دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ فَادْفَعْ إِلَى الْمُغِيْرَةِ عَمَّتَهُ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ وَسَأَلَ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ مَا لِبَنِي سُلَيْمٍ قَدْ هَرَبُوْا عَنِ الْإِسْلَامِ وَتَرَكُوْا ذٰلِكَ الْمَاءَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَنْزِلْنِيْهِ أَنَا وَقَوْمِي قَالَ نَعَمْ فَأَنْزَلَهُ وَأَسْلَمَ يَعْنِي السُّلَمِيِّيْنَ فَأَتَوْا صَخْرًا فَسَأَلُوْهُ أَنْ يَدْفَعَ إِلَيْهِمُ الْمَاءَ فَأَبٰى فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوْا يَانَبِيَّ اللّٰهِ أَسْلَمْنَا وَأَتَيْنَا صَخْرًا لِيَدْفَعَ إِلَيْنَا مَائَنَا فَأَبٰى عَلَيْنَا فَأَتَاهُ فَقَالَ يَا صَخْرُ إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا أَسْلَمُوْا أَحْرَزُوْا أَمْوَالَهُمْ وَدِمَاءَهُمْ فَادْفَعْ إِلَى الْقَوْمِ مَاءَهُمْ قَالَ نَعَمْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَتَغَيَّرُ عِنْدَ ذٰلِكَ حُمْرَةً حَيَاءً مِنْ أَخْذِهِ الْجَارِيَةَ وَأَخْذِهِ الْمَاءَ . (لأبي داود، ٣٠٦٧)

سے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ! صخر رضی اللہ عنہ نے میری پھوپھی قبضے میں لے رکھی ہے۔ اور اسی طرح وہ اسلام میں داخل ہو چکی ہے جیسے دوسرے لوگ داخل ہوئے ہیں۔ پس آپ ﷺ نے اس کو بلا کر فرمایا: اے صخر! جب قوم مسلمان ہو جائے تو وہ اپنے خون اور مال محفوظ کر لیتے ہیں۔ اس لیے تو مغیرہ رضی اللہ عنہ کو اس کی پھوپھی واپس کر دے تو صخر رضی اللہ عنہ نے واپس کر دی۔ صخر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے وہ پانی طلب کیا جس کو بنو سلیم نے اسلام سے بھاگ کے چھوڑ دیا تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے مجھے اور میری قوم کو اس پر قبضے کی اجازت دے دی۔ بنو سلیم والے بھی مسلمان ہو گئے اور انہوں نے صخر رضی اللہ عنہ سے آ کر پانی واپس کرنے کا سوال کیا تو اس نے پانی واپس کرنے سے انکار کیا۔ پھر بنو سلیم نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے، پس آپ ﷺ نے صخر کو بلایا وہ حاضر ہوا تو فرمایا: اے صخر! جب کوئی قوم مسلمان ہو جائے تو وہ اپنے خون اور اپنے مال محفوظ کر لیتے ہیں۔ اس قوم کا پانی ان کو واپس کر دے اس نے عرض کی: ہاں، یا رسول اللہ ﷺ! واپس کرتا ہوں۔ صخر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا مجھ سے لڑکی اور پانی واپس لینے کی وجہ سے آپ ﷺ کا چہرہ اقدس حیا کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا۔" (ابوداؤد)

٦٢١١ـ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنَّا بِالْمِرْبَدِ فَجَاءَ رَجُلٌ أَشْعَثُ الرَّأْسِ بِيَدِهِ قِطْعَةُ أَدِيْمٍ أَحْمَرَ فَقُلْنَا كَأَنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَقَالَ أَجَلْ قُلْنَا وَنَاوِلْنَا هٰذِهِ الْقِطْعَةَ الْأَدِيْمَ الَّتِي فِي يَدِكَ فَنَاوَلَنَاهَا فَقَرَأْنَاهَا فَإِذَا فِيْهَا مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى

"یزید بن عبداللہ نے کہا: ہم بصرہ میں تھے، ہم نے دیکھا کہ ایک پراگندہ بالوں والا آدمی ہے جس کے ہاتھ میں سرخ چمڑے کا ٹکڑا ہے۔ ہم نے کہا: تو گویا دیہات کا رہنے والا ہے۔ اس نے کہا: ہاں، ہم نے کہا: تیرے ہاتھ میں چمڑے کا ٹکڑا ہے، یہ ہمیں پکڑا، اس نے دے دیا۔ اس میں لکھا تھا: اللہ کے رسول محمد ﷺ کی طرف سے بنو زہیر بن

(٦٢١١) ابوداؤد: ٢٩٩٩ـ صحيح الاسناد، الباني: ٢٥٩٢ـ احمد: ٢٢٥٦١

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَنِی زُهَيْرِ بْنِ أُقَيْشٍ إِنَّكُمْ إِنْ شَهِدْتُمْ أَنْ لَّاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَأَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَأَدَّيْتُمُ الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ وَسَهْمَ النَّبِيِّ ﷺ الصَّفِيَّ أَنْتُمْ آمِنُوْنَ بِأَمَانِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَقُلْنَا مَنْ كَتَبَ لَكَ هٰذَا الْكِتَابَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (لأبی داود، ۲۹۹۹)

اقیش کے نام۔ اگر تم لوگ یہ گواہی دو کہ نہیں کوئی عبادت کے لائق سوائے اللہ تعالیٰ کے اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اور نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو، غنیمت سے خمس ادا کرو، اور رسول اللہ ﷺ کا مخصوص حصہ بھی ادا کرو تو تم اللہ اور اس کے رسول کی امانت کے تحت امن میں ہوں گے۔ ہم نے پوچھا: یہ کس نے لکھا ہے؟ اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے۔'' (ابوداؤد)

٦٢١٢ـــ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَهْرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ لِي هَمْدَانُ هَلْ أَنْتَ آتٍ هٰذَا الرَّجُلَ وَمُرْتَادٌ لَنَا فَإِنْ رَضِيتَ لَنَا شَيْئًا قَبِلْنَاهُ وَإِنْ كَرِهْتَ شَيْئًا كَرِهْنَاهُ قُلْتُ نَعَمْ فَجِئْتُ حَتّٰى قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَضِيتُ أَمْرَهُ وَأَسْلَمَ قَوْمِي وَكَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا الْكِتَابَ إِلٰى عُمَيْرٍ ذِي مَرَّانٍ قَالَ وَبَعَثَ مَالِكَ بْنَ مِرَارَةَ الرَّهَاوِيَّ إِلَى الْيَمَنِ جَمِيعًا فَأَسْلَمَ عَكٌّ ذُوْ خَيْوَانَ قَالَ فَقِيلَ لِعَكٍّ انْطَلِقْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَخُذْ مِنْهُ الْأَمَانَ عَلٰى قَرْيَتِكَ وَمَالِكَ فَقَدِمَ وَكَتَبَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ لِعَكٍّ ذِي خَيْوَانَ إِنْ كَانَ صَادِقًا فِي أَرْضِهِ وَمَالِهِ وَرَقِيقِهِ فَلَهُ الْأَمَانُ وَذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَتَبَ خَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ. (رواه أبوداود، ٣٠٢٧)

''عامر بن شہر نے کہا: جب نبی ﷺ تشریف لائے تو قوم ہمدان نے مجھے کہا: کیا تو اس شخص کے پاس جا کر ہمارے لیے نرمی اور سہولت حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے؟ پس جو چیز تو ہمارے لیے پسند کرے گا تو ہم بھی اس کو پسند کریں گے۔ اور اگر کوئی چیز تو نے ناپسند کی تو ہم بھی ناپسند کریں گے۔ میں نے کہا: ہاں، پھر میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ ﷺ کا دین پسند کیا، اور میری قوم نے بھی اسلام قبول کیا آپ ﷺ یہ نامہ مبارک عمیر ذی مران کی طرف لکھا اور آنحضرت ﷺ نے مالک بن مرارہ الرھاوی کو سارے یمن کی طرف روانہ کیا عک ذی خیوان نے اسلام قبول کیا تو عک کو کہا گیا: تو رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر آپ ﷺ سے اپنے شہر اور جائیداد و اموال کے لیے امان حاصل کر لے تو وہ حاضر ہوا۔ پس آپ ﷺ نے اسی کے لیے لکھا: اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ عک ذی خیوان اگر اپنی زمین، مال اور غلام کے متعلق سچ کہہ رہا ہے تو اس کے لیے امان ہے اور اللہ کی ضمانت ہے اور اللہ کے رسول محمد ﷺ کی ضمانت ہے۔ اس

(٦٢١٢) ابوداؤد: ٣٠٢٧، التبی: ٦٥٣.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو خالد بن سعید بن العاص نے لکھا تھا۔ (ابو داود)

شرح: مربد ایک محلے کا نام ہے۔ یہاں یہ موجود تھے کہ رسول اکرم ﷺ کا پیغام ان تک پہنچا۔ رسول اکرم ﷺ نے انہیں مال غنیمت کے متعلق وضاحت بتائی۔ یہ وہ مال ہے جو کفار سے جنگ سے حاصل ہوتا ہے اور اس کے پانچ حصے کیے جاتے ہیں۔ ۴ حصے لشکر میں تقسیم ہوتے ہیں، ایک حصہ اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کا ہے، آپ ﷺ جنگ میں شریک ہوئے ہوں یا نہ ہوئے ہوں، یہ حصہ آپ کا ہوتا تھا، ایک مال ''صفی'' تھا، جس کا مطلب ہے، منتخب کیا ہوا۔ یہ وہ چیز ہوتی تھی جو مال غنیمت تقسیم کرنے سے پہلے نبی اکرم ﷺ چن لیتے تھے مثلاً کوئی گھوڑا، غلام، یا لونڈی وغیرہ یہ نبی ﷺ کا خاصہ تھا، عام فوجی ایسا نہیں کر سکتے تھے۔ تاہم آپ ﷺ کی زندگی مبارک کے بعد امام وقت کے لیے اس منتخب حصہ کو لینے کا استحقاق اب بھی ہے۔ (عون المعبود: ۳/۱۱۳)

٦٢١٣ــ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْهِ وَكَانَ أَحَدَ الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ تِيْبَ عَلَيْهِمْ وَكَانَ كَعْبُ بْنُ الْأَشْرَفِ يَهْجُو النَّبِيَّ ﷺ وَيُحَرِّضُ عَلَيْهِ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَأَهْلُهَا أَخْلَاطٌ مِنْهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ يَعْبُدُوْنَ الْأَوْثَانَ وَالْيَهُوْدُ وَكَانُوْا يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابَهُ فَأَمَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ نَبِيَّهُ بِالصَّبْرِ وَالْعَفْوِ فَفِيْهِمْ أَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ أُوْتُوْا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ الْآيَةَ فَلَمَّا أَبَى كَعْبُ بْنُ الْأَشْرَفِ أَنْ يَنْزِعَ عَنْ أَذَى النَّبِيِّ ﷺ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ أَنْ يَبْعَثَ رَهْطًا يَقْتُلُوْنَهُ فَبَعَثَ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ وَذَكَرَ قِصَّةَ قَتْلِهِ فَلَمَّا قَتَلُوْهُ فَزِعَتِ الْيَهُوْدُ وَالْمُشْرِكُوْنَ فَغَدَوْا عَلَى

''سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ '' جو کہ ان تینوں میں سے ایک تھے، جن کی توبہ قبول ہوئی تھی'' کا بیان ہے کہ کعب بن اشرف یہودی آنحضرت ﷺ کی ہجو کیا کرتا تھا، اور کفار قریش کو آپ ﷺ کے خلاف ترغیب دیتا تھا۔ آنحضرت ﷺ جب مدینہ میں تشریف لائے تو مدینہ میں بتوں کی پوجا کرنے والے مشرکین بھی تھے اور یہود بھی تھے۔ آپ ﷺ اور آپ کے اصحاب کو ایذا دیتے تھا۔ پس آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب کو اللہ تعالی نے صبر و تحمل اور عفو درگذر کرنے کا حکم دیا اور یہ آیت نازل ہوئی۔ (تم سنو گے ان لوگوں سے جن کو کتاب دی گئی ہے تم سے پہلے اور ان لوگوں سے جو مشرک ہیں بہت زیادہ اذیت) کعب بن اشرف نے آپ ﷺ کو ایذا دینے سے باز آنے سے انکار کر دیا۔ آپ ﷺ نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اس کو قتل کرنے کے لیے آدمی روانہ کر دے۔ تو انہوں نے محمد بن مسلمہ کو روانہ کیا۔ انھوں نے اسے قتل کر دیا۔ پھر راوی نے اس کو قتل کرنے کا قصہ بھی بیان کیا۔ جب وہ قتل کیا گیا تو یہود اور مشرکین کو خوف

(٦٢١٣) ابو داؤد: ٣٠٠٠۔ صحيح الاسناد، الباني: ٢٥٩٣.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوْا طُرِقَ صَاحِبُنَا فَقُتِلَ فَذَكَرَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ الَّذِي كَانَ يَقُوْلُ وَدَعَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أَنْ يَكْتُبَ بَيْنَهُ كِتَابًا يَنْتَهُوْنَ إِلَى مَا فِيهِ فَكَتَبَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً صَحِيْفَةً. (رواه أبو داود، ۳۰۰۰)

لاحق ہوا تو وہ دوسرے دن آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور کہا: رات کو ہمارا آدمی قتل کیا گیا ہے۔تو آنحضرت ﷺ نے ان کے سامنے وہ باتیں بیان کیں جو وہ آپ ﷺ کے خلاف کہا کرتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو دعوت دی کہ میرے اور تمہارے درمیان تحریر لکھی جائے تاکہ ہر فریق اس کی طرف رجوع کرے۔ پھر ان کے اور مسلمانوں کے درمیان ایک تحریر لکھا دی۔'' (ابوداؤد)

شرح:......کعب بن اشرف یہودی عرب کا باشندہ تھا۔اس کے باپ نے جاہلیت میں قتل کیا،اور مدینہ میں آ گیا اور بنونضیر کا حلیف بنا اور بڑے شرف پر فائز ہوا اس نے عقیلہ بنت ابوحقیق سے شادی کی جس سے یہ کعب پیدا ہوا، دراز قد اور بڑا جسیم وضخیم تھا، اس کی وجہ سے یہودی مسلمانوں پر سب وشتم کرتے اور اذیت دیتے اور مسلمان عورتوں پر زبان درازی کرتے تھے۔ اسے قتل کروا دیا گیا تو نبی ﷺ نے یہودیوں اور مشرکوں سے کہا: میں اس شرط پر تم سے عہد کرتا ہوں کہ تم مسلمانوں اور ان کی خواتین کے خلاف زبان درازی نہیں کرو گے تو تمہیں امن ہے اگر تم نے اس کی پاسداری نہ کی تو پھر کوئی امن کی ضمانت نہیں۔ تاہم آہستہ آہستہ یہودی کمزور پڑ گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جزیرۂ عرب میں جلاوطن کر دیا۔ (عون المعبود: ۱۱۴/۳)

٦٢١٤۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَالَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَهْلَ نَجْرَانَ عَلَى أَلْفَيْ حُلَّةٍ النِّصْفُ فِي صَفَرٍ وَالْبَقِيَّةُ فِي رَجَبٍ يُؤَدُّوْنَهَا إِلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَعَوَرِ ثَلَاثِيْنَ دِرْعًا وَثَلَاثِيْنَ فَرَسًا وَثَلَاثِيْنَ بَعِيْرًا وَثَلَاثِيْنَ مِنْ كُلِّ صِنْفٍ مِنْ أَصْنَافِ السِّلَاحِ يَغْزُوْنَ بِهَا وَالْمُسْلِمُوْنَ ضَامِنُوْنَ لَهَا حَتّٰى يَرُدُّوْهَا عَلَيْهِمْ إِنْ كَانَ بِالْيَمَنِ كَيْدٌ أَوْ غَدْرَةٌ عَلَى أَنْ لَا تُهْدَمَ لَهُمْ بَيْعَةٌ وَلَا يُخْرَجَ لَهُمْ قَسٌّ وَلَا يُفْتَنُوْا عَنْ دِيْنِهِمْ مَالَمْ يُحْدِثُوْا حَدَثًا أَوْ

''سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے اہل نجران سے دو ہزار جوڑا کپڑے پر صلح کی نصف کپڑا ماہ صفر میں اور نصف رجب کے مہینے میں مسلمانوں کو دیتے رہیں گے، اور تیس عدد زرہ، تیس گھوڑے، تیس اونٹ اور ہر قسم کے اسلحہ سے تیس اشیاء دیں گے تاکہ مسلمان جہاد کریں اور ان اشیاء کے واپس کرنے کے مسلمان ضامن ہوں گے، اور ضرور واپس لوٹائیں گے۔ اگر یمن میں مسلمانوں کے خلاف شورش بپا ہو اور فتنہ کھڑا کیا جائے تو اہل نجران کی بیعت ختم نہ ہوگی۔ ان کے کسی پادری کو شہر بدر نہیں کیا جائے گا، ان کے گرجے کو نہیں گرایا جائے گا۔ اور ان کے دین میں مداخلت نہیں کی جائے گی جب تک وہ کوئی بدعت نہ

(٦٢١٤) ابوداؤد: ٣٠٤١۔ ضعيف الاسناد، البانی: ٦٥٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

يأْكُلُوا الرِّبَا. (رواه ابوداود، ٣٠٤١)

٦٢١٥ـــعَنْ زِيَادِبْنِ حُدَيْرٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ لَئِنْ بَقِيْتُ لِنَصَارَى بَنِي تَغْلِبَ لَأَقْتُلَنَّ الْمُقَاتِلَةَ وَلَأَسْبِيَنَّ الذُّرِّيَّةَ فَإِنِّي كَتَبْتُ الْكِتَابَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى أَنْ لَا يُنَصِّرُوْا أَبْنَاءَ هُمْ. (رواه أبوداود، ٣٠٤٠) قَالَ أَبُوْدَاوُدَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ، كَذَا ذَكَرَهُ رَزِيْنٌ وَلَمْ أَجِدْ فِي كِتَابِ أَبِي دَاوُدَ. قُلْتُ هُوَ فِي أَبِيْ دَاوُدَ قَبْلَ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْمُتَقَدِّمُ بِلَا فَاصِلٍ، وَفِي آخِرِهِ: بَلَغَنِي عَنْ أَحْمَدَ أَنَّهُ كَانَ يُنْكِرُ هٰذَا الْحَدِيْثَ إِنْكَارًا شَدِيْدًا قَالَ أَبُوْ عَلِيٍّ، وَلَمْ يَقْرَأْهُ أَبُوْدَاوُدَ فِي الْعَرْضَةِ الثَّانِيَةِ اهـ. فَظَاهِرُ كَلَامِ اللُّؤْلُؤِيِّ أَنَّهُ لَمْ يَجِدْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عِنْدَ كُلِّ رُوَاةِ أَبِي دَاوُدَ فَلِهٰذَا لَمْ يَجِدْهُ الْمُصَنِّفُ فِي أَصْلِهِ.

٦٢١٦ـ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ خَيْبَرَ وَمَعَهُ مَنْ مَعَهُ مِنْ أَصْحَابِهِ وَكَانَ صَاحِبُ خَيْبَرَ رَجُلًا مَارِدًا مُنْكِرًا فَأَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَلَكُمْ أَنْ تَذْبَحُوْا حُمُرَنَا وَتَأْكُلُوْا ثَمَرَنَا وَتَضْرِبُوْا نِسَاءَ نَا فَغَضِبَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ وَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ ارْكَبْ فَرَسَكَ

کریں یا وہ جب تک سود نہ کھائیں۔" (ابوداؤد)

"زیادہ بن حدیر کا بیان ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا اگر میں زندہ رہا تو بنو تغلب کے عیسائیوں کو قتل کر دوں گا۔ اور ان کی اولاد کو قیدی قرار دونگا۔ میں نے ہی ان کے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان صلح نامہ لکھا تھا اور یہ شرط رکھی تھی کہ وہ اپنی اولاد کو نصرانی نہیں بنائیں گے۔ ابوداؤد نے کہا یہ منکر روایت ہے۔۔ رزین نے بھی ایسا ہی ذکر کیا ہے۔ اور میں نے ابوداؤد کی کتاب میں اس کو نہیں پایا۔ میں کہتا ہوں یہ روایت ابوداؤد کی کتاب میں ابن عباس کی حدیث سے متصل بلا فاصلہ پہلے درج ہے۔ اور اس کے آخر میں ہے مجھے احمد سے روایت موصول ہوئی ہے کہ وہ اس روایت کا شدت سے انکار کرتے تھے۔ ابوعلی کا قول ہے کہ ابوداؤد نے دوسری مرتبہ سنن ابی داود کا دور کرواتے وقت اس کی تلاوت نہیں کی تھی۔ پس لؤلؤی کے قول کی وجہ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ روایت ابوداؤد کے تمام راویوں کے پاس نہیں پائی گئی۔ تو یہی وجہ ہے کہ مؤلف کو اس کے اصل میں یہ روایت نہ مل سکی۔"

"عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں کو ساتھ لے کر جب خیبر میں اترے تو خیبر کا حکمران ایک متکبر آدمی تھا جو آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ اس نے کہا: اے محمد! کیا تمہارے لیے جائز ہے کہ تم ہمارے گدھے ذبح کرو، ہمارے پھل کھاؤ، اور ہماری عورتوں کو مارو تو آپ ﷺ کو بہت غصہ آیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن عوف! تو اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر جا اور منادی کر دے کہ جنت مومن

(٦٢١٥) ابوداؤد: ٣٠٤٠ـ ضعیف، البانی: ٦٥٧

(٦٢١٦) ابوداؤد: ٣٠٥٠ـ ضعیف، البانی: ٦٦٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ نَادِ أَلَا إِنَّ الْجَنَّةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِمُؤْمِنٍ وَأَنِ اجْتَمِعُوْا لِلصَّلَاةِ قَالَ فَاجْتَمَعُوْا ثُمَّ صَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ أَيَحْسَبُ أَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ قَدْ يَظُنُّ أَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا إِلَّا مَا فِي هٰذَا الْقُرْآنِ أَلَا وَإِنِّي وَاللّٰهِ قَدْ وَعَظْتُ وَأَمَرْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ أَشْيَاءَ إِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْآنِ أَوْ أَكْثَرُ وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُحِلَّ لَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا بِإِذْنٍ وَلَا ضَرْبَ نِسَائِهِمْ وَلَا أَكْلَ ثِمَارِهِمْ إِذَا أَعْطَوْكُمُ الَّذِي عَلَيْهِمْ. (رواه أبوداود، ٣٠٥٠)

کے سوا کسی کے لیے حلال نہیں ہے، اور یہ کہ لوگ نماز کے وقت جمع ہوں۔ لوگ جب اکٹھے ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص اپنے تخت پر بیٹھ کر گمان کرتا ہے کہ اللہ نے کوئی چیز حرام نہیں کی مگر صرف وہ چیز جو قرآن میں حرام ہے۔ خبردار رہو! اللہ کی قسم میں نے نصیحت کی، حکم دیا، اور بعض اشیاء سے منع بھی کیا ہے جو کہ قرآن کی مثل ہیں یا اس سے بھی زیادہ ہیں۔ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اہل کتاب کی اجازت کے بغیر ان کے گروہ میں داخل ہونا منع کیا ہے۔ اور ان کی عورتوں کو مارنا بھی ممنوع قرار دیا ہے۔ اور ان کے پھل کھانے بھی جائز نہیں جب کہ وہ ادا کر دیں وہ چیز جو ان کے ذمہ ہے (یعنی جزیہ)۔'' (ابوداؤد)

٦٢١٧ــ عَنْ رَجُلٍ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَعَلَّكُمْ تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا فَتَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ فَيَتَّقُوْنَكُمْ بِأَمْوَالِهِمْ دُوْنَ أَنْفُسِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ قَالَ سَعِيْدٌ فِي حَدِيْثِهِ فَيُصَالِحُوْنَكُمْ عَلَى صُلْحٍ ثُمَّ اتَّفَقَا فَلَا تُصِيْبُوْا مِنْهُمْ شَيْئًا فَوْقَ ذٰلِكَ فَإِنَّهُ لَا يَصْلُحُ لَكُمْ. (رواه أبوداود، ٣٠٥١)

''جہینہ کے ایک صحابی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ممکن ہے تم کسی قوم سے جہاد کرو پھر تم ان پر غالب آ جاؤ تو وہ مال کے بدلے تم سے اپنی جان اور اہل و عیال کو بچائیں اور وہ شرائط پر تم سے صلح کریں گے تو تحریر میں درج اشیاء سے زائد ان کی کوئی چیز نہ لو وہ تمہارے لیے کسی صورت جائز نہیں ہے۔'' (ابوداؤد)

٦٢١٨ــ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فَدَعَ أَهْلُ خَيْبَرَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَامَ عُمَرُ خَطِيْبًا فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَامَلَ يَهُوْدَ خَيْبَرَ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَقَالَ نُقِرُّكُمْ مَا أَقَرَّكُمُ اللّٰهُ وَإِنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ

''نافع سے روایت ہے کہ جب سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ پر خیبر میں زیادتی کی گئی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہود سے مال کے عوض صلح کی تھی، اور فرمایا تھا: ہم تمہیں یہاں ٹھہرنے دیں گے جب تک تمہیں اللہ ٹھہرائے گا۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ وہاں اپنے مال کی خاطر گئے تھے تو رات

(٦٢١٧) ابوداؤد: ٣٠٥١۔ ضعیف، البانی: ٦٦٥.

(٦٢١٨) بخاری: ٢٧٣٠۔ ابوداؤد: ٣٠٠٧۔ احمد: ٩١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَرَجَ إِلَى مَالِهِ هُنَاكَ فَعُدِيَ عَلَيْهِ مِنَ اللَّيْلِ فَفُدِعَتْ يَدَاهُ وَرِجْلَاهُ وَلَيْسَ لَنَا هُنَاكَ عَدُوٌّ غَيْرَهُمْ هُمْ عَدُوُّنَا وَتُهْمَتُنَا وَقَدْ رَأَيْتُ إِجْلَاءَهُمْ فَلَمَّا أَجْمَعَ عُمَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَتَاهُ أَحَدُ بَنِي أَبِي الْحُقَيْقِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَتُخْرِجُنَا وَقَدْ أَقَرَّنَا مُحَمَّدٌ ﷺ وَعَامَلَنَا عَلَى الْأَمْوَالِ وَشَرَطَ ذٰلِكَ لَنَا فَقَالَ عُمَرُ اظْنَنْتَ أَنِّي نَسِيتُ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ بِكَ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَعْدُو بِكَ قَلُوصُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ فَقَالَ كَانَتْ هٰذِهِ هُزَيْلَةً مِنْ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ فَأَجْلَاهُمْ عُمَرُ وَأَعْطَاهُمْ قِيمَةَ مَا كَانَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالًا وَإِبِلًا وَعُرُوضًا مِنْ أَقْتَابٍ وَحِبَالٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ. (رواه البخاري، ٢٧٣٠)

کی تاریکی میں ان کو مارا پیٹا گیا، اور ان کے ہاتھ پاؤں زخمی کیے گئے ہیں، اور وہاں یہود کے علاوہ کوئی ہمارا دشمن نہیں وہی ہمارے دشمن ہیں ان پر ہی ہمارا گمان والزام ہے۔ اور میں نے یہود کو وہاں سے جلا وطن کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ پھر جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس امر پر پختہ ارادہ کر لیا تو بنو حقیق میں سے ایک یہودی عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا: اے امیر المومنین! کیا تم ہمیں نکال رہے ہو جبکہ محمد رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ مال پر معاملہ کیا اور وہاں رہنے کی شرط بھی بیان کی؟ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تیرا گمان ہے کہ محمد ﷺ کا وہ ارشاد میں بھول گیا ہوں جو آپ ﷺ نے خاص طور پر تجھے مخاطب کر کے فرمایا تھا۔ فرمایا: تیرا کیا حال ہوگا جب تجھے خیبر سے نکالا جائے گا تجھے تیری سواری لے کر دوڑتی ہوگی ایک رات کے بعد دوسری رات؟ اس نے کہا: وہ تو ابوالقاسم ﷺ کا مذاق تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تو نے غلط کہا، اے دشمنِ خدا! (وہ آپ ﷺ کی طے شدہ بات تھے وہ ہنسی مذاق نہیں تھا) اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو جلا وطن کر دیا۔ اور جو قیمت ان کے پھلوں کی بنتی تھی انھیں دیں۔ مال، اونٹ اور دیگر سامان کی صورت میں یعنی پالان اور رسیاں وغیرہ۔'' (بخاری)

٦٢١٩۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَجْلَاهُمْ إِلَى تَيْمَاءَ وَأَرِيحَاءَ. (رواه مسلم، ١٥٥١)

''سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو تیماء اور اریحاء نامی مقامات کی طرف جلا وطن کیا۔'' (مسلم)

٦٢٢٠۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَاتَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ فَغَلَبَ عَلَى النَّخْلِ وَالْأَرْضِ

''سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے اہل خیبر پر حملہ کیا اور ان سے لڑائی جاری رہی یہاں تک کہ ان کو ان کے

(٦٢١٩) مسلم: ١٥٥١۔ بخاری: ٤٢٤٨۔ ترمذی: ١٨٨٣۔ نسائی: ٣٩٣٠.
(٦٢٢٠) ابوداؤد: ٣٠٠٦۔ حسن الاسناد، البانی: ٢٥٩٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَأَلْجَأَهُمْ إِلَى قَصْرِهِمْ فَصَالَحُوْهُ عَلَى أَنَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الصَّفْرَاءَ وَالْبَيْضَاءَ وَالْحَلْقَةَ وَلَهُمْ مَا حَمَلَتْ رِكَابُهُمْ عَلَى أَنْ لاَ يَكْتُمُوْا وَلاَ يُغَيِّبُوْا شَيْئًا فَإِنْ فَعَلُوْا فَلاَ ذِمَّةَ لَهُمْ وَلاَ عَهْدَ فَغَيَّبُوْا مَسْكًا لِحُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَقَدْ كَانَ قُتِلَ قَبْلَ خَيْبَرَ كَانَ احْتَمَلَهُ مَعَهُ يَوْمَ بَنِي النَّضِيْرِ حِيْنَ أُجْلِيَتِ النَّضِيْرُ فِيْهِ حُلِيُّهُمْ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِسَعْيَةَ أَيْنَ مَسْكُ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ قَالَ أَذْهَبَتْهُ الْحُرُوْبُ وَالنَّفَقَاتُ فَوَجَدُوا الْمَسْكَ فَقَتَلَ ابْنَ أَبِي الْحُقَيْقِ وَسَبَى نِسَاءَهُمْ وَذَرَارِيَهُمْ وَأَرَادَ أَنْ يُجْلِيَهُمْ فَقَالُوْا يَا مُحَمَّدُ دَعْنَا نَعْمَلُ فِي هٰذِهِ الْأَرْضِ وَلَنَا الشَّطْرُ مَا بَدَا لَكَ وَلَكُمُ الشَّطْرُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعْطِي كُلَّ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ ثَمَانِيْنَ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ وَعِشْرِيْنَ وَسْقًا مِنْ شَعِيْرٍ. (لأبي داود، ٣٠١٧)

قلعوں میں داخل ہونے پر مجبور کر دیا۔ ان کی زمین، زراعت، کھجور کے باغوں پر قبضہ کر لیا۔ تو انہوں نے اس شرط پر صلح کی کہ وہ جلا وطن ہوتے ہیں۔ اور ان کے لیے وہ مال و متاع ہے جو وہ اٹھا کر سواریوں پر لے جا سکیں۔ اور سونا، چاندی، زرہیں ہتھیار وغیرہ رسول اللہ ﷺ کے لیے چھوڑ کر جائیں گے۔ آپ ﷺ نے ان پر شرط رکھی کہ وہ کوئی چیز نہ چھپائیں گے اور نہ ہی غائب کریں گے اگر وہ ایسا کریں گے تو ان کے ساتھ نہ کوئی معاہدہ باقی رہے گا اور نہ ذمہ داری باقی ہوگی۔ یہود نے ایک چمڑے کا تھیلا چھپا لیا جو حیی بن اخطب کا تھا۔ اسے جنگ خیبر سے پہلے قتل کر دیا گیا تھا اس تھیلے میں یہودیوں کے زیورات تھے جو بنو نضیر کے مدینہ سے جلاوطن ہوتے وقت حیی ساتھ لے آیا تھا۔ چنانچہ حیی کے چچا سعیہ نامی سے اس تھیلے کے بارے میں پوچھا کہ وہ کہاں ہے؟ اس نے کہا: اخراجات اور لڑائیوں میں مال صرف کر دیا ہے۔ پس وہ تھیلا مل گیا تو آپ نے ابن ابی الحقیق کو قتل کرنے کا حکم دے دیا۔ آپ ﷺ نے ان کو خیبر سے جلا وطن کرنے کا ارادہ کیا تو یہود نے کہا: یا محمد ﷺ! ہمیں یہاں آباد رہنے دو ہم اس زمین کی اصلاح کریں گے اور اس کے نگران رہیں گے۔ نصف غلہ ہمارا اور نصف تمہارا اور جب تک آپ چاہیں یہ معاہدہ رہے گا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ اپنی ہر بیوی کو اسی وسق کھجور کے اور بیس وسق جو کے دیتے تھے، (یعنی سال بھر کا راشن)۔'' (ابوداؤد)

٦٢٢١ــ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ خَيْبَرَ كَانَ بَعْضُهَا عَنْوَةً وَبَعْضُهَا صُلْحًا وَالْكَتِيْبَةُ أَكْثَرُهَا عَنْوَةً وَفِيْهَا صُلْحٌ قُلْتُ لِمَالِكٍ وَمَا

''زہری نے کہا، خیبر کا بعض حصہ صلح سے فتح ہوا اور بعض حصہ بزور تلوار اور کتیبہ کی زمین اکثر بزورِ شمشیر فتح کی گئی اور کچھ صلح سے مالک رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ کتیبہ کیا چیز ہے تو اس نے

(٦٢٢١) ابوداؤد: ٣٠١٧۔ ضعیف، البانی: ٦٥٠۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الْكَتِيبَةُ قَالَ أَرْضُ خَيْبَرَ وَهِيَ أَرْبَعُونَ أَلْفَ عِذْقٍ. (رواه أبوداود، ٣٠١٧)

کہا: خیبر کی زمین۔ اس میں کھجور کے چالیس ہزار درخت تھے۔" (ابوداؤد)

شرح: اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صلح میں جو شرط لگائی ہوا سے پورا کیا جائے اگر اس شرط کو توڑا جائے تو پھر اس کی پاسداری کی ضرورت نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے یہودیوں کو ٹھہرانے کا معاہدہ کیا تھا، ساتھ شرط لگائی تھی جب تک ہم چاہیں گے ٹھہرائیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب انہیں جلاوطن کرنے کا ارادہ کیا تو یہودیوں نے کہا: آپ ہمیں جلاوطن کر رہے ہیں جبکہ محمد ﷺ نے ہمیں ٹھہرایا تھا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے آپ کا فرمان یاد ہے آپ نے کہا: تھا: جب تک ہم چاہیں گے تمہیں ٹھہرائیں گے، اس لیے اسباب پیدا ہو گئے ہیں، ایک تو تم نے عبداللہ کو زخمی کیا ہے، ان کے ہاتھ پاؤں توڑ دیئے ہیں۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: جزیرۂ عرب میں دو دین یکجا نہیں رہ سکتے۔ تیسرا سبب یہ ہے کہ اب مسلمانوں کے خدمتگار اور اہل وعیال کثرت سے موجود ہیں جو خود کام کر لیتے ہیں۔ لہٰذا ان وجوہات کی بنا پر ہم تمہیں جلاوطن کرتے ہیں، انہیں شام کی طرف تیماء اور اریحاء علاقہ کی طرف جلاوطن کر دیا۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے افعال اور اقوال حقیقت پر محمول ہوں گے اگر کوئی مجاز کی دلیل ہو گی تو پھر مجاز پر محمول ہوں گے۔ (فتح الباری ۵/ ۳۲۸)

یہ بھی معلوم ہوا کہ خیبر جنگ سے فتح ہوا تھا کیونکہ اس کا مال پانچ حصوں میں تقسیم ہوا تھا۔ (عون المعبود: ۳/ ۱۱۸)

٦٢٢٢۔ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ رَجُلٌ مِنْ حِمْيَرَ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ الرُّومِ عَهْدٌ وَكَانَ يَسِيرُ نَحْوَ بِلَادِهِمْ حَتَّى إِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ غَزَاهُمْ فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَى فَرَسٍ أَوْ بِرْذَوْنٍ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدْرَ فَنَظَرُوا فَإِذَا عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَشُدُّ عُقْدَةً وَلَا يَحُلُّهَا حَتَّى يَنْقَضِيَ أَمَدُهَا أَوْ يَنْبِذَ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ (رواه أبوداود، ٢٧٥٩)

"سلیم بن عامر جو کہ حمیر قبیلے کا فرد ہے کا بیان ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور رومیوں کے درمیان معاہدہ تھا۔ پس معاویہ رضی اللہ عنہ روم کے شہروں کی طرف روانہ ہو گیا تا کہ مدت معاہدہ ختم ہوتے ہی جنگ شروع کر دے تو ایک آدمی اس کے پاس کسی گھوڑے یا گدھے پر سوار ہو کر آیا اور وہ کہتا جاتا تھا اللہ سب سے بڑا ہے وفاء عہد کرو، دھوکہ نہ کرو۔ دیکھا تو وہ شخص عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ تھے۔ پس اس کے پاس معاویہ رضی اللہ عنہ نے آدمی روانہ کیا: اور اس نے آ کر پوچھا تو کہا میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے فرمایا: جس کا کسی قوم سے معاہدہ ہو تو وہ نہ تو اس معاہدے کو دوبارہ مضبوط کرے اور نہ کھولے یہاں تک کہ مدت پوری ہو جائے۔ یا برابری پر علی الاعلان معاہدہ ختم کر دے تو معاویہ رضی اللہ عنہ لوٹ آئے۔" (ابوداؤد)

(٦٢٢٢) ابوداؤد۔ ٢٧٥٩۔ صحیح النسائی: ٢٣٩٧۔ ترمذی: ١٥٨٠۔ احمد: ١٦٥٧٧

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرح: ابھی معاہدہ ختم نہ ہوا تھا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ معاہدہ والی قوم کے شہروں کے قریب فوج بھیج رہے تھے کہ جب مدت معاہدہ ختم ہو دشمن پر حملہ کر دیں یہ صورت خیانت والی شمار کی گئی کیونکہ جس مدت میں یہ لشکر جا رہا تھا وہ مشروط مدت تھی جس میں صلح تھی، اس میں روانہ ہونا بھی صلح کے خلاف تھا۔ وجہ یہ ہے کہ دشمن تو اس مدت تک مطمئن ہے، یہ مدت صلح میں ہی فوج کو روانہ کر رہے تھے، اس لیے حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ عہد و پیمان کی پاسداری کا لحاظ رکھنے کی تلقین کی اور طریقہ بتایا کہ یا تو اپنے وطن میں رہ کر مدت پوری کریں، جب یہ پوری ہو جائے تو پھر وہاں سے فوج روانہ کریں اور اگر ان سے خیانت کا خوف ہے تو پھر دشمن کو آگاہ کیا جائے ہمیں تمہاری خیانت کا اندیشہ ہے، اس لیے ہم عہد و پیمان کے پابند نہیں، پھر اس کے بعد فوج روانہ کی جائے، جیسا کہ قرآن پاک میں ہے۔

﴿وَ إِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَآءٍ﴾ (الانفال: ٥٨)

''اگر تو کسی قوم کی خیانت سے ڈرے تو ان کی طرف برابر کی بنیاد پر معاہدہ پھینک دے۔''

٦٢٢٣۔ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ اَبْنَاءِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ آبَائِهِمْ دِنْيَةً عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا أَوِ انْتَقَصَهُ أَوْ كَلَّفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ أَوْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيْبِ نَفْسٍ فَأَنَا حَجِيْجُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (رواه أبوداود، ٣٠٥٢)

''صفوان بن سلیم کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اولاد سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے اپنے باپ صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے اہل معاہدہ (ذمی) پر ظلم کیا، یا عہد شکنی کی، یا اس پر وہ بوجھ رکھا جو اس کی طاقت سے باہر ہو، یا اس کی دلی خوشی کے بغیر اس کی کوئی چیز لے لی تو اس مظلوم کا وکیل بروز قیامت میں ہوں گا۔'' (ابوداؤد)

شرح:...... مقصد یہ ہے کہ ذمی غیر مسلم ہو، یا امن طلب کرنے والا ہو اگر ناجائز طور پر کوئی اس کے حق کو کم کرتا ہے، اور ناجائز اس کی عیب جوئی کرتا ہے، یا جزیہ لینے میں اس سے زیادہ لیتا ہے، اور اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف دیتا ہے تو قیامت کے دن میں اس کے مد مقابل حجت پیش کروں گا جس کے سامنے وہ لا جواب ہوگا۔ (عون المعبود: ٣/١٣٦)

٦٢٢٤۔ عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ قَالَ بَعَثَنِيْ قُرَيْشٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أُلْقِيَ فِيْ قَلْبِي الْإِسْلَامُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا أَرْجِعُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّيْ لَا أَخِيْسُ

''ابو رافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے قریش نے رسول اللہ ﷺ کے پاس روانہ کیا۔ جب میں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو میرے دل میں اسلام کی الفت ڈالی گئی۔ پس میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں تو ان کی طرف کبھی نہیں لوٹوں گا۔ فرمایا: میں عہد شکنی نہیں کرتا، اور میں قاصد کو بھی نہیں روکتا لہٰذا تو لوٹ جا۔

(٦٢٢٣) ابوداؤد: ٣٠٥٢۔ صحیح، البانی: ٢٦٢٦۔

(٦٢٢٤) ابوداؤد: ٢٧٥٨۔ صحیح، البانی: ٢٣٩٦۔ احمد: ٢٣٣٤٥۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِالْعَهْدِ وَلاَ أَحْبِسُ الْبُرُدَ وَلٰكِنِ ارْجِعْ فَإِنْ كَانَ فِي نَفْسِكَ الَّذِي فِي نَفْسِكَ الْآنَ فَارْجِعْ قَالَ فَذَهَبْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَسْلَمْتُ. (رواه أبوداود، ٢٧٥٨) هُمَا لأبي داود وقَالَ: كَانَ أَبُوْ رَافِعٍ قِبْطِيًّا وإِنَّمَا كَانُوْا يُرَدُّوْنَ أَوَّلَ الزَّمَانِ وَأَمَّا الآنَ فلا يَصْلُحُ

اگر تیرے دل میں وہ چیز باقی رہی جو فی الحال ہے تو واپس آ جانا۔ پس میں گیا، اور پھر واپس آپ ﷺ کی پاس آیا اور اسلام قبول کیا۔ امام ابو داؤد کہتے ہیں: ابو رافع قبطی تھے، اور ابتدائے اسلام میں تو نومسلم واپس کیے جاتے تھے لیکن اب درست نہیں۔" یہ دونوں روایات ابوداؤد کی ہیں۔

شرح: اس سے یہ ثابت ہوا جو معاہدہ کافر کے ساتھ کیا ہو اس کی رعایت بھی اسی طرح ہے جس طرح ایک مسلمان کے عہد کی پاسداری کرنا لازم ہے، اگر اسے امان دی ہے تو پھر دھوکے سے اس کی خونریزی نہ کی جائے، نہ اس کا مال لوٹا جائے وغیرہ۔ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کا نام ابراہیم تھا، ان کا یہ معاملہ جو زیر شرح حدیث میں مذکور ہے یہ صلح حدیبیہ کی مدت کے دوران کا ہے۔ جس میں ایک شق یہ بھی تھی کہ جو کافر مسلمان ہو کر آئے گا، اسے واپس کرنا ہوگا، اسی بناء پر آپ ﷺ نے فرمایا تھا: میں عہد شکنی نہیں کر سکتا، ایک دفعہ تم واپس جاؤ، اگر اسلام سے دل منور ہو چکا ہے تو پھر آ جانا۔ انہوں نے اسی پر عمل کیا اب اس کی پابندی نہیں کوئی مسلمان ہو کر آتا ہے تو اسے واپس نہ کیا جائے گا۔ (عون المعبود: ۳/ ۳۷)

٦٢٢٥ــ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُعَيْمِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ نُعَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَهُمَا حِيْنَ قَرَأَ كِتَابَ مُسَيْلَمَةَ مَا تَقُوْلاَنِ أَنْتُمَا قَالاَ نَقُوْلُ كَمَا قَالَ أَمَا وَاللّٰهِ لَوْلاَ أَنَّ الرُّسُلَ لاَ تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ أَعْنَاقَكُمَا. (رواه أبوداود، ٢٧٦١)

"سلمہ بن نعیم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اس نے کہا: جب آپ ﷺ نے مسیلمہ کذاب کا خط پڑھا تو اس کے دو قاصدوں کو فرمایا: تم دونوں کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم وہی کہتے ہیں جو اس نے کہا ہے۔ (یعنی اس کی نبوت کے اقراری ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر یہ بات نہ ہوتی کہ قاصد سفیر کو قتل نہیں کیا جاتا تو میں تم دونوں کی گردن اڑا دیتا۔" (ابوداؤد)

شرح: مسیلمہ کذاب ایک جھوٹا مدعی نبوت تھا۔ اس نے دو ایلچی نبی ﷺ کے پاس بھیجے۔ آپ ﷺ نے ان سے دریافت کیا، مسیلمہ کے متعلق تمہارا کیا عقیدہ ہے؟ انہوں نے کہا: ہم اسے پیغمبر تسلیم کرتے ہیں۔ یہ بات صریح کفر تھی کہ نبی ﷺ کے سامنے یہ کہا جائے۔ آپ نے فرمایا: اگر میں ایلچی قتل کرنا جائز سمجھتا تو تمہاری گردنیں اڑا دیتا کیونکہ تم نے واضح کفر کیا ہے۔ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ ایلچی اگرچہ کفر کا کلمہ بھی کہیں انہیں قتل کرنا جائز نہیں۔ (عون المعبود: ۳/ ۳۸)

(٦٢٢٥) ابوداؤد: ٢٧٦١۔ صحیح، النسائی: ٢٣٩٩۔ احمد: ١٥٥٥٩۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٦٢٢٦۔ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ أَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ إِلَى عَامِلِ جَيْشٍ كَانَ بَعَثَهُ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رِجَالاً مِنْكُمْ يَطْلُبُونَ الْعِلْجَ حَتَّى إِذَا أَسْنَدَ فِي الْجَبَلِ وَامْتَنَعَ قَالَ رَجُلٌ مَطْرَسْ يَقُولُ لاَ تَخَفْ فَإِذَا أَدْرَكَهُ قَتَلَهُ وَإِنِّي وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لاَ أَعْلَمُ مَكَانَ وَاحِدٍ فَعَلَ ذٰلِكَ إِلَّا ضَرَبْتُ عُنُقَهُ. (رواه مالك)

”ایک کوفی سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے فوجی افسر جس کو سرحد پر روانہ کیا تھا کو لکھا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ تم کسی کافر کو تلاش کرتے ہیں اور جب وہ پہاڑ پر دوڑ لگا کر اپنا دفاع کرتا ہے تو تمہارا کوئی آدمی اس کو کہتا ہے کہ ”مطرس“ یعنی کہتا ہے نہ ڈر پھر اس کو پکڑتا ہے تو اس کو قتل کرتا ہے۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں نے جس کو ایسا کرتے آج کے بعد معلوم کر لیا تو میں اس دھوکہ دینے والے کی گردن اڑا دونگا۔“ (مالک)

٦٢٢٧۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَتِ الْمَرْأَةُ لَتُجِيرُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ فَيَجُوزُ. (رواه أبو داود. ٢٧٦٤)

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے: تحقیق ایک عورت بھی مسلمانوں کی طرف سے امن دیدے تو اس کا امن دینا جائز ہے۔“ (ابوداؤد)

٦٢٢٨۔ عَنْ مَالِكٍ بَلَغَنِي أَنَّ عَبْدَاللهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ مَاخَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ إِلَّا سَلَّطَ اللهُ عَلَيْهِمُ الْعَدُوَّ. (رواه مالك)

”مالک کہتے ہیں: مجھے یہ قول سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا پہنچا ہے: کہ جس قوم نے بھی معاہدے میں کمی کی تو اس پر دشمن مسلط کر دیا جاتا ہے۔“ (مالک)

شرح: ...اس پر اہل علم کا اجماع ہے کہ دوران جنگ اگر آدمی کسی کو پناہ دیتا ہے تو یہ جائز ہے۔ سارا لشکر اسے امن دینے کا پابند ہے، اسی طرح اگر عورت کسی کو پناہ دیتی ہے تو یہ بھی جائز ہے۔ سارے لشکر پر اسے امن دینے کی پابندی ہے۔ (عون المعبود: ۳/۳۹)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ تھا کہ کسی بھی زبان میں امن دیا ہو پھر اسے توڑنا اتنا بڑا جرم ہے کہ میں ایسے عذر کا مرتکب ہونے والے کو قتل کر دوں گا۔ اور عہد شکنی اتنا منحوس عمل ہے کہ اس کی وجہ سے دشمن مسلط ہو جاتا ہے۔ ابن ماجہ اور طبرانی کے حوالے سے نبی ﷺ سے منقول ہے، جو قوم عہد شکنی کرتی ہے، اللہ ان پر ان کے دشمن کو مسلط کر دیتا ہے اور جب لوگ اللہ کے اتارے ہوئے حکم کے بغیر فیصلہ کرتے ہیں تو وہ فقر کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اور جب ان میں فاحشہ (زنا) پھیل جائے تو موت کثرت سے ہونے لگتی ہے۔ اور جب یہ ماپ میں کمی کرنا شروع کر دے تو پیداوار نہیں ہوتی۔ قحط سالی

(٦٢٢٦) موطا: ٩٩٧.

(٦٢٢٧) ابوداؤد: ٢٧٦٤۔ صحيح، البانى: ٢٤٠٢.

(٦٢٢٨) موطا: ٩٩٧.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

پیا ہو جاتی ہے۔ اور جب یہ زکاۃ روکتے ہیں تو بارش رک جاتی ہے۔ (شرح زرقانی: ۱۴/۳)

٦٢٢٩ـ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ يَعْنِي مُحْتَلِمًا دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مِنَ الْمُعَافِرِيِّ ثِيَابٌ تَكُونُ بِالْيَمَنِ. (لأبي، ٣٠٣٨)

"سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ نے جب یمن روانہ کیا تو اس کو حکم دیا کہ ہر بالغ سے ایک دینار وصول کرے (بطور جزیہ)، یا اس کے برابر معافری کپڑا وصول کرے جو یمن میں تیار ہوتا ہے۔" (ابوداؤد)

٦٢٣٠ـ عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ ضَرَبَ الْجِزْيَةَ عَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَرْبَعَةَ دَنَانِيرَ وَعَلَى أَهْلِ الْوَرِقِ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا مَعَ ذٰلِكَ أَرْزَاقُ الْمُسْلِمِينَ وَضِيَافَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ. (رواه مالك، ٦١٨)

"اسلم کا بیان ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جزیہ لگایا تو سونے والوں پر چار دینار، اور چاندی والوں پر چالیس درھم مقرر کیے۔ اور اس کے ساتھ یہ کہ وہ مسلمانوں کو خوردنی اشیاء قیمت پر فراہم کریں گے اور تین دن تک مہمانی بھی کریں گے۔" (مالک)

٦٢٣١ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَسْبَذِيِّينَ مِنْ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ وَهُمْ مَجُوسُ أَهْلِ هَجَرَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَمَكَثَ عِنْدَهُ ثُمَّ خَرَجَ فَسَأَلْتُهُ مَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ فِيكُمْ قَالَ شَرٌّ قُلْتُ مَهْ قَالَ الْإِسْلَامُ أَوِ الْقَتْلُ قَالَ وَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قَبِلَ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَخَذَ النَّاسُ بِقَوْلِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَتَرَكُوا مَا سَمِعْتُ أَنَا مِنَ الْأَسْبَذِيِّ. (رواه أبوداود، ٣٠٤٤)

"سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: بحرین سے ایک اسبذی آیا وہ مجوس لوگ تھے جو مقام ھجر میں رہتے تھے۔ وہ آنحضرت کے پاس ٹھہرا پھر وہ باہر نکلا تو میں نے اس سے پوچھا: تمہارے بارے میں اللہ اور اس کے رسول نے کیا فیصلہ کیا؟ اس نے کہا: بہت برا فیصلہ ہوا ہے۔ میں نے کہا: وہ کیا ہے؟ اس نے کہا: یا اسلام قبول کرنا ہے ورنہ قتل۔ آپ ﷺ کے پاس عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تھے وہ باہر آئے تو ان سے پوچھا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے جزیہ قبول کرلیا ہے۔ لوگوں نے عبدالرحمٰن کی بات پکڑی، اور اسبذی نے جو مجھے خبر دی تھی وہ ترک کر دی۔" (ابوداؤد)

(٦٢٢٩) ابوداؤد: ٣٠٣٨ـ صحیح، البانی: ٢٦٢٢ـ ترمذی: ٦٢٣ـ نسائی: ٢٤٥٣ـ ابن ماجه: ١٨٠٣ـ احمد: ٢١٦٢٤ـ موطا: ٥٩٨ـ دارمی: ١٦٢٤.

(٦٢٣٠) موطا: ٦١٨.

(٦٢٣١) ابوداؤد: ٣٠٤٤ـ ضعیف الاسناد، البانی: ٦٥٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٦٢٣٢۔ عَنْ بَجَالَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِوبْنِ أَوْسٍ وَأَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ إِذْ جَاءَ نَا كِتَابُ عُمَرَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ اقْتُلُوْا كُلَّ سَاحِرٍ وَفَرِّقُوْا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوْسِ وَانْهَوْهُمْ عَنِ الزَّمْزَمَةِ فَقَتَلْنَا فِي يَوْمٍ ثَلَاثَةَ سَوَاحِرَ وَفَرَّقْنَا بَيْنَ كُلِّ رَجُلٍ مِنَ الْمَجُوْسِ وَحَرِيْمِهِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَصَنَعَ طَعَامًا كَثِيْرًا فَدَعَاهُمْ فَعَرَضَ السَّيْفَ عَلَى فَخِذِهِ فَأَكَلُوْا وَلَمْ يُزَمْزِمُوْا وَأَلْقَوْا وِقْرَبَغْلٍ أَوْبَغْلَيْنِ مِنَ الْوَرِقِ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوْسِ هَجَرَ. (رواه أبوداود، ٣٠٤٣)

”بجالہ روایت کرتا ہے عمرو بن اوس اور ابوالشعثاء سے اس نے کہا: میں جزء بن معاویہ کا کاتب تھا، جو احنف بن قیس کا چچا تھا۔ تو اس کے پاس عمر رضی اللہ عنہ کا ان کی وفات سے ایک سال پہلے خط آیا کہ ہر جادوگر کو قتل کر دو۔ اور مجوسی محرم جوڑوں میں تفریق کر دو، اور ان کو کھانا کھاتے وقت زمزمہ کرنے سے منع کرو۔ (وہ لوگ کھانا کھاتے وقت ایک مخصوص آواز نکالتے تھے، جسے زمزمہ کہا جاتا ہے) پس ایک دن میں تین جادوگروں کو ہم نے قتل کیا۔ ہم نے مجوسی جوڑوں میں سے ذی رحم ہر مرد و عورت جدا کرنا شروع کر دیا جن کا اللہ کی کتاب میں نکاح حرام ہے۔ اور جزء بن معاویہ نے بہت زیادہ کھانا تیار کرایا اور مجوس قوم کی دعوت کی، اور اس نے تلوار نیام سے نکال کر اپنی ران پر رکھی۔ اس قوم نے کھانا کھایا اور کسی فرد نے آواز نہ نکالی۔ انہوں نے ایک یا دو خچر کا بوجھ چاندی جزیہ میں ادا کی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مجوس سے جزیہ وصول نہ کیا یہاں تک کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ نبی ﷺ نے مقام ھجر کے مجوس سے جزیہ وصول کیا تھا۔“ (ابوداؤد)

٦٢٣٣۔ عَنْ جَعْفَرِبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ ذَكَرَ الْمَجُوْسَ فَقَالَ مَا أَدْرِي كَيْفَ أَصْنَعُ فِي أَمْرِهِمْ فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ سُنُّوا بِهِمْ سُنَّةَ أَهْلِ الْكِتَابِ. (رواه مالك، ٦١٧)

”جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے قوم مجوس کے بارے میں مذاکرہ کیا اور کہا: میں نہیں جانتا کہ ان کے معاملے میں کیا کروں؟ پس عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے کہ ان کے ساتھ وہ معاملہ کرو جو اہل کتاب سے کیا جاتا ہے۔“ (مالک)

(٦٢٣٢) ابوداؤد: ٣٠٤٣۔ صحيح، الباني: ٢٦٢٤۔ بخاری: ٣١٥٧۔ ترمذی: ١٥٨٧۔ احمد: ١٦٦٠۔ موطا: ٦١٧۔ دارمی: ٢٥٠١۔

(٦٢٣٣) موطا: ٦١٧۔ بخاری: ٣١٥٧۔ ترمذی: ١٥٨٦۔ ابوداؤد: ٣٠٤٣۔ احمد: ١٦٦٠۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

٦٢٣٤ـ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوْسِ الْبَحْرَيْنِ وَأَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَخَذَهَا مِنْ مَجُوْسِ فَارِسَ وَأَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَخَذَهَا مِنَ الْبَرْبَرِ. (رواه مالك، ٦١٦)

''ابن شہاب رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ نبی ﷺ نے بحرین کے مجوس سے جزیہ وصول کیا، اور عمر رضی اللہ عنہ نے فارس کے مجوس سے جزیہ وصول کیا، اور عثمان رضی اللہ عنہ نے قوم بربر سے جزیہ وصول کیا۔'' (مالک)

٦٢٣٥ـ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ إِلَى أُكَيْدِرِ دُوْمَةَ فَأُخِذَ فَأَتَوْهُ بِهِ فَحَقَنَ لَهُ دَمَهُ وَصَالَحَهُ عَلَى الْجِزْيَةِ. (رواه أبو داود، ٣٠٣٧)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اکیدر دومہ کی طرف روانہ کیا، فوج اس کو پکڑ کر آپ کے پاس لائی تو آپ ﷺ نے اس کا خون محفوظ کر دیا، اور جزیہ لے کر اس سے صلح کی۔'' (ابوداؤد)

٦٢٣٦ـ عنِ ابْنِ لِعَدِيِّ بْنِ عَدِيِّ الْكِنْدِيِّ أَنَّ عُمَرَبْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ كَتَبَ إِنَّ مَنْ سَأَلَ عَنْ مَوَاضِعِ الْفَيْءِ فَهُوَ مَا حَكَمَ فِيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه فَرَآهُ الْمُؤْمِنُوْنَ عَدْلاً مُوَافِقًا لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ جَعَلَ اللّٰهُ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ فَرَضَ الأَعْطِيَةَ لِلْمُسْلِمِيْنَ وَعَقَدَ لأَهْلِ الاَدْيَانِ ذِمَّةً بِمَا فَرَضَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْجِزْيَةِ لَمْ يَضْرِبْ فِيْهَا بِخُمُسٍ وَلاَ مَغْنَمٍ. (رواه أبوداود، ٢٩٦١)

''عدی بن عدی کندی کے بیٹے سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عمر بن عبدالعزیز سے مالِ فے کے متعلق سوال لکھا تو انھوں نے جواب میں وہ فیصلہ لکھا جو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اہل ادیان کے معاہدے کے تحت لکھا تھا اور ان پر جزیہ مقرر کیا تھا اور اس کو خمس اور غنیمت کا حصہ قرار نہیں دیا اور سب ہی لوگوں نے اس کو عدل قرار دیا تھا اور وہ مطمئن تھے اس لیے کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ حق کو اللہ نے عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور اس کے دل پر رکھ دیا ہے۔'' (ابوداؤد)

٦٢٣٧ـ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَأْخُذُ مِنَ النَّبَطِ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالزَّيْتِ نِصْفَ الْعُشْرِ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ

''سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: عمر رضی اللہ عنہ نبطی قوم سے گندم اور زیتون کا نصف عشر لیتے تھے تاکہ مدینہ کی طرف اجناس زیادہ لائی جائیں، اور غلہ اور دالوں کا عشر وصول کرتے تھے۔'' (مالک)

(٦٢٣٤) موطا: ٦١٦.

(٦٢٣٥) ابوداؤد: ٣٠٣٧۔ حسن، البانی: ٢٦٢١.

(٦٢٣٦) ابوداؤد: ٢٩٦١۔ ضعيف الاسناد، البانی: ٦٣٥.

(٦٢٣٧) موطا: ٦٢١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَنْ يَكْثُرَ الْحَمْلُ إِلَى الْمَدِينَةِ يَأْخُذُ مِنَ الْقُطْنِيَّةِ الْعُشْرَ. (رواه مالك، ٦٢١)

٦٢٣٨ـ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَلَى أَيِّ وَجْهٍ كَانَ يَأْخُذُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنَ النَّبَطِ الْعُشْرَ فَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ كَانَ ذٰلِكَ يُؤْخَذُ مِنْهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَلْزَمَهُمْ ذٰلِكَ عُمَرُ. (رواه مالك، ٦٢٣)

”مالک کہتے ہیں: میں نے ابن شہاب رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کس اصول کی بنا پر قبطی قوم سے عشر وصول کرتے تھے تو اس نے کہا: ان لوگوں سے عہد جاہلیت میں یہی وصول کیا جاتا تھا تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان پر وہی مقرر کردیا۔“ (مالک)

٦٢٣٩ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنَعَتِ الْعِرَاقُ قَفِيزَهَا وَدِرْهَمَهَا وَمَنَعَتِ الشَّامُ مُدْيَهَا وَدِينَارَهَا وَمَنَعَتْ مِصْرُ إِرْدَبَّهَا وَدِينَارَهَا ثُمَّ عُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ قَالَهَا زُهَيْرٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ شَهِدَ عَلَى ذٰلِكَ لَحْمُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَدَمُهُ. (رواه ابو داود، ٣٠٣٥)

”سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب عراق اپنی بوری گندم اور درھم روک دے گا۔ اور شام اپنا ناپ کا پیمانہ اور دینار روک دے گا۔ اور مصر اپنے اردب (یہ مصر کا پیمانہ ہے) اور دینار روک دے گا۔ اور پھر تم وہاں سمٹ کر آ جاؤ گے جہاں سے چلے تھے۔ یہ بات زہیر نے تین بار کہی اس روایت پر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا گوشت اور خون گواہ ہے۔“ (ابوداؤد)

٦٢٤٠ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِي أَرْضٍ وَاحِدَةٍ وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ جِزْيَةٌ. قَالَ سُفْيَانُ: مَعْنَاهُ إِذَا أَسْلَمَ الذِّمِّيُّ بَعْدَمَا وَجَبَتِ الْجِزْيَةُ عَلَيْهِ بَطَلَتْ عَنْهُ. (رواه الترمذى، ٦٣٣)

”سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو قبلے ایک سرزمین میں مناسب نہیں ہیں، اور مسلمان پر جزیہ نہیں ہے۔ سفیان رحمہ اللہ نے کہا: اس کا مفہوم یہ ہے کہ جب ذمی پر جزیہ واجب ہونے کے بعد وہ مسلمان ہو تو اس پر سے یہ باطل ہو جائے گا۔“ (ترمذی)

٦٢٤١ـ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَخَذَ أَرْضًا بِجِزْيَتِهَا فَقَدِ اسْتَقَالَ هِجْرَتَهُ وَمَنْ نَزَعَ صَغَارَ كَافِرٍ مِنْ

”سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جزیہ کی حامل زمین خریدی تو اس نے اپنی ہجرت توڑ دی۔ اور جس نے کافر کی ذلت اس کی گردن سے لے کر اپنی

(٦٢٣٨) موطا: ٦٢٣.

(٦٢٣٩) ابوداؤد: ٣٠٣٥ـ صحیح، البانی: ٢٦١٩ـ مسلم: ٢٨٩٦ـ احمد: ٧٥١٢١.

(٦٢٤٠) ترمذی: ٦٣٣ـ ضعیف، البانی: ٩٣ـ ابوداؤد: ٣٠٥٣ـ احمد: ٢٥٧١.

(٦٢٤١) ابوداؤد: ٣٠٨٢ـ ضعیف الاسناد، البانی: ٦٧٦.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

عُـنُـقِهِ فجعلَـهُ فِي عُنُقِهِ فقدْ ولّى الْإِسْلَامَ ظَهْرَهُ. (رواه أبوداود، ٣٠٨٢)

گردن میں ڈالدی تو اس نے اس سے اپنی پشت پھیرلی۔“ (ابوداؤد)

٦٢٤٢۔ عَنْ عَرَفَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، وَقَاتَلَ مَعَ عِكْرِمَةَ بْنِ أَبِي جَهْلٍ بِالْيَمَنِ فِي الرِّدَّةِ: أَنَّهُ مَرَّ بِنَصْرَانِيٍّ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ يُقَالُ لَهُ: الْمُنْدِقُوْنُ فَدَعَاهُ إِلَى الْإِسْلَامِ فَذَكَرَ النَّصْرَانِيُّ النَّبِيَّ ﷺ فَتَنَاوَلَهُ، فَرَفَعَ ذٰلِكَ إِلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: قَدْ أَعْطَيْنَا هُمُ الْعَهْدَ، فَقَالَ عَرَفَةُ: مَعَاذَ اللّٰهِ أَنْ نَكُوْنَ أَعْطَيْنَاهُمُ الْعُهُوْدَ وَالْمَوَاثِيْقَ عَلَى أَنْ يُؤْذُوْنَا فِي اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ، إِنَّمَا أَعْطَيْنَاهُمْ عَلَى أَنْ يُخَلِّيَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ كَنَائِسِهِمْ يَقُوْلُوْنَ فِيْهَا مَا بَدَا لَهُمْ وَأَنْ لَا نَحْمِلَهُمْ مَا لَا طَاقَةَ لَهُمْ بِهِ، وَأَنْ نُقَاتِلَ مِنْ وَرَائِهِمْ، وَأَنْ يُخَلِّيَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ أَحْكَامِهِمْ إِلَّا أَنْ يَأْتُوْنَا، فَنَحْكُمُ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ، فَقَالَ عَمْرٌو: صَدَقْتَ. (رواه الطبراني في الكبير، ٢٦،١١٨) بلين.

”عرفہ بن حارث جو کہ صحابی تھے اور عکرمہ بن ابی جہل کی قیادت میں ارتداد کی جنگ یمن میں لڑے تھے کا بیان ہے کہ انھوں نے ایک نصرانی کو اسلام کی دعوت دی تو نصرانی نے نبی کریم ﷺ کی شان میں نامناسب بات کی۔ اس نے یہ عمرو بن العاص کو اطلاع دی گئی۔ عمرو نے کہا: ہمارا ان سے معاہدہ ہے۔ پس عرفہ نے کہا اللہ کی پناہ کہ ہم نے ان سے ایسا کوئی عہد و میثاق کیا ہو کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے بارے میں ہمیں ایذا پہنچائیں۔ ہم نے صرف یہ معاہدہ کیا کہ ہم ان کو اور ان کے گرجوں کو آزاد رہنے دیں گے اس میں جو ان کی مرضی ہو کہیں۔ اور یہ کہ ہم ان پر وہ بوجھ نہیں ڈالیں گے جس کی ان کو طاقت نہ ہو۔ اور یہ کہ ہم ان کی حفاظت کے لیے لڑیں گے اور ہم ان کے اور ان کے مذہبی احکام میں حائل نہ ہوں گے البتہ اگر وہ ہمارے پاس اپنے معاملات لائیں گے تو ہم ان کے درمیان وہ فیصلہ دیں جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔ عمرو نے کہا کہ تو درست کہتا ہے۔“ (الکبیر، سند کمزور)

٦٢٤٣۔ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّهُ أَبْصَرَ نَصْرَانِيًّا يَسُوْقُ بِامْرَأَةٍ فَنَخَسَ بِهَا فَصُرِعَتْ فَتَجَلَّلَهَا، فَضَرَبْتُهُ بِخَشَبَةٍ مَعِيَ فَشَجَجْتُهُ، فَانْطَلَقْتُ إِلَى مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، فَقُلْتُ: أَجِرْنِي مِنْ عُمَرَ وَخَشِيْتُ عُجْلَتَهُ

”عوف بن مالک ؓ نے کہا: اس نے ایک نصرانی کو دیکھا جو ایک عورت لے جا رہا تھا۔ اور اس کے سرین پر اس نے ٹھوکر لگائی تو وہ گر پڑی، ننگی ہوگئی تو اس نے اس سے برا کام کیا۔ میرے پاس ایک لکڑی تھی میں نے اس کو وہی دے ماری، اور اس کو خون آلود کر دیا۔ پھر میں سیدنا معاذ بن جبل ؓ کے پاس گیا

(٦٢٤٢) طبرانی کبیر: ٢٦١١٨ ىلين

(٦٢٤٣) طبرانی کبیر: ٣٨٣٧١٨۔ ورجاله رجال الصحيح، هيثمي: ٩٨٠٤.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

فَأَتَى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ فَجَمَعَ بَيْنَنَا فَلَمْ يَزَلْ بِالنَّصْرَانِيِّ حَتَّى اعْتَرَفَ ، فَأَمَرَ لَهُ بِخَشَبَةٍ ، فَنُحِتَتْ ، ثُمَّ قَالَ: لِهٰؤُلَاءِ عَهْدٌ فَفُوْا لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ مَا وَفَوْا لَكُمْ فَإِذَا بَدَّلُوْا فَلَا عَهْدَ لَهُمْ وَأَمَرَ بِهِ فَصُلِبَ . (رواه الطبراني في الكبير ، ٣٨٣٧١٨)

اور میں نے کہا: مجھے عمر رضی اللہ عنہ کی گرفت سے بچاؤ اور مجھے عمر رضی اللہ عنہ کی جلد بازی کا خطرہ تھا۔ چنانچہ معاذ رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور خبر دی تو انھوں نے ہمیں جمع کیا اور وہ نصرانی سے پوچھتے رہے یہاں تک کہ اس نے اعتراف کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے پھانسی کی لکڑی تراشنے کا حکم دیا۔ اور مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہا: ان لوگوں کا ہمارے ساتھ معاہدہ ہے۔ پس تم ان سے عہد پورا کرو جب تک یہ عہد پر قائم رہیں اور جب یہ تبدیلی کریں تو ان سے کوئی عہد نہ رہے گا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو سولی دینے کا حکم دیا۔'' (الکبیر)

شرح: ...... یہ بات ذہن نشین فرمالیں جس سے بھی معاہدہ ہوا ہے اس کی پابندی اس وقت تک ہی ہے جب تک وہ اس کی پاسداری کرتا ہے اگر وہ خود ہی اس کی خلاف ورزی کرتا ہے تو پھر مسلمان بھی اس کا پابند نہیں۔

جزیہ کا ثبوت تو قرآن پاک میں بھی ہے، ارشاد ربانی ہے:

﴿قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ لَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ لَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّ هُمْ صٰغِرُوْنَ۝﴾

(التوبة: ٢٩)

''ان لوگوں سے لڑائی کرو جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں لاتے اور نہ ہی اس چیز کو حرام قرار دیتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے اور نہ ہی وہ دین حق کے تابع ہوتے ہیں، ان لوگوں میں سے جو کتاب دیے گئے ہیں اس وقت تک ان سے لڑو یہاں تک کہ وہ جزیہ دیں اپنے ہاتھوں سے اور یہ مطیع ہو جائیں۔''

قرآن وحدیث سے جزیہ لینا جائز ہونے کی دلیل حاصل ہوئی ہے اور مجوسی خواہ عرب کے ہوں یا عجم کے ہوں، ان سے جزیہ وصول کرنا جائز ہے۔ جس طرح یہودیوں یا عیسائیوں سے وصول کرنا جائز ہے ان سے بھی وصول کرنا جائز ہے۔ کفار کی ایک قسم اہل کتاب کہلواتی ہے یعنی یہود ونصاریٰ، ان پر اسلام پیش کیا جائے اگر قبول کر لیں تو درست ہے اگر انکار کر دیں تو جزیہ دینے کا ان سے کہا جائے گا اگر یہ اس سے بھی انکار کریں تو پھر ان سے لڑائی کی جائے، مجوسی بھی ان کے ساتھ شامل ہیں۔

کفار کی دوسری قسم میں بت پرست، دہریہ، ہندو وغیرہ تمام کفار شامل ہیں ان کے سامنے اسلام پیش کیا جائے اگر

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

قبول کریں تو درست ہے وگرنہ ان سے جنگ کی جائے، تاہم معاہدہ یا صلح کی صورت ان سے طے ہو سکتی ہے، دلائل سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہر مشرک اور غیر مسلم سے جزیہ لینا جائز ہے۔

اکیدر عیسائی تھا، مارد نامی اس کا محل تھا، جو بہت محفوظ تھا، آپ ﷺ نے تبوک سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بھیجا تھا انہوں نے وہ قلعہ فتح کیا اور اسے قید کر کے مدینہ لے آئے، نبی ﷺ نے اسے اپنے علاقہ میں واپس بھیج دیا اور اس پر جزیہ مقرر کر دیا، ثابت ہوا عرب اہل کتاب سے بھی جزیہ لینا جائز ہے۔

اور ان میں جزیہ کی مقدار بھی بتائی گئی ہے، اس میں صحیح بات یہی ہے کہ جزیہ امام کی رائے کے مطابق وصول کیا جائے گا یہ مکان و زمان اور فقر و غنا کے مطابق مختلف ہوگا۔ (تفہیم الاسلام: ۲/۷۰۳ تا ۷۰۶)

٦٢٤٤۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهٗ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ. (رواه البخاری، ٦١٧٨)

''سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر دھوکے باز کے لیے قیامت کے دن جھنڈا نصب کیا جائے اور اس کام کا نام لے کر کہا جائے گا یہ فلاں شخص کی فلاں دھوکا بازی کا جھنڈا ہے۔'' (بخاری)

٦٢٤٥۔ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ اسْتِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (رواه مسلم، ١٧٣٨)

''سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن بدعہد کے لیے اس کی سرین پر جھنڈا نصب کیا جائے گا۔'' (مسلم)

٦٢٤٦۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ: لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لَهٗ بِقَدْرِ غَدْرِهٖ أَلَا وَلَا غَادِرَ أَعْظَمُ غَدْرًا مِنْ أَمِيْرِ عَامَّةٍ. (رواه مسلم، ٣٢٧٢)

''ایک روایت میں ہے: ہر بدعہد دھوکہ باز کے لیے اس کے غدر اور اس کی بدعہدی کے برابر قیامت کے دن جھنڈا بلند کیا جائے گا۔ خبردار! حکمران کے غدر سے بڑھ کر کسی کا غدر نہیں ہے۔'' (مسلم)

شرح: .. ان میں ہر قسم کی عہد شکنی کی مذمت ہے، معاہدہ کر کے توڑا ہو، یا امن دے کر پھر کسی کو دھوکہ دیا ہو یا کسی قسم کی خیانت کی ہو تو روز قیامت اس کی کمر پر جھنڈا گاڑ دیا جائے گا تاکہ اس کی شہرت ہو اور اس کی رسوائی ہو، سر عام اسے شرمندہ کیا جائے کہ جو اس نے کیا تھا اس کے مطابق بدلہ پا لیا ہے۔ (جائزۃ الاحوذی: ۳/ ۸۸)

ایک وجہ یہ بھی ہے سزا عموماً گناہ کی ضد سے ملتی ہے کہ غدر اور عہد شکنی عموماً خفیہ ہوتی ہے، اس کی مناسبت سے سزا

(٦٢٤٤) بخاری: ٦١٧٨۔ مسلم: ١٧٣٥۔ ترمذی: ١٥٨١۔ ابوداؤد: ٢٧٥٦۔ احمد: ٦٤١١

(٦٢٤٥) مسلم: ١٧٣٨۔ ترمذی: ٢١٩١۔ ابن ماجه: ٢٨٧٣۔ احمد: ١١٣٨٤.

(٦٢٤٦) مسلم: ٣٢٧٢۔ ترمذی: ٢١٩١۔ ابن ماجه: ٢٨٧٣۔ احمد: ١١٣٨٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علانیہ ملے گی۔ ظاہر حدیث سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ہر عہد شکنی اور غدر کا علیحدہ جھنڈا ہوگا اس سے پتہ چلتا ہے ایک شخص کے اوپر کئی جھنڈے گاڑ دیئے جائیں گے۔ یہ بھی ثابت ہوا ہر گناہ والے کے گناہ کو جب اللہ تعالیٰ ظاہر کرنا چاہیں گے تو اس پر علامت ہوگی جس سے وہ پہچانا جائے گا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد بھی ہے:

﴿يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيمَاهُمْ﴾ (الرحمن: ٤١)

''مجرم اپنی علامتوں سے پہچانے جائیں گے۔''

یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ روایت ضعیف اور منکر ہے کہ روز قیامت ماؤں کے نام سے پکارا جائے۔ صحیح حدیث میں یہ ہے کہ روز قیامت باپوں کے نام سے پکارا جائے گا۔ (فتح الباری: ۱۰/۵۶۳)

الغنائم و الغلول ونحوه

مال غنیمت اور اس میں خیانت وغیرہ کا بیان

٦٢٤٧۔ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ أَحَدَ الْقُرَّاءِ الَّذِيْنَ قَرَءُوا الْقُرْآنَ قَالَ شَهِدْنَا الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا عَنْهَا إِذَا النَّاسُ يَهُزُّوْنَ الْأَبَاعِرَ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ مَا لِلنَّاسِ قَالُوْا أُوْحِيَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجْنَا مَعَ النَّاسِ نُوْجِفُ فَوَجَدْنَا النَّبِيَّ ﷺ وَاقِفًا عَلَى رَاحِلَتِهِ عِنْدَ كُرَاعِ الْغَمِيْمِ فَلَمَّا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ قَرَأَ عَلَيْهِمْ ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا﴾ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَتْحٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّهُ لَفَتْحٌ فَقُسِّمَتْ خَيْبَرُ عَلَى أَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَسَّمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَكَانَ الْجَيْشُ أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ فِيْهِمْ ثَلَاثُ مِائَةِ فَارِسٍ فَأَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ وَأَعْطَى

''مجمع بن جاریہ انصاری قاری قرآن کا بیان ہے کہ ہم جب حدیبیہ سے واپس لوٹے تو لوگوں کو دیکھا وہ اونٹ تیز چلاتے ہیں۔ ہم نے پوچھا کہ لوگوں کو کہاں کی جلدی ہے؟ تو کہا گیا: نبی ﷺ پر وحی نازل ہوئی ہے۔ پھر تو ہم نے بھی اونٹ تیز کر دیئے۔ اور آپ ﷺ کو کراع الغمیم نامی جگہ اپنی سواری پر کھڑے پایا۔ جب لوگ جمع ہو گئے تو ہمیں آپ ﷺ نے پڑھ کر سنایا۔ (تحقیق ہم نے فتح دی تجھے واضح فتح) تو ایک آدمی نے کہا: کیا یہ فتح ہے؟ فرمایا: ہاں قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! تحقیق یہ فتح ہے۔ خیبر کا مال اہل حدیبیہ کا تقسیم کیا گیا۔ جسے آپ ﷺ نے اٹھارہ حصوں میں بانٹا۔ اور لشکر کی تعداد پندرہ سو تھی، جن میں تین سو گھوڑ سوار تھے، گھوڑے والے کو دو حصے اور پیادہ کو ایک حصہ دیا۔'' (ابوداؤد)

(٦٢٤٧) ابوداؤد: ٢٧٣٦۔ ضعیف، البانی: ٥٨٧۔ احمد: ١٥٠٤٤۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الرَّاجِلَ سَهْمًا. (رواه أبوداود، ٢٧٣٦)

٦٢٤٨ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَسْهَمَ لِرَجُلٍ وَلِفَرَسِهٖ ثَلَاثَةَ اَسْهُمٍ سَهْمًا لَهٗ وسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهٖ. (رواه ابوداود، ٢٧٣٣)

”سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ نے سپاہی اور اس کے گھوڑے کے لیے تین حصے مقرر کیے۔ ایک حصہ آدمی کا اور دو حصے گھوڑے کے۔“ (ابوداؤد)

٦٢٤٩ـ عَنْ يَحْيٰى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ خَيْبَرَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ أَرْبَعَةَ اَسْهُمٍ سَهْمًا لِلزُّبَيْرِ وَسَهْمًا لِذِي الْقُرْبٰى لِصَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أُمِّ الزُّبَيْرِ وسَهْمَيْنِ لِلْفَرَسِ (رواه النسائى، ٣٥٩٣)

”یحییٰ بن عباد کا بیان ہے کہ سیدنا عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ نے خیبر کے سال زبیر کو چار حصے دیئے۔ ایک حصہ زبیر رضی اللہ عنہ کا اور ایک حصہ قرابت داری کا اس کی ماں صفیہ کی وجہ سے، اور دو حصے اس کے گھوڑے کے۔“ (النسائی)

٦٢٥٠ـ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهٖ ﷺ خَيْبَرَ قَسَّمَهَا عَلٰى سِتَّةٍ وَثَلَاثِيْنَ سَهْمًا جَمَعَ كُلَّ سَهْمٍ مِائَةَ سَهْمٍ فَعَزَلَ نِصْفَهَا لِنَوَائِبِهٖ وَمَا يَنْزِلُ بِهٖ الْوَطِيْحَةَ وَالْكُتَيْبَةَ وَمَا أُحِيْزَ مَعَهُمَا وَعَزَلَ النِّصْفَ الْآخَرَ فَقَسَمَهُ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ الشِّقَّ وَالنَّطَاةَ وَمَا أُحِيْزَ مَعَهُمَا وَكَانَ وَسَهْمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَا أُحِيْزَ مَعَهُمَا. (لأبى داود، ٣٠١٣)

”بشیر بن یسار نے کہا: جب اللہ تعالیٰ نے خیبر کو اپنے رسول اللہ ﷺ کے لیے مالِ غنیمت بنا دیا تو آپ ﷺ نے اس کے چھتیس حصے بنائے اور ہر حصے کے سو حصے کئے پس کل کا نصف اپنے مصارف کے لیے رکھا جو وقتاً فوقتاً آپ ﷺ کو اٹھانے پڑتے تھے، یہ حصہ مقام وطیحہ اور کتیبہ اور ان کے اردگرد کے علاقہ سے نکالا جاتا۔ اور دوسرا نصف مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیا جو مقام نطاۃ اور شق اور جوان کے اردگرد کے علاقہ سے لیا جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کا ذاتی حصہ جوان کا اردگرد کا علاقہ تھا، وہاں سے مقرر کیا گیا تھا اور آپ ﷺ کا حصہ بھی دو مصارف کے ساتھ رکھا۔“ (ابوداؤد)

٦٢٥١ـ وفى رواية: الْوَطِيْحَ وَالْكُتَيْبَةَ

”ایک روایت میں علاقوں کے نام اس طرح ہیں، وطیح، کتیبہ

(٦٢٤٨) ابوداؤد: ٢٧٣٣ـ صحيح، الباني: ٢٣٧٣ـ بخاري: ٤٢٢٨ـ مسلم: ١٧٦٢ـ ترمذي: ١٥٥٤ـ ابن ماجه: ٢٨٥٤ـ احمد: ٥٤٩٤ـ دارمي: ٢٤٧٢.

(٦٢٤٩) نسائي: ٣٥٩٣ـ حسن الاسناد، الباني: ٣٣٦٠.

(٦٢٥٠) ابوداؤد: ٣٠١٣ـ صحيح، الباني: ٢٦٠٤ـ احمد: ١٥٩٨٢.

(٦٢٥١) ابوداؤد: ٣٠١٤ـ صحيح، الباني: ٢٦٠٥ـ احمد: ١٥٩٨٢.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

وَالسَّلَالِمِ. (رواه ابوداود، ٣٠١٤)

اور سلالم۔“

٦٢٥٢۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ خَمَّسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْبَرَ ثُمَّ قَسَمَ سَائِرَهَا عَلَى مَنْ شَهِدَهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا مِنْ أَهْلِ الْحُدَيْبِيَّةِ. (رواه أبوداود، ٣٠١٩)

”ابن شہاب کا بیان ہے کہ نبی ﷺ کا خمس نکال کر بقیہ غنائم خیبر کو ان تمام لوگوں پر تقسیم کیا جو اہل حدیبیہ تھے خواہ وہ جنگ خیبر میں حاضر تھے یا غیر حاضر تھے۔“ (ابوداؤد)

٦٢٥٣۔ عَنْ حَشْرَجِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ أَبِيْهِ أَنَّهَا خَرَجَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ سَادِسَ سِتِّ نِسْوَةٍ فَبَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَبَعَثَ إِلَيْنَا فَجِئْنَا فَرَأَيْنَا فِيْهِ الْغَضَبَ فَقَالَ مَعَ مَنْ خَرَجْتُنَّ وَبِإِذْنِ مَنْ خَرَجْتُنَّ فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجْنَا نَغْزِلُ الشَّعْرَ وَنُعِيْنُ بِهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَعَنَا دَوَاءُ الْجَرْحٰى وَنُنَاوِلُ السِّهَامَ وَنَسْقِي السَّوِيْقَ فَقَالَ قُمْنَ حَتّٰى إِذَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ خَيْبَرَ أَسْهَمَ لَنَا كَمَا أَسْهَمَ لِلرِّجَالِ قَالَ قُلْتُ لَهَا يَاجَدَّةُ وَمَاكَانَ ذٰلِكَ قَالَتْ تَمْرًا(رواه أبوداود، ٢٧٢٩)

”حشرج بن زیاد اپنی دادی یعنی اپنے باپ کی ماں سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے کہا: میں خیبر میں فوج کے ساتھ جانے والی چھ عورتوں میں چھٹی عورت تھی۔ نبی ﷺ کو ہماری اطلاع پہنچی تو آپ ﷺ نے ہماری طرف قاصد روانہ کیا۔ ہم حاضر ہوئیں تو آپ ﷺ کے چہرہ اقدس پر غصہ کے آثار نمایاں تھے۔ فرمایا: تم کس کے ساتھ کس کی اجازت سے آئی ہو؟ ہم نے عرض کی: آئی ہیں تا کہ اون کات کر اللہ کی راہ میں مالی امداد دیں، مجاہدین کو نیزے اٹھا کر دیں، ہمارے پاس دوائی ہے اس سے زخمیوں کا علاج کریں گی، اور ستو تیار کر کے پلائیں گی۔ فرمایا: پھر تم فوج میں رہو۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو فتح دی تو ہمارے لیے بھی حصہ نکالا جیسے مردوں کا حصہ الگ کیا۔ میں نے کہا: اے دادی! تمہیں حصے میں کیا دیا گیا تھا؟ اس نے کہا: کھجوریں۔“ (ابوداؤد)

٦٢٥٤۔ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ قَالَ شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِي فَكَلَّمُوْا فِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَكَلَّمُوْهُ أَنِّي مَمْلُوْكٌ قَالَ فَأَمَرَنِي فَقُلِّدْتُ السَّيْفَ فَإِذَا أَنَا أَجُرُّهُ

”ابو اللحم کے آزاد کردہ غلام عمیر کا بیان ہے: میں اپنے مالکوں کے ساتھ جنگ خیبر میں حاضر ہوا تو انہوں نے میرے بارے میں آپ ﷺ سے بات کی کہ میں غلام ہوں اور جنگ میں حصہ لینا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے حکم فرمایا: اور میرے گلے

(٦٢٥٢) ابوداؤد: ٣٠١٩۔ حسن، البانی: ٢٦٠٥۔

(٦٢٥٣) ابوداؤد: ٢٧٢٩۔ ضعیف، البانی: ٥٨٦۔ احمد: ٢٦٥٥٢۔

(٦٢٥٤) ترمذی: ١٥٥٧۔ صحیح، البانی: ١٢٦١۔ ابوداؤد: ٢٧٣٠۔ ابن ماجہ: ٢٨٥٥۔ احمد: ٢٧٩١٤۔ دارمی: ٢٤٧٥۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

فَأَمَرَلِي بِشَيْءٍ مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقْيَةً كُنْتُ أَرْقِي بِهَا الْمَجَانِيْنَ فَأَمَرَنِي بِطَرْحِ بَعْضِهَا وَحَبْسِ بَعْضِهَا. (رواه الترمذي، ١٥٥٧)

میں تلوار لٹکادی گئی، جسے میں گھسیٹا پھرتا تھا۔ آپ ﷺ نے کچھ گھریلو سامان دینے کا حکم دیا۔ میں نے اپنا ایک دم آپ ﷺ کو سنایا جو پڑھ کر میں دیوانوں کا علاج کرتا تھا تو اس میں سے بعض حصہ ترک کرنے کا حکم دیا اور کچھ حصہ رہنے دیا۔'' (ترمذی)

٦٢٥٥۔ وَيُرْوَى عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَسْهَمَ لِقَوْمٍ مِنَ الْيَهُوْدِ قَاتَلُوْا مَعَهُ. (رواه الترمذي، ١٥٥٨)

''زہری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے یہودی مذہب والوں کے لیے مال غنیمت میں حصہ مقرر کیا جو قتال میں آپ ﷺ کے ساتھ شامل تھے۔'' (ترمذی)

٦٢٥٦۔ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ أَمِيْحُ أَصْحَابِي الْمَاءَ يَوْمَ بَدْرٍ. (لأبي داود، ٢٧٣١ وَقَالَ: مَعْنَاهُ أَنَّهُ لَمْ يُسْهَمْ لَهُ)

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: بدر کے دن میں اپنے رفقا کو پانی لا کر دیتا رہا۔ ابوداؤد نے کہا: اس کا مفہوم یہ ہے کہ ان کو غنیمت میں حصہ نہ دیا گیا۔''

٦٢٥٧۔ عَنْ أَبِي مُوْسَى قَالَ قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَأَسْهَمَ لَنَا أَوْ قَالَ فَأَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِأَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ إِلَّا أَصْحَابَ سَفِيْنَتِنَا جَعْفَرٌ وَأَصْحَابُهُ فَأَسْهَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ. (لأبي داود، ٢٧٢٥)

''سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں چند اشعریوں سمیت خیبر فتح ہونے کے بعد حاضر ہوا۔ پس آپ ﷺ نے ہمارے لیے غنیمت میں حصہ مقرر کیا۔ اور ہمارے سوا جو بھی غیر حاضر تھا اس کے لیے آنحضرت ﷺ نے حصہ نہیں نکالا، سوائے کشتی والوں کے یعنی جعفر اور ان کے رفقا کے لیے (جو حبشہ ہجرت کر کے گئے تھے اور اب مدینہ آئے تھے)۔'' (ابوداؤد)

٦٢٥٨۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ بِخَيْبَرَ بَعْدَمَا افْتَتَحُوْهَا فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اسْهَمْ لِي فَقَالَ بَعْضُ بَنِي سَعِيْدِبْنِ الْعَاصِ لَا تَسْهَمْ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ هٰذَا قَاتِلُ

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ اس وقت خیبر میں تھے، اور اس کو فتح کر چکے تھے۔ پس میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میرے لیے بھی حصہ مقرر کیجیے۔ بنوسعید بن العاص میں سے ایک نے کہا۔ یا رسول اللہ ﷺ! اس کے لیے حصہ نہ لگاؤ۔ میں نے کہا:

(٦٢٥٥) ترمذی: ١٥٥٨۔ ضعيف الإسناد: ٢٦٨.

(٦٢٥٦) ابوداؤد: ٢٧٣١۔ صحيح، الباني: ٢٣٧١

(٦٢٥٧) ابوداؤد: ٢٧٢٥۔ صحيح، الباني: ٢٣٦٦۔ بخاری: ٤٢٣٣۔ مسلم: ٢٥٠٣۔ ترمذی: ١٥٥٩.

(٦٢٥٨) بخاری: ٢٨٢٧۔ ابوداؤد: ٢٧٢٤.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابْنِ قَوْقَلٍ فَقَالَ ابْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَاعَجَبًا لِوَبْرٍ تَدَلّٰى عَلَيْنَا مِنْ قَدُوْمِ ضَأْنٍ يَنْعٰى عَلَى قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَكْرَمَهُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيَّ وَلَمْ يُهِنِّيْ عَلٰى يَدَيْهِ قَالَ فَلَاأَدْرِيْ أَسْهَمَ لَهُ أَمْ لَمْ يُسْهِمْ لَهُ. (رواه البخاری، ۲۸۲۷)

یہ وہی ہے جس نے ابن قوقل کو قتل کیا تھا۔ تو اس نے کہا: تعجب ہے اس بلے پر جو قدوم ضائن جگہ سے اترا ہے، اور مجھے طعن دیتا ہے ایک مسلمان کے قتل ہونے پر جس کو اللہ نے میرے ہاتھوں مکرم ومحترم کر دیا، اور مجھے اس کے ہاتھوں سے ذلیل نہیں کیا۔ راوی نے کہا: مجھے علم نہیں کہ سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کے لیے حصہ کیا گیا یا نہیں۔'' (البخاری)

۶۲۵۹۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ إِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِي حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَإِنِّي أُبَايِعُ لَهُ فَضَرَبَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسَهْمٍ وَلَمْ يَضْرِبْ لِأَحَدٍ غَابَ غَيْرَهُ. (رواه أبو داود، ۲۷۲۶)

''سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بدر کے دن فرمایا: عثمان رضی اللہ عنہ اللہ اور اس کے رسول کے کام میں ہے۔ میں اس کے لیے بیعت کرتا ہوں۔ پس اس کا آپ ﷺ نے غنیمت میں حصہ مقرر کیا، اور اس کے علاوہ کسی غیر حاضر کا حصہ نہیں مقرر کیا۔'' (ابوداؤد)

۶۲۶۰۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ: أَيُّمَا قَرْيَةٍ أَتَيْتُمُوْهَا وَأَقَمْتُمْ فِيْهَا فَسَهْمُكُمْ فِيْهَا وَأَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَإِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ. (لمسلم، ۱۷۵۶)

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم جس بستی میں جاؤ، اس میں ٹھہر جاؤ تو تمہارا حصہ اس بستی میں ہوگا۔ اور جس بستی والوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تو اس کا خمس اللہ اور اس کے رسول کا ہے، اور پھر وہ تمہارے لیے ہے۔'' (مسلم)

شرح: ......۱۔ ثابت ہوا گھڑ سوار تین حصوں کا مستحق ہے، دو حصے اس کے گھوڑے کی وجہ سے اور ایک حصہ گھڑ سوار کی وجہ سے ہے۔ وجہ یہ ہے کہ گھوڑے پر کافی اخراجات اٹھتے ہیں اور پیدل کا ایک حصہ ہے۔ مگر یہ اس گھوڑے کا حصہ ہوگا جو میدانِ جنگ میں لڑا ہے، جو گھر باندھا ہوا اس کا حصہ نہیں ہوگا۔

یہاں گھڑ سوار کو چار حصے دینے کا بھی آیا ہے، مگر حصے تین ہی ہیں، چوتھا حصہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی قرابتداری کی وجہ سے دیا گیا تھا۔

احناف کی رائے یہ ہے کہ گھڑ سوار کو دو حصے ملیں گے ایک اس کا اور ایک اس کے گھوڑے کا یہ ابوداؤد کی حدیث

(۶۲۵۹) ابوداؤد: ۲۷۲۶۔ صحیح، البانی: ۲۳۶۷.
(۶۲۶۰) مسلم: ۱۷۵۶.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سے دلیل لیتے ہیں، تاہم ابوداؤد کی یہ روایت بخاری و مسلم کی صحیح ترین احادیث کے مقابل مرجوح ہے، حجت کے قابل نہیں گھڑ سوار کے تین حصے ہی ہیں۔

اصل میں میدان میں گھڑ سوار کا کردار بہت ہی آزمائش طلب ہے، جھپٹنا، پلٹنا اور دشمن پر حملہ آور ہونا، پھر گھوڑے کے اخراجات بھی زیادہ ہیں۔ نیز قرآن پاک نے بھی گھوڑوں کا خصوصی ذکر کیا ہے۔

﴿وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا۝ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا۝ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا۝ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا۝ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا۝﴾ (العاديات : ١۔٥)

''قسم ہے ان گھوڑوں کی جو ہانپتے ہوئے بھاگتے ہیں اور پتھروں سے چنگاریاں نکالتے ہیں اور صبح کے وقت حملہ آور ہوتے ہیں اور میدان میں گرد و غبار اڑاتے ہیں اور جماعتوں کو میدان کے درمیان لے کر جاتے۔''

دوسری جگہ ہے:

﴿وَ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ﴾ (الانفال : ٦٠)

''اور گھوڑے باندھو تا کہ دشمن کو مرعوب کرو۔''

۲۔ ابن نوفل والی روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ جو آدمی واقعہ اور جنگ کے بعد حاضر ہوتا ہے اگر چہ وہ ان کی مدد کے لیے ہی آیا ہوا سے شریک جنگ ہونے والوں کی مانند حصہ نہ ملے گا، کیونکہ غزوۂ خیبر کا جو بخاری میں واقعہ آتا ہے، اس میں وضاحت ہے کہ ان کے لیے حصہ نہ نکالا تھا۔

لیکن ایک آدمی میدان جنگ میں جانے کا مکمل ارادہ رکھتا تھا، اسے رکاوٹ پڑ جائے وہ جنگ میں حاضر نہ ہو سکے تو اسے حصہ غنیمت دیا جائے گا جیسا کہ جنگ بدر میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیوی کی بیماری کی وجہ سے شریک نہ ہو سکے تھے اس کے باوجود نبی ﷺ نے ان کے لیے مال غنیمت سے حصہ نکالا تھا۔ (فتح الباری:٦/ ٤١)

۳۔ یہ بھی ثابت ہوا غلام اور نابالغ اور عورت ان میں سے کوئی اگر میدان میں جاتا ہے تو اس کے لیے بھی مال غنیمت سے حصہ نہیں۔ اس کی حوصلہ افزائی کے لیے کچھ دینا جائز ہے۔

یہ بھی ثابت ہوا قرآن و سنت کے علاوہ بھی دم کرنا جائز ہے مگر شرکیہ کلمات نہ ہوں اور نہ ہی شریعت کے نظریات کے مخالف ہوں۔ (جائزۃ الاحوذی:۳/ ۷۳)

۴۔ اور جو شریک جنگ ہوا سے مال غنیمت سے حصہ دیا جائے گا، جو شریک نہ ہوگا اسے حصہ نہ ملے گا۔ صرف صلح حدیبیہ والے اس سے مستثنیٰ ہیں جو کہ پندرہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے، ان سے خود اللہ نے مال دینے اور ان سے فتح کا وعدہ کیا تھا، اس لیے مال غنیمت کے مستحق تھے۔

اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے رفقا کو جو حصہ ملا تھا، اس کی ایک وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ یہ طوفان کی نذر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ہونے کی وجہ سے پیچھے رہے تھے، اس وجہ سے انہیں شریک غنیمت کیا گیا۔ ایک قول یہ بھی ہے، آپ ﷺ نے اپنے حصہ سے انہیں دیا تھا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ فوجیوں کی اجازت سے دیا تھا۔ (عون المعبود: ۳/۲۶)

٦٢٦١ـ عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُنَّانَأْكُلُ الْجَزَرَ فِي الْغَزْوِ وَلَانَقْسِمُهُ حَتّٰى إِنْ كُنَّالَنَرْجِعُ إِلٰى رِحَالِنَا وَأَخْرِجَتُنَا مِنْهُ مُمْلَاةٌ. (رواه ابوداود، ٢٧٠٦)

''عبدالرحمٰن کا آزاد کردہ غلام قاسم کسی صحابی سے روایت بیان کرتا ہے، انھوں نے کہا: ہم اونٹ ذبح کر کے غزوے میں کھاتے اور تقسیم نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ جب ہم اپنے گھروں کو لوٹتے تو ہماری تھیلیاں اس سے بھری ہوتی تھیں۔'' (ابوداؤد)

٦٢٦٢ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ كُنَّا نُصِيبُ فِي مَغَازِيْنَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ فَنَأْكُلُهُ وَلَا نَرْفَعُهُ. (رواه البخاری، ٣١٥٤)

''سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم اپنے غزوات میں شہد اور انگور پاتے تو وہاں ہی کھا لیتے تھے، ساتھ اٹھا کر نہ لاتے تھے۔'' (بخاری)

٦٢٦٣ـ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِظَبْيَةٍ فِيهَا خَرَزٌ فَقَسَمَهَا لِلْحُرَّةِ وَالْاَمَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ اَبِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقْسِمُ لِلْحُرِّ وَالْعَبْدِ. (لأبي داود، ٢٩٥٢)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: نبی کریم ﷺ کے پاس چھوٹا تھیلا لایا گیا تھا جس میں موتی وغیرہ تھے۔ پس آپ ﷺ نے آزاد عورتوں میں، اور لونڈیوں میں تقسیم کیے۔ اور میرے والد محترم بھی آزاد اور غلام ہر ایک میں غنیمت تقسیم کرتے تھے۔'' (ابوداؤد)

شرح: ثابت ہوا مجاہد وغازی، مال غنیمت تقسیم ہونے سے پہلے بغیر سپہ سالار کی اجازت کے دشمن کی زمین سے حاصل شدہ مال میں سے کھانا وغیرہ کھا لیں تو کوئی حرج نہیں، یہ خیانت میں شامل نہیں۔ جانوروں کا چارہ بھی اسی طرح لینا جائز ہے۔ میدان سے ملے ہوئے ہتھیار بھی استعمال کر سکتا ہے اگرچہ اجازت نہ لی ہو۔ لیکن بعد میں انہیں مال غنیمت میں واپس لوٹا دے۔

یہ یاد رہے یہ کھانا وغیرہ بقدر ضرورت جائز ہے، ضرورت سے زیادہ لینا جائز نہیں۔ (تفہیم الاسلام: ۲/۶۹۰)

مال فئی میں لونڈی اور غلام کا حصہ نہیں ہوتا سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آزاد کردہ لونڈی، غلام، یا قسطوں میں آزاد شدہ لونڈی، یا غلام کو حصہ دیتے تھے وگرنہ غلام کا باقاعدہ اس میں حق نہیں۔ (عون المعبود: ۳/ ۹۷)

(٦٢٦١) ابوداؤد: ٢٧٠٦.
(٦٢٦٢) بخاری: ٣١٥٤.
(٦٢٦٣) ابوداؤد: ٢٩٥٢.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

٦٢٦٤ــ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَزَانَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتْبَعْنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيْدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا وَلَا أَحَدٌ بَنَى بُيُوْتًا وَلَمْ يَرْفَعْ سُقُوْفَهَا وَلَا أَحَدٌ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلَاةَ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيْبًا مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ إِنَّكِ مَأْمُوْرَةٌ وَأَنَا مَأْمُوْرٌ اللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا فَحُبِسَتْ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَجَاءَتْ يَعْنِي النَّارَ لِتَأْكُلَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا فَقَالَ إِنَّ فِيكُمْ غُلُوْلًا فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَجُلٌ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُوْلُ فَلْيُبَايِعْنِي قَبِيْلَتُكَ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُوْلُ فَجَاؤُوْا بِرَأْسٍ مِثْلِ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِنَ الذَّهَبِ فَوَضَعُوْهَا فَجَاءَتِ النَّارُ فَأَكَلَتْهَا ثُمَّ أَحَلَّ اللّٰهُ لَنَا الْغَنَائِمَ رَأَى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَأَحَلَّهَا لَنَا.
(للبخاري، ٣١٢٤)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے نبیوں میں سے ایک نبی نے جہاد کا اعلان کیا، اور کہا: جو آدمی کسی عورت کو عقد میں لایا، اور اس کو گھر میں لانے کا ارادہ رکھتا ہو، اور ابھی تک خلوت میں نہ رہا ہو۔ دوسرا وہ جس نے مکان کی دیوار تیار کی، اور چھت نہ ڈالی ہو۔ اور تیسرا وہ شخص جس نے بکری اور اونٹنی وغیرہ خریدی، اور وہ اس کے بچہ دینے کے انتظار میں ہو تو ایسے افراد میرے ساتھ جہاد میں شامل نہ ہوں۔
وہ نبی نماز عصر کے وقت دشمن کی بستی پر پہنچے یا اس کے قریب کا وقت تھا تو سورج کو مخاطب کر کے کہا تجھے بھی حکم دیا گیا ہے اور مجھے بھی حکم دیا گیا ہے۔ یا اللہ! اس کو روک دے تو سورج روک دیا گیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو فتح دیدی۔
پس انھوں نے غنیمت جمع کی، آگ اتری تا کہ اس مال کو فنا کر جائے مگر آگ نے وہ مال غنیمت نہیں کھایا تو اس نبی نے کہا: لوگو! تم میں خیانت کرنے والا موجود ہے ہر قبیلے کا ایک ایک آدمی میرے ہاتھ پر بیعت کرے۔ پس ایک آدمی کا ہاتھ نبی علیہ السلام کے دست مبارک کے ساتھ چمٹ گیا تو نبی ﷺ نے کہا: غلول اور خیانت تم میں ہے۔ چنانچہ تمہارے قبیلے کے تمام افراد باری باری میری بیعت کریں، لہٰذا دو یا تین افراد کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر چمٹ گیا۔ انھوں نے فرمایا: تم لوگوں نے خیانت کی ہے۔ چنانچہ وہ گائے کے سر کے مثل سونے کا سر لائے اور اس کو مال غنیمت میں رکھا تو آگ آئی، اور اس نے مال کو کھا ڈالا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مال غنیمت ہم سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں تھا۔ اللہ نے ہماری کمزوری اور عجز کا خیال رکھا اور ہمارے لیے حلال کر دیا۔''

شرح: ...... یہ غزوہ والے نبی حضرت یوشع بن نون علیہ السلام تھے، یہ بیت المقدس کی طرف گئے تھے، ان کے لیے

(٦٢٦٤) بخاری: ٣١٢٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آفتاب کو روکا گیا تھا اور کسی کے لیے نہ روکا گیا تھا اگر چہ یہ بھی مشہور ہے کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے بھی روکا گیا تھا، اور معراج کی رات جب آپ ﷺ واپس آئے تو آپ نے اللہ سے دعا کی کہ سورج کو روک دے تاکہ وہ فاصلہ جو آپ نے رستہ میں دیکھا تھا وہ اشراق کے وقت مکہ میں داخل ہو۔ ایک واقعہ یہ بھی مشہور ہے کہ نبی اکرم ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھٹنے پر سر رکھ کر سوئے ہوئے تھے کہ نماز عصر گزر گئی تو آپ نے سورج کو واپس لوٹایا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز عصر پڑھی پھر آفتاب غروب ہوا۔ اسے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تو قبول کرتے ہیں مگر ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اسے موضوع قرار دیتے ہیں، خندق کے دن بھی سورج رکنے کا واقعہ بیان کیا جاتا ہے۔ (فتح الباری: ۲۲۲/۶) یہ سب غیر معتبر واقعات ہیں یہی واقعہ جو یوشع بن نون والا ہے درست ہے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دنیا کے فتنے دل میں بزدلی پیدا کرتے ہیں اور اہم امور کی ذمہ داری جو ہے محتاط اور فارغ البال آدمی کے سپرد کی جائے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا خیانت ایک ایسا عمل ہے جس سے اللہ کی بارگاہ میں قبولیت نہیں ہوتی اور اس امت کے لیے مال غنیمت کا حلال ہونا اور حاصل ہونا ایک بہت بڑی اللہ کی نعمت ہے۔ (فتح الباری: ۲۲۴/۶)

٦٢٦٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ فِيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فَذَكَرَ الْغُلُوْلَ فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ أَمْرَهُ قَالَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ عَلَى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ يَقُوْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَغِثْنِي فَأَقُوْلُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ وَعَلَى رَقَبَتِهِ بَعِيْرٌ لَهُ رُغَاءٌ يَقُوْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَغِثْنِي فَأَقُوْلُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ وَعَلَى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُوْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! أَغِثْنِي فَأَقُوْلُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ. (رواه البخاري، ۳۰۷۳)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک دن ہمارے درمیان کھڑے ہوئے، اور خیانت کا ذکر کیا تو اس کے گناہ کی بڑائی اور نزاکت پر روشنی ڈالی۔ فرمایا: میں تم میں سے کسی انسان کو اس حال پر نہ دیکھوں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر بکری آواز نکالتی آئے۔ تو وہ کہے. یا رسول اللہ ﷺ! میری امداد کرو، تو، میں اس کو یہ کہہ دوں کہ میں تیرے لیے کسی امر کا مالک نہیں ہوں میں نے تو تبلیغ کر دی تھی۔ میں تم میں سے کسی فرد کو اس حال میں نہ دیکھوں کہ وہ گردن پر گھوڑا اٹھا کر لائے جو ہنہناتا ہو، اور کہے: یا رسول اللہ ﷺ! میری مدد کرو، تو میں کہہ دوں گا کہ میں تیرے لیے کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے تجھے بتا دیا تھا اور تبلیغ کر دی تھی۔ اور میں تمہیں قیامت کے دن اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر اونٹ بلبلا رہا ہو، اور وہ کہے: یا رسول اللہ ﷺ! میری مدد فرمائیں، تو میں کہہ دوں گا کہ میں تیرے لیے کچھ نہیں کر سکتا،

(٦٢٦٥) بخاری: ٣٠٧٣۔ مسلم: ٩٨٧۔ نسائی: ٢٤٨٢۔ ابوداؤد: ١٦٥٨۔ ابن ماجہ: ١٧٨٦۔ احمد: ١٠٤٧٤۔ مؤطا: ٥٩٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور تم میں سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن ایک سامان گردن پر اٹھا کر لائے جو جھکی ہوئی ہو، اور کہے: یا رسول اللہ ﷺ! میری مدد فرمائیں۔ (یاد رکھو) میں کہہ دوں گا میں تیرے لیے کچھ نہیں کر سکتا، میں نے تو پیغام پہنچا دیا تھا۔"

٦٢٦٦۔ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ أَمَّا بَعْدُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كَتَمَ غَالًا فَإِنَّهُ مِثْلُهُ. (رواه أبوداود، ٢٧١٦)

"سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا. جو شخص خیانت کرنے والے کو چھپائے گا وہ بھی اسی کی مثل ہوگا۔" (ابوداؤد)

٦٢٦٧۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَصَابَ غَنِيْمَةً أَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى فِي النَّاسِ فَيَجِيْئُوْنَ بِغَنَائِمِهِمْ فَيُخَمِّسُهُ وَيُقَسِّمُهُ فَجَاءَ رَجُلٌ بَعْدَ ذٰلِكَ بِزِمَامٍ مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا فِيْمَا كُنَّا أَصَبْنَاهُ مِنَ الْغَنِيْمَةِ فَقَالَ أَسَمِعْتَ بِلَالًا يُنَادِي ثَلَاثًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَجِيْءَ بِهِ فَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ كُنْ أَنْتَ تَجِيْءُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَنْ أَقْبَلَهُ عَنْكَ (رواه ابوداود، ٢٧١٢)

"سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب مالِ غنیمت ہاتھ آتا تو بلال کو حکم دیتے اور وہ لوگوں میں اعلان کرتے۔ چنانچہ سب لوگ ہاتھ لگا ہوا مال آپ ﷺ کے سامنے لاتے تو آپ ﷺ پانچواں حصہ علیحدہ کرتے، اور بقیہ تقسیم کر دیتے تھے۔ پس ایک دن اعلان کے بعد ایک مرد بکری کے بالوں کی رسی لایا تو اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ بھی مالِ غنیمت میں سے ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے بلال رضی اللہ عنہ کا اعلان سنا تھا جب تین بار اعلان کیا تھا؟ اس نے کہا: ہاں، فرمایا: تجھے کس چیز نے منع کیا تھا کہ تو اس وقت نہ لایا؟ تو اس نے معذرت کی۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو تو ہی بروزِ قیامت لے کر حاضر ہوگا۔ اور آپ ﷺ نے اس سے وہ قبول نہیں کی۔" (ابوداؤد)

٦٢٦٨۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلَا وَرِقًا غَنِمْنَا الْمَتَاعَ وَالطَّعَامَ وَالثِّيَابَ ثُمَّ انْطَلَقْنَا إِلَى الْوَادِيْ وَمَعَ

"سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر گئے تو اللہ نے ہمیں فتح دیدی لیکن ہمیں غنیمت میں نہ سونا ملا، نہ چاندی، بس سامان غلہ اور کپڑے ہاتھ آئے۔ پھر ہم وادی القریٰ کی طرف گئے، آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک غلام تھا

(٦٢٦٦) ابوداؤد: ٢٧١٦۔ ضعیف، الناني: ٥٨٤.

(٦٢٦٧) ابوداؤد: ٢٧١٢۔ حسن، الناني: ٢٣٥٩۔ احمد: ٦٩٥٧.

(٦٢٦٨) مسلم: ١١٥۔ بخاری: ٤٢٣٤۔ نسائی: ٣٨٢٧۔ ابوداؤد: ٢٧١١۔ موطا: ٩٩٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَبْدًا لَهُ وَهَبَهُ لَهُ رَجُلٌ مِنْ جُذَامٍ يُدْعَى رِفَاعَةَ بْنَ زَيْدٍ مِنْ بَنِي الضَّبِيْبِ فَلَمَّا نَزَلْنَا الْوَادِيَ قَامَ عَبْدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَحُلُّ رَحْلَهُ فَرُمِيَ بِسَهْمٍ فَكَانَ فِيْهِ حَتْفُهُ فَقُلْنَا هَنِيْئًا لَهُ الشَّهَادَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ الشَّمْلَةَ لَتَلْتَهِبُ عَلَيْهِ نَارًا أَخَذَهَا مِنَ الْغَنَائِمِ يَوْمَ خَيْبَرَ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ قَالَ فَفَزِعَ النَّاسُ فَجَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ أَوْ شِرَاكَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَصَبْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شِرَاكٌ مِنْ نَارٍ أَوْ شِرَاكَانِ مِنَ النَّارِ. (رواه مسلم، ١١٥)

وہ بنو جذام کے ایک مرد نے آپ کی خدمت کے لیے دیا تھا۔ اس کو رفاعہ بن زید کہا جاتا تھا، جو نسبًا بنوضبیب میں سے تھا۔ جب ہم وادی پر جا ٹھہرے تو رسول اللہ ﷺ کا وہ غلام اٹھا، اور آپ ﷺ کی سواری کے اوپر سے بوجھ اتارنے لگا تو اس کو تیر مارا گیا، اور اس سے اس کی موت واقع ہوگئی۔ ہم نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اس کو شہادت مبارک ہو۔ فرمایا: ہرگز نہیں قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد ﷺ کی جان ہے! وہ چادر جو خیبر کے مالِ غنیمت میں سے اس نے تقسیم سے پہلے لی تھی اس پر آگ کے شعلے بھڑکا رہی ہے۔ لوگ بہت زیادہ خوف زدہ ہو گئے۔ ایک آدمی چمڑے کا ایک تسمہ یا دو تسمے لایا، اور عرض کیا: خیبر کے دن مجھے یہ ہاتھ آئے تھے۔ پس آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ایک یا دو تسمے آگ کے ہیں۔" (مسلم)

٦٢٦٩ـــ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كِرْكِرَةُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ فِي النَّارِ فَذَهَبُوْا يَنْظُرُوْنَ إِلَيْهِ فَوَجَدُوْا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا. (رواه البخاری، ٣٠٧٤)

"سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ کے سامان پر ایک آدمی متعین تھا اس کو "کرکرہ" کہا جاتا تھا۔ وہ فوت ہوا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: وہ آگ میں ہے لوگوں نے اس کا سامان جا کر دیکھا تو اس میں ایک بڑا کمبل تھا جو مالِ غنیمت میں خیانت کر کے لے رکھا تھا۔" (البخاری)

٦٢٧٠ـــ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَيَتَحَدَّثُ عِنْدَهُمْ حَتَّى يَنْحَدِرَ لِلْمَغْرِبِ قَالَ أَبُوْرَافِعٍ فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يُسْرِعُ إِلَى الْمَغْرِبِ مَرَرْنَا بِالْبَقِيْعِ فَقَالَ أُفٍّ

"سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ عصر کی نماز کے بعد بنوعبدالاشہل قبیلے میں جا کر گفتگو کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ مغرب کی نماز کے لیے نکلتے۔ پس ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ آپ نماز مغرب کے لیے واپس جا رہے تھے تو بقیع کے پاس سے گذرے۔ فرمایا: تیرے لیے افسوس ہے، تیرے لیے افسوس ہے!

(٦٢٦٩) بخاری: ٣٠٧٤۔ ابن ماجہ: ٢٨٤٩۔ احمد: ٦٤٥٧.
(٦٢٧٠) نسائی: ٨٦٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَكَ أُفٍّ لَكَ قَالَ فَكَبُرَ ذٰلِكَ فِيْ ذَرْعِيْ فَاسْتَأْخَرْتُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُرِيْدُنِي فَقَالَ مَالَكَ امْشِ فَقُلْتُ اَحْدَثْتَ حَدَثًا قَالَ مَاذَاكَ قُلْتُ اَفَّفْتَ بِي قَالَ لَا وَلٰكِنْ هٰذَا فُلَانٌ بَعَثْتُهُ سَاعِيًا عَلٰى بَنِيْ فُلَانٍ فَغَلَّ نَمِرَةً فَدُرِّعَ الْآنَ مِثْلَهَا مِنْ نَارٍ. (رواه النسائى، ٨٦٢)

یہ بات میرے لیے بڑی پریشان کن تھی۔ میں آپ ﷺ سے کچھ فاصلے پر پیچھے ہٹ گیا۔ میرا گمان تھا کہ یہ بات مجھے ہی فرما رہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے کیا ہوا؟ چلتا جا۔ میں نے عرض کی: کوئی حادثہ پیش آیا ہے؟ فرمایا: کیسے؟ میں نے کہا: آپ ﷺ نے مجھے فرمایا ہے: تیرے لیے افسوس ہے! تیرے لیے افسوس! فرمایا: تجھے تو نہیں البتہ یہ فلاں شخص ہے جس کو میں نے بنو فلاں پر مقرر کیا تھا تو اس نے ایک دھاری دار چادر خیانت کی تھی، پس اس کی مثل اس کو اب آگ کی زرہ پہنائی گئی ہے۔'' (نسائی)

٦٢٧١ــ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ تُوُفِّيَ يَوْمَ خَيْبَرَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَتَغَيَّرَتْ وُجُوْهُ النَّاسِ لِذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّ صَاحِبَكُمْ غَلَّ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَفَتَّشْنَا مَتَاعَهُ فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِنْ خَرَزِ يَهُوْدَ لَا يُسَاوِيْ دِرْهَمَيْنِ. (رواه أبو داود، ٢٧١٠)

''سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: صحابہ میں سے خیبر کے دن ایک آدمی فوت ہوا تو اس کا نبی اکرم ﷺ سے ذکر کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے رفیق پر نماز جنازہ پڑھو۔ لوگوں کے چہرے اس حکم کی وجہ سے متغیر ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے رفیق نے راہِ خدا میں خیانت کی ہے۔ ہم نے اس کے سامان کی تفتیش کرائی تو اس میں یہود کے ہاروں میں سے غیر قیمتی ہار تھے، جس کی قیمت دو درہم کے برابر بھی نہیں تھی۔'' (ابوداؤد)

٦٢٧٢ــ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ الْكِنَانِيِّ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَتَى النَّاسَ فِي قَبَائِلِهِمْ يَدْعُوْ لَهُمْ وَأَنَّهُ تَرَكَ قَبِيْلَةً مِنَ الْقَبَائِلِ قَالَ وَإِنَّ الْقَبِيْلَةَ وَجَدُوْا فِي بَرْدَعَةِ رَجُلٍ مِنْهُمْ عِقْدَ جَزْعٍ غُلُوْلًا فَأَتَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَكَبَّرَ عَلَيْهِمْ كَمَا

''سیدنا عبد اللہ بن مغیرہ رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی کہ نبی ﷺ قبائل میں گئے۔ ان کے لیے دعا فرمائی لیکن ایک قبیلے کو چھوڑ دیا۔ قبیلے والوں نے اپنے ایک آدمی کے پالان کے نیچے ڈالنے کی چادر میں ایک غیر قیمتی موتیوں کا ہار دیکھا جو خیانت سے حاصل کیا تھا۔ آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے تو ان لوگوں پر آپ ﷺ نے اسی طرح تکبیرات کہیں جیسے نماز

(٦٢٧١) ابوداؤد: ٢٧١٠.

(٦٢٧٢) موطا: ٩٩٦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

يُكَبِّرُ عَلَى الْمَيِّتِ. (رواه مالك، ٩٩٦)

جنازہ میں تکبیرات کہتے تھے۔'' (مالک)

٦٢٧٣ـــ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ أَقْبَلَ نَفَرٌ مِنْ صَحَابَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوْا فُلَانٌ شَهِيْدٌ فُلَانٌ شَهِيْدٌ حَتّٰى مَرُّوْا عَلٰى رَجُلٍ فَقَالُوْا فُلَانٌ شَهِيْدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَلَّا إِنِّي رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي بُرْدَةٍ غَلَّهَا أَوْ عَبَاءَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ قَالَ فَخَرَجْتُ فَنَادَيْتُ أَلَا إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ. (رواه مسلم، ١١٤)

''سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: خیبر کے دن صحابہ کرام آئے: کہتے تھے: فلاں شہید ہوا ہے: اور فلاں شہید ہوا ہے۔ یہاں تک کہ ایک آدمی کا نام لیا اور کہا فلاں بھی شہید ہوا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا ہرگز نہیں! میں نے اس کو ایک چادر کے بدلے، یا بڑے کمبل کے بدلے جو اس نے خیانت کر کے لیا تھا، آگ میں دیکھا ہے۔ پھر فرمایا: اے ابن خطاب! جا کر لوگوں میں اعلان کر دے کہ جنت میں صرف مومن ہی داخل ہو گا۔ پس میں گیا، اور تین بار اعلان کیا۔ خبردار ہو! جنت میں صرف ایما ندار ہی داخل ہوں گے۔'' (مسلم)

٦٢٧٤ـــ عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ حَرَّقُوْا مَتَاعَ الْغَالِّ وَضَرَبُوْهُ وَمَنَعُوْهُ سَهْمَهُ. (رواه أبوداود، ٢٧١٥)

''عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اس کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما خیانت کے مرتکب کا سامان جلا ڈالتے تھے۔ اس کو جسمانی مار بھی پڑتی اور غنیمت میں سے حصہ بھی روک دیتے۔'' (ابوداوُد)

شرح: ...... یہ احادیث اس آیت مبارکہ کی تفسیر ہیں:

﴿وَمَنْ يَّغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾ (آل عمران: ١٦١)

''اور جو خیانت کرے گا، قیامت کے دن وہ اسے لے کر آئے گا جو اس نے خیانت کی۔''

غلول اصل میں مال غنیمت میں خیانت کو کہتے ہیں، اس کا معنی چھپانا ہوتا ہے، یہ مال پکڑنے والا چونکہ چھپا کر خیانت کرتا ہے اس لیے اسے غلول کہتے ہیں۔ اس پر علمائے کرام کا اجماع ہے کہ یہ خیانت کرنا کبیرہ گناہ ہے۔ یہ بوجھ گردن پہ اٹھائے ساری دنیا کے سامنے جب یہ خائن ذلت ورسوائی کی تصویر بنے، ندامت کے دریا میں غرق، میدانِ محشر میں آئے گا تو یہ کتنی بڑی سزا ہے۔ اور یہ خیانت تھوڑی ہو یا زیادہ ہو حرام ہے اور یہ دوزخ کا باعث ہے۔ (فتح الباری: ٦/ ١٨٧)

(٦٢٧٣) مسلم: ١١٤.

(٦٢٧٤) ابوداؤد: ٢٧١٥ـ ضعیف، البانی: ٥٨٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ بھی ثابت ہوا عمل اچھے نہ ہوئے تو نبی ﷺ سفارش نہیں کریں گے۔ اور نبی ﷺ نے مختار کل ہونے کی نفی فرمائی ہے۔ (گوندلوی)

٦٢٧٥ــــ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَصَابَ النَّاسَ حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ وَجَهْدٌ وَاَصَابُوْا غَنَمًا فَانْتَهَبُوْهَا إِنَّ قُدُوْرَنَا لَتَغْلِي إِذَا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْشِي عَلَى قَوْسِهِ فَأَكْفَأَ قُدُوْرَنَا بِقَوْسِهِ ثُمَّ جَعَلَ يُرَمِّلُ اللَّحْمَ بِالتُّرَابِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ النُّهْبَةَ لَيْسَتْ بِأَحَلَّ مِنَ الْمَيْتَةِ أَوْ إِنَّ الْمَيْتَةَ لَيْسَتْ بِأَحَلَّ مِنَ النُّهْبَةِ. (رواه أبوداود، ٢٧٠٥)

”ایک انصاری صحابی کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے۔ لوگوں کو خوراک کی شدید قلت کا سامنا تھا۔ ان کو بکریاں نظر آ گئیں تو لوٹ کر جلدی جلدی ذبح کر کے ہانڈیوں میں پکانا شروع کر دیا۔ ہانڈیاں ابل رہی تھیں کہ آنحضرت ﷺ کمان کے سہارے چلتے ہوئے تشریف لائے، اور اپنی کمان سے ہنڈیاں الٹ دیں پھر گوشت کو مٹی میں لت پت کرتے جاتے تھے اور فرماتے جا رہے تھے کہ لوٹ مار کا مال مردار سے زیادہ حلال تو نہیں، یا فرمایا: مردار لوٹے ہوئے مال سے زیادہ حلال تو نہیں ہے۔“ (ابوداؤد)

٦٢٧٦ــــ عَنْ اَبِي لَبِيْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ بِكَابُلَ فَأَصَابَ النَّاسُ غَنِيْمَةً فَانْتَهَبُوْهَا فَقَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ النُّهْبَى فَرَدُّوْا مَا اَخَذُوْا فَقَسَمَهُ بَيْنَهُمْ. (رواه أبوداود. ٢٧٠٣)

”ابولبید نے کہا ہم لوگ عبدالرحمن بن سمرہ کے ساتھ کابل میں تھے۔ لوگوں کو غنیمت ہاتھ آئی۔ چنانچہ جس کو جو ہاتھ آیا اس نے لے لیا۔ عبدالرحمن کھڑے ہوئے، خطبہ دیا اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ نے غنیمت کو لوٹ مار بنانے سے منع فرمایا ہے۔ پس لوگوں نے جو کچھ لیا تھا وہ واپس کر دیا تو انھوں نے لوگوں کو تقسیم کر کے دیا۔“ (ابوداؤد)

شرح: ان سے ثابت ہوتا ہے کہ بغیر تقسیم کیے مال غنیمت کو لوٹ مار کا مال سمجھ کر نہیں کھانا چاہیے حتیٰ کہ کھانے میں بھی لوٹ مار نہ ہو۔ یہ اسی طرح حرام ہے جس طرح مردار حرام ہے جو حصہ ملے وہی حاصل کیا جائے اسے ہی کھایا جائے۔ (عون المعبود: ۳/ ۱۸)

٦٢٧٧ــ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْأٰخِرِ فَلَا يَرْكَبْ دَابَّةً مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى إِذَا اَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيْهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْأٰخِرِ فَلَا يَلْبَسْ

”رویفع بن ثابت انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے کسی سواری کو ناکارہ کر کے مال غنیمت میں واپس نہ کرے۔ اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے کپڑا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ثَوْبًا مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى إِذَا أَخْلَقَهُ رَدَّهُ فِيْهِ. (رواه أبوداود، ٢٧٠٨)

استعمال کر کے بوسیدہ کر کے بیت المال میں واپس نہ کرے۔" (ابوداؤد)

شرح: یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ مال غنیمت تقسیم کرنے سے پہلے سواری کو استعمال کرنا اور لباس پہننا جائز نہیں، اگر اس سے پہلے اشد ضرورت پڑ جائے تو امیر سے اجازت لینا ہوگی مگر سواری لاغر کر کے یا کپڑا بوسیدہ کر کے واپس نہ کیا جائے، کپڑا بوسیدہ نہ بھی کرے اور نہ ہی سواری لاغر کرے تو بہتر یہی ہے نہ لے کیونکہ اس طرح خیانت کا رستہ کھلتا ہے۔ (تفہیم الاسلام: ۲/۶۹۲)

٦٢٧٨ــ عَنْ زَيْدِبْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اسْتَعْمَلَ مَوْلًى لَهُ يُدْعَى هُنَيًّا عَلَى الْحِمَى فَقَالَ يَا هُنَيُّ اضْمُمْ جَنَاحَكَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَإِنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ مُسْتَجَابَةٌ وَأَدْخِلْ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَرَبَّ الْغُنَيْمَةِ وَإِيَّايَ وَنَعَمَ ابْنَ عَوْفٍ وَنَعَمَ بْنَ عَفَّانَ فَإِنَّهُمَا إِنْ تَهْلِكْ مَا شِيَتُهُمَا يَرْجِعَا إِلَى نَخْلٍ وَزَرْعٍ وَإِنَّ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَرَبَّ الْغُنَيْمَةِ إِنْ تَهْلِكْ مَاشِيَتُهُمَا يَأْتِنِي بِبَنِيْهِ فَيَقُوْلُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَفَتَارِكُهُمْ أَنَا لَا أَبَالَكَ فَالْمَاءُ وَالْكَلَأُ أَيْسَرُ عَلَيَّ مِنَ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَايْمُ اللّٰهِ إِنَّهُمْ لَيَرَوْنَ أَنِّي قَدْ ظَلَمْتُهُمْ إِنَّهَا لَبِلَادُهُمْ فَقَاتَلُوْا عَلَيْهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَأَسْلَمُوْا عَلَيْهَا فِي الْإِسْلَامِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا الْمَالُ الَّذِي أَحْمِلُ

"زید بن اسلم اپنے باپ اسلم کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا آزاد کردہ غلام جس کو ھنی کہا جاتا تھا چراگاہ کے لیے مقرر کیا تو اس کو کہا: اے ھنی! اپنے بازو لوگوں کے ساتھ ملائے رکھ۔ مظلوم کی بد دعا سے بچتے رہنا وہ قبول ہوتی ہے۔ تھوڑے اونٹ والوں کو اور تھوڑی بکریوں کے مالک کو چراہ گاہ میں داخل کر لینا، لیکن انعم بن عوف اور انعم بن عفان کے مویشیوں سے چراہ گاہ بچائے رکھنا، اگر ان کے مویشی ہلاک بھی ہو جائیں تو کوئی کمی ان کو نہیں آئے گی۔ اور وہ کھیتی باڑی اور کھجوروں کے باغوں میں مشغول ہو جائیں گے، لیکن عام لوگوں کا گزر اوقات تو مویشی ہی ہیں، اگر ان کے مویشی ہلاک ہونگے تو وہ اپنی اولاد لے کر آ کھڑے ہوں گے، اور کہیں گے: اے امیر المومنین، اے امیر المومنین! کیا تو انھیں بھوکا پیاسا چھوڑنے والا ہے، تیرا باپ نہ رہے؟ پس پانی اور گھاس ان کو دینا میرے لیے سونا چاندی دینے سے زیادہ آسان ہے۔

اللہ کی قسم! کچھ لوگ چراگاہوں کے ممنوع قرار دینے پر نالاں ہیں، اور کہتے ہیں: ہم پر ظلم ہوا ہے۔ یہ ہمارا اپنا ملک اور اپنی

(٦٢٧٥) ابوداؤد: ٢٧٠٥۔ صحیح، الباني: ٢٣٥٤

(٦٢٧٦) ابوداؤد: ٢٧٠٣۔ صحیح، الباني: ٢٣٥٢۔ احمد: ٢٠١٠٨۔ دارمي: ١٩٩٥۔

(٦٢٧٧) ابوداؤد: ٢٧٠٨۔ حسن، صحیح، الباني: ٢٣٥٦۔ احمد: ١٦٥٤٤۔ دارمي: ٢٤٨٨۔

(٦٢٧٨) بخاري: ٣٠٥٩۔ موطا: ١٨٩٠

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ فِي سَبِيْلِ اللهِ مَا حَمَيْتُ عَلَيْهِمْ مِنْ بِلادِهِمْ شِبْرًا. (رواه البخاری، ٣٠٥٩)

چراگاہیں تھیں، اور اپنے پانی تھے، وہ لڑے ان کے لیے عہد جاہلیت میں بھی پھر جب وہ اسلام لائے تو ان پر قابض تھے۔ اگر یہ مال نہ ہوتا جس پر اسلامی افواج کو اللہ کی راہ میں سوار کرتا ہوں تو میں مسلمانوں کے ملک میں ایک بالشت بھی ممنوعہ چراگاہوں کے لیے مخصوص نہ کرتا۔'' (بخاری)

٦٢٧٩۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا حِمَى إِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ. وَقَالَ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَمَى النَّقِيْعَ وَأَنَّ عُمَرَ حَمَى السَّرَفَ وَالرَّبْذَةَ. (رواه البخاری، ٢٣٧٠)

''سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ سیدنا صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں کوئی چراگاہ مگر اللہ کے لیے اور اس کے رسول کے لیے ہے۔ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ مقام نقیع کو رسول اللہ ﷺ نے چراگاہ قرار دیا تھا۔ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مقام ربذہ اور مقام سرف کو حکومت کی چراگاہ متعین کیا تھا۔'' (بخاری)

شرح: ایک قول ہے کہ جنگ والا حربی جب دارالحرب میں اسلام قبول کر لیتا ہے اور وہیں اقامت اختیار کرتا ہے، تو وہاں مسلمانوں کو غلبہ حاصل ہوتا ہے، تو وہ حربی اپنے تمام مال کا زیادہ حقدار ہے مگر زمین کا حق نہیں رکھتا، یہ مسلمانوں کے لیے مال فئی ہوگی۔

یہ احادیث اس مؤقف کی تردید کرتی ہیں، ان سے ثابت ہوتا ہے، وہ مال کا بھی اور زمین کا بھی حقدار ہے، یہ اس مسلمان ہونے والے حربی کی ہے۔

یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ قوت کے مالک تھے، اور مسلمانوں پر شفقت کا ہاتھ رکھتے تھے اور بڑی اچھی نظر سے انہیں دیکھتے تھے۔ (فتح الباری ٦/ ١٧٥)

جاہلیت میں روسائے قبائل اپنے گھوڑوں، اونٹوں اور دیگر مویشیوں کے لیے سبزہ زار مخصوص کر لیتے تھے، جس میں دوسرے لوگ جانور نہیں چرا سکتے تھے۔ نبی ﷺ نے ایسی چراگاہ کو ختم کر دیا تھا۔ اور حکم دیا یہ چراگاہ اب صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، یا اس کے رسول ﷺ کے لیے مخصوص ہے، یا پھر آپ کے بعد خلفائے راشدین اور سربراہان مملکت کو اس کی اجازت ہے تاکہ جہاد کرنے والے مویشی یا مال صدقہ کے مویشی وغیرہ اس میں چر سکیں۔ یہ امتیاز ہوگا کہ نبی ﷺ کی قرار دی ہوئی چراگاہ ہمیشہ برقرار رہے گی، ضرورت یا عدم ضرورت ہو نہ تو اس میں تغیر جائز ہے نہ اسے ختم کیا جا سکتا ہے، جبکہ آپ کے علاوہ سربراہانِ مملکت کی قرار دی ہوئی چراگاہ کو یہ حیثیت حاصل نہیں۔ اگر عوام کی بھلائی کی خاطر حاکم

(٦٢٧٩) بخاری: ٢٣٧٠۔ مسلم: ١٧٤٥۔ ترمذی: ١٥٧٠۔ ابوداؤد: ٣٠٨٤۔ ابن ماجہ: ٢٨٣٩۔ احمد: ١٦٢٤٣

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقت چراگاہ تیار کرتا ہے تو اس کی اجازت ہے بشرطیکہ ان پر تنگی نہ پیدا کی جائے۔
بعض روایات میں چراگاہ مخصوص کرنے سے منع کیا گیا ہے اور بعض میں جواز ہے بظاہر یہ ٹکراؤ ہے، جبکہ ان میں کوئی ٹکراؤ نہیں، جن احادیث میں چراگاہ مخصوص کرنے سے منع کیا گیا ہے وہ ایسی چراگاہ ہیں جنہیں کثیر تعداد میں اپنے قبضہ میں لے لیا ہو اور دوسروں کو ان سے استفادہ سے منع کیا گیا ہو۔ اور چراگاہیں مخصوص کرنے کے جواز والی احادیث جو ہیں وہ ایسی چراگاہیں ہیں جو مسلمانوں کے استعمال میں بھی آسکیں، اس طرح تعارض باقی نہ رہا۔
نبی ﷺ نے نقیع کی چراگاہ مقرر فرمائی تھی، آج تک اسے اسی طرح باقی رکھا گیا ہے اس کا حدود اربعہ درج ذیل ہے۔ مغرب کی جانب سے جبل قدس، یا قیس تک ہے، اس کی چوڑائی پندرہ کلومیٹر ہے۔ مشرق کی جانب سے حرہ بنو عمرو تک ہے، اس کا عرض ۱۲ کلومیٹر ہے شمال سے اس کی حد بندی ۶ کلومیٹر ہے اور جنوب کی جانب سے جبل عبود اور جبل برام تک ہے اس کا عرض ۸ کلومیٹر ہے۔
یہ نقیع چراگاہ مدینہ سے مغرب کی جانب وادی فرع میں واقع ہے جو کہ ۷۵ کلومیٹر کی مسافت پر ہے، آپ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ربذہ میں بھی چراگاہ مقرر کی تھی، اس کا علم نہیں باقی ہے یا نہیں۔ (تفہیم الاسلام: ۲/۲۲۲)

النفل والخمس
نفل اور خمس کا بیان

٦٢٨٠ــ عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ نَفَّلَ الرُّبُعَ فِي الْبَدْأَةِ وَالثُّلُثَ فِي الرَّجْعَةِ. (رواه ابوداود، ٢٧٥٠)

"سیدنا حبیب بن مسلمہ الفہری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں حاضر تھا جب نبی ﷺ نے جنگ کی ابتداء میں نمایاں خدمات سرانجام دینے پر چوتھائی حصہ اصل حصے سے زائد دیا۔ اور جنگ کے آخر میں واپس آتے ہوئے نمایاں کارکردگی والے کو تیسرا حصہ زائد دیا۔" (ابوداود)

٦٢٨١ــ عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُنَفِّلُ الرُّبُعَ بَعْدَ الْخُمُسِ وَالثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ إِذَا قَفَلَ. (رواه أبوداود، ٢٧٤٩)

"ایک روایت ہے: آپ ﷺ واپس آکر خمس علیحدہ کرنے کے بعد چوتھا اور تیسرا حصہ زائد دیتے تھے۔" (ابوداود)

٦٢٨٢ـ عَنْ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لَا

"سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی ﷺ فوج میں سے بعض کے لیے زائد مقرر کرتے جو ان ہی کا حصہ ہوتا تھا۔ اور عام

(٦٢٨٠) ابوداؤد: ٢٧٥٠۔ صحیح، البانی: ٢٣٨٩۔ ابن ماجہ: ٢٨٥٣۔ احمد: ١٧٠١١۔ دارمی: ٢٤٨٣۔
(٦٢٨١) ابوداؤد: ٢٧٤٩۔ صحیح، البانی: ٢٣٨٨۔ ابن ماجہ: ٢٨٥٣۔ احمد: ١٧٠١١۔ دارمی: ٢٤٨٣۔
(٦٢٨٢) مسلم: ١٧٥٠۔ بخاری: ٣١٢٥۔ ابوداؤد: ٢٧٤٦۔ احمد: ٦٢١٤۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نُفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوَى قَسْمِ عَامَّةِ الْجَيْشِ وَالْخُمُسُ فِي ذٰلِكَ وَاجِبٌ كُلِّهِ . (رواه مسلم، ١٧٥٠)

فوج کے حصوں کے علاوہ ہوتا۔ اور خمس سب غنیمت سے نکالنا واجب ہے۔'' (مسلم)

٦٢٨٣ــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً قِبَلَ نَجْدٍ كُنْتُ فِيهَا فَغَنِمْنَا إِبِلاً كَثِيْرَةً وَكَانَتْ سِهَامُنَا اَحَدَعَشَرَ اَوِ اثْنَىْ عَشَرَ بَعِيْرًا وَنُفِّلْنَا بَعِيْرًا بَعِيْرًا . (رواه أحمد، ٦٤١٨)

''سیدنا عبداللہ ابن عمر ؓ کا بیان ہے کہ کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں بجانب نجد ایک فوج میں روانہ کیا۔ پس مال غنیمت میں سے ہر سپاہی کو گیارہ گیارہ، یا بارہ بارہ اونٹ دیے اور ایک ایک اونٹ ہم کو زائد دیا گیا۔'' (احمد)

٦٢٨٤ــ وفي رواية: فَأَصَبْنَا نَعَمًا كَثِيْرًا فَنَفَّلَنَا اَمِيْرُنَا بَعِيْرًا بَعِيْرًا لِكُلِّ إِنْسَانٍ ثُمَّ قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَسَمَ بَيْنَنَا غَنِيْمَتَنَا فَأَصَابَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا اثْنَىْ عَشَرَبَعِيْرًا بَعْدَ الْخُمُسِ وَمَا حَاسَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالَّذِي اَعْطَانَا صَاحِبُنَا وَلَا عَابَ عَلَيْهِ بَعْدَمَا صَنَعَ فَكَانَ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنَّا ثَلَاثَةَ عَشَرَ بَعِيْرً بِنَفْلِهِ . (رواه أبوداود، ٢٧٤٣)

''دوسری روایت میں ہے: ہمیں مالِ غنیمت میں بہت زیادہ مویشی حاصل ہوئے تو ہمارے امیر نے ایک ایک اونٹ ہمیں زائد دے دیا۔ پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے غنیمت تقسیم کی تو ہر سپاہی کو بارہ بارہ اونٹ حصے میں آئے، اور تقسیم خمس نکالنے کے بعد تھی۔ ہمارے امیر نے جو ہمیں دیدیا وہ ہمارے حصے میں آپ ﷺ نے شمار نہیں کیا۔ چنانچہ زائد اونٹ شامل کر کے ہمیں تیرہ تیرہ اونٹ فی کس حاصل ہوئے۔'' (ابوداؤد)

٦٢٨٥ــ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ نَفَّلَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ سَيْفَ اَبِي جَهْلٍ كَانَ قَتَلَهُ . (رواه ابوداود، ٢٧٢٢)

''سیدنا عبداللہ ابن مسعود ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بدر کے دن ابوجہل کی تلوار مجھے اصل حصے سے زائد عطا کی کیونکہ ابن مسعود ؓ نے اس کا سر کاٹا تھا۔'' (ابوداؤد)

٦٢٨٦ــ عَنْ مَعْنِ بْنِ يَزِيْدَ السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا نَفَلَ إِلَّا بَعْدَ الْخُمُسِ . (رواه أبوداود، ٢٧٥٣)

''معن بن یزید اسلمی کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: زائد حصہ نہیں ہے مگر خمس علیحدہ کرنے کے بعد۔'' (ابوداؤد)

(٦٢٨٣) احمد: ٦٤١٨۔ بخاری: ٤٣٣٨۔ مسلم: ١٧٤٩۔ ابوداؤد: ٢٧٤٥۔ موطا: ٩٨٧۔ دارمی: ٢٤٨١

(٦٢٨٤) ابوداؤد: ٢٧٤٣۔ ضعیف، البانی۔ ٥٨٩۔ بخاری: ٤٣٣٨۔ مسلم: ١٧٤٩۔ احمد: ٦٤١٨۔ موطا: ٩٨٧۔ دارمی: ٢٤٨١

(٦٢٨٥) ابوداؤد: ٢٧٢٢۔ ضعیف، البانی: ٥٨٥۔ احمد: ٤٢٣٤۔

(٦٢٨٦) ابوداؤد: ٢٧٥٣۔ صحیح، البانی: ٢٣٩٢۔ احمد: ١٥٤٣٥۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

٦٢٨٧۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ فِيهِمْ قَالَ فَتَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْهُمْ رَجُلًا لَمْ يُعْطِهِ وَهُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ فَقُمْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ فِيهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ فِيهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا يَعْنِي فَقَالَ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ. (رواه البخاري، ١٤٧٨)

''سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ نے کچھ لوگوں کو زائد حصہ دیا اور ایک آدمی کو نہ دیا جو کہ مجلس میں حاضر تھا، اور وہ شخص مجھے خدمات کے لحاظ سے زیادہ پسند تھا۔ پس میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ فلاں کو کیوں نہیں دیتے؟ قسم اللہ کی! میں اس کو سچا مومن خیال کرتا ہوں۔ فرمایا: یا کہو: وہ مسلمان ہے۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے یہ بات تین بار کہی اور آپ ﷺ نے بھی اسی طرح جواب دیا۔ پھر فرمایا: میں کبھی کسی آدمی کو کچھ دیتا ہوں اور اس کے سوا دوسرا آدمی مجھے زیادہ پسند ہوتا ہے۔ اور جس کو دیتا ہوں تو اس خاطر دیتا ہوں کہ (اسلام سے نفرت کر کے) وہ آگ میں گر نہ جائے۔''
(بخاری)

٦٢٨٨۔ وَفِي رِوَايَةٍ: فَضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ بَيْنَ عُنُقِي وَكَتِفِي ثُمَّ قَالَ أَقِتَالًا أَيْ سَعْدُ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ. (رواه مسلم، ١٥٠)

''ایک روایت میں ہے: پس رسول اللہ ﷺ نے میری گردن اور کندھے کے درمیان ہاتھ مار کر فرمایا: اے سعد رضی اللہ عنہ! تو لڑائی کرتا ہے میں تو کسی مرد کو دیتا ہوں......'' (مسلم)

٦٢٨٩۔ وفي رواية: قَالَ الزُّهْرِيُّ ﴿قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا﴾ قَالَ نَرَى أَنَّ الْإِسْلَامَ الْكَلِمَةُ وَالْإِيمَانَ الْعَمَلُ. (رواه أبو داود، ٤٦٨٤)

''دوسری روایت میں ہے: زہری رحمہ اللہ نے کہا: پس ہم کہتے ہیں کہ اسلام منہ سے کلمہ کہنا ہے اور ایمان عمل صالح کا نام ہے۔ قرآن کی حسب ذیل آیت میں یہی بات ہے: ''آپ ﷺ فرمادیں کہ تم مومن نہیں ہو لیکن تم کہو کہ ہم مسلمان ہوئے ہیں۔''

(٦٢٨٧) بخاری: ١٤٧٨۔ مسلم: ١٥٠۔ نسائی: ٤٩٩٣۔ ابوداؤد: ٤٦٨٥۔ احمد: ١٥٨٣۔
(٦٢٨٨) مسلم: ١٥٠۔ بخاری: ١٤٧٨۔ نسائی: ٤٩٩٣۔ ابوداؤد: ٤٦٨٥۔ احمد: ١٥٨٣۔
(٦٢٨٩) ابوداؤد: ٤٦٨٤۔ صحیح الاسناد مقطوع، البانی: ٣٩١٨۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

٦٢٩٠۔ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ وَصَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ وَعُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ وَالْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ كُلَّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَأَعْطَى عَبَّاسَ بْنَ مِرْدَاسٍ دُوْنَ ذٰلِكَ فَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ مِرْدَاسٍ.

أَتَجْعَلُ نَهْبِي وَنَهْبَ الْعُبَيْدِ
بَيْنَ عُيَيْنَةَ وَالْأَقْرَعِ
فَمَا كَانَ بَدْرٌ وَلَا حَابِسٌ
يَفُوقَانِ مِرْدَاسَ فِي الْمَجْمَعِ
وَمَا كُنْتُ دُوْنَ امْرِئٍ مِنْهُمَا
وَمَنْ تَخْفِضِ الْيَوْمَ لَا يُرْفَعِ

قَالَ فَأَتَمَّ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِائَةً. (رواه مسلم: ١٠٦٠)

''سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے حنین کے دن ابوسفیان، صفوان بن امیہ، عیینہ بن حصن، اور اقرع بن حابس کو سوسو اونٹ دیئے۔ اور عباس بن مرداس کو دوسروں سے کم دیا تو عباس مذکور نے یہ اشعار کہے کیا میرا اور عبید کا حصہ آپ ﷺ نے عیینہ اور اقرع کے حصے سے کم لگایا ہے؟ حالانکہ بدر میں حابس میرے باپ مرداس پر کسی مجمع میں فوقیت نہیں رکھتے تھے۔ اور میں خود بھی ان دو سے کم مرتبہ نہیں ہوں۔ اور جس کو آج آپ ﷺ پست کر دیں گے وہ کبھی بلند نہ ہوگا۔ پس آنحضرت ﷺ نے اس کے لیے بھی پورا سواونٹ کر دیا۔'' (مسلم)

٦٢٩١۔ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَضَى بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ وَلَمْ يُخَمِّسِ السَّلَبَ. (رواه ابوداود، ٢٧٢١)

''سیدنا عوف بن مالک اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مقتول کے سامان کا قاتل کے لیے فیصلہ کیا، اور اس میں سے خمس علیحدہ نہیں کیا۔'' (ابوداؤد)

٦٢٩٢۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ جَيْشًا غَنِمُوا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ طَعَامًا وَعَسَلًا فَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُمُ الْخُمُسُ. (رواه ابوداود، ٢٧٠١)

''سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہماری فوج کو نبی اکرم ﷺ کے عہد میں کھانا اور شہد ہاتھ آیا تو آپ ﷺ نے اس میں سے خمس نہیں وصول کیا۔'' (ابوداؤد)

٦٢٩٣۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حِينَ صَدَرَ مِنْ حُنَيْنٍ وَهُوَ يُرِيدُ

''عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اس کے دادے سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جب حنین کی جنگ سے

(٦٢٩٠) مسلم: ١٠٦٠.
(٦٢٩١) ابوداؤد: ٢٧٢١۔ صحيح۔ الباني. ٢٢٦٣۔ مسلم: ١٧٥٣۔ احمد: ٢٣٤٧٧.
(٦٢٩٢) ابوداؤد: ٢٧٢١۔ صحيح۔ الباني: ٢٣٦٣۔ مسلم: ١٧٥٣۔ احمد: ٢٣٤٧٧.
(٦٢٩٣) موطا: ٩٩٤.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الْجِعِرَّانَةَ سَأَلَهُ النَّاسُ حَتّٰى دَنَتْ بِهِ نَاقَتُهُ مِنْ شَجَرَةٍ فَتَشَبَّكَتْ بِرِدَائِهِ حَتّٰى نَزَعَتْهُ عَنْ ظَهْرِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رُدُّوْا عَلَيَّ رِدَائِي أَتَخَافُوْنَ أَنْ لَا أُقْسِمَ بَيْنَكُمْ مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مِثْلَ سَمُرِ تِهَامَةَ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِي بَخِيْلًا وَلَا جَبَانًا وَلَا كَذَّابًا فَلَمَّا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ أَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ فَإِنَّ الْغُلُوْلَ عَارٌ وَنَارٌ وَشَنَارٌ عَلٰى أَهْلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ ثُمَّ تَنَاوَلَ مِنَ الْأَرْضِ وَبَرَةً مِنْ بَعِيْرٍ أَوْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لِي مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ وَلَا مِثْلَ هٰذِهِ إِلَّا الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكُمْ. (رواه مالك، ٩٩٤)

فارغ ہو کر مقام جعرانہ میں جانے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے آپ ﷺ سے سوال کرنا شروع کر دیا، (یعنی مال غنیمت کا) یہاں تک کہ آپ ﷺ کی اونٹنی ایک درخت کے قریب گئی تو آپ کی چادر الجھ گئی اور آپ کی پشت سے زمین پر گر گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میری چادر پکڑا دو کیا تم ڈرتے ہو کہ میں تمہارے درمیان وہ مال تقسیم نہیں کرونگا جو اللہ نے تمہیں غنیمت کی صورت میں دیدیا ہے؟ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر اللہ تعالیٰ تمہیں تہامہ کے کیکروں کی تعداد کے برابر بھی چوپائے عنایت کردے تو میں سب تمہارے درمیان تقسیم کر دوں گا۔ اور تم مجھے نہ تو بخیل پاؤ گے، نہ بزدل، اور نہ جھوٹا پاؤ گے، پھر آپ ﷺ منزل پر اترے۔ لوگوں کو خطاب فرمایا: اور حکم دیا کہ دھاگہ بھی لاؤ اور سوئی بھی، مال غنیمت میں خیانت قیامت کے دن اہل خیانت کے لیے عار، بدترین عیب اور آگ ہے۔ پھر آپ ﷺ اترے اور تھوڑی سی اونٹ کی اون یا کوئی چیز زمین سے اٹھا کر فرمایا: قسم اللہ کی! جو تمہیں مال غنیمت حاصل ہوا اس میں سے میرے لیے خمس کے علاوہ اتنی سی چیز بھی نہیں ہے، اور خمس بھی تم پر ہی صرف کیا جاتا ہے۔" (مالک)

٦٢٩٤ـ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكْتَنَا وَنَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّمَا بَنُو الْمُطَّلِبِ وَبَنُوْ هَاشِمٍ شَيْءٌ وَاحِدٌ. (للبخاری، ٣١٤٠)

"سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں اور سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے بنو المطلب کو خمس سے حصہ دیا اور ہمیں ترک کر دیا ہے جب کہ وہ اور ہم آپ ﷺ سے قرابت میں برابر ہیں۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: بنو مطلب اور بنو ہاشم ایک چیز کی مانند ہیں۔" (بخاری)

(٦٢٩٤) بخاری: ٣١٤٠ـ نسائی: ٤١٣٧ـ ابوداؤد: ٢٩٨٠ـ ابن ماجه: ٢٨٨١ـ احمد: ١٦٣٤١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٦٢٩٥۔ وَفِي رِوَايَةٍ: فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هٰؤُلَاءِ بَنُوْ هَاشِمٍ لَا نُنْكِرُ فَضْلَهُمْ لِلْمَوْضِعِ الَّذِيْ وَضَعَكَ اللّٰهُ بِهِ مِنْهُمْ فَمَا بَالُ إِخْوَانِنَا بَنِي الْمُطَّلِبِ أَعْطَيْتَهُمْ وَتَرَكْتَنَا وَقَرَابَتُنَا وَاحِدَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّا بَنُو الْمُطَّلِبِ لَا نَفْتَرِقُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ شَيْءٌ وَاحِدٌ وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ﷺ. (رواه أبوداود، ٢٩٨٠)

"ایک روایت میں ہے: ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ بنو ہاشم ہیں ان کی فضیلت کا تو ہم انکار نہیں کرتے، ان کے اس مقام کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ان میں رکھا ہے، تو یہ ہمارے دوسرے اخوان کا کیا حال ہے جو بنو مطلب والے ہیں کہ ان کو آپ ﷺ نے خمس سے دیا اور ہمیں ترک کیا ہے، حالانکہ ہماری قرابت بھی ان جیسی ہے؟ فرمایا: بنو مطلب اور ہم نہ جاہلیت میں جدا تھے اور نہ اسلام میں الگ ہوئے ہم اور وہ ایک ہی چیز ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں ڈال کر تشبیک دی۔" (ابوداؤد)

٦٢٩٦۔ وفي رواية: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَقْسِمْ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَلَا لِبَنِي نَوْفَلٍ مِنْ ذٰلِكَ الْخُمُسِ كَمَا قَسَمَ لِبَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ قَالَ وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ يَقْسِمُ الْخُمُسَ نَحْوَ قَسْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُعْطِي قُرْبٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَاكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْطِيْهِمْ قَالَ وَكَانَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ يُعْطِيْهِمْ مِنْهُ وَعُثْمَانُ بَعْدَهُ. (رواه ابوداود ٢٩٧٨)

"ایک روایت میں ہے۔ آنحضرت ﷺ نے بنو عبد شمس اور بنو نوفل کو خمس میں سے حصہ نہ دیا جیسا کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب کے لیے حصہ الگ کیا۔ راوی نے کہا: اور سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ خمس کو اسی طرح تقسیم کرتے تھے جس طرح نبی کریم ﷺ تقسیم کرتے تھے، البتہ وہ رسول اللہ ﷺ کے قرابت داروں کا حصہ نہیں دیتے تھے جو رسول اللہ ﷺ دیا کرتے تھے۔ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ قرابت داروں کا حصہ دیتے تھے۔ اور ان کے بعد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بھی دیتے تھے۔" (ابوداؤد)

٦٢٩٧۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اجْتَمَعْتُ أَنَا وَالْعَبَّاسُ وَفَاطِمَةُ وَزَيْدُبْنُ حَارِثَةَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِنْ رَأَيْتَ أَنْ تُوَلِّيَنِي حَقَّنَا مِنْ هٰذَا الْخُمُسِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَأَقْسِمْهُ حَيَاتَكَ كَيْ لَا يُنَازِعَنِي أَحَدٌ

"سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں سیدنا عباس رضی اللہ عنہ، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس جمع ہوئے تو میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ! اگر آپ ﷺ مناسب خیال فرمائیں تو کتاب اللہ میں ہم اہل بیت کا خمس میں جو حصہ ہے اس کا آپ ﷺ مجھے متولی بنادیں تاکہ آپ ﷺ کی حیات طیبہ

(٦٢٩٥) ابوداؤد: ٢٩٨٠۔ صحيح۔ النسائي: ٢٥٨٢۔ بخاري: ١٢٢٩۔ نسائي: ٤١٣٧۔ ابن ماجه: ٢٨٨١۔ احمد: ١٦٣٤١۔

(٦٢٩٦) ابوداؤد: ٢٩٧٨۔

(٦٢٩٧) ابوداؤد: ٢٩٨٤۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَـعْدَكَ فَافْعَلْ قَالَ فَفَعَلَ ذٰلِكَ قَالَ فَقَسَمْتُهُ حَيَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ وَلَانِيهِ أَبُوْبَكْرٍ رضي الله عنه حَتّٰى إِذَا كَانَتْ آخِرُ سَنَةٍ مِنْ سِنِي عُمَرَ رضي الله عنه فَإِنَّهُ أَتَاهُ مَالٌ كَثِيرٌ فَعَزَلَ حَقَّنَا ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقُلْتُ بِنَا عَنْهُ الْعَامَ غِنًى وَبِالْمُسْلِمِينَ إِلَيْهِ حَاجَةٌ فَارْدُدْهُ عَلَيْهِمْ فَرَدَّهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ لَمْ يَدْعُنِي إِلَيْهِ أَحَدٌ بَعْدَ عُمَرَ فَلَقِيتُ الْعَبَّاسَ بَعْدَمَا خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ فَقَالَ يَا عَلِيُّ حَرَمْتَنَا الْغَدَاةَ شَيْئًا لَا يُرَدُّ عَلَيْنَا أَبَدًا وَكَانَ رَجُلًا دَاهِيًا. (رواه أبو داود، ٢٩٨٤)

میں اس کو میں تقسیم کروں، اور کوئی اس میں ہمارے ساتھ جھگڑا نہ اٹھائے تو آپ ﷺ نے ایسے ہی کر دیا۔ چنانچہ میں آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں تقسیم کرتا رہا۔ پھر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی مجھے ہی متولی بنا دیا۔ یہاں تک کہ جب سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت کا آخری سال تھا تو ان کے پاس مال کثیر آیا تو انھوں نے ہمارا حق علیحدہ کر کے میرے پاس پیغام ارسال کیا تو میں نے کہا: اس سال ہم اس سے مستغنی ہیں اور دیگر مسلمانوں کو اس کی ضرورت ہے یہ ان پر ہی تقسیم کر دو۔ پھر جب میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے باہر نکلا تو عباس رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی۔ میں نے خبر ان کو دی عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: تو نے آج ہمارے حقوق سے ہمیں محروم کر دیا اس کے بعد ہمیں حکمران خمس نہیں دیں گے۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ زیرک انسان تھے اور بالکل اسی طرح ہوا، بعد میں کسی نے بھی ہمیں ہمارا مقررہ حصہ نہ دیا۔" (ابوداؤد)

شرح: حضرت سعد رضی اللہ عنہ والی حدیث سے ایک تو یہ ثابت ہوا کہ ایمان اور اسلام کی حقیقت میں فرق ہے۔ اسلام ظاہری اطاعت ہے اور ایمان کا تعلق دل سے ہے، اللہ کا بھی فرمان ہے:

﴿قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا﴾ (الحجرات: ١٤)

"دیہاتیوں نے کہا، ہم ایمان لائے کہہ دو تم ایمان نہیں لائے لیکن کہو ہم اسلام لائے۔"

اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ امام وقت کو مصلحت کے مطابق مال صرف کرنا چاہیے اور جو زیادہ اہم مقام ہو وہاں صرف کرے اگرچہ رعیت میں سے کسی کو اس کی حکمت کا پتہ نہ بھی چلے، جس آدمی کو مال نہ دیا تھا اس کا نام جعیل بن سراقہ ضمری تھا۔ (فتح الباری: ۱/۸۰)

ان سے یہ بھی ثابت ہوا کہ امیر کو اختیار ہے کہ وہ اپنے مجاہدوں کو مال غنیمت کے حصہ کے بعد زائد بھی دے سکتا ہے تاکہ انہیں اہم ذمہ داری ادا کرنے کا شوق پیدا ہو اور ان کی حوصلہ افزائی ہو اور یہ زائد حصہ اصل غنیمت سے دیا جائے گا اور مال غنیمت کے تیسرے حصہ سے زائد نہیں ہونا چاہیے اور یہ حصہ مال غنیمت تقسیم کرنے سے پہلے بھی دینا جائز ہے اور تقسیم کے بعد بھی دینا جائز ہے۔

تقسیم کی ایک صورت یہ ہے کہ لشکر اسلامی دشمن کی طرف رواں دواں ہوتا ہے، اور کامیاب ہو کر واپس لوٹتا ہے تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسے چوتھا حصہ دیا جاتا اور بقیہ مال غنیمت کے طور پر تقسیم کیا جاتا۔ یہی کامیاب ہو کر لوٹنے والا لشکر گھر نہیں پہنچا رستہ میں ہی تھا کہ اس میں سے ایک دستہ دشمن پر حملہ آور ہونے کے لیے دوبارہ روانہ کیا جاتا ہے اور یہ کامیاب لوٹتا ہے تو اسے سارے مال غنیمت کا تیسرا حصہ دیا جائے تاکہ اسے اس کی قربانی کا صلہ ملے پھر باقی مال غنیمت کے طور پر تقسیم کیا جائے وجہ یہ ہے کہ اس وقت گھر کی یاد ستاتی ہے، وطن مالوف میں آنے والے ہوتے ہیں اور دوسری طرف دشمن چوکنا ہو چکا ہوتا ہے اس سے مقابلہ کرنا آسان کام نہیں اس لیے ان کی حوصلہ افزائی کا انعام بھی بڑھا دیا گیا ہے کہ امیر وقت ابتدائی جنگ اور دہرائی والی جنگ میں تیسرے حصہ تک فوجیوں کو مال دینے کا اضافہ کر سکتا ہے۔

ان میں یہ بھی بیان ہوا ہے کہ بعض لشکر والوں کو مال غنیمت کے علاوہ بھی زائد مال دیا جاتا تھا۔ سارے لشکر کو عنایت نہ کیا جاتا تھا، خصوصی مجاہدین کو دیا جاتا تھا اور مساوی نہ ہوتا تھا بلکہ خدمت اور مصلحت کے لحاظ سے کم و بیش دیا جاتا تھا، آج سربراہ مملکت خصوصی انعامات دے سکتا ہے، تمغے، نقد انعام وغیرہ نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کے لیے دے سکتا ہے۔ (تفہیم الاسلام ۲/ ۶۸۸)

مال فئی وہ مال ہے جو بغیر جنگ حاصل ہو۔ یہ وہ مال ہے جو عام مجاہدوں میں تقسیم نہیں ہوتا کیونکہ انہیں جنگ آزما نہیں ہونا پڑتا، قرآن پاک میں ہے:

﴿مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ أَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ﴾ (الحشر : ۷)

”جو اللہ تعالیٰ بستیوں والوں سے اپنے رسول ﷺ پر مال لوٹائے وہ اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم، قرابتداروں، تیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے۔“

اس مال کو نبی اکرم ﷺ اپنی زندگی مبارک میں اپنی بیویوں کے سال بھر کے اخراجات پر صرف فرماتے تھے، جو بچ جاتا وہ یتیموں مسکینوں اور راہِ خدا میں تیاری پر لگاتے۔ آپ کی وفات کے بعد حکمران کو مال فئی ملے تو اسے مسلمانوں کی اہم ترین مصلحتوں، دشمن اسلام کے خلاف جدید اسلحہ خریدے، دعوت اسلام پھیلانے اور لادینی نظریات کی سرکوبی میں اور ان کتابوں کی اشاعت پر لگایا جائے جن میں مخالفین اسلام نے جو میڈیا پر اسلام کے خلاف یلغار کر رکھی ہے، اس کا توڑ کرنے پر صرف کیا جائے۔ علاوہ ازیں رفاہ عامہ کے کاموں پر صرف کیا جائے، رستے صاف اور پختہ کیے جائیں، پل تعمیر کیے جائیں، مدارس کی سرپرستی کی جائے، عوام کو رہائشی سہولتیں مہیا کی جائیں۔

یہ بھی ثابت ہوا راہ خدا میں جہاد کے لیے آلات کو تیار رکھا جائے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ انسان اپنے گھر کے لیے ایک سال کی خوراک کا ذخیرہ کر سکتا ہے یہ توکل کے منافی نہیں۔ (تفہیم الاسلام: ۲/ ۶۹۶)

ایک مال سلب ہے، جو سپاہی قتل ہو اس کے پاس جو اسلحہ، لباس، خوراک وغیرہ ہے یہ سلب ہے یہ مارنے والے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

فوجی کا ہوتا ہے، ایک مال فئی ہے جو بغیر جنگ حاصل ہو۔ یہ رسول اکرم ﷺ کا ہے، ایک مال غنیمت ہے، یہ چار حصے لشکر کا ہے، ایک حصہ رسول اکرم ﷺ کا ہے، ایک نفل ہے جو حوصلہ افزائی کے لیے دیا جاتا ہے۔ (گوندلوی)

الفئ وسهم النبی ﷺ

مالِ فئی اور نبی ﷺ کا حصہ

٦٢٩٨ــ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِي قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ سَهْمٌ يُدْعَى الصَّفِيَّ إِنْ شَاءَ عَبْدًا وَإِنْ شَاءَ أَمَةً وَإِنْ شَاءَ فَرَسًا يَخْتَارُهُ قَبْلَ الْخُمُسِ. (رواه أبوداود، ٢٩٩١)

"عامر شعبی کہتے ہیں: نبی ﷺ کا مخصوص حصہ ہوتا تھا۔ جسے صفی کہتے ہیں۔ چاہتے تو غلام لیتے یا چاہتے تو لونڈی یا گھوڑا لیتے اور خمس سے پہلے اس کو اختیار فرما لیتے۔" (ابوداؤد)

٦٢٩٩ـ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا غَزَا كَانَ لَهُ سَهْمٌ صَافٍ يَأْخُذُهُ مِنْ حَيْثُ شَاءَهُ فَكَانَتْ صَفِيَّةُ مِنْ ذٰلِكَ السَّهْمِ وَكَانَ إِذَا لَمْ يَغْزُ بِنَفْسِهِ ضُرِبَ لَهُ بِسَهْمِهِ وَلَمْ يُخَيَّرْ. (رواه أبوداود، ٢٩٩٣)

"قتادہ کہتے ہیں جب نبی ﷺ بنفسِ نفیس غزوہ میں جاتے تو آپ ﷺ کا حصہ صفی تھا، آپ ﷺ جیسا چاہتے لے لیتے تھے۔ ام المومنین صفیہ بھی اس حصہ "صفی" میں آئی تھیں۔ اور جب نہ جاتے تو آپ ﷺ کا حصہ الگ کیا جاتا تھا اور خود پسند نہیں کرتے تھے۔" (ابوداؤد)

٦٣٠٠ــ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَجِئْتُهُ حِيْنَ تَعَالَى النَّهَارُ قَالَ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِهِ جَالِسًا عَلَى سَرِيْرٍ مُفْضِيًا إِلَى رُمَالِهِ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ فَقَالَ لِي يَا مَالُ إِنَّهُ قَدْ دَفَّ أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ وَقَدْ أَمَرْتُ فِيْهِمْ بِرَضْخٍ فَخُذْهُ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ قَالَ قُلْتُ لَوْ أَمَرْتَ بِهٰذَا غَيْرِي قَالَ خُذْهُ يَا مَالُ قَالَ فَجَاءَ يَرْفَأُ فَقَالَ هَلْ لَكَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي عُثْمَانَ

"مالک بن اوس بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بلا بھیجا۔ میں ان کے پاس دن چڑھے آیا۔ وہ اپنے گھر میں گدی پر تخت پر بیٹھے تھے اور کوئی فرش اس پر نہ تھا اور تکیہ لگائے ہوئے تھے ایک چمڑے کے تکیہ پر۔ انہوں نے کہا: اے مالک! تیری قوم کے کئی گھر والے دوڑ کر میرے پاس آئے۔ میں نے ان کو کچھ تھوڑا دلا دیا ہے تو ان سب کو بانٹ دے۔ میں نے کہا: کاش! یہ کام آپ اور کسی سے لیں۔ انہوں نے کہا: تو لے لے اے مالک! اتنے میں یرفاء ان کا خدمت گار آیا، اور کہنے لگا: اے امیرالمومنین! عثمان بن عفان، عبدالرحمن بن عوف،

(٦٢٩٨) ابوداود: ٢٩٩١.

(٦٢٩٩) ابوداؤد: ٢٩٩٣ـ ضعيف الاسناد، ٦٤٦

(٦٣٠٠) مسلم: ١٧٥٧ـ بخاری: ٧٣٠٥ـ ترمذی: ١٧١٩ـ نسائی: ٤١٤٨ـ ابوداؤد: ٢٩٦٦ـ احمد: ١٧٨٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ فَقَالَ عُمَرُ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوْا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمَا فَقَالَ عَبَّاسٌ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا الْكَاذِبِ الْآثِمِ الْغَادِرِ الْخَائِنِ فَقَالَ الْقَوْمُ أَجَلْ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاقْضِ بَيْنَهُمْ وَأَرِحْهُمْ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ يُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّهُمْ قَدْ كَانُوْا قَدَّمُوْهُمْ لِذٰلِكَ فَقَالَ عُمَرُ اتَّئِدَا أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ أَتَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالُوْا نَعَمْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ وَعَلِيٍّ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ أَتَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ قَالَا نَعَمْ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَزَّ كَانَ خَصَّ رَسُوْلَهُ ﷺ بِخَاصَّةٍ لَمْ يُخَصِّصْ بِهَا أَحَدًا غَيْرَهُ قَالَ ﴿مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُوْلِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ﴾

زبیر اور سعد رضی اللہ عنہم حاضر ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اچھا ان کو آنے دے، وہ آئے، پھر غلام آیا، اور کہنے لگا: عباس اور علی رضی اللہ عنہما آنا چاہتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اچھا ان کو بھی اجازت دے۔ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیرالمومنین! میرا اور اس جھوٹے گنہگار دغا باز چور کا فیصلہ کر دیجیے۔ اور ان کو اس ٹنٹے سے راحت دیجیے۔ مالک بن اوس نے کہا: میں جانتا ہوں کہ ان دونوں نے (یعنی حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے) عثمان، عبدالرحمٰن، زبیر اور سعد رضی اللہ عنہم کو اس لیے آگے بھیجا تھا کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہہ کر فیصلہ کرا دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ٹھہرو میں تم کو قسم دیتا ہوں اس خدا کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں! کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؟ ہم پیغمبروں کے مال میں وارثوں کو کچھ نہیں ملتا۔ اور جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔" سب نے کہا: ہاں، ہم کو معلوم ہے۔ پھر حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے، اور کہا: میں تم دونوں کی قسم دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں! کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؟ ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ ان دونوں نے کہا: بے شک ہم جانتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک خاص کی تھی جو اور کسی کے ساتھ خاص نہیں کی۔ فرمایا: اللہ نے "جو دیا اللہ نے اپنے رسول کو گاؤں والوں کے مال میں سے وہ اللہ اور رسول کا ہی ہے۔"

٦٣٠١۔ وفي رواية: قَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ ﴿وَمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُوْلِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ﴾ إِلَى قَوْلِهِ

"ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اللہ تعالیٰ نے بنونضیر کے اموال میں سے جو کچھ اپنے رسول کو دیا ہے تم نے اس کے لیے کوئی گھوڑے یا اونٹ نہیں دوڑائے۔" (یعنی تم نے کوئی جنگ وغیرہ

(٦٣٠١) بخاری: ٤٠٣٤۔ مسلم: ١٧٥٧۔ ترمذی: ١٧١٩۔ نسائی: ٤١٤٨۔ ابوداؤد: ٢٩٧٥۔ احمد: ٣٣٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(نضیر) فَكَانَتْ هٰذِهِ خَالِصَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ وَاللّٰهِ مَا احْتَازَهَا دُوْنَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَهَا عَلَيْكُمْ لَقَدْ اَعْطَاكُمُوْهَا وَقَسَمَهَا فِيْكُمْ حَتّٰى بَقِيَ هٰذَا الْمَالُ مِنْهَا فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ فَعَمِلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَبَضَهُ اَبُوْبَكْرٍ فَعَمِلَ فِيْهِ بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ فَاَقْبَلَ عَلٰى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ وَقَالَ تَذْكُرَانِ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ فِيْهِ كَمَا تَقُوْلَانِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُ فِيْهِ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ اَبَابَكْرٍ فَقُلْتُ اَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَبِيْ بَكْرٍ فَقَبَضْتُهُ سَنَتَيْنِ مِنْ اِمَارَتِيْ اَعْمَلُ فِيْهِ بِمَا عَمِلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوْبَكْرٍ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنِّيْ فِيْهِ صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ جِئْتُمَانِيْ كِلَاكُمَا وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَاَمْرُكُمَا جَمِيْعٌ فَجِئْتَنِيْ يَعْنِيْ عَبَّاسًا فَقُلْتُ لَكُمَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَلَمَّا بَدَا لِيْ اَنْ اَدْفَعَهُ اِلَيْكُمَا قُلْتُ اِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهُ اِلَيْكُمَا عَلٰى اَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيْثَاقَهُ لَتَعْمَلَانِ فِيْهِ بِمَا عَمِلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوْبَكْرٍ وَمَا عَمِلْتُ فِيْهِ مُنْذُ وَلِيْتُ وَاِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِيْ فَقُلْتُمَا ادْفَعْهُ اِلَيْنَا بِذٰلِكَ فَدَفَعْتُهُ اِلَيْكُمَا

نہیں کی) تو یہ مال خاص رسول اللہ ﷺ کے لیے تھا۔ لیکن اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے تمہیں نظر انداز کر کے اسے اپنے لیے مخصوص نہیں فرمایا، اور نہ تم پر اپنی ذات ہی کو ترجیح دی تھی۔ آپ نے وہ مال تمہیں دیا اور جو رسول اللہ ﷺ اپنے اہل وعیال پر سال بھر خرچ کرتے تھے اور جو مال باقی بچتا تھا، اسے آپ اللہ تعالیٰ کے مصارف میں خرچ کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کا زندگی بھر یہی معمول رہا۔ پھر جب نبی ﷺ کی وفات ہوگئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کا جانشین ہوں اور اس مال کو انہوں نے اپنے قبضے میں کر لیا، اور اسے انہی مصارف میں خرچ کرتے رہے جن میں رسول اللہ ﷺ خرچ کیا کرتے تھے، اور آپ لوگ یہیں موجود تھے۔ اس کے بعد حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہوئے، اور فرمایا: آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وہی طریقہ اختیار کیا جیسا کہ آپ لوگوں کو بھی اس کا اقرار ہے۔ اللہ کی قسم! وہ اپنے طرز عمل میں سچے، مخلص، صحیح راستے پر اور حق کی پیروی کرنے والے تھے۔ پھر کہ میں رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جانشین ہوں۔ اور اپنی امارت کے دو سال تک اس پر قابض رہا۔ اور اسے انہی مصارف میں خرچ کرتا رہا جن میں رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ اور اللہ جانتا ہے کہ میں بھی اپنے طرز عمل میں سچا، مخلص، صحیح راستہ پر گامزن اور حق کی پیروی کرنے والا تھا۔ پھر آپ دونوں میرے پاس آئے آپ دونوں ایک ہیں اور آپ کا معاملہ بھی ایک ہے۔ اے عباس! تم میرے پاس آئے تو میں نے تم دونوں سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”ہمارا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

أَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ فَوَاللّٰهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالأَرْضُ لَاأَقْضِي فِيهِ بِقَضَاءٍ غَيْرِ ذٰلِكَ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهُ فَادْفَعَا إِلَيَّ فَأَنَا أَكْفِيكُمَاهُ. (رواه البخاري، ٤٠٣٤)

ترکہ تقسیم نہیں ہوتا۔ ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔'' پھر میں نے سوچا کہ وہ جائیداد تمہارے حوالے کر دوں تو میں نے تمہیں کہا: اگر تم چاہتے ہو تو میں یہ جائیداد اس شرط پر تمہارے حوالے کرتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کے سامنے کیے ہوئے عہد کی تمام ذمہ داریوں کو پورا کرو گے اور اس میں وہی طرز عمل اختیار کرو گے جو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا، اور جیسا آغاز خلافت سے میرا ہے۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو مجھ سے اس کے متعلق گفتگو نہ کرو۔ اس وقت تم نے کہا: اس شرط پر جائیداد ہمارے حوالے کر دو تو میں نے اسے تمہارے سپرد کر دیا۔ کیا اب تم مجھ سے اس کے سوا کوئی اور فیصلہ طلب کرتے ہو؟ اللہ کی قسم! جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں، قیامت تک میں اس کے علاوہ اور کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔ اگر تم ان شرائط کو پورا کرنے سے عاجز ہو تو جائیداد مجھے واپس کر دو۔ میں خود اس کا انتظام کروں گا۔'' (بخاری)

٦٣٠٢۔ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ خَاصَّةً فَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَةٍ وَمَا بَقِيَ يَجْعَلُهُ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ. (رواه مسلم، ١٧٥٧)

''مالک بن اوس سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بنی نضیر کے مال ان مالوں میں سے تھے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دیئے۔ اور مسلمانوں نے ان پر گھوڑوں اور اونٹوں سے چڑھائی نہیں کی ایسے مال رسول اللہ ﷺ کے خاص تھے۔ آپ ﷺ اس میں سے اپنے گھر کا خرچ ایک سال کا نکال لیتے اور جو بچ رہتا وہ گھوڑوں اور ہتھیاروں کی خرید میں صرف ہوتا۔'' (مسلم)

٦٣٠٣۔ وفي رواية: اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ الظَّالِمِ اسْتَبَّا. (رواه البخاري، ٧٣٠٥)

ایک روایت میں ہے: میرے اور ظالم کے درمیان فیصلہ کیجیے! (پھر) دونوں میں سخت کلامی ہوئی۔ (بخاری)

(٦٣٠٢) مسلم: ١٧٥٧۔ بخاری: ٥٣٥٨۔ ترمذی: ١٧١٩۔ نسائی: ٤١٤٨۔ ابوداؤد: ٢٩٦٦۔ احمد: ١٧٨٤۔

(٦٣٠٣) بخاری: ٧٣٠٥۔ ترمذی: ١٧١٩۔ نسائی: ٤١٤٨۔ ابوداؤد: ٢٩٦٦۔ احمد: ١٧٨٤۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

٦٣٠٤ــ وَمِنْهَا: اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا الْكَذَّابِ الآثِمِ الْغَادِرِ الْخَائِنِ. وَفِيْهِ: قَالَ أَبُوبَكْرٍ: قَالَ ﷺ: لاَ نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ فَرَأَيْتُمَاهُ كَاذِبًا آثِمًا غَادِرًا خَائِنًا، وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ، تُوُفِّيَ أَبُوْ بَكْرٍ فَقُلْتُ: أَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَوَلِيُّ لأَبِي بَكْرٍ فَرَأَيْتُمَانِي كَاذِبًا آثِمًا غَادِرًا خَائِنًا وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنِّي لَصَادِقٌ بَارٌّ تَابِعٌ لِلْحَقِّ. . . فَوَلِّيتُهَا. (لمسلم، ١٧٥٧ كتاب الجهاد والسير)

’’اس روایت میں یہ بھی ہے: میرے اور اس جھوٹے، گنہگار، دغا باز، چور کا فیصلہ کر دیجئے۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ تم ان کو جھوٹا گنہگار دغا باز چور سمجھے، اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ سچے، نیک، ہدایت پر اور حق کے تابع تھے۔ پھر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی پھر میں ولی ہوا رسول اللہ ﷺ کا اور ابوبکر کا تم نے مجھ کو جھوٹا، گنہگار، دغا باز، چور سمجھا اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں سچا ہوں، نیک ہوں، ہدایت پر ہوں، حق کا تابع ہوں۔ میں اس مال کا بھی رہا۔‘‘ (مسلم)

٦٣٠٥ــ وَمِنْهَا: قَالَ أَبُوْدَاوُدَ إِنَّمَا سَأَلاَهُ أَنْ يَكُوْنَ يُصَيِّرَهُ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ لاَ أَنَّهُمَا جَهِلاَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لاَ نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَإِنَّهُمَا كَانَا لاَ يَطْلُبَانِ إِلاَّ الصَّوَابَ فَقَالَ عُمَرُ لاَ أُوْقِعُ عَلَيْهِ اسْمَ الْقَسْمِ أَدَعُهُ عَلَى مَا هُوَ عَلَيْهِ. (رواه ابوداود، ٢٩٦٣)

’’امام ابوداود رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان دونوں حضرات کا سوال یہ تھا کہ اس مال کو باقاعدہ طور پر ان دونوں کے مابین آدھا آدھا کر دیا جائے۔ یہ بات نہیں کہ وہ نبی ﷺ کے فرمان سے لا علم تھے، ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے وہ دونوں بھی حق وصواب ہی چاہتے تھے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس مال پر تقسیم کا نام نہیں آنے دوں گا، میں اسے ایسے ہی رہنے دوں گا، جیسے کہ یہ ہے۔

٦٣٠٦ـ(أ) قُلْتُ، وَلِلنِّسَائِي: قَالَ مُجَاهِدٌ: الْخُمُسُ الَّذِي لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَرَابَتُهُ لاَ يَأْكُلُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ شَيْئًا فَكَانَ لَهُ خُمُسُ الْخُمُسِ وَلِقَرَابَتِهِ خُمُسُ الْخُمُسِ وَلِلْيَتَامٰى مِثْلُ ذٰلِكَ وَلِلْمَسَاكِيْنِ مِثْلُ ذٰلِكَ

مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ وہ خمس جو اللہ تعالیٰ اور اس رسول کے لیے تھا۔ وہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے رشتے داروں کے لیے تھا کیونکہ وہ صدقہ نہیں لیتے تھے۔ لہٰذا خمس کا پانچواں حصہ نبی اکرم ﷺ کے لیے تھا اور خمس کا ایک اور پانچواں حصہ آپ کے رشتے داروں کے لیے تھا۔ یتیموں کے

(٦٣٠٤) مسلم: ١٧٥٧.

(٦٣٠٥) ابوداؤد: ٢٩٦٣ـ صحیح، البانی: ٢٥٦٧ـ بخاری: ١٧٣٠٥ـ مسلم: ١٧٥٧ـ ترمذی: ١٧١٩ـ نسائی: ٤١٤٨ـ احمد: ٣٣٨.

(٦٣٠٦) نسائی: ٤١٤٧ـ ضعیف الاسناد، مرسل، البانی: ٢٧٩.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

وَلِابْنِ السَّبِيْلِ مِثْلُ ذٰلِكَ . قَالَ أَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ اللّٰهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ ﴿وَاعْلَمُوْا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ﴾ إِلَى ﴿وَابْنَ السَّبِيْلِ﴾ . (رواه النسائي، ٤١٤٧)

لیے بھی اس قدر (پانچواں حصہ) تھا۔ مساکین کے لیے بھی (پانچواں حصہ) تھا۔ اور مسافروں کے لیے بھی پانچواں حصہ تھا۔ (نسائی)

(ب) ثُمَّ حُكِيَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ فِي آخِرِ حَدِيْثِهِ: ﴿وَاعْلَمُوْا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ﴾ هٰذِهِ لِهٰؤُلَاءِ ﴿إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِيْنَ وَفِي سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ هٰذِهِ لِهٰؤُلَاءِ ﴿وَمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُوْلِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ﴾ قَالَ الزُّهْرِيُّ هٰذِهِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَاصَّةً قُرًى عَرَبِيَّةً فَدَكَ كَذَا وَكَذَا فَ﴿مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُوْلِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ﴾ وَ﴿لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ أُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ﴾ ﴿وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾ ﴿وَالَّذِيْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ﴾ فَاسْتَوْعَبَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ النَّاسَ فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ إِلَّا لَهُ فِي هٰذَا الْمَالِ حَقٌّ أَوْ قَالَ حَظٌّ إِلَّا بَعْضَ مَنْ تَمْلِكُوْنَ مِنْ أَرِقَّائِكُمْ لَئِنْ عِشْتُ إِنْ شَاءَ

پھر بیان کیا جاتا ہے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اس حدیث کے آخر میں فرمایا: ''تم جان لو کہ جو بھی تم غنیمت حاصل کرو۔ اس کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ، رشتے داروں، (اہل بیت) تیموں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے۔ خمس تو ان کے لیے ہوگیا۔'' بلا شبہ صدقات، فقراء مساکین، صدقات جمع کرنے والے ملازمین، مولفہ قلوب، غلاموں، مقروضوں اور مجاہدین کے لیے ہیں۔ یہ صدقات ان کے لیے ہوں۔ اور جو مال غنیمت اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم ﷺ کو ان سے (بنونضیر) سے عطا فرمایا ہے، اس کے لیے تم نے نہ گھوڑے دوڑائے نہ اونٹ۔ زہری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ یہ زمین خالص رسول اللہ ﷺ کے لیے تھی، اسی طرح کچھ عربی بستیاں جیسے فدک وغیرہ بھی آپ کے لیے خاص تھیں۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم ﷺ کو ان بستیوں سے دیا ہے، وہ اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ، اہل بیت، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے۔ نیز یہ ان فقراء مہاجرین کے لیے ہے۔ جن کو ان کے گھر بار سے نکال دیا گیا اور انصار کے جو دارالسلام (مدینہ منورہ) کے رہنے والے ہیں اور مہاجرین کو آمد سے قبل ہی مسلمان ہو چکے تھے اور ان لوگوں کے لیے بھی جو ان کے بعد آئے (یا آئیں گے) یہ آیت تمام مسلمانوں کو شامل ہے کسی مسلمان کو باہر نہیں رہنے دیا۔ سب کا اس مال میں حق ہے۔ البتہ غلام جو تمہاری ملکیت ہیں، میں (ان

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حَقُّهُ أَوْ قَالَ حَظُّهُ. (رواه النسائی، ٤١٤٨)

کا کوئی حق نہیں) اور اگر میں زندہ رہا تو ان شاء اللہ ہر مسلمان کو اس کا حق لازماً مل کے رہے گا۔ (نسائی)

٦٣٠٧ـ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ جَمَعَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ بَنِي مَرْوَانَ حِينَ اسْتُخْلِفَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَتْ لَهُ فَدَكُ فَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهَا يَعُودُ مِنْهَا عَلَى صَغِيرِ بَنِي هَاشِمٍ وَيُزَوِّجُ مِنْهَا أَيِّمَهُمْ وَإِنَّ فَاطِمَةَ سَأَلَتْهُ أَنْ يَجْعَلَهَا لَهَا فَأَبَى فَكَانَتْ كَذٰلِكَ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ فَلَمَّا أَنْ وَلِيَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَيَاتِهِ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ فَلَمَّا أَنْ وَلِيَ عُمَرُ عَمِلَ فِيهَا بِمِثْلِ مَا عَمِلَا حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ ثُمَّ أَقْطَعَهَا مَرْوَانُ ثُمَّ صَارَتْ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ قَالَ عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَرَأَيْتُ أَمْرًا مَنَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ لَيْسَ لِي بِحَقٍّ وَأَنَا أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ رَدَدْتُهَا عَلَى مَا كَانَتْ يَعْنِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ (رواه أبوداود، ٢٩٧٢)

”مغیرہ ابن حکیم صنعانی سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ جب خلیفہ بنے تو انہوں نے بنو مروان کو جمع کیا، اور کہا: اراضی فدک رسول اللہ ﷺ کے لیے خاص تھیں، آپ اسی کی آمدنی سے اپنے اخراجات پورے کیا کرتے تھے۔ بنو ہاشم کے چھوٹے بچوں پر اسی کے ذریعے احسان فرماتے اور بیواؤں کی شادی کراتے تھے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس کا مطالبہ کیا کہ یہ اسے دے دیا جائے تو آپ نے انکار کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ کے جیتے جی حیات یہ معاملہ ایسے ہی رہا حتیٰ کہ ان کی وفات ہوگئی۔ پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو اس میں وہ وہی کچھ کرتے رہے جیسے نبی ﷺ کی زندگی میں ہوتا تھا حتیٰ کہ اپنی راہ چلے گئے۔ (وفات پا گئے) پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو اس میں وہی کیا جو وہ دونوں کرتے رہے تھے حتیٰ کہ وہ بھی اپنی راہ چلے گئے (ان کی وفات ہوگئی)۔ پھر یہ زمین مروان نے اپنے لیے خاص کر لی۔ پھر عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے قبضے میں آئی تو آپ رحمہ اللہ نے کہا: میں نے سوچا کہ جو چیز نبی ﷺ نے (اپنی صاحبزادی) فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دی ہے تو مجھے بھی اس پر کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ اور میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے یہ اراضی اسی حال پر واپس کر دی ہیں جیسے کہ تھیں یعنی رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں۔“

٦٣٠٨ـ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمًا الْفَيْءَ فَقَالَ

”مالک بن اوس بن حدثان کا بیان ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مال فئی کا تم سے زیادہ نہ میں حقدار ہوں اور نہ ہی کوئی ہم

(٦٣٠٧) ابوداؤد: ٢٩٧٢.

(٦٣٠٨) ابوداؤد: ٢٩٥٠ـ حسن موقوف، البانی: ٢٥٥٧.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

مَا أَنَا بِأَحَقَّ بِهٰذَا الْفَيْءِ مِنْكُمْ وَمَا أَحَدٌ مِنَّا بِأَحَقَّ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا أَنَّا عَلَى مَنَازِلِنَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَسْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَالرَّجُلُ وَقِدَمُهُ وَالرَّجُلُ وَبَلَاؤُهُ وَالرَّجُلُ وَعِيَالُهُ وَالرَّجُلُ وَحَاجَتُهُ. (رواه أبو داود، ٢٩٥٠)

میں سے کسی دوسرے سے زیادہ حقدار ہے مگر یہ کہ ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اپنے اپنے مقام پر ہیں، اور اس کے رسول کی تقسیم کے مطابق ہیں۔ ایک آدمی کی وجہ ترجیح اسلام میں سبقت ہے۔ ایک مرد کی ترجیح اسلام کی خاطر مصائب برداشت کرنا ہے۔ اور ایک آدمی اور اس کا عیال ہے اس وجہ سے ترجیح ہے۔ ایک شخص اور اس کی ضرورت ہے، اس کی وجہ سے ترجیح ہے۔'' (ابوداود)

٦٣٠٩ـ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؓ قَالَ كَانَ فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ أَرْبَعَةَ آلَافٍ فِي أَرْبَعَةٍ وَفَرَضَ لِابْنِ عُمَرَ ثَلَاثَةَ آلَافٍ فَقَالَ إِنَّمَا هَاجَرَ بِهِ أَبَوَاهُ يَقُوْلُ لَيْسَ هُوَ كَمَنْ هَاجَرَ بِنَفْسِهِ. (رواه البخاري ٣٩١٢)

''سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پہلے مہاجرین کے چار ہزار وظیفہ مقرر کیا، اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کے لیے تین ہزار مقرر کر دیا تو ان کو کہا گیا کہ وہ بھی مہاجرین سے ہے آپ اس کو چار ہزار سے کم کیوں دیتے ہیں؟ تو فرمایا: اس کے والدین نے ہجرت کی ہے۔ اس نے بذاتِ خود ہجرت نہیں کی۔''

٦٣١٠ـ عَنْ قَيْسٍ كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّيْنَ خَمْسَةَ آلَافٍ خَمْسَةَ آلَافٍ وَقَالَ عُمَرُ لَأُفَضِّلَنَّهُمْ عَلَى مَنْ بَعْدَهُمْ. (رواه البخاري، ٤٠٢٢)

''قیس بن ابی حازم نے کہا: بدریوں کا وظیفہ پانچ پانچ ہزار تھا اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ان کو بعد والوں پر ترجیح دوں گا۔'' (بخاری)

٦٣١١ـ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ انْثُرُوْهُ فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ أَكْثَرَ مَالٍ أُتِيَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَيْهِ فَمَا كَانَ يَرَى أَحَدًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِذْ جَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بحرین سے بہت زیادہ مال آیا۔ آپ نے اسے مسجد میں پھیلانے کا حکم دیا۔ نماز کے لیے نکلے مال کی طرف دیکھا تک نہیں پھر نماز سے فارغ ہو کر اس کے پاس بیٹھ گئے تو جو بھی صحابی نظر آتا، اسے مال میں سے ضرور دیتے۔ اچانک سیدنا عباس رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ دیا تھا، لہٰذا مجھے بھی

(٦٣٠٩) بخاري: ٣٩١٢.

(٦٣١٠) بخاري: ٤٠٢٢.

(٦٣١١) بخاري تعليقًا.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الـلّـه أعـطـنى فإنى فاديت نفسي وفاديت عقيلا فقال له رسول الله ﷺ خذ فحثا في ثوبه ثم ذهب يقله فلم يستطع فقال يارسول الله اؤمر بعضهم يرفعه إلي قال لا قال فارفعه انت علي قال لا فنثر منه ثم ذهب يقله فقال يارسول الله اؤمر بعضهم يرفعه علي قال لا قال فارفعه أنت علي قال لا فنثر منه ثم احتمله فألقاه على كاهله ثم انطلق فمازال رسول الله ﷺ يتبعه بصره حتى خفي علينا عجبا من حرصه فما قام رسول الله وثم منها درهم (للبخاري تعليقا)

مال دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لے لو! چنانچہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ لپیں بھر بھر کر کپڑے میں ڈالتے رہے، پھر کم کیا لیکن اٹھا پھر بھی نہ سکے۔ کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کسی کو حکم دیں کہ مجھے یہ اٹھوادے۔ فرمایا: نہیں۔ کہا: آپ خود ہی اٹھوادیں۔ فرمایا: ہرگز نہیں! سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کپڑے سے مال کو پھر کم کرنا شروع ہوگئے۔ بعد میں پھر اٹھانا چاہا نہ اٹھایا گیا۔ پھر یہی بات کی تو آنحضرت ﷺ نے انکار کردیا۔ انھوں نے پھر کپڑے سے مال نکالا، گٹھڑی اٹھا کر کندھے پر رکھ لی اور چلے گئے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کو ان کی حرص کی وجہ سے جاتے دیکھتے رہے، یہاں تک کہ وہ نظروں سے اوجھل ہوگئے۔ رسول اللہ ﷺ وہاں سے اس وقت اٹھے جب ایک بھی درہم باقی نہ رہا۔" (بخاری)

٦٣١٢ـــ عن عوف بن مالك أن رسول الله ﷺ كان إذا أتاه الفيء قسمه في يومه فأعطى الاهل حظين وأعطى العزب حظا. (رواه أبوداود، ٢٩٥٣)

"سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ نبی ﷺ کے پاس جب مال آتا تو اسی دن اس کو تقسیم کر دیتے تھے۔ شادی شدہ کو دو حصے اور کنوارے کو ایک حصہ دیتے۔" (ابوداود)

٦٣١٣ــ عن نافع أن عبدالله بن عمر رضي الله عنهما أخبره أن النبي ﷺ عامل خيبر بشطر ما يخرج منها من ثمر أو زرع فكان يعطي أزواجه مائة وسق ثمانون وسق تمر وعشرون وسق شعير فقسم عمر خيبر فخير أزواج النبي ﷺ أن يقطع لهن من الماء والأرض أو يمضي لهن فمنهن من

"سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: نبی ﷺ نے خیبر پیداوار کے نصف پر دیا تھا، کھجور بھی اور زراعت بھی۔ پس اپنی ازواج کو ہر سال سو وسق اجناس دیتے تھے اسی وسق کھجور اور بیس وسق جو۔ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے، اور یہود کو جلاوطن کر دیا تو خیبر کو حقداروں پر تقسیم کر دیا۔ اور ازواج مطہرات کو اختیار دیا کہ ان کو پانی اور زمین تقسیم کر کے دی جائے یا ان کے لیے بدستور سابق وسق دینا جاری رکھا جائیں۔ تو بعض نے زمین اور پانی اختیار کیا

(٦٣١٢) ابوداؤد: ٢٩٥٣۔ صحیح النسائی: ٢٥٦٠۔ احمد: ١٣٤٨٤

(٦٣١٣) بخاری: ٢٣٢٨۔ ترمذی: ١٣٨٣۔ نسائی: ٣٨٧٢۔ ابوداؤد: ٣٤٠٩۔ ابن ماجه: ٢٤٦٧۔ احمد: ١٦٨٣٦۔ موطا: ١٤١٥

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اخْتَارَ الْأَرْضَ وَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْوَسْقَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ اخْتَارَتِ الْأَرْضَ. (رواه البخاری، ٢٣٢٨)

اور ان میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی شامل تھیں۔ اور دوسری بعض نے وسق ہی اختیار کیا۔" (بخاری)

السبق والرمی وذكر الخيل

مسابقت، تیراندازی اور گھوڑوں کا بیان

٦٣١٤ـ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا سَبَقَ إِلَّا فِى نَصْلٍ أَوْ خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ. (رواه الترمذی، ١٧٠٠)

"سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں ہے مسابقت مگر اونٹوں کی دوڑ میں، گھوڑوں کی دوڑ میں، اور نیزہ بازی میں۔" (ترمذی)

٦٣١٥ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَبَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ وَفَضَّلَ الْقُرَّحَ فِى الْغَايَةِ. (رواه رواه ابوداود، ٢٥٧٧)

"سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے گھوڑے دوڑانے میں مسابقت کرائی۔ اور آخری حد میں پانچویں سال کی عمر کو پہنچنے والے گھوڑے کو ترجیح دی۔" (ابوداؤد)

٦٣١٦ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا سَبَقًا وَجَعَلَ فِيهَا مُحَلِّلاً. (رواه الطبرانی فی الأوسط)

"سیدنا عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں کے درمیان مسابقت بھی کرائی اور ان کے درمیان محلل (حلال کرنے والا) بھی مقرر کیا۔" (اوسط)

٦٣١٧ـ عَنْ أَبِى لَبِيدٍ لُمَازَةَ بْنِ زَبَّارٍ قَالَ أُرْسِلَتِ الْخَيْلُ زَمَنَ الْحَجَّاجِ فَقُلْنَا لَوْ أَتَيْنَا الرِّهَانَ قَالَ فَأَتَيْنَاهُ ثُمَّ قُلْنَا لَوْ أَتَيْنَا إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَسَأَلْنَاهُ هَلْ كُنْتُمْ تُرَاهِنُوْنَ فِى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَأَتَيْنَاهُ فَسَأَلْنَاهُ

"ابولبید لمازہ بن زبار نے کہا: حجاج کے زمانے میں گھوڑوں کی دوڑ کا مقابلہ ہوا تو ہم نے شرط لگائی۔ پھر ہم نے انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ نبی ﷺ دوڑ لگانے پر شرط لگاتے تھے؟ انھوں نے کہا: ہاں، بخدا! آپ ﷺ نے گھوڑا دوڑانے پر شرط لگائی۔ اس گھوڑے کو سبحہ کہا جاتا تھا۔ وہ سب سے آگے نکل گیا تو اس

(٦٣١٤) ترمذی: ١٧٠٠ـ صحیح، البانی: ١٣٩٠ـ ابوداؤد: ٢٥٧٤ـ ابن ماجه: ٢٨٧٨ـ احمد: ٩٧٨٨

(٦٣١٥) ابوداؤد: ٢٥٧٧ـ صحیح، البانی: ٢٢٤٧٧ـ بخاری: ٧٣٣٦ـ مسلم: ١٨٧٠ـ ترمذی: ١٦٩٩ـ نسائی: ٣٥٨٤ـ ابن ماجه: ٢٨٧٧ـ احمد: ٤٥٨٠ـ موطا: ١٠١٧ـ دارمی: ٢٤٢٩

(٦٣١٦) طبرانی اوسط، ورجاله رجال الصحیح. هیثمی: ٩٣٥٦.

(٦٣١٧) احمد: ١٢٢١٦ـ طبرانی اوسط، الا انه قال فاتیناه وهو فی قصره بالزاویة فسألناه یا ابا حمزة اکنتم تراهنون علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم، او کان رسول الله یراهن؟ قال: نعم. والله! لقد راهن علی فرس، یقال له. سبحة فسبق الناس فهشّ لذالك واعجبه ورجال احمد ثقات. دارمی: ٢٤٣٠

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ نَعَمْ لَقَدْ رَاهَنَ عَلَى فَرَسٍ لَهُ يُقَالُ لَهُ سُبْحَةُ فَسَبَقَ النَّاسَ فَهَشَّ لِذٰلِكَ وَاَعْجَبَهُ. (رواه أحمد، ١٢٢١٦)

سے آپ ﷺ کو خوشی ہوئی۔ اور اس کو آپ ﷺ نے پسند کیا۔" (احمد)

٦٣١٨۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ اَجْرَى النَّبِيُّ ﷺ مَا ضُمِّرَ مِنَ الْخَيْلِ مِنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَأَجْرَى مَالَمْ يُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَكُنْتُ فِيمَنْ اَجْرَى قَالَ عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُاللّٰهِ قَالَ سُفْيَانُ بَيْنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ خَمْسَةُ أَمْيَالٍ أَوْ سِتَّةٌ. (رواه البخاري، ٢٨٦٨)

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دوڑ لگانے کا حکم دیا وہ گھوڑے جن کو دوڑ لگانے کے لیے تیار کیا گیا تھا ان کے لیے مقام حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک حد مقرر کی۔ اور جو تیار نہیں کئے گئے تھے ان کے لیے ثنیۃ الوداع سے بنو زریق کی مسجد تک حد مقرر کی گئی۔ اور میں بھی دوڑ لگانے والوں میں شامل تھا۔ سفیان رحمہ اللہ نے کہا: حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک پانچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے۔" (بخاری)

٦٣١٩۔ وفي رواية: سِتَّةُ اَمْيَالٍ أَوْسَبْعَةٌ، وَمِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ مِيلٌ اَوْ نَحْوُهُ. (رواه البخاري، ٢٨٧٠)

"ایک روایت میں ہے: چھ یا سات میل کا فاصلہ ہے۔ اور ثنیہ سے مسجد بنو زریق تک ایک میل یا اس کے مثل ہے۔" (بخاری)

٦٣٢٠۔ عَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ يَعْنِي وَهُوَ لَا يُؤْمَنُ اَنْ يَسْبِقَ فَلَيْسَ بِقِمَارٍ وَمَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَقَدْاُمِنَ اَنْ يَسْبِقَ فَهُوَ قِمَارٌ. (رواه أبوداود، ٢٥٧٩)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دو گھوڑوں کی دوڑ میں اپنا گھوڑا داخل کیا، اور اس گھوڑے کا آگے نکل جانا یقینی نہیں تو وہ جوا نہیں ہے۔ اور جس کا آگے بڑھنے کا یقین ہو تو وہ جوا ہے۔" (ابوداؤد)

٦٣٢١۔ عَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی تھی اور

(٦٣١٨) بخاری: ٢٨٦٨۔ مسلم: ١٨٧٠۔ ترمذی: ١٦٩٩۔ نسائی: ٣٥٨٤۔ ابوداؤد: ٢٥٧٧۔ احمد: ٥١٥٩۔ مؤطا: ١٠١٧۔ دارمی: ٢٤٢٩۔

(٦٣١٩) بخاری: ٢٨٦٨۔ مسلم: ١٨٧٠۔ ترمذی: ١٦٩٩۔ نسائی: ٣٥٨٤۔ ابوداؤد: ٢٥٧٧۔ احمد: ٥١٥٩۔ مؤطا: ١٠١٧۔ دارمی: ٢٤٢٩۔

(٦٣٢٠) ابوداؤد: ٢٥٧٩۔ ضعیف، البانی: ٥٥٤۔ ابن ماجه: ٢٨٧٦۔ احمد: ١٠١٧٩۔

(٦٣٢١) بخاری: ٢٨٧٢۔ نسائی: ٣٥٨٨۔ ابوداؤد: ٤٨٠٢۔ احمد: ١٣٢٤٧۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نَـاقَةٌ تُسَـمَّـى الْعَضْبَاءَ لَا تُسْبَقُ قَالَ حُمَيْدٌ أَوْ لَا تَـكَـادُ تُسْبَقُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُوْدٍ فَسَبَـقَهَـا فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى عَرَفَهُ فَقَالَ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الـدُّنْيَـا إِلَّا وَضَعَهُ. (رواہ البخاری، ۲۸۷۲)

اس کو عضباء کہا جاتا تھا، اس پر سبقت نہیں لی جاتی تھی۔ پھر ایک اعرابی آیا اور اس کے پاس ایک جوان اونٹ تھا وہ دوڑ لگا کر عضباء پر سبقت لے گیا تو مسلمانوں پر یہ بات شاق گذری یہاں تک کہ آپ ﷺ ان کی پریشانی پہچان گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا یہ حق ہے کہ دنیا کی جو چیز بھی بلند ہو اس کو وہ پست بھی کرتا ہے۔'' (بخاری)

شرح: ۱۔ثابت ہوا کہ انعام مقرر کرنے کی صورت میں دوڑ کا مقابلہ کروانا جائز ہے، بشرطیکہ یہ انعام اس مقابلہ میں حصہ لینے والوں کی طرف سے نہ ہو کسی اور کی طرف سے ہو کہ جو مقابلہ میں اول آئے گا میں اول آنے والے کو اتنا انعام دوں گا۔ اگر یہ مقرر کی ہوئی رقم مقابلہ کرنے والوں کی طرف سے ہوگی اور ہارنے والا اسے ادا کرے گا تو یہ جوا ہے جو کہ حرام ہے۔

۲۔اس میں جہاد پر ترغیب دلائی گئی ہے اور جنگی مشقوں پر زور دیا گیا ہے اس پر انعام لینے کی اجازت دی ہے تا کہ اسلام سربلند ہو۔

یہاں بظاہر تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ صرف ان تین چیزوں گھوڑے دوڑانے، اونٹ دوڑانے اور تیر بازی کرنے میں ہی مقابلہ ہو۔ ایسا نہیں اس زمانہ میں یہ تینوں چیزیں جنگ کا اہم ترین سامان تھیں، لیکن اب جو جدید اسلحہ اور آلات جنگ اور جدید فضائی، بری اور بحری سواریاں وجود میں آ رہی ہیں وہ سب اس میں شامل ہیں۔

۳۔یہ بھی ثابت ہوا خلاف شرع کام نہ ہو اور نہ ہی ذکر الٰہی، نماز وغیرہ سے غفلت ہو ان خرابیوں سے جو بھی کھیل پاک ہوگا اور صحت افزا ہو اس کی اجازت ہے اور کھیل میں شرکت کرنے والوں نے ہار جیت کی صورت میں آپس میں کسی قسم کی مقرر رقم دینے کی شرط نہ لگائی ہو اگر لگائی ہوگی تو یہ کھیل خواہ کتنا اچھا ہوگا حلال نہیں، بلکہ امام وقت یا تیسرا آدمی یہ کہے کہ جو جیتے گا میں اسے اتنا انعام دوں گا یہ کھیل جائز ہے۔ پرندوں، کبوتروں کی دوڑ لگا کر اور مرغوں کو لڑا کر یا بکروں اور سانڈوں کو بھڑا کر انعام لیا جائے تو یہ ناجائز ہے۔ اسی طرح مکہ بازی جسے باکسنگ کہتے ہیں اس کی ایکسر سائز بھی جائز نہیں کیونکہ اس سے فریق مخالف کو اذیت پہنچتی ہے، جسم اپاہج ہو جاتا ہے، قرآن کہتا ہے:

﴿وَلَا تُلْقُوْا بِأَيْدِيْكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ (البقرة: ۱۹۵)

''خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو!''

اسی طرح بیل لڑانا اور دیگر جانور لڑانا بھی منع ہے یہ ہلاکت ہے۔

۴۔شطرنج بھی ناجائز ہے، آج کل ٹینک، بکتر بند گاڑیاں چلانے، بندوق اور توپ اور جدید جنگی ہتھیاروں کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چلانے کی تربیت حاصل کرنا قابل ستائش تحصیل ہے کیونکہ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمْ﴾

(الانفال: ٦٠)

”اور مقدور بھر گھوڑے کے باندھ کر تیاری کرو تا کہ تم اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو ڈراؤ۔“

اس دور میں یہ جدید آلات جنگ کی مشق بھی اس آیہ مبارکہ میں شامل ہے۔

(۵) ضمار والے وہ گھوڑے ہیں، جنہیں چارہ ڈالا جاتا ہے، یہاں تک کہ یہ موٹے تازے ہو جاتے ہیں پھر اندازے کے مطابق ان کی خوراک میں کمی کی جاتی ہے اور ان پر جل ڈال دی جاتی ہے انہیں پسینہ آتا ہے، جب پسینہ خشک ہوتا ہے تو ان کا گوشت مضبوط ہو جاتا ہے۔ یہ چالیس دن تک کیا جاتا ہے، اس طرح گھوڑے کی دوڑ تیز ہو جاتی ہے۔ اضمار والے گھوڑوں کی دوڑ اضمار والوں سے ہی لگائی جائے۔ غیر اضمار والوں سے نہ لگائی جائے۔ یہ یاد رہے گھوڑوں کی دوڑ پر جوا لگانا حرام ہے۔

٦۔ گھوڑوں کی دوڑ کا اصل مقصد یہ ہوتا ہے کہ ان کی قوت و طاقت کا صحیح اندازہ ہو اگر تیسرے داخل کیے گئے گھوڑے کے متعلق پہلے ہی پتہ ہو کہ یہ قوت وطاقت میں بڑھ کر ہے اور یہ آگے نکل جائے گا تو پھر امتحان کا مقصد باقی نہیں رہتا۔ اس لیے اگر وہ انعام لیتا ہے تو اسے جوا قرار دیا گیا ہے۔ اگر ویسے ہی دوڑ میں حصہ لیا ہو تو پھر تیسرے گھوڑے کے داخل ہونے میں کوئی حرج نہیں اور اس کے آگے نکل جانے کا یقین نہ ہو تو پھر اگر وہ اول آتا ہے تو انعام کا مستحق ہے۔ (تفہیم الاسلام: ٢/ ٧١٤)

٧۔ نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی والی حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اونٹ سواری کے لیے بھی اور دوڑ لگانے کے لیے رکھنا جائز ہے۔ شارح کہتا ہے بشرطیکہ دوڑ پر جوا نہ لگایا جائے، جیسا کہ آج کل معصوم بچے خرید کر اونٹوں پر باندھتے ہیں وہ روتے ہیں تو اونٹ تیز دوڑتے ہیں یہ نہایت ہی ظالمانہ کھیل ہے جو کہ حرام ہے اس میں دنیا میں زہد و بے رغبتی کی بھی تلقین ہے کہ یہاں کی ہر چیز سوائے دین کے بلند ہو کر پست ہوتی ہے۔ اس میں تواضع کا سبق ہے۔ اس میں نبی اکرم ﷺ کے حسن اخلاق کی جھلک بھی نظر آتی ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دلوں میں پیارے پیغمبر ﷺ کی جو عظمت تھی اس کا بھی پتہ چلتا ہے۔ (فتح الباری: ٥/ ٧٤)

٦٣٢٢۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شَمَاسَةَ أَنَّ فُقَيْمًا اللَّخْمِيَّ قَالَ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ تَخْتَلِفُ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْغَرَضَيْنِ وَأَنْتَ كَبِيْرٌ يَشُقُّ

عبدالرحمن بن شماسہ سے روایت ہے کہ فقیم اللخمی نے سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا، کیا تو بوڑھا ہو کر بھی یہ مشقت اپنے اوپر جاری رکھے ہوئے ہے کہ ان مقررہ دو حدود کے درمیان آتا جاتا

(٦٣٢٢) مسلم: ١٩١٩۔ نسائی: ٣٥٧٨۔ ابوداؤد: ٢٥١٣۔ ابن ماجہ: ٢٨١٤۔ احمد: ١٦٨٨٤۔ دارمی: ٢٤٠٥۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْكَ قَالَ عُقْبَةُ لَوْلَا كَلَامٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَمْ أُعَانِيهِ قَالَ الْحَارِثُ فَقُلْتُ لِابْنِ شَمَاسَةَ وَمَا ذَاكَ قَالَ إِنَّهُ قَالَ مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا أَوْ قَدْ عَصٰى . (رواه مسلم ١٩١٩)

رہتا ہے؟ اس نے کہا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نہ سنا ہوتا تو میں اس کا معائنہ کرنے نہ جایا کرتا۔ میں نے کہا: وہ آپ ﷺ کا ارشاد کیا ہے؟ اس نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، فرمایا: جس نے تیراندازی کا فن سیکھا، پھر اس کو ترک کر دیا تو وہ میرا نہیں ہے، یا فرمایا: اس نے نافرمانی کی ہے۔ (مسلم)

٦٣٢٣ـ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهِ وَمُنْبِلَهُ وَارْمُوْا وَارْكَبُوْا وَأَنْ تَرْمُوْا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوْا لَيْسَ مِنَ اللَّهْوِ إِلَّا ثَلَاثٌ تَأْدِيْبُ الرَّجُلِ فَرَسَهُ وَمُلَاعَبَتَهُ أَهْلَهُ وَرَمْيُهُ بِقَوْسِهِ وَنَبْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلِمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ فَإِنَّهَا نِعْمَةٌ تَرَكَهَا أَوْ قَالَ كَفَرَهَا . (رواه أبوداود ٢٥١٤)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے مرفوع بیان کیا، تحقیق اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کرے گا۔ اس کاری گر کو جو اس صنعت کو نیکی سمجھتا ہو تیر مارنے والے کو اور تیر مارنے والے کی مالی امداد کرنے والے کو۔ پس تم تیر اندازی کیا کرو، اور سواری کیا کرو، اور سواری کرنے سے زیادہ تمہاری تیر اندازی مجھے پسند ہے۔ ہر کھیل باطل ہے کوئی کھیل قابل مدح نہیں ہے مگر تین کھیل۔ مرد کا اپنے گھوڑے کو سکھانا، مرد کا اپنی عورت سے کھیلنا، اور اپنے کمان سے تیر اندازی کرنا۔ یہ کھیل جائز و قابل مدح ہیں۔ اور جس نے تیر اندازی سیکھنے کے بعد اس سے رغبت ترک کر دی تو اس نے ایک نعمت کو ترک کیا، یا فرمایا: ایک نعمت کی ناشکری کی۔ (ابوداؤد)

٦٣٢٤ـ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضي الله عنه قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى نَفَرٍ مِنْ أَسْلَمَ يَنْتَضِلُوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ارْمُوْا بَنِي إِسْمَاعِيْلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا ارْمُوْا وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلَانٍ قَالَ فَأَمْسَكَ أَحَدُ الْفَرِيْقَيْنِ بِأَيْدِيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَالَكُمْ لَا تَرْمُوْنَ قَالُوْا كَيْفَ

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کا گذر ہوا تو بنو اسلم کے چند جوان بازار میں تیر اندازی کر رہے تھے۔ فرمایا: اے بنو اسماعیل علیہ السلام! تیر اندازی کرو، تمہارا باپ (اسماعیل علیہ السلام) تیر انداز تھا۔ اور میں بنو فلاں کے ساتھ ہوں تو ان میں سے دوسرے فریق نے اپنے ہاتھ روک دیے۔ فرمایا: تمہیں کیا ہوا؟ تیر اندازی کرو۔ عرض کیا: ہم کیسے تیر اندازی کریں، جبکہ

(٦٣٢٣) ابوداود: ٢٥١٣ـ صحيح النسائي: ٥٤٠ـ مسلم: ١٩١٩ـ نسائي: ٣٥٧٨ـ ابن ماجه: ٢٨١٤ـ احمد: ١٦٨٨٤ـ دارمي: ١٢٤٠٥.

(٦٣٢٤) بخاري: ٢٨٩٩ـ احمد: ١٦٠٩٣.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

تَرْمِي وَأَنْتَ مَعَهُمْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِرْمُوْا فَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ (للبخاری ۲۸۹۹)

آپ ﷺ ان کے ساتھ ہیں۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: تم تیراندازی کرو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔ (بخاری)

شرح: اللہ کی راہ میں تیر کی مشق کرنے والے کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے کہ تیراندازی کو قوت قرار دیا ہے۔ اس سے بے رغبتی کرنے والے کو ناشکرا کہا گیا ہے۔ اور ترغیب دلائی گئی ہے کہ اس تیر کی وجہ سے اسے بنانے والا، مجاہد کو پکڑانے والا اور اسے چلانے والا تینوں ثواب حاصل کرتے ہیں، بشرطیکہ نیت نیک ہو۔ (عون المعبود: ۳۲/۲)

نبی اکرم ﷺ نے تیراندازی کے کھیل میں خود عملی حصہ لے کر اس کی اہمیت کو واضح فرمایا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس حدیث سے حاصل شدہ مسائل سے پردہ کشائی فرماتے ہیں کہ بخاری شریف کی ۲۸۹۹ حدیث سے یہ پتہ چلتا ہے کہ خاندان کے سب سے بڑے کو باپ کے نام سے پکارنا جائز ہے۔ اور اس میں سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ماہر فن کے شرف وفضل کی شہرت کرنا مسنون ہے، بشرطیکہ فن اچھا ہو۔ اس سے نبی اکرم ﷺ کے حسن اخلاق پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ اور یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ آپ فن سپاہ گری سے آشنا تھے۔ اور اس میں اس بات کا جواز بھی ثابت ہوتا ہے کہ اپنے آباء واجداد کے قابل ستائش کارناموں پر عمل پیرا ہونا درست ہے۔

اور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو آپ کا ادب کرتے تھے اس کا بھی پتہ چلتا ہے۔

ایک وضاحت: نبی اکرم ﷺ جب بنو ادرع، قبیلہ کے ساتھ تیر اندازی کے لیے کھڑے ہوئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دل تو آپ کی مہر ووفا اور محبت کے مرکز تھے اس لیے ادباً انہوں نے جو دوسری جانب تھے تیر روک لیے، اس کے علاوہ یہ بھی معاملہ تھا، انہیں یقین تھا جدھر رسول اکرم ﷺ ہوں گے وہ جانب ضرور غالب آئے گی، تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس وجہ سے بھی رکے تھے۔ (فتح الباری: ۹۲/۶)

۶۳۲۵۔ عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِكُلِّ كُمَيْتٍ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ أَوْ أَشْقَرَ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ أَوْ أَدْهَمَ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ وَسَأَلْتُهُ لِمَ فُضِّلَ الْأَشْقَرُ قَالَ لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ جَاءَ بِالْفَتْحِ صَاحِبَ أَشْقَرَ. (رواه أبو داود ۲۵٤۳)

ابو وہب الجشمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تم اپنے لیے (کمیت) سرخ سیاہی مائل رنگ گھوڑے منتخب کیا کرو، سفید پیشانی اور چار پاؤں سفید ہوں، یا سرخ زرد رنگ جس کی پیشانی اور چار پاؤں سفید ہوں۔ ابن شبیب سے پوچھا گیا کہ آپ ﷺ نے (اشقر) سرخ زرد رنگ کو پسند کس بنا پر کیا؟ اس نے کہا: نبی ﷺ نے ایک سریہ روانہ کیا تھا، اور فتح کا مژدہ لے کر آنے والا شخص اشقر گھوڑے پر سوار تھا۔ (ابوداود)

(۶۳۲۵) ابوداؤد: ۲۵٤۳۔ ضعیف۔ النسائی ۵٤۸۔ نسائی: ۳۵۶۵۔ احمد: ۱۸۵۵۳۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٦٣٢٦ــــ وفي رواية: ارْتَبِطُوا الْخَيْلَ وَامْسَحُوْا بِنَوَاصِيْهَا وَأَعْجَازِهَا أَوْ قَالَ أَكْفَالِهَا وَقَلِّدُوْهَا وَلَا تُقَلِّدُوْهَا الأَوْتَارَ. (رواه أبوداود، ٢٥٥٣)

"ایک روایت میں ہے: گھوڑوں کو باندھ کر تیار رکھو۔ ان کی پیشانی اور پچھلے حصے پر ہاتھ پھیرو۔ اور گلے میں قندی کی بجائے قلادہ ڈالو۔" (ابوداؤد)

٦٣٢٧ــ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَيْرُ الْخَيْلِ الأَدْهَمُ الأَقْرَحُ الأَرْثَمُ ثُمَّ الأَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ طَلْقُ الْيَمِيْنِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَدْهَمُ فَكُمَيْتٌ على هٰذِهِ الشِّيَةِ. (رواه الترمذي، ١٦٩٦)

"سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین گھوڑا پانچ سالہ، رنگ سیاہ، ناک پر سفید داغ والا ہے۔ پھر پانچ سالہ، سفید پیشانی، سفید پاؤں والا کھلے اعضاء والا ہے۔ اگر سیاہ نہ ہو تو سرخ سیاہی مائل رنگ کا اور اسی نشان کا ہو اور دیگر نشان بھی ہوں۔" (ترمذی)

٦٣٢٨ــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُمْنُ الْخَيْلِ فِي شُقْرِهَا. (رواه أبوداود، ٢٥٤٥)

"سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گھوڑے کی برکت اس کے سرخ رنگ میں ہے۔" (ابوداؤد)

٦٣٢٩ــــ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ السَّلَفُ يَسْتَحِبُّوْنَ الْفُحُوْلَةَ مِنَ الْخَيْلِ وَيَقُوْلُوْنَ: هِيَ أَحْسَنُ وَأَجْرَى. وَعَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ مِثْلُهُ. (رواه رزين)

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا: سلف صالحین نر گھوڑے کو زیادہ پسند کرتے۔ اور کہتے: وہ دوڑ لگانے میں زیادہ بہتر ہے۔ اور راشد بن سعید سے اس کی مثل روایت ہے۔" (رزین)

٦٣٣٠ــ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَكْرَهُ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ وَالشِّكَالُ أَنْ يَكُوْنَ الْفَرَسُ فِي رِجْلِهِ الْيُمْنَى بَيَاضٌ وَفِي يَدِهِ الْيُسْرَى أَوْ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى وَرِجْلِهِ الْيُسْرَى. (رواه مسلم، ١٨٧٥)

"سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ گھوڑے کے شکال کو ناپسند کرتے تھے۔ اور شکال یہ ہے کہ گھوڑے کے پچھلے دائیں پاؤں میں اور اگلے بائیں ہاتھ میں سفیدی ہو، یا اگلے دائیں ہاتھ اور پچھلے بائیں پاؤں میں سفیدی ہو۔" (مسلم)

(٦٣٢٦) ابوداؤد: ٢٥٥٣ـ حسن، البانی: ٢٢٢٦ـ نسائی: ٣٥٦٥ـ احمد: ١٨٥٥٣.

(٦٣٢٧) ترمذی: ١٦٩٦ـ صحیح، البانی: ١٣٨٧ـ ابن ماجہ: ٢٧٨٩ـ احمد: ٢٢٠٥٥ـ دارمی: ٢٤٢٨.

(٦٣٢٨) ابوداؤد: ٢٥٤٥ـ حسن، البانی: ٢٢١٨ـ ترمذی: ١٦٩٥ـ احمد: ٢٤٥٠.

(٦٣٢٩) رزین.

(٦٣٣٠) مسلم: ١٨٧٥ـ ترمذی: ١٦٩٨ـ نسائی: ٣٥٦٧ـ ابوداؤد: ٢٥٤٧ـ ابن ماجہ: ٢٧٩٠ـ احمد: ٩٨٠٤ـ دارمی: ٢٢٣.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٦٣٣١۔ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَرِهَ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ . قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: الشِّكَالُ مِنَ الْخَيْلِ اَنْ تَكُوْنَ ثَلَاثُ قَوَائِمِ مُحَجَّلَةً وَوَاحِدَةٌ مُطْلَقَةً أَوْ تَكُوْنَ الثَّلَاثَةُ مُطْلَقَةً وَرِجْلٌ مُحَجَّلَةً وَلَيْسَ يَكُوْنُ الشِّكَالُ اِلَّا فِي رِجْلٍ وَلَا يَكُوْنُ فِي الْيَدِ . (رواه النسائی، ٣٥٦٧)

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ شکال گھوڑے کو ناپسند کرتے تھے۔ ابو عبدالرحمٰن فرماتے ہیں: شکال یہ ہے کہ کوئی سے تین پاؤں سفید ہوں، اور ایک بدن کے رنگ کے موافق ہو۔ یا تین پاؤں جسم کے رنگ کے مشابہ ہوں، اور ایک پاؤں سفید ہو۔ اور شکال گھوڑے کے پاؤں میں ہوتا ہے، ہاتھ میں نہیں ہوتا۔'' (نسائی)

شرح: ...... ان میں جن گھوڑوں کی تعریف کی گئی ہے وہ مبارک ثابت ہوئے ہیں اور جنہیں ناپسند کیا گیا ہے وہ دوڑ میں اتنے اچھے ثابت نہیں ہوئے اس لیے ان کی کراہت بیان ہوئی ہے۔

ایک مکروہ وہ ہوتا ہے کہ فلاں کام مکروہ ہے یہ وہ نہیں، انہیں استعمال کرنا تو جائز ہے مگر ان گھوڑوں کی کارکردگی اتنی عمدہ نہیں۔ (عون المعبود: ۲/ ۳۲۸)

٦٣٣٢۔ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِي نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ . (رواه البخاری، ٣١١٩)

''سیدنا عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانی میں بھلائی، اجر اور غنیمت تا قیامت رکھ دی گئی ہے۔'' (بخاری)

٦٣٣٣۔ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَقُصُّوْا نَوَاصِي الْخَيْلِ وَلَا مَعَارِفَهَا وَلَا أَذْنَابَهَا فَإِنَّ أَذْنَابَهَا مَذَابُّهَا وَمَعَارِفُهَا دِفَاؤُهَا وَنَوَاصِيْهَا مَعْقُوْدٌ فِيْهَا الْخَيْرُ . (رواه أبوداود، ٢٥٤٢)

''سیدنا عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانی، گردن اور ان کی دم کے بال نہ کاٹا کرو۔ دم کے بال مکھیاں اڑاتے ہیں، گردن کے بال ان کو گرم رکھتے ہیں، اور ان کی پیشانی کے بالوں میں تا قیامت بھلائی رکھی گئی ہے۔'' (ابوداؤد)

(٦٣٣١) نسائی: ٣٥٦٧۔ صحیح، البانی: ٣٣٣٧۔ مسلم: ١٨٧٥۔ ترمذی: ١٦٩٨۔ ابوداؤد: ٢٥٤٧۔ ابن ماجہ: ٢٧٩٠۔ احمد: ٩٨٠٤۔

(٦٣٣٢) بخاری: ٣١١٩۔ مسلم: ١٨٧٣۔ ترمذی: ١٦٩٤۔ نسائی: ٣٥٧٦۔ ابوداؤد: ٢٣٨٤۔ ابن ماجہ: ٢٧٨٦۔ احمد: ١٨٨٦٩۔ دارمی: ٢٤٢٦۔

(٦٣٣٣) ابوداؤد: ٢٥٤٢۔ صحیح، البانی: ٢٢١٧۔ احمد: ١٧١٩١۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٦٣٣٤ـــ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِي نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَأَهْلُهَا مُعَانُوْنَ عَلَيْهَا، وَالْمُنْفِقُ عَلَيْهَا كَالْبَاسِطِ يَدَهُ بِالصَّدَقَةِ. (رواه الطبراني في الكبير)

''سیدنا ابو کبشہ رضی اللہ عنہ جو کہ صحابی رسول ہیں سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: گھوڑے کی پیشانی میں تا قیامت بھلائی رکھ دی گئی ہے، اور مالکوں کا ان پر تعاون کیا جاتا ہے۔ نیز گھوڑے پر خرچ کرنے والا صدقہ و خیرات کرنے والے کی مانند ہے۔'' (الکبیر)

٦٣٣٥ـــ زَادَ مِنْ طَرِيْقٍ آخَرَ فِي آخِرِهِ: وَأَبْوَالُهَا وَأَرْوَاثُهَا لِأَهْلِهَا عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ مِسْكِ الْجَنَّةِ. (رواه الطبراني في الكبير، ١٨٨١٧)

''ایک دوسری سند کے آخر میں یہ اضافہ ہے: اور گھوڑے کا بول اور اس کی مینگنیں قیامت کے دن اللہ کے پاس مالک کے لیے جنت کی کستوری کی مانند ہوں گی۔'' (الکبیر)

٦٣٣٦ـــ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رُئِيَ وَهُوَ يَمْسَحُ وَجْهَ فَرَسِهِ بِرِدَائِهِ فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنِّي عُوْتِبْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْخَيْلِ. (رواه مالك، ١٠١٩)

''یحییٰ بن سعید نے کہا: نبی ﷺ کو اپنے گھوڑے کے چہرے کو اپنی چادر سے صاف کرتے دیکھا گیا تو آپ ﷺ سے اس کی وجہ پوچھی گئی۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: گھوڑے کی وجہ سے رات کو مجھے تنبیہ کی گئی ہے۔'' (مالک)

شرح: ان میں گھوڑوں کی پیشانی کے بالوں کو خیر کا مرکز قرار دیا گیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ یہ سب سے نمایاں حصہ ہے، اور گھوڑے جب دین کی سربلندی کے لیے میدانِ کارزار میں اتر رہے ہوتے ہیں تو پیشانی سب سے پہلے آگے بڑھ رہی ہوتی ہے، اس لیے اسے خیر کے نزول کا مرکز قرار دیا ہے۔

ایک اعتراض ہوسکتا ہے کہ یہ بھی کہا جاتا ہے اگر نحوست ہے تو گھوڑے میں ہے، تو زیر شرح حدیث میں اسے سراپائے خیر قرار دیا گیا ہے۔

اس کا حل یہ ہے کہ نحوست ان گھوڑوں میں ہوسکتی ہے جو جہاد کے لیے نہ ہوں یہ جہاد والوں کے لیے ہے کہ ان کی پیشانیوں میں خیر ہے۔

اس سے یہ بھی اخذ ہوتا ہے کہ وہ مال جو گھوڑوں پر صرف کیا جائے بشرطیکہ گھوڑے جہاد کے لیے ہوں، نمود و نمائش

(٦٣٣٤) طبرانی کبیر ورجاله ثقات، هیثمی: ٩٣٢٨.

(٦٣٣٥) طبرانی کبیر: ١٨٨١٧ـ طبرانی اوسط وفیه من لم اعرفه، هیثمی: ٩٣٣٠.

(٦٣٣٦) موطا: ١٠١٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور فخر و ریاء کاری کے لیے نہ ہوں تو یہ مال بھی خیر ہے۔ اس میں یہ ترغیب دی گئی ہے کہ جہاد گھوڑوں پر کیا جائے تو بہتر ہے، آج کل جدید آلات ان کی جگہ سراپائے خیر بن جائیں گے۔ ان میں نبی اکرم ﷺ کا معجزہ بھی بیان ہوا ہے، کہ اسلام اور اہل اسلام قیامت تک باقی رہیں گے۔ (فتح الباری ٦/٥٦)

٦٣٣٧۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنَ الْخَيْلِ. (رواه النسائي، ٣٥٦٤)

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا: عورتوں کے سوا کوئی چیز گھوڑوں سے زیادہ مرغوب نبی ﷺ کو نہیں تھی۔" (نسائی)

٦٣٣٨۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ فَرَسٍ عَرَبِيٍّ إِلَّا يُؤْذَنُ لَهُ عِنْدَ كُلِّ سَحَرٍ بِدَعْوَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ خَوَّلْتَنِي مَنْ خَوَّلْتَنِي مِنْ بَنِي آدَمَ وَجَعَلْتَنِي لَهُ فَاجْعَلْنِي أَحَبَّ أَهْلِهِ وَمَالِهِ إِلَيْهِ أَوْ مِنْ أَحَبِّ مَالِهِ وَأَهْلِهِ إِلَيْهِ. (رواه النسائي، ٣٥٧٩)

"سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر عربی گھوڑے کو ہر سحری کے وقت دو دعائیں کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ اے اللہ! تو نے جس بنی آدم کے حوالے مجھے کر دیا ہے اس کے نزدیک مجھے اس کے اہل و مال میں پسندیدہ بھی کر دے، یا اس کے اہل و مال سے مجھے اس کے نزدیک زیادہ محبوب بنا دے۔" (نسائی)

٦٣٣٩۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُسَمِّي الْأُنْثَى مِنَ الْخَيْلِ فَرَسًا. (رواه أبو داود ٢٥٤٦)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ مادہ گھوڑوں کو بھی فرس (گھوڑا) کہتے تھے۔ (ابوداؤد)

٦٣٤٠۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فِي حَائِطِنَا فَرَسٌ يُقَالُ لَهُ اللُّحَيْفُ قَالَ أَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ وَقَالَ بَعْضُهُمُ اللُّخَيْفَ. (رواه البخاري، ٢٨٥٥)

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہمارے ایک احاطے میں نبی ﷺ کا گھوڑا تھا جسے لحیف کہا جاتا تھا۔ دوسری ایک روایت میں ہے: اس کو لخیف خاء کے ساتھ کہا جاتا تھا۔

شرح: ...... ثابت ہوا گھوڑے وغیرہ کا خاص نام رکھا جا سکتا ہے، جو اسے دوسروں سے ممتاز کرے۔ لحیف گھوڑا نبی ﷺ کو ربیعہ بن ابی البراء مالک بن عامر نے ہدیہ دیا تھا۔ دوسرا قول ہے: فروہ بن عمرو نے تحفہ میں دیا تھا۔ (فتح الباری: ٦/٥٩)

(٦٣٣٧) نسائی: ٣٥٦٤۔ ضعیف، البانی: ٢٣٢.
(٦٣٣٨) نسائی: ٣٥٧٩۔ صحیح، البانی: ٣٣٤٦.
(٦٣٣٩) ابوداؤد: ٢٥٤٦۔ صحیح، البانی: ٢٢١٩.
(٦٣٤٠)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٦٣٤١۔ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ بَغْلَةٌ فَرَكِبَهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَوْ حَمَلْنَا الْحَمِيْرَ عَلَى الْخَيْلِ فَكَانَتْ لَنَا مِثْلُ هٰذِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ. (رواه أبوداود، ٢٥٦٥)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کو تحفہ میں خچر پیش کیا گیا تھا۔ آپ ﷺ اس پر سوار ہوئے تو علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اگر ہم بھی گھوڑی پر گدھا چھوڑیں تو ہمارے بھی اس جیسے خچر پیدا ہوں۔ پس آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ایسے کام وہ لوگ کرتے ہیں جو حقیقی علم سے ناواقف ہیں۔ (ابوداود)

شرح: خچر پیدا کرنے کے لیے گھوڑی کی گدھے سے جفتی کروائی جاتی ہے تو خچر پیدا ہوتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمانا کہ ایسا بے علم لوگ کرتے ہیں، اس کا مطلب یہ نہیں کہ خچر بنانا ناجائز ہے اگر ناجائز ہوتا تو آپ سواری نہ فرماتے۔ قرآن پاک بھی اسے اچھا قرار دے رہا ہے۔

﴿وَ الْخَيْلَ وَ الْبِغَالَ وَ الْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَ زِيْنَةً﴾ (النحل : ٨)

''اس نے گھوڑے، خچر اور گدھے پیدا کیے تا کہ تم ان پر سوار ہو اور انہیں زینت بنایا۔''

مطلب یہ تھا اس طرح گھوڑے کم پڑ جائیں گے اور خچر بڑھ جائیں جبکہ گھوڑے خچر کی بہ نسبت زیادہ مفید ہیں۔ آپ نے چاہا کہ زیادہ مفید چیز سے مطلع کر دیں۔ (عون المعبود: ٢/٣٣٢)

٦٣٤٢۔ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ هُبَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَيْرُ مَالِ الْمَرْءِ لَهُ مُهْرَةٌ مَأْمُوْرَةٌ أَوْ سِكَّةٌ مَأْبُوْرَةٌ. (رواه أحمد ١٥٤١٨)

سیدنا سوید بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: بہترین مال مطیع گھوڑا ہے، یا وہ سانچہ ہے جس کو پورے اہتمام سے تیار کیا گیا ہو۔ (احمد)

٦٣٤٣۔ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ أَطْرَقَ فَعَقَّتْ لَهُ الْفَرَسُ كَانَ لَهُ كَأَجْرِ سَبْعِيْنَ فَرَسًا حُمِلَ عَلَيْهِ فِي سَبِيْلِ اللهِ. (رواه أحمد ١٧٥٧١ والكبير)

سیدنا ابو کبشہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے مسلمان کو مادہ جفت کرانے کے لیے گھوڑا دیا، اور اس کا بچہ پیچھے رہا تو گویا اس نے ستر گھوڑے اللہ کی راہ میں دے دیے۔ اگر نسل نہ رہی تو تب بھی ایک گھوڑا فی سبیل اللہ مجاہد کو دینے کے برابر اجر ہوگا۔ (احمد، الکبیر)

٦٣٤٤۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَا

سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے: نسل بڑھانے کے لیے

(٦٣٤١) ابوداؤد: ٢٥٦٥۔ صحیح، الالبانی: ٢٢٣٦۔ النسائی: ٣٥٧٠۔ احمد: ١٣٦٢.

(٦٣٤٢) احمد: ١٥٤١٨۔ طبرانی و رجال احمد ثقات، ہیثمی: ٩٣٢٠

(٦٣٤٣) احمد: ١٧٥٧١۔ طبرانی کبیر الا انہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اطرق فرسہ مسلما فعقب لہ الفرس کان لہ کاجر سبعین فرسا علیھا فی سبیل اللہ رجالھما ثقات، ہیثمی: ٩٣٧٠.

(٦٣٤٤) طبرانی کبیر، و رجالہ ثقات، ہیثمی: ٩٣٧١

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَعَاطِي النَّاسُ بَيْنَهُمْ قَطُّ أَفْضَلَ مِنَ الطُّرُقِ يَطْرُقُ الرَّجُلُ فَرَسَهُ فَيَجْرِي لَهُ أَجْرُهُ، وَيَطْرُقُ الرَّجُلُ فَحْلَهُ فَيَجْرِي لَهُ أَجْرُهُ.
(رواه الطبرانی فی الکبیر)

گھوڑا دینے سے زیادہ افضل تعاون لوگوں کے درمیان دوسرا نہیں ہے، پس اس کا اجر بھی جاری رہتا ہے۔ اور اگر خود وہ اپنے نر سے جفتی کراتا ہے تب بھی اجر جاری رہتا ہے۔ (الکبیر)

٦٣٤٥ـ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَوْفِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُبْدَأُ بِالْخَيْلِ يَوْمَ وِرْدِهَا . (لأبن ماجة '٢٤٨٤ بضعف فی باب قسمة الماء)

سیدنا عمرو بن عوف المزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: پانی پلانے کے دن (دوسرے جانوروں سے پہلے پانی پلانے کی) ابتدا گھوڑوں سے کی جائے۔ (ابن ماجہ)

(٦٣٤٥) ابن ماجه: ٢٤٨٤ـ ضعيف جداء الباني: ٥٤٠.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کتاب السیر والمغازی
سیرت ومغازی کا بیان

كرامة أصل النبي ﷺ وقدم نبوته ونسبه وأسماؤه

نبی ﷺ کے آباؤ اجداد کی شرافت، آپ ﷺ کی نبوت کی ابتدا آپ ﷺ کے نسب، ناموں کا بیان

٦٣٤٦ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِي آدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتَّى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِي كُنْتُ فِيْهِ. (رواه البخاري، ٣٥٥٧)

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اولاد آدم کی بہترین نسل میں پیدا ہوتا رہا، اور ایک کے بعد دوسری پشت میں منتقل ہو کر بہترین نسل میں آیا، اور بہتر نسل میں پیدا ہوا۔“ (بخاری)

٦٣٤٧ـ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الأَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ يَقُوْلُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمٰعِيلَ وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ. (رواه مسلم، ٢٢٧٦)

”سیدنا واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اولاد اسمٰعیل علیہ السلام سے کنانہ کو منتخب کیا۔ اور قریش کو کنانہ کی اولاد میں منتخب فرمایا۔ اور قریش میں سے بنو ہاشم کو منتخب کیا۔ اور بنو ہاشم میں سے میرا انتخاب کیا۔“ (مسلم)

٦٣٤٨ـ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ قُرَيْشًا جَلَسُوْا فَتَذَاكَرُوْا أَحْسَابَهُمْ بَيْنَهُمْ فَجَعَلُوْا مَثَلَكَ مَثَلَ نَخْلَةٍ فِي كَبْوَةٍ مِنَ الأَرْضِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِهِمْ مِنْ خَيْرِ فِرَقِهِمْ وَخَيْرِ الْفَرِيْقَيْنِ ثُمَّ تَخَيَّرَ الْقَبَائِلَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِ قَبِيْلَةٍ ثُمَّ

”سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! قریش جمع ہو کر بیٹھے اور انہوں نے اپنا اپنا نسب بیان کیا، اور آپ ﷺ کی مثال اس کھجور کی مثل بیان کی جو ویران بلند زمین میں پیدا ہوئی ہو۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: تحقیق اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق پیدا کی تو مجھے بہتر جنس میں رکھا۔ اور دو فریق جن وانس میں سے بھی بہتر میں رکھا۔ پھر قبائل میں سے بہتر قبیلے میں رکھا۔ پھر خاندان منتخب کیے تو مجھے بہترین خاندان

(٦٣٤٦) بخاری: ٣٥٥٧ـ احمد: ٩١٢٦.
(٦٣٤٧) مسلم: ٢٢٧٦ـ ترمذی: ٣٦٠٦ـ احمد: ١٦٥٣٨.
(٦٣٤٨) ترمذی: ٣٦٠٧ـ صحیح الناس: ١٧٣٨ـ احمد: ١٧٩١.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

تـخيّر البيوت فجعلني من خير بيوتهم فأنا خيرهم نفسا وخيرهم بيتا. (رواه الترمذي، ٣٦٠٧)

میں رکھا۔ اوران کے گھروں میں سے بہترین گھر میں پیدا کیا۔ پس مجھے ان سب سے بہتر شخصیت عطا کی اور بہتر گھر بھی دیا۔'' (ترمذی)

٦٣٤٩ــــ عن أبي أمامة الباهلي قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: لما بلغ ولد معد بن عدنان أربعين رجلا وقعوا في عسكر موسى فانتهبوا، فدعا عليهم موسى بن عمران قال: يارب هؤلاء ولد معد قد أغاروا على عسكري، فأوحى الله إليه لاتدع عليهم فإن منهم النبي الأمي النذير البشير يجيء، ومنهم الأمة المرحومة أمة محمد الذين يرضون من الله باليسير من الرزق ويرضى الله منهم بالقليل من العمل فيدخلهم الله الجنة بقول لا إله إلا الله نبيهم محمد بن عبدالله بن عبدالمطلب المتواضع في هيئته المجتمع له اللب في سكوته ينطق بالحكمة ويستعمل الحلم أخرجته من خير جيل من أمته قريشا ثم أخرجته من هاشم صفوة من قريش فهم خير من خير إلى خير يصير هو وأمته إلى خير يصيرون. (رواه الطبراني في الكبير، ٧٦٢٩ بضعف)

''سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جب معد بن عدنان کی اولاد سے چالیس مردوں کی تعداد پوری ہوئی تو انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کی فوج پر حملہ کیا اور ان کا مال لوٹ لیا۔ پس موسیٰ علیہ السلام نے بددعا کی یا اللہ! یہ معد کے بیٹے ہیں جنہوں نے میری فوج پر حملہ کیا ہے۔ اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ ان پر بددعا نہ کرو۔ ان میں نبی ڈرانے اور بشارت دینے والے منتخب کیے گئے ہیں۔ ان سے امت مرحومہ پیدا ہوگی۔ جو امتِ محمدی ﷺ کہلائے گی۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے تھوڑی نعمت ورزق پر راضی ہوں گے، اور اللہ ان کے تھوڑے عمل سے راضی ہوگا، اوران کو لا الـــه الا الله کی بنیاد پر جنت میں داخل کر دے گا۔ ان کا نبی محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوگا وہ اپنی حالت تواضع میں رکھے گا اور خاموشی میں اس کی عقل پورے طور پر مجتمع ہوگی۔ وہ حکمت کے ساتھ گفتگو کرے گا اور وہ تحمل اور بردباری سے کام لے گا۔ وہ اپنی بہتر نسل میں پیدا ہوگا۔ جو قریش کہلائے گی پھر قریش میں سے عمدہ نسل میں پیدا ہوگا۔ پس وہ بہترین انسان بہتر نسل سے پیدا ہوگا اور وہ بھی اوراس کی امت بھی بہتری اور نیکی میں بڑھتے رہیں گے۔'' (الکبیر، بسند ضعیف)

(٦٣٤٩) طبراني كبير: ٧٦٢٩۔ وفيه حبر بن فرقد وهو ضعيف، هيثمي: ١٣٨٣٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٦٣٥٠ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿ وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِيْنَ ﴾. قَالَ: مِنْ صُلْبِ نَبِيٍّ إِلَى نَبِيٍّ حَتَّى صِرْتُ نَبِيًّا. (رواه البزار، ٢٣٦٢)

''سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ﴿ وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِيْنَ ﴾ تیرا پلٹنا سجدہ کرنے والوں میں۔ یعنی ایک نبی کی پشت سے دوسرے نبی کی پشت کی طرف منتقل ہوئے یہاں تک بالآخر محمد ﷺ بھی نبی بن کر آئے۔'' (بزار)

٦٣٥١ـ عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: خَرَجْتُ مِنْ نِكَاحٍ وَلَمْ أَخْرُجْ مِنْ سِفَاحٍ مِنْ لَدُنْ آدَمَ إِلَى أَنْ وَلَدَنِيْ أَبِي وَأُمِّي. (رواه الطبراني في الأوسط)

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نکاح سے پیدا ہوتا رہا، اور میں آدم علیہ السلام سے اپنے والدین تک نسلاً بعد نسل ہمیشہ نکاح سے پیدا ہوا ہوں نہ کہ زنا سے۔ یہاں تک کہ میں اپنے ماں باپ سے پیدا ہوا۔'' (الاوسط)

٦٣٥٢ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا وَلَدَنِيْ مِنْ سِفَاحِ الْجَاهِلِيَّةِ شَيْءٌ وَمَا وَلَدَنِي إِلَّا نِكَاحٌ كَنِكَاحِ الْإِسْلَامِ. (للكبير، ١٠٨١٢) وَفِيْهِ المدني عن أبي الحويرث.)

''سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: میں جاہلیت کے عہد میں اپنے نسب میں زنا سے پیدا نہیں ہوا۔ اور میں اسی طرح کے نکاح سے پیدا ہوتا رہا جیسا اسلام کے رو سے صحیح نکاح ہے۔'' (الکبیر، اور اس میں مدنی ہے جو ابوالحویرث سے روایت کرتا ہے۔)

٦٣٥٣ـ عَنْ خُرَيْمِ بْنِ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيْدُ أَنْ أَمْدَحَكَ، فَقَالَ ﷺ: هَاتِ لَا يَفْضُضِ اللّٰهُ فَاكَ، فَأَنْشَأَ يَقُوْلُ:

١ ـ مِنْ قَبْلِهَا طِبْتَ فِي الظِّلَالِ وَفِي مُسْتَوْدَعٍ حَيْثُ يُخْصَفُ الْوَرَقُ

''خریم بن اوس نے کہا ہم آنحضرت ﷺ کے پاس تھے کہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ کی مدح کرنے کا ارادہ کرتا ہوں۔ فرمایا: بیان کر اللہ تیرا منہ پراگندہ نہ کرے تو انہوں نے یہ اشعار کہے۔

۱۔ آپ ﷺ اپنی پیدائش سے پہلے باپردہ سایے میں تھے۔ وہاں امانت رکھے جاتے تھے جہاں بطور لباس پتے جوڑے جاتے تھے۔

۲۔ پھر آپ ﷺ شہروں میں اترے تو نہ اس وقت انسانی

(٦٣٥٠) بزار: ٢٣٦٢۔ ورجاله ثقات، هيثمي: ١٣٨١٩.

(٦٣٥١) طبراني اوسط، وفيه محمد بن جعفر بن محمد بن علي صحح له الحاكم في المستدرك وقد تكلم فيه وبقية رجاله ثقات، هيثمي: ١٣٨٢٠

(٦٣٥٢) طبراني كبير: ١٠٨١٢۔ عن المديني عن ابي الحويرث ولم اعرف المديني ولا شيخه وبقية رجاله وثقوا، وجاء في الهامش وابو الحويرث اسمه عبدالرحمن بن معاوية صدوق، سيء الحفظ والمديني قال الطبراني هو عندي فليح بن سليمان وفليح ضعفه النسائي وقال ابن عدي، اعتمده البخاري وهو عندي لا بأس به، هيثمي: ١٣٨٢١.

(٦٣٥٣) طبراني كبير: ٤١٦٧۔ وفيه من لم اعرفهم، هيثمي: ١٣٨٣٠.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

٢۔ ثُمَّ هَبَطْتَ الْبِلَادَ لَا بَشَرٌ
أَنْتَ وَلَا مُضْغَةٌ وَلَا عَلَقُ
٣۔ بَلْ نُطْفَةٌ تُرْكِبُ السَّفِيْنَ
وَقَدْ أَلْجَمَ نَسْرًا وَأَهْلَهُ الْغَرَقُ
٤۔ تَنْقُلُ مِنْ صَالِبٍ إِلَى رَحِمٍ
إِذَا مَضَى عَالَمٌ بَدَا طَبَقُ
٥۔ حَتَّى احْتَوَى بَيْتُكَ الْمُهَيْمِنُ
مِنْ خِنْدِفٍ عَلْيَاءَ تَحْتَهَا النُّطُقُ
٦۔ وَأَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ أَشْرَقَتِ
الْأَرْضُ وَضَاءَتْ بِنُورِكَ الْأُفُقُ
٧۔ فَنَحْنُ فِي ذٰلِكَ الضِّيَاءِ
وَفِي النُّوْرِ وَسُبُلَ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ
(رواه الطبراني في الكبير، ٤١٦٧)

صورت میں تھے نہ گوشت کا ٹکڑا تھے اور نہ خون تھے۔

۳۔آپ ﷺ نطفہ تھے اس حال میں کہ کشتیوں پر سوار ہوا جا چکا تھا اور پانی نے گدھ کو لگام ڈال دی اور لوگ بھی غرق ہو چکے تھے۔

۴۔آپ ﷺ پشت سے قابل احترام ٹیلوں میں منتقل ہوتے رہے جب ایک جہاں پردۂ فنا میں چلا جاتا تو دوسرا طبقہ آ ظاہر ہوتا تھا۔

۵۔یہاں تک کہ آپ ﷺ کو آپ ﷺ کے محفوظ گھرانے کے بلند ترین سرداروں نے محفوظ کر دیا جن کی ہر بات سب پر فوقیت رکھتی تھی۔

۶۔جب آپ ﷺ اپنی والدہ سے پیدا ہوئے تو زمین چمک اٹھی اور آپ ﷺ کے نور سے آسمان کے کنارے روشن ہو گئے۔

پس ہم اسی روشنی اور اسی نور میں ہدایت کے راستے طے کر رہے ہیں۔'' (طبرانی کبیر، سند کمزور ہے)

٦٣٥٤۔ عَنْ رَقِيْقَةَ بِنْتِ أَبِي صَيْفِي بْنِ هَاشِمٍ ۔ وَكَانَتْ وَالِدَةَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ۔ قَالَتْ: تَتَابَعَتْ عَلَى قُرَيْشٍ سِنُوْنَ أَقْحَلَتِ الضَّرْعَ وَأَوْدَفَتِ الْعَظْمَ، فَبَيْنَا أَنَا رَاقِدَةٌ أَلْهَمُ أَوْ مَهْمُومَةٌ إِذَا هَاتِفٌ يَصْرِخُ بِصَوْتٍ صَحِلٍ يَقُوْلُ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ إِنَّ هٰذَا النَّبِيَّ الْمَبْعُوْثَ وَهٰذَا أَبَانُ خُرُوْجِهِ فَحَيَّهَلاً بِالْحَيَا وَالْخِصْبِ، فَانْظُرُوْا رَجُلاً مِنْكُمْ وَسَطًا عَظْمًا جَسَامًا أَبْيَضَ أَوْطِفَ أَهْدَبَ

''رقیقہ بنت ابو صیفی عبدالمطلب کی والدہ کہتی ہیں: قریش پر مسلسل کئی سال تک بارش نہ برسی تھی، حیوان خشک ہو گئے اور ہڈیاں کمزور پڑ گئیں۔ اتفاقاً میں سوئی ہوئی تھی کہ میں نے کہنے والے کی بلند آواز سنی اور اس نے کہا: اے جماعت قریش! تحقیق یہ نبی مبعوث کیے جائیں گے۔ان کے ظاہر ہونے کا وقت آ رہا ہے۔پس تم جلدی عمدہ زندگی اور ارزانی میں چلے آؤ گے۔تمہارے درمیان ایک موٹے جسم قد و قامت کا مرد ہے اس کا رنگ سفید ہے، وہ لمبی پلکوں والا خوشحال مرد ہے، اور وہ نرم رخسار باوقار سردار اور صاحب افتخار و تحمل مزاج ہے، وہ اپنے بیٹے

(٦٣٥٤) طبراني كبير: ٢٤٠۔ وفيه من لم اعرفهم، هيثمي: ١٣٨٣٧

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سَهْلَ الْخَدَّيْنِ أَشَمَّ الْعِرْنِيْنِ لَهُ فَخْرٌ يَكْظِمُ عَلَيْهِ فَلْيَخْرُجْ هُوَ وَوَلَدُهُ وَلْيَهْبِطْ إِلَيْهِ مِنْ كُلِّ بَطْنٍ رَجُلٌ وَلْيَسْتَلِمُوا الرُّكْنَ ثُمَّ لِيَرْقُوْا أَبَاقُبَيْسٍ ثُمَّ لِيَدْعُ الرَّجُلُ وَلْيُؤَمِّنَ الْقَوْمُ، فَأَصْبَحَتْ فَقَصَّتْ رُؤْيَاهَا عَلَيْهِم فَنَظَرُوْا فَوَجَدُوْا هٰذِهِ الصِّفَةَ صِفَةَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ شَيْبَةَ الْحَمْدِ، وَهَبَطَ إِلَيْهِ مِنْ كُلِّ بَطْنٍ رَجُلٌ فَاسْتَلَمُوْا ثُمَّ ارْتَقَوْا أَبَاقُبَيْسٍ وَاصْطَفُّوْا حَوْلَهُ فَقَامَ وَمَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ غُلَامٌ أَيْفَعُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ سَادَ الْخَلَّةِ وَكَاشِفَ الْكُرْبَةِ أَنْتَ مُعَلِّمٌ غَيْرُ مُعَلَّمٍ وَمَسْئُوْلٌ غَيْرُ مُبَخَّلٍ وَهٰذِهِ عِبَادُكَ وَإِمَاؤُكَ بِعَذِرَاتِ حَرَمِكَ يَسْأَلُوْنَ إِلَيْكَ سَنَتَهُمْ أَذْهَبَتِ الْخُفَّ وَالظِّلْفَ اَللّٰهُمَّ فَأَمْطِرَنَّ عَلَيْنَا غَيْثًا مُغْدِقًا مَرِيْعًا، فَوَرَبِّ الْكَعْبَةِ مَارَامُوْا حَتّٰى تَفَجَّرَتِ السَّمَاءُ بِمَائِهَا وَاكْتَظَّ الْوَادِيُّ بِثَجِيْجِهِ فَقَالَتْ رَقِيْقَةُ:

بِشَيْبَةِ الْحَمْدِ أَسْقَى اللّٰهُ بَلْدَتَنَا
وَقَدْ فَقَدْنَا الْحَيَا وَاجْلَوَّذَ الْمَطَرُ
فَجَادَ بِالْمَاءِ جَوْنِيٌّ لَهُ سُبُلٌ
دَانٍ فَعَاشَتْ بِهِ الْأَنْعَامُ وَالشَّجَرُ
مَنًّا مِنَ اللّٰهِ بِالْمَيْمُوْنِ طَائِرُهُ
وَخَيْرُ مَنْ بُشِّرَتْ يَوْمًا بِهِ مُضَرُ
مُبَارَكُ الْأَمْرِ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِهِ
مَا فِي الْأَنَامِ لَهُ عَدْلٌ وَلَا خَطَرُ

کو ساتھ لے کر جائے، اور ہر گھرانے کا ایک ایک مرد اس کے ساتھ جائے۔ وہ سب حجر اسود کو بوسہ دیں۔ پھر وہ ابو قبیس پہاڑی پر جائیں اور وہ مرد دعا کرے اور دیگر لوگ آمین کہیں۔ صبح کو اس نے خواب لوگوں سے بیان کیا تو انہوں نے غور وفکر کیا اور یہ صفات عبدالمطلب میں پہچان کر ہر خاندان کا ایک مرد آیا اور اس کے ساتھ حجر اسود کو بوسہ دیا اور ابو قبیس پہاڑی پر گئے، اس کے اردگرد صفیں بنا کر کھڑے ہو گئے، اس کے ساتھ نبی کریم ﷺ بھی موجود تھے اور نابالغ لڑکے ہی تھے۔ پس اس نے ہاتھ اٹھائے اور کہا: اے ہمارے سچے مالک! یہ مصیبت دور کرنے والے، تو تعلیم دینے والا تجھے کسی نے تعلیم نہیں دی، تو بخل نہ کرنے والا مسئول ہے، یہ سب تیرے بندے اور تیری بندیاں تیرے حرم کے دربان ہیں اور تیرے دربار میں قحط دور کرنے کا سوال کرتے ہیں، ان اونٹ اور گائے، بکری وغیرہ ختم ہوتے جا رہے ہیں۔ اے اللہ! ہم پر پوری بارش کر جو زمین میں جانے والی اور سبزہ پیدا کرنے والی ہو۔ پس کعبہ کے رب کی قسم! لوگ وہاں سے نہیں لوٹے تھے کہ آسمان جاری ہو گیا اور پانی سے وادیاں بھر گئیں تو رقیقہ نے درج ذیل اشعار کہے۔ شیبہ کے ذریعہ اللہ نے ہمارے شہر پر بارش نازل کی ہم تو زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے اور لمبا عرصہ بارش سے مایوس ہو چکے تھے۔ پس کثیر پانی برسا اور نشیبی جگہیں اور راستے بھر دیے گئے۔ اور چوپائے درخت اور ہر چیز کو زندگی حاصل ہو گئی ہمارے درمیان اللہ کے فضل سے وہ صاحب بلند اقبال اور وہ بہتر انسان موجود ہیں جن کی بنو مضر کو بشارت دی گئی ہے۔ وہ بہتری کا حکم دینے والے بادلوں سے ان کے طفیل بارش طلب کی جاتی ہے، تمام لوگوں میں نہ ان کا کوئی ہمسر ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(رواه الطبراني في الكبير، ٢٤٠ بخفي) نہ بلند مرتبہ ہے۔" (الکبیر)

شرح: ..... قرن، زمانہ کے ایک حصہ کو کہتے ہیں، بعض کہتے ہیں: جب ایک طبقہ کے لوگ نہ رہیں تو قرن ہے۔ لیکن صحیح ترین قول یہی ہے کہ ایک صدی گزر جائے تو اسے قرن کہا جاتا ہے۔ ثابت ہوا صدی بہ صدی رسول اکرم ﷺ خیریت میں آتے ہیں، آپ کا نسب بلند اور حلال رہا ہے۔ (فتح الباری: ۷/ ۵)

نبی اکرم ﷺ کا صحیح ترین نسب نامہ یہ ہے۔

ابو القاسم، محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن نضر بن نزار بن معد بن عدنان اوپر اسماعیل اور اوپر ابراہیم علیہ السلام تک ہے۔ اس سے اوپر نسبت مضبوط ذریعہ سے ثابت نہیں۔

کنانہ اور قریش نضر کی اولاد تھے، یہ مختلف شہروں میں بکھر گئے تھے، انہیں قصی بن کلاب نے مکہ میں جمع کیا، ان کے قریش نام کی ایک وجہ تسمیہ یہ بھی ہے کہ یہ جمع ہوئے تھے، کنانہ کی نضر کے سوا بھی اولاد تھی وہ قریش نہیں کیونکہ وہ اکٹھے نہ ہوئے تھے۔

آپ ﷺ نے اپنے ان اہم آباء واجداد کا ذکر کر کے مخالفین کی زبانوں کو بند کیا ہے جو کہتے تھے، یہ قرآن اس بستی کے دو عظیم آدمیوں پر اترتا ایک مغیرہ اور ایک عروہ بن مسعود ثقفی پر اترتا، ثابت کیا کہ نبی ﷺ کو نسبی برتری بھی حاصل ہے آپ کا نسب سارے عرب کے انساب میں سے بالا تر اور معروف ہے اور ساری کائنات کی خیر آپ ﷺ کے دامن میں جمع ہوئی ہے کہ ختم نبوت کے تاجدار بن کر دنیا کے سامنے آئے ہیں۔ (تحفۃ الاحوذی: ۴/ ۲۹۲)

٦٣٥٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ. (رواه الترمذي، ٣٦٠٩)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کے لیے نبوت کب مقدر ہوئی؟ فرمایا: جب آدم روح اور جسم کے درمیان تھا۔" (ترمذی)

٦٣٥٦۔ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِيْنَتِهِ وَسَأُنَبِّئُكُمْ بِتَأْوِيْلِ ذٰلِكَ

"سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کے نزدیک خاتم النبیین قرار پا گیا اور آدم علیہ السلام ابھی مٹی میں تھے۔ میں ان امیدوں کی تکمیل بتاتا ہوں کہ میں ابراہیم کی دعا، اور مسیح کی بشارت کا مصداق ہوں

(٦٣٥٥) ترمذی: ٣٦٠٩۔ صحیح، البانی: ٢٨٥٦.

(٦٣٥٦) احمد: ١٦٧١٢۔ طبرانی کبیر، بزار واحد اسانید احمد رجالہ رجال الصحیح غیر سعید بن سوید وقد وثقہ ابن حبان، ھیثمی: ١٣٨٤٥.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دَعْوَةِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَبَشَارَةِ عِيْسَى قَوْمَهُ وَرُؤْيَا أُمِّي الَّتِي رَأَتْ أَنَّهُ خَرَجَ مِنْهَا نُورٌ أَضَاءَتْ لَهُ قُصُورُ الشَّامِ وَكَذٰلِكَ تَرَى أُمَّهَاتُ النَّبِيِّيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ.

(رواه أحمد، ١٦٧١٢) والكبير والبزار

اور اپنی ماں کے ان خوابوں کی تعبیر ہوں جو انہوں نے دیکھے تھے۔ان سے ایک نور نکلا جس سے شام کے محل روشن ہو گئے اور سب ہی نبیوں کی ماؤں نے یہ خواب دیکھے ہیں۔'' (احمد، الکبیر، بزار)

٦٣٥٧۔ نَسَبُ الرَّسُوْلِ ﷺ هُوَ ﷺ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِمَنَافِ بْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ إِلْيَاسَ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعْدِ بْنِ عَدْنَانَ. (للبخاري تعليقا. ولرزين أنّه عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ)

''بخاری میں آپ ﷺ کا نسب نامہ اس طرح منقول ہے۔ آنحضرت محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ھاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان صلوات اللہ وسلامہ علیہ۔'' (بخاری، رزین میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ مروی ہے)

شرح: یہ جو مشہور ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اس وقت نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے یہ بات درست نہیں۔ یہ درست ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب لوگوں نے پوچھا کہ آپ کے لیے نبوت کب سے ہے؟ تو فرمایا: میں اس وقت نبی تھا جب آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان والی حالت میں تھے یعنی ابھی ان کی روح کا تعلق ان کے جسم کے ساتھ قائم نہ ہوا تھا میں اس سے پہلے نبی تھا۔

وجہ یہ ہے کہ آدم علیہ السلام سے جتنی مخلوق پیدا ہونی تھی اس کا لکھا جا چکا تھا۔ وہاں یہ لکھا گیا تھا کہ آپ آخری نبی ہیں، تو پیدائش میں آپ ﷺ سب انبیائے کرام سے اول ہیں مگر بعثت اور رسول بن کر آنے میں انبیائے کرام میں سے سب سے آخر ہیں۔ (تحفۃ الاحوذی ۲۹۳/۴)

باقی جو یہ آیا ہے کہ میں خاتم النبیین تھا جب کہ آدم علیہ السلام مٹی میں گندھے ہوئے تھے، یہ حصہ تو ضعیف ہے۔ پہلے گزر چکا ہے صحیح یہ ہے کہ آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے اور حدیث کے بقیہ حصہ کی قرآن پاک بھی تائید کرتا ہے۔ البقرہ پ ۱ آیت ۱۲۹ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے اور سورت الصف آیت ٦ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہے اور ماں کا دیکھنا بھی اس سے ثابت ہے۔

(٦٣٥٧) بخاري معلقاً، رزين عن ابن عباس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٦٣٥٨ـ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِبْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُوالله بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمَيَّ وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ أَحَدٌ وَقَدْ سَمَّاهُ اللّٰهُ رَءُوْفًا رَحِيْمًا. (رواه مسلم، ٢٣٥٤)

''سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پانچ نام ہیں میں محمد ﷺ ہوں۔ میں احمد ﷺ ہوں۔ میں الماحی ہوں، جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دیگا۔ اور میں حاشر ہوں، میرے قدموں پر لوگوں کو جمع کیا جائے گا۔ اور میں عاقب ہوں، میرے بعد نبی نہیں ہو گا۔ اور اللہ نے آپ ﷺ کو رؤف رحیم .. کے نام سے بھی پکارا ہے۔'' (مسلم)

٦٣٥٩ـ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً فَقَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَالْمُقَفِّي وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ (رواه مسلم، ٢٣٥٥)

''سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہمیں اپنے نام بتایا کرتے تھے۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: میں محمد ﷺ ہوں، میں احمد ﷺ ہوں، میں مقفی (آخری نبی ﷺ) ہوں، میں حاشر ہوں، میں نبی التوبہ اور نبی الرحمۃ ہوں۔''

٦٣٦٠ـ وزاد أحمد والبزار عَنْ حُذَيْفَةَ: وَنَبِيُّ الْمَلَاحِمِ.

''احمد و بزار نے بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ یہ زائد بیان کیا. نبی الملاحم نبی ﷺ ہوں۔''

٦٣٦١ـ وَزَادَ الْكَبِيْرُ وَالْأَوْسَطُ عَنْ جَابِرٍ: وَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ الْمُرْسَلِيْنَ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ. (رواه الطبراني في الكبير، ١٧٥٠)

''الکبیر اور الاوسط میں جابر رضی اللہ عنہ سے یہ زائد مروی ہے۔ جب قیامت کا دن آئے گا تو میں تمام رسولوں کا امام اور ان کا صاحب شفاعت ہوں گا۔'' (طبرانی کبیر)

٦٣٦٢ـ وَزَادَ الْأَوْسَطُ وَالصَّغِيْرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: وَالْخَاتَمُ. (رواه الطبراني في الأوسط)

الاوسط اور الصغیر نے بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ زائد بیان کیا: ''اور میں الخاتم ہوں۔''

(٦٣٥٨) مسلم: ٢٣٥٤ـ بخاری: ٤٨٩٦ـ ترمذی: ٢٨٤٠ـ احمد: ١٦٣٣٠ـ موطا: ١٨٩١ـ دارمی: ٢٧٧٥.

(٦٣٥٩) مسلم: ٢٣٥٥ـ احمد: ١٩١٥٤.

(٦٣٦٠) احمد بزار، ورجال احمد رجال الصحیح غیر عاصم بن بهدلة وهو ثقة وفيه سوء حفظ، هیثمی: ١٤٠٥٠.

(٦٣٦١) طبرانی کبیر: ١٧٥٠ـ طبرانی اوسط، وفيه عروة بن مروان قيل فيه، ليس بالقوى وبقية رجاله ثقات، هیثمی: ١٤٠٦١.

(٦٣٦٢) طبرانی اوسط، طبرانی صغیر، هیثمی: ١٤٠٦٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٦٣٦٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَلَا تَعْجَبُوْنَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّي شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ يَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَيَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَأَنَا مُحَمَّدٌ. (رواه البخاري، ٣٥٣٣)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم تعجب نہیں کرتے؟ اللہ تعالیٰ قریش کی گالیاں اور ان کے لعن طعن مجھ سے کس طرح دوسری جانب پھیر دیتا ہے۔ وہ گالی دیتے ہیں مذمم کو اور لعنت کرتے ہیں مذمم کو اور میں محمد ﷺ ہوں۔'' (بخاری)

شرح: احمد اس لیے کہ آپ ﷺ نے اپنے رب کی سب سے زیادہ حمد کی ہے۔ اور محمد ﷺ کے نام کی وجہ یہ ہے کہ آپ کی تعریف بار بار کی جاتی ہے، اور آپ میں خصال حمیدہ کامل طور پر پائی جاتی ہیں، آپ ﷺ سفارش کے لیے حمد کریں گے، آپ پر سورت الحمد نازل کی گئی ہے، آپ کا جھنڈا لوائے حمد ہے۔ آپ مقام محمود پر فائز ہوں گے، کھانے، پینے کے بعد اور دعا کے بعد سفر سے آنے کے بعد تعریف کرتے ہیں۔ آپ کی امت کا نام حمادون ہے۔

بقیہ اسمائے گرامی کی تعریف خود رسول اکرم ﷺ نے فرمادی ہے۔ بعض نے آپ کے اسمائے گرامی ننانویں تک اور ۳۰۰ تک بھی بیان کیے ہیں۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: صحیح ۱۱۵ اسمائے گرامی ہیں۔ (فتح الباری: ٦/ ۵۵۷)

کافر نبی اکرم ﷺ سے کراہت کا اظہار کرتے ہوئے وہ نام نہیں لینا چاہتے تھے، محمد ﷺ کی جگہ مذمم کہتے تھے۔ لیکن آپ کو اس کا پتہ تک نہ تھا وہ کیا ہوتا ہے نہ ہی یہ میل کھاتا تھا، یہ اتنا پیارا نام تھا، مخالفین کی مذمت ناکام ہوئی۔ (فتح الباری: ٦/ ۵۵۸)

مولده ﷺ ورضاعه وشرح صدره ونشوه

آپ ﷺ کی پیدائش، رضاعت، شرح صدر اور پرورش کا بیان

٦٣٦٤۔ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ وُلِدْتُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفِيْلِ وَسَأَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قُبَاثَ بْنَ أَشْيَمَ أَخَابَنِي يَعْمَرَبْنَ لَيْثٍ أَأَنْتَ أَكْبَرُ أَمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَكْبَرُ مِنِّي وَأَنَا أَقْدَمُ مِنْهُ فِي

''سیدنا قیس بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں اور نبی کریم ﷺ عام الفیل (یعنی ہاتھی والے سال) پیدا ہوئے۔ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے قباث بن اشیم سے سوال کیا، کیا تو بڑا ہے یا رسول اللہ ﷺ بڑے ہیں؟ اس نے کہا: بڑے تو رسول اللہ ﷺ ہیں اور میں ان سے پہلے پیدا ہوا ہوں۔ اور میں نے سبز پرندوں کے ٹھہرنے کی جگہ میں ان کی بیٹ دیکھی تھی۔'' (ترمذی)

(٦٣٦٣) بخاري: ٣٥٣٣۔ نسائي: ٣٤٣٨۔ احمد: ٨٦٠٧

(٦٣٦٤) ترمذي: ٣٦١٩۔ ضعيف الاسناد، الباني: ٧٤٤۔ احمد: ١٧٣٤

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الْمِيلادِ وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفِيلِ وَرَفَعَتْ بِي أُمِّي عَلَى الْمَوْضِعِ قَالَ وَرَأَيْتُ خَذْقَ الطَّيْرِ أَخْضَرَ مُحِيلاً. (رواه الترمذي، ٣٦١٩)

٦٣٦٥ـ وُلِدَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْفِيلِ وَبَيْنَ الْفُجَارِ وَالْفِيلِ عِشْرُوْنَ سَنَةً، وَبَيْنَ الْفُجَارِ وَبِنَاءِ الْكَعْبَةِ خَمْسَةَ عَشْرَةَ سَنَةً، وَبَيْنَ بِنَاءِ الْكَعْبَةِ وَمَبْعَثِهِ ﷺ خَمْسَ سِنِيْنَ فَبُعِثَ وَهُوَابْنُ أَرْبَعِيْنَ. (رواه الطبراني في الكبير، ٣٤٢)

''نبی ﷺ ہاتھی والے سال پیدا ہوئے۔ جنگ فجار اور عام الفیل کے درمیان بیس سال کا وقفہ ہے۔ جنگ فجار اور تعمیر کعبہ کے درمیان پندرہ سال کا فاصلہ ہے۔ کعبہ کی تعمیر اور نبی کریم ﷺ کی بعثت کے درمیان پانچ سال کا عرصہ ہے۔ پس بعثت کے وقت آنحضرت ﷺ چالیس سال کے تھے۔'' (کبیر)

٦٣٦٦ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وُلِدَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الإِثْنَيْنِ وَاسْتُنْبِىءَ يَوْمَ الإِثْنَيْنِ وَتُوُفِّيَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَرَجَ مُهَاجِرًامِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ يَوْمَ الإِثْنَيْنِ وَرَفَعَ الْحَجَرَالأَسْوَدَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ. (رواه أحمد، ٢٥٠٢) والكبيربلين)

''سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: نبی کریم ﷺ سوموار کو پیدا ہوئے۔ آپ ﷺ کی بعثت بھی سوموار کو ہوئی۔ مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کے لیے سوموار کو نکلے مدینہ میں سوموار کو داخل ہوئے اور تشریف لائے۔ آپ ﷺ کی وفات بھی سوموار کو ہوئی۔ حجر اسود کو سوموار کے دن اٹھا کر دیوار میں رکھا۔'' (احمد، الکبیر میں سند کمزور کے ساتھ منقول ہے)

شرح: ...... آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کے متعلق حضرت مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ کی تحقیق درج ذیل ہے۔

رسول اکرم ﷺ مکہ میں شعب بنی ہاشم کے اندر ۹ ربیع الاول اہجری عام الفیل یوم دوشنبہ (سوموار) کو صبح کے وقت پیدا ہوئے۔ اس وقت نوشیرواں کی تخت نشینی کا چالیسواں سال تھا۔ اور ۲۰ یا ۲۲ اپریل ۵۷۱ء کی تاریخ تھی۔

علامہ محمد سلیمان صاحب، سلیمان منصور پوری رحمہ اللہ اور محمود پاشا فلکی کی تحقیق یہی ہے۔ (تاریخ خضری: ۱/ ۶۲، رحمۃ للعالمین: ۱/ ۳۸، ۳۹)

(٦٣٦٥) طبرانی كبير: ٣٤٢ـ ترمذی منه ذكر المولد، فذكر المولد فقط، طبرانی: وفيه: جعفر بن مهران ان السماك وقد وثق وفيه كلام وبقية رجاله ثقات، هيثمى: ١٣٩٣٩.

(٦٣٦٦) احمد: ٢٥٠٢ـ طبرانی كبير وزاد فيه، وفتح بدرا يوم الاثنين ونزلت سورة المائدة يوم الاثنين اليوم اكملت لكم دينكم وفيه ابن لهيعة وهو ضعيف وبقية رجاله ثقات من اهل الصحيح، هيثمى: ٩٤٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوپر جو اپریل کی تاریخ کا اختلاف ہے عیسوی تقویم کے اختلاف کا نتیجہ ہے، ابن سعد کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی والدہ نے فرمایا جب آپ کی ولادت ہوئی تو میرے جسم سے ایک نور نکلا جس سے ملک شام کے محل روشن ہو گئے۔ امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت عرباض بن ساریہ سے بھی تقریباً اسی مضمون کی ایک روایت نقل فرمائی ہے۔ (مختصر السیر: ص۱۲، ابن سعد: ۱/۶۳)

شارح کہتا ہے یہی وہ حدیث ہے جو یہاں ہماری زیر شرح ہے۔

آگے فرماتے ہیں، بعض روایتوں میں بتایا گیا ہے کہ ولادت کے وقت بعض واقعات نبوت کے پیش خیمے کے طور پر ظہور پذیر ہوئے، یعنی ایوان کسریٰ کے چودہ کنگورے گر گئے، مجوس کا آتشکدہ ٹھنڈا ہو گیا، بحیرہ ساوہ خشک ہو گیا اور اس کے گرجے منہدم ہو گئے۔ یہ بیہقی کی روایت ہے لیکن محمد غزالی رحمہ اللہ نے اس کو درست تسلیم نہیں کیا ہے۔ (فقہ السیر ص۴۶)

ایک قول یہ بھی ہے کہ آپ مختون (ختنہ کیے ہوئے) پیدا ہوئے تھے۔ (تنقیح الفہوم: ۴)

مگر ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس بارے میں ثابت حدیث نہیں۔ (زاد المعاد: ص ۱۸)

مولانا کی تحقیق یہ ہے کہ آپ ﷺ کی عمر کا ۳۵واں سال تھا کہ قریش نے نئے سرے سے خانہ کعبہ کی تعمیر شروع کی۔ (الرحیق المختوم: ص۸۳ اور ۹۲)

۶۳۶۷ـ عَنْ حَلِيْمَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ: قَالَتْ خَرَجْتُ عَلَى أَتَانٍ قَمْرَاءَ فِي نِسْوَةٍ مِنْ بَنِي سَعْدٍ نَلْتَمِسُ الرُّضَعَاءَ بِمَكَّةَ فِي سَنَةٍ شَهْبَاءَ لَمْ تُبْقِ لَنَا شَيْئًا، وَمَعَنَا شَارِفٌ لَاتَبُضُّ بِقَطْرَةٍ وَصَبِيٌّ لَايَنَامُ مِنْ بُكَائِهِ، مَافِي ثَدْيِي وَلَافِي شَارِفِنَا مَايُغْنِيْهِ مِنْ لَبَنٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ لَمْ تَبْقَ مِنَّا امْرَأَةٌ إِلَّا عُرِضَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَتَأْبَاهُ وَإِنَّمَا كُنَّا نَرْجُوْ كَرَامَةَ رَضَاعَةٍ مِنْ وَالِدِ الْمَوْلُوْدِ وَكَانَ يَتِيْمًا فَكُنَّا نَقُوْلُ مَا عَسَى أَنْ تَصْنَعَ أُمُّهُ، حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْ صَوَاحِبِي امْرَأَةٌ إِلَّا أَخَذَتْ صَبِيًّا غَيْرِي، وَكَرِهْتُ أَنْ أَرْجِعَ وَلَمْ آخُذْ

”سیدہ حلیمہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ دیگر عورتوں کے ساتھ چاندنی رات میں گدھی پر سوار ہو کر مکہ کی طرف دودھ پینے والے بچوں کی تلاش میں چل پڑی۔ بڑا خشک سال تھا۔ ہم لوگوں کے پاس کچھ بھی باقی نہیں تھا۔ ہمارے ساتھ ایک دودھ والی اونٹنی تھی مگر وہ قطرہ برابر دودھ نہ دیتی، اور میرا بچہ رونے سے خاموش نہیں ہوتا تھا۔ میری چھاتی اور اونٹنی سے بچے کے لیے اتنا بھی دودھ حاصل نہ ہوتا جو بچے کے لیے کفایت کرتا۔ جب ہم مکہ میں آئے تو رسول اللہ ﷺ کو ان تمام عورتوں پر پیش کیا گیا اور ہر عورت لینے سے انکار کرتی رہی۔ ہم لوگ تو بچے کے والد سے مال کے طلبگار تھے، اور آپ ﷺ یتیم تھے اور ہم کہتے تھے: اس کی والدہ کیا دے سکتی ہے؟ میرے ساتھ کی تمام خواتین بچہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئیں۔ اور صرف میں باقی رہی

(۶۳۶۷) ابو یعلی موصلی، طبرانی کبیر و رجالهما ثقات، هیثمی: ۱۳۸٤۰.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

شَيْئًا فَقُلْتُ لِزَوْجِي وَاللّٰهِ لَأَرْجِعَنَّ إِلَى ذٰلِكَ الْمَوْلُوْدِ فَلَآ خُذَنَّهُ فَأَتَيْتُهُ فَأَخَذْتُهُ فَرَجَعْتُ إِلَى رَحْلِيْ فَقَالَ زَوْجِي: قَدْ أَخَذْتِيْهِ أَصَبْتِ فَعَسَى اللّٰهُ أَنْ يَجْعَلَ فِيْهِ خَيْرًا. فَوَاللّٰهِ مَاهُوَ إِلَّا أَنْ جَعَلْتُهُ فِي حِجْرِي فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ ثَدْيِي بِمَا يَشَاءُ اللّٰهُ مِنَ اللَّبَنِ، فَشَرِبَ حَتّٰى رَوِيَ وَشَرِبَ أَخُوْهُ حَتّٰى رُوِيَ، وَقَامَ زَوْجِي إِلَى شَارِفِنَا مِنَ اللَّيْلِ فَإِذَا هِيَ حَافِلٌ فَحَلَبَ لَنَامَا شِئْنَا فَشَرِبَ وَشَرِبْتُ حَتّٰى رُوِيْنَا، فَبِتْنَا لَيْلَتَنَا تِلْكَ بِخَيْرٍ شِبَاعاً رِوَاءً وَنَامَ صِبْيَانُنَا. يَقُوْلُ زَوْجِي: وَاللّٰهِ يَا حَلِيْمَةُ مَاأَرَاكِ إِلَّاقَدْ أَصَبْتِ نَسَمَةً مُبَارَكَةً، ثُمَّ خَرَجْنَا فَوَاللّٰهِ لَقَدْ خَرَجَتْ أَتَانِي أَمَامَ الرَّكْبِ حَتّٰى قَطَعَتْهُ حَتّٰى أَنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ وَيْحَكِ يَابِنْتَ الْحَارِثِ كُفِّي عَلَيْنَا، أَلَيْسَتْ هٰذِهِ بِأَتَانِكِ الَّتِي خَرَجْتِ عَلَيْهَا؟ فَأَقُوْلُ: بَلٰى وَهِيَ قُدَّامَنَا حَتّٰى قَدِمْنَا مَنَازِلَنَا فَقَدِمْنَا عَلَى أَجْدَبِ أَرْضٍ وَكَانَتْ غَنَمِي تَرُوْحُ بِطَانًا حُفَّلًا وَتَرُوْحُ أَغْنَامُهُمْ جِيَاعاً هَالِكَةً مَا بِهَا مِنْ لَبَنٍ فَنَشْرَبُ مَا شِئْنَا مِنْ لَبَنٍ، وَمَا فِي الْحَاضِرِ أَحَدٌ يَحْلِبُ قَطْرَةً فَيَقُوْلُوْنَ لِرُعَاتِهِمْ وَيْلَكُمْ تَسْرَحُوْنَ حَيْثُ يَسْرَحُ رَاعِيْ حَلِيْمَةَ؟ فَيَسْرَحُوْنَ فِي الشِّعْبِ الَّذِي يَسْرَحُ فِيْهِ رَاعِيْنَا وَتَرُوْحُ أَغْنَامُهُمْ

اور میں نے یہ بات ناپسند کی کہ میں کچھ لے کر نہ جاؤں، اور خالی ہاتھ چلی جاؤں۔ تو میں نے اپنے خاوند سے کہا: بخدا! میں تو جا کر وہی یتیم بچہ لاؤں گی۔ پس میں جا کر آپ ﷺ کو اپنے ٹھکانے پر لے آئی۔ میرے خاوند نے کہا: تو نے بہتر کیا بچے کو لے آئی قریب ہے کہ اللہ اس سے بہتری کر دے۔ قسم اللہ کی! جوں ہی میں نے اس کو اپنی گود میں لیا تو میرے پستان دودھ سے بھر آئے جس قدر اللہ نے چاہا۔ پس آپ ﷺ نے بھی سیر ہو کر پیا اور آپ ﷺ کے بھائی نے بھی سیر ہو کر دودھ پیا۔ رات کو میرا خاوند اونٹنی کی طرف اٹھا تو وہ دودھ سے بھری تھی۔ پس جتنا ہم نے چاہا ہم نے بھی دودھ پیا اور ہم بھی سیر ہو گئے۔ یہ رات ہم نے سیر ہو کر کھا پی کر بسر کی۔ ہمارے بچے بھی سوئے رہے۔ میرا خاوند کہتا تھا: بخدا، اے حلیمہ! تو معصوم مبارک بچہ لانے میں کامیاب رہی اور تو نے درست کیا۔ پھر واپس لوٹے تو بخدا! میری گدھی تمام قافلے سے آگے جانے لگی اور سب ہی کو پیچھے چھوڑ گئی۔ لوگوں نے کہا: اے حلیمہ بنت حارث! ہمیں بچا کر چل کیا یہ وہی نہیں ہے جس پر تو آئی تھی؟ تو میں کہہ دیتی وہی تو ہے یہاں تک کہ سب سے پہلے ہم منزل مقصود پر اور خشک زمین پر پہنچ آئے۔ اس کے بعد میری بکریاں پیٹ بھر کر اور دودھ سے لبریز ہو کر آتیں، لوگوں کی بکریاں بھوکی مریل ہو کر لوٹتیں، دودھ سے خالی آتیں ہم جتنا چاہتے دودھ پیتے، دوسرے لوگ قطرہ تک حاصل نہ کر پاتے تو لوگ اپنے چرواہے کو کہتے: تم پر افسوس ہے! تم بھی وہاں چرا کر لایا کرو جہاں حلیمہ کی بکریاں چر کر آتی ہیں۔ وہ بھی اس گھاٹی میں چراتے جس میں ہماری بکریاں چرتی تھیں۔ اور ان کی بکریاں بھوکی واپس آتیں اور ہماری سیر ہو کر۔ نبی اکرم ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جِياعاً وَغَنمِي حَفْلاً، وَكَانَ ﷺ يَشِبُّ فِي الْيَوْمِ شِبَابَ الصَّبِيِّ فِي الشَّهْرِ وَيَشِبُّ فِي الشَّهْرِ شِبَابَ الصَّبِيِّ فِي السَّنَةِ فَبَلَغَ سِنًّا وَهُوَ غُلَامٌ جُفْرٌ فَقَدِمْنَا عَلَى أُمِّهِ، فَقَالَ لَهَا أَبُوهُ: رُدِّي عَلَيْنَا ابْنِي فَلْنَرْجِعْ بِهِ فَإِنَّا نَخْشَى عَلَيْهِ وَبَاءَ مَكَّةَ، وَنَحْنُ أَضَنَّ بِشَأْنِهِ لِمَا رَأَيْنَاهُ مِنْ بَرَكَتِهِ، فَلَمْ نَزَلْ بِهَا حَتَّى قَالَتْ: ارْجِعَا بِهِ فَرَجَعْنَا بِهِ فَمَكَثَ عِنْدَنَا شَهْرَيْنِ فَبَيْنَمَا هُوَ يَلْعَبُ وَأَخُوهُ يَوْمًا خَلْفَ الْبُيُوتِ يَرْعَيَانِ بِهِمَا لَنَا إِذْ جَاءَنَا أَخُوهُ يَشْتَدُّ فَقَالَ: أَدْرِكِي أَخِي الْقُرَشِيَّ قَدْ جَاءَهُ رَجُلَانِ فَأَضْجَعَاهُ فَشَقَّا بَطْنَهُ فَخَرَجْنَا نَحْوَهُ نَشْتَدُّ فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِ وَهُوَ قَائِمٌ مُنْتَقِعٌ لَوْنُهُ فَاعْتَنَقْتُهُ ثُمَّ قُلْنَا: مَالَكَ أَيْ بُنَيَّ؟ قَالَ أَتَانِي رَجُلَانِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيَاضٌ فَأَضْجَعَانِي ثُمَّ شَقَّا بَطْنِي فَوَاللهِ مَا أَدْرِي مَا صَنَعَا فَاحْتَمَلْنَاهُ فَرَجَعْنَا بِهِ يَقُولُ أَبُوهُ. وَاللهِ يَا حَلِيمَةُ مَا أَرَى هٰذَا الْغُلَامَ إِلَّا قَدْ أُصِيبَ فَانْطَلِقِي فَلْنَرُدَّهُ إِلَى أَهْلِهِ قَبْلَ أَنْ يُظْهِرَ بِهِ مَا يَتَخَوَّفُ عَلَيْهِ، فَرَجَعْنَا بِهِ إِلَيْهَا فَقَالَتْ: مَا رَدَّكُمَا بِهِ وَقَدْ كُنْتُمَا حَرِيصَيْنِ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ لَا وَاللهِ إِنَّا كَفَلْنَاهُ وَأَدَّيْنَا الْحَقَّ الَّذِي يَجِبُ عَلَيْنَا فِيهِ، ثُمَّ تَخَوَّفْتُ الْأَحْدَاثَ عَلَيْهِ، فَقُلْنَا يَكُونُ فِي أُمِّهِ، فَقَالَتْ أُمُّهُ: وَاللهِ مَا ذَاكَ بِكُمَا فَأَخْبِرَانِي

ایک دن میں مہینہ کے برابر اور مہینہ میں سال کے برابر بڑھتے جاتے تھے۔ پس وہ ہوشیار بچہ نظر آنے لگے۔ اور ہم انہیں لے کر ان کی والدہ کے پاس گئے تو ان کے رضاعی والد اور میرے خاوند نے آپ کی والدہ سے کہا: یہ بیٹا ہمیں واپس کر دو کیونکہ مکہ کی وبا کا ہمیں خطرہ ہے۔ ہم نے ان کی برکت دیکھ کر ان کی شان و رفعت محسوس کر لی تھی۔ ہم آپ کی والدہ سے یہی کہتے رہے یہاں تک انہوں نے کہہ دیا کہ تم دونوں اس کو واپس لے جاؤ۔ تو ہم واپس لے گئے ہمارے پاس دو ماہ ٹھہرے تھے کہ اتفاقاً وہ اپنے بھائی کے ساتھ کھیلتے اور بکریاں چراتے تھے، اور آپ کا رضاعی بھائی دوڑتا آیا اور اس نے کہا: قریشی بھائی کو پہنچ جاؤ۔ اس کے پاس دو مرد آئے، اور اس کو زمین پر ڈال کر اس کا پیٹ چاک کر دیا۔ تو ہم دوڑ کر آپ کے پاس پہنچے، ان کا رنگ متغیر تھا۔ ان کے باپ نے گلے لگایا، میں نے بھی گلے لگایا۔ پھر ہم نے کہا: اے بیٹے! تجھے کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: سفید لباس والے دو آدمی آئے۔ انہوں نے مجھے زمین پر لیٹا کر میرا پیٹ چاک کر دیا۔ اللہ کی قسم! اس کے بعد مجھے کوئی علم نہیں ہے کہ انہوں نے کیا کیا؟ ہم نے آپ ﷺ کو اٹھایا اور گھر لے آئے۔ ان کے رضاعی باپ نے کہا: اے حلیمہ! میری رائے ہے کہ اس لڑکے کو کچھ ہو چکا ہے واپس اس کو اس کے گھر پہنچا دے اس سے پہلے کہ کوئی خوفناک صورت ظاہر ہو۔ چنانچہ ہم ان کو والدہ کے پاس لے گئے۔ اس نے کہا: اس کو تم نے کیوں واپس کیا جب کہ تمہیں اس کے لے جانے کی حرص تھی؟ میں نے کہا: ہم نے اس کی پرورش کا وہ حق ادا کر دیا ہے جو ہم پر لازم تھا۔ پھر مجھے خوف آیا کہ کوئی نئی صورتحال پیدا ہو گی تو یہ اپنی والدہ کے پاس ہی رہے آپ ﷺ کی والدہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَبَرَكُمَا وَخَبَرَهُ فَوَاللّٰهِ مَا زَالَتْ بِنَا حَتّٰى أَخْبَرْنَاهَا خَبَرَهُ، قَالَتْ فَتَخَوَّفْتُمَا عَلَيْهِ، كَلَّا وَاللّٰهِ إِنَّ لِابْنِي هٰذَا لَشَأْنًا أَلَا أُخْبِرُكُمَا عَنْهُ؟ إِنِّي حُمِلْتُ بِهِ فَلَمْ أَرَ حَمْلًا قَطُّ كَانَ أَخَفَّ وَلَا أَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْهُ، ثُمَّ رَأَيْتُ نُورًا كَأَنَّهُ شِهَابٌ خَرَجَ مِنِّي حِينَ وَضَعْتُهُ أَضَاءَتْ لِي أَعْنَاقَ الْإِبِلِ بِبُصْرٰى، ثُمَّ وَضَعْتُهُ فَمَا وَقَعَ كَمَا يَقَعُ الصِّبْيَانُ، وَقَعَ وَاضِعًا يَدَيْهِ بِالْأَرْضِ رَافِعًا رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، دَعَاهُ وَالْحَقَا بِشَأْنِكُمَا. (رواه أبويعلى الموصلي والكبير)

نے کہا: بات یہ نہیں ہے، تم دونوں صحیح بات بتاؤ کہ تمہیں کیا خطرہ نظر آیا، اور اس کے ساتھ کیا پیش آیا تو وہ ہمیں اس طرح کہتی رہیں بالآخر ہم نے ساری بات بتادی۔ اس نے کہا: کیا تمہیں اس کے بارے میں خوف پیدا ہوا؟ ہرگز نہیں، بخدا! میرے بیٹے کی عجیب شان ہے، کیا تمہیں بتا دوں؟ جب میں حاملہ تھی تو ایسا خفیف اور عظیم برکت والا حمل کبھی نہیں دیکھا گیا۔ اس کی پیدائش کے وقت میں نے دیکھا کہ میرے اندر سے چمکتے ستارے کی طرح نور نکلا ہے۔ اتنی روشنی پھیلی کہ بصری شہر کے اونٹوں کی گردنیں مجھے نظر آئیں جب یہ پیدا ہوئے تو اس طرح نیچے نہیں گرے جیسے بچے گرتے ہیں۔ یہ اس طرح گرے کہ دونوں ہاتھ زمین پر رکھے اور سر آسمان کی طرف ہوا تھا۔ اچھا اب تم دونوں اسے چھوڑ جاؤ اور اپنے کام کاج پر پلٹ جاؤ۔'' (الموصلی، الکبیر)

٦٣٦٨۔ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ كَيْفَ كَانَ أَوَّلُ شَأْنِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ كَانَتْ حَاضِنَتِي مِنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَابْنٌ لَهَا فِي بَهْمٍ لَنَا وَلَمْ نَأْخُذْ مَعَنَا زَادًا فَقُلْتُ يَا أَخِي اذْهَبْ فَأْتِنَا بِزَادٍ مِنْ عِنْدِ أُمِّنَا فَانْطَلَقَ أَخِي وَمَكَثْتُ عِنْدَ الْبَهْمِ فَأَقْبَلَ طَيْرَانِ أَبْيَضَانِ كَأَنَّهُمَا نَسْرَانِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ أَهُوَ هُوَ قَالَ نَعَمْ فَأَقْبَلَا يَبْتَدِرَانِي فَأَخَذَانِي فَبَطَحَانِي إِلَى الْقَفَا فَشَقَّا بَطْنِي ثُمَّ اسْتَخْرَجَا قَلْبِي فَشَقَّاهُ فَأَخْرَجَا مِنْهُ عَلَقَتَيْنِ

''عتبہ بن عبد السلمی نے کہا: ایک آدمی نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ آپ کی ابتدائی زندگی کیسے بسر ہوئی؟ فرمایا: میری پرورش کرنے والی خاتون بنو سعد بن بکر میں سے تھیں۔ میں اور اس کا بیٹا ان کے مویشیوں کے بچے چرانے گئے اور ہم اپنے ساتھ کھانے پینے کا سامان لے کر نہیں گئے تھے۔ میں نے کہا: اے بھائی! جا کر ہماری ماں کے پاس سے سامان سفر لاؤ۔ میرا بھائی گیا، اور مویشیوں کے ساتھ میں رہا۔ پس دو سفید پرندے آئے جو گدھ کی مثل تھے۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: کیا یہ وہی ہیں؟ اس نے کہا ہاں، وہ پھر جلدی آگے بڑھ کر آئے اور مجھے پکڑ کر پشت کے بل زمین پر گرا کر انہوں نے میرا پیٹ چاک کر دیا، پھر میرا دل نکال کر چاک کیا۔ انہوں

(٦٣٦٨) احمد: ١٧١٩٦۔ طبرانی کبیر ولم یسق المتن واسناد احمد حسن، دارمی: ١٣

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سَوْدَاوَيْنِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ قَالَ يَزِيْدُ فِي حَدِيْثِهِ ائْتِنِي بِمَاءِ ثَلْجٍ فَغَسَلَابِهِ جَوْفِي ثُمَّ قَالَ ائْتِنِي بِمَاءِ بَرْدٍفَغَسَلَابِهِ قَلْبِي ثُمَّ قَالَ ائْتِنِي بِالسَّكِيْنَةِ فَذَارَّهَا فِي قَلْبِي ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ حِصْهُ فَحَاصَهُ وَخَتَمَ عَلَيْهِ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ وَقَالَ حَيْوَةُ فِي حَدِيْثِهِ حِصْهُ فَحَاصَهُ وَاخْتِمْ عَلَيْهِ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فقال أَحَدُهُما لِصَاحِبِهِ اجْعَلْهُ فِي كِفَّةٍ واجْعَلْ أَلْفًا مِنْ أُمَّتِهِ فِي كِفَّةٍ فَإِذَا أَنَا أَنْظُرُإِلَى اللاّلْفِ فَوْقِي أُشْفِقُ أَنْ يَخِرَّعَلَيَّ بَعْضُهُمْ فَقَالَ لَوْأَنَّ أُمَّتَهُ وُزِنَتْ بِهِ لَمَالَ بِهِمْ ثُمَّ انْطَلَقَا وَتَرَكَانِي وَفَرِقْتُ شَدِيْدًا ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى أُمِّي فَأَخْبَرْتُهَا بِالَّذِي لَقِيْتُهُ فَأَشْفَقَتْ عَلَيَّ أَنْ يَكُوْنَ أُلْبِسَ بِي قَالَتْ أُعِيذُكَ بِاللّٰهِ فَرَحَلَتْ بَعِيْرًا لَهَافَجَعَلَتْنِي وَقَالَ يَزِيْدُ فَحَمَلَتْنِي عَلَى الرَّحْلِ وَرَكِبَتْ خَلْفِي حَتَّى بَلَغْنَا إِلَى أُمِّي فَقَالَتْ أَوَأَدَّيْتَ أَمَانَتِي وَذِمَّتِي وَحَدَّثْتُهَا بِالَّذِي لَقِيْتُ فَلَمْ يَرُعْهَا ذٰلِكَ فَقَالَتْ إِنِّي رَأَيْتُ خَرَجَ مِنِّي نُورًا أَضَاءَتْ مِنْهُ قُصُوْرُالشَّامِ. (رواه أحمد" ١٧١٩٦) والكبير

نے دل سے دو خون کے سیاہ ٹکڑے نکال دیے۔ ایک نے دوسرے سے کہا: میرے پاس برف کا پانی لاؤ۔ اس سے میرا پیٹ دھو کر پھر کہا: میرے پاس ٹھنڈا پانی لاو، اور اس کے ساتھ میرا دل بھی دھویا۔ پھر کہا: تسکین لاؤ اور وہ میرے دل میں رکھ دی۔ پھر ایک نے دوسرے سے کہا: اس کو بند کر دو تو اس نے بند کیا اور اس پر نبوت کی مہر لگائی۔ پھر ایک نے دوسرے سے کہا: اس کو ایک پلڑے میں رکھ دے، اور اس کی امت کے ایک ہزار افراد دوسرے پلڑے میں رکھ دے۔ میں ایک ہزار کو دیکھ رہا تھا وہ میرے سے اوپر نظر آئے۔ اور مجھے خوف محسوس ہوتا تھا کہ میرے اوپر گر پڑیں گے۔ ایک نے کہا: اگر اس کی ساری امت اس کے ساتھ وزن کی جائے تو یہ ان سب سے بھاری ہوگا۔ پھر وہ مجھے وہاں چھوڑ کر چلے گئے، میں بہت زیادہ ڈر گیا۔ پھر میں اپنی رضائی ماں کے پاس گیا اور جو کچھ میرے ساتھ معاملہ پیش آیا، وہ سب کچھ بتا دیا۔ اس نے کہا: میں تجھے اللہ کی پناہ میں دیتی ہوں، پھر اس نے اپنے اونٹ پر پالان رکھا، مجھے اس پر بٹھایا اور خود میرے پیچھے بیٹھی، ہم میری والدہ کے پاس پہنچ آئے۔ میری والدہ نے کہا: کیا تو نے میری امانت اور ذمہ داری پوری کر دی ہے؟ اس نے والدہ سے وہ واقعہ بھی بیان کیا جو میرے ساتھ پیش آیا تھا۔ میری والدہ اس سے خوف زدہ نہ ہوئی بلکہ کہا: میں نے دیکھا ہے کہ میرے اندر سے نور نکلا ہے جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے ہیں۔ (احمد، الکبیر)

٦٣٦٩۔ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ جَرِيًا عَلَى أَنْ يَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَشْيَاءَ لَايَسْأَلُهُ عَنْهَا غَيْرُهُ فَقَالَ يَارَسُوْلَ

"سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ سے ایسے ایسے سوال پوچھتے جو کسی کی جرأت میں نہ ہوتے۔ چنانچہ ایک مرتبہ عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ سب سے

(٦٣٦٩) أحمد: ٢٠٧٥٢ـ رواه عبدالله ورجاله ثقات، وثقهم ابن حبان، هيثمي: ١٣٨٤٣

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ مَاأَوَّلُ مَارَأَيْتَ فِي أَمْرِ النُّبُوَّةِ فَاسْتَوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسًا وَقَالَ لَقَدْسَأَلْتَ أَبَاهُرَيْرَةَ إِنِّي لَفِي صَحْرَاءَ ابْنُ عَشْرِسِنِيْنَ وَأَشْهُرٍ وَإِذَا بِكَلَامٍ فَوْقَ رَأْسِي وَإِذَا رَجُلٌ يَقُوْلُ لِرَجُلٍ أَهُوَهُوَقَالَ نَعَمْ فَاسْتَقْبَلَانِي بِوُجُوْهٍ لَمْ أَرَهَا لِخَلْقٍ قَطُّ وَأَرْوَاحٍ لَمْ أَجِدْهَا مِنْ خَلْقٍ قَطُّ وَثِيَابٍ لَمْ أَرَهَا عَلَى أَحَدٍ قَطُّ فَأَقْبَلَاإِلَيَّ يَمْشِيَانِ حَتّٰى أَخَذَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِعَضُدِي لَاأَجِدُ لِأَحَدِهِمَا مَسًّا فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ أَضْجِعْهُ فَأَضْجَعَانِي بِلَا قَصْرٍ وَلَا هَصْرٍ وَ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ افْلُقْ صَدْرَهُ فَهَوٰى أَحَدُهُمَا إِلَى صَدْرِي فَفَلَقَهَا فِيْمَا أَرٰى بِلَادَمٍ وَلَاوَجَعٍ فَقَالَ لَهُ أَخْرِجِ الْغِلَّ وَالْحَسَدَ فَأَخْرَجَ شَيْئًاكَهَيْئَةِ الْعَلَقَةِ ثُمَّ نَبَذَهَا فَطَرَحَهَا فَقَالَ لَهُ أَدْخِلِ الرَّأْفَةَ وَالرَّحْمَةَ فَإِذَا مِثْلُ الَّذِي أَخْرَجَ يُشْبِهُ الْفِضَّةَ ثُمَّ هَزَّإِبْهَامَ رِجْلِيَ الْيُمْنٰى فَقَالَ اغْدُ وَاسْلَمْ فَرَجَعْتُ بِهَا أَغْدُوْرِقَّةً عَلَى الصَّغِيْرِوَرَحْمَةً لِلْكَبِيْرِ. (رواه أحمد، ٢٠٧٥٢)

پہلے نبوت کے امور میں سے آپ ﷺ نے کیا چیز دیکھی؟ فرمایا: میں صحراء میں تھا۔ میری عمر دس سال چند ماہ کی تھی۔ میں نے اپنے سر پر کلام کرنے اور بولنے کی آواز سنی تو ایک آدمی دوسرے سے کہہ رہا تھا: کیا یہ وہی ہیں؟ دوسرے نے کہا: ہاں۔ پس وہ میرے سامنے آئے اور ان کے چہروں جیسے چہرے میں نے کسی مخلوق کے نہیں دیکھے، نہ ان جیسی کوئی مخلوق دیکھی، اور نہ ان کے لباس جیسا کسی کا لباس دیکھا۔ وہ میری طرف آئے اور ہر ایک نے آکر میرا بازو پکڑا ان کا پکڑنا میرے جسم پر محسوس نہیں ہوا۔ ایک نے دوسرے سے کہا: اس کو لٹا دے۔ پھر مجھ دونوں نے لٹا دیا۔ اور ان کے لٹانے سے نہ جسم کو تکلیف پہنچی نہ تھکاوٹ۔ پھر ایک نے دوسرے سے کہا: اس کا سینہ چاک کردے۔ ایک نے آکر میرا سینہ چاک کیا، نہ خون خارج ہوا نہ درد پہنچا۔ ایک نے کہا: خیانت اور حسد نکال دو۔ پس جامد خون کی مانند کوئی چیز نکالی گئی۔ اوراس کو پھینک دیا گیا۔ کہا: رحمت وشفقت داخل کردو تو جو چیز نکالی گئی تھی اس کے برابر چاندی جیسی کوئی چیز داخل کی گئی۔ پھر میرے پاؤں کے دائیں انگوٹھے کو حرکت دی اور کہا جاؤ اور سلامتی سے رہو۔ تو میں اس کیفیت کے ساتھ لوٹا کہ ہر چھوٹے پر شفقت اور ہر بڑے کے ساتھ مہربانی میرا وصف لاینفک بن گیا۔'' (احمد)

٦٣٧٠ـــ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ: أَنَّ جِبْرِيْلَ عليه السلام خَتَنَ النَّبِيَّ ﷺ حِيْنَ طَهُرَ قَلْبُهُ. (رواه الطبراني في الأوسط بخفى)

''سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آنحضرت ﷺ کے دل کی جب طہارت وصفائی کی گئی تو جبریل علیہ السلام نے آپ ﷺ کا ختنہ بھی کردیا۔'' (الاوسط، سند کمزور ہے)

(٦٣٧٠) طبراني اوسط وفيه عبدالرحمن بن عيينة وسلمة بن محارب ولم اعرفهما وبقية رجاله ثقات، هيثمي: ١٣٨٥٣.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٦٣٧١ــــ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَهُ فَصَرَعَهُ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهِ فَاسْتَخْرَجَ الْقَلْبَ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً فَقَالَ هٰذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ ثُمَّ غَسَلَهُ فِي طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ لَأَمَهُ ثُمَّ أَعَادَهُ فِي مَكَانِهِ وَجَاءَ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ إِلَى أُمِّهِ يَعْنِي ظِئْرَهُ فَقَالُوْا إِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ فَاسْتَقْبَلُوْهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ قَالَ أَنَسٌ وَقَدْ كُنْتُ أَرَى أَثَرَ ذٰلِكَ الْمَخِيْطِ فِي صَدْرِهِ.

(رواه مسلم، ١٦٢)

”سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے تھے کہ جبریل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو پکڑ کر زمین پر گرا دیا۔ پھر آپ ﷺ کا دل پھاڑ کر اس سے خون کا ٹکڑا نکالا اور کہا: یہ شیطان کا حصہ تھا جو تیرے دل سے نکال دیا۔ پھر سونے کی طشتری میں زمزم کا پانی لایا گیا، اس کو دھو کر صاف کیا گیا، اور جوڑ کر اپنی اس کی جگہ میں رکھ دیا، اور پھر سینہ میں جوڑ دیا۔ بچے دوڑ کر میری رضاعی ماں کے پاس گئے، اور کہا: محمد ﷺ قتل کر دیا گیا تو وہ دوڑتے آئے اور آپ کا رنگ تبدیل تھا۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں دھاگے کا نشان آپ ﷺ کے سینے پر دیکھا کرتا تھا۔“ (مسلم)

٦٣٧٢ــــ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: خَرَجْنَا إِلَى الشَّامِ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ، وَكَانَ مَعِي مُحَمَّدٌ فَأَشْرَفْنَا عَلَى رَاهِبٍ بِالطَّرِيْقِ فَنَزَلْنَا وَحَلَلْنَا رَوَاحِلَنَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا الرَّاهِبُ وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ لَا يَخْرُجُ إِلَيْنَا فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُنَا حَتّٰى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ مُحَمَّدٍ وَقَالَ: هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ. فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَمَا عِلْمُكَ بِمَا تَقُوْلُ؟ قَالَ أَجِدُ صِفَتَهُ وَنَعْتَهُ فِي الْكِتَابِ الْمُنَزَّلِ، وَإِنَّكُمْ حِيْنَ أَشْرَفْتُمْ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ لَهُ سَاجِدًا، وَلَا تَسْجُدُ الْجَمَادَاتُ إِلَّا لِنَبِيٍّ، وَأَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ

”سیدنا علی رضی اللہ عنہ اپنے باپ کا بیان نقل کرتے ہیں کہ اس نے کہا: ہم شام کی طرف سردارانِ قریش کے ساتھ گئے، میرے ساتھ محمد ﷺ بھی تھے۔ راستہ میں ہم ایک راہب کے سامنے گذرتے، اس جگہ ہم اترتے اور اپنی سواریوں پر سے کجاوے کھولتے تھے۔ راھب اس بار ہمارے پاس آیا جب کہ اس سے پہلے کبھی نہیں آیا تھا وہ ہمارے درمیان گھومتا رہا اور پھر اس نے محمد ﷺ کا ہاتھ پکڑا اور کہا: تمام جہانوں کا سردار یہ ہے۔ اشیاخ قریش نے کہا: جو تو نے کہا ہے اس کا تجھے کیسے علم ہوا؟ اس نے کہا: اس کی صفات اور علامات میں نے آسمانی کتاب میں پڑھی ہیں۔ میں نے دیکھا کہ جب تمہارا قافلہ میرے سامنے آیا تو درخت اور ہر پتھر نے اس کے لیے سجدہ کیا اور جمادات کسی کے لیے نبی کے علاوہ سجدہ نہیں کرتے۔ اور

(٦٣٧١) مسلم: ١٦٢۔ بخاری: ٧٥١٧۔ ترمذی: ٣١٥٧۔ نسائی: ٤٥٢۔ ابوداؤد: ٤٨٧٨۔ احمد: ١٣٦٥٥.

(٦٣٧٢) رزین.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

أَسْفل مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهِ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ، ثُمَّ رَجَعَ وَصَنَعَ طَعَامًا وَأَتَانَا بِهِ وَكَانَ مُحَمَّدٌ فِي رَعِيَّةِ الإِبِلِ فَجَاءَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ فَلَمَّا دَنَا وَجَدَ الْقَوْمَ قَدْ سَبَقُوْهُ إِلَى شَجَرَةٍ فَجَلَسَ فِي الشَّمْسِ فَمَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ وَضَحَوْاهُمْ فِي الشَّمْسِ فَبَيْنَا هُوَ قَائِمٌ عَلَيْهِمْ يُنَاشِدُهُمُ اللّٰهَ أَلَّا يَذْهَبُوْا بِهِ إِلَى الرُّوْمِ وَيَقُوْلُ أَنْ رَأَوْهُ عَرَفُوْهُ بِالصِّفَةِ وَآذَوْهُ، فَبَيْنَمَا هُوَ يُنَاشِدُهُمُ اللّٰهَ فِي ذٰلِكَ الْتَفَتَ فَإِذَا بِسَبْعَةٍ مِنَ الرُّوْمِ مُقْبِلِيْنَ نَحْوَ دَيْرِهِ فَاسْتَقْبَلَهُمْ وَقَالَ: مَاجَاءَ بِكُمْ؟ قَالُوْا: بَلَغَنَا مِنْ أَخْبَارِنَا أَنَّ نَبِيًّا مِنَ الْعَرَبِ خَارِجٌ نَحْوَ بِلَادِنَا فِي هٰذَا الشَّهْرِ فَلَمْ يَبْقَ طَرِيْقٌ إِلَّا بُعِثَ إِلَيْهِ بِأُنَاسٍ وَبُعِثْنَا إِلَى طَرِيْقِكَ هٰذَا، قَالَ: فَهَلْ خَلْفَكُمْ أَحَدٌ خَيْرٌ مِنْكُمْ؟ قَالُوْا: إِنَّمَا اخْتَرْنَا لِطَرِيْقِكَ هٰذَا خِيَرَةٌ قَالَ لَهُمْ: أَرَأَيْتُمْ أَمْرًا أَرَادَ اللّٰهُ تَعَالَى أَنْ يَقْضِيَهُ هَلْ يَسْتَطِيْعُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَنْ يَرُدَّهُ؟ قَالُوْا: لَا. قَالَ فَبَايِعُوْا هٰذَا النَّبِيَّ فَإِنَّهُ حَقٌّ فَبَايَعُوْهُ وَأَقَامُوْا مَعَ الرَّهِبِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْنَا فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ أَيُّكُمْ وَلِيُّهُ؟ قَالُوْا: هٰذَا (يَعْنُوْنِي) فَمَا زَالَ يُنَاشِدُنِي حَتَّى رَدَدْتُهُ مَعَ رِجَالٍ فَكَانَ فِيْهِمْ بِلَالٌ وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ كَعْكًا وَزَيْتًا. (رواه رزين)

میں ان کو مہر نبوت سے بھی جانتا ہوں جو ان کے شانے کی ہڈی کے نیچے پشت پر ہے۔ جو چھوٹے سیب کے مشابہ ہے۔ پھر وہ اپنے ٹھکانے پر گیا۔ کھانا تیار کیا اور ہمارے پاس کھانا لے کر حاضر ہوا۔ محمد ﷺ اس وقت چرانے والوں کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ آئے تو بادل کا ٹکڑا آپ ﷺ پر سایہ کرتا آیا جب آپ ﷺ قریب آئے تو درخت کے سایے میں قوم بیٹھ چکی تھی۔ اس لیے آپ ﷺ دھوپ میں ہی بیٹھ گئے اور درخت کا سایہ آپ ﷺ پر مائل ہو گیا اور لوگوں پر دھوپ آ گئی۔ تو راھب نے لوگوں کو کھڑا ہو کر اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کیا کہ ان کو رومیوں کے سامنے نہ لے جاؤ۔ اس نے کہا: اگر وہ ان کو دیکھیں گے تو ان اوصاف سے ان کو پہچان جائیں گے اور ان کو ایذا پہنچائیں گے۔ وہ اسی طرح اللہ کے نام پر سوال کر رہا تھا کہ اس مقام کی طرف سات رومی آئے۔ اس نے دیکھے تو اس نے بڑھ کر ان کا استقبال کیا اور کہا: تم لوگ کیوں آئے؟ انہوں نے کہا: ہمارے علما نے ہمیں خبر دی ہے کہ عرب میں سے ایک نبی ﷺ اس مہینے میں ہمارے ملک کو آ رہا ہے۔ ہر راستے پر لوگ روانہ کیے ہیں، اور تیرے راستے پر ہمیں روانہ کیا ہے۔ اس نے کہا: تم نے کوئی نیک انسان اس راستے پر دیکھا ہے جس کو تم اپنے پیچھے چھوڑ آئے ہو۔؟ انہوں نے کہا: ہم نے تیرا راستہ بہتری کے لیے ہی اختیار کیا ہے۔ اس نے کہا: یہ تو بتاؤ اگر اللہ تعالیٰ کا کوئی ارادہ ہو تو کیا لوگوں میں سے کوئی اس کو تبدیل کر سکتا ہے؟ تو انہوں نے کہا: نہیں۔ اس نے کہا: پھر تم اس نبی کی بیعت کرو یہ سچا نبی ہے۔ انہوں نے آپ ﷺ کی بیعت کی پھر وہ لوگ راھب کے پاس کچھ دیر ٹھہرے، پھر وہ راھب ہماری طرف آیا۔ اس نے کہا: میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہیں اللہ کے نام پر سوال کرتا ہوں تم میں سے اس کا وارث کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ ہے اور مجھے بتایا تو اس نے مجھے اللہ کے نام پر باربار سوال کیا یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کو چند افراد کے ساتھ واپس کیا۔ اور ان میں سے ایک بلال رضی اللہ عنہ تھا۔ راھب نے آپ ﷺ کو زادِ راہ کیک اور تیل زیتون دیا۔'' (رزین)

٦٣٧٣ــــ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ خَرَجَ أَبُوطَالِبٍ إِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فِي نَحْوٍ مِنْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ. (رواه الترمذي: "٣٦٢٠"). وَلَيْسَ بَيْنَ الأَلْفَاظِ إِخْتِلاَفٌ كَثِيرٌ، قُلْتُ نُسْخَةُ رَزِيْنٍ الَّتِي عِنْدِي وَقَابَلْنَا بِالتِّرْمِذِيِّ فَكَانَتْ إِلَى التِّرْمِذِيِّ أَقْرَبُ مِنْهَا إِلَى مَاذَكَرَهُ الْمُصَنِّفُ عَنْ رَزِيْنٍ وَفِي آخِرِهَا: وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُوبَكْرٍ وَبِلاَلاً كَمَا فِي التِّرْمِذِيِّ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ إِنَّ نُسَخَ رَزِيْنٍ مُخْتَلِفَةٌ بَعْضُهَا أَقْرَبُ إِلَى مَافِي الأُصُوْلِ وَبَعْضُهَا أَبْعَدُكَنُسْخَةِ الْمُصَنِّفِ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

''سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابو طالب شام کی طرف گیا۔ اس کے ساتھ نبی کریم ﷺ اور سردارانِ قریش بھی تھے۔ آگے پچھلی روایت کی طرح کا ہی واقعہ ہے۔ (ترمذی) الفاظ میں زیادہ اختلاف نہیں پایا جاتا ہے۔ میں کہتا ہوں: رزین کا جو نسخہ میرے پاس موجود ہے میں نے اس کا ترمذی سے تقابل کر کے دیکھا تو وہ مصنف ہذا کے بالمقابل ترمذی سے رزین کا نسخہ زیادہ قریب ہے اور اس کے آخر میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا۔ جیسا کہ ترمذی میں ہے۔ واللہ اعلم

رزین کا نسخہ بعض مقامات پر اصول ہذا سے قریب تر ہے اور بعض مقامات پر مصنف کے نسخے کی طرح زیادہ بعید ہے۔ واللہ اعلم

شرح: سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا جس نے آپ کو دودھ پلایا۔ ان کا نام حلیمہ بنت ابی ذویب تھا، ان کے شوہر کا نام حارث بن عبدالعزیٰ تھا اور کنیت ابو کبشہ تھی۔

نبی ﷺ کے رضائی بہن بھائیوں کے نام یہ تھے۔ عبداللہ، انیسہ، حذافہ یا جذامہ انہی کا لقب شیماء تھا اور اسی نام سے وہ زیادہ مشہور ہوئیں، یہ رسول اللہ ﷺ کو گود کھلایا کرتی تھیں۔

ان کے علاوہ ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب جو رسول اللہ ﷺ کے چچیرے بھائی تھے وہ بھی حضرت حلیمہ کے واسطے سے آپ کے رضائی بھائی تھے۔ آپ ﷺ کے چچا حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بھی دودھ پلانے کے

(٦٣٧٣) ترمذی: ٣٦٢٠۔ صحیح۔ الباني. ٢٨٦٢ لكن ذكر بلال منكر كما قيل.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیے بنوسعد کی ایک عورت کے حوالے کیے گئے تھے، اس عورت نے بھی ایک دن جب رسول اللہ ﷺ حضرت حلیمہ کے پاس تھے، آپ کو دودھ پلا دیا۔ اس طرح آپ اور حضرت حمزہ دوہرے رضاعی بھائی ہو گئے، ایک ثوبیہ کے تعلق سے اور دوسرے بنوسعد کی اس عورت کے تعلق سے۔ (زاد المعاد: ۱/ ۱۹) زیر شرح حدیث میں آپ کی برکات جو بنوحلیمہ میں ظہور پذیر ہوئیں ان کا ذکر کیا گیا ہے۔ (الرحیق المختوم: ص ۸۴)

ایک بات کی وضاحت ہو جائے عموماً شعرائے کرام اور واعظین محترم کہتے ہیں کہ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا اونٹنی پر سوار ہو کر آئی تھیں، تحقیق شدہ بات یہ ہے کہ وہ گدھی پر سوار تھیں۔ (گوندلوی)

ایک روایت کے مطابق سینہ شق ہونے کا واقعہ جو کہ ابھی آپ بنوسعد ہی میں تھے، لیکن دودھ پینے کی مدت سے گزر چکے تھے، ولادت کے تیسرے سال اور دوسری روایت کے مطابق چوتھے یا پانچویں سال شق صدر کا یہ واقعہ پیش آیا۔ (الرحیق المختوم: ص ۸۶)

یہ دراصل آپ ﷺ کو نبوت کا معیار عطا کیا جا رہا تھا، بحیراء راہب جس کا اصل نام جرجیس تھا، بحیرا اس کا مشہور لقب تھا۔ اس واقعہ کی استنادی حیثیت مشکوک ہے، اس میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی موجودگی کا ذکر منکر ہے، اول تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس وقت پیدا بھی نہ ہوئے تھے، اگر ہوئے تھے تو ابوطالب یا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نہ تھے۔ (زاد المعاد: ۱/ ۱۷)

آپ ﷺ کی عمر مبارک اس وقت بارہ برس دو مہینے دس دن تھی، جب آپ اس مشہور سفر پر گئے۔ (الرحیق المختوم: ص ۸۸)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں، ایک دفعہ آپ ﷺ کا سینہ مبارک معراج سے پہلے چاک ہوا، ایک دفعہ تقریباً دس برس کی عمر میں اور ایک مرتبہ اس وقت شق صدر ہوا جب آپ کو نبوت ملنے والی تھی۔ (فتح الباری: ۱۳/ ۴۸۱)

بدء الوحي و كيفية نزوله

وحی کی ابتداء اور نزول کی کیفیت

٦٣٧٤۔ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُوْ بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتَ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ پر پہلی وحی سچے نیک خواب کی صورت میں آنا شروع ہوئی۔ آپ ﷺ جو خواب دیکھتے وہ صبح طلوع ہونے کی مثل واضح ہو کر سامنے آتے تھے۔ پھر آپ ﷺ کو تنہائی مرغوب کر دی گئی۔ آپ ﷺ غارِ حراء میں تخلیہ میں کئی کئی رات عبادت میں مصروف رہتے تھے۔ گھر سے خوراک وغیرہ لے کر پھر

(٦٣٧٤) بخاري: ٤۔ مسلم: ١٦١۔ ترمذي: ٣٦٣٢۔ احمد: ٢٥٤٢٨.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

يَنْزِعُ إِلَى أَهْلِهِ وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتَّى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَفِي غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ قَالَ مَاأَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ قُلْتُ مَاأَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ﴾ فَرَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ فَدَخَلَ عَلَى خَدِيْجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ رضي الله عنها فَقَالَ زَمِّلُوْنِي زَمِّلُوْنِي فَزَمَّلُوْهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ لِخَدِيْجَةَ وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَلَقَدْ خَشِيْتُ عَلَى نَفْسِي فَقَالَتْ خَدِيْجَةُ كَلَّاوَاللّٰهِ مَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ أَبَدًا إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيْجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ ابْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى ابْنُ عَمِّ خَدِيْجَةَ وَكَانَ امْرَأً قَدْ تَنَصَّرَفِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعِبْرَانِيَّ فَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيْلِ بِالْعِبْرَانِيَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيْرًاقَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيْجَةُ يَابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنَ

چلے جاتے۔ پھر خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ کر زادِ تخلیہ لے جاتے اسی حال پر تھے کہ اچانک آپ ﷺ کے پاس فرشتہ غارِ حراء میں آیا۔ اس نے کہا: پڑھو۔ آپ ﷺ نے کہا: میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: اس نے مجھے پکڑ کر اپنے ساتھ گرفت میں لے کر دبایا یہاں تک کہ مجھے تکلیف ہونے لگی۔ پھر اس نے مجھے چھوڑ کر کہا: پڑھو، تو میں نے کہا: میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ پس اس نے مجھے پھر اپنے ساتھ دبایا اور مجھے تکلیف ہوئی۔ پھر اس نے مجھے چھوڑ کر کہا: پڑھیے تو میں نے کہا: میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اس نے تیسری بار پکڑ کر دبایا اور مجھے تکلیف پہنچی۔ اس نے چھوڑ کر کہا. پڑھو (اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ اس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا۔ پڑھیے اپنے رب کے نام سے جو بڑا کرم کرنے والا ہے جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا ہے انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا) مالم تعلم تک پہنچا۔ یہ آیات لے کر آپ ﷺ گھر لوٹے اور آپ ﷺ کا دل کانپ رہا تھا۔ آپ ﷺ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور فرمایا: مجھے کپڑا لپیٹ دو، مجھے کپڑے میں لپیٹ دو۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کا خوف جاتا رہا۔ پس آپ ﷺ نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کو خبر سنائی اور فرمایا. مجھے تو جان کا خطرہ ہے۔ اس نے کہا. ہرگز نہیں، اللہ کی قسم! وہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ آپ ﷺ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ بات سچی کہتے ہیں۔ تھکے ماندے کا بے کار کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ مفلس کے لیے رزق کماتے ہیں۔ مہمان کی خاطر مدارت کرتے ہیں۔ اور مصائب میں لوگوں کی امداد کرتے ہیں۔ اس کے بعد سیدہ خدیجہ آپ ﷺ کو ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزی بن قصی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابْنِ أَخِيكَ فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ يَاابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَبَرَمَا رَأَى فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِي نَزَلَ اللّٰهُ عَلَى مُوسَى يَالَيْتَنِي فِيهَا جَذَعاً لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَاجِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَالْوَحْيُ . (رواه البخاري، ٤)

کے پاس لے کر گئیں۔ وہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچا کا بیٹا تھا اور اسلام سے پہلے نصرانیت اختیار کر چکا تھا۔ اور عبرانی زبان میں کتب لکھتا تھا۔ اس نے عبرانی میں انجیل لکھی تھی۔ جس قدر اللہ نے اس کا لکھنا چاہا۔ وہ بڑا بوڑھا اور آنکھوں سے نابینا ہو چکا تھا۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اس کو کہا: اے میرے چچا کے بیٹے! اپنے بھائی کے بیٹے کا واقعہ تو سنو! تو ورقہ نے کہا: اے میرے بھائی کے بیٹے! تو نے کیا دیکھا ہے؟ آپ ﷺ نے اس کو پوری خبر دی اور جو دیکھا تھا بتا دیا! تو ورقہ نے آپ ﷺ کو کہا: یہ تو وہ برگزیدہ ہستی ہے جس کو اللہ نے موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا تھا۔ افسوس! میری جان میں طاقت ہوتی، کاش! میں اس وقت زندہ رہتا جب تجھے تیری قوم نکال دے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا لوگ مجھے نکال دیں گے؟ اس نے کہا: کوئی آدمی جب وہ چیز لایا جس کی مثل آپ ﷺ لائے ہیں تو اس سے عداوت کی گئی ہے۔ اگر میں اس دن تک زندہ رہا تو تیری پوری پوری مدد کروں گا۔ پھر تھوڑا عرصہ ہی گذرا تھا کہ ورقہ فوت ہو گیا، اور ایک عرصہ کے لیے وحی آنا رک گئی۔" (بخاری)

٦٣٧٥ــ وَفَتَرَالْوَحْيُ فَتْرَةً حَتّٰى حَزِنَ النَّبِيُّ ﷺ فِيمَا بَلَغَنَا حُزْنًا غَدَامِنْهُ مِرَارًاكَي يَتَرَدَّى مِنْ رُءُوسِ شَوَاهِقِ الْجِبَالِ فَكُلَّمَا أَوْفَى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ لِكَي يُلْقِي مِنْهُ نَفْسَهُ تَبَدَّى لَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ حَقًّا فَيَسْكُنُ لِذٰلِكَ جَأْشُهُ وَتَقَرُّ نَفْسُهُ فَيَرْجِعُ فَإِذَا طَالَتْ عَلَيْهِ فَتْرَةُ الْوَحْيِ غَدَا لِمِثْلِ ذٰلِكَ فَإِذَا أَوْفَى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ تَبَدّٰى لَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ . (رواه البخاري ٦٩٨٢)

"ایک روایت میں ہے: وحی رک گئی تو رسول اللہ ﷺ بہت پریشان ہوئے۔ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ پریشانی کے عالم میں کئی بار بلند پہاڑ کی چوٹی سے اپنے آپ کو گرانے کی خاطر جاتے۔ جب بھی جاتے تو جبریل علیہ السلام ظاہر ہوتے اور کہتے: اے محمد! آپ ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں تو آپ ﷺ کا جوش تسکین پا جاتا اور نفس قرار پکڑتا۔ پھر جب وحی کا وقفہ طویل ہو جاتا تو پھر جوش آتا اور پہاڑ کی چوٹی سے گرنے کے لیے جاتے اور جبریل علیہ السلام آ کر وہی بات کہتا تھا۔"

(٦٣٧٥) بخاري: ٦٩٨٢۔ مسلم: ١٦١۔ ترمذی: ٣٦٣٢۔ احمد: ٢٥٤٢٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٦٣٧٦۔ عَنْ يَحْيَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ أَيُّ الْقُرْآنِ أُنْزِلَ قَبْلُ قَالَ ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾ فَقُلْتُ أَوِ اقْرَأْ فَقَالَ سَأَلْتُ جَابِرَبْنَ عَبْدِاللهِ أَيُّ الْقُرْآنِ أُنْزِلَ قَبْلُ قَالَ ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾ فَقُلْتُ أَوِاقْرَأْ قَالَ جَابِرٌ أُحَدِّثُكُمْ مَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ شَهْرًا فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِي نَزَلْتُ فَاسْتَبْطَنْتُ بَطْنَ الْوَادِي فَنُوْدِيْتُ فَنَظَرْتُ أَمَامِي وَخَلْفِي وَعَنْ يَمِيْنِي وَعَنْ شِمَالِي فَلَمْ أَرَ أَحَدًا ثُمَّ نُوْدِيْتُ فَنَظَرْتُ فَلَمْ أَرَاَحَدًا ثُمَّ نُوْدِيْتُ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا هُوَ عَلَى الْعَرْشِ فِي الْهَوَاءِ يَعْنِي جِبْرِيْلَ عليه السلام فَأَخَذَتْنِي رَجْفَةٌ شَدِيْدَةٌ فَأَتَيْتُ خَدِيْجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُوْنِي فَدَثَّرُوْنِي فَصَبُّوْا عَلَيَّ مَاءً فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ﴾. (رواه مسلم، ١٦١)

”یحییٰ بن ابی کثیر کہتے ہیں: میں نے ابوسلمہ سے سوال کیا کہ سب سے پہلے قرآن کا کون سا حصہ نازل ہوا ہے۔؟ اس نے کہا: يايها المدثر ، میں نے کہا: لوگ کہتے ہیں سب سے پہلے اقرأ باسم ربك نازل ہوئی ہے۔ اس نے کہا: میں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تھا اور میں نے ایسا ہی کہا تھا جو کچھ تو نے مجھے کہا ہے۔ تو مجھے جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تمھیں اتنا ہی بیان کیا ہے جس قدر ہم سے رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا۔ فرمایا: میں غارِ حراء میں ایک ماہ تک تخلیہ میں رہا جب میں اتر آیا تو مجھے آواز دی گئی تو میں نے اپنے سامنے اپنے پیچھے، اپنے دائیں طرف اور اپنے بائیں طرف دیکھا تو کوئی نظر نہ آیا۔ پھر مجھے بلایا گیا تو میں نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو جبریل علیہ السلام ہوا میں تخت پر بیٹھے تھے۔ مجھے بے حد کپکپی لگی، اور میں خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا۔ میں نے کہا: مجھے کپڑا پہناؤ تو انہوں نے میرے اوپر پانی ڈالا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل کیں۔ (اے کپڑا لپیٹنے والے! اٹھ اور ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑے پاک رکھ۔“ (مسلم)

٦٣٧٧۔ وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ قَالَ فِي حَدِيْثِهِ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَ نِي بِحِرَاءٍ جَالِسًا عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَجُئِثْتُ مِنْهُ فَرَقًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِي زَمِّلُوْنِي

”ایک روایت میں ہے: میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے وحی رکنے کا بیان کیا۔ آپ ﷺ نے مجھے اپنی بات بیان کی کہ اتفاقاً میں جارہا تھا کہ میں نے آسمان کی طرف سے آواز سنی۔ میں نے اپنا سر اوپر اٹھا کر دیکھا تو وہ فرشتہ جو غار میں آیا تھا وہ آسمان اور زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہے۔ میں خوف زدہ ہوگیا، اور میں لوٹ آیا۔ میں نے کہا: مجھے کمبل لپیٹ دو۔ مجھے کپڑا لپیٹ دو۔ گھر والوں نے مجھے

(٦٣٧٦) مسلم: ١٦١۔ بخاری: ٤۔ ترمذی: ٣٣٢٥۔ احمد: ١٤٧٩٢

(٦٣٧٧) مسلم: ١٦١۔ بخاری: ٤۔ ترمذی: ٣٣٢٥۔ احمد: ١٤٧٩٢۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

فدثّروني فأنزل الله تبارك وتعالى ﴿يا أيها المدثر قم فأنذر وربك فكبر وثيابك فطهر والرجز فاهجر﴾. (رواه مسلم، ١٦١)

کپڑا اوڑا دیا۔ پس اللہ نے یہ آیات نازل کیں۔(اے کپڑا لپیٹنے والے......تا...... ناپاکی ترک کردے)(مسلم)

٦٣٧٨ـ ي رواية: ثم حمي الوحي وتتابع. (رواه البخاري، ٤٩٢٦)

''دوسری روایت میں ہے: پھر تو نزول وحی میں شدت آ گئی اور مسلسل وحی آنے لگی۔''(بخاری)

شرح: یہ احادیث آغاز وحی کے متعلق بالکل واضح ہیں، مکمل تفصیل بتا رہی ہیں۔ان میں بیان شدہ بعض باتوں پر اعتراضات کیے جاتے ہیں، وہ درج ذیل میں نقل کرتے ہیں اور بحمد للہ ان کے جوابات بھی پیش خدمت ہیں۔ ایک بات کی وضاحت پہلے کرتے چلیں وہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ پر پہلی وحی اقرا باسم ربک والی ہے۔ جو سورت مدثر کو پہلی وحی کہا گیا ہے وہ اس لحاظ سے ہے کہ وقفہ کے بعد وہ پہلی تھی وگرنہ بالاتفاق سب سے پہلی وحی سورت علق والی ہی ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ پہلی وحی کے بعد جو خاموشی رہی ہے، وحی نہیں آئی یہ کتنا وقت ہے تو اس بارے میں ایک قول: اڑھائی سال وقفہ ہے۔ ایک قول ٦ ماہ کا ہے، تاہم حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے سالوں یا مہینوں والی بات کو مضبوط قرار نہیں دیا چند ایام کے وقفہ کو زیادہ صحیح قرار دیا ہے، پہلی وحی کے بعد کچھ دن یہ وحی رکی رہی وہ تین دن سے زیادہ ہیں، کیونکہ دو تین دن وحی رکنے کا جو ذکر ہوا ہے وہ آپ کی بیماری کی بات ہے۔ جب مخالف مردوں اور عورتوں نے کہا کہ محمد ﷺ کے رب نے اسے چھوڑ دیا ہے تو پھر سورت والضحیٰ میں تردید آئی تھی۔ بہر صورت ابتدائی وحی کا وقفہ تین دن سے زیادہ تھا، اور چند دنوں کا وقفہ ہے۔ سالوں یا مہینوں کا وقفہ نہیں، دنوں کا ہے، اگرچہ ان کا تعین نہیں ہو سکا۔ الرحیق ص ١٠٢ کے حاشیہ ١١ پر بندش وحی کی مدت ١٠ دن بتائی گئی ہے۔ تاہم ان پر اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ یہ بات کیسے تسلیم کر لیں کہ نبی ﷺ کو اپنی نبوت میں شک تھا کہ آپ ﷺ نے اپنی اہلیہ سے یہ اندیشہ کیا کہ مجھے ڈر ہے کہ میری جان خطرہ میں ہے، پھر وہ تسلی دیتی ہیں اور ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر جاتی ہیں، وہ بھی تشفی کراتے ہیں تو تب آپ کو اطمینان ہوتا ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ نبوت کا معاملہ ایک جلیل القدر معاملہ تھا، اس کا آغاز سچے خواب سے ہو چکا تھا، اور آپ کی طبیعت خلوت گزینی پسند کرنے لگی، یہ تھا تو نبوت کا آغاز مگر یہ چیزیں فطرت انسانی پر وارد ہوتی رہتی ہیں، خواب آتے ہیں، تنہائی پسند ہوتی ہے۔ مگر آپ ﷺ کے پاس اچانک فرشتہ تشریف لاتا ہے، جو خلاف عادت تھا، آپ مانوس نہ تھے تو آپ ﷺ کی طبیعت مبارکہ بشری تقاضا سے ایسی ہولناکی کا شکار ہوئی کہ حالت سنبھل نہ سکی کہ غور کر سکیں کہ یہ وحی حق ہے، وجہ یہ ہے کہ نبوت طبیعت سے بشریت تو ختم نہیں کرتی تو انسان ہونے کے ناطے تعجب میں آ گئے اور بے قراری کا شکار ہو گئے۔ اس کی دلیل ہے جب آپ اپنی اہلیہ کے پاس آئے تو انہوں نے آپ کے کریمانہ اخلاق کا تذکرہ کیا۔ یہ

(٦٣٦٨) بخاری: ٤٩٢٦۔ مسلم: ١٦١۔ ترمذی: ٣٦٣٢۔ احمد: ٢٥٤٢٨

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایک مانوس چیز تھی آپ کی بے چینی کا سمندر پرسکون ہوا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا حضرت ورقہ کے پاس لے گئیں کیونکہ وہ ایک سچے انسان تھے اور سابقہ کتابوں کے ماہر تھے، جب آپ ﷺ نے ان کی بات سنی تو آپ کو مزید اطمینان ہوا وہ بے قراری بالکل ختم ہوئی۔ یقین ہوا کہ یہ حق ہے جو مجھ پر نازل ہوا ہے، حق کا تو پہلے بھی علم تھا مگر طبعی رکاوٹ تھی وہ دور ہوئی، آپ اس وحی حق کے مستقل طور پر حاصل ہو گئے۔

دوسرا اعتراض یہ ہے کہ یہ جو حدیث کا حصہ ہے کہ آپ ﷺ وقفہ میں خود کو چوٹی سے گرانے کا ارادہ فرماتے رہے اگر اللہ کی طرف سے اترنے والے فرشتے اور وحی کے باوجود آپ ﷺ شک کا شکار ہو گئے تھے تو جو لوگ اس وحی کو رب کی طرف سے اترتے نہیں دیکھتے اگر یہ شک کرتے ہیں تو پھر ان پر اعتراض کیوں کیا جاتا ہے۔

اس کا جواب یہ ہے جب آپ ﷺ کی طبیعت نے وحی کے بارے میں سکون پایا تو اب دوسری بات سامنے آئی تو آپ چاہتے تھے یہ آہستہ آہستہ آتی رہے، اس کے وقفہ سے آپ ﷺ گرانبار تھے کہ مجھے یہ خطاب ملا ہے کہ آپ اللہ کے رسول حق ہیں اور بندگانِ الٰہی کے لیے مبعوث ہوئے ہیں، تو اب یہ وقفہ کیوں ہوا۔ اس پر آپ غمزدہ تھے اور خوفزدہ بھی تھے کہ معاملہ ادھورا کیوں رہا ہے، اس کی مثال یہ ہے ایک انسان دوسرے کو الحمد للہ پڑھتے سنتا ہے۔ یہ ایک فطرتی بات ہے آگے اسے دلچسپی ہوگی کہ پوری پڑھی جائے جب تک یہ سورت پوری نہ پڑھی جائے گی اس وقت تک بے قراری ختم نہ ہوگی۔ اور جو آپ ﷺ نے خود کو گرانے کا ارادہ کیا تھا اس کی وجہ یہ ہے کہ کلام نبوت سر پر سجانے کے بعد آپ کا خیال تھا کہ یہ بار نبوت اٹھانے کا میں متحمل نہیں ہوسکتا کہ ساری کائنات کے لوگوں کی مخالفت مول لے سکوں، مگر جب اس اہم ذمہ داری کے انجام پر غور ہوا کہ میں اللہ کا پیغمبر ہوں اور اس ذمہ داری کی ادائیگی پر صبر کرنا اور اسے پورا کرنا قابل تعریف عمل ہے تو طبیعت پرسکون ہوئی اور یہ تاریخ ساز عہد و پیمان نبوت آپ ﷺ نے ایسا نبھایا کہ سید الانبیاء قرار پائے۔ (فتح الباری: ۱۲/۳۶۰)

٦٣٧٩ـ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ﷺ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ ﷺ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَحْيَاناً يَأْتِينِي مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ فَيُفْصَمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سیدنا حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ پر وحی کیسے نازل ہوتی ہے؟ فرمایا: کبھی تو گھنٹی کی آواز کی مثل وحی نازل ہوتی ہے اور وہ میرے اوپر بھاری گذرتی ہے۔ جب نزول ختم ہوتا ہے تو میں اس کو یاد کر چکا ہوتا ہوں جو اس نے کہا ہوتا ہے۔ کبھی فرشتہ میرے سامنے آدمی کی صورت میں آتا ہے اور میرے ساتھ کلام کرتا ہے۔ میں وہ کچھ یاد کرتا ہوں جو وہ کہتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا:

(٦٣٧٩) بخاری: ٢۔ مسلم: ٢٣٣٣۔ ترمذی: ٣٦٣٤۔ نسائی: ٩٣٤۔ احمد: ٢٥٦٦٦۔ موطا: ٤٧٤۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَأَعِي مَا يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ ﷺ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا. (رواه البخاري، ٢)

میں نے تو آپ ﷺ پر وحی اترتی دیکھی شدید سردی کا دن تھا۔ وحی جب مکمل ہوئی تو آپ ﷺ کی پیشانی سے پسینہ پھوٹ پھوٹ کرنکل رہا تھا۔'' (بخاری)

٦٣٨٠ــ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهِ كَدَوِيِّ النَّحْلِ. (رواه الترمذي، ٣١٧٣)

''سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جب نبی کریم ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو آپ ﷺ کے چہرے کے قریب سے ایسی آواز سنائی دیتی جس طرح شہد کی مکھی کی آواز سنائی دیتی ہے۔'' (ترمذی)

٦٣٨١ــ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُرِبَ لِذٰلِكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ. (رواه مسلم، ٢٣٣٤)

''سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی تو آپ ﷺ اس کے سبب اذیت میں پڑ جاتے اور چہرہ اقدس متغیر ہو جاتا۔'' (مسلم)

٦٣٨٢ــ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ يَعْلَى كَانَ يَقُولُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ لَيْتَنِي أَرَى نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْجِعِرَّانَةِ وَعَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ بِهِ عَلَيْهِ مَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوفٍ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فِي جُبَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَمَّخَ بِطِيبٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ سَاعَةً ثُمَّ سَكَتَ فَجَاءَهُ الْوَحْيُ فَأَشَارَ عُمَرُ بِيَدِهِ إِلَى يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ تَعَالَ

''صفوان سے روایت ہے کہ سیدنا یعلی بن امیہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کرتے تھے: کاش! میں نبی ﷺ پر وحی نازل ہوتی دیکھتا۔ جب آپ ﷺ مقام جعرانہ میں تھے تو آپ ﷺ پر کپڑے کا سایہ کیا گیا تھا، آپ کے اردگرد کئی لوگ جمع تھے، ان میں عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ اچانک ایک آدمی نے سوال کیا کہ آپ کیا فرماتے ہیں؟ اس شخص کے متعلق جس نے اپنا جبہ خوشبو سے لت پت کر کے عمرہ کا احرام باندھا۔ پس آپ ﷺ نے اس کی طرف ایک گھڑی دیکھا، پھر خاموش رہے تو آپ ﷺ پر وحی آ گئی تو عمر نے مجھے اشارہ کیا کہ آ جاؤ۔ تو یعلی آئے اور کپڑے کے اندر اپنا سر داخل کیا اور دیکھا تو آپ ﷺ کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا، یہ کیفیت تھوڑی ساعت رہی، اور پھر جاتی

(٦٣٨٠) ترمذی: ٣١٧٣ـ ضعیف، الباني: ٦٢٠ـ احمد: ٢٢٤

(٦٣٨١) مسلم: ٢٣٣٤ـ احمد: ٢٢٢٧٤

(٦٣٨٢) مسلم: ١١٨٠ـ بخاری: ٤٩٨٥ـ ترمذی: ٨٣٥ـ نسائی: ٢٧١٠ـ ابوداؤد: ١٨١٩ـ احمد: ١٧٥٠٤ـ مؤطا: ٧٢٨.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فَجَاءَ يَعْلَى فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ يَغِطُّ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ.
رہی۔'' (مسلم)

(رواه مسلم، ۱۱۸۰)

شرح: ... حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کا مؤقف یہ ہے کہ خواب کے ذریعے نبوت کا آغاز چالیس سال کی عمر مکمل ہونے پر ماہ ربیع الاول میں ہوا جو آپ کی ولادت کا مہینہ ہے لیکن حالت بیداری میں آپ ﷺ کے پاس وحی رمضان شریف میں آئی۔ (فتح الباری: ۱/ ۲۷)

مولانا صفی الرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (یہ) قول زیادہ صحیح ہے کہ یہ رمضان کا مہینہ تھا (یعنی جب آپ شرف نبوت سے سرفراز ہوئے تھے) کیونکہ اللہ کا ارشاد ہے:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ﴾ (البقرة: ۱۸۵)

''رمضان کا مہینہ ہی برکت والا ہے جس میں قرآن کریم نازل کیا گیا۔''

اور ارشاد ہے:

﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾ (القدر: ۱)

''ہم نے قرآن کو لیلۃ القدر میں نازل کیا۔''

اور لیلۃ القدر رمضان میں ہے۔ یہی لیلۃ القدر اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں بھی مراد ہے۔

﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ﴾ (الدخان: ۳)

''ہم نے قرآن مجید کو ایک بابرکت رات میں اتارا، ہم لوگوں کو عذاب کے خطرے سے آگاہ کرنے والے ہیں۔''

اور نبی ﷺ کی بعثت اکیسویں رمضان کی رات میں ہوئی، اس لیے یہی نزول وحی کی پہلی تاریخ ہے۔ (الرحیق ص: ۹۸)

مولانا رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں: دلائل و قرائن پر ایک جامع نگاہ ڈال کر حضرت جبریل علیہ السلام کی تشریف آوری کے اس واقعے کی تاریخ معین کی جاسکتی ہے۔ ہماری تحقیق کے مطابق یہ واقعہ رمضان کی ۲۱ تاریخ کو دوشنبہ (سوموار) کی رات پیش آیا، اس روز اگست کی ۱۰ تاریخ تھی۔ اور ۶۱۰ء تھا۔ قمری حساب سے نبی ﷺ کی عمر چالیس سال چھ مہینے بارہ دن اور شمسی حساب سے ۳۹ سال تین مہینہ ۲۲ دن تھی۔ (الرحیق المختوم: ص ۹۷)

وحی کی درج ذیل اقسام ہیں:

۱۔ سچا خواب، اسی سے نبی ﷺ کے پاس وحی کی ابتدا ہوئی۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

۲۔ فرشتہ آپ ﷺ کو دکھائی دیئے بغیر آپ کے دل میں بات ڈال دیتا تھا۔

۳۔ فرشتہ نبی ﷺ کے لیے آدمی کی شکل اختیار کر کے آپ کو مخاطب کرتا تھا، پھر جو کچھ وہ کہتا اسے آپ یاد کر لیتے۔

۴۔ آپ کے پاس وحی گھنٹی کے ٹن ٹنانے کی طرح آتی تھی۔

۵۔ آپ فرشتے کو اس کی اصلی اور پیدائشی شکل میں دیکھتے تھے اور اسی حالت میں وہ اللہ تعالیٰ کی حسب مشیت آپ کی طرف وحی کرتا تھا۔

۶۔ وہ وحی جو آپ پر معراج کی رات نماز کی فرضیت وغیرہ کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے اس اس وقت فرمائی جب آپ آسمانوں کے اوپر تھے۔

۷۔ فرشتے کے واسطے کے بغیر اللہ تعالیٰ کی آپ سے حجاب میں رہ کر براہِ راست گفتگو کرنا۔(زاد المعاد:۱/ ۱۸)

ایک اعتراض یہ ہوسکتا ہے کہ اچھی چیز کی بری چیز کے ساتھ مشابہت نہیں ہونی چاہیے، وحی ایک قابل ستائش چیز ہے، اس کو گھنٹی کی آواز کے ساتھ مشابہت دینا درست نہیں کیونکہ اس سے منع کیا گیا ہے کہ جانوروں کے گلے میں نہ لٹکائی جائے۔ جس قافلہ میں گھنٹی کی آواز ہو فرشتے اس کے ساتھ نہیں رہتے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ جس چیز کو تشبیہ دی جائے اسے جس چیز کے ساتھ تشبیہ دی جائے دونوں میں کلی مماثلت ضروری نہیں چونکہ سامعین اس آواز سے مانوس تھے۔ انہیں سمجھانے کے لیے اس آواز سے مشابہت دی گئی ہے، اس آواز کی گونج پیدا کرنے کا مقصد یہ تھا کہ آپ ﷺ اردگرد کے ماحول سے محفوظ ہو کر صرف وحی کی طرف متوجہ ہوں۔

فلسفی کہتے ہیں، فرشتے روحانی جواہر ہیں۔ یہ تعریف تو درست نہیں، فرشتے نورانی مخلوق ہیں اور اللہ کے مطیع ہیں۔ ذرہ برابر اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے۔

اس میں یہ بھی دلیل ہے کہ فرشتہ انسانی شکل بھی دھار لیتا ہے، یہاں فرشتہ سے مراد حضرت جبریل علیہ السلام ہیں، ان کے چھ سو پر ہیں اور افق پر چھا جاتے ہیں، اللہ کے حکم سے ان کا جسم سکڑ جاتا ہے، اصل تو ہمارا اللہ کی قدرت پر ایمان ہے۔ صرف سمجھنے کے لیے ایک مثال ہے کہ کپاس سے روئی ہے، اس روئی کو دھننے سے اس کا حجم بڑھ جاتا ہے، مگر صرورت وہی رہتی ہے۔ یہی حالت فرشتے کے جسم کی ہے ان سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مزید اطمینان کے لیے سوال کرنا یقین کے منافی نہیں اور یہ بھی ثابت ہوا کہ انبیاء کے احوال کے متعلق سوال کرنا وحی وغیرہ کا پوچھنا جائز ہے اور سائل نے جس چیز کے متعلق سوال کیا ہو اگر اس کی کئی اقسام ہوں تو جواب دینے والا شروع میں ہی ایسی تفصیل کر دے کہ سب کی سمجھ آجائے۔(فتح الباری:۱/ ۲۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

صبر النبي فِي تَبْلِيغِهِ عَلَى أَذَى قَوْمِهِ و كسرة الأَصْنَام

تبلیغ اسلام پر قوم کی ایذا دینے پر آپ ﷺ کا صبر وتحمل اور بتوں کو توڑنے کا بیان

٦٣٨٣ــــ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ وَأَبُوْ جَهْلٍ وَأَصْحَابٌ لَهُ جُلُوْسٌ إِذْ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَيُّكُمْ يَجِيْءُ بِسَلَى جَزُوْرِ بَنِي فُلَانَ فَيَضَعُهُ عَلَى ظَهْرِ مُحَمَّدٍ إِذَا سَجَدَ فَانْبَعَثَ أَشْقَى الْقَوْمِ فَجَاءَ بِهِ فَنَظَرَ حَتَّى سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ وَضَعَهُ عَلَى ظَهْرِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَأَنَا أَنْظُرُ لَا أُغْنِي شَيْئًا لَوْ كَانَ لِي مَنَعَةٌ قَالَ فَجَعَلُوْا يَضْحَكُوْنَ وَيَحِيْلُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَاجِدٌ لَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ حَتَّى جَاءَتْهُ فَاطِمَةُ فَطَرَحَتْ عَنْ ظَهْرِهِ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَشَقَّ عَلَيْهِمْ إِذْ دَعَا عَلَيْهِمْ قَالَ وَكَانُوْا يَرَوْنَ أَنَّ الدَّعْوَةَ فِي ذٰلِكَ الْبَلَدِ مُسْتَجَابَةٌ ثُمَّ سَمَّى اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ وَعَلَيْكَ بِعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَعَدَّ السَّابِعَ فَلَمْ يَحْفَظْ قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِيْنَ عَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَرْعَى فِي الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ . (رواه البخاري، ٥٤٠)

"سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اتفاقاً نبی ﷺ بیت اللہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے۔ ابوجہل اور اس کے رفقاء بیٹھے تھے۔ ابوجہل نے کہا: تم میں سے کون اٹھتا ہے جو بنو فلاں کے ذبح کیے گئے اونٹوں کی اوجھڑی اٹھالائے اور محمد ﷺ جب سجدے میں جائیں تو ان کے شانے پر رکھ دے۔ اس قوم کا بڑا بدنصیب اٹھا اور جا کر اٹھا لایا۔ جب نبی اکرم ﷺ سجدے میں گئے تو اس نے آپ ﷺ کے دوشانوں کے درمیان اوجھڑی رکھ دی۔ وہ لوگ ہنستے اور ایک دوسرے پر گرتے تھے، اور میں کھڑا دیکھ رہا تھا۔ اگر میرے پاس دفاع کا کوئی ذریعہ ہوتا تو میں آپ ﷺ کی پشت مبارک سے ضرور اٹھا پھینکتا۔ نبی اکرم ﷺ سجدے کی حالت میں رہے تھے اور آپ ﷺ نے سر نہ اٹھایا تھا یہاں تک کہ ایک آدمی نے جا کر فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خبر دی وہ چھوٹی سی لڑکی تھیں وہ آئیں اور اوجھڑی کو آپ ﷺ کے اوپر سے اتار کر پھینک دیا۔ پھر کفار کی طرف متوجہ ہو کر ان کو ملامت کیا۔ آپ ﷺ نے نماز پوری کر کے بلند آواز سے کفار کی بربادی کی بددعا کی۔ پھر آپ ﷺ نے کہا: یا اللہ! قریش کو گرفت کر۔ تین بار فرمایا: کفار نے جب آپ ﷺ کی آواز سنی تو ان کی ہنسی کی کیفیت جاتی رہی اور آپ ﷺ کی بددعا سے ڈر گئے۔ پھر آپ ﷺ نے کہا: یا اللہ! ابوجہل بن ھشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط کو ہلاک کر اور ساتویں کا نام بھی ذکر کیا مگر مجھے یاد نہ رہا۔ سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے

(٦٣٨٣) بخاری: ٢٤٠۔ مسلم: ١٧٩٤۔ نسائی: ٣٠٧۔ احمد: ٣٩٥٢

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہا: قسم اس ذات کی جس نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! میں نے وہ تمام کفار جن کا آپ ﷺ نے نام ذکر کیا تھا۔ بدر کے گڑھے میں پڑے ہوئے دیکھے۔

٦٣٨٤ــــ وَفِي رِوَايَةٍ: فَيَعْمِدُ إِلَى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلَاهَا . وَفِيهَا وَذَكَرَ السَّابِعَ عُمَارَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ. (رواه البخاري، ٥٢٠)

''ایک روایت میں عمارہ بن ولید کا ذکر ہے۔اور اس روایت میں ہے کہ: کوئی اونٹوں کا گوبر، خون اور اوجھڑی اٹھالائے۔'' (بخاری)

٦٣٨٥ــــ وَزَادَ الْبَزَّارُ وَالْكَبِيْرُ: أَنَّ أَبَا الْبُخْتَرِيِّ أَتَى أَبَا جَهْلٍ فَقَالَ: يَا أَبَا الْحَكَمِ أَنْتَ الَّذِيْ أَمَرْتَ لِمُحَمَّدٍ ﷺ فَطُرِحَ عَلَيْهِ الْفَرْثُ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَرَفَعَ السَّوْطَ فَضَرَبَ بِهِ رَأْسَهُ، فَثَارَ الرِّجَالُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، وَصَاحَ أَبُوْ جَهْلٍ: وَيْحَكُمْ هِيَ لَهُ، إِنَّمَا أَرَادَ مُحَمَّدٌ أَنْ يُلْقِيَ بَيْنَنَا الْعَدَاوَةَ وَيَنْجُو هُوَ وَأَصْحَابُهُ.

''البزار اور الکبیر نے مزید ذکر کیا ہے کہ ابوالبختری ابوجہل کے پاس آیا اور کہا: اے ابوالحکم! تو نے محمد ﷺ پر گوبر ڈالنے کا حکم دیا تھا؟ کہا: ہاں، تو ابوالبختری نے کوڑا اٹھا کر اس کے سر پر دے مارا تو لوگ ایک دوسرے سے لڑنے کے لیے تیار ہو گئے۔ ابوجہل نے چیخ کر کہا: ٹھہر جاؤ، یہ ضرب میں نے اس کو معاف کردی۔ یقیناً محمد ﷺ یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے درمیان عداوت ڈال کر وہ اور ان کے اصحاب نجات حاصل کریں۔''

٦٣٨٦ــ عَنْ عَقِيْلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: جَاءَتْ قُرَيْشٌ إِلَى أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوْا: إِنَّ ابْنَ أَخِيْكَ يَأْتِيْنَا فِي أَفْنِيَتِنَا وَفِي نَادِيْنَا فَيُسْمِعُنَا مَا يُؤْذِيْنَا، فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَكُفَّهُ عَنَّا فَافْعَلْ، فَقَالَ لَهُ أَبُوْ طَالِبٍ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ ﷺ مَا أَنَا بِأَقْدَرَ أَنْ أَدَعَ مَا بُعِثْتُ بِهِ مِنْ أَنْ يَشْتَعِلَ أَحَدُكُمْ مِنْ هٰذِهِ الشَّمْسِ شُعْلَةً مِنْ نَارٍ.

''سیدنا عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا: قریش ابو طالب کے پاس آئے، اور کہا: تیرا بھتیجا ہمارے صحنوں اور ہماری محفلوں میں آ کر وہ چیز سناتا ہے جس سے ہمیں ایذا پہنچتی ہے، پس اگر تو پسند کرتا ہے تو ہمارے پاس آنے سے اس کو روک دے۔ تو ابو طالب نے آپ ﷺ کو یہ بات کہدی۔ پس آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو چیز دے کر مجھے مبعوث کیا گیا ہے میں اس کو ترک کرنے پر قادر نہیں ہوں جیسا تم میں سے کوئی شخص سورج سے

(٦٣٨٤) بخاری: ٥٢٠۔ مسلم: ١٧٩٤۔ نسائی: ٣٠٧۔ احمد: ٣٩٥٢۔

(٦٣٨٥) بزار، طبرانی کبیر وفیہ الاجلح بن عبداللہ الکندی وھو ثقۃ عند ابن معین وغیرہ وضعفہ النسائی، ہیثمی: ٩٨١٨۔ حدیث ابن مسعود فی الصحیح باختصار قصۃ ابی البختری۔

(٦٣٨٦) ابو یعلی موصلی، طبرانی کبیر، طبرانی اوسط، الا انہ قال من جلس مکان کبس، وابو یعلی باختصار یسیر من اولہ رجال ابی یعلی رجال الصحیح، ہیثمی: ٩٨٠٩۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ أَبُوطَالِبٍ: مَاكَذَبَ ابْنُ أَخِي قَطُّ ارْجِعُوْا رَاشِدِيْنَ. (رَوَاهُ أَبُويَعْلَى الْمُوْصِلِيُّ وَالْكَبِيْرُ والأوسط)

آگ کا شعلہ پکڑنے پر قدرت نہیں رکھتا ہے۔ پس ابو طالب نے کہا: میرے بھتیجے نے کبھی جھوٹ نہیں کہا تم سمجھدار بنو اور واپس چلے جاؤ۔'' (الموصلی، الکبیر، الاوسط)

٦٣٨٧ــ عَنْ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ: مَا رَأَيْتُ قُرَيْشًا أَرَادُوْا قَتْلَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا يَوْمًا جَلَسُوْا فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَهُوَ يُصَلِّي عِنْدَ الْمُقَامِ، فَقَامَ إِلَيْهِ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَجَعَلَ رِدَاءَهُ فِي عُنُقِهِ ثُمَّ جَذَبَهُ، وَتَصَايَحَ النَّاسُ وَظَنُّوْا أَنَّهُ مَقْتُوْلٌ، فَأَقْبَلَ أَبُوبَكْرٍيَشْتَدُّ حَتَّى أَخَذَ بِضَبْعِهِ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ. أَتَقْتُلُوْنَ رَجُلاً أَنْ يَقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ، ثُمَّ انْصَرَفُوْا عَنْهُ، فَقَامَ ﷺ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ مَرَّبِهِمْ وَهُمْ جُلُوْسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَمَاوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أُرْسِلْتُ إِلَيْكُمْ إِلَّا بِالذَّبْحِ، وَأَشَارَبِيَدِهِ إِلَى حَلْقِهِ، فَقَالَ لَهُ أَبُوجَهْلٍ: يَا مُحَمَّدُ مَا كُنْتَ جَهُوْلًا. فَقَالَ ﷺ أَنْتَ مِنْهُمْ. (رواه أبو يعلى الموصلي والكبير)

''سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے قریش کو نبی ﷺ کے قتل کرنے کا ارادہ ظاہر کرتے کبھی نہیں دیکھا، مگر ایک دن جب وہ کعبہ کے سایے میں بیٹھے تھے، اور آپ ﷺ مقام ابراہیم کے قریب نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ ﷺ کی طرف عقبہ بن ابی معیط اٹھا۔ اپنی چادر آپ ﷺ کے گلے میں ڈال کر کھینچا۔ لوگ ایک دوسرے کو بلانے لگے۔ لوگوں نے گمان کیا کہ آپ ﷺ قتل ہو چکے ہیں۔ اتنے میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور انھوں نے آپ ﷺ کو بازوؤں سے پکڑا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے جاتے تھے: کیا تم ایک آدمی کو اس لیے قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے؟ پھر لوگ آپ ﷺ کو چھوڑ گئے اور آپ ﷺ بھی اٹھے اور نماز مکمل کی اور جہاں کفار کعبہ کے سایے میں بیٹھے تھے آپ ﷺ ان کے قریب سے گذرے تو فرمایا: بخدا، اے قریش! میں تمہاری طرف اسی لیے مبعوث کیا گیا ہوں کہ تم ذبح کیے جاؤ گے اور اپنے گلے کی طرف اشارہ کیا۔ ابوجہل نے کہا: یا محمد ﷺ! آپ لاعلم نہیں (یعنی ہماری طاقت آپ کے سامنے ہے۔) آپ ﷺ نے فرمایا: تو بھی مقتولوں میں سے ہے۔'' (الموصلی، الکبیر)

شرح: ...... امام بخاری رحمہ اللہ نے اس سے یہ مسئلہ ثابت کیا ہے کہ نمازی پر مردار یا گندی چیز ڈال دی جائے تو اس کی نماز خراب نہیں ہوتی۔

مزید مسائل یہ ہیں کہ کفار بھی یہ تسلیم کرتے تھے کہ مکہ میں دعا کرنا ایک بہت بڑی بات ہے، تو مسلمانوں کے نزدیک تو اس میں دعا کی تعظیم بہت زیادہ ہونی چاہیے۔ یہ بھی ثابت ہوا کفار آپ ﷺ کی صداقت کو پہچانتے تھے، مگر

(٦٣٨٧) ابو يعلى موصلي، طبراني كبير، وفيه محمد بن عمرو بن علقمة و حديثه حسن وبقية رجاله رجال الصحيح، هيثمي: ٩٨١٣.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حسد کی وجہ سے سر نہ جھکاتے تھے۔ اس میں یہ بھی بیان ہوا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا حلم اور بردباری بہت زیادہ تھا کہ کتنی زیادہ اذیتیں برداشت کیں۔ کفار آپ ﷺ کی بددعا کے مستحق اس لیے قرار پائے کہ انہوں نے حالت نماز میں آپ ﷺ کی توہین کی۔

اس میں یہ بھی بیان ہوا ہے کہ دعا کم از کم تین مرتبہ کی جائے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا ظالم پر بددعا کی جاسکتی ہے۔

اس میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی قوت ارادی کا پتہ چلتا ہے کہ ان لوگوں کو برا بھلا کہہ رہی ہیں جو کہ قریش کے سردار تھے مگر ان کی چھوٹی عمر کے باوجود وہ جواب دینے کی ہمت نہیں پا رہے۔

یہ بھی ثابت ہوا جس جانور کا گوشت کھانا حلال ہے اس کا گوبر پلید نہیں ہوتا۔ (فتح الباری: ۱/۳۵۲)

۶۳۸۸۔ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَرَادَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ أَنْ يَسْتَعْمِلَ مَسْرُوقاً فَقَالَ لَهُ عُمَارَةُ بْنُ عُقْبَةَ أَتَسْتَعْمِلُ رَجُلاً مِنْ بَقَايَا قَتَلَةِ عُثْمَانَ فَقَالَ لَهُ مَسْرُوقٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَكَانَ فِي أَنْفُسِنَا مَوْثُوقَ الْحَدِيثِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا أَرَادَ قَتْلَ أَبِيكَ قَالَ مَنْ لِلصِّبْيَةِ قَالَ النَّارُ فَقَدْ رَضِيتُ لَكَ مَا رَضِيَ لَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. (لأبي داود، ۲٦۸٦)

''ابراہیم کہتے ہیں: ضحاک بن قیس نے ارادہ کیا کہ مسروق رحمہ اللہ کو عامل مقرر کردے تو عمارہ بن عقبہ نے اسے کہا: تو اس آدمی کو عامل مقرر کرتا ہے جو عثمان کے قاتلوں کا بقایا ہے۔ پس مسروق رحمہ اللہ نے عمارہ سے کہا: ہم سے سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور وہ ہمارے نزدیک ثقہ راوی تھے کہ نبی ﷺ نے جب تیرے باپ عقبہ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو اس نے کہا: میرے بیٹے بیٹیوں کا کفیل کون ہوگا؟ فرمایا: ان کے لیے آگ ہے۔ اے عمارہ! میں تیرے لیے وہی پسند کرتا ہوں جو تیرے لیے نبی ﷺ نے پسند کی ہے۔'' (ابوداود)

شرح: ...... امام ابوداود رحمہ اللہ نے اس سے یہ مسئلہ ثابت کیا ہے کہ قیدی کو زندہ روک لینا حتیٰ کہ وہ مر جائے اگر قیدی سخت مجرم ہو تو اسے ایسی سزا بھی دی جاسکتی ہے، یہ عمارہ عقبہ بن ابی معیط کا بیٹا تھا، یہ عقبہ وہی ہے جس بدبخت نے نماز کی حالت میں رسول اکرم ﷺ پر گوبر سے بھری اوجھڑی ڈالی تھی۔ جب ضحاک نے مسروق کو عامل بنانا چاہا تو عمارہ نے یہ اعتراض کیا کہ ضحاک تم ایسے آدمی کو عامل بنا رہے ہو جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کے بقایا لوگوں میں سے ہے تو اس کے جواب میں مسروق نے کہا:

عمارہ اگر یہ بات ہے تو تم بھی تو ان میں سے ہو جس کے باپ عقبہ کو جب نبی اکرم ﷺ نے قتل کرنا چاہا تو اس نے کہا: میرے بچوں کا کیا بنے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو بچوں کا معاملہ چھوڑ، ان کی کفالت اللہ کے ذمہ ہے تو اپنی فکر کر اور خود کو دوزخ کے لیے تیار کر لے۔

(٦٣٨٨) ابو داؤد: ٢٦٨٦۔ حسن صحيح، الباني: ٢٣٣٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مقصد یہ ہے کہ بڑوں کی بات چھوڑ دیکھنا تو موجودہ کیفیت کو ہے۔ (عون المعبود: ۳/۱۳)

٦٣٨٩ــــ عَنْ أَنَسٍ. لَقَدْ ضَرَبُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّةً حَتّٰى غُشِيَ عَلَيْهِ فَقَامَ أَبُوْبَكْرٍ فَجَعَلَ يُنَادِي: وَيْلَكُمْ أَتَقْتُلُوْنَ رَجُلاً أَنْ يَقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ، فَقَالُوْا: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: أَبُوْبَكْرٍ الْمَجْنُوْنُ، فَتَرَكُوْهُ وَأَقْبَلُوْا عَلٰى أَبِي بَكْرٍ. (رواه أَبُوْ يَعْلَى الْمُوْصَلِّي وَالْبَزَّارُ بِلَفْظِهِ)

”سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو ایک مرتبہ کفار نے مارا یہاں تک کہ آپ ﷺ غش کھا گئے۔ پس سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آواز دی۔ کیا تم ایک آدمی کو اس لیے قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے۔ تو لوگوں نے کہا: یہ کون ہے؟ کہنے والوں نے کہا: یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہے جو دیوانہ ہے۔ پس کفار نے آپ ﷺ کو چھوڑ دیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ پر ٹوٹ پڑے۔“ (الموصلی، البزار)

٦٣٩٠ــــ عَنْ قَتَادَةَ بْنِ دَعَامَةَ: تَزَوَّجَ أُمَّ كُلْثُوْمٍ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عُتَيْبَةَ بْنَ أَبِي لَهَبٍ، وَكَانَتْ رُقَيَّةُ عِنْدَ أَخِيْهِ عُتْبَةَ، وَلَمْ يَبْنِ بِهَا حَتّٰى بُعِثَ ﷺ، فَلَمَّا نَزَلَتْ: تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ، قَالَ أَبُوْ لَهَبٍ لِإِبْنَيْهِ رَأْسِي مِنْ رَأْسِكُمَا حَرَامٌ إِنْ لَمْ تُطَلِّقَا بِنْتَيْ مُحَمَّدٍ، وَقَالَتْ: أُمُّهُمَا حَمَّالَةُ الْحَطَبِ: طَلِّقَاهُمَا يَا ابْنَيَّ، فَطَلَّقَاهُمَا فَجَاءَ عُتَيْبَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: كَفَرْتُ بِدِيْنِكَ وَطَلَّقْتُ ابْنَتَكَ، ثُمَّ سَطَا عَلَيْهِ فَشَقَّ قَمِيْصَهُ ﷺ وَخَرَجَ نَحْوَ الشَّامِ تَاجِرًا، فَقَالَ ﷺ: أَمَا إِنِّي أَسْأَلُ اللّٰهَ أَنْ يُسَلِّطَ عَلَيْكَ كَلْبَهُ، فَخَرَجَ مَعَ تَجْرٍ مِنْ قُرَيْشٍ حَتّٰى نَزَلُوْا بِالزَّرْقَاءِ فَأَطَافَ بِهِمِ الْأَسَدُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَجَعَلَ عُتَيْبَةُ يَقُوْلُ: وَيْلَ أُمِّي هٰذَا وَاللّٰهِ آكِلِي، كَمَا قَالَ مُحَمَّدٌ، قَاتَلَنِي ابْنُ أَبِي كَبْشَةَ

”سیدنا قتادہ بن دعامہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ نبی ﷺ کی بیٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے عتیبہ بن ابی لہب نے نکاح کیا، اور رقیہ رضی اللہ عنہا اس کے بھائی عتبہ بن ابی لہب کے عقد میں تھی اور دونوں کی رخصتی نہیں کرائی گئی تھی حتیٰ کہ آپ مبعوث ہو گئے۔ جب سورت اللھب نازل ہوئی تو ابولہب نے اپنے بیٹوں سے کہا: میرا سر تمہارے سر پر حرام ہے اگر تم دونوں محمد ﷺ کی بیٹیوں کو طلاق نہ دو۔ ان کی ماں چغل خور نے بھی کہا: اے میرے بیٹو! ان دونوں کو طلاق دیدو۔ تو ان دونوں نے طلاق دیدی۔ عتیبہ آیا اور نبی ﷺ سے کہا: میں نے تیرے دین کے ساتھ کفر کیا اور تیری بٹی کو طلاق دیدی۔ پھر آپ ﷺ پر حملہ آور ہو کر آپ ﷺ کا کرتہ پھاڑ دیا۔ پھر وہ تاجروں کے ساتھ شام کو چلا گیا۔ آپ ﷺ نے اس کے متعلق بددعا کی کہ تیرے اوپر اللہ تعالیٰ اپنا کتا مسلط کر دے۔ قریش کے تاجروں کے ساتھ جب وہ مقام زرقاء میں اترا تو شیر ان کے اردگرد پھرنے لگا۔ عتیبہ نے کہنا شروع کر دیا میری ماں کے لیے افسوس ہے یہ درندہ مجھے کھائے گا جیسا محمد ﷺ نے کہا ہے۔ ابن ابی کبشہ نے (مراد

(٦٣٨٩) ابو يعلى، موصلى، برار وزاد فتركوه واقبلوا على ابي بكر، رجاله رجال الصحيح، هيثمي: ٩٨١٥

(٦٣٩٠) طبرانی کبیر: ٤٣٦٢٢، هكذا مرسلا وفيه زهير بن العلاء وهو ضعيف، هيثمي: ٢٨٢٠.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

وَهُوَ بِمَكَّةَ وَأَنَا بِالشَّامِ، فَانْصَرَفَ الأَسَدُ فَنَامُوْا وَجَعَلُوْا عُتَيْبَةَ وَسَطَهُمْ فَأَقْبَلَ السَّبُعُ يَتَخَطَّاهُمْ حَتَّى أَخَذَ بِرَأْسِ عُتَيْبَةَ فَقَتَلَهُ.

(رواه الطبراني في الكبير بضعف ٢٢/ ٤٣٦)

نبی کریم ﷺ ہیں) مکہ میں رہتے ہوئے شام میں مجھے قتل کر دیا۔ پس شیر چلا گیا۔ یہ لوگ سو رہے، اور عتیبہ کو اپنے درمیان سولا دیا۔ درندہ پھر آیا اور سب کے اوپر سے گذر کر عتیبہ کا سر آ پکڑا اور اس کو قتل کر دیا۔'' (الکبیر، سند ضعیف ہے)

٦٣٩١ـــ عَنْ جَابِرٍ: اجْتَمَعَتْ قُرَيْشٌ بِالنَّبِيِّ ﷺ يَوْمًا فَقَالُوْا: انْظُرُوْا أَعْلَمَكُمْ بِالسِّحْرِ وَالْكَهَانَةِ وَالشِّعْرِ فَلْيَأْتِ هٰذَا الرَّجُلَ الَّذِي فَرَّقَ جَمَاعَتَنَا وَشَتَّتَ أَمْرَنَا وَعَابَ دِيْنَنَا فَلْيُكَلِّمْهُ، قَالُوْا: مَا نَعْلَمُ أَحَدًا غَيْرَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ فَأَتَاهُ عُتْبَةُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ خَيْرٌ أَمْ عَبْدُ اللهِ؟ فَسَكَتَ فَقَالَ أَنْتَ خَيْرٌ أَمْ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ؟ فَسَكَتَ. فَقَالَ إِنْ كُنْتَ تَزْعَمُ أَنَّ هٰؤُلَاءِ خَيْرٌ مِنْكَ فَقَدْ عَبَدُوا الْآلِهَةَ الَّتِي عِبْتَ، وَإِنْ كُنْتَ تَزْعَمُ أَنَّكَ خَيْرٌ مِنْهُمْ فَتَكَلَّمْ حَتَّى نَسْمَعَ قَوْلَكَ، أَمَا وَاللهِ مَا رَأَيْنَا سُخْطَةً أَشْأَمَ عَلَى قَوْمِكَ مِنْكَ فَرَّقْتَ جَمَاعَتَنَا وَشَتَّتَّ أَمْرَنَا وَعِبْتَ دِيْنَنَا وَفَضَحْتَنَا فِي الْعَرَبِ، حَتَّى طَارَ فِيْهِمْ أَنَّ فِي قُرَيْشٍ سَاحِرًا كَاهِنًا، مَا تَنْتَظِرُ إِلَّا أَنْ يَقُوْمَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ بِالسُّيُوْفِ حَتَّى نَتَفَانَى، أَيُّهَا الرَّجُلُ إِنْ كَانَ إِنَّمَا بِكَ حَاجَةٌ جَمَعْنَا لَكَ مِنْ أَمْوَالِنَا حَتَّى تَكُوْنَ أَغْنَى قُرَيْشٍ وَإِنْ كَانَ إِنَّمَا بِكَ الْبَاءَةُ فَاخْتَرْ أَيَّ نِسَاءِ قُرَيْشٍ فَنُزَوِّجُكَ عَشْرًا.

''سیدنا جابر ؓ روایت کرتے ہیں کہ قریش جمع ہوئے، ایک دن نبی ﷺ کے متعلق مشورہ کیا، اور کہا: تم اپنا وہ آدمی منتخب کرو جو جادو، کہانت اور شعر کے فنون سے واقف ہو۔ وہ اس شخص کے پاس جائے جس نے ہماری جماعت میں تفرقہ ڈالا۔ ہمارے کام پراگندہ کر دیے، اور ہمارے دین پر عیب لگا دیا ہے۔ وہ اس آدمی سے گفتگو کرے، انہوں نے کہا: ہمیں عتبہ بن ربیعہ کے سوا کوئی معلوم نہیں ہے۔ پس عتبہ آپ ﷺ کے پاس آیا۔ اس نے کہا. یا محمد ﷺ! تو زیادہ بہتر ہے یا تیرا والد عبداللہ بہتر ہے؟ تو آپ ﷺ خاموش رہے۔ پھر کہا: کیا تو بہتر ہے یا عبدالمطلب؟ آپ ﷺ پھر خاموش رہے۔ تو اس نے کہا: اگر تیرا گمان ہے کہ وہ تیرے سے زیادہ بہتر ہیں تو وہ بتوں کی عبادت کیا کرتے تھے جن کو تو اب ناپسند کرتا ہے۔ اگر تیرا گمان ہے کہ ان لوگوں سے تو بہتر ہے تو بات کرتا کہ ہم تیری بات سنیں۔ بخدا! کوئی مبغوض انسان اپنی قوم کیلئے منحوس تیرے سے زیادہ نہ ہوگا تو نے ہماری جماعت کو بکھیر دیا، ہمارے معاملات الٹ دیئے، ہمارے دین پر نکتہ چینی کی، اور تمام عرب میں ہماری رسوائی کرا دی ہے۔ لوگوں میں یہ خبر مشہور ہو چکی ہے کہ قریش میں جادوگر اور کاھن ہے۔ اب تم صرف اس انتظار میں ہو کہ ہمارے لوگ تلوار لے کر اٹھ کھڑے ہوں اور ایک دوسرے کو فنا کر کے رکھ دیں۔ اے انسان! اگر تیری کوئی

(٦٣٩١) ابو علی موصلی: ١٨١٨۔ وفیہ الاجلح الکندی وثقہ ابن معین وغیرہ وضعفہ النسائی وغیرہ، وبقیۃ رجالہ ثقات، هیثمی: ٩٨٢٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ ﷺ: أَفَرَغْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَقَالَ ﷺ: حٰمٓ تَنْزِيلُ مِنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، حَتّٰى بَلَغَ: فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنْذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُوْدَ، فَقَالَ عُتْبَةُ: حَسْبُكَ مَا عِنْدَكَ غَيْرُ هٰذَا؟ قَالَ: لَا فَرَجَعَ إِلَى قُرَيْشٍ فَقَالُوْا مَاوَرَاءَكَ؟ قَالَ مَا تَرَكْتُ شَيْئًا أَرَى أَنَّكُمْ تُكَلِّمُوْنَهُ بِهِ إِلَّا كَلَّمْتُهُ، قَالُوْا: هَلْ أَجَابَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ وَالَّذِيْ نَصَبَهَا بَنِيَّةٍ مَافَهِمْتُ شَيْئًا مِمَّا قَالَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَنْذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُوْدَ، قَالُوْا: وَيْلَكَ كَلَّمَكَ رَجُلٌ بِالْعَرَبِيَّةِ فَلَا تَدْرِي مَاقَالَ؟ قَالَ: لَا وَاللهِ مَا فَهِمْتُ شَيْئًا مِمَّا قَالَ غَيْرَ ذِكْرِ الصَّاعِقَةِ. (رواه أبويعلى الموصلي بلين، ١٨١٨)

ضرورت ہے تو ہم اپنا مال جمع کر کے دے دیتے ہیں۔ قریش میں سب سے زیادہ صاحب مال تجھے بنا دیتے ہیں۔ اگر عورت کی ضرورت ہے تو قریش کی عورتوں میں سے پسند کرو ہم دس عورتیں حوالے کرنے کے لیے تیار ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تو اپنی بات سے فارغ ہو چکا ہے؟ اس نے کہا: ہاں، پس آپ ﷺ نے پڑا (حم اس کا نزول بڑے مہربان نہایت رحم کرنے والے کی طرف سے ہے) آپ ﷺ پڑھتے گئے یہاں تک کہ اس مقام پر پہنچے (اگر یہ لوگ اعراض کرتے ہیں تو تم کہہ دو! میں تمہیں ڈراتا ہوں اس کڑک سے جیسی کڑک قوم عاد اور قوم ثمود پر نازل ہوئی) اس نے کہا: تیری طرف سے یہ بات مکمل ہے۔ کیا اس کے علاوہ تیرے پاس کوئی چیز نہیں ہے؟ فرمایا: یہی ہے۔ تو عتبہ قریش کے پاس لوٹ گیا، اور انہوں نے کہا: تم اپنے پیچھے کیا چھوڑ کر آیا ہے؟ اس نے کہا: میں نے وہ تمام باتیں کہیں جو تم کہہ سکتے تھے اور کوئی بات ترک نہیں کی۔ انہوں نے کہا: اس نے کیا جواب دیا؟ کہا: جو پہلے انہوں نے کہا وہ تو میں نہیں سمجھا البتہ ان کی یہ بات سمجھا ہوں۔ میں تمہیں ڈراتا ہوں اس کڑک سے جیسی قوم عاد اور قوم ثمود پر اتاری گئی۔ تو لوگوں نے کہا: تیرے لیے افسوس ہے! اس آدمی نے عربی میں تیرے ساتھ کلام کیا اور تو نہ سمجھ سکا؟ اس نے کہا: بخدا! جو کچھ انہوں نے کہا: میں اس میں سے کچھ بھی نہیں سمجھا البتہ کڑک کا ذکر کیا تو میں صرف وہی سمجھا ہوں۔" (الموصلی، سند کمزور)

٦٣٩٢ــــ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الدِّيْلَمِيِّ: أَكْبَرُ مَارَأَيْتُ أَنَّ مَنْزِلَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ بَيْنَ

"ربیعہ بن عبید الدیلمی نے کہا: بڑی تکلیف جو میں نے دیکھی وہ یہ کہ نبی ﷺ کا مکان ابولہب اور عقبہ بن ابی معیط کے مکان

(٦٣٩٢) طبراني اوسط، وفيه ابراهيم بن علي بن الحسين الرافقي وهو ضعيف، هيثمي: ٩٨٢٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَنْزِلِ أَبِي لَهَبٍ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ، يَنْقَلِبُ ﷺ إِلَى بَيْتِهِ فَيَجِدُ الْأَرْحَامَ وَالدِّمَاءَ وَالْأَنْجَاسَ قَدْ نُصِبَتْ عَلَى بَابِهِ، فَيُنَحِّي ذٰلِكَ بِسِيَةِ قَوْسِهِ وَيَقُوْلُ: بِئْسَ الْجِوَارُ هٰذَا يَامَعْشَرَ قُرَيْشٍ. (رواه الطبراني في الأوسط بلين)

کے درمیان تھا۔آپ ﷺ جب گھر واپس آتے تو حیوانوں کی بچہ دانی، خون اور نجاست آپ ﷺ کے دروازے پر پڑی ہوتی تھی۔ آپ ﷺ اس کو اپنے کمان کی نوک کے ساتھ دور کرتے اور کہتے: اے قریش والو! یہ بدترین پڑوس ہے۔'' (الاوسط،سند کمزور)

٦٣٩٣ــ عَنْ شَيْخٍ مِنْ بَنِي مَالِكِ بْنِ كِنَانَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِسُوْقِ ذِي الْمَجَازِ يَتَخَلَّلُهَا يَقُوْلُ يَاأَيُّهَاالنَّاسُ قُوْلُوْا لَاإِلٰهَ إِلَّااللّٰهُ تُفْلِحُوْا قَالَ وَأَبُوْجَهْلٍ يَحْثِي عَلَيْهِ التُّرَابَ وَيَقُوْلُ يَاأَيُّهَا النَّاسُ لَايَغُرَّنَّكُمْ هٰذَا عَنْ دِيْنِكُمْ فَإِنَّمَا يُرِيْدُ لِتَتْرُكُوْا آلِهَتَكُمْ وَتَتْرُكُوا اللَّاتَ وَالْعُزّٰى قَالَ وَمَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. (رواه أحمد، ١٦١٦٧)

''بنو مالک بن کنانہ کے ایک آدمی سے منقول ہے کہ اس نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ذوالمجاز نامی بازار میں آتے جاتے دیکھا۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: لوگو! کہو لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ تم فلاح پاؤ گے۔ ابوجہل کو دیکھا کہ وہ آپ ﷺ پر خاک ڈالتا اور کہتا جاتا: لوگو! یہ شخص تمہیں تمہارے دین سے نہ ہٹا دے یہ چاہتا ہے کہ تم اپنا دین ترک کر دو۔ تم لات اور عزیٰ بتوں کو چھوڑ دو۔ پس آنحضرت ﷺ اس کی طرف کوئی التفات نہ کرتے۔'' (احمد)

٦٣٩٤ــ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى أَتَيْنَا الْكَعْبَةَ فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِجْلِسْ وَصَعِدَ عَلَى مَنْكِبَيَّ فَذَهَبْتُ لِأَنْهَضَ بِهِ فَرَأَى مِنِّي ضَعْفًا فَنَزَلَ وَجَلَسَ لِي نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ اصْعَدْ عَلَى مَنْكِبَيَّ قَالَ فَصَعِدْتُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ قَالَ فَنَهَضَ بِي قَالَ فَإِنَّهُ يُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنِّي لَوْشِئْتُ لَنِلْتُ أُفُقَ السَّمَاءِ حَتّٰى صَعِدْتُ عَلَى

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ کے ساتھ میں گیا اور ہم کعبہ کے پاس جا پہنچے۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹھ، آپ ﷺ میرے کندھے پر چڑھ گئے میں نے اٹھ کر کھڑا ہونا چاہا تو آپ ﷺ نے مجھے کمزور پایا۔ آپ ﷺ اتر گئے آپ ﷺ میرے سامنے بیٹھ گئے اور فرمایا: میرے کندھے پر چڑھ جاؤ۔ اور آپ ﷺ مجھے اٹھا کر کھڑے ہو گئے۔ مجھے ایسا محسوس ہوا کہ اگر میں آسمان کے کنارے کو پکڑنا چاہوں تو پکڑ سکوں گا۔ پس میں بیت اللہ پر چڑھا، اور جو تصاویر بت

(٦٣٩٣) احمد: ١٦١٦٧- ورجاله رجال الصحيح، هيثمي: ٩٨٣٠.

(٦٣٩٤) احمد: ٦٤٥- وابنه وابو يعلى والبزار وزاد قوله، حتى استترنا بالبيوت فلم يوضع عليها بعد يعني شيئا من تلك الاصنام ورجال الجميع ثقات، هيثمي: ٩٨٣٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الْبَيْتِ وَعَلَيْهِ تِمْثَالُ صُفْرٍ أَوْ نُحَاسٍ فَجَعَلْتُ أُزَاوِلُهُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ حَتَّى إِذَا اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اقْذِفْ بِهِ فَقَذَفْتُ بِهِ فَتَكَسَّرَ كَمَا تَتَكَسَّرُ الْقَوَارِيرُ ثُمَّ نَزَلْتُ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَسْتَبِقُ حَتَّى تَوَارَيْنَا بِالْبُيُوْتِ خَشْيَةَ أَنْ يَلْقَانَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ. (رواه أحمد، ٦٤٥)

وغیرہ پیتل اور تانبے کے رکھے تھے وہ دائیں، بائیں آگے اور پیچھے جہاں جہاں رکھے تھے، میں نے جمع کر کے یک جا کر دیے تو آپ ﷺ نے فرمایا. گراتا جا، میں پھینکتا گیا، وہ اس طرح ٹوٹ گئے جیسے شیشے ٹوٹتے ہیں۔ پھر میں اتر آیا اور رسول اللہ ﷺ اور میں ایک دوسرے سے آگے نکلتے اور دوڑتے رہے تھے یہاں تک کہ ہم مکانات کے پیچھے جا چھپے خوف تھا کہ لوگوں میں سے کوئی ہمیں دیکھ نہ لے۔'' (احمد)

٦٣٩٥ـــ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ عَلَى الْكَعْبَةِ أَصْنَامٌ فَذَهَبْتُ لِأَحْمِلَ النَّبِيَّ ﷺ إِلَيْهَا فَلَمْ أَسْتَطِعْ فَحَمَلَنِي فَجَعَلْتُ أَقْطَعُهَا وَلَوْ شِئْتُ لَنِلْتُ السَّمَاءَ. (رواه أحمد، ١٣٠٤) والموصلي والبزار)

''ایک روایت میں ہے: کعبہ پر بت رکھے تھے۔ پس میں نے نبی ﷺ کو اٹھانا چاہا تو میں نہ اٹھا سکا۔ پس آپ ﷺ نے مجھے اٹھایا تو میں نے وہ بت توڑ ڈالے۔ اگر میں چاہتا تو آسمان کو ہاتھ لگا سکتا تھا۔'' (احمد، الموصلی، البزار)

الهجرة إلى الحبشة

ہجرت حبشہ

٦٣٩٦ـــ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ: عَنْ أُمِّهِ لَيْلَى كَانَ عُمَرُ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَلَيْنَا فِي إِسْلَامِنَا فَلَمَّا تَهَيَّأْنَا لِلْخُرُوْجِ إِلَى الْحَبَشَةِ أَتَى وَأَنَا عَلَى بَعِيْرِي فَقَالَ إِلَى أَيْنَ يَا أُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ؟ فَقُلْتُ: آذَيْتُمُوْنَا فِي دِيْنِنَا فَنَذْهَبُ فِي أَرْضِ اللّٰهِ حَيْثُ لَا نُؤْذَى، فَقَالَ: صَحِبَكُمُ اللّٰهُ، ثُمَّ ذَهَبَ فَجَاءَ زَوْجِي عَامِرٌ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا رَأَيْتُ مِنْ رِقَّةِ

''عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنی ماں ام لیلیٰ سے روایت کرتا ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ ہمارے اسلام لانے کی وجہ سے ہمارا مخالف تھے۔ جب ہم نے حبشہ جانے کا ارادہ کر لیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آئے جب کہ میں اونٹ پر سوار ہو چکی تھی۔ تو اس نے کہا: ام عبداللہ! کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا: تم نے ہمارے دین کے بارے میں ہمیں بہت اذیت پہنچائی ہے۔ اس لیے ہم اللہ کی زمین پر نکل چلے ہیں جہاں ہمیں ایذا نہ پہنچائی جائے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تمہارے ساتھ ہو۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ چلے

(٦٣٩٥) احمد: ١٣٠٤۔ موصلی، برار، هیثمی: ٩٨٣٧.

(٦٣٩٦) طبرانی کبیر: ٢٩/ ٢٥۔ وقد صرح ابن اسحاق بالسماع فهو صحيح، هيثمی: ٩٨٤٠

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

عُمَرَ، فَقَالَ: تَرْجِيْنَ أَنْ يُسْلِمَ وَاللّٰهِ لَا يُسْلِمُ حَتّٰى يُسْلِمَ حِمَارُ الْخَطَّابِ. (رواه الطبراني في الكبير)(٢٥/٢٩)

٦٣٩٧ـــ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى النَّجَاشِيِّ نَحْوَ ثَمَانِيْنَ رَجُلًا فِيْهِمْ جَعْفَرٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُرْفُطَةَ وَعُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ وَأَبُوْ مُوْسٰى، فَأَتَيْنَا النَّجَاشِيَّ وَبَعَثَ قُرَيْشٌ عَمْرَو ابْنَ الْعَاصِ وَعُمَارَةَ بْنَ الْوَلِيْدِ بِهَدِيَّةٍ فَلَمَّا دَخَلَا عَلَى النَّجَاشِيِّ سَجَدَا لَهُ وَقَالَا لَهُ: إِنَّ نَفَرًا مِنْ بَنِي عَمِّنَا نَزَلُوْا أَرْضَكَ وَرَغِبُوْا عَنَّا وَعَنْ مِلَّتِنَا، قَالَ: فَأَيْنَ هُمْ؟ قَالَ: فِيْ أَرْضِكَ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ، قَالَ جَعْفَرٌ: أَنَا خَطِيْبُكُمُ الْيَوْمَ فَاتَّبِعُوْهُ، فَسَلَّمَ وَلَمْ يَسْجُدْ فَقَالُوْا لَهُ: مَالَكَ لَا تَسْجُدُ لِلْمَلِكِ؟ قَالَ: إِنَّا لَا نَسْجُدُ إِلَّا لِلّٰهِ تَعَالٰى. قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى بَعَثَ إِلَيْنَا رَسُوْلَهُ ﷺ وَأَمَرَنَا أَلَّا نَسْجُدَ إِلَّا لِلّٰهِ تَعَالٰى، وَأَمَرَنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، قَالَ عَمْرٌو: فَإِنَّهُمْ يُخَالِفُوْنَكَ فِيْ عِيْسٰى، قَالَ: مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ عِيْسٰى وَأُمِّهِ؟ قَالُوْا: نَقُوْلُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى، هُوَ كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوْحُهُ أَلْقَاهَا إِلَى الْعَذْرَاءِ الْبَتُوْلِ لَمْ يَمَسَّهَا

گئے۔ میرا خاوند عامر رضی اللہ عنہ آیا تو میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی نرمی کی خبر دی۔ فرمایا تجھے اس کے اسلام لانے کی امید ہے، اللہ کی قسم! وہ اسلام قبول نہیں کرے گا یہاں تک کہ خطاب کا گدھا اسلام قبول نہ کرلے۔" (الکبیر)

"سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نجاشی کی طرف روانہ کیا ہم تقریباً اسی آدمی تھے۔ ان میں جعفر، عبداللہ بن عرفطہ، عثمان بن مظعون اور ابوموسیٰ تھے اور ہم نجاشی کے پاس چلے گئے۔ قریش نے عمرو بن العاص اور عمارہ بن ولید کو ہدیے تحفے دے کر روانہ کر دیا۔ جب وہ نجاشی کے پاس گئے تو اس کو سجدہ کیا، اور اس سے کہا: ہمارے چچاؤں کے چند بیٹے تمہارے ملک میں آئے ہیں۔ اور وہ ہم سے اور ہمارے دین سے منہ پھیر کر چلے آئے ہیں۔ اس نے کہا: وہ کہاں ہیں؟ کہا: وہ تمہارے ملک میں ہیں۔ ہمیں بلایا گیا تو سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا: آج تمہاری طرف سے گفتگو میں کروں گا تو سب ہی اس کی اتباع میں گئے۔ سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ نے بادشاہ کو سلام کیا اور سجدہ نہ کیا۔ درباری لوگوں نے کہا: تم نے بادشاہ کو سجدہ کیوں نہیں کیا؟ اس نے کہا: ہم کسی کو اللہ کے سوا سجدہ نہیں کرتے۔ اس نے کہا: اس کی کیا وجہ ہے؟ اس نے کہا: اللہ نے ہماری طرف اپنا رسول مبعوث کیا ہے۔ انہوں نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کو سجدہ نہ کریں۔ ہمیں حکم دیا ہے نماز پڑھنے کا اور زکوٰۃ ادا کرنے کا۔ عمرو نے کہا: یہ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بھی تمہارے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں۔ بادشاہ نے کہا: تم عیسیٰ علیہ السلام اور اس کی ماں کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ تو سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم وہ

(٦٣٩٧) طبراني كبير وفيه، حديج بن معاوية وثقه أبو حاتم وقال: في بعض حديثه ضعف، وضعفه ابن معين وغيره وبقية رجاله ثقات. هيثمي: ٩٨٤١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بَشَرٌ وَلَمْ يَفْرِضْهَا وَلَدٌ، فَرَفَعَ النَّجَاشِيُّ عُوْدًا مِنَ الْأَرْضِ، وَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْقِسِّيْسِيْنَ وَالرُّهْبَانِ وَاللّٰهِ مَاتَزِيْدُوْنَ عَلَى الَّذِيْ يَقُوْلُ مَا يُسَوِّى هٰذَا، مَرْحَبًا بِكُمْ وَبِمَنْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِهِ، أَشْهَدُ أَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَأَنَّهُ الَّذِي نَجِدُهُ فِي الإِنْجِيْلِ، وَأَنَّهُ الَّذِي بَشَّرَبِهِ عِيْسَى، انْزِلُوْا حَيْثُ شِئْتُمْ، فَوَاللّٰهِ لَوْ لَا مَا أَنَا فِيْهِ مِنَ الْمُلْكِ لَأَتَيْتُهُ حَتَّى أَكُوْنَ أَنَا أَحْمِلُ نَعْلَيْهِ، وَأُوْضِئُهُ. وَأَمَرَ بِهَدِيَّةِ الْآخَرِيْنَ فَرُدَّتْ عَلَيْهِمَا، ثُمَّ تَعَجَّلَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ حَتَّى أَدْرَكَ بَدْرًا.

(رواه الطبراني في الكبيربلين)

کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: وہ اللہ کا کلمہ ہے، اللہ کی طرف سے روح ہے، اللہ نے اس کو کنواری مریم کی طرف ڈالا ہے جو دنیا سے بے رغبت تھیں، اس کو کسی بشر نے ہاتھ نہیں لگایا تھا، اور اس کی کوئی اولاد نہ تھی۔ نجاشی نے زمین سے تنکا اٹھایا اور اس نے کہا: اے علماء نصاریٰ اور راھبو! اللہ کی قسم، تم اس سے بہتر اس تنکے کے برابر بھی نہیں کہہ سکتے۔ تمہیں آنا مبارک ہو اور جس کے پاس سے تم آئے ہو میں اس کو بھی مرحبا کہتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے رسول ہیں، اور وہ وہی ہیں جن کو ہم انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، اور وہ وہی ہیں جن کی عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی ہے۔ تم ٹھہرو جہاں چاہو۔ اللہ کی قسم! اگر اس ملک کا مسئلہ نہ ہوتا تو میں خود ان کے پاس حاضر ہوتا یہاں تک کہ میں ان کے جوتے اٹھاتا اور ان کے پاؤں دھوتا۔ اور دوسرے فریق کے تحفے واپس کرنے کا حکم دے دیا۔ سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ وہاں سے جلدی واپس آ گئے یہاں تک کہ بدر کی جنگ میں شریک ہوئے۔'' (الکبیر، سند کمزور)

٦٣٩٨ ـــ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ابْنَةِ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوُهُ وَفِيْهِ: ثُمَّ بَعَثُوْا بِذٰلِكَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَبِيْعَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الْمَخْزُوْمِيِّ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّهْمِيِّ وَأَمَرُوْهُمَا أَمْرَهُمْ وَقَالُوا لَهُمَا ادْفَعُوْا إِلَى كُلِّ بِطْرِيْقٍ هَدِيَّتَهُ قَبْلَ أَنْ تُكَلِّمُوا النَّجَاشِيَّ فِيْهِمْ ثُمَّ قَدِّمُوْا لِلنَّجَاشِيِّ هَدَايَاهُ ثُمَّ سَلُوْهُ أَنْ يُسْلِمَهُمْ إِلَيْكُمْ. وَفِيْهِ: فَكَانَ الَّذِي كَلَّمَهُ جَعْفَرُبْنُ

''مسند احمد میں ام سلمہ کی روایت پچھلی حدیث کی ہی مثل ہے۔ اس میں ہے کہ قریش نے عمرو بن عاص اور عبداللہ بن ربیعہ کو ہمارے معاملہ میں حبشہ بھیجا اور نجاشی کے لیے تحفے تحائف ان دونوں کے ساتھ تھے، اور ہر عہدہ دار کے لیے کھال کے تحفے تھے۔ اس لیے کہ اہل حبش کے پاس مکہ سے آنے والی اشیا میں سے یہ چیز ان کو زیادہ مرغوب تھی۔ قریش نے کہا تھا کہ بادشاہ سے بات چیت سے پہلے ہر عہدے دار کو اس کا تحفہ دے دینا پھر نجاشی کی خدمت میں تحائف پیش کرنا، اس کے بعد مسلمانوں کے سپرد کرنے کی بات کرنا۔ اس روایت میں ہے

(٦٣٩٨) احمد: ١٧٤٢، طبرانی ورجاله رجال الصحيح غير اسحاق وقد صرح بالسماع، هيثمى: ٩٨٤٣.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لَهُ أَيُّهَا الْمَلِكُ كُنَّا قَوْمًا أَهْلَ جَاهِلِيَّةٍ نَعْبُدُ الأَصْنَامَ وَنَأْكُلُ الْمَيْتَةَ وَنَأْتِي الْفَوَاحِشَ وَنَقْطَعُ الأَرْحَامَ وَنُسِيءُ الْجِوَارَ يَأْكُلُ الْقَوِيُّ مِنَّا الضَّعِيفَ فَكُنَّا عَلَى ذٰلِكَ حَتَّى بَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْنَا رَسُولًا مِنَّا نَعْرِفُ نَسَبَهُ وَصِدْقَهُ وَأَمَانَتَهُ وَعَفَافَهُ فَدَعَانَا إِلَى اللّٰهِ لِنُوَحِّدَهُ وَنَعْبُدَهُ وَنَخْلَعَ مَاكُنَّا نَعْبُدُ نَحْنُ وَآبَاؤُنَا مِنْ دُونِهِ مِنَ الْحِجَارَةِ وَالأَوْثَانِ وَأَمَرَنَا بِصِدْقِ الْحَدِيثِ وَأَدَاءِ الأَمَانَةِ وَصِلَةِ الرَّحِمِ وَحُسْنِ الْجِوَارِ وَالْكَفِّ عَنِ الْمَحَارِمِ وَالدِّمَاءِ وَنَهَانَا عَنِ الْفَوَاحِشِ وَقَوْلِ الزُّورِ وَأَكْلِ مَالِ الْيَتِيمِ وَقَذْفِ الْمُحْصَنَاتِ وَأَمَرَنَا أَنْ نَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَأَمَرَنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّيَامِ قَالَ فَعَدَّدَ عَلَيْهِ أُمُورَ الإِسْلَامِ فَصَدَّقْنَاهُ وَآمَنَّا بِهِ وَاتَّبَعْنَاهُ عَلَى مَا جَاءَ بِهِ فَعَبَدْنَا اللّٰهَ وَحْدَهُ فَلَمْ نُشْرِكْ بِهِ شَيْئًا وَحَرَّمْنَا مَا حَرَّمَ عَلَيْنَا وَأَحْلَلْنَا مَا أَحَلَّ لَنَا فَعَدَا عَلَيْنَا قَوْمُنَا فَعَذَّبُونَا وَفَتَنُونَا عَنْ دِينِنَا لِيَرُدُّونَا إِلَى عِبَادَةِ الأَوْثَانِ مِنْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَأَنْ نَسْتَحِلَّ مَا كُنَّا نَسْتَحِلُّ مِنَ الْخَبَائِثِ فَلَمَّا قَهَرُونَا وَظَلَمُونَا وَشَقُّوا عَلَيْنَا وَحَالُوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ دِينِنَا خَرَجْنَا إِلَى بَلَدِكَ وَاخْتَرْنَاكَ عَلَى مَنْ سِوَاكَ وَرَغِبْنَا فِي جِوَارِكَ وَرَجَوْنَا أَنْ لَا

کہ سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے بادشاہ! ہم ایک جاہل قوم تھے۔ ہم بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ ہم مردار کھاتے تھے۔ ہم بے حیائی میں مبتلا تھے۔ ہم قطع رحمی کرتے تھے۔ ہمسائے کے لیے بدترین تھے۔ ہمارا طاقت ور کمزور کو کھا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے درمیان سے ہماری طرف اپنا رسول مبعوث فرمایا اس کا حسب ونسب، سچائی، دیانت اور کردار کی پاکیزگی سے ہم اچھی طرح واقف تھے۔ انہوں نے ہمیں اللہ کی طرف دعوت دی تا کہ ہم اس کی توحید کا اقرار کریں اور اس کی عبادت کریں اور ہم ان اشیاء کی پوجا ترک کر دیں جن کی ہم اور ہمارے باپ دادا عبادت کرتے تھے اور پتھر کے بت تراش کر پوجتے تھے۔ اللہ کے نبی نے ہمیں سچائی، دیانت صلہ رحمی اور بہتر ہمسایا بننے کی تلقین کی۔ انہوں نے حرام خوری، خون بہانے، فحش باتیں کرنے اور جھوٹی گواہی دینا لوگوں کا اور یتیم کا مال کھانے، اور بے گناہ لوگوں پر بہتان تراشنے سے منع کیا۔ انہوں نے حکم دیا کہ ہم ایک اللہ کی عبادت کریں، اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں، اور نماز قائم کرنے، اور زکوۃ ادا کرنے کی تلقین کی۔ نیز سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ نے نجاشی کو اسلام کے امور سے آگاہ کیا۔ چنانچہ ہم نے ان کی تصدیق کی اور ہم اس پر ایمان لے آئے اور جو کچھ وہ لے کر آئے ہم نے اس کی پیروی کی اور اس وجہ سے ہماری قوم نے ہم پر ظلم ڈھائے، ہمیں ہر طرح کی سزائیں دیں، اور ہمیں اپنے دین کے متعلق فتنے میں ڈال رکھا، اور ہم پر بڑی سزائیں روا رکھیں تو ہم تمہارے ملک میں چلے آئے اور دوسرے ملکوں کی بجائے تمہارے پڑوس میں ٹھہرنا پسند کیا اور ہم نے یہ توقعات وابستہ کیں کہ بادشاہ کے پاس ہم پر ظلم نہ ہوگا۔ نجاشی نے کہا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نُظْلَمَ عِنْدَكَ أَيُّهَاالْمَلِكُ قَالَتْ فَقَالَ لَهُ النَّجَاشِيُّ هَلْ مِمَّاجَاءَ بِهِ عَنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ قَالَتْ فَقَالَ لَهُ جَعْفَرٌ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ النَّجَاشِيُّ فَاقْرَأْهُ عَلَيَّ فَقَرَأَعَلَيْهِ صَدْرًامِنْ كهيعص قَالَتْ فَبَكَى وَاللّٰهِ النَّجَاشِيُّ حَتَّى أَخْضَلَ لِحْيَتَهُ وَبَكَتْ أَسَاقِفَتُهُ حَتَّى أَخْضَلُوْا مَصَاحِفَهُمْ حِيْنَ سَمِعُوْا مَاتَلاعَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ النَّجَاشِيُّ إِنَّ هٰذَا وَاللّٰهِ وَالَّذِي جَاءَ بِهِ مُوْسَى لَيَخْرُجُ مِنْ مِشْكَاةٍ وَاحِدَةٍ انْطَلِقَا فَوَاللّٰهِ لاأُسْلِمُهُمْ إِلَيْكُمْ أَبَدًا وَلاأَكَادُ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَلَمَّا خَرَجَامِنْ عِنْدِهِ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَاللّٰهِ لأُنَبِّئَنَّهُمْ غَدًا عَيْبَهُمْ عِنْدَهُمْ ثُمَّ أَسْتَأْصِلُ بِهِ خَضْرَاءَ هُمْ قَالَتْ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي رَبِيْعَةَ وَكَانَ أَتْقَى الرَّجُلَيْنِ فِيْنَا لاتَفْعَلْ فَإِنَّ لَهُمْ أَرْحَامًا وَإِنْ كَانُوْا قَدْخَالَفُوْنَا قَالَ وَاللّٰهِ لأُخْبِرَنَّهُ أَنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ أَنَّ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَبْدٌ قَالَتْ ثُمَّ غَدَا عَلَيْهِ الْغَدَ فَقَالَ لَهُ أَيُّهَاالْمَلِكُ إِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ فِي عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ قَوْلاً عَظِيْمًا فَأَرْسِلْ إِلَيْهِمْ فَاسْأَلْهُمْ عَمَّايَقُوْلُوْنَ فِيْهِ قَالَتْ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ يَسْأَلُهُمْ عَنْهُ قَالَتْ وَلَمْ يَنْزِلْ بِنَامِثْلُهُ اجْتَمَعَ الْقَوْمُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ مَاذَا تَقُوْلُوْنَ فِي عِيْسَى إِذَا سَأَلَكُمْ عَنْهُ قَالُوْا نَقُوْلُ وَاللّٰهِ فِيْهِ مَاقَالَ اللّٰهُ وَمَا جَاءَ بِهِ نَبِيُّنَاكَائِنًا فِي ذٰلِكَ مَاهُوَكَائِنٌ فَلَمَّا

تمہارے پاس کوئی چیز ہے جو اس نبی پر نازل ہوئی ہے اور وہ لے کر آیا ہے؟ تو جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں، اور سورت مریم کٓھٰیٰعٓصٓ ابتدائی آیات پڑھ کر سنا دیں۔ نجاشی بھی رویا اور علماء نصاریٰ بھی روئے۔ یہاں تک کہ سب کی داڑھیاں بھیگ گئیں۔ پھر اس نے کہا: یہ کلام اور موسیٰ علیہ السلام جو کلام لے کر مبعوث ہوئے یہ ایک ہی طاق سے لی گئی ہیں۔ مشرکین کے سفیروں سے کہا: دونوں چلے جاؤ میں ان لوگوں کو تمہارے حوالے کبھی نہیں کروں گا۔ پھر مسلمانوں کو کہا: تم جا کر ٹھہر جاؤ تم امن میں ہو جو تمہیں ایذا پہنچائے گا اس پر جرمانہ کیا جائے گا یہ بات اس نے تین بار کہی۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ہم اس بادشاہ کے پاس بہتر ہمسائے اور بہتر پڑوس میں رہے۔ ایک بار نجاشی کا ایک دشمن اس پر حملہ آور ہوا تو جتنا اس جنگ سے ہمیں خوف لاحق ہوا کسی دوسری جنگ سے نہیں ہوا ہمیں خطرہ تھا کہ اگر مخالف غالب آیا تو ہمارے ساتھ وہ رعایت نہیں برتے گا جس طرح ہمارے حقوق کی حفاظت نجاشی ملحوظ رکھتا ہے۔ (نجاشی ہی غالب رہا)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالَ لَهُمْ مَاتَقُولُوْنَ فِي عِيْسَى
ابْنِ مَرْيَمَ فَقَالَ لَهُ جَعْفَرُبْنُ أَبِي طَالِبٍ
نَقُوْلُ فِيْهِ الَّذِي جَاءَ بِهِ نَبِيُّنَا هُوَعَبْدُ اللّٰهِ
وَرَسُوْلِهِ وَرُوْحُهُ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ
الْعَذْرَاءِ الْبَتُوْلِ قَالَتْ فَضَرَبَ النَّجَّاشِيُّ
يَدَهُ إِلَى الْأَرْضِ فَأَخَذَ مِنْهَا عُوْدًا ثُمَّ قَالَ
مَاعَدَا عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ مَاقُلْتَ هٰذَا الْعُوْدَ
فَتَنَاخَرَتْ بِطَارِقَتُهُ حَوْلَهُ حِيْنَ قَالَ مَاقَالَ
فَقَالَ وَإِنْ نَخَرْتُمْ وَاللّٰهِ اذْهَبُوْا فَأَنْتُمْ سُيُوْمٌ
بِأَرْضِي وَالسُّيُوْمُ الْآمِنُوْنَ مَنْ سَبَّكُمْ غُرِّمَ
ثُمَّ سَبَّكُمْ غُرِّمَ فَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي دَبْرًا ذَهَبًا
وَأَنِّي آذَيْتُ رَجُلاً مِنْكُمْ وَالدَّبْرُبِلِسَانِ
الْحَبَشَةِ الْجَبَلُ رُدُّوْا عَلَيْهِمَا هَدَايَاهُمَا
فَلَاحَاجَةَ لَنَا بِهَا فَوَاللّٰهِ مَا أَخَذَ اللّٰهُ مِنِّي
الرِّشْوَةَ حِيْنَ رَدَّ عَلَيَّ مُلْكِي فَآخُذَ الرِّشْوَةَ
فِيْهِ وَمَا أَطَاعَ النَّاسُ فِيَّ فَأُطِيْعَهُمْ فِيْهِ قَالَتْ
فَخَرَجَا مِنْ عِنْدِهِ مَقْبُوْحِيْنَ مَرْدُوْدًا عَلَيْهِمَا
مَا جَاءَا بِهِ وَأَقَمْنَا عِنْدَهُ بِخَيْرِ دَارٍ مَعَ خَيْرِ
جَارٍ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ إِنَّا عَلَى ذٰلِكَ إِذْنَزَلَ بِهَا
يَعْنِي مَنْ يُنَازِعُهُ فِي مُلْكِهِ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا
عَلِمْنَا حُزْنًا قَطُّ كَانَ أَشَدَّ مِنْ حُزْنٍ حَزِنَّاهُ
عِنْدَ ذٰلِكَ تَخَوُّفًا أَنْ يَظْهَرَ ذٰلِكَ عَلَى
النَّجَاشِيِّ فَيَأْتِي رَجُلٌ لَايَعْرِفُ مِنْ حَقِّنَا
مَاكَانَ النَّجَاشِيُّ يَعْرِفُ مِنْهُ. (رواه
أحمد، ١٧٤٢)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٦٣٩٩ــــ وَلِلْكَبِيرِ وَالْبَزَّارِ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ نَحْوُهُ، وَفِيهِ: أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ: فَتَفَرَّقْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَى أَنْ أَلْقَاهُ مِنْ جَعْفَرٍ فَاسْتَقْبَلَنِي فِي طَرِيقٍ مَرَّةً فَنَظَرْتُ خَلْفَهُ وَخَلْفِي فَلَمْ أَرَ أَحَدًا، فَقُلْتُ: أَتَعْلَمُ أَنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ؟ قَالَ: فَقَدْ هَدَاكَ اللَّهُ فَاثْبُتْ، ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّهُمْ أَخَذُوا كُلَّ شَيْءٍ لَهُ، ثُمَّ أَتَى جَعْفَرًا وَانْطَلَقَ مَعَهُ إِلَى النَّجَاشِيِّ، فَقَالَ جَعْفَرٌ: إِنَّ عَمْرًا تَابَعَنِي عَلَى دِينِي، قَالَ: كَلَّا، قُلْتُ: بَلَى، قَالَ لِإِنْسَانٍ اذْهَبْ مَعَهُ فَإِنْ فَعَلَ فَلَا يَقُولُ شَيْئًا إِلَّا كَتَبْتَهُ قَالَ عَمْرٌو: فَجَعَلْتُ أَقُولُ وَجَعَلَ يَكْتُبُ حَتَّى كَتَبَ كُلَّ شَيْءٍ لِي حَتَّى الْقَدَحِ وَلَوْ شِئْتُ آخُذُ شَيْئًا مِنْ أَمْوَالِهِمْ إِلَى مَالِي فَعَلْتُ. (للكبير، ١٣)

''الکبیر اور البزار رحمہ اللہ نے عمیر بن اسحاق کی روایت سے اس کی مثل روایت بیان کی ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ عمرو بن العاص نے کہا: جب ہم نجاشی کے پاس جدا ہوئے تو مجھے سب امور سے زیادہ یہ امر پسند تھا کہ میں سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کروں۔ ایک بار وہ مجھے راستہ میں مل گئے تو میں نے اپنے پیچھے بھی دیکھا اور اس کے پیچھے بھی جب کوئی نظر نہ آیا تو میں نے کہا: اے جعفر رضی اللہ عنہ! کیا تجھے علم ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں؟ سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر ایسا ہی ہے تو پھر تجھے اللہ نے ہدایت دیدی ہے۔ لہٰذا ثابت قدم رہو۔ پھر وہ جعفر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نجاشی کے پاس گیا تو جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا: عمرو رضی اللہ عنہ نے دین میں میری پیروی اختیار کی ہے۔ عمرو کی ہر چیز بادشاہ کے آدمیوں نے چھین لی تھی۔ سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کی بات سن کر بادشاہ نے کہا: ہرگز یہ مسلمان نہیں ہوا۔ عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: میں مسلمان ہو چکا ہوں۔ بادشاہ نے میرے ساتھ آدمی روانہ کیا اور کہا: یہ جس چیز کا دعوی کرتا ہے تو لکھ دے۔ عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بولتا گیا اور وہ لکھتا رہا یہاں تک کہ پیالہ بھی لکھ دیا اگر میں مزید کچھ ان کے اوپر لکھاتا تو وہ بھی لے لیتا۔'' (الکبیر)

٦٤٠٠ــــ وَلِلْكَبِيرِ عَنْ أَبِي مُوسَى بِنَحْوِهِ وَزَادَ: وَكَانَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَجُلًا قَصِيرًا وَمَعَهُ امْرَأَتُهُ وَكَانَ عُمَارَةُ رَجُلًا جَمِيلًا فَشَرِبَا خَمْرًا حِينَ أَقْبَلَا إِلَى

''الکبیر میں ابوموسی سے مثل اس کے بیان ہے اور مزید اس میں یہ ہے کہ عمرو رضی اللہ عنہ ایک چھوٹے قد کا آدمی تھا، اور اس کے ساتھ اس کی بیوی تھی۔ عمارہ قد آور خوبصورت آدمی تھا جب یہ نجاشی کی طرف جا رہے تھے تو انہوں نے شراب پی، اور عمارہ

(٦٣٩٩) طبرانی کبیر: ١٣ـ بزار، وصدر الحديث في أوله له وزاد في آخره قال: ثم كانت بعد من النبي ﷺ في السفن مسمعين، وعمير بن إسحاق وثقه ابن حبان وغيره، وفيه كلا لا يضر وبقية رجاله رجال الصحيح، هيثمي: ٩٨٤٤

(٦٤٠٠) روى أبو داؤد منه مقدار سطر في الجنائز رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح هيثمي: ٩٨٤٧

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النَّجَاشِيِّ. فَقَالَ عُمَارَةُ لِعَمْرٍو: مُرِ امْرَأَتَكَ تُقَبِّلْنِي فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو: أَلَا تَسْتَحِي، فَرَمَاهُ عُمَارَةُ فِي الْبَحْرِ فَجَعَلَ عَمْرٌو يُنَاشِدُهُ حَتَّى أَدْخَلَهُ عُمَارَةُ السَّفِينَةَ، فَحَقَدَ عَمْرٌو فِي ذٰلِكَ، وَقَالَ لِلنَّجَاشِيِّ: إِنَّكَ إِذَا خَرَجْتَ خَلَفَكَ عُمَارَةُ فِي أَهْلِكَ. فَدَعَا النَّجَاشِيُّ عُمَارَةَ فَنَفَخَ فِي إِحْلِيلِهِ فَطَارَ مَعَ الْوَحْشِ.
(رواه الطبراني في الكبير)

نے کہا: اے عمرو! اپنی بیوی کو حکم دے کہ وہ مجھے بوسہ دے دے۔ عمرو نے کہا: تجھے شرم نہیں آتی۔ پس عمارہ نے اس کو اٹھا کر سمندر میں پھینک دیا۔ عمرو نے عمارہ کی منت سماجت کی، اور اس نے عمرو کو کشتی میں داخل کر دیا۔ عمرو نے یہ بات دل میں رکھی اور اس نے نجاشی کو کہا: جب تو گھر سے باہر تھا تو عمارہ نے تیری بیوی کے ساتھ کچھ باتیں کیں تھیں۔ نجاشی نے عمارہ کو حاضر کرایا اور اس کی شرمگاہ کے سوراخ میں ہوا پھونکا دی تو وہ وحشت کھا کر جنگلی حیوانوں کی طرف دوڑ گیا۔'' (الکبیر)

٦٤٠١- وفي رواية: فَأَمَرَ النَّجَاشِيُّ بِعُمَارَةَ فَنُفِخَ فِي إِحْلِيلِهِ فَاسْتَطَيَّرَ حَتَّى لَحِقَ بِالصَّحَارِي يَسْعٰى فِيهَا مَعَ الْوَحْشِ، فَجَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَهْلَهُ فَسَقَوْهُ شَرْبَةً مِنْ سَوِيقٍ فَمَاتَ. (رواه الطبراني في الكبير)

''دوسری روایت میں منقول ہے کہ نجاشی نے عمارہ کی شرمگاہ کے سوراخ میں ہوا پھونکنے کا حکم دیدیا۔ چنانچہ جب اس کے ذکر میں ہوا پھونکی گئی تو وہ بھاگ کر صحراء میں چلا گیا۔ وحشی جانوروں کے ساتھ دوڑتا پھرتا تھا پھر وہ گھر آیا تو انہوں نے اس کو ستو کا مشروب پلایا اور وہ مرگیا۔'' (الکبیر)

٦٤٠٢- عَنْ عُرْوَةَ: فِي تَسْمِيَةِ الَّذِينَ خَرَجُوا إِلَى الْحَبَشَةِ الْمَرَّةَ الْأُولَى قَبْلَ خُرُوجِ جَعْفَرٍ وَأَصْحَابِهِ، الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ، سَهْلُ بْنُ بَيْضَاءَ، عَامِرُ ابْنُ رَبِيعَةَ، عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ، عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، مَعَ امْرَأَتِهِ رُقَيَّةَ بِنْتِ النَّبِيِّ ﷺ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ، مُصْعَبُ ابْنُ عُمَيْرٍ، أَبُوحُذَيْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ، مَعَ امْرَأَتِهِ سَهْلَةَ بِنْتِ سُهَيْلٍ وَوَلَدَتْ لَهُ بِالْحَبَشَةِ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي حُذَيْفَةَ، أَبُوسَبْرَةَ بْنُ أَبِي .

''عروہ ان لوگوں کے نام کا تذکرہ کرتے ہیں جو لوگ اول مرتبہ حبشہ گئے، وہ جعفر رضی اللہ عنہ اور اس کے ساتھیوں سے پہلے گئے تھے۔ زبیر بن العوام، سہل بن بیضاء، عامر بن ربیعہ، عبداللہ بن مسعود، عبدالرحمٰن بن عوف، عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم ان کی زوجہ محترمہ رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ، عثمان بن مظعون، مصعب بن عمیر، ابوحذیفہ بن عتبہ رضی اللہ عنہم اپنی بیوی سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا کے سمیت اور اس سے حبشہ میں محمد بن ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ پیدا ہوا۔ ابو سبرہ بن ابی رُھم رضی اللہ عنہ اپنی بیوی ام کلثوم بنت سہیل رضی اللہ عنہا سمیت۔ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ اور ان کی زوجہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا جب سورت النجم نازل ہوئی اور آپ ﷺ نے تلاوت کی

(٦٤٠١) طبراني كبير: مرسلا وفيه محمد بن كثير الثقفي وهو ضعيف، هيثمي: ٩٨٤٩.

(٦٤٠٢) طبراني كبير: ٨٣١٦ـ هكذا مرسلا وفيه ابن لهيعة ايضا، هيثمي: ٩٨٥٠.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

رُهْـمٍ، مَـعَ امْـرَأَتِهِ أُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ سُهَيْلٍ، أَبُـوْسَـلَـمَةَ بْـنُ عَبْدِ الأَسَدِ، مَعَ امْرَأَتِهِ أُمِّ سَـلَمَةَ، وَلَمَّانَزَلَتْ سُوْرَةُ النَّجْمِ وَقَرَأَ ﷺ: أَفَـرَأَيْـتُـمُ اللاَّتَ وَالْـعُـزّٰى وَمَـنَـاةَ الثَّـالِثَةَ الأُخْـرٰى، أَلْـقَـى الشَّيْطَانُ فِيْهَا عِنْدَذٰلِكَ ذِكْـرَ الـطَّـوَاغِيْـتِ، فَـقَـالَ: وَإِنَّهُنَّ مِنَ الْغَرَانِيْقِ الْعُلٰى، وَإِنَّ شَفَاعَتَهُنَّ لَتُرْتَجٰى، فَـوَقَـعَـتْ هَـاتَـانِ الْكَلِمَتَانِ فِي قَلْبِ كُلِّ مُشْـرِكٍ وَذَلَّـتْ بِهَـا أَلْسِـنَتُهُمْ وَاسْتَبْشَرُوْا وَقَالُوْا إِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ رَجَعَ إِلَى دِيْنِهِ الْأَوَّلِ وَدِيْـنِ قَـوْمِـهِ، فَلَمَّا بَلَغَ ﷺ آخِـرَ السُّوْرَةِ سَـجَـدَ وَسَـجَـدَ مَـعَـهُ كُلُّ مَنْ حَضَرَهُ مِنْ مُسْلِمٍ وَمُشْرِكٍ، غَيْرَ أَنَّ الْوَلِيْدَ بْنَ الْمُغِيْرَةِ كَانَ رَجُلاًكَبِيْرًا فَرَفَعَ مِلْءَ كَفِّهِ تُرَابًا فَسَجَدَ عَـلَيْـهِ فَـعَـجَـبَ الْـمُـسْلِمُوْنَ مِنْ سُجُوْدِ الْـمُـشْـرِكِـيْـنَ غَيْـرَ إِيْـمَانٍ وَلاَ يَقِيْنٍ، وَلَمْ يَسْـمَعُوا الَّذِي أَلْقَى الشَّيْطَانُ فَفَشَتْ تِلْكَ الْكَلِمَةَ فِي النَّاسِ وَأَظْهَرَهَا الشَّيْطَانُ حَتّٰى بَـلَـغَـتِ الْـحَبَشَةَ، فَـلَمَّا سَمِعَ عُثْمَانُ بْنُ مَـظْـعُـوْنٍ وَمَـنْ مَـعَـهُ أَنَّ النَّاسَ أَسْلَمُوْا وَسَـجَـدُوْا لِـلّٰـهِ أَقْبَلُوْا سِرَاعًا، فَكَبُرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ ﷺ، فَـلَـمَّـا أَمْسٰى أَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَشَكَا إِلَيْـهِ فَـأَمَـرَهُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ فَلَمَّا بَلَغَهَا تَبَرَّأَ مِنْهَا جِبْـرِيْـلُ، فَشَـقَّ ذٰلِكَ عَلَيْـهِ ﷺ، وَقَـالَ: تَـكَـلَّـمْـتُ بِـكَـلاَمِ الشَّيْطَانِ وَشَرَكَنِي فِي

(کیا تم نے لات اور عزیٰ اور مناۃ تیسرا بھی دیکھا ہے) تو شیطان نے بتوں کے نام کے ساتھ یہ الفاظ ڈال دیے۔ یہ بلند گردن والے ہیں ان کی شفاعت کی امید کی جاتی ہے تو یہ کلمات ہر مشرک کے دل میں جگہ پکڑ گئے اور ان کی زبانوں پر جاری ہو گئے اور وہ بہت خوش تھے۔ انہوں نے کہا: محمد ﷺ اپنے سابقہ دین کی طرف لوٹ آئے ہیں۔ جب آپ ﷺ نے سورت کا آخری حصہ تلاوت کر کے سجدہ کیا تو تمام لوگوں نے جو حاضر تھے خواہ مشرک تھے یا مسلم سب ہی نے آپ ﷺ کے ساتھ سجدہ کیا۔ البتہ ولید بن مغیرہ بہت بڑا متکبر آدمی تھا اس نے ہاتھ میں مٹی لے کر اس پر سجدہ کیا۔ مسلمانوں کو یہ بات پسند آئی کہ مشرکین نے ایمان ویقین کے بغیر ہی سجدہ کر دیا ہے، اور مسلمانوں نے وہ کلمات نہیں سنے جو شیطان نے ڈالے تھے۔ پس یہ واقعہ لوگوں میں عام ہو گیا اور شیطان نے اس کی خوب اشاعت کی۔ جب یہ خبر عثمان بن مظعون اور ان کے رفقاء تک پہنچی کہ لوگ اسلام لائے ہیں اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کو سجدہ کیا ہے تو وہ جلدی واپس آ گئے۔ پس یہ چیز آنحضرت ﷺ پر گراں گذری۔ رات کے وقت جبریل علیہ السلام آئے تو ان سے بھی شکوہ کیا۔ جبریل علیہ السلام نے سورت النجم پڑھنے کا کہا۔ اور جب آپ القاء شیطانی پر پہنچے تو جبریل علیہ السلام نے اس سے بیزاری ظاہر کی تو نبی ﷺ کے لیے نہایت پریشان کن بات تھی اور فرمایا: میں نے شیطان کے کلمات کہے، اور وہ اللہ کے کام میں میرے ساتھ شریک ہو گیا ہے۔ پس جو شیطانی القا تھا وہ اللہ نے منسوخ کر دیا اور آپ ﷺ پر یہ آیت نازل کی (اور ہم نے تجھ سے پہلے جب کوئی رسول اور نبی مبعوث کیا تو جب اس نے ہمارا کلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَمْرِ اللهِ. فَنَسَخَ اللهُ أَلْقَى الشَّيْطَانُ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُوْلٍ وَلَانَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّى أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ﴾ ... إِلَى ﴿بَعِيْدٍ﴾. فَلَمَّا بَرَّأَهُ مِنْ سَجْعِ الشَّيْطَانِ وَفِتْنَتِهِ انْقَلَبَ الْمُشْرِكُوْنَ لِضَلَالِهِمْ وَعَدَاوَتِهِمْ وَبَلَغَ الْمُسْلِمُوْنَ مِمَّنْ كَانَ بِالْحَبَشَةِ وَقَدْ شَارَفُوْا مَكَّةَ فَلَمْ يَسْتَطِيْعُوا الرُّجُوْعَ مِنْ شِدَّةِ الْبَلَاءِ الَّذِي أَصَابَهُمْ، وَخَافُوْا أَنْ يَدْخُلُوْا مَكَّةَ فَيُبْطَشُ بِهِمْ، فَلَمْ يَدْخُلْ رَجُلٌ مِنْهُمْ إِلَّا بِجِوَارٍ، فَأَجَارَ الْوَلِيْدُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ جِوَارَهُ حِيْنَ أَبْصَرَ مَا يَلْقَاهُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ أَذِيَّةِ الْمُشْرِكِيْنَ لَهُمْ، وَأَحَبَّ عُثْمَانُ أَنْ يَكُوْنَ مِنْ جُمْلَةِ الْمُسْلِمِيْنَ يُثَابُ عَلَى مَا يَلْقَاهُ مِنَ الْأَذَى فِي اللهِ تَعَالَى. (للكبير، ٨٣١٦) مطولا بلين وإرسال قُلْتُ. رَدَّ الْأَئِمَّةُ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قِصَّةَ إِلْقَاءِ الشَّيْطَانِ لِعِصْمَةِ الْوَحْيِ مَعْلُوْمٌ وَالْحَدِيْثُ بِدُوْنِ ذٰلِكَ وَمَعْرُوْفٌ مَحْفُوْظٌ وَاللهُ أَعْلَمُ).

پڑھا پس شیطان نے اس کی قرأت میں اپنے کلمات ڈال دیے پس اللہ نے منادیاوہ جو کچھ شیطان نے ڈالا تھا۔''بعید'' تک)پس جب اللہ تعالیٰ نے شیطان کے کلمات سے اور اس فتنے سے آپ ﷺ کو بری کر دیا تو مشرکین اپنی گمراہی اور عداوت کی طرف پلٹ گئے۔جن لوگوں کو حبشہ میں یہ واقعہ پہنچا تھا اور وہ لوٹ کر مکہ کے سامنے آ گئے۔اور اصلیت سے باخبر ہونے کے بعد وہ لوٹ بھی نہیں سکتے تھے اور ان کو اس شدید ابتلاء کا بھی علم تھا اور وہ ڈرتے تھے کہ اگر وہ مکہ میں داخل ہوئے تو پکڑے جائیں گے۔پس ان میں کوئی فرد امن حاصل کرنے کے بغیر مکہ میں داخل نہ ہوا۔ولید بن مغیرہ نے عثمان بن مظعون کو امن دیا تھا پھر جب عثمان بن مظعون نے دیگر مسلمانوں کو سزا پاتے دیکھا اور مشرکین کی اذیت دیکھی تو عثمان بن مظعون نے یہ زیادہ پسند کیا کہ عام مسلمانوں کی مثل وہ بھی اللہ کی راہ میں ایذا پائے اور اجر وثواب کا مستحق ہو تو ولید بن مغیرہ کا امن واپس کر دیا۔الکبیر کی طویل روایت ہے کمزور سند کے ساتھ اور یہ روایت مرسل بھی ہے۔ائمہ محدثین نے شیطانی القا کے واقعہ کو شدت سے رد کیا ہے اس لیے کہ وحی کی عصمت اس کے منافی ہے۔البتہ بقیہ حدیث القا شیطان کے بغیر دیگر روایات میں محفوظ ہے۔واللہ اعلم

شرح: اوپر بیان ہو چکا ہے کہ رسول اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر قریش کا جور وستم حد سے بڑھتا جا رہا تھا۔نبی اکرم ﷺ نے خود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کہا: تم حبشہ چلے جاؤ تو محفوظ رہو گے، اللہ تعالیٰ تمہارے لیے آسانی کی راہ پیدا فرمائے گا، یہ ہجرت دو مرتبہ ہوئی پہلی ہجرت حبشہ کا واقعہ ماہ رجب ۵ نبوت میں پیش آیا۔

حبش کا لفظی معنی جمع ہونا ہوتا ہے، اس حکومت کے تحت چونکہ سوڈان کے تمام فرقے جمع تھے اس لیے اسے حبشہ کہا جاتا ہے۔مشہور ہے کہ یہ حبش بن کوش بن حام کی اولاد سے ہیں، ان کے بادشاہ کا لقب نجاشی آ رہا ہے۔یہ سرزمین حبشہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یمن کے علاقہ کی مغربی جانب ہے، اور طویل مسافت اور دوری پر ہے، نبی ﷺ کے عہد مبارک میں نجاشی بادشاہ کا نام اصحمہ تھا۔ (فتح الباری: ۷/۱۹۰)

مولانا صفی الرحمٰن ﷫ رقمطراز ہیں: رسول اللہ ﷺ کو معلوم تھا اصحمہ نجاشی شاہِ حبش ایک عادل بادشاہ ہے، وہاں کسی پر ظلم نہیں ہوتا اس لیے آپ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ فتنوں سے اپنے دین کی حفاظت کے لیے حبشہ ہجرت کر جائیں۔ (الرحیق: ص۱۳۲)

ہجرت حبشہ سے کچھ دیر پہلے سورۂ کہف نازل ہوئی، اس میں اصحاب کہف اور موسیٰ اور خضر ﷥ کے واقعات بیان ہوئے تھے، ان سے ان مظلوموں کو اشارہ دیا گیا کہ یہ سرکش مشرکین اگر ایمان نہ لائے تو آئندہ ان ہی مقہور و مجبور مسلمانوں کے سرنگوں ہو کر اپنی قسمت کے فیصلے کے لیے پیش ہوں گے، ذوالقرنین کے واقعہ میں بھی یہی سبق تھا کہ فلاح وکامرانی ایمان ہی کی راہ میں ہے، کفر کی راہ میں نہیں۔

کہف کے بعد سورت زمر نازل ہوئی جس میں صاف کہا گیا، اللہ کی زمین تنگ نہیں۔

﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۗ وَأَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ ۗ إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ (الزمر: ۱۰)

''جن لوگوں نے اس دنیا میں اچھائی کی ان کے لیے اچھائی ہے اور اللہ کی زمین کشادہ ہے، صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بلا حساب دیا جائے گا۔'' (الرحیق: ص۱۳۲)

جب یہ ہجرت کرنے والے حبشہ پہنچے تو انہیں وہاں سکھ کا سانس آیا۔

(۲) جو بلند دیویوں کی تعریف کا واقعہ ہے، یہ بالکل جھوٹ ہے، نبی اکرم ﷺ نے کبھی ان کی تعریف نہیں کی۔ تاہم اس کے بعد یہ افواہ حبشہ تک پھیلی کہ قریش مسلمان ہوگئے ہیں، چنانچہ یہ حبشہ کے مہاجروں نے ماہِ شوال میں مکہ واپسی کی راہ لی، مگر جب یہ مکہ کے قریب آئے تو انہیں پتہ چلا یہ افواہ جھوٹی ہے، کچھ تو واپس چلے گئے اور کچھ پناہ لے کر مکہ میں رہے۔

مگر قریش کا ظلم بڑھتا ہی جا رہا تھا، مسلمان جان چھپا کر قریش کی گرفت میں آنے سے پہلے دوبارہ شاہِ حبش کے پاس پہنچ گئے۔ (زاد المعاد: ۱/۲۴) یہ دوسری ہجرت حبشہ ہے۔

ایک اعتراض ہوتا ہے کہ پہلی ہجرت حبشہ والوں میں حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷜ کا نام شامل ہونا مشکل پیدا کر رہا ہے کیونکہ صحیح حدیث میں آتا ہے، یہ جب عازم مدینہ ہو کر اپنی جماعت کے ساتھ نبی ﷺ سے ملنے کے لیے آرہے تھے کہ حبشہ کی سرزمین میں ان کی کشتی طوفان کی نذر ہو چکی ہے، پھر یہ حضرت جعفر ﷜ کے ساتھ خیبر میں نبی ﷺ کے پاس آئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان دونوں میں موافقت کی یہ صورت ہے کہ پہلے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے مکہ کی جانب ہجرت کی پھر وہ یہاں مسلمان ہوئے، تو پھر نبی ﷺ نے انہیں حبشہ جانے والوں کے ساتھ بھیج دیا، یہ یمن میں اپنی قوم کے علاقہ میں جو کہ حبشہ کے مشرق کی جانب ہے ادھر متوجہ ہوئے۔ جب انہیں یہ یقین ہوا کہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مدینہ منورہ میں قرار پکڑ چکے ہیں تو انہوں نے اوران کے ساتھیوں نے مدینہ کی جانب ہجرت کی تو ہوا میں تموج پیدا ہوا تو یہ حبشہ میں پہنچ گئے اور بعد میں ہجرت کر کے مدینہ آئے وہاں خیبر میں آپ ﷺ سے ملاقات ہوئی۔

اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی حبشہ کی دوسری ہجرت کرنے والوں میں سے ہیں۔ (فتح الباری: ۳/۱۹۰)

خروج النبي ﷺ.....

آنحضرت ﷺ کا طائف کا سفر، قبائل پر اپنے آپ کو پیش کرنا اور عقبہ اولیٰ کا واقعہ

٦٤٠٣ــــ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ قَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ مَا لَقِيتُ وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ ذٰلِكَ فِيمَا شِئْتَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَلْ أَرْجُو أَنْ

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ آپ ﷺ پر احد کے دن سے زیادہ سخت دن بھی گذرا ہے؟ فرمایا: میں نے تیری قوم کی طرف سے بڑی بڑی تکالیف برداشت کی ہیں، اور سب سے زیادہ شدید دن عقبہ کا دن تھا جب میں نے اپنے آپ کو عبد یالیل بن عبد کلال پر پیش کیا تو اس نے میری مرضی کا جواب نہ دیا۔ میں وہاں سے پریشانی کی حالت میں جس طرف منہ تھا چل پڑا اور قرن الثعالب میں پہنچ آیا اور پتہ تک نہ چلا۔ میں نے اپنا سر اوپر اٹھایا اور دیکھا کہ ایک بادل میرے اوپر سایہ کیے ہوئے ہے۔ میں نے دیکھا تو اس میں جبریل علیہ السلام تھے۔ اس نے مجھے آواز دی اور کہا: اللہ نے تیری قوم کا قول اور جو انہوں نے تجھے جواب دیا اس کو سنا ہے اور تیری طرف پہاڑوں کے نگران فرشتے کو ارسال کر دیا ہے تو جو بھی اس کو قوم کے لیے حکم دے گا وہ بجالائے گا۔ پھر ملک الجبال نے مجھے آواز دی مجھے سلام کیا اور کہا: اے محمد ﷺ! اللہ تعالیٰ نے تیری قوم کا جواب سنا ہے، اور میں پہاڑوں پر مسلط فرشتہ ہوں، اور اللہ نے مجھے تیری طرف بھیجا

(٦٤٠٣) بخاری: ٣٢٣١۔ مسلم: ١٧٩٥۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

يَخْرُجَ اللّٰهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا. (للبخاري، ٣٢٣١)

ہے تا کہ تو جو چاہے مجھے حکم دے تو آپ ﷺ کیا چاہتے ہیں؟ اگر آپ ﷺ چاہیں تو یہ دو پہاڑ میں ان پر گرادوں، آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی پشت سے وہ نسل پیدا کرے گا جو اللہ کی عبادت کرے گی اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائے گی۔'' (بخاری)

٦٤٠٤۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ: لَمَّا تُوُفِّيَ أَبُو طَالِبٍ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مَاشِيًا عَلَى قَدَمَيْهِ إِلَى الطَّائِفِ يَدْعُوهُمْ إِلَى الإِسْلَامِ فَلَمْ يُجِيبُوهُ فَانْصَرَفَ فَأَتَى ظِلَّ شَجَرَةٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ أَشْكُو إِلَيْكَ ضُعْفَ قُوَّتِي وَهَوَانِي عَلَى النَّاسِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ أَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ إِلَى مَنْ تَكِلُنِي إِلَى عَدُوٍّ يَتَجَهَّمُنِي أَمْ إِلَى قَرِيبٍ مَلَّكْتَهُ أَمْرِي إِنْ لَمْ تَكُنْ غَضْبَانَ عَلَيَّ فَلَا أُبَالِي، غَيْرَ أَنَّ عَافِيَتَكَ أَوْسَعُ لِي، أَعُوذُ بِنُورِ وَجْهِكَ الَّذِي أَشْرَقَتْ بِهِ الظُّلُمَاتُ وَصَلَحَ عَلَيْهِ أَمْرُ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ أَنْ تُنْزِلَ بِي غَضَبَكَ أَوْ تُحِلَّ بِي سَخَطَكَ، لَكَ الْعُتْبَى حَتَّى تَرْضَى وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ. (رواه الطبراني في الكبير)

''سیدنا عبداللہ جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا: جب ابو طالب فوت ہوئے تو نبی ﷺ پیادہ چل کر طائف گئے۔ ان لوگوں کو اسلام کی طرف بلایا تو انہوں نے دعوت قبول نہ کی۔ آپ ﷺ وہاں سے واپس لوٹے اور ایک درخت کے نیچے دو رکعات نماز ادا کی۔ اور پھر اس طرح دعا کی یا اللہ! میں اپنی کمزوری کی اور لوگوں پر اپنی بے قدری کی شکایت کرتا ہوں۔ تو سب سے زیادہ مہربان ہے، تو ہی بڑا مہربان ہے۔ تو مجھے کس کے سپرد کرے گا، اگر دشمن کی طرف سپرد کرے گا تو وہ ترش رو ہو کر پیش آئے گا یا قریبی کو میرے امور کا مالک بنائے گا۔ میرے اوپر اگر تو ناراض نہیں ہے تو پھر مجھے کسی کی پرواہ نہیں، البتہ تیری عافیت میرے لیے زیادہ وسیع ہے۔ میں تیرے چہرہ اقدس کے اس نور کی پناہ طلب کرتا ہوں جس کے ذریعہ تو نے تمام تاریکیاں مٹا ڈالی ہیں۔ دنیا و آخرت کی اصلاح اسی سے ہے کہ نہ تو میرے اوپر تیرا غضب نازل ہو اور نہ تیری ناراضگی اترے انجام کار تیرے ہی اختیار میں ہے پس تو راضی ہو۔ نہ تو بدی سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکی حاصل کرنے کی قوت ہے مگر اللہ کے ساتھ۔'' (الکبیر)

٦٤٠٥۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنے آپ کو

(٦٤٠٤) طبرانی کبیر، وفیہ ابن اسحاق وھو مدلس ثقۃ، وبقیۃ رجالہ ثقات، ہیثمی: ٩٨٥١.

(٦٤٠٥) احمد: ١٤٧٧٠۔ ورجالہ ثقات، ترمذی: ٢٩٢٥۔ ابوداؤد: ٤٧٣٤۔ ابن ماجہ: ٢٠١۔ دارمی: ٣٣٥٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيُّ ﷺ يَعْرِضُ نَفْسَهُ عَلَى النَّاسِ بِالْمَوْقِفِ فَيَقُوْلُ هَلْ مِنْ رَجُلٍ يَحْمِلُنِيْ إِلَى قَوْمِهِ فَإِنَّ قُرَيْشًا قَدْ مَنَعُوْنِي أَنْ أُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ هَمْدَانَ فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ فَقَالَ الرَّجُلُ مِنْ هَمْدَانَ قَالَ فَهَلْ عِنْدَ قَوْمِكَ مِنْ مَنَعَةٍ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ خَشِيَ أَنْ يَحْقِرَهُ قَوْمُهُ فَأَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ آتِيهِمْ فَأُخْبِرُهُمْ ثُمَّ آتِيْكَ مِنْ عَامٍ قَابِلٍ قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ وَجَاءَ وَفْدُ الْأَنْصَارِ فِي رَجَبٍ. (رواه أحمد، ١٤٧٧٠)

لوگوں پر پیش کرتے تھے اور منیٰ میں لوگوں سے کہتے تھے کیا تم میں سے کوئی شخص مجھے اپنی قوم کے پاس لے جانے کے لیے آمادہ ہے؟ قریش نے مجھے اللہ کا کلام لوگوں تک پہنچانے سے منع کر دیا ہے۔ آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا تو آپ ﷺ نے اس کو فرمایا: تو کس قوم سے ہے؟ اس نے کہا میں همدان سے ہوں۔ تیری قوم کے پاس دفاعی قوت ہے؟ اس نے کہا: ہاں، پھر وہ آدمی ڈر گیا کہ اس کی قوم شائد اس کام میں مددگار نہ ہو۔ پس اس نے کہا: میں اپنی قوم کے پاس جاکر مشورہ کرتا ہوں اور ان کو خبر دیتا ہوں۔ پھر اگلے سال میں آپ ﷺ کے پاس آؤں گا فرمایا: ہاں بہت بہتر، تو وہ چلا گیا اور رجب میں انصار کا وفد پہنچ آیا۔'' (احمد)

٦٤٠٦ـ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ أَخِي بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ أَبُو الْحَيْسَرِ أَنَسُ بْنُ رَافِعٍ مَكَّةَ وَمَعَهُ فِتْيَةٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ فِيْهِمْ إِيَاسُ بْنُ مُعَاذٍ يَلْتَمِسُوْنَ الْحِلْفَ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى قَوْمِهِمْ مِنَ الْخَزْرَجِ سَمِعَ بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَاهُمْ فَجَلَسَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَهُمْ هَلْ لَكُمْ إِلَى خَيْرٍ مِمَّا جِئْتُمْ لَهُ قَالُوْا وَمَاذَاكَ قَالَ أَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَنِي إِلَى الْعِبَادِ أَدْعُوْهُمْ إِلَى أَنْ يَعْبُدُوا اللّٰهَ لَا يُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا وَأُنْزِلَ عَلَيَّ كِتَابٌ ثُمَّ ذَكَرَ الْإِسْلَامَ وَتَلَا عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ إِيَاسُ بْنُ مُعَاذٍ وَكَانَ غُلَامًا حَدَثًا أَيْ قَوْمِ هٰذَا وَاللّٰهِ خَيْرٌ مِمَّا جِئْتُمْ لَهُ قَالَ فَأَخَذَ أَبُو الْحَيْسَرِ

''محمود بن لبید کا بیان ہے کہ جب انس بن رافع مکہ میں آیا تو اس کے ساتھ بنو عبدالاشہل کے نوجوان بھی موجود تھے اور ان میں ایاس بن معاذ بھی تھا اور وہ قریش سے دوستی کا معاہدہ طلب کرنے آئے تا کہ اپنی ہی قوم خزرج کے خلاف امداد حاصل کریں۔ نبی ﷺ نے ان کی آمد کا سنا تو آپ ﷺ ان کے پاس گئے ان کے پاس بیٹھے، اور فرمایا: جس کام کے لیے تم آئے ہو اس سے زیادہ بہتر کام میں تمہیں دلچسپی ہوسکتی ہے؟ انہوں نے کہا: وہ کام کیا ہے؟ فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بندوں کی طرف مبعوث کیا ہے تا کہ میں ان کو اللہ کی عبادت کی طرف بلاؤں کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ بنائیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے میرے اوپر کتاب نازل کی ہے۔ اسلام کے احکام کا بھی ذکر فرمایا اور ان کو قرآن پڑھ کر بھی سنایا۔

(٦٤٠٦) احمد: ٢٣١٠٨۔ طبرانی کبیر ورجاله ثقات، هیثمی: ٩٨٥٥۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

أَنَسُ بْنُ رَافِعٍ حَفْنَةً مِنَ الْبَطْحَاءِ فَضَرَبَ بِهَا فِي وَجْهِ إِيَاسِ بْنِ مُعَاذٍ وَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْهُمْ وَانْصَرَفُوْا إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَكَانَتْ وَقْعَةُ بُعَاثٍ بَيْنَ الأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ قَالَ ثُمَّ لَمْ يَلْبَثْ إِيَاسُ بْنُ مُعَاذٍ أَنْ هَلَكَ قَالَ مَحْمُوْدُ بْنُ لَبِيْدٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ حَضَرَهُ مِنْ قَوْمِي عِنْدَ مَوْتِهِ أَنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا يَسْمَعُوْنَهُ يُهَلِّلُ اللّٰهَ وَيُكَبِّرُهُ وَيَحْمَدُهُ وَيُسَبِّحُهُ حَتّٰى مَاتَ فَمَا كَانُوْا يَشُكُّوْنَ قَدْ مَاتَ مُسْلِمًا لَقَدْ كَانَ اسْتَشْعَرَ الإِسْلَامَ فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ. (رواه أحمد، ٢٣١٠٨) والكبير

ایاس بن معاذ نے کہا: اے میری قوم! اللہ کی قسم! جس کام کے لیے تم آئے ہو اس سے یہ زیادہ بہتر ہے۔ تو انس بن رافع نے ریت کی مٹھی بھر کر ایاس کے منہ پر دے ماری۔ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے، اور وہ لوگ بھی مدینہ لوٹ آئے۔ اتنے میں جنگ بعاث چھڑ گئی اور ایاس بھی ہلاک ہو گیا اور ہمیشہ لوگ اس کے منہ سے سنتے رہے کہ لا الہ الا اللہ پڑھتا تکبیر کہتا۔ تحمید کہتا تسبیح کہتا رہا اور اسی پر فوت ہو گیا۔ اس کے بارے میں کسی کو کوئی شک نہیں تھا کہ وہ مسلمان ہی فوت ہوا ہے۔ اس نے آپ ﷺ کی ایک ہی محفل میں اسلام بخوبی جان لیا تھا۔" (احمد، الکبیر)

٦٤٠٧ـ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ: لَمَّا أَرَادَ اللّٰهُ تَعَالَى اظْهَارَ دِيْنِهِ اِعْزَازَ نَبِيِّهِ ﷺ خَرَجَ ﷺ فِي الْمَوْسِمِ الَّذِي لَقِيَ فِيْهِ الأَنْصَارَ وَهُمْ فِيْمَا يَزْعُمُوْنَ سِتَّةٌ فِيْهِمْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رُبَابٍ. (رواه الطبراني في الكبير، ١٧٦٦)

"ابن اسحاق کہتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو غالب اور اپنے نبی ﷺ کو اعزاز دینا چاہا تو اللہ کے رسول ﷺ حج کے موسم میں باہر نکلے، اور انصار سے ملاقات کی۔ لوگوں کا گمان ہے کہ وہ چھ آدمی تھے جن میں جابر بن عبداللہ بن رباب بھی تھا۔" (الکبیر)

شرح: ماہ شوال ۱۰ نبوت واواخر مئی یا اوائل جون ۶۱۹ء میں نبی ﷺ طائف تشریف لے گئے یہ مکے سے تقریباً ساٹھ میل دور ہے۔ آپ ﷺ نے یہ مسافت آتے جاتے پیدل طے فرمائی تھی۔ طائف میں آپ ﷺ نے دس دن قیام فرمایا۔ (الرحیق ص ۱۸۰)

ابو طالب کی اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد آپ ﷺ طائف گئے تھے، جب انہوں نے آپ کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا تو آپ واپس مکہ لوٹے اور اس کے بعد موسم حج میں قبائل عرب پر خود کو پیش کیا کہ میں اپنے رب کا پیغام پہنچانے کے لیے پناہ چاہتا ہوں۔

متفرق قبائل سے یہ کہا اور ساتھ ہی فرمایا میں مجبور نہیں کرتا، سوچ کر اور مشورہ سے یہ قدم اٹھانا یہ نہایت ہی اہم ذمہ داری ہے، کسی نے بھی یہ جرأت نہ کی۔ آخر انصار کی آپ ﷺ سے ملاقات ہوئی، اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اللہ

(٦٤٠٧) طبرانی کبیر: ١٧٦٦ـ ورجاله ثقات، هيثمی: ٩٨٧٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ متکلم (کلام کرنے والا ہے) اور قرآن پاک اس کا کلام ہے۔ (انجاز الحاجہ: ۲/ ۶۰)

قرآن ثعالب اہل نجد کی میقات ہے، اسے قرن منازل بھی کہتے ہیں یہ مکہ سے ایک رات اور ایک دن کی مسافت پر ہے، قرن ایک چھوٹا سا پہاڑ ہے۔

جن دو پہاڑوں کے درمیان رکھ کر کچلنے کا فرشتہ نے کہا تھا، وہ مکہ کے دو پہاڑ تھے، ایک ابوقبیس دوسرا اس کے سامنے والا ہے، طائف کی ساری آبادی ان کے درمیان تھی، مگر رسول اکرم ﷺ نے اس کی اجازت نہ دی۔ اس امید پر کہ شاید ان کی نسل سے نیک لوگ آ جائیں اور ایسا ہی ہوا ان لوگوں سے اسلام کی سربلندی کے لیے بہت سارے کارنامے سرانجام پائے۔ اس میں نبی اکرم ﷺ کے سینہ حکمت خزینہ میں قوم کے لیے جو شفقت کا بحر بیکراں موجزن تھا اس کا پتہ چلتا ہے اور آپ ﷺ صبر و حلم کے کوہِ گراں تھے، آپ کی سیرت کا یہ پہلو اس آیت کا آئینہ تھا۔

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ﴾ (آل عمران: ۱۵۹)

''اللہ کی رحمت کی وجہ سے تم ان کے لیے نرم خو ہو۔''

اور اسی کردار کی تابنا کی اس آیت مبارکہ سے جھلک رہی ہے۔

﴿وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۝﴾ (الانبیاء: ۱۰۷)

''اور ہم نے آپ کو صرف جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔'' (فتح الباری: ۶/ ۳۱۶)

ذكر العقبة الثانية و الثالثة

دوسرے اور تیسرے عقبہ کا بیان

۶۴۰۸۔ عَنْ عُرْوَةَ: لَمَّا حَضَرَ الْمَوْسِمُ حَجَّ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ، مُعَاذُ ابْنُ عَفْرَاءَ وَأَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ، وَمِنْ بَنِي زُرَيْقٍ رَافِعُ بْنُ مَالِكٍ وَذَكْوَانُ بْنُ عَبْدِ الْقَيْسِ، وَمِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ أَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيْهَانِ وَمِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ عُوَيْمِرُ بْنُ سَاعِدَةَ، وَأَتَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَلَمَّا سَمِعُوهُ اطْمَأَنُّوا إِلَى دَعْوَتِهِ وَعَرَفُوا مَاكَانُوا يَسْمَعُونَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ

''عروہ کا بیان ہے کہ حج کا موسم آیا تو بنونجار کے افراد میں سے معاذ بن عفراء اور اسعد بن زرارہ، بنو زریق میں سے رافع بن مالک اور ذکوان بن عبد القیس، بنوعبدالاشہل میں سے ابوالہیثم، بنوعمرو بن عوف میں سے عویمر بن ساعدہ نے حج کیا۔ ان کے پاس نبی ﷺ تشریف لے گئے اور ان کو قرآن سنایا۔ وہ قرآن سن کر آپ ﷺ کی دعوت سے مطمئن ہو گئے اور آپ ﷺ کی وہ صفات بھی پہچان گئے جو انہوں نے اہل کتاب کے علما سے سنی ہوئی تھیں۔ اور وہ عقائد بھی پہچان گئے جن کی طرف آپ ﷺ دعوت دیتے تھے۔ تو انہوں نے

(۶۴۰۸) طبرانی کبیر: ۲۰/ ۳۶۲۔ مرسلا وفیه ابن لهيعة وفيه ضعف وهو حسن الحديث وبقية رجاله ثقات، هيثمی: ۹۸۷۶.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مِنْ ذِكْرِهِمْ إِيَّاهُ بِصِفَتِهِ وَمَا يَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ فَصَدَّقُوهُ وَآمَنُوا بِهِ، وَقَالُوا لَهُ لَقَدْ عَلِمْتَ الَّذِي بَيْنَ الأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ مِنَ الدِّمَاءِ وَنَحْنُ لِلَّهِ وَلَكَ مُجْتَهِدُونَ فَامْكُثْ عَلَى اسْمِ اللَّهِ حَتَّى نُخْبِرَ قَوْمَنَا بِشَأْنِكَ وَنَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَلَعَلَّ اللَّهَ يُصْلِحُ أَمْرَنَا، فَإِنَّنَا الْيَوْمَ مُتَبَاغِضُونَ فَإِنْ تَقَدَّمَ عَلَيْنَا الْيَوْمَ وَلَمْ نَصْطَلِحْ لَمْ تَكُنْ لَنَا جَمَاعَةٌ عَلَيْكَ، وَنَحْنُ نُوَاعِدُكَ الْمَوْسِمَ مِنَ الْعَامِ الْقَابِلِ فَرَضِيَ ﷺ، وَرَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ فَأَخْبَرُوهُمْ وَدَعَوْهُمْ سِرًّا حَتَّى قَلَّ دَارٌ مِنْ دُورِ الأَنْصَارِ إِلَّا أَسْلَمَ فِيهَا نَاسٌ، ثُمَّ بَعَثُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنِ ابْعَثْ لَنَا مِنْ قِبَلِكَ رَجُلاً يَدْعُو النَّاسَ بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّهُ أَدْنَى أَنْ يُتَّبَعَ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مُصْعَبَ ابْنَ عُمَيْرٍ، فَنَزَلَ عَلَى أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ فَجَعَلَ يَدْعُو النَّاسَ وَيُفْشِي الإِسْلَامَ. وَهُمْ فِي ذَلِكَ مُسْتَخْفُونَ، ثُمَّ مُصْعَبًا وَأَسْعَدَذَاتَ يَوْمٍ مُسْتَخْفِيَانِ فِي تَعْلِيمِ جَمَاعَةٍ أُخْبِرَبِهِمْ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ، وَأَتَاهُمْ فِي لَأْمَتِهِ وَرُمْحِهِ فَقَالَ عَلَامَ تَأْتِيَنَا فِي دُورِنَا بِهَذَا الْفَرِيدِ الطَّرِيحِ يُسَفِّهُ ضُعَفَاءَنَا لَا أَرَاكُمَا بَعْدَ هَذَا فِي جِوَارِنَا فَرَجَعُوا، ثُمَّ إِنَّهُمْ عَادُوا الثَّانِيَةَ فَاجْتَمَعُوا فَأُخْبِرَبِهِمْ سَعْدٌ فَأَتَاهُمْ فَوَاعَدَهُمْ وَعِيدًا دُونَ الأَوَّلِ فَلَمَّا رَأَى

آپ ﷺ کی تصدیق کی، ایمان لے آئے۔ انہوں نے کہا: ہماری قوم اوس اور خزرج کے درمیان جو خون خرابہ ہوا ہے آپ ﷺ اس کو جانتے ہی ہیں۔ ہم اللہ کے لیے اور آپ ﷺ کی خاطر محنت کریں گے۔ آپ ﷺ اللہ کا نام لے کر ٹھہرے رہیں یہاں تک کہ ہم اپنی قوم کو آپ ﷺ کے حالات سے باخبر کر دیں۔ ہم ان کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف دعوت دیں گے ہم لوگ ایک دوسرے سے بغض وحسد میں مبتلا ہیں۔ اگر آج ہی آپ ﷺ ہمارے ساتھ جائیں گے تو آپ ﷺ کی جماعت تیار نہ ہو سکے گی۔ ہم آپ ﷺ سے آئندہ موسم حج میں حاضر ہونے کا عہد کرتے ہیں۔ آپ ﷺ اس پر راضی ہو گئے اور وہ افراد اپنی قوم میں واپس چلے گئے۔ یہ افراد گئے، اپنی قوم کو خبر دی، اور مخفی طور پر دعوت اسلام دیتے رہے۔ چنانچہ انصار کے تقریباً ہر گھر سے ہی کچھ افراد مسلمان ہو گئے۔ پھر انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے پاس پیغام ارسال کیا کہ ہمارے پاس کوئی آدمی روانہ کر دو جو لوگوں کو کتاب اللہ کی طرف دعوت دے قریب ہے کہ اس کی بات سنی جائے اور پیروی کی جائے۔ آپ ﷺ نے ان کی طرف مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو روانہ کر دیا۔ وہ جا کر اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے پاس ٹھہرے اور لوگوں کو دعوت دینے لگے اور اسلام پھیلنے لگا اور وہ تا حال خفیہ تبلیغ کرتے تھے۔ اتفاقاً ایک دن مصعب اور اسعد خفیہ طور پر ایک جماعت کو تعلیم دے رہے تھے کہ سعد بن معاذ کو ان کی مخبری کر دی گئی تو وہ اپنی زرہ پہن کر نیزہ لے کر آیا اور کہا: کس بنا پر تو ہمارے گھروں میں اس دو ٹکے کے آدمی کو لاتا ہے، یہ ہمارے ناسمجھ لوگوں کو بے وقوف بناتا ہے؟ آج کے بعد ہمارے پڑوس میں تمہیں ہرگز میں نہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

أَسْعَدُ مِنْهُ لِينًا قَالَ يَا ابْنَ خَالَتِي اسْمَعْ مِنْ قَوْلِهِ فَإِنْ سَمِعْتَ مُنْكَرًا فَارْدُدْهُ وَإِنْ سَمِعْتَ خَيْرًا فَأَجِبْهُ، فَقَالَ: مَاذَا تَقُولُ؟ فَقَرَأَ مُصْعَبٌ ﴿حمٓ وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ﴾، فَقَالَ: سَعْدٌ وَمَا أَسْمَعُ مَا أَعْرِفُ، فَهَدَاهُ اللّٰهُ وَلَمْ يُظْهِرِ الْإِسْلَامَ حَتّٰى رَجَعَ إِلَى قَوْمِهِ فَدَعَا بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَظْهَرَ إِسْلَامَهُ فَأَسْلَمُوْا إِلَّا مَنْ لَا يُذْكَرُ، فَكَانَتْ أَوَّلَ دَارٍ مِنْ دُوَرِ الْأَنْصَارِ أَسْلَمَتْ بِأَسْرِهَا، ثُمَّ إِنَّ بَنِي النَّجَّارِ أَخْرَجُوْا مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ فَانْتَقَلَ إِلَى سَعْدٍ فَلَمْ يَزَلْ يُهْدِي عَلَى يَدَيْهِ حَتّٰى قَلَّ دَارٌ مِنْ دُوَرِ الْأَنْصَارِ إِلَّا أَسْلَمَ فِيْهَا نَاسٌ، وَأَسْلَمَ أَشْرَافُهُمْ وَأَسْلَمَ عَمْرُو بْنُ الْجَمُوْحِ، وَكَسَرُوْا أَصْنَامَهُمْ، فَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ أَعَزَّ أَهْلِهَا. وَصَلَحَ أَمْرُهُمْ وَرَجَعَ مُصْعَبٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ يُدْعَى الْمُقْرِئُ. (رواه الطبراني في الكبير)(٢٠/ ٣٦٢)بإرسال ولين.

دیکھوں۔ اتنی دھمکی دے کر واپس چلا گیا۔ پھر دوسری مرتبہ جمع ہوئے تو سعد کو پھر خبر کر دی گئی وہ آیا اور پہلے سے نرم لہجہ میں ان کو ڈرایا، دھمکایا۔ جب اسعد نے اس میں نرمی پائی تو کہا: اے میری خالہ کے بیٹے! اس کی بات سن لو اگر کوئی غیر معقول بات ہو تو ترک کر دینا اور بہتر بات ہو تو قبول کرنا۔ سعد نے کہا: اے شخص! تو کیا کہتا ہے؟ تو مصعب رضی اللہ عنہ نے تلاوت کی (حٰمٓ: قسم ہے ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا ہے تا کہ تم سمجھ جاؤ) سعد نے کہا: میں تو وہ سن رہا ہوں جس کو جانتا ہوں پس اللہ نے اس کو اسلام کی ہدایت بخش دی اور اس نے اسلام ظاہر نہیں کیا اور اپنی قوم میں لوٹ گیا۔ بنو عبدالاشہل کو جمع کیا۔ اسلام کی دعوت بھی دی۔ اپنا اسلام بھی ان پر ظاہر کر دیا تو کوئی قابل ذکر فرد نہ رہا سب ہی مسلمان ہو گئے۔ انصار کے خاندانوں میں سے یہ پہلا گھر تھا جو سب کا سب ہی اسلام میں داخل ہو گیا۔ پھر بنو نجار نے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو نکال دیا تو وہ سعد کے پاس منتقل ہو گئے۔ پھر اس کے ہاتھ پر لوگ مسلمان ہوتے رہے اور انصار کے ہر گھر سے کوئی نہ کوئی فرد ضرور مسلمان ہوا، اکثر شرفاء مسلمان ہو گئے اور عمرو بن جموح مسلمان ہوا اور انہوں نے اپنے بت توڑ دیے اور مسلمان مدینہ میں غالب قوت بن گئے اور مصعب رضی اللہ عنہ لوٹ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے ان کو مقری کہا جاتا تھا۔'' (الکبیر، سند کمزور و مرسل)

٦٤٠٩ـ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ: ذَكَرَ أَنَّهُ لَمَّا قَدِمَ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مِنَ الْعَقَبَةِ وَقَدْ أَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُوَافُوْهُ فِي الْقَابِلِ فَوَافَاهُ سَبْعُوْنَ رَجُلًا. (للكبير، ١٩/ ١٠١)بلين

''کعب بن مالک نے بیان کیا کہ جب بارہ آدمی عقبہ سے لوٹ کر آئے تو ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آئندہ سال ملاقات کرنے کا حکم دیا تھا۔ پس اس عہد کے مطابق ستر آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آ ملے۔'' (الکبیر، سند کمزور)

(٦٤٠٩) طبرانی کبیر: ١٩/ ١٠١۔ وفیہ یعقوب بن محمد الزهری وثقه حجاج بن الشاعر وضعفه الجمهور، هيثمی: ٩٨٧٨۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

٦٤١٠ـ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ كَعْبٌ مِمَّنْ شَهِدَ الْعَقَبَةَ وَبَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِهَا قَالَ خَرَجْنَا فِي حُجَّاجِ قَوْمِنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَقَدْ صَلَّيْنَا وَفَقِهْنَا وَمَعَنَا الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُوْرٍ كَبِيْرُنَا وَسَيِّدُنَا فَلَمَّا تَوَجَّهْنَا لِسَفَرِنَا وَخَرَجْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ قَالَ الْبَرَاءُ لَنَا يَا هٰؤُلَاءِ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ وَاللّٰهِ رَأْيًا وَإِنِّي وَاللّٰهِ مَاأَدْرِيْ تُوَافِقُوْنِيْ عَلَيْهِ أَمْ لَا قَالَ قُلْنَا لَهُ وَمَا ذَاكَ قَالَ قَدْ رَأَيْتُ أَنْ لَاأَدَعَ هٰذِهِ الْبَنِيَّةَ مِنِّي بِظَهْرٍ يَعْنِي الْكَعْبَةَ وَأَنْ أُصَلِّيَ إِلَيْهَا قَالَ فَقُلْنَا وَاللّٰهِ مَا بَلَغَنَا أَنَّ نَبِيَّنَا يُصَلِّي إِلَّا إِلَى الشَّامِ وَمَا نُرِيْدُ أَنْ نُخَالِفَهُ فَقَالَ إِنِّي أُصَلِّيْ إِلَيْهَا قَالَ فَقُلْنَا لَهُ لٰكِنَّا لَاتَفْعَلُ فَكُنَّا إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ صَلَّيْنَا إِلَى الشَّامِ وَصَلَّى إِلَى الْكَعْبَةِ حَتّٰى قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ أَخِي وَقَدْكُنَّا عِبْنَا عَلَيْهِ مَا صَنَعَ وَأَبَى إِلَّا الْإِقَامَةَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ يَاابْنَ أَخِيْ انْطَلِقْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْأَلْهُ عَمَّاصَنَعْتُ فِي سَفَرِيْ هٰذَا فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ قَدْوَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْهُ شَيْءٌ لَمَّارَأَيْتُ مِنْ خِلَافِكُمْ إِيَّايَ فِيْهِ قَالَ فَخَرَجْنَا نَسْأَلُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكُنَّالَانَعْرِفُهُ لَمْ نَرَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ فَلَقِيَنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ هَلْ تَعْرِفَانِهِ قَالَ قُلْنَا لَاقَالَ فَهَلْ

”کعب بن مالک سے مروی ہے کہ ہم اپنی مشرک قوم کے ساتھ حج کرنے گئے۔ ہم نماز پڑھا کرتے تھے، اور ہمارے ساتھ براء بن معرور ہمارا سردار تھا۔ چنانچہ جب ہم مدینہ سے نکلے تو براء نے کہا: اے لوگو! اللہ کی قسم! میں نے ایک رائے سوچی ہے۔ اللہ کی قسم! مجھے علم نہیں کہ تم میری اس رائے پر موافقت کرو گے یا نہیں۔ ہم نے کہا وہ رائے کیا ہے؟ اس نے کہا: میرا خیال ہے کہ میں کعبہ کو اپنی پشت پر نہ رکھوں اور میں کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا ہوں۔ ہم نے کہا: ایسا نہ کرو نبی ﷺ بھی شام کی طرف ہی منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں جب نماز کا وقت آیا تو ہم لوگ شام کی طرف نماز پڑھتے اور وہ کعبہ کی طرف پڑھتا تھا۔ جب ہم مکہ پہنچ گئے تو براء نے کہا: اے میرے بھتیجے! میرے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو اور میرا مسئلہ دریافت کر کیونکہ میں اپنے فعل میں مشکوک ہو چکا ہوں۔ چنانچہ ہم رسول اللہ ﷺ کے متعلق پوچھتے ہوئے نکلے کیونکہ ہم نے آپ کو پہلے نہیں دیکھا تھا، اتنے میں ہمیں ایک مکہ کا رہنے والا آدمی ملا۔ ہم نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا: کیا تم دونوں نبی کریم ﷺ کو پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں۔ پھر اس نے کہا: کیا عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کو جانتے ہو؟ ہم نے کہا: ہاں۔ کیونکہ وہ ہمارے علاقہ میں تاجر کی حیثیت سے آتا رہتا تھا۔ اس آدمی نے کہا: جب تم دونوں مسجد میں داخل ہو گئے تو عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو آدمی بیٹھا ہوا ہوگا، وہی نبی کریم ﷺ ہیں۔ لہٰذا ہم مسجد حرام میں آئے تو عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ رسول اکرم ﷺ تشریف فرما تھے۔ ہم سلام کر کے آپ کے پاس بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ

(٦٤١٠) احمد: ١٥٣٧١۔ طبرانی کبیر نحوه ورجال احمد رجال الصحیح غیر ابن اسحاق وقد صرح بالسماع، هيثمي: ٩٨٨١.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

تَعْرِفَانِ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَمَّهُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ وَكُنَّا نَعْرِفُ الْعَبَّاسَ كَانَ لَا يَزَالُ يَقْدُمُ عَلَيْنَا تَاجِرًا قَالَ فَإِذَا دَخَلْتُمَا الْمَسْجِدَ فَهُوَ الرَّجُلُ الْجَالِسُ مَعَ الْعَبَّاسِ قَالَ فَدَخَلْنَا الْمَسْجِدَ فَإِذَا الْعَبَّاسُ جَالِسٌ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَعَهُ جَالِسٌ فَسَلَّمْنَا ثُمَّ جَلَسْنَا إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ هَلْ تَعْرِفُ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ يَا أَبَا الْفَضْلِ قَالَ نَعَمْ هٰذَا الْبَرَاءُ ابْنُ مَعْرُورٍ سَيِّدُ قَوْمِهِ وَهٰذَا كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا أَنْسَى قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الشَّاعِرُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَقَالَ الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُورٍ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّي خَرَجْتُ فِي سَفَرِي هٰذَا وَهَدَانِي اللّٰهُ لِلْإِسْلَامِ فَرَأَيْتُ أَنْ لَا أَجْعَلَ هٰذِهِ الْبَنِيَّةَ مِنِّي بِظَهْرٍ فَصَلَّيْتُ إِلَيْهَا وَقَدْ خَالَفَنِي أَصْحَابِي فِي ذٰلِكَ حَتّٰى وَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ فَمَاذَا تَرٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَقَدْ كُنْتَ عَلٰى قِبْلَةٍ لَوْ صَبَرْتَ عَلَيْهَا قَالَ فَرَجَعَ الْبَرَاءُ إِلٰى قِبْلَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى مَعَنَا إِلَى الشَّامِ قَالَ وَأَهْلُهُ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ صَلّٰى إِلَى الْكَعْبَةِ حَتّٰى مَاتَ وَلَيْسَ ذٰلِكَ كَمَا قَالُوا نَحْنُ أَعْلَمُ بِهِ مِنْهُمْ قَالَ وَخَرَجْنَا إِلَى الْحَجِّ فَوَاعَدْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ الْعَقَبَةَ مِنْ أَوْسَطِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ فَلَمَّا فَرَغْنَا مِنَ الْحَجِّ وَكَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي وَعَدْنَا رَسُولَ

نے اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ کو کہا: کیا تم ان دونوں کو جانتے ہو؟ انہوں نے کہا: یہ براء بن معرور اپنی قوم کا سردار ہے اور یہ مالک کا بیٹا کعب ہے۔ مجھے یہ بات اچھی طرح یاد ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شاعر ہے اس نے کہا: ہاں۔ سیدنا براء رضی اللہ عنہ نے اپنی نماز کعبہ کی طرف پڑھنے کی خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو ایک قبلہ کی طرف پڑھتا تھا کاش! اسی پر صبر کرتا۔ تو براء رضی اللہ عنہ نے رجوع کیا اور شام کی طرف نماز پڑھنے لگا اس کے گھر کے آدمی تو کہتے ہیں کہ وہ موت تک کعبہ کی طرف ہی پڑھتا رہا مگر بات دراصل یہ نہیں ہے ہم اس کے متعلق ان لوگوں سے بہتر علم رکھتے ہیں۔ کعب بن مالک نے کہا: ہم حج کے لیے نکلے تو ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ بیعت عقبہ کے لیے بارہ ذی الحجہ کا دن مقرر کیا۔ چنانچہ جب مقررہ دن کی رات ہوئی تو ہمارے ساتھ ہمارا ایک سردار ابو جابر عبداللہ بن عمرو بن حرام بھی تھا۔ ہم نہایت اخفا سے کام لیتے تھے۔ جو لوگ ہمارے ساتھ مشرکین میں سے تھے ہم ان کو بھی نہیں بتاتے تھے۔ میں نے مشرکین میں سے صرف عبداللہ بن عمرو بن حرام جو جابر رضی اللہ عنہ کے والد تھے اس کو اسلام کی ہم نے دعوت دی تو وہ اسلام لے آئے اور اس کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ملاقات کی خبر بھی ہم نے دی اور وہ بھی عقبہ میں شریک محفل ہوئے اور نقیب بنائے گئے۔ ہم اس رات تیسرے پہر تک اپنے خیموں میں رہے اور پھر خفیہ طور پر نکل کر عقبہ میں جمع ہو گئے ہم ستر مرد تھے اور دو خواتین تھیں۔ ایک نسیبہ بنت کعب، ام عمارہ جو کہ بنو مازن قبیلے کی عورت تھی اور دوسری اسماء بنت عمرو بن عدی جو کہ بنو سلمہ قبیلے کی عورت تھی، اس کی کنیت ام منیع تھی، آنحضرت ﷺ اپنے چچا عباس کو ساتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ ﷺ وَمَعَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ أَبُوجَابِرٍ سَيِّدٌ مِنْ سَادَتِنَا وَكُنَّا نَكْتُمُ مَنْ مَعَنَا مِنْ قَوْمِنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ أَمْرَنَا فَكَلَّمْنَاهُ وَقُلْنَا لَهُ يَا أَبَا جَابِرٍ إِنَّكَ سَيِّدٌ مِنْ سَادَتِنَا وَشَرِيْفٌ مِنْ أَشْرَافِنَا وَإِنَّا نَرْغَبُ بِكَ عَمَّا أَنْتَ فِيْهِ أَنْ تَكُوْنَ حَطَبًا لِلنَّارِ غَدًا ثُمَّ دَعَوْتُهُ إِلَى الْإِسْلَامِ أَخْبَرْتُهُ بِمِيْعَادِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَسْلَمَ وَشَهِدَ مَعَنَا الْعَقَبَةَ وَكَانَ نَقِيْبًا قَالَ فَنِمْنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ مَعَ قَوْمِنَا فِي رِحَالِنَا حَتّٰى إِذَا مَضٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ خَرَجْنَا مِنْ رِحَالِنَا لِمِيْعَادِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَتَسَلَّلُ مُسْتَخْفِيْنَ تَسَلُّلَ الْقَطَا حَتّٰى اجْتَمَعْنَا فِي الشِّعْبِ عِنْدَ الْعَقَبَةِ وَنَحْنُ سَبْعُوْنَ رَجُلًا وَمَعَنَا امْرَأَتَانِ مِنْ نِسَائِهِمْ نَسِيْبَةُ بِنْتُ كَعْبٍ أُمُّ عُمَارَةَ إِحْدٰى نِسَاءِ بَنِي مَازِنِ بْنِ النَّجَّارِ وَأَسْمَاءُ بِنْتُ عَمْرِو بْنِ عَدِيٍّ ابْنِ ثَابِتٍ إِحْدٰى نِسَاءِ بَنِي سَلِمَةَ وَهِيَ أُمُّ مَنِيْعٍ قَالَ فَاجْتَمَعْنَا بِالشِّعْبِ نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى جَاءَنَا وَمَعَهُ يَوْمَئِذٍ عَمُّهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ عَلٰى دِيْنِ قَوْمِهِ إِلَّا أَنَّهُ أَحَبَّ أَنْ يَحْضُرَ أَمْرَ ابْنِ أَخِيْهِ وَيَتَوَثَّقُ لَهُ فَلَمَّا جَلَسْنَا كَانَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَوَّلَ مُتَكَلِّمٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْخَزْرَجِ قَالَ وَكَانَتِ الْعَرَبُ مِمَّا يُسَمُّوْنَ هٰذَا الْحَيَّ مِنَ الْأَنْصَارِ الْخَزْرَجَ

لے کر ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ ﷺ کا چچا اس وقت اپنی قوم کے دین پر تھا مگر اس نے اپنے بھائی کے بیٹے کے معاملہ میں حاضر ہو کر وثوق حاصل کرنا پسند کیا۔ جب ہم بیٹھے تو سب سے پہلے عباس رضی اللہ عنہ نے بات کی اور کہا: اے قوم خزرج! محمد ﷺ کا جو تعلق ہم سے ہے وہ تم بخوبی جانتے ہو اور ہم نے اپنے لوگوں سے اس کا دفاع کیا ہے اور وہ عزت و حفاظت کے ساتھ رہتے ہیں اور اپنے شہر میں ہیں۔ ہم نے کہا: ہم نے آپ کی بات سن لی جو تم نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ بات کریں اور اپنے رب کے لیے اور اپنے لیے ہم سے عہد لیں جو بھی آپ ﷺ پسند کرتے ہوں۔ پس آپ ﷺ نے خطاب فرمایا: چنانچہ تلاوت کی اور فرمایا: میں تم سے یہ بیعت لیتا ہوں کہ تم میرا اسی طرح دفاع کرو گے جیسا تم اپنے اہل و عیال کا دفاع کرتے ہو اپنی خواتین کا دفاع اور اپنے بیٹوں کا۔ پس براء بن معرور نے آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر کہا: ہاں، قسم اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! ہم آپ ﷺ کا دفاع کریں گے ہر اس چیز سے جس سے ہم اپنی عزت کا دفاع کرتے ہیں۔ پس اے اللہ کے رسول! ہم سے بیعت لیں بخدا! ہم نسل در نسل جنگ آزمودہ لوگ ہیں۔ پھر ابو الہیثم رضی اللہ عنہ بن التیہان نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ایسا تو نہ ہوگا کہ ہمارے کچھ لوگوں کے ساتھ معاہدے ہیں اور ہم ان کو اب توڑ ڈالیں گے تو جب ہم وہ معاہدے توڑ ڈالیں اور آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ غلبہ دیدے تو آپ ﷺ ہمیں چھوڑ کر مکہ چلے آئیں۔ آپ ﷺ مسکرائے اور فرمایا: بلکہ خون بھی ایک خون اور موت بھی ایک موت تم میرے اور میں تمہارا میں اس سے لڑوں گا جس سے تم

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

أَوْسِهَا وَخَزْرَجِهَا إِنَّ مُحَمَّدًا مِنَّا حَيْثُ قَدْ عَلِمْتُمْ وَقَدْ مَنَعْنَاهُ مِنْ قَوْمِنَا مِمَّنْ هُوَ عَلَى مِثْلِ رَأْيِنَا فِيهِ وَهُوَ فِي عِزٍّ مِنْ قَوْمِهِ وَمَنَعَةٍ فِي بَلَدِهِ قَالَ فَقُلْنَا قَدْ سَمِعْنَا مَاقُلْتَ فَتَكَلَّمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَخُذْ لِنَفْسِكَ وَلِرَبِّكَ مَا أَحْبَبْتَ قَالَ فَتَكَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَتَلَا وَدَعَا إِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَرَغَّبَ فِي الْإِسْلَامِ قَالَ أُبَايِعُكُمْ عَلَى أَنْ تَمْنَعُوْنِي مِمَّا تَمْنَعُوْنَ مِنْهُ نِسَاءَكُمْ وَأَبْنَاءَكُمْ قَالَ فَأَخَذَ الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُوْرٍ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ نَعَمْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَنَمْنَعَنَّكَ مِمَّا نَمْنَعُ مِنْهُ أُزُرَنَا فَبَايِعْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَنَحْنُ أَهْلُ الْحُرُوْبِ وَأَهْلُ الْحَلْقَةِ وَرِثْنَاهَا كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ قَالَ فَاعْتَرَضَ الْقَوْلَ وَالْبَرَاءُ يُكَلِّمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَبُوالْهَيْثَمِ بْنُ التَّيِّهَانِ حَلِيْفُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الرِّجَالِ حِبَالًا وَإِنَّا قَاطِعُوْهَا يَعْنِي الْعُهُوْدَ فَهَلْ عَسَيْتَ إِنْ نَحْنُ فَعَلْنَا ذٰلِكَ ثُمَّ أَظْهَرَكَ اللّٰهُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى قَوْمِكَ وَتَدَعَنَا قَالَ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ بَلِ الدَّمَ الدَّمَ وَالْهَدْمَ الْهَدْمَ أَنَا مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ مِنِّي أُحَارِبُ مَنْ حَارَبْتُمْ وَأُسَالِمُ مَنْ سَالَمْتُمْ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَخْرِجُوْا إِلَيَّ مِنْكُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا يَكُوْنُوْنَ عَلَى قَوْمِهِمْ فَأَخْرَجُوْا مِنْهُمُ اثْنَيْ

لڑو گے اور صلح کرونگا جس سے تم صلح کرو گے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بارہ آدمی میرے سامنے لاؤ جو اپنی قوم پر نقیب ہوں تو نو افراد خزرج سے اور تین اوس سے نقیب مقرر کیے۔ جب ہم بیعت کر چکے تو شیطان نے بلند آواز سے چیخ کر کہا: اور زمین نے سنا اے اے گھروں والو! تمہارا کیا مقام رہا۔ کیا تم مذمم اور اس کے ساتھ بے دینوں کی جماعت کا علم رکھتے ہو؟ وہ تم سے جنگ لڑنے کے لیے تیار ہو چکے ہیں۔ آپ ﷺ نے شیطان کو مخاطب ہو کر فرمایا: سن لے! اے اللہ کے دشمن! میں تیرے لیے ضرور فارغ ہوں گا۔ پھر آپ ﷺ نے ہمیں واپس چلے جانے کا حکم دیا، لیکن عباس بن عبادہ بن نضلہ نے آپ کو کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا! اگر آپ چاہیں تو ہم صبح اھل منیٰ پر اپنی تلواریں لے کر دھاوا بول دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس کام کا ابھی حکم نہیں دیا گیا۔ ہم لوگ اپنے خیموں میں واپس چلے گئے اور دوسرے دن کو قریش کے بڑے بڑے افراد ہمارے پاس آئے۔ انہوں نے کہا: ہمیں خبر پہنچی ہے کہ تم ہمارے اس صاحب کے پاس آئے ہو اور اس کو ہمارے درمیان سے لے جانا چاہتے ہو اور ہمارے ساتھ لڑنے کے لیے ان کی بیعت کرتے ہو۔ اللہ کی قسم! عربوں میں سے کسی قوم کے ساتھ جنگ کرنا ہمیں اتنا ناپسند نہیں ہے جتنا تمہارے ساتھ جنگ کرنا ہمیں ناپسند ہے۔ ہماری قوم کے مشرک لوگ اٹھے اور ان کے سامنے اللہ کی قسمیں کھائیں کہ اس نوعیت کی کوئی بات نہیں ہوئی اور نہ اس کا ہمیں کوئی علم ہے۔ وہ درست کہتے تھے انہیں کوئی علم نہیں تھا۔ لوگ اٹھے اور ان میں سے حارث بن ھشام بن مغیرہ بھی تھا اس نے نئے دو جوتے پہنے تھے۔ میں نے ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَشَرَ نَقِيبًا مِنْهُمْ تِسْعَةٌ مِنَ الْخَزْرَجِ وَثَلَاثَةٌ مِنَ الْأَوْسِ وَأَمَّا مَعْبَدُ بْنُ كَعْبٍ فَحَدَّثَنِي فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَخِيهِ عَنْ أَبِيهِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَوَّلَ مَنْ ضَرَبَ عَلَى يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُورٍ ثُمَّ تَتَابَعَ الْقَوْمُ فَلَمَّا بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَرَخَ الشَّيْطَانُ مِنْ رَأْسِ الْعَقَبَةِ بِأَبْعَدِ صَوْتٍ سَمِعْتُهُ قَطُّ يَا أَهْلَ الْجُبَاجِبِ وَالْجُبَاجِبُ الْمَنَازِلُ هَلْ لَكُمْ فِي مُذَمَّمٍ وَالصُّبَاةُ مَعَهُ قَدْ أَجْمَعُوا عَلَى حَرْبِكُمْ قَالَ عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ مَا يَقُولُهُ عَدُوُّ اللّٰهِ مُحَمَّدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا أَزَبُّ الْعَقَبَةِ هٰذَا ابْنُ أَزْيَبَ اسْمَعْ أَيْ عَدُوَّ اللّٰهِ أَمَا وَاللّٰهِ لَأُفْرُغَنَّ لَكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ارْفَعُوا إِلَى رِحَالِكُمْ قَالَ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عُبَادَةَ بْنِ نَضْلَةَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَئِنْ شِئْتَ لَنَمِيلَنَّ عَلَى أَهْلِ مِنًى غَدًا بِأَسْيَافِنَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَمْ أُومَرْ بِذٰلِكَ قَالَ فَرَجَعْنَا فَنِمْنَا حَتّٰى أَصْبَحْنَا فَلَمَّا أَصْبَحْنَا غَدَتْ عَلَيْنَا جُلَّةُ قُرَيْشٍ حَتّٰى جَاءُونَا فِي مَنَازِلِنَا فَقَالُوا يَا مَعْشَرَ الْخَزْرَجِ إِنَّهُ قَدْ بَلَغَنَا أَنَّكُمْ قَدْ جِئْتُمْ إِلَى صَاحِبِنَا هٰذَا تَسْتَخْرِجُونَهُ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِنَا وَتُبَايِعُونَهُ عَلَى حَرْبِنَا وَاللّٰهِ إِنَّهُ مَا مِنَ الْعَرَبِ أَحَدٌ أَبْغَضَ إِلَيْنَا أَنْ تَنْشَبَ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ

لوگوں کی گفتگو میں شامل ہونے کے لیے ایک فقرہ کہہ دیا۔ اے ابو جابر! کیا تجھے یہ طاقت نہیں کہ تو اس قریشی جوان کے جوتوں جیسے جوتے تیار کرا کر پہن لے تو ہمارا سردار بھی ہے؟ اس بات کو حارث نے سنا تو دونوں جوتے اتار کر میری طرف پھینک دیے اور کہا: اللہ کی قسم! یہ اب تو ہی پہنے گا ابو جابر نے کہا: تو نے اس جوان کے جوتے اتروا دیے۔ بخدا! اس کے جوتے واپس کر دو۔ تو میں نے کہا: قسم اللہ کی! میں تو واپس نہیں کروں گا، اس نے کہا: یہ عمدہ فال ہے اگر فال درست ثابت ہوئی تو میں اسے چھین لوں گا۔" (احمد، الکبیر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنْكُمْ قَالَ فَانْبَعَثَ مِنْ هُنَالِكَ مِنْ مُشْرِكِي قَوْمِنَا يَحْلِفُونَ لَهُمْ بِاللّٰهِ مَاكَانَ مِنْ هٰذَا شَيْءٌ وَمَا عَلِمْنَاهُ وَقَدْ صَدَقُوا لَمْ يَعْلَمُوا مَاكَانَ مِنَّا قَالَ فَبَعْضُنَا يَنْظُرُ إِلَى بَعْضٍ قَالَ وَقَامَ الْقَوْمُ وَفِيهِمُ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الْمَخْزُوْمِيُّ وَعَلَيْهِ نَعْلَانِ جَدِيْدَانِ قَالَ فَقُلْتُ كَلِمَةً كَأَنِّي أُرِيْدُأَنْ أُشْرِكَ الْقَوْمَ بِهَا فِيمَا قَالُوْا مَاتَسْتَطِيْعُ يَا أَبَاجَابِرٍ وَأَنْتَ سَيِّدٌ مِنْ سَادَتِنَا أَنْ تَتَّخِذَ نَعْلَيْنِ مِثْلَ نَعْلَيْ هٰذَا الْفَتَى مِنْ قُرَيْشٍ فَسَمِعَهَا الْحَارِثُ فَخَلَعَهُمَا ثُمَّ رَمَى بِهِمَا إِلَيَّ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَتَنْتَعِلَنَّهُمَا قَالَ يَقُوْلُ أَبُوْ جَابِرٍ أَحْفَظْتَ وَاللّٰهِ الْفَتَى فَارْدُدْعَلَيْهِ نَعْلَيْهِ قَالَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَاأَرُدُّهُمَا قَالَ وَاللّٰهِ صُلْحٌ وَاللّٰهِ لَئِنْ صَدَقَ الْفَأْلُ لَأَسْلُبَنَّهُ. (رواه أحمد، ١٥٣٧١) والكبير

٦٤١١ــــ وَزَادَ: أَنَّ النَّقِيْبَ لِبَنِي النَّجَّارِ أَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ وَلِبَنِي سَلِمَةَ الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُوْرٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ وَلِبَنِي سَاعِدَةَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَالْمُنْذِرُ بْنُ عَمْرٍو وَلِبَنِي زُرَيْقٍ رَافِعُ ابْنُ مَالِكٍ الْعَجْلَانُ وَلِبَنِي الْحَارِثِ ابْنِ الْخَزْرَجِ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَلِبَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَأَبُوْهَيْثَمِ بْنُ التَّيِّهَانِ

''الکبیر نے زائد بیان کیا بنونجار کا نقیب اسعد بن زرارہ اور بنو سلمہ کا براء بن معرور اور عبداللہ بن عمرو بن حرام، اور بنوساعدہ کا سعد بن عبادہ اور منذر بن عمرو کے بھی اور بنو زریق کا رافع بن مالک العجلان اور بنو حارث بن خزرج کا عبادہ بن صامت اور بنوعبدالاشہل کے اسید بن حضیر اور ابوالھیثم بن تیہان اور بنو عوف کے سعد بن خیثمہ نقیب مقرر ہوئے۔'' (الکبیر)

(٦٤١١) طبراني كبير: ١٩/ ٨٧- مجمع الزوائد: ٩٨٨١.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَلِبَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ سَعْدُ بْنُ خَيْثَمَةَ.

(رواه الطبراني في الكبير)(۱۹/ ۸۷)

٦٤١٢ـ عَنْ عَامِرٍ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ وَمَعَهُ الْعَبَّاسُ عَمُّهُ إِلَى السَّبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ عِنْدَ الْعَقَبَةِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ لِيَتَكَلَّمْ مُتَكَلِّمُكُمْ وَلَا يُطِيلُ الْخُطْبَةَ فَإِنَّ عَلَيْكُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ عَيْنًا وَإِنْ يَعْلَمُوا بِكُمْ يَفْضَحُوكُمْ فَقَالَ قَائِلُهُمْ وَهُوَ أَبُو أُمَامَةَ سَلْ يَا مُحَمَّدُ لِرَبِّكَ مَا شِئْتَ ثُمَّ سَلْ لِنَفْسِكَ وَلِأَصْحَابِكَ مَا شِئْتَ ثُمَّ أَخْبِرْنَا مَا لَنَا مِنَ الثَّوَابِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَيْكُمْ إِذَا فَعَلْنَا ذٰلِكَ قَالَ فَقَالَ أَسْأَلُكُمْ لِرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَأَسْأَلُكُمْ لِنَفْسِي وَلِأَصْحَابِي أَنْ تُؤْوُونَا وَتَنْصُرُونَا وَتَمْنَعُونَا مِمَّا مَنَعْتُمْ مِنْهُ أَنْفُسَكُمْ قَالُوا فَمَا لَنَا إِذَا فَعَلْنَا ذٰلِكَ قَالَ لَكُمُ الْجَنَّةُ قَالُوا فَلَكَ ذٰلِكَ. (رواه أحمد، ١٦٦٣٠)

”عامر شعبی نے کہا: نبی ﷺ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سمیت انصار کے ستر افراد کے پاس عقبہ (گھاٹی) میں گئے۔ ایک درخت کے نیچے بیٹھے اور فرمایا: تم میں سے کوئی شخص کلام کو طویل نہ کرے تمہارے مشرکین کا جاسوس نگرانی کرتا پھر رہا ہے۔ اگر انھیں معلوم ہوگیا تو تمھیں ذلیل و رسوا کریں گے۔ ان میں سے ایک نے کہا: اس کا نام ابو امام تھا: اے محمد ﷺ! اپنے رب، اپنی جان، اور اپنے اصحاب کے لیے آپ ﷺ جو چاہتے ہیں مطالبہ کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے رب کے لیے یہ مطالبہ ہے کہ اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور میرے اور میرے اصحاب کے لیے یہ ہے کہ تم ہمیں اپنے پاس جگہ دو ہماری مدد کرو اور ہمارا دفاع کرو ان تمام امور میں جن سے تم اپنی جان کا دفاع کرتے ہو۔ انہوں نے کہا: اگر ہم نے ایسا ہی کیا تو ہمارے لیے کیا ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے لیے جنت ہے۔ تو انہوں نے کہا: ہم آپ کی تمام شرائط تسلیم کرتے ہیں۔“ (احمد)

٦٤١٣ـ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ: أَنَّ أَسْعَدَ ابْنَ زُرَارَةَ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلْ تَدْرُونَ مَا تُبَايِعُونَ عَلَيْهِ مُحَمَّدًا ﷺ؟ إِنَّكُمْ تُبَايِعُونَهُ أَنْ تُحَارِبُوا الْعَرَبَ وَالْعَجَمَ وَالْجِنَّ وَالْإِنْسَ فَقَالُوا: نَحْنُ حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُ

”الکبیر میں سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سیدنا اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے لوگو! کیا تم جانتے ہو تم محمد ﷺ کی بیعت کس شرط پر کرتے ہو؟ تم بیعت کرتے ہو کہ تم عرب، عجم اور جن و انس سب ہی کا مقابلہ کرو گے اور جنگ لڑو گے۔ سب نے کہا: ہم لڑیں گے جس سے محمد ﷺ لڑیں گے، اور ہم صلح

(٦٤١٢) احمد: ١٦٦٣٠ـ هكذا مرسلا ورجاله رجال الصحيح وقد ذكر الامام احمد بعده سندا الى الشعبى عن ابى مسعود عقبة بن عمرو وقال: بنحو هذا قال وكان ابو مسعود اصغرهم سنا فيه مجالد وفيه ضعف و حديثه حسن ان شاء الله، هيثمى: ٩٨٨٧

(٦٤١٣) طبرانى كبير فى الصحيح طرف منه رواه الطبرانى فى الاوسط وفيه على بن زيد وهو ضعيف وقد وثق، هيثمى: ٩٨٩٥.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

وَسَلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُ. (رواه الطبراني في الكبير)

کریں گے جس سے آپ ﷺ صلح کریں گے۔" (الکبیر)

٦٤١٤۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: مِمَّنْ شَهِدَ الْعَقَبَةَ أَوْسُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ أَصْرَمَ وَأَوْسُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ وَالْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُوْرٍ وَبَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ، وَالْحَارِثُ ابْنُ قَيْسٍ بِنِ مَالِكٍ وَذَكْوَانُ بْنُ عَبْدِ الْقَيْسِ وَرَافِعُ بْنُ مَالِكٍ وَسَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَسَعْدُ بْنُ خَيْثَمَةَ، وَسَلَمَةُ بْنُ سَلَامَةَ وَظُهَيْرُ بْنُ رَافِعٍ وَكَعْبُ بْنُ مَالِكٍ وَأَبُوْبُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ. (رواه الطبراني في الكبير)

"ابن شہاب سے منقول ہے کہ وہ لوگ جو عقبہ میں شریک ہوئے ان میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں۔ اوس بن یزید بن اصرم، اوس بن ثابت، اسعد بن زرارہ، براء بن معرور، بشیر بن سعد، جابر بن عبداللہ بن عمرو، جبار بن صخر، حارث بن قیس بن مالک، ذکوان بن عبدقیس، رافع بن مالک، سعد بن عبادہ، سعد بن خیثمہ، سلمہ بن سلامہ، ظہیر بن رافع، کعب بن مالک، ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہم۔" (الکبیر)

٦٤١٥۔ وَزَادَ عَنْ عُرْوَةَ: مِنْهُمْ ظُهَيْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ وَثَابِتُ بْنُ أَجْدَعَ وَزَيْدُ بْنُ لَبِيْدٍ وَسَعْدُ بْنُ الرُّبَيِّعِ وَسَهْلُ بْنُ عَتِيْكٍ وَعَمْرُو بْنُ عَزْمَةَ ابْنِ ثَعْلَبَةَ وَعُقْبَةُ بْنُ عَمْرِو بْنِ ثَعْلَبَةَ يُكَنّٰى أَبَا مَسْعُوْدٍ. (رواه الطبراني في الكبير)

"عروہ نے کچھ نام زائد بیان کیے وہ یہ ہیں: ظہیر بن الہیثم، ثابت بن اجدع، زید بن لبید، سعد بن ربیع، سہل بن عتیک، عمرو بن عزمہ بن ثعلبہ اور عقبہ بن عمرو بن ثعلبہ اس کی کنیت ابو مسعود ہے۔" (الکبیر)

٦٤١٦۔ عَنْ عُمَرَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ يَعْرِضُ نَفْسَهُ عَلٰى قَبَائِلِ الْعَرَبِ قَبِيْلَةً قَبِيْلَةً فِي الْمَوْسِمِ مَا يَجِدُ أَحَدًا يُجِيْبُهُ حَتّٰى جَاءَ اللّٰهُ بِهٰذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ لِمَا سَاقَ لَهُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَآوَوْهُ وَنَصَرُوْهُ

"سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ مکہ میں اپنے آپ کو قبائل عرب پر پیش کرتے اور موسم حج کے موقع پر ایک ایک قبیلے کے پاس جاتے تھے۔ آپ ﷺ کو دعوت الٰہی قبول کرنے والا کوئی قبیلہ نہیں ملا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انصار کے اس قبیلے کو آپ ﷺ کے پاس لے آیا، جب کہ اللہ نے اس قبیلہ کو

(٦٤١٤) طبرانی کبیر، اسنادها الی ابن شهاب واحد ورجاله ثقات رواها کلها الطبرانی، هیثمی: ٩٨٩٨.

(٦٤١٥) طبرانی کبیر، عن عروة بسند واحد وفی اسناد عروة ابن لهیعة وفیه ضعف وحدیثه فی حد الحسن، هیثمی: ٩٨٩٩.

(٦٤١٦) بزار، حسن الاسناد، وفیه عبدالله بن شبیب وهو ضعیف، هیثمی: ٩٨٧٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ عَنْ نَبِيِّهِمْ خَيْرًا، وَاللّٰهِ مَا وَفَيْنَا لَهُمْ كَمَا عَاهَدْنَاهُمْ، إِنَّا قُلْنَا لَهُمْ نَحْنُ الْأُمَرَاءُ وَأَنْتُمُ الْوُزَرَاءُ، وَلَئِنْ بَقِيتُ إِلَى رَأْسِ الْحَوْلِ لَا يَبْقَى لِي عَامِلٌ إِلَّا أَنْصَارِيٌّ. (رواه البزار بضعف)

عزت وکرامت سے نوازا تو انہوں نے آنحضرت ﷺ کو جگہ بھی دی، اور آپ ﷺ کی مدد بھی کی۔ پس اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اپنے نبی کی طرف سے بہتر جزا عطاء فرمائے۔ اللہ کی قسم! ہم انصار سے وہ ایفاء عہد نہیں کر سکے جس کا ہم نے ان سے عہد کیا تھا۔ ہم نے ان سے کہا تھا: ہم امراء ہوں گے، اور تم وزراء ہو گے۔ اگر میں سال کے آخر تک زندہ رہا تو میرا گورنر سوائے انصاری کے اور کوئی نہیں ہوگا۔'' (البزار، سند ضعیف)

هجرته ﷺ إلى المدينة

آنحضرت ﷺ کی مدینہ کی طرف ہجرت کا بیان

٦٤١٧ــ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُونَ خَرَجَ أَبُوبَكْرٍ مُهَاجِرًا نَحْوَ أَرْضِ الْحَبَشَةِ حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَبَابَكْرٍ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ أَخْرَجَنِي قَوْمِي فَأُرِيدُ أَنْ أَسِيحَ فِي الْأَرْضِ وَأَعْبُدَ رَبِّي قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَإِنَّ مِثْلَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ إِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَأَنَا لَكَ جَارٌ ارْجِعْ وَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ فَرَجَعَ وَارْتَحَلَ مَعَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ

''ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے جب سے ہوش سنبھالی اپنے والدین کو دین اسلام پر ہی پایا۔ چنانچہ ہر دن بلا ناغہ نبی اکرم ﷺ ہمارے گھر تشریف لاتے تھے صبح بھی اور شام بھی۔ جب مسلمانوں پر ابتلا کا دور شروع ہوا تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ حبشہ کی طرف ہجرت کی نیت سے نکلے۔ جب مقام برک غماد تک گئے تو بنو قارہ کے سردار ابن دغنہ سے ملاقات ہوئی۔ اس نے کہا: اے ابوبکر! کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے میری قوم نے نکال دیا ہے اور میں نے زمین پر سیاحت کرنے کا پروگرام بنایا ہے تاکہ میں اپنے رب کی عبادت آزادی سے کرسکوں۔ اس نے کہا: تیرے جیسا انسان نہ تو خود نکلتا ہے اور نہ نکالا جاتا ہے۔ تو غریبوں کے لیے روزی کماتا ہے۔ صلہ رحمی کرتا ہے۔ بے کار کا بوجھ برداشت کرتا ہے۔ مہمان نوازی کرتا ہے۔ اور مصائب میں دوسروں کے کام آتا ہے۔ میں تجھے امان میں لیتا ہوں۔ واپس اپنے شہر میں اپنے رب کی عبادت کرتے رہو۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ لوٹ آئے، اور ابن دغنہ ان کے

(٦٤١٧) بخاری: ٣٩٠٦۔ ابوداود: ٤٠٨٣۔ احمد: ٢٥٢٤٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَطَافَ ابْنُ الدَّغِنَةِ عَشِيَّةً فِي أَشْرَافِ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ أَبَابَكْرٍ لَا يَخْرُجُ مِثْلُهُ وَلَا يُخْرَجُ أَتُخْرِجُوْنَ رَجُلًا يَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَيَصِلُ الرَّحِمَ وَيَحْمِلُ الْكَلَّ وَيَقْرِي الضَّيْفَ وَيُعِيْنُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَلَمْ تُكَذِّبْ قُرَيْشٌ بِجِوَارِ ابْنِ الدَّغِنَةِ وَقَالُوْا لِابْنِ الدَّغِنَةِ مُرْ أَبَابَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهٖ فَلْيُصَلِّ فِيْهَا وَلْيَقْرَأْ مَاشَاءَ وَلَا يُؤْذِيْنَا بِذٰلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنْ بِهٖ فَإِنَّا نَخْشَى أَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَ نَا وَأَبْنَاءَ نَا فَقَالَ ذٰلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِأَبِي بَكْرٍ فَلَبِثَ أَبُوْبَكْرٍ بِذٰلِكَ يَعْبُدُ رَبَّهُ فِي دَارِهٖ وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِصَلَاتِهٖ وَلَا يَقْرَأُ فِي غَيْرِ دَارِهٖ ثُمَّ بَدَا لِأَبِي بَكْرٍ فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهٖ وَكَانَ يُصَلِّي فِيْهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَنْقَذِفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِيْنَ وَأَبْنَاؤُهُمْ وَهُمْ يَعْجَبُوْنَ مِنْهُ وَيَنْظُرُوْنَ إِلَيْهِ وَكَانَ أَبُوْبَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً لَا يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ وَأَفْزَعَ ذٰلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَأَرْسَلُوْا إِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا إِنَّا كُنَّا أَجَرْنَا أَبَابَكْرٍ بِجِوَارِكَ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهٖ فَقَدْ جَاوَزَ ذٰلِكَ فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهٖ فَأَعْلَنَ بِالصَّلَاةِ وَالْقِرَاءَةِ فِيْهِ وَإِنَّا قَدْ خَشِيْنَا أَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَ نَا وَأَبْنَاءَ نَا فَانْهَهُ فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْتَصِرَ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهٖ فَعَلَ وَإِنْ أَبَى إِلَّا أَنْ

ساتھ آیا۔ اشرافِ قریش کے پاس گیا اور ان سے کہا: کیا تم ایسے آدمی کو شہر بدر کرتے ہو جو غریب کے لیے روزی کماتا ہے، صلہ رحمی کرتا، بے کار کا بوجھ اٹھاتا ہے، مہمان نوازی کرتا ہے، اور مصائب کے وقت دوسروں کے کام آتا ہے؟ قریش نے ابن دغنہ کی امان تسلیم کر لی۔ لیکن انھوں نے کہا: تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیدے کہ وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کرے، نماز پڑھے، جو چاہے پڑھے، ہمیں ایذا نہ پہنچائے اور نہ اس کام کو اعلانیہ کرے، ہمیں خطرہ ہے کہ ہماری عورتیں اور بچے فتنے میں آ جائیں گے۔ ابن دغنہ نے یہ بات سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پہنچا دی تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں ہی عبادت کرنے لگا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ کو خیال آیا، اور آپ رضی اللہ عنہ نے گھر میں مسجد تعمیر کر کے علی الاعلان عبادت کرنا شروع کر دی۔ مشرکین کی عورتیں اور بچے آ کر جمع ہوتے اور تعجب کرتے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ قرآن پڑھ کر بکثرت روتے تھے۔ اس سے کفار قریش نے خطرہ محسوس کیا، اور ابن دغنہ کو پیغام بھیجا۔ وہ ان کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: ہم نے تیرے امن دینے کی وجہ سے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امن دیا تھا کہ وہ اپنے گھر میں عبادت کیا کرے لیکن اس نے معاہدے سے تجاوز کر کے مسجد تیار کی ہے، اور علی الاعلان قرآن پڑھنا شروع کر دیا ہے۔ پس تو اس کے پاس جا۔ اگر وہ پسند کرتا ہے تو گھر میں اپنے رب کی عبادت کرنے پر اختصار کرے تو پھر کرتا رہے۔ اگر اس سے انکار کرے تو اس سے اپنا امان واپس طلب کر۔ چنانچہ ابن دغنہ اس کے پاس آیا، اور کہا: تجھے معلوم ہے وہ چیز جس پر میں نے تیرے لے معاہدہ کیا ہے، یا تو اس کی پابندی کر اور یا میری ذمہ داری مجھے واپس کر دے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تیری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يُعْلِنَ بِذٰلِكَ فَسَلْهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْكَ ذِمَّتَكَ فَإِنَّا قَدْ كَرِهْنَا أَنْ نُخْفِرَكَ وَلَسْنَا مُقِرِّينَ لِأَبِي بَكْرٍ الْإِسْتِعْلَانَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتَ الَّذِي عَاقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ فَإِمَّا أَنْ تَقْتَصِرَ عَلَى ذٰلِكَ وَإِمَّا أَنْ تُرْجِعَ إِلَيَّ ذِمَّتِي فَإِنِّي لَا أُحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ أَنِّي أُخْفِرْتُ فِي رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ فَإِنِّي أَرُدُّ إِلَيْكَ جِوَارَكَ وَأَرْضَى بِجِوَارِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْمُسْلِمِينَ إِنِّي أُرِيتُ دَارَهِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِينَةِ وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ • وَتَجَهَّزَ أَبُوبَكْرٍ قِبَلَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُوأَنْ يُؤْذَنَ لِي فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ وَهَلْ تَرْجُوذٰلِكَ بِأَبِي أَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ أَبُوبَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لِيَصْحَبَهُ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ وَهُوَ الْخَبَطُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَيْنَمَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي حَرِّ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ فِدَاءٌ لَهُ أَبِي

ذمہ داری واپس کرتا ہوں، اور اللہ کی ذمہ داری پر انحصار کرتا ہوں۔ اس دور میں نبی ﷺ مکہ میں تھے۔ آپ ﷺ نے مسلمانوں کو فرمایا: میں نے ہجرت کا مقام دیکھا ہے، ایک خالی زمین ہے جس کے دو اطراف میں سنگلاخ زمین ہے، اور اس میں کھجور بکثرت پائی جاتی ہے۔ مسلمانوں میں سے جس نے چاہا مدینہ کو ہجرت کر گیا، اور مہاجرین حبشہ سے بھی عام لوگ مدینہ چلے آئے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تیاری شروع کر دی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ! تم ٹھہرے رہو، امید ہے کہ مجھے بھی اجازت ہو گی۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے ماں باپ فدا ہوں کیا آپ ﷺ یہ امید رکھتے ہیں؟ فرمایا: ہاں، پس ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کی خاطر روک دیا، اور دو اونٹ سواری کے لیے تیار کر دیے، اور درختوں کے پتے کھلا کر چار ماہ تک آراستہ کر دیے۔ اتفاقاً ایک دن ہم سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں بیٹھے تھے۔ کہ دوپہر کے وقت ایک کہنے والے نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کہا رسول اللہ ﷺ نقاب اوڑھے ہوئے ایسے وقت میں تشریف لا رہے ہیں جس میں آپ ﷺ نہیں آیا کرتے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے ماں باپ فدا ہوں! آپ ﷺ اس وقت کسی خاص وجہ سے آئے ہیں۔ آپ ﷺ آئے، اجازت طلب کی تو اجازت دی گئی۔ آپ ﷺ نے داخل ہوتے ہی فرمایا: تیرے پاس کوئی فرد موجود ہے تو اس کو نکال دے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ آپ ﷺ کے گھر کے افراد ہی ہیں، میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں! آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہاں سے نکل جانے کی اجازت دی گئی ہے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وأُمِّي وَاللّٰهِ مَا جَاءَ بِهِ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ قَالَتْ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَبِي بَكْرٍ أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ بِأَبِي أَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوْجِ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ الصَّحَابَةُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ فَخُذْ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِحْدَى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالثَّمَنِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَجَهَّزْنَاهُمَا أَحَثَّ الْجِهَازِ وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا فَرَبَطَتْ بِهِ عَلَى فَمِ الْجِرَابِ فَبِذٰلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ قَالَتْ ثُمَّ لَحِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُوْبَكْرٍ بِغَارٍ فِي جَبَلِ ثَوْرٍ فَكَمَنَا فِيْهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَبِيْتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ ثَقِفٌ لَقِنٌ فَيُدْلِجُ مِنْ عِنْدِهِمَا بِسَحَرٍ فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَا يَسْمَعُ أَمْرًا يُكْتَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهُ حَتّٰى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذٰلِكَ حِيْنَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ وَيَرْعَى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ فَيُرِيْحُهَا عَلَيْهِمَا حِيْنَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَيَبِيْتَانِ فِي رِسْلٍ وَهُوَ لَبَنُ مِنْحَتِهِمَا

کہا: کیا مجھے رفاقت دی جائے گی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک سواری آپ ﷺ لے لیں جو یہ موجود ہیں۔ فرمایا: قیمت کے ساتھ لوں گا۔ پس ہم نے ان کو بہت اچھی طرح تیار کر دیا۔ اور ان کے لیے خوراک دسترخوان کے ساتھ تھیلے میں رکھ دی۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے اپنے کمر کے کپڑے کو نصف کر کے ایک حصے کے ساتھ تھیلے کا منہ باندھا۔ اسی لیے سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کو ذات النطاقین کہا جاتا ہے۔ پھر نبی ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ غار ثور میں جا کر تین ایام کے لیے روپوش ہو گئے۔ رات کے وقت ان کے پاس ابوبکر رضی اللہ عنہ کا بیٹا عبداللہ چلا جاتا، وہ موٹا تازہ ہشیار لڑکا تھا، سحری تک ان کے پاس ٹھہرتا اور فجر سے پہلے مکہ میں آ جاتا۔ گویا وہ رات کو مکہ میں رہا ہو، دن میں کفار کی خبریں سنتا، اور رات کی تاریکی میں پہنچا دیتا۔ اس پہاڑی پر ابوبکر رضی اللہ عنہ کا غلام عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ بکریاں چراتا، اور شام کے بعد دودھ پلاتا تھا، اور وہ رات کو آرام کرتے۔ نبی ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے راستہ بتانے کے لیے بنو دیل میں سے ایک آدمی کو اجرت پر ساتھ تیار کیا، وہ راستے کا واقف اور عقلمند آدمی تھا، وہ بنو عاص بن وائل کا حلیف تھا، اور قریش کے دین پر تھا۔ اس کو دو سواریاں دی گئیں۔ اور ان کو تین دن بعد غار ثور کے پاس حاضر کرنے کا کہا گیا تھا۔ وہ بروقت سواریاں لے کر حاضر ہو، اور یہ دو رفقاء سوار ہوئے۔ عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ اور راستہ بتانے والا ساتھ رہا۔ وہ ساحلِ سمندر کی راہ پر لے چلا۔ امام زہری نے کہا: مجھے عبدالرحمن بن مالک مدلجی جو کہ سراقہ بن مالک کا بھتیجا تھا نے خبر دی کہ میرے والد نے سراقہ بن مالک کو یہ بیان کرتے سنا کہ کفار قریش کے منادی اور ایلچی یہ پیغام لائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَرَضِيفِهِمَا حَتَّى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثِ وَاسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدِّيْلِ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا خِرِّيْتًا وَالْخِرِّيْتُ الْمَاهِرُ بِالْهِدَايَةِ قَدْ غَمَسَ حِلْفًا فِي آلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّهْمِيِّ وَهُوَ عَلَى دِيْنِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَأَمِنَاهُ فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ بِرَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلَاثٍ وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَالدَّلِيْلُ فَأَخَذَ بِهِمْ طَرِيْقَ السَّوَاحِلِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَالِكٍ الْمُدْلَجِيُّ وَهُوَ ابْنُ أَخِي سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُرَاقَةَ بْنَ جُعْشُمٍ يَقُوْلُ جَاءَنَا رُسُلُ كُفَّارِ قُرَيْشٍ يَجْعَلُوْنَ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ دِيَةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَنْ قَتَلَهُ أَوْ أَسَرَهُ فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ قَوْمِي بَنِي مُدْلِجٍ أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ حَتَّى قَامَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ جُلُوْسٌ فَقَالَ يَا سُرَاقَةُ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ آنِفًا أَسْوِدَةً بِالسَّاحِلِ أُرَاهَا مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ قَالَ سُرَاقَةُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُمْ هُمْ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُمْ لَيْسُوْا بِهِمْ وَلٰكِنَّكَ رَأَيْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا انْطَلَقُوْا بِأَعْيُنِنَا ثُمَّ لَبِثْتُ فِي الْمَجْلِسِ سَاعَةً ثُمَّ قُمْتُ فَدَخَلْتُ

کہ جو بھی محمد ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو قتل کرے گا یا انھیں قید کرے گا، اسے ہر ایک کے بدلے سو اونٹ دیئے جائیں گے۔ چنانچہ میں اپنی قوم بنو مدلج میں بیٹھا تھا کہ ایک آدمی آیا۔ اس نے کہا: اے سراقہ! میں نے ساحل سمندر پر کچھ لوگ جاتے دیکھے ہیں۔ سراقہ نے کہا: میں بخوبی جان گیا کہ وہ جانے والے اپنے اصحاب کے ساتھ محمد ﷺ ہی ہیں۔ تو میں نے کہا: وہ نہیں ہیں البتہ تو نے فلاں اور فلاں دیکھے ہیں جو میرے سامنے سے گئے ہیں۔ پھر تھوڑی ساعت میں مجلس رہا، پھر اٹھا اور اپنی لونڈی سے کہا: میرے گھوڑے کو لے کر فلاں جگہ میرے لیے انتظار کرے۔ میں نیزہ وغیرہ ہتھیار لے کر مکان کی پیچھے کی جانب سے باہر گیا۔ پست زمین پر سیدھا چلتا اور بلند جگہ پر زمین سے لگ کر پست ہو کر چلتا۔ اور اپنے گھوڑے کے پاس چلا گیا۔ سوار ہو کر بہت جلدی قافلۂ ہجرت تک پہنچ گیا۔ میرے گھوڑے کو ٹھوکر لگی اور میں گر گیا۔ اٹھ کر میں نے فال کے تیر نکالے کہ آیا میں ان کو نقصان پہنچا سکوں گا یا نہیں۔ تو تیر وہ نکلا جو مجھے ناپسند تھا، پس گھوڑے پر سوار ہوا اور فال کے تیروں کی نافرمانی کی اور گھوڑا قریب لے گیا۔ میں نے آنحضرت ﷺ کی تلاوت سنی۔ آپ ﷺ آس پاس بالکل نہ دیکھتے تھے، اور ابوبکر رضی اللہ عنہ چاروں اطراف دیکھتے جاتے تھے۔ میرے گھوڑے کے پاؤں زمین میں زانوں تک دھنس گئے اور میں گر پڑا۔ میں نے گھوڑے کو ڈانٹ کر آواز دی تو وہ اٹھا، اور اس کے پاؤں نہ نکلتے تھے اور بمشکل گھوڑا کھڑا ہوا۔ اس کے پاؤں تلے سے دھواں اور گرد وغبار نکلا اور سیدھا آسمان کی طرف جانے لگا۔ میں نے پھر فال کے تیر نکالے تو وہی فال نکلی جو مجھے پسند نہیں تھی۔ اب میں نے ان کو آواز دی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَأَمَرْتُ جَارِيَتِي أَنْ تَخْرُجَ بِفَرَسِي وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ أَكَمَةٍ فَتَحْبِسَهَا عَلَيَّ وَأَخَذْتُ رُمْحِي فَخَرَجْتُ بِهِ مِنْ ظَهْرِ الْبَيْتِ فَخَطَطْتُ بِزُجِّهِ الأَرْضَ وَخَفَضْتُ عَالِيَهُ حَتَّى أَتَيْتُ فَرَسِي فَرَكِبْتُهَا فَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِي حَتَّى دَنَوْتُ مِنْهُمْ فَعَثَرَتْ بِي فَرَسِي فَخَرَرْتُ عَنْهَا فَقُمْتُ فَأَهْوَيْتُ يَدِي إِلَى كِنَانَتِي فَاسْتَخْرَجْتُ مِنْهَا الأَزْلاَمَ فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا أَضُرُّهُمْ أَمْ لاَ فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ فَرَكِبْتُ فَرَسِي وَعَصَيْتُ الأَزْلاَمَ تُقَرِّبُ بِي حَتَّى إِذَا سَمِعْتُ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ لاَ يَلْتَفِتُ وَأَبُوبَكْرٍ يُكْثِرُ الإِلْتِفَاتَ سَاخَتْ يَدَا فَرَسِي فِي الأَرْضِ حَتَّى بَلَغَتَا الرُّكْبَتَيْنِ فَخَرَرْتُ عَنْهَا ثُمَّ زَجَرْتُهَا فَنَهَضَتْ فَلَمْ تَكَدْ تُخْرِجُ يَدَيْهَا فَلَمَّا اسْتَوَتْ قَائِمَةً إِذَا لأَثَرِ يَدَيْهَا عُثَانٌ سَاطِعٌ فِي السَّمَاءِ مِثْلُ الدُّخَانِ فَاسْتَقْسَمْتُ بِالأَزْلاَمِ فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ فَنَادَيْتُهُمْ بِالأَمَانِ فَوَقَفُوا فَرَكِبْتُ فَرَسِي حَتَّى جِئْتُهُمْ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي حِينَ لَقِيتُ مَا لَقِيتُ مِنَ الْحَبْسِ عَنْهُمْ أَنْ سَيَظْهَرُ أَمْرُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ جَعَلُوا فِيكَ الدِّيَةَ وَأَخْبَرْتُهُمْ أَخْبَارَ مَا يُرِيدُ النَّاسُ بِهِمْ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الزَّادَ وَالْمَتَاعَ فَلَمْ يَرْزَآنِي وَلَمْ يَسْأَلاَنِي إِلاَّ أَنْ قَالَ أَخْفِ

کہ مجھے امن دو۔ وہ ٹھہر گئے اور میں گھوڑے پر سوار ہو کر ان کے قریب گیا۔ مجھے جب حملہ آور ہونے سے قدرت نے روکا تھا تو میں جان چکا تھا کہ رسول اللہ ﷺ ضرور کامیاب ہوں گے۔ میں نے آپ ﷺ کو خبر دی کہ آپ ﷺ کی قوم نے آپ ﷺ کی اتنی قیمت لگائی ہے اور انعام رکھا ہے۔ میں نے پوری خبر دی کہ لوگ آپ ﷺ کے متعلق کیا ارادہ رکھتے ہیں میں نے ان پر سامان سفر پیش کیا تو انہوں نے کوئی چیز قبول نہ کی البتہ یہ فرمایا: ہماری خبر مخفی رکھی جائے۔ جتنا بھی تو مخفی رکھ سکتا ہو۔ میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا امن کی تحریر مجھے دی جائے تو آپ ﷺ نے عامر بن فہیرہ کو حکم دیا تو اس نے چمڑے کے ٹکڑے پر تحریر لکھ دی پھر آنحضرت ﷺ آگے روانہ ہو گئے۔ ابن شہاب نے کہا: عروہ نے خبر دی کہ زبیر بن العوام مسلمانوں کے تجارتی قافلے میں شام سے واپس آرہے تھے کہ اس کی آپ ﷺ سے ملاقات ہوئی تو اس نے نبی ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سفید لباس پہنایا۔ مدینہ میں مسلمانوں تک آپ ﷺ کی مکہ سے نکلنے کی خبر پہنچ چکی تھی تو وہ ہر صبح نکل کر مقام حرہ میں آتے تھے۔ انتظار کرتے یہاں تک کہ دوپہر کی گرمی ان کو واپس کر دیتی اور طویل انتظار کے بعد وہ لوٹ جاتے تھے۔ ایک دن انتظار کرنے کے بعد مسلمان لوٹ گئے اور گھر تک نہیں پہنچے تھے کہ ایک یہودی کوئی چیز دیکھنے کے لیے بلند ٹیلے پر چڑھا۔ اس نے نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب کو دیکھا کہ ان کی سفیدی سے سراب زائل ہو رہا ہے۔ تو وہ بے ساختہ بول پڑا اے عرب قوم! تمہارا بڑا جس کے انتظار میں تھے یہ آرہا ہے۔ پس مسلمان دوڑ کر ہتھیار پہن کر مقام حرہ کے اوپر استقبال کے لیے پہنچ گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنَّا فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَكْتُبَ لِي كِتَابَ أَمْنٍ فَأَمَرَ عَامِرَبْنَ فُهَيْرَةَ فَكَتَبَ فِي رُقْعَةٍ مِنْ أَدِيمٍ ثُمَّ مَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَقِيَ الزُّبَيْرَ فِي رَكْبٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَانُوْا تِجَارًا قَافِلِيْنَ مِنَ الشَّأْمِ فَكَسَا الزُّبَيْرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَأَبَابَكْرٍ ثِيَابَ بَيَاضٍ وَسَمِعَ الْمُسْلِمُوْنَ بِالْمَدِيْنَةِ مَخْرَجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ فَكَانُوْا يَغْدُوْنَ كُلَّ غَدَاةٍ إِلَى الْحَرَّةِ فَيَنْتَظِرُوْنَهُ حَتَّى يَرُدَّهُمْ حَرُّ الظَّهِيْرَةِ فَانْقَلَبُوْا يَوْمًا بَعْدَمَا أَطَالُوا انْتِظَارَهُمْ فَلَمَّا أَوَوْا إِلَى بُيُوْتِهِمْ أَوْفَى رَجُلٌ مِنْ يَهُوْدٍ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِهِمْ لِأَمْرٍ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَبَصُرَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابِهِ مُبَيَّضِيْنَ يَزُوْلُ بِهِمُ السَّرَابُ فَلَمْ يَمْلِكِ الْيَهُوْدِيُّ أَنْ قَالَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا مَعَاشِرَ الْعَرَبِ هٰذَا جَدُّكُمُ الَّذِي تَنْتَظِرُوْنَ فَثَارَ الْمُسْلِمُوْنَ إِلَى السِّلَاحِ فَتَلَقَّوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِظَهْرِ الْحَرَّةِ فَعَدَلَ بِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ حَتَّى نَزَلَ بِهِمْ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَذٰلِكَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعٍ الْأَوَّلِ فَقَامَ أَبُوْبَكْرٍ لِلنَّاسِ وَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَامِتًا فَطَفِقَ مَنْ جَاءَ مِنَ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ لَمْ يَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُحَيِّي أَبَابَكْرٍ حَتَّى أَصَابَتِ الشَّمْسُ رَسُوْلَ

آپ ﷺ ان کو ساتھ لے کر دائیں طرف چل کر بنو عمرو بن عوف کے محلے میں اترے، سوموار کا دن تھا اور ماہ ربیع الاول تھا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، آپ ﷺ خاموش ہو کر بیٹھ گئے جس نے آپ ﷺ کو نہیں دیکھا تھا وہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اھلا وسھلا اور سلام کہتا، یہاں تک کہ جب دھوپ نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی چادر سے آپ ﷺ پر سایہ کیا تو جن لوگوں نے انصار میں سے آپ ﷺ کو پہلے نہیں پہچانا تھا ان کو اب آپ ﷺ کی پہچان ہوگئی۔ آپ ﷺ بنو عوف کے محلے میں دس راتوں سے کچھ زائد عرصہ ٹھہرے، وہاں مسجد کی بنیاد رکھی جس کی بنا تقویٰ پر ہے، اس میں آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ پھر آپ ﷺ اپنی سواری پر بیٹھے، لوگ آپ ﷺ کے ساتھ پیادہ چل رہے تھے، آپ ﷺ کی سواری مسجد نبوی کے پاس آ کر بیٹھ گئی اس جگہ کچھ مسلمان نماز پڑھتے تھے۔ یہ سہل اور سہیل نامی دو یتیموں کی جگہ تھی اور ان کا کھجور کا وہ جنڈ تھا، اور وہ دونوں اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کی کفالت میں تھے۔ جب وہاں آپ ﷺ کی سواری بیٹھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: انشاء اللہ منزل یہی ہے۔ پھر دو یتیموں کو بلا کر اس جگہ کا سودا چکایا تاکہ مسجد تعمیر کی جائے۔ تو یتیم لڑکوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ہم بلا قیمت آپ ﷺ کو دیتے ہیں۔ لیکن آپ ﷺ نے انکار کر دیا، پھر آپ ﷺ نے مسجد تعمیر کی، اور خود بھی اینٹیں اٹھا اٹھا کر لاتے اور فرماتے تھے: یہ بہتر بوجھ ہے، یہ ہمارے رب کے لیے عمدہ کام اور پاکیزہ عمل ہے۔ اے اللہ! بہتر اجر آخرت کا اجر ہے پس انصار اور مہاجرین پر رحمت نازل کر دے۔ آپ ﷺ ایک مہاجر صحابی کے شعر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ ﷺ فَأَقْبَلَ أَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى ظَلَّلَ عَلَيْهِ بِرِدَائِهِ فَعَرَفَ النَّاسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَبِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً وَأَسَّسَ الْمَسْجِدَ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى وَصَلّٰى فِيهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَسَارَ يَمْشِي مَعَهُ النَّاسُ حَتّٰى بَرَكَتْ عِنْدَ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ يُصَلِّي فِيهِ يَوْمَئِذٍ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَكَانَ مِرْبَدًا لِلتَّمْرِ لِسُهَيْلٍ وَسَهْلٍ غُلَامَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي حَجْرِ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ هٰذَا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ الْمَنْزِلُ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْغُلَامَيْنِ فَسَاوَمَهُمَا بِالْمِرْبَدِ لِيَتَّخِذَهُ مَسْجِدًا فَقَالَا لَا بَلْ نَهَبُهُ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُمَا هِبَةً حَتّٰى ابْتَاعَهُ مِنْهُمَا ثُمَّ بَنَاهُ مَسْجِدًا وَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْقُلُ مَعَهُمُ اللَّبِنَ فِي بُنْيَانِهِ وَيَقُوْلُ وَهُوَ يَنْقُلُ اللَّبِنَ هٰذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالَ خَيْبَرْ هٰذَا أَبَرُّ رَبَّنَا وَأَطْهَرْ وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنَّ الْأَجْرَ أَجْرُ الْآخِرَهْ فَارْحَمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ فَتَمَثَّلَ بِشِعْرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يُسَمَّ لِي قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ يَبْلُغْنَا فِي الْأَحَادِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَمَثَّلَ بِبَيْتِ شِعْرٍ تَامٍّ غَيْرَ

کے مضمون کی تمثیل فرماتے تھے جس کا نام ذکر نہیں کیا گیا۔ ابن شہاب نے کہا: ان اشعار کے سوا بطور تمثیل کے مضمونِ اشعار بیان کرنا آپ ﷺ کا ہم تک نہیں پہنچا ہے۔'' (بخاری)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

هٰذَا الْبَيْتِ . (رواه البخاري، ٣٩٠٦)

٦٤١٨ـ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ جَاءَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى أَبِيْ فِي مَنْزِلِهِ فَاشْتَرَى مِنْهُ رَحْلاً فَقَالَ لِعَازِبٍ ابْعَثِ ابْنَكَ يَحْمِلْهُ مَعِيْ قَالَ فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ وَخَرَجَ أَبِي يَنْتَقِدُ ثَمَنَهُ فَقَالَ لَهُ أَبِيْ يَاأَبَابَكْرٍ حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِيْنَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتّٰى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ وَخَلَاالطَّرِيْقُ لَايَمُرُّفِيْهِ أَحَدٌ فَرُفِعَتْ لَنَاصَخْرَةٌ طَوِيْلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهُ وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَكَانًا بِيَدِيْ يَنَامُ عَلَيْهِ وَبَسَطْتُ فِيْهِ فَرْوَةً وَقُلْتُ نَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا أَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفُضُ مَاحَوْلَهُ فَإِذَا أَنَابِرَاعٍ مُقْبِلٌ بِغَنَمِهِ إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيْدُ مِنْهَا مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا فَقُلْتُ لَهُ لِمَنْ أَنْتَ يَاغُلَامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ أَوْمَكَّةَ قُلْتُ أَفِيْ غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَفَتَحْلِبُ قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ شَاةً فَقُلْتُ انْفُضِ الضَّرْعَ مِنَ التُّرَابِ وَالشَّعْرِ وَالْقَذَى قَالَ فَرَأَيْتُ الْبَرَاءَ يَضْرِبُ إِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى يَنْفُضُ فَحَلَبَ فِي قَعْبٍ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَمَعِيَ إِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ ﷺ يَرْتَوِي مِنْهَا يَشْرَبُ

"سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے والد کے پاس ہمارے گھر میں آئے، اور لکڑی کا پالان خریدا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرے والد سے کہا: اپنا بیٹا میرے ساتھ روانہ کر دو تا کہ میرے گھر پالان پہنچا دے۔ میرا باپ بھی پالان کی قیمت وصول کرنے کے لیے ان کے ساتھ گیا۔ میرے والد نے کہا: تم نے کیا کچھ کیا جب تو نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رات کا سفر کیا؟ یعنی ہجرت کی) سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں، ہم رات کو چلے یہاں تک کہ دوپہر آ گئی، اور راستہ خالی ہو گیا، ہمیں ایک طویل چٹان نظر آئی اس کا سایہ تھا ہم اس کے پاس جا ٹھہرے۔ میں نے اپنے ہاتھ سے ایک جگہ صاف کی تا کہ آنحضرت ﷺ اس کے سایے میں سوئیں۔ پھر اس جگہ پر میں نے چمڑے کا بچھونا بچھا کر آپ ﷺ کو عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! سو جاؤ اور میں آپ ﷺ کے اردگرد کی نگرانی کرتا ہوں۔ آپ ﷺ سو گئے۔ میں ماحول دیکھنے کے لیے گیا تو ایک چرواہا تھوڑی سی بکریاں لے کر آ رہا تھا وہ چٹان کی طرف اسی ارادے سے آیا جس غرض سے ہم آئے تھے۔ میں نے کہا: کس کی بکریاں چراتا ہے، یا تو کس کا خادم ہے؟ اس نے کہا: مدینے یا مکے کے ایک آدمی کا خادم ہوں۔ میں نے کہا: تیری بکریوں میں دودھ والی بکری بھی ہے؟ اس نے کہا: ہاں، میں نے کہا: کیا تو دودھ نکال کر دے گا؟ اس نے کہا: ہاں، اس نے ایک بکری پکڑی تو میں نے کہا: اس کے تھنوں سے بال، مٹی اور تنکے دور کر دے۔ اس نے اپنے پاس پیالہ رکھا تھا جس میں ہمارے لیے کچھ دودھ

(٦٤١٨) بخاری: ٣٦١٥ـ مسلم: ٢٠٠٩ـ احمد: ٥١

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَيَتَوَضَّأُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُ فَوَافَقْتُهُ حِينَ اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيْتُ ثُمَّ قَالَ أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيلِ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَمَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ فَقُلْتُ أُتِيْنَا يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ ﴿لَاتَحْزَنْ إِنَّ اللهَ مَعَنَا﴾ فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَارْتَطَمَتْ بِهِ فَرَسُهُ إِلَى بَطْنِهَا أُرَى فِي جَلَدٍ مِنَ الْأَرْضِ شَكَّ زُهَيْرٌ فَقَالَ إِنِّي أُرَاكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوا لِي فَاللهُ لَكُمَا أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَنَجَا فَجَعَلَ لَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا قَالَ قَدْ كَفَيْتُكُمْ مَا هُنَا فَلَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ قَالَ وَوَفَى لَنَا. (رواه البخاري، ٣٦١٥)

دوہا۔ میرے پاس برتن تھا جس میں آپ ﷺ مشروب پیتے اور وضو کرتے تھے۔ میں دودھ اس میں ڈال کر لے آیا۔ میں نے آپ ﷺ کو بیدار کرنا مناسب نہ سمجھا، لیکن میرے پہنچنے تک آپ ﷺ بیدار ہو چکے تھے۔ میں نے دودھ پر پانی چھڑک کر نیچے تک ٹھنڈا کیا اور عرض کی: آپ ﷺ یہ دودھ پئیں۔ آپ ﷺ نے دودھ پیا، اور میں نے بھی پیا، اور مجھے خوشی ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا رخصت ہونے کا وقت نہیں آیا؟ میں نے کہا: وقت آ گیا ہے۔ ہم سورج زائل ہونے کے بعد چل پڑے۔ ہمارے تعاقب میں سراقہ بن مالک آیا اور ہم ٹھوس زمین پر چل رہے تھے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ہمارا تعقب کیا گیا ہے۔ فرمایا: غم نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ آپ ﷺ نے دعا مانگی، اور اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ اس نے کہا: میں جان چکا ہوں کہ تم دونوں نے میرے لیے بددعا کی ہے۔ پس میری نجات کی دعا کرو میں اللہ کو ضامن بناتا ہوں کہ تمہاری طرف آنے والوں کو نہیں آنے دونگا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے دعا کی تو اس نے نجات پائی۔ وہ واپس گیا تو جو ہماری تلاش میں آتا اسے کہتا: اس طرف سے بے فکر رہو، اس طرف کوئی نہیں گیا۔ آنے والوں کو واپس کر دیتا، اور اس نے ہم سے وعدہ پورا کیا۔" (بخاری)

٦٤١٩ــ وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ سُرَاقَةُ هٰذِهِ كِنَانَتِي فَخُذْ سَهْمًا مِنْهَا فَإِنَّكَ سَتَمُرُّ عَلَى إِبِلِي وَغِلْمَانِي بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَخُذْ مِنْهَا حَاجَتَكَ قَالَ لَاحَاجَةَ لِي فِي إِبِلِكَ فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ لَيْلًا فَتَنَازَعُوا أَيُّهُمْ يَنْزِلُ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ أَنْزِلُ عَلَى بَنِي النَّجَّارِ

"ایک روایت ہے کہ سراقہ نے کہا: یہ میرا ترکش ہے اس میں سے ایک تیر بطورِ علامت لے جاؤ اور تمہیں میرے اونٹ اور غلام راستے میں ملیں گے وہ فلاں جگہ ہوں گے ان میں سے اپنی ضرورت کے مطابق لے لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہمیں ضرورت نہیں ہے۔ پھر ہم مدینہ میں آئے۔ رات ہوئی تو لوگوں میں تنازعہ پیدا ہوا کہ آپ ﷺ کس کے پاس

(٦٤١٩) مسلم: ٢٠٠٩۔ كتاب الزهد والرقائق، بخاری: ٥٦٠٧۔ احمد: ١٨٠٠٣۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَخْوَالِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أُكْرِمُهُمْ بِذٰلِكَ فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُيُوْتِ وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخدمُ فِي الطُّرُقِ يُنَادُوْنَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. (رواه مسلم، ٢٠٠٩) فی كتاب الزهد والرقائق.)

ٹھہریں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں بنونجار کے ہاں ٹھہروں گا جو عبدالمطلب کے ماموں ہیں میں ان کا اکرام کرونگا۔ جب آپ ﷺ رواں ہوئے تو مرد وخواتین مکانوں کی چھتوں پر چڑھ گئے، اور بچے اور غلام راستے میں پھیل گئے۔ وہ کہتے جاتے تھے: یا محمد ﷺ! یا رسول اللہ! یا محمد ﷺ! یا رسول اللہ ﷺ۔'' (مسلم)

٦٤٢٠۔عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَابَكْرِ الصِّدِّيْقَ حَدَّثَهُ قَالَ نَظَرْتُ إِلٰى أَقْدَامِ الْمُشْرِكِيْنَ عَلٰى رُءُوْسِنَا وَنَحْنُ فِي الْغَارِ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْأَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلٰى قَدَمَيْهِ أَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ يَاأَبَابَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا. (رواه مسلم، ٢٣٨١)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: جب ہم غار ثور میں تھے، اور میں نے مشرکین کے پاؤں دیکھے وہ ہمارے سر پر کھڑے تھے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اگر ان میں سے کسی نے اپنے پاؤں کی طرف جھک کر دیکھا تو وہ ہمیں دیکھ سکیں گے۔ فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! تجھے ان دو کے بارے میں کیا گمان ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہے۔'' (مسلم)

٦٤٢١۔عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ أَقْبَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ مُرْدِفٌ أَبَابَكْرٍ وَأَبُوْبَكْرٍ شَيْخٌ يُعْرَفُ وَنَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ شَابٌّ لَا يُعْرَفُ قَالَ فَيَلْقَى الرَّجُلُ أَبَابَكْرٍ فَيَقُوْلُ يَا أَبَابَكْرٍ مَنْ هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ هٰذَا الرَّجُلُ يَهْدِيْنِي السَّبِيْلَ قَالَ فَيَحْسِبُ الْحَاسِبُ أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي الطَّرِيْقَ وَإِنَّمَا يَعْنِي سَبِيْلَ الْخَيْرِ فَالْتَفَتَ أَبُوْبَكْرٍ فَإِذَا هُوَ بِفَارِسٍ قَدْ لَحِقَهُمْ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا فَارِسٌ قَدْ لَحِقَ بِنَا فَالْتَفَتَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اصْرَعْهُ

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا: جب نبی ﷺ مدینہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ردیف بنایا ہوا تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ بوڑھے نظر آتے جب رسول اللہ ﷺ جوان عمر دکھائی دیتے تھے اور پہچانے نہیں جاتے تھے۔ جب کوئی آدمی ملاقات کرتا تو وہ کہتا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! یہ جوان کون ہے جو تیرے آگے بیٹھا ہے؟ وہ کہتے یہ مرد مجھے راستہ دکھاتا ہے تو وہ گمان کرتا کہ وہ سفر والے راستے کا کہتے ہیں حالانکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مراد دین اور نیکی کا راستہ تھا۔

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پیچھے دیکھا تو گھوڑے پر سوار ان کے قریب آرہا تھا۔ عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! یہ گھوڑے پر سوار ہمیں پہنچ آیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے دیکھ کر فرمایا: یا اللہ! اس کو گرادے تو

(٦٤٢٠) مسلم: ٢٣٨١۔ بخاری: ٤٦٦٣۔ ترمذی: ٣٠٩٦۔ احمد: ١٢

(٦٤٢١) بخاری: ٣٩١١۔ احمد: ١٣٤٥٦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَصَرَعَهُ الْفَرَسُ ثُمَّ قَامَتْ تُحَمْحِمُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ مُرْنِي بِمَا شِئْتَ قَالَ فَقِفْ مَكَانَكَ لَا تَتْرُكَنَّ أَحَدًا يَلْحَقُ بِنَا قَالَ فَكَانَ أَوَّلَ النَّهَارِ جَاهِدًا عَلَى نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ آخِرَ النَّهَارِ مَسْلَحَةً لَهُ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَانِبَ الْحَرَّةِ ثُمَّ بَعَثَ إِلَى الأَنْصَارِ فَجَاءُوا إِلَى نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ فَسَلَّمُوْا عَلَيْهِمَا وَقَالُوا ارْكَبَا آمِنَيْنِ مُطَاعَيْنِ فَرَكِبَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُوبَكْرٍ وَحَفُّوْا دُوْنَهُمَا بِالسِّلَاحِ فَقِيْلَ فِي الْمَدِيْنَةِ جَاءَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ جَاءَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فَأَشْرَفُوْا يَنْظُرُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ جَاءَ نَبِيُّ اللّٰهِ جَاءَ نَبِيُّ اللّٰهِ فَأَقْبَلَ يَسِيْرُ حَتَّى نَزَلَ جَانِبَ دَارِ أَبِي أَيُّوْبَ. (رواه البخاري، ٣٩١)

فوراً اس کو گھوڑے نے پھینک دیا، پھر گھوڑا ہنہنایا۔ اس آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ﷺ جو حکم دینا چاہیں دیدیں میں تعمیل کرونگا۔ فرمایا: اسی جگہ ٹھہر جا، اور کسی کو ہم تک نہ پہنچنے دے تو وہ آدمی دن کے اول وقت نبی ﷺ کے خلاف تھا اور دن کے آخر وقت میں آپ ﷺ کا ہتھیار بن گیا اور نصرت کرنے لگا تھا۔

آپ ﷺ حرہ کی جانب ٹھہرے۔ انصار کو پیغام بھیجا۔ تو وہ آئے، دونوں کو سلام کیا اور کہا: امن کے ساتھ سوار ہو جاؤ تمہاری اطاعت کی جائے گی۔ پس آپ دونوں سوار ہوئے اور لوگوں نے ہتھیاروں سمیت ان کے اردگرد گھیرا ڈال دیا۔ اور مدینہ میں کہا جانے لگا۔ اللہ کا نبی آ گیا۔ اللہ کا نبی آ گیا۔ لوگ بلندی پر چڑھ کر دیکھتے تھے پس آپ ﷺ چلتے چلتے ابو ایوب رضی اللہ عنہ کے گھر کی ایک جانب جا اترے۔'' (بخاری)

٦٤٢٢۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہما قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ وَكَانَا يُقْرِئَانِ النَّاسَ فَقَدِمَ بِلَالٌ وَسَعْدٌ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ثُمَّ قَدِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عِشْرِيْنَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَرِحُوْا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى جَعَلَ الإِمَاءُ يَقُلْنَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَمَا قَدِمَ حَتَّى قَرَأْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى فِي سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ. (رواه البخاري، ٣٩٢٥)

''سیدنا براء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ سب سے پہلے صحابہ کرام میں سے ہمارے پاس مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آئے اور ان دونوں نے قرآن پڑھانا شروع کر دیا۔ اس کے بعد عمار رضی اللہ عنہ، بلال رضی اللہ عنہ، اور سعد رضی اللہ عنہ آئے۔ پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیس صحابہ کے ساتھ آئے۔ بعد ازاں نبی ﷺ تشریف لائے میں نے کسی وجہ سے اتنا اہل مدینہ کو خوش نہیں دیکھا جتنا وہ آپ ﷺ کی آمد پر خوش تھے یہاں تک کہ لونڈیاں کہتی جارہی تھیں اللہ کے رسول آ چکے ہیں۔

آپ ﷺ کی آمد سے پہلے سورت الاعلیٰ اور اس جیسی کئی مفصلات سورتیں میں پڑھ چکا تھا۔'' (بخاری)

(٦٤٢٢) بخاري: ٣٩٢٥۔ احمد: ١٨٠٩٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٦٤٢٣ـ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِذَا قِيلَ لَهُ هَاجَرَ قَبْلَ أَبِيهِ يَغْضَبُ قَالَ وَقَدِمْتُ أَنَا وَعُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَوَجَدْنَاهُ قَائِلًا فَرَجَعْنَا إِلَى الْمَنْزِلِ فَأَرْسَلَنِي عُمَرُ وَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ هَلِ اسْتَيْقَظَ فَأَتَيْتُهُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَبَايَعْتُهُ ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّهُ قَدِ اسْتَيْقَظَ فَانْطَلَقْنَا إِلَيْهِ نُهَرْوِلُ هَرْوَلَةً حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِ فَبَايَعَهُ ثُمَّ بَايَعْتُهُ. (رواه البخاري، ٣٩١٦)

”ابو عثمان النھدی نے کہا: میں نے سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کو غصے میں آتے دیکھا ہے جب بھی اس کو کوئی کہتا کہ اس نے اپنے باپ سے پہلے ہجرت کی ہے۔ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مدینہ میں عمر رضی اللہ عنہ مجھے ساتھ لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے تو آپ ﷺ کو قیلولہ کرتے (دوپہر کو سوتے) پایا تو ہم واپس گھر چلے گئے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے روانہ کیا، اور کہا: جا کر دیکھ آپ ﷺ بیدار ہوئے ہیں۔ میں نے آپ ﷺ کو بیدار پایا۔ میں نے آپ ﷺ کی بیعت کی۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان کو لے کر آیا ہم دوڑتے آئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے بیعت کی اور میں نے پھر دوبارہ بیعت کی۔“ (بخاری)

٦٤٢٤ـ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَيَّ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ نَزَلْتَ فَهِيَ دَارُ هِجْرَتِكَ الْمَدِينَةُ أَوِ الْبَحْرَيْنِ أَوْ قِنَّسْرِينَ. (للترمذي، ٣٩٢٣)

”سیدنا جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے وحی نازل فرمائی کہ ان تین مقامات میں سے جہاں بھی ہجرت کر کے آپ ﷺ تشریف لے جائیں گے وہی آپ ﷺ کا مقام ہجرت ہو گا۔ مدینہ، بحرین، اور قنسرین۔“ (ترمذی)

٦٤٢٥ـ عَنْ أَبِي مُوسَى ؓ قَالَ بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِينَ إِلَيْهِ أَنَا وَأَخَوَانِ لِي أَنَا أَصْغَرُهُمْ أَحَدُهُمَا أَبُو بُرْدَةَ وَالْآخَرُ أَبُو رُهْمٍ إِمَّا قَالَ بِضْعٌ وَإِمَّا قَالَ فِي ثَلَاثَةٍ وَخَمْسِينَ أَوِ اثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي فَرَكِبْنَا سَفِينَةً فَأَلْقَتْنَا سَفِينَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ

”سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم کو خبر پہنچی کہ نبی ﷺ مکہ سے نکل کر چلے آئے ہیں۔ہم اس وقت یمن میں تھے۔ پس ہم آپ ﷺ کی طرف ہجرت کر کے چل پڑے پس میں، میرے دو بڑے بھائی، ابو بردہ رضی اللہ عنہ اور دوسرے ابورھم رضی اللہ عنہ تھے۔ اور دیگر افراد کی تعداد باون یا ترپن تھی، یا کہا: پچاس سے کچھ زائد تھی۔ ہم کشتی میں سوار ہوئے تو کشتی نے ہمیں نجاشی کے پاس جا اتارا۔ ہمیں سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ ملے اور ہم نے ان کے پاس قیام کیا، اور

(٦٤٢٣) بخاری: ٣٩١٦.
(٦٤٢٤) ترمذی: ٣٩٢٣ـ موضوع (الالبانی): ٨٢٢.
(٦٤٢٥) بخاری: ٤٢٣١ـ مسلم: ٢٥٠٣ـ ترمذی: ١٥٦٩ـ ابوداود: ٢٧٢٥.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

فَوَافَقْنَا جَعْفَرَبْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتّٰى قَدِمْنَا جَمِيْعًا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ ﷺ حِيْنَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ وَكَانَ أُنَاسٌ مِنَ النَّاسِ يَقُوْلُوْنَ لَنَا يَعْنِي لِأَهْلِ السَّفِيْنَةِ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ وَدَخَلَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ وَهِيَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا عَلٰى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ زَائِرَةً وَقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ إِلَى النَّجَاشِيِّ فِيْمَنْ هَاجَرَ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلٰى حَفْصَةَ وَأَسْمَاءُ عِنْدَهَا فَقَالَ عُمَرُ حِيْنَ رَأٰى أَسْمَاءَ مَنْ هٰذِهِ قَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَالَ عُمَرُ الْحَبَشِيَّةُ هٰذِهِ الْبَحْرِيَّةُ هٰذِهِ قَالَتْ أَسْمَاءُ نَعَمْ قَالَ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ فَنَحْنُ أَحَقُّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْكُمْ فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ كَلَّا وَاللّٰهِ كُنْتُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ وَيَعِظُ جَاهِلَكُمْ وَكُنَّا فِي دَارٍ أَوْفِي أَرْضِ الْبُعَدَاءِ الْبُغَضَاءِ بِالْحَبَشَةِ وَذٰلِكَ فِي اللّٰهِ وَفِي رَسُوْلِهِ ﷺ وَايْمُ اللّٰهِ لَا أَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا أَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰى أَذْكُرَ مَا قُلْتَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ كُنَّا نُؤْذٰى وَنُخَافُ وَسَأَذْكُرُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَأَسْأَلُهُ وَاللّٰهِ لَا أَكْذِبُ وَلَا أَزِيْغُ وَلَا أَزِيْدُ عَلَيْهِ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّ عُمَرَ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَمَا قُلْتِ لَهُ قَالَتْ قُلْتُ لَهُ كَذَا وَكَذَا قَالَ لَيْسَ بِأَحَقَّ بِي مِنْكُمْ وَلَهُ وَلِأَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ وَاحِدَةٌ وَلَكُمْ

پھر ہم جمع ہو کر مدینہ آئے اور اتفاقاً رسول اللہ ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب آپ ﷺ خیبر فتح کر چکے تھے۔ لوگ ہمیں طعنہ دیا کرتے تھے کہ ہم تم کشتی والوں سے ہجرت میں سبقت لے گئے ہیں۔

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا ہمارے ساتھ آنے والوں میں سے تھیں وہ ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی ان کے گھر آئے، اور اسماء بنت عمیس کو دیکھ کر کہا: یہ کون ہیں؟ اس نے کہا: اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا۔ کہا حبشیہ ہیں، بحریہ ہیں؟ اس نے کہا: ہاں، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم ہجرت میں تم سے سبقت لے گئے ہیں، لہٰذا رسول اللہ ﷺ کے زیادہ حقدار ہم ہیں۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کو غصہ آیا اور اس نے کہا: واللہ، ہرگز یہ بات نہیں ہے! تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے جو تم میں سے بھوکا ہوتا آپ ﷺ اس کو کھلاتے اور نادان کو وعظ ونصیحت فرماتے اور ہم دور دراز کینہ ور لوگوں میں ملک حبشہ میں تھے یہ سفر اللہ کی راہ میں اور اللہ کے رسول کے حکم سے تھا، اور اللہ کی قسم! میں نہ کھانا کھاؤں گی نہ پانی پیوں گی یہاں تک کہ جو تو نے کہا ہے وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کروں گی۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو اس نے آپ ﷺ سے ذکر کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم سے زیادہ عمر رضی اللہ عنہ میرے ساتھ تعلق رکھنے کا حقدار نہیں ہے اور اس کی اور اس کے رفقا کی ایک ہجرت ہے، اور تم کشتی والوں کی دو ہجرتیں ہیں۔ تو میں نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور اصحاب سفینہ کو دیکھا کہ وہ مسلسل آتے اور اس حدیث کا سوال کرتے تھے کیونکہ ان کے نزدیک دنیا کی بہترین چیز اور زیادہ خوشی کی بات وہی تھی جو رسول اللہ ﷺ نے ہمارے بارے میں فرمائی تھی۔'' (بخاری)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

أَنْتُمْ أَهْلَ السَّفِيْنَةِ هِجْرَتَانِ قَالَتْ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَامُوْسَى وَأَصْحَابَ السَّفِيْنَةِ يَأْتُوْنِي أَرْسَالاً يَسْأَلُوْنِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَامِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ هُمْ بِهِ أَفْرَحُ وَلاَأَعْظَمُ فِي أَنْفُسِهِمْ مِمَّاقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ. (رواه البخاري، ٤٢٣١)

٦٤٢٦ـ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَأَبَابَكْرٍ وَعُمَرَكَانُوْا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لأَنَّهُمْ هَجَرُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَكَانَ مِنَ الأَنْصَارِمُهَاجِرُوْنَ لأَنَّ الْمَدِيْنَةَ كَانَتْ دَارَ شِرْكٍ فَجَاءُوْا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ. (رواه النسائي، ٤١٦٦)

''سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی کریم ﷺ اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی مہاجرین میں شامل ہیں۔ اس لیے کہ انہوں نے مشرکین کا گھر اور معاشرہ چھوڑا جو اللہ کو ناپسند تھا۔ اور کچھ لوگ انصار میں سے بھی مہاجر تھے اس لیے کہ پہلے مدینہ بھی دار الشرک تھا تو وہ عقبہ کی رات ہجرت کر کے رسول اللہ ﷺ کی طرف آئے تھے۔ لہٰذا مہاجر ہیں۔'' (نسائی)

٦٤٢٧ـ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَقْدَانَ السَّعْدِيْ قَالَ وَفَدْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي وَفْدٍكُلُّنَا يَطْلُبُ حَاجَةً وَكُنْتُ آخِرَهُمْ دُخُوْلاًعَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي تَرَكْتُ مِنْ خَلْفِي وَهُمْ يَزْعُمُوْنَ أَنَّ الْهِجْرَةَ قَدِ انْقَطَعَتْ قَالَ لاَتَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ مَاقُوْتِلَ الْكُفَّارُ. (رواه النسائي، ٤١٧٢)

''سیدنا عبداللہ بن وقدان سعدی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں چند افراد کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ سب کو کوئی نہ کوئی کام تھا، میں سب سے آخر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا تو عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! لوگوں کا گمان ہے کہ ہجرت ختم ہو چکی ہے؟ فرمایا: جب تک کفار سے لڑنے کی حالت باقی رہے گی ہجرت بھی باقی رہے گی اور ہرگز منقطع نہ ہو گی۔''

٦٤٢٨ـ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِأَبِي أُمَيَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَايِعْ أَبِي عَلَى الْهِجْرَةِ

''سیدنا یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنے باپ امیہ کو ساتھ لے کر حاضر ہوا، اور عرض کی: میرے باپ کو ہجرت کی شرط پر بیعت کر دیں۔ پس آپ ﷺ

(٦٤٢٦) نسائی: ٤١٦٦ـ صحیح الاسناد (البانی): ٣٨٨٤

(٦٤٢٧) نسائی: ٤١٧٢ـ صحیح (البانی) ٣٨٨٩ـ احمد: ٢١٨١٩

(٦٤٢٨) نسائی: ٤١٦٠ـ ضعیف (البانی) ٢٨٠.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أُبَايِعُهُ عَلَى الْجِهَادِ وَقَدِ انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ . (رواه النسائي، ٤١٦٠)

نے فرمایا: میں اس کے ساتھ جہاد کی بیعت کرتا ہوں۔ اور ہجرت (مکہ سے) منقطع ہو چکی ہے۔'' (نسائی)

٦٤٢٩ــ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَاهِجْرَةَ بَعْدَوَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . (رواه النسائي، ٤١٧١)

''سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے: رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ہجرت نہیں ہے۔'' (نسائی)

٦٤٣٠ــ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَهْجُرَ مَاكَرِهَ رَبُّكَ عَزَّوَجَلَّ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْهِجْرَةُ هِجْرَتَانِ هِجْرَةُ الْحَاضِرِ وَهِجْرَةُ الْبَادِي فَأَمَّا الْبَادِي فَيُجِيْبُ إِذَا دُعِيَ وَيُطِيْعُ إِذَا أُمِرَ وَأَمَّا الْحَاضِرُ فَهُوَ أَعْظَمُهُمَا بَلِيَّةً وَأَعْظَمُهُمَا أَجْرًا . (رواه النسائي، ٤١٦٥)

''سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! سب سے افضل ہجرت کونسی ہے؟ فرمایا: کہ تو چھوڑ دے وہ چیز جس کو تیرا رب تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔ اور فرمایا: ہجرت دو طرح کی ہے! ایک شہر میں ہجرت کر کے آنے والے کی ہجرت ہے۔ اور ایک دیہات میں رہنے والے کی ہجرت ہے۔ دیہاتی کی ہجرت یہ ہے کہ وہ جب بلایا جائے حاضر ہو اور جب حکم دیا جائے تو اس کی تعمیل کرے۔ اور شہری کی آزمائش بھی بڑی ہے اور اس کا اجر بھی بڑا ہے۔'' (نسائی)

٦٤٣١ــ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَاتَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتّٰى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا . (رواه أبوداود، ٢٤٧٩)

''سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہجرت منقطع نہ ہوگی یہاں تک کہ توبہ منقطع ہو۔ اور توبہ منقطع نہ ہوگی یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو۔'' (ابوداؤد)

٦٤٣٢ــ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَاعَدُّوا مِنْ مَبْعَثِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَامِنْ وَفَاتِهِ مَاعَدُّوا إِلَّامِنْ مَقْدَمِهِ الْمَدِيْنَةَ . (رواه البخاري، ٣٩٣٤).

''سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تاریخ کا شمار نہ تو نبی ﷺ کی بعثت سے شروع کیا اور نہ آپ ﷺ کی وفات سے بلکہ ہجرت مدینہ سے تاریخ شروع کی۔'' (بخاری)

(٦٤٢٩) نسائی: ٤١٧١۔ صحیح (البانی) ٣٨٨٨.

(٦٤٣٠) نسائی: ٤١٦٥۔ صحیح (البانی) ٣٨٨٣.

(٦٤٣١) ابوداود: ٢٤٧٩۔ صحیح (البانی) ٢١٦٦۔ احمد: ١٦٤٦٣۔ دارمی: ٢٥١٣.

(٦٤٣٢) بخاری: ٣٩٣٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٦٤٣٣ـ عَنْ عُرْوَةَ: وَمَكَثَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ الْحَجِّ بَقِيَّةَ ذِي الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ وَصَفَرَ، ثُمَّ إِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ أَجْمَعُوْا أَمْرَهُمْ وَمَكْرَهُمْ حِيْنَ ظَنُّوْا أَنَّهُ ﷺ خَارِجٌ، وَعَلِمُوْا أَنَّ لَهُ بِالْمَدِيْنَةِ مَأْوًى وَمَنْعَةً، وَبَلَغَهُمْ إِسْلَامُ الْأَنْصَارِ وَأَجْمَعُوْا عَلَى أَنْ يَقْتُلُوْهُ أَوْ يَسْجُنُوْهُ أَوْ يُخْرِجُوْهُ، فَأَخْبَرَهُ اللّٰهُ بِمَكْرِهِمْ، وَقَالَ: ﴿وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ أَوْ يَقْتُلُوْكَ أَوْ يُخْرِجُوْنَكَ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ﴾ وَبَلَغَهُ ﷺ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ الَّذِي أَتَى فِيْهِ دَارَ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُمْ مُثْبِتُوْهُ إِذَا أَمْسَى عَلَى فِرَاشِهِ وَخَرَجَ مِنْ تَحْتِ اللَّيْلِ هُوَ وَأَبُوْبَكْرٍ قِبَلَ غَارِ ثَوْرٍ، وَعَمَدَ عَلِيٌّ فَرَقَدَ عَلَى فِرَاشِهِ يُوَارِي الْعُيُوْنَ، وَبَاتَ الْمُشْرِكُوْنَ يَأْتَمِرُوْنَ أَنَّهُمْ يَقْتَحِمُوْنَ عَلَى صَاحِبِ الْفِرَاشِ فَيُوْثِقُوْنَهُ فَكَانَ ذٰلِكَ حَدِيْثُهُمْ حَتَّى أَصْبَحُوْا فَإِذَا عَلِيٌّ يَقُوْمُ عَنِ الْفِرَاشِ، فَسَأَلُوْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: لَا عِلْمَ لِي بِهِ، فَعَلِمُوْا أَنَّهُ خَرَجَ فَرَكِبُوْا فِي كُلِّ وَجْهٍ يَطْلُبُوْنَهُ، وَبَعَثُوْا إِلَى أَهْلِ الْمِيَاهِ يَجْعَلُوْنَ لَهُمْ جُعْلًا عَظِيْمًا، وَأَتَوْا ثَوْرًا حَتَّى طَلَعُوْا فَوْقَ الْغَارِ وَسَمِعَا أَصْوَاتَهُمْ فَأَشْفَقَ أَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ لَهُ ﷺ لَا تَحْزَنْ إِنَّ

"عروہ نے کہا: آپ ﷺ حج کے بعد مکہ میں ذوالحجہ کے باقی ایام، محرم اور صفر ٹھہرے رہے۔ پھر مشرکین اپنی تدابیر اور فریب پر جمع ہو گئے۔ ان کو یقین ہو چکا تھا کہ اب نبی ﷺ جانے ہی والے ہیں۔ انہیں معلوم ہو چکا تھا کہ مدینہ میں ان کو ٹھکانہ بھی میسر آ چکا ہے، اور دفاع بھی حاصل ہے، اور ان کو انصار کے اسلام کی بھی اطلاع مل چکی تھی۔ چنانچہ وہ اس بات پر متفق ہو گئے کہ یا آپ ﷺ کو قتل کیا جائے، یا جیل میں قید کیا جائے، اور یا پھر شہر بدر کیا جائے۔ تو اللہ نے ان کی تدابیر سے آپ ﷺ کو خبر دیدی اور قرآن میں نازل کیا۔ (جب تیرے خلاف تدبیر کی کافروں نے کہ وہ تجھے قید کر دیں یا قتل کر دیں یا تجھے شہر سے نکال دیں اور انہوں نے تدبیر کی اور اللہ نے تدبیر کی اور اللہ بہتر تدبیر کرنے والا ہے) آپ ﷺ کو جس دن خبر دی گئی اسی دن آپ ﷺ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر گئے، اور ان کو بتایا کہ کفار ان کو روکنا چاہتے ہیں۔ پس آپ ﷺ اپنے بستر پر لیٹ رہے، اور رات کی تاریکی میں آپ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ غار ثور کی طرف چلے گئے۔ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے بستر پر لیٹ کر آپ ﷺ کو ان کی آنکھوں میں موجود دکھائے رکھا۔ مشرکین کا باہمی مشورہ تھا کہ وہ بستر والے پر حملہ آور ہو کر گرفتار کریں گے۔ ساری رات وہ اس تیاری میں رہے۔ صبح کو انہوں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کے بستر سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ اٹھ رہے ہیں۔ انہوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے آنحضرت ﷺ کے بارے سوالات کیے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے ان کا علم نہیں وہ جان گئے کہ آپ ﷺ جا چکے ہیں۔ کفار سوار ہو کر ہر طرف دوڑ پڑے، اور تلاش کرنے لگے پانی

(٦٤٣٣) طبرانی کبیر مرسلا وفیه ابن لهیعة فیه کلام وحدیثه حسن هیثمی: ٩٩٠٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهَ مَعَنَا، وَدَعَا﴿فَأَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَى وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا وَاللّٰهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴾. (رواه الطبراني في الكبير مطوّلاً بِلِينٍ وَإِرْسَالٍ.)

کے جہاں جہاں گھاٹ تھے وہاں جا کر قبائل میں بڑے بڑے انعامات کا اعلان کرایا۔ غارِ ثور پر بھی گئے۔ ان کی آواز آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابی نے سنی سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ خوف کھا گئے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خوف نہ کھا اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر آپ نے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر تسلی نازل کی اور ایسی افواج کے ذریعے مدد کی جو لوگوں نے نہیں دیکھیں۔ اللہ نے کفار کا کلمہ پست کر دیا اور اللہ کا کلمہ ہی بلند رہا، اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔" (الکبیر کی طویل حدیث سند بھی کمزور اور روایت بھی مرسل ہے)

٦٤٣٤ـ عَنْ أَنَسٍ وَغَيْرِهِ، قَالُوا: لَمَّا كَانَ لَيْلَةٌ بَاتَ ﷺ فِي الْغَارِ أَمَرَ اللّٰهُ شَجَرَةً فَنَبَتَتْ فِي وَجْهِ الْغَارِ وَأُمِرَ الْعَنْكَبُوتُ فَنَسَجَتْ عَلَى وَجْهِهِ وَأُمِرَ حَمَامَتَيْنِ وَحْشِيَّتَيْنِ فَوَقَعَتَا الْغَارَ، وَأَتَى الْمُشْرِكُونَ حَتَّى كَانُوا مِنْهُ ﷺ عَلَى قَدْرِ أَرْبَعِينَ ذِرَاعًا فَنَظَرَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَرَأَى الْحَمَامَتَيْنِ، فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: رَأَيْتُ حَمَامَتَيْنِ عَلَى فَمِ الْغَارِ فَعَرَفْتُ أَنَّ لَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ. فَسَمِعَ ﷺ قَوْلَهُ، فَعَلِمَ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ دَرَأَ بِهِمَا عَنْهُ فَسَمَّتْ عَلَيْهِمَا وَفَرَضَ جَزَاءَ هُمَا، وَاتَّخَذُوا فِي حَرَمِ اللّٰهِ فَرْخَيْنِ فَأَصْلُ كُلِّ حَمَامٍ فِي الْحَرَمِ مِنْ فِرَاخِهِمَا. (رواه البزار، ١٧٤١) والكبير بخفي.

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ اور دوسرے صحابہ سے منقول ہے کہ جب رات آئی تو آپ ﷺ غار میں چلے گئے۔ اللہ نے غار کے منہ پر درخت اگا دیا، اور مکڑے کو حکم دیا، اور اس نے غار کے منہ پر آ کر جالا بُن دیا۔ اور دو جنگلی کبوتروں کو بھی حکم ہوا وہ غار کے منہ پر آ کر بیٹھ گئے۔ مشرکین آئے اور آنحضرت ﷺ سے صرف چالیس ہاتھ کے فاصلہ پر تھے۔ ایک مرد نے دیکھا تو دو کبوتر بیٹھے تھے۔ اس نے اپنے رفقا سے کہا: میں نے غار کے منہ پر کبوتر دیکھے ہیں، اور میں جان گیا ہوں کہ غار میں کوئی نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کا قول سنا تو آپ ﷺ جان گئے کہ اللہ تعالیٰ نے دو کبوتروں کے ذریعے آپ ﷺ کا دفاع کر دیا ہے۔ پس ان کبوتروں پر علامت ظاہر کی گئی تو انہوں نے کعبہ میں دو چوزے دیے۔ اللہ نے ان کو یہ جزا عطا کی کہ حرم کے تمام کبوتر انہی کے چوزوں سے ہیں۔" (البزار، الکبیر سند کمزور ہے)

(٦٤٣٤) بزار: ١٧٤١ـ طبرانی کبیر وفیہ جماعۃ لم اعرفهم، هیثمی: ٩٩٠٤.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٦٤٣٥ـ عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ أَبَابَكْرٍ وَجَدَ فِي الْغَارِ جُحْرًا فَأَلْقَمَهُ عَقِبَهُ حَتَّى أَصْبَحَ لِئَلَا يَخْرُجَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنْهُ شَيْءٌ، فَأَقَامَا فِي الْغَارِ ثَلاثًا ثُمَّ خَرَجَا حَتَّى نَزَلَا بِخَيْمَاتِ أُمِّ مَعْبَدٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِشُفْرَةٍ وَشَاةٍ، فَقَالَ ﷺ أَرْدِدِ الشُّفْرَةَ وَهَاتِ لِي فَرَقًا فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أَنْ لَا لَبَنَ فِيهَا. قَالَ: هَاتِ لِي فَرَقًا، فَجَاءَتْهُ بِفَرَقٍ فَضَرَبَ ظَهْرَهَا فَاجْتَرَتْ وَدَرَّتْ فَحَلَبَ فَمَلَأَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ وَسَقَى أَبَابَكْرٍ ثُمَّ حَلَبَ فَبَعَثَ بِهِ إِلَى أُمِّ مَعْبَدٍ. (رواه البزار، ١٧٤٢) بخفي.

”سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے غار میں ایک سوراخ دیکھا تو اس پر اپنی ایڑی رکھ دی، اور صبح تک رکھی رہی تا کہ اس سے نکل کر کوئی چیز آنحضرت ﷺ پر حملہ آور نہ ہو۔ آپ ﷺ اس غار میں تین دن ٹھہرے پھر وہاں سے چل کر ام معبد رضی اللہ عنہا کے خیموں پر پہنچے تو اس نے بکری اور چھری آپ ﷺ کو پیش کی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: چھری واپس لے جاؤ، اور میرے پاس برتن لاؤ تو اس نے پیغام بھیجا کہ اس بکری میں دودھ نہیں ہے۔ فرمایا: تم برتن لاؤ۔ اس نے برتن دیدیا۔ آپ ﷺ نے بکری کی پشت پر ہاتھ پھیرا تو وہ صحت یاب بھی ہوگئی، اور دودھ سے بھر آئی، اور برتن لبالب بھر دیا۔ آپ ﷺ نے خود پیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پلایا۔ پھر دودھ دھویا اور ام معبد کو بھیجا۔“ (البزار، سند کمزور ہے)

٦٤٣٦ـ عَنْ خُنَيْسِ بْنِ خَالِدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَمَنْ مَعَهُ مَرُّوا عَلَى خَيْمَتِي أُمِّ مَعْبَدِ الْخُزَاعِيَّةِ وَكَانَتِ امْرَأَةً جَلْدَةً تَسْقِي وَتُطْعِمُ فَسَأَلُوهَا لَحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرُوهُ مِنْهَا فَلَمْ يُصِيبُوا عِنْدَهَا شَيْئًا، وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِينَ مُسْنِتِينَ، فَنَظَرَ ﷺ إِلَى شَاةٍ فِي الْخَيْمَةِ فَقَالَ: مَا هٰذِهِ الشَّاةُ يَا أُمَّ مَعْبَدٍ؟ فَقَالَتْ: خَلَّفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْغَنَمِ. قَالَ فَهَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ؟ قَالَتْ: هِيَ أَجْهَدُ مِنْ ذٰلِكَ. قَالَ: أَتَأْذَنِينَ أَنْ أَحْلِبَهَا؟ قَالَتْ: بَلَى

”خنیس بن خالد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ اور وہ لوگ جو آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ ام معبد الخزاعیہ رضی اللہ عنہا کے خیمے پر آئے وہ سخی عورت تھی وہ کھلاتی پلاتی تھی تو انہوں نے گوشت اور کھجور طلب کیے تا کہ خریدیں اس کے پاس سے مگر ان کو کوئی چیز نہ مل سکی اور یہ حضرات گرد آلود تھے زادراہ ختم تھا نبی ﷺ نے خیمہ میں بکری دیکھی تو فرمایا: اے ام معبد! یہ بکری کیسی ہے؟ اس نے کہا: کمزور ہوکر ریوڑ سے پیچھے رہی ہے۔ فرمایا: کیا یہ دودھ دیتی ہے؟ اس نے کہا: اس چیز سے یہ عاجز ہے۔ فرمایا: تو اجازت دیتی ہے کہ میں اس سے دودھ نکال لوں؟ اس نے کہا: میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں! آپ ﷺ کو

(٦٤٣٥) بزار: ١٧٤٢۔ وفيه من لم اعرفهم، هيثمي: ٩٩٠٧۔

(٦٤٣٦) طبراني كبير: ٣٦٠٥۔ والاحاديث الطوال: ٣٠۔ وفي اسناده جماعة لم اعرفهم، وقد ورد حديث ام معبد من طريق مسلسل ذكرته في علامات اسوة في صفته ﷺ، هيثمي: ٩٩١٠

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَدَعَابِهَا فَمَسَحَ عَلَى ضَرْعِهَا وَسَمَّى اللّٰهَ وَدَعَالَهَا فِي شَاتِهَا فَدَرَّتْ وَاجْتَرَتْ فَحَلَبَ ثُمَّ سَقَاهَا وَسَقَى أَصْحَابَهُ حَتَّى رَوَوْا وَشَرِبَ آخِرَهُمْ ثُمَّ حَلَبَ ثَانِيًا حَتَّى مَلأَ الإِنَاءَ ثُمَّ غَادَرَهُ عِنْدَهَا ثُمَّ بَايَعَهَا وَارْتَحَلُوْا، فَقَلَّ مَا لَبِثَتْ أَنْ جَاءَ زَوْجُهَا أَبُو مَعْبَدٍ يَسُوقُ أَعْنُزًا عَجَافًا فَلَمَّا رَأَى اللَّبَنَ عَجِبَ وَقَالَ مِنْ أَيْنَ هٰذَا يَا أُمَّ مَعْبَدٍ وَلَا حَلُوبَةَ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ إِلَّا أَنَّهُ مَرَّبِنَا رَجُلٌ مُبَارَكٌ مِنْ حَالِهِ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: صِفِيهِ لِي، قَالَتْ: رَأَيْتُ رَجُلًا ظَاهِرَ الْوَضَاءَةِ أَبْلَجَ الْوَجْهِ حَسَنَ الْخُلُقِ لَمْ تَعِبْهُ ثُجْلَةٌ وَلَمْ تَزْرِبِهِ صَعْلَةٌ وَسِيمٌ قَسِيمٌ فِي عَيْنَيْهِ دَعَجٌ وَفِي أَشْفَارِهِ وَطَفٌ وَفِي صَوْتِهِ صَحَلٌ، وَفِي عُنُقِهِ سَطَعٌ، وَفِي لِحْيَتِهِ كَثَاثَةٌ، أَزَجُّ أَقْرَنُ، إِنْ صَمَتَ فَعَلَيْهِ الْوَقَارُ، وَإِنْ تَكَلَّمَ سَمَا وَعَلَاهُ الْبَهَاءُ، أَجْمَلُ النَّاسِ وَأَبْهَاهُ مِنْ بَعِيدٍ وَأَحْلَاهُ وَأَحْسَنُهُ مِنْ قَرِيبٍ، حُلْوُ الْمَنْطِقِ لَا هَذْرَ وَلَا نَزْرَ، كَأَنَّ نُطْقَهُ خَرَزَاتُ نَظْمٍ، رَبْعٌ لَا تَشْنَؤُهُ مِنْ طُولٍ وَلَا تَقْتَحِمُهُ مِنْ قِصَرٍ، غُصْنٌ بَيْنَ غُصْنَيْنِ، فَهُوَ أَنْضَرُ الثَّلَاثَةِ مَنْظَرًا، وَأَحْسَنُهُمْ قَدْرًا، لَهُ رُفَقَاءُ يَحُفُّوْنَ بِهِ، إِنْ قَالَ أَنْصَتُوْا لِقَوْلِهِ وَإِنْ أَمَرَ تَبَادَرُوْا أَمْرَهُ، مَحْفُوْدٌ لَا عَابِسٌ

اجازت ہے۔ پس آپ ﷺ نے اس کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا اللہ کا نام لیا، اور اس کے لیے برکت کی دعا کی تو بکری سے دودھ جاری ہوا۔ آپ ﷺ نے دودھ دھویا، خود پیا اور اپنے اصحاب کو پلایا، اور سب ہی سیر ہو گئے۔ پھر دوسری بار دودھ دھویا اور اس کے پاس چھوڑ دیا، اس کو بیعت کیا، چلے گئے تھوڑی دیر بعد اس کا خاوند ابو معبد لاغر بکریاں لے کر آ گیا اور دودھ دیکھ کر حیران رہ گیا اور کہا: اے ام معبد! دودھ کہاں سے آیا؟ گھر میں تو دودھ دینے والی کوئی چیز نہیں تھی۔

اس نے کہا: قسم اللہ کی! ہمارے پاس سے ایک مبارک انسان گذرا اس کے یہ اور یہ حالات تھے۔ اس نے کہا۔ اس کا حلیہ تو بیان کر دے۔ اس نے کہا: میں نے دیکھا روشن بدن، کشادہ چہرہ، خوبصورت جسم، نرمی کرنے والے، بدن پر موٹائی نہیں۔ خوشبو دار اور متوازی جسم، آنکھیں سیاہ سفید طویل ابرو والے، دھیمی آواز والے، بلند گردن، گھنی داڑھی، باریک ابرو، زلفوں والے، اگر خاموش ہوں تو باوقار، اگر کلام کریں تو عمدہ، صاحبِ رعب، سب سے زیادہ خوبصورت، دور سے دیکھو تو ہیبت پیدا ہو، قریب آؤ تو بہت خوبصورت اور پیارے گفتگو میٹھی نہ بے فائدہ کلام اور نہ بھاری، ان کے الفاظ گویا موتیوں کی ایک لڑی ہے۔ کلام طویل نہیں کہ بدمزہ ہو اور مختصر نہیں کہ مطلب سمجھ نہ آئے۔ وہ ایسے جس طرح دو شاخوں کے درمیان کی شاخ جو ان تینوں میں زیادہ تروتازہ منظر دیکھاتی ہے اور قدر ومنزلت میں بلند تر ہے۔

اس کے رفقاء اس کے سامنے نرمی سے پیش آتے ہیں۔ اگر کلام کرتا ہے تو وہ خاموش ہو جاتے ہیں اور حکم دیتا ہے تو تعمیل میں لگ جاتے ہیں۔ وہ مخدوم ہے اور ان کی خدمت کرنے میں رشک کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَلَا مُفْنِدٌ، قَالَ أَبُو مَعْبَدٍ: هُوَ وَاللّٰهِ صَاحِبُ قُرَيْشٍ الَّذِي ذُكِرَ لَنَا مِنْ أَمْرِهِ مَا ذُكِرَ بِمَكَّةَ، وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَصْحَبَهُ وَلَأَفْعَلَنَّ إِنْ وَجَدْتُ إِلَى ذٰلِكَ سَبِيْلًا، وَأَصْبَحَ صَوْتٌ بِمَكَّةَ يَسْمَعُوْنَ الصَّوْتَ وَلَا يَدْرُوْنَ مَنْ صَاحِبُهُ، وَهُوَ يَقُوْلُ:

جَزَى اللّٰهُ رَبُّ النَّاسِ خَيْرَ جَزَائِهِ
رَفِيْقَيْنِ قَالَا خَيْمَتَي أُمِّ مَعْبَدِ
هُمَا نَزَلَاهَا بِالْهُدَى فَاهْتَدَتْ بِهِ
لَقَدْ فَازَ مَنْ أَمْسَى رَفِيْقَ مُحَمَّدِ
فَيَا لَقُصَيٍّ مَا زَوَى اللّٰهُ عَنْكُمْ بِهِ
مِنْ فَعَالٍ لَا يُجَارِي وَسُؤْدَدُ
لِيَهْنِ بَنِي كَعْبٍ مَكَانُ فَتَاتِهِمْ
وَمَقْعَدُهَا لِلْمُؤْمِنِيْنَ بِمَرْصَدِ
سَلُوْا أُخْتَكُمْ عَنْ شَاتِهَا وَإِنَائِهَا
فَإِنَّكُمْ إِنْ تَسْأَلُوا الشَّاةَ تَشْهَدُ
دَعَاهُ بِشَاةٍ حَائِلٍ فَتَحَلَّبَتْ
عَلَيْهِ صَرِيْحًا ضَرَّةُ الشَّاةِ مُزْبِدُ
فَغَادَرَهَا رَهْنًا لَدَيْهَا بِحَالِبٍ
يُرَدِّدُهَا فِي مَصْدَرٍ ثُمَّ مَوْرِدُ

فَلَمَّا سَمِعَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ أَنْشَأَ يُجِيْبُ الْهَاتِفَ وَيَقُوْلُ:

لَقَدْ خَابَ قَوْمٌ زَالَ عَنْهُمْ نَبِيُّهُمْ
وَقُدِّسَ مَنْ يَسْرِي إِلَيْهِمْ وَيَغْتَدِي
تَرَحَّلَ عَنْ قَوْمٍ فَضَلَّتْ عُقُوْلُهُمْ

جاتا ہے۔ نہ وہ ترش رو ہیں نہ زیادہ باتیں کرنے والے ہیں۔

ابو معبد نے کہا: واللہ! وہ تو صاحب قریش ہیں جن کا مکہ میں ہم سے تذکرہ کیا گیا۔ میں ان کی رفاقت ضرور اختیار کروں گا اگر مجھے فرصت حاصل ہوئی اور کوئی راہ مل سکی۔ مکہ میں صبح کے وقت ایک آواز سنی گئی اور لوگوں کو معلوم نہ ہو سکا کہ کون کہہ رہا ہے۔ اور اس نے کہا:

۱۔ اللہ لوگوں کا رب بہتر جزا عنایت کرے۔ ان دو رفقاء کو جنھوں نے ام معبد کے خیمے میں کہا۔

۲۔ وہ ہدایت لے کر اس کے ہاں ٹھہرے تو وہ ہدایت پا گئی۔ تحقیق وہ کامیاب ہوا جو محمد ﷺ کا رفیق بن گیا۔

۳۔ اے اہل قصی! اللہ نے تم سے بڑی نعمت دور کر دی۔ جس کے اعمال میں سرداری تو تھی اور ظلم نہیں تھا۔

۴۔ بنو کعب کو ان کے جوان مبارک ہوں اور ان کے ٹھکانے اہل ایمان کی پناہ گاہ ہیں۔

۵۔ اپنی بہن ام معبد سے اس کی بکری اور برتن کا پوچھ۔ اگر بکری سے پوچھو گے تو وہ بھی زبان حال سے گواہی دے گی۔

۶۔ اس نے ام معبد سے کمزور بکری طلب کی تو اس کے لیے دودھ والی بن گئی اور دودھ جھاگ بن رہا تھا۔

۷۔ وہ اس بکری کو ام معبد کے پاس دودھ نکال کر چھوڑ گیا وہ اس کو اپنے آنے جانے کی جگہ میں لاتے ہیں۔

جب سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اشعار سنائے گئے تو انھوں نے ہاتف غیب کو جواب میں کہا:

۱۔ وہ قوم نامراد ہوگئی جن کا نبی ان کو چھوڑ کر چلا گیا۔ اور وہ لوگ جن کے پاس نبی صبح، شام آتا ہے۔ مقدس قرار پا گئے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وحَلَّ عَلَى قَوْمٍ بِنُورٍ مُجَدَّدِ
هَدَاهُمْ بِهِ بَعْدَ الضَّلَالَةِ رَبُّهُمْ
وَأَرْشَدَهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الْحَقَّ يُرْشِدُ
وَقَدْ نَزَلَتْ مِنْهُ عَلَى أَهْلِ يَثْرِبَ
رِكَابُ هُدًى حَلَّتْ عَلَيْهِمْ بِأَسْعَدِ
نَبِيٌّ يَرَى مَا لَا يَرَى النَّاسُ حَوْلَهُ
وَيَتْلُو كِتَابَ اللّٰهِ فِي كُلِّ مَسْجِدِ
وَإِنْ قَالَ فِي يَوْمٍ مَقَالَةَ غَائِبٍ
فَتَصْدِيقُهَا فِي الْيَوْمِ أَوْفِي ضُحَى الْغَدِ
لِيَهْنَ أَبَا بَكْرٍ سَعَادَةُ جَدِّهِ
بِصُحْبَتِهِ مَنْ يَسْعَدُ اللّٰهُ يَسْعَدُ

(رواه الطبراني في الكبير بخفى. ، ٣٦٠٥
والأحاديث الطوال رقم ، ٣٠)

۲۔ نبی نے بدنصیب لوگوں کو ترک کر کے کوچ کر دیا تو ان کی عقل گمراہی کی تاریکی میں جا پڑی۔
اور دوسری قوم کے پاس اللہ کا نبی نئی روشنی لے کر جا ٹھہرا۔
۳۔ اس قوم کو گمراہی کے بعد اللہ نے ہدایت دے دی ہے۔
اور وہ ہدایت یافتہ بن گئے اور جو ہدایت کی پیروی کرتا ہے وہ ہدایت یافتہ ہے
۴۔ اللہ کی طرف سے اہل یثرب پر ہدایت اور سعادت کی سواری آ ٹھہری ہے۔
۵۔ وہ نبی اپنے آس پاس وہ چیز دیکھا کرتا ہے جس کو دوسرے انسان نہیں دیکھتے، اور وہ ہر مسجد میں اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتا ہے۔
۶۔ اگر وہ کسی دن غیب کی خبر کہہ دیتا ہے۔ تو اس کی تصدیق اسی دن یا کل چاشت کے وقت تک سامنے آ جاتی ہے۔
۷۔ ابوبکر کا نصیب مبارک ہو کہ وہ نبی کا رفیق بن گیا اور جس کو اللہ تعالیٰ سعادت دے دے وہ سعادت مند بن جاتا ہے۔"
(الکبیر، سند کمزور ہے)

٦٤٣٧۔ عَنْ قَيْسِ بْنِ النُّعْمَانِ: لَمَّا انْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ مُسْتَخْفِيَيْنَ نَزَلَا بِأَبِي مَعْبَدٍ فَقَالَ. وَاللّٰهِ إِنْ شَاءَ نَا لَحَوَائِلٌ فَمَا بَقِيَ لَنَا لَبَنٌ ، فَقَالَ ﷺ: فَمَا تِلْكَ الشَّاةُ؟ فَأُتِيَ بِهَا فَدَعَا بِالْبَرَكَةِ عَلَيْهَا ثُمَّ حَلَبَ عُسًّا فَسَقَاهُ ، ثُمَّ شَرِبُوا فَقَالَ أَنْتَ الَّذِي تَزْعَمُ قُرَيْشٌ أَنَّكَ صَابِئٌ قَالَ: إِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ ، قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مَاجِئْتَ حَقٌّ ، ثُمَّ

"سیدنا قیس بن نعمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر روپوش ہو کر ابومعبد کے گھر گئے تو اس نے کہا: بخدا! ہماری بکریاں خشک ہو چکی تھیں اور ہمارے پاس دودھ نہیں تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بکری کیسی ہے؟ وہ آپ ﷺ کے سامنے لائی گئی۔ آپ ﷺ نے اس پر برکت کی دعا کی پھر برتن بھر کر دودھ نکالا، اور اس کو پلایا، اور پھر سب ہی نے پیا۔ ابومعبد نے کہا: کیا آپ ﷺ وہ ہیں جن کو قریش بے دین کہتے ہیں؟ فرمایا: وہ ایسا کہتے ہیں اس نے کہا:

(٦٤٣٧) بزار: ١٧٤٣۔ برجال الصحيح ورجاله رجال الصحيح، هيثمي : ٩٩٠٨

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: أَتَّبِعُكَ قَالَ: لَاحَتّٰى تَسْمَعَ أَنَّاقَدْ ظَهَرْنَا، فَاتَّبَعَهُ بَعْدُ. (للبزار، ١٧٤٣) برجال الصحيح)

میں گواہی دیتا ہوں کہ جو چیز لے کر تم مبعوث ہوئے ہو وہ حق ہے۔ میں آپ ﷺ کی پیروی کرتا اور ساتھ چلتا ہوں۔ فرمایا: ٹھہر جا اور جب تو سنے کہ ہم غالب آ گئے ہیں تو میرے پاس آ جانا۔ تو بعد میں وہ آپ ﷺ کی پیروی میں آ گیا۔" (البزار، راوی صحیح ہیں)

٦٤٣٨ــ عَنْ أَوْسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُجْرٍ الْأَسْلَمِيِّ: أَنَّهُ مَرَّبِهِ النَّبِيُّ ﷺ مَعَ أَبِي بَكْرٍ بِحَذْوَاتِ الْجُحْفَةِ فَحَمَلَهُمَا عَلَى فَحْلِ إِبِلِهِ وَبَعَثَ مَعَهُمَا غُلَامًا لَهُ فَقَالَ لَهُ لَاتُفَرِّقْهُمَا حَتّٰى يَقْضِيَا حَاجَتَهُمَا مِنْكَ وَمِنْ جَمَلِكَ، فَسَلَكَ بِهِمَا ثَنِيَّةَ الرَّمْحَا ثَنِيَّةَ الْكُوبَةِ ثُمَّ الْمَرَّةَ ثُمَّ شِعْبَ ذَاتِ كَشْطٍ ثُمَّ الْمُدْلَجَةَ ثُمَّ الْغَسَابَةَ ثُمَّ ثَنِيَّةَ الْمَدِينَةِ ثُمَّ الْمَدِينَةَ ثُمَّ رَدَّ ﷺ الْجَمَلَ وَالْغُلَامَ إِلَى سَيِّدِهِ وَأَمَرَهُ سَيِّدُهُ أَوْسًا أَنْ يَسِمَ إِبِلَهُ فِي أَعْنَاقِهَا لِأَنَّهُ كَانَ مُغَفَّلًا لَايُسِمُ الْإِبِلَ. (رواه الطبراني في الكبير، ٦١١) بخفى)

"سیدنا اوس بن عبداللہ بن حجر الاسلمی بیان کرتے ہیں کہ اس کے پاس سے نبی ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ سمیت گذرے اور وہ مقام جحفہ کے بالمقابل میں تھا۔ تو میں نے اپنے نر اونٹ پر ان کو بٹھایا اور ساتھ اپنا غلام روانہ کیا اور اس سے کہا۔ ان دونوں کے ساتھ ہی رہنا جب تک ان کو تیری ضرورت رہے، اور وہ تیرے سے اور تیرے اونٹ سے اپنا مقصد پورا کر لیں۔

تو وہ ان کو ثنیہ رمحا، پھر ثنیہ کوبہ، پھر مرہ، پھر شعب ذات کشط، پھر مقام مدلجہ، پھر مقام غسابہ پھر ثنیہ المرہ کے مقامات سے گذرتا ہوا مدینہ منورہ جا نکلا۔ پھر اس کو آنحضرت ﷺ نے اس کے مالک اوس کے پاس واپس کیا اور اوس کو پیغام دیا کہ اونٹ کی گردن میں نشان لگایا کر۔ وہ اس سے بے خبر تھا اور اونٹوں کو علامت نہیں لگاتا تھا۔" (الکبیر، سند کمزور ہے)

٦٤٣٩ــ عَنْ صُهَيْبٍ، رَفَعَهُ: أُرِيتُ دَارَهِجْرَتِكُمْ سَبْخَةً بَيْنَ ظَهْرَانَيْ حَرَّةٍ فَإِمَّاأَنْ تَكُوْنَ هَجَرَ وَإِمَّا أَنْ تَكُوْنَ يَثْرِبَ، فَخَرَجَ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ مَعَهُ أَبُوبَكْرٍ وَهَمَمْتُ أَنْ أَخْرُجَ مَعَهُ، وَصَدَّنِي فِتْيَانٌ مِنْ قُرَيْشٍ، ثُمَّ خَرَجْتُ فَلَحِقَنِي مِنْهُمْ

"سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ راوی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہاری ہجرت کی جگہ خواب میں دیکھی ہے وہ وسیع جگہ ہے، اور پتھریلی زمین کے درمیان واقع ہے، یا وہ مقام ہجر ہوگا یا وہ مقام یثرب ہوگا۔ جب آپ ﷺ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر مدینہ کی طرف نکلے تو میں نے ساتھ جانے کا ارادہ کیا، اور مجھے قریش کے لڑکوں نے روک لیا۔ پھر میں نکلا تو کچھ لوگ مجھے واپس

(٦٤٣٨) طبراني كبير: ٦١١ـ وفيه جماعة لم عرفهم، هيثمي، ٩٩٠٨

(٦٤٣٩) طبراني كبير وفيه جماعة لم اعرفهم، هيثمي: ٩٩١٥

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نَاسٌ يُرِيْدُوْنَ رَدِّي، فَقُلْتُ لَهُمْ: هَلْ لَكُمْ أَنْ أُعْطِيَكُمْ أَوَاقِيَ مِنْ ذَهَبٍ وَحُلَّةً سِيَرَاءَ وَتُخَلُّوْنَ سَبِيْلِي؟ فَفَعَلُوْا فَبَعَثْتُهُمْ إِلَى مَكَّةَ، فَقُلْتُ احْفَرُوْا تَحْتَ أُسْكُفَّةِ الْبَابِ فَإِنَّ تَحْتَهَا الْأَوَاقِيَ وَاذْهَبُوْا إِلَى فُلَانَةَ فَخُذُوا الْحُلَّةَ، وَخَرَجْتُ حَتَّى قَدِمْتُ عَلَيْهِ ﷺ فَلَمَّا رَآنِي قَالَ رُبِحَ الْبَيْعُ (ثَلَاثًا) فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا سَبَقَنِي إِلَيْكَ أَحَدٌ وَمَا أَخْبَرَكَ إِلَّا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ. (رواه الطبراني في الكبير بخفی)

کرنے کے لیے تعاقب میں آ گئے۔
میں نے ان سے کہا: کیا تمہیں سونے کی اشرفیاں دے دوں اور ریشمی جوڑا دیدوں تو تم میرا راستہ چھوڑ دو گے؟ تو وہ مان گئے۔ میں نے کہا: تم میرے دروازے کے نیچے کھودو تمہیں سونے کی اشرفیاں دستیاب ہوں گی۔ اور تم فلاں عورت کے پاس جاؤ اور اس سے کپڑا وصول کرو۔ پس میں نے ان کو مکہ روانہ کر دیا، اور خود چلا آیا، اور آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچ آیا۔ آپ ﷺ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: تجارت خوب نفع آور رہی تین بار فرمایا: پس میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! مجھ سے پہلے آپ ﷺ کے پاس کوئی نہیں آیا۔ آپ ﷺ کو جبریل علیہ السلام نے یہ خبر دی ہے۔'' (الکبیر، سند کمزور)

٦٤٤٠ـ وَلِرَزِيْنٍ نَحْوُهُ وَفِيْهِ: فَنَزَلَتْ ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ﴾ الْآيَةَ، وَتَلَاهَا ﷺ عَلَى صُهَيْبٍ.

''رزین رحمہ اللہ کی روایت مثل اس کے ہے اور اس میں ہے: پس یہ آیت نازل ہوئی (اور لوگوں میں وہ بھی ہے جو اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے فروخت کر دیتا ہے) تا آخر...... اور آپ ﷺ نے اس کی تلاوت صہیب رضی اللہ عنہ کو سنا دی۔''

٦٤٤١ـ عَنْ عُرْوَةَ: خَرَجَ عُمَرُ وَعَيَّاشُ بْنُ أَبِي رَبِيْعَةَ فِي أَصْحَابٍ لَهُمْ فَنَزَلُوْا بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَطَلَبَ أَبُوْجَهْلٍ وَالْحَارِثُ ابْنَا هِشَامٍ عَيَّاشَ ابْنَ رَبِيْعَةَ وَهُوَ أَخُوْهُمَا لِأُمٍّ فَقَدِمَا الْمَدِيْنَةَ فَذَكَرَا لَهُ حُزْنَ أُمِّهِ وَأَنَّهَا حَلَفَتْ أَنْ لَا يُظِلَّهَا بَيْتٌ وَلَا يَمَسَّ رَأْسَهَا دُهْنٌ حَتَّى تَرَاكَ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمْ نَطْلُبْكَ، وَكَانَ يَعْلَمُ مِنْ حُبِّهَا إِيَّاهُ مَا

''عروہ نے کہا: سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ اپنے رفقا سمیت مکہ سے نکلے۔ بنو عمرو بن عوف میں جا کر ٹھہرے تو ابو جہل اور حارث بن ھشام دونوں بھائی عیاش کی تلاش میں گئے۔ عیاش بن ابی ربیعہ ابو جہل اور حارث کا مادری بھائی تھا وہ دونوں مدینہ آئے اور عیاش سے کہا: تیری والدہ بہت پریشان ہے، اور اس نے قسم کھائی ہے کہ نہ تو وہ گھر کے سایے میں رہے گی اور نہ سر میں تیل ڈالے گی یہاں تک وہ تجھے دیکھ لے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو ہم تیرے پیچھے نہ آتے اس کو والدہ

(٦٤٤٠) رزین.
(٦٤٤١) طبرانی کبیر مرسلًا، وفیه ابن لهيعة وفيه ضعف ورواه ايضا عن ابن شهاب مرسلا ورجاله ثقات، هيثمی: ٩٩١٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

يُصَدِّقُهُمَا فَرَقَّ لَهَا وَأَبَى أَنْ يَتْبَعَهُمَا حَتَّى عَقَدَ لَهُ الْحَارِثُ فَلَمَّا خَرَجَ مَعَهُمَا أَوْثَقَاهُ فَلَمْ يَزَلْ هُنَالِكَ مُوْثَقًا حَتَّى خَرَجَ مَعَ مَنْ خَرَجَ قَبْلَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَكَانَ ﷺ دَعَالَهُ بِخَلاصٍ وَحِفْظٍ. (رواه الطبراني في الكبيربلين وإرسال)

کی محبت وشفقت کا علم تھا جس سے ان کی تصدیق ہوتی تھی۔ تو ماں کے لیے اس کا دل نرم ہو گیا مگر ان کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا تو حارث نے اس سے وعدہ کیا۔ پھر جب وہ ان کے ساتھ گیا تو انہوں نے اس کو باندھ لیا اور پھر وہ پابند سلاسل ہی رہا یہاں تک کہ مکہ فتح ہونے سے کچھ پہلے چند دوسرے مسلمانوں کے ساتھ نکلنے میں کامیاب ہوا۔ آنحضرت ﷺ اس کی حفاظت اور خلاصی کی دعا کرتے تھے۔'' (الکبیر سند کمزور وروایت مرسل ہے)

٦٤٤٢ـ وَلِلْبَزَّارِ نَحْوَهُ عَنْ عُمَرَ وَزَادَ: قَالَ عُمَرُ: فَكُنَّا نَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ تَوْبَةَ مِنْ قَوْمٍ عَرَفُوا اللّٰهَ ثُمَّ رَجَعُوْا إِلَى الْكُفْرِ، وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ذٰلِكَ لِأَنْفُسِهِمْ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا ﷺ الْمَدِيْنَةَ أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِمْ وَفِي قَوْلِنَا لَهُمْ وَقَوْلِهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ ﴿قُلْ يَاعِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ﴾ إِلَى ﴿وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ﴾ فَكَتَبْتُهَا فِي صَحِيفَةٍ وَبَعَثْتُ بِهَا إِلَى هِشَامِ بْنِ الْعَاصِ، قَالَ هِشَامٌ: فَلَمْ أَزَلْ أَقْرَأُ حَتَّى فَهِمْتُهَا وَأُلْقِيَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيْنَا، فَجَلَيْتُ عَلَى بَعِيْرِي، فَلَحِقْتُ النَّبِيَّ ﷺ. (رواه البزار، ١٧٤٦)

''بزار ؒ کی روایت اس کے مثل ہے اور اس میں زائد ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کی توبہ قبول نہیں کرے گا جو اللہ کو پہچان کر پھر کفر کی طرف لوٹ گئے ہوں، اور یہ بات ہم لوگ اپنے متعلق بھی کہتے تھے۔ پھر جب نبی ﷺ ہمارے پاس مدینہ میں آ گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے بارے میں، اور جو ہم نے ان کو کہا تھا اس کے بارے میں، اور ہمارے اپنے نفسوں کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی۔

(کہہ دیجیے: اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جان پر اسراف وظلم کیا ہے تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا۔ تا وانتم لا تشعرون) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے ایک خط میں یہ آیت لکھی اور ھشام بن عاص کے پاس روانہ کر دی۔ ھشام نے کہا: میں اس آیت کو بار بار پڑھتا گیا یہاں تک کہ میری سمجھ میں اس کا مفہوم آ گیا اور میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی کہ یہ آیت ہمارے متعلق ہی نازل ہوئی ہے۔ پس میں اپنے اونٹ پر بیٹھا اور نبی ﷺ سے جا ملا۔''

(٦٤٤٢) بزار: ١٧٤٦ـ ورجاله ثقات، هيثمي: ٩٩١٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٦٤٤٣ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: كَانَ قُدُوْمُنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِخَمْسٍ مِنَ الْهِجْرَةِ خَرَجْنَا مُتَوَا صِلِيْنَ مَعَ قُرَيْشٍ عَامَ الأَحْزَابِ، وَأَنَا مَعَ أَخِي الْفَضْلِ وَمَعَنَا غُلَامُنَا أَبُوْرَافِعٍ حَتّٰى انْتَهَيْنَا إِلَى الْعَرْجِ ثُمَّ أَخَذْنَا فِي طَرِيْقٍ حَتّٰى خَرَجْنَا عَلٰى بَنِي عَمْرِوبْنِ عَوْفٍ فَدَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدْنَاهُ ﷺ فِي الْخَنْدَقِ وَأَنَايَوْمَئِذٍ ابْنُ ثَمَانِي سِنِيْنَ وَأَخِي فِي ثَلَاثَ عَشْرَةَ. (رواه الطبراني في الأوسط)

’’سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم پانچ ہجری میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے ہم قریش کے ساتھ چلے آئے اور یہ سال جنگِ احزاب کا تھا میں تھا، میرا بھائی فضل بن عباس رضی اللہ عنہ تھا اور ہمارے ساتھ ہمارا غلام ابورافع تھا، جب ہم مقام عرج میں آئے تو ہم نے ایک راستہ اختیار کرلیا اور ہم بنو عمرو بن عوف کے محلے میں جا پہنچے۔ پھر ہم مدینہ میں داخل ہوئے تو ہم نے رسول اللہ ﷺ کو خندق میں پایا۔ میں آٹھ سال کی عمر کا تھا اور میرا بھائی تیرہ سال کی عمر میں تھا۔‘‘ (الاوسط)

شرح: قریش نے نبی اکرم ﷺ کے قتل کی ظالمانہ کارروائی کے لیے جو پارلیمنٹ بلوائی تھی وہ ۲۶ صفر ۱۴ نبوت بمطابق ۱۲ ستمبر ۶۲۲ ، یوم جمعرات پہلے پہر مکہ میں بلائی تھی۔ یہ تاریخ کا خطرناک اجتماع تھا، اس میں ابوجہل قبیلہ بنومخزوم سے، جبیر بن مطعم بنونوفل سے، شیبہ بن ربیعہ بنوعبدشمس سے، نضر بن حارث بنوعبدالدار سے، ابوالبختری بن ہشام بنواسد بن عبدالعزیٰ سے نبیہ بن حجاج بنوسہم سے، امیہ بن خلف بنوجمح سے شامل تھے۔

اس میں نبی ﷺ کے خلاف تجاویز آ رہی تھیں، جن کا ذکر قران پاک نے:

﴿وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ﴾ (الانفال: ۳۰)

’’اور جب تیرے ساتھ مکر کیا ان لوگوں نے جنھوں نے کفر کیا تاکہ وہ تجھے بیڑیاں پہنا دیں یا قتل کر دیں، تجھے ملک بدر کر دیں اور یہ مکر کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ بھی مکر کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بہترین مکر کرنے والا ہے۔‘‘

اس کے تحت ابوجہل کی یہ تجویز بالاتفاق پاس ہوئی کہ ہر قبیلے سے نوجوان لیا جائے اور ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک تلوار دی جائے اور وہ یکبارگی آپ ﷺ کو قتل کر دیں، اس طرح آپ کا خون ہر قبیلہ پر تقسیم ہوگا اور بنو ہاشم سب کا سامنا نہ کرسکیں گے، آخر دیت پر راضی ہوں گے اور معاملہ ٹھنڈا پڑ جائے گا، یہ قرارداد پاس ہو چکی ہے اور رات اس پر عمل ہونے والا تھا۔

تو پھر جس طرح ان احادیث میں پوری تفصیل ہے، آپ ﷺ دوپہر کے وقت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے گھر

(٦٤٤٣) طبراني اوسط من طريق عبدالله بن محمد بن عمارة الانصاري عن سليمان بن داود بن الحصين وكلاهما لم يوثق ولم يضعف وبقية رجاله ثقات، هيثمي: ٩٩٢٧.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

تشریف لے جاتے ہیں، سفر ہجرت کے تمام انتظامات مکمل کرتے ہیں۔ ہجرت کی اجازت پہلے مل چکی تھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس آیہ مبارکہ میں آپ ﷺ کو ہجرت مدینہ کی اجازت دی گئی ہے:

﴿وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا﴾ (الاسراء: ۸۰)

''کہہ دو! اے میرے رب! مجھے سچائی کی جگہ پر داخل کر اور مجھے نکالنا ہے تو سچائی کی جگہ نکال اور اپنے پاس سے میرے لیے مددگار غلبہ کر دے۔'' (فتح الباری: ۷/ ۲۲۷)

رسول اللہ ﷺ ۲۷ صفر، ۱۴ نبوت، بمطابق ۱۲، ۱۳ ستمبر ۶۲۲ء کی درمیانی رات اپنے مکان سے نکل کر سب سے قابل اعتماد ساتھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے تھے اور سفر ہجرت کا آغاز کیا۔ صفر کا یہ مہینہ ۱۴ نبوت کے مطابق اس وقت ہوگا، جب سنہ کا آغاز محرم کے مہینے سے مانا جائے اور اگر سنہ کی ابتداء اسی مہینے سے کریں جس میں آپ ﷺ کو نبوت سے مشرف کیا گیا تھا۔ صفر کا یہ مہینہ قطعی طور پر تیرہویں سنہ نبوت کا ہوگا۔ عام اہل سیر نے کہیں پہلا حساب اختیار کیا ہے اور کہیں دوسرا جس کی وجہ سے وہ واقعات کی ترتیب میں خبط اور غلطی میں پڑ گئے ہیں۔ ہم نے سنہ کا آغاز محرم سے مانا ہے۔ (الرحیق. ص ۲۲۹)

۲۔ دوشنبہ (سوموار) ۸ ربیع الاول، ۱۴ نبوت اور ۱ ہجری بمطابق ۲۳ ستمبر ۶۲۲ء کو رسول اکرم ﷺ قباء میں وارد ہوئے۔ اس دن آپ ﷺ کی عمر ترپن سال ہوئی تھی۔ اور آپ کی نبوت پر ٹھیک تیرہ سال پورے ہوئے تھے۔

(الرحیق: ص ۲۳۸)

۳۔ رسول اکرم ﷺ نے مسجد قباء کی بنیاد رکھی۔ اور اس میں نماز پڑھی۔ یہ نبوت کے بعد پہلی مسجد تھی جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی، اس کے بعد آپ نے مدینہ کا رخ کیا بنو سالم بن عوف کی آبادی میں آپ پہنچے تو جمعہ کا وقت آ گیا، آپ نے بطن وادی میں اس مقام پر جمعہ پڑھا، جہاں اب مسجد ہے۔ اسی روز آپ مدینہ پہنچے، اب رہی بات کہ قباء میں آپ ﷺ نے کتنے دن قیام کیا، چار دن دس دن، روانگی کے علاوہ ۲۴ دن قیام فرمایا۔

علامہ صفی الرحمٰن رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ایک روایت میں ۲۴ رات ہے۔ ایک میں دس رات سے چند روز زیادہ ہے، تاہم پہنچ اور روانگی کے دن نکال لیں تو قباء میں قیام کی مدت دس دن ہوتی ہے اور پہنچ اور روانگی کا دن شامل کر کے ۱۲ دن ہوتی ہے۔ (حاشیہ ۳۶، الرحیق: ص ۲۴۰)

۴۔ جو یہ کہا گیا ہے کہ آپ ﷺ کے مدینہ میں داخلہ پر جو اشعار پڑھے گئے تھے۔ یہ درست نہیں۔ یہ غزوۂ تبوک کے موقع پر پڑھے گئے تھے، یہ بات خود درست نہیں۔ کیونکہ علامہ منصور پوری رحمہ اللہ نے دلائل سے اس بات کو ترجیح دی ہے کہ یہ اشعار مدینہ میں داخلے کے وقت پڑھے گئے تھے۔ (رحمۃ للعالمین: ۱/ ۱۰۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۔ باقی ایک حدیث میں جو آتا ہے کہ ہجرت اب نہیں رہی اور دوسری میں آیا ہے ہجرت کرنے کی نیت رکھو۔ تو دونوں میں مطابقت یوں ہوگی، جو ہجرت تھی مکہ سے مدینہ کی طرف وہ تو منقطع ہو چکی ہے۔ کیونکہ مکہ بھی دارالاسلام بن چکا ہے اور مدینہ بھی دارالاسلام بن چکا ہے اور ان کے اردگرد میں قوت اسلامی کا غلبہ ہے۔ باقی جو ہجرت ہے دارالحرب سے دارالاسلام کی طرف اس کی ضرورت کسی وقت بھی پڑ سکتی ہے، جب ضرورت پڑے یہ واجب ہے۔ (التعلیقات: ۲/۱۷۴)

عدد غزواته ﷺ وما كان قبل بدر

آپ ﷺ کے غزوات اور بدر سے پہلے کے واقعات کا بیان

٦٤٤٤۔ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ كُنْتُ إِلَى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَقِيلَ لَهُ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ ﷺ مِنْ غَزْوَةٍ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَقُلْتُ كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ أَيَّتُهُنَّ كَانَ أَوَّلَ قَالَ ذَاتُ الْعُشَيْرِ أَوْ الْعُشَيْرَةِ. (رواه الترمذي، ١٦٧٦)

”ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے ایک طرف بیٹھا تھا۔ اس سے سوال کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کے غزوات کتنے ہیں؟ اس نے کہا: انیس غزوات ہیں جن میں آپ ﷺ بنفس نفیس شامل ہوئے۔ میں نے کہا: کتنے غزوات میں تو آپ ﷺ کے ساتھ رہا؟ اس نے کہا: سترہ غزوات میں۔ میں نے کہا: پہلا غزوہ کون سا تھا؟ اس نے کہا: ذات العشیر یا ذات العشیرہ۔“ (ترمذی)

٦٤٤٥۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَاتَلَ فِي ثَمَانٍ مِنْهُنَّ. (رواه مسلم، ١٨١٤)

”سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے انیس غزوات میں حصہ لیا۔ اور ان میں سے آٹھ غزوات میں قتال کی نوبت آئی۔“ (مسلم)

٦٤٤٦۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ جَاءَتْهُ جُهَيْنَةُ فَقَالُوا إِنَّكَ قَدْ نَزَلْتَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فَأَوْثِقْ لَنَا حَتّٰى نَأْتِيَكَ وَتُؤْمِنَّا فَأَوْثَقَ لَهُمْ فَأَسْلَمُوا

”سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آپ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو قوم جہینہ کے لوگ آئے، اور انہوں نے کہا: آپ ﷺ ہمارے درمیان آ ٹھہرے ہیں، پس ہمارے ساتھ معاہدہ کریں تاکہ ہم آپ ﷺ کے پاس آ سکیں۔ اور آپ ﷺ نے ان

(٦٤٤٤) ترمذی: ١٦٧٦۔ صحیح، (البانی) ١٣٧٠۔ بخاری: ٤٤٠٤۔ مسلم: ١٢٥٤۔ احمد: ١٨٨٤٧۔

(٦٤٤٥) مسلم: ١٨١٤۔ بخاری: ٤٤٧٣۔ احمد: ٢٢٤٤٤۔

(٦٤٤٦) احمد: ١٥٤٢۔ ورواه ابنه عنه وجادة ووصله عن غير ابيه ورواه البزار ولفظه عن سعيد، قال: اول امير عقد له في الاسلام عبدالله بن جحش عقد له رسول الله علينا وفيه المجالد بن سعيد وهو ضعيف عند الجمهور، ووثقه النسائي في رواية وبقية رجال احمد رجال الصحيح، هيثمي: ٩٩٣٨۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

قَالَ فَبَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي رَجَبٍ وَلَا نَكُوْنُ مِائَةً وَأَمَرَنَا أَنْ نُغِيْرَ عَلَى حَيٍّ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ إِلَى جَنْبِ جُهَيْنَةَ فَأَغَرْنَا عَلَيْهِمْ وَكَانُوْا كَثِيْرًا فَلَجَأْنَا إِلَى جُهَيْنَةَ فَمَنَعُوْنَا وَقَالُوْا لِمَ تُقَاتِلُوْنَ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَقُلْنَا إِنَّمَا نُقَاتِلُ مَنْ أَخْرَجَنَا مِنَ الْبَلَدِ الْحَرَامِ فِي أَشْهُرِ الْحَرَامِ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ مَا تَرَوْنَ فَقَالَ بَعْضُنَا نَأْتِي نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ فَنُخْبِرُهُ وَقَالَ قَوْمٌ لَا بَلْ نُقِيْمُ هَاهُنَا وَقُلْتُ أَنَا فِي أُنَاسٍ مَعِي لَا بَلْ نَأْتِي عِيْرَ قُرَيْشٍ فَنَقْتَطِعُهَا فَانْطَلَقْنَا إِلَى الْعِيْرِ وَكَانَ الْفَيْءُ إِذْ ذَاكَ مَنْ أَخَذَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ فَانْطَلَقْنَا إِلَى الْعِيْرِ وَانْطَلَقَ أَصْحَابُنَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرُوْهُ الْخَبَرَ فَقَامَ مُحْمَرَّ الْوَجْهِ فَقَالَ أَذْهَبْتُمْ مِنْ عِنْدِي جَمِيْعًا وَجِئْتُمْ مُتَفَرِّقِيْنَ إِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ الْفُرْقَةُ لَأَبْعَثَنَّ عَلَيْكُمْ رَجُلًا لَيْسَ بِخَيْرِكُمْ أَصْبَرُكُمْ عَلَى الْجُوْعِ وَالْعَطَشِ فَبَعَثَ عَلَيْنَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ جَحْشٍ الْأَسَدِيَّ فَكَانَ أَوَّلَ أَمِيْرٍ أُمِّرَ فِي الْإِسْلَامِ (رواه أحمد، ١٥٤٢) بلين

سے معاہدہ کرلیا اور وہ مسلمان ہو گئے۔ آپ ﷺ نے ہمیں رجب میں روانہ کیا اور تعداد میں کل سو افراد بھی نہیں تھے۔ اور آپ ﷺ نے بنو کنانہ کے ایک خاندان پر حملہ کرنے کا حکم دیا تھا جو بنو جہینہ کے ایک طرف میں رہتے تھے۔ جب ہم نے ان پر حملہ کیا تو ان کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ پس ہم جہینہ کی امداد لینے پر مجبور ہو گئے اور انہوں نے ہمارا دفاع کیا۔ انہوں نے کہا: تم حرمت والے مہینوں میں جنگ کیوں کرتے ہو؟ ہم نے کہا: ہم صرف ان لوگوں سے لڑتے ہیں جن لوگوں نے ہمیں حرمت والے شہر سے حرمت والے مہینوں میں نکالا ہے۔ ہمارے افراد نے ایک دوسرے سے کہا: کیا رائے ہے؟ بعض نے کہا: نبی ﷺ کے پاس جاتے ہیں۔ اور بعض نے کہا: یہاں ہی ٹھہرتے ہیں۔ اور میں نے بعض رفقا سمیت کہا: ہم قریش کے تجارتی قافلے پر حملہ کرتے ہیں پس ہم قافلے کی طرف چل دیے اور ہمارے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور آپ ﷺ کو خبر دی۔ آپ ناراض ہوئے اور فرمایا: میرے پاس سے جمع ہو کر گئے، اور جدا ہو کر واپس آئے۔ تم سے پہلے لوگوں کو بھی اختلاف نے ہلاک کیا ہے۔ میں تمہارے اوپر امیر مقرر کر کے روانہ کروں گا، پھر آپ ﷺ نے عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا اور وہ اسلام میں پہلا سپہ سالار تھا۔'' (احمد، سند کمزور)

٦٤٤٧ـ عَنْ زِرِّبْنِ حُبَيْشٍ: أَوَّلُ رَايَةٍ رُفِعَتْ فِي الْإِسْلَامِ رَايَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ وَأَوَّلُ مَالٍ خُمِسَ فِي الْإِسْلَامِ مَالُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ. (رواه الطبراني في الكبير)

''زر بن حبیش رحمہ اللہ نے کہا پہلا جھنڈا جو بلند کیا گیا اسلام میں وہ عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کا جھنڈا تھا۔ اور پہلا خمس جو اسلام میں وصول ہوا وہ بھی عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کے مال غنیمت میں سے تھا۔'' (الکبیر)

(٦٤٤٧) طبرانی کبیر رواهما الطبرانی باسناد واحد و هو اسناده حسن. هیثمی : ٩٩٣٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٦٤٤٨ـ عَنْ جُنْدُبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ رَهْطًا وَبَعَثَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَحْشٍ وَكَتَبَ لَهُ كِتَابًا وَأَمَرَهُ أَنْ لَا يَقْرَأَهُ حَتَّى يَبْلُغَ مَكَانَ كَذَا، وَقَالَ: لَا تُكْرِهَنَّ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ عَلَى الْمَسِيْرِ مَعَكَ، فَلَمَّا قَرَأَ الْكِتَابَ اسْتَرْجَعَ، قَالَ: سَمْعًا وَطَاعَةً لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ فَخَبَّرَهُمُ الْخَبَرَ، وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْكِتَابَ فَرَجَعَ رَجُلَانِ وَمَضَى بَقِيَّتُهُمْ، فَلَقُوا ابْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَتَلُوْهُ وَلَمْ يَدْرُوْا أَنَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ مِنْ رَجَبٍ أَوْ جُمَادَى، فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ قَتَلْتُمْ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى ﴿يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ﴾ الآيَةَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنْ لَمْ يَكُوْنُوْا أَصَابُوْا وِزْرًا فَلَيْسَ لَهُمْ أَجْرٌ، فَنَزَلَ ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِي سَبِيْلِ اللهِ أُولٰئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَةَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ﴾. (رواه الكبراني في الكبير، ١٦٧٠)

”سیدنا جندب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک جماعت روانہ کی اور ان پر عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کو امیر بنا کر روانہ کیا۔ اس کو ایک خط دیا اور حکم دیا کہ اس کو فلاں مقام تک پہنچنے سے پہلے نہ پڑھنا اور فرمایا: اپنے رفقا کو اپنے ساتھ آ گے جانے پر مجبور بھی نہ کرنا، پھر جب اس نے خط پڑھا تو اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہا اور کہا میں نے سنا اور اطاعت کی اللہ کی اور اس کے رسول کی اور رفقاء کو خبر دی اور چٹھی پڑھ کر سنائی تو دو آدمی واپس لوٹ گئے، اور دوسروں نے ساتھ دیا اور آ گے روانہ ہو گئے۔ پس ان کا ابن حضرمی سے مقابلہ ہوا اور اس کو قتل کر دیا اور ان کو معلوم نہیں تھا کہ یہ دن ماہ رجب کا ہے۔ یا جمادی الآخر کا ہے۔ تو مشرکین نے کہا: تم نے حرمت والے مہینے میں قتل کیا ہے۔ پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی (تجھ سے سوال کرتے ہیں حرمت والے مہینوں میں لڑنے کے بارے میں) تا آخر آیت ... تو مسلمانوں میں بعض نے کہا: اگر ان کو گناہ نہیں ہوا تب بھی ان کے لیے اس جہاد کا اجر نہیں ہے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی۔ (تحقیق جو لوگ ایمان لائے اور وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا وہ لوگ اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے) الکبیر

٦٤٤٩ـ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ: قَالَ أَبُوْ جَهْلٍ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ مُنْصَرِفَهُ عَنْ حَمْزَةَ: مَعْشَرَ قُرَيْشٍ إِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ نَزَلَ يَثْرِبَ وَأَرْسَلَ طَلَائِعَهُ وَإِنَّمَا يُرِيْدُ أَنْ يُصِيْبَ مِنْكُمْ شَيْئًا

”سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے کہا: جب ابوجہل مکہ میں واپس گیا اور وہ حمزہ رضی اللہ عنہ کا سامنا کر کے گیا تھا۔ تو اس نے کہا: اے قریش کی جماعت! محمد ﷺ مدینہ میں جا ٹھہرا ہے۔ اور اس نے فوجی دستے روانہ کر دیے ہیں۔ اور اس کا ارادہ ہے کہ تم سے کچھ حاصل

(٦٤٤٨) طراني: ١٦٧٠ـ ورجاله ثقات، هيثمي: ١٠٣٣٦.

(٦٤٤٩) طراني كبير: ١٥٣٢ـ وجادة من طريق احمد بن صالح المصرى قال، وجدت في كتاب بالمدينة عن عبدالعزيز بن محمد الدراوردي ورجاله ثقات، هيثمي: ٩٩٤٠.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

فَاحْذَرُوْا أَنْ تَمَرُّوْا طَرِيْقَهُ وَأَنْ تُقَارِبُوْهُ فَإِنَّهُ كَالأَسَدِ الضَّارِيْ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ. (الكبير وزاد): بَعَثَ حَمْزَةَ حِيْنَ بَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى سِيْفِ بَحْرٍ فِي ثَلاثِيْنَ رَاكِبًا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَلَقِيَ أَبَا جَهْلٍ فِي ثَلٰثِمِائَةِ رَاكِبٍ فِي عِيْرٍ لِقُرَيْشٍ جَاءَتْ مِنَ الشَّامِ فَحَجَزَ بَيْنَهُمْ مَجْدِى بْنُ عَوْفٍ الْجُهَنِيُّ وَلَمْ يَكُنْ قِتَالٌ. (رواه الطبراني في الكبير، ١٥٣٢)

کرے تو تم اس سے بچتے رہو اور نہ اس کے راستے سے جاؤ اور نہ اس کے قریب جاؤ۔ وہ ضرر رساں شیر کی مثل ہے۔ پھر آگے حدیث بیان کی ہے۔ الکبیر نے مزید بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ نے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو ساحل سمندر کی طرف روانہ کیا تھا۔ اور اس کے ساتھ مہاجرین کے تیس نفوس موجود تھے۔ اور اس کی ابو جہل سے ملاقات ہوئی اور وہ تین سو افراد کے ساتھ قریش کے اس قافلے کی حفاظت کر رہا تھا جو شام سے واپس آیا تھا۔ پس مجدی بن عوف نے فریقین کے درمیان پڑ کر رکاوٹ ڈال دی اور لڑائی نہ ہوئی۔"

٦٤٥٠ـــ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ أَوَّلَ غَزْوَةٍ غَزَاهَا الْأَبْوَاءَ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالرَّوْحَاءِ نَزَلْنَا بِقَرْنِ الظَّبْيَةِ فَصَلَّى ثُمَّ قَالَ: هَلْ تَدْرُوْنَ مَا اسْمُ هٰذَا الْجَبَلِ؟ قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: هٰذَا مِنْ جِبَالِ الْجَنَّةِ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ وَبَارِكْ لِأَهْلِهِ فِيْهِ، وَقَالَ لِلرَّوْحَاءِ: هٰذَا وَادٍ مِنْ أَوْدِيَةِ الْجَنَّةِ، لَقَدْ صَلَّى فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ قَبْلِي سَبْعُوْنَ نَبِيًّا، وَلَقَدْ مَرَّ بِهِ مُوْسَى عَلَيْهِ عَبَاءَتَانِ قُطْوَانِيَّتَانِ عَلَى نَاقَةٍ وَرْقَاءَ فِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ حَاجِّيْنَ، وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ بِهِ عِيْسَى حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا، أَوْ يَجْمَعُ اللّٰهُ لَهُ ذٰلِكَ. (رواه الطبراني في الكبير بلين)

"سیدنا عمرو بن عوف المزنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوے میں شرکت کی، آپ ﷺ نے مقام ابواء کی طرف خروج فرمایا تھا۔ جب ہم مقام روحاء میں تھے پس ہم اترے اور قرن الظبیہ نامی جگہ میں نماز ادا کی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم جانتے ہو اس پہاڑ کا کیا نام ہے؟ لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول کو بہتر علم ہے۔ فرمایا: یہ جنت کے پہاڑوں میں سے ہے۔ اے اللہ! اس میں برکت نازل کر اور اس کے رہنے والوں میں بھی برکت نازل کر۔ اور روحاء کے متعلق فرمایا: یہ وادی جنت کی وادیوں میں سے ہے۔ مجھ سے پہلے اس مسجد میں ستر انبیاء علیہم السلام نے نماز پڑھی ہے۔ اور یہاں سے موسیٰ علیہ السلام سوتی کپڑے کی دو چادریں پہن کر اپنی گندمی رنگ کی اونٹنی پر سوار ہو کر ستر ہزار بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر حج کے لیے گذرے ہیں۔ اور قیامت قائم نہ ہوگی تاوقتیکہ عیسیٰ علیہ السلام یہاں سے حج یا عمرہ کے لیے گزریں گے اور یا دونوں حج وعمرہ اس کے لیے اللہ تعالیٰ جمع کر دیگا۔" (الکبیر، سند کمزور)

(٦٤٥٠) طبرانی کبیر من طریق کثیر بن عبداللہ المزنی وھو ضعیف عند الجمہور وقد حسن الترمذی حدیثہ وبقیۃ رجالہ ثقات، ھیثمی: ٩٩٤١

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شرح: ......بعض روایات میں ۱۹ غزوات میں آپ ﷺ کی شرکت کا ذکر ہے اور بعض میں ۲۱ غزوات میں شرکت کا ذکر آتا ہے۔

ان میں مطابقت یوں ہے کہ یا تو زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے دو غزوات کا ذکر نہیں کیا، وہ ابواء اور بواط ہیں۔ ان کی عمر چھوٹی تھی، شاید یہ مخفی رہے ہوں۔ یا پھر دو غزوات کو ایک شمار کیا ہوگا۔ قریظہ اور حنین ایک شمار کیا یا پھر طائف اور حنین کو ایک شمار کیا۔

ابن سعد نے تو بہت وسعت بتائی ہے وہ غزوات جن میں رسول اکرم ﷺ نے بنفس نفیس شرکت کی ہے یہ ان کی تعداد ۲۷ بتاتے ہیں۔ اور چھوٹے بڑے غزوات تو سو سے اوپر ہیں۔ (فتح الباری: ۷/ ۲۸۰)

غزوة بدر

غزوۂ بدر

انتباہ: ......غزوۂ بدر سے پہلے جو فوجی کارروائیاں ہوئیں، وہ درج ذیل ہیں:

۱۔ سیف البحر کا فوجی دستہ تھا، یہ رمضان ۱ ہجری بمطابق مارچ ۶۲۳ء میں یہ روانہ ہوا۔ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ اس کے امیر تھے، شام سے آنے والے ایک قریشی قافلے کا پتہ لگانے کے لیے یہ دستہ روانہ ہوا تھا، اس کا جھنڈا خود رسول اکرم ﷺ نے باندھا اس کا رنگ سفید تھا۔

۲۔ سریہ رابغ تھا، یہ شوال ۱ ہجری اپریل ۶۲۳ء میں یہ دستہ روانہ ہوا اس میں سیدنا عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ امیر تھے۔

۳۔ سریہ خرار ہے، یہ دستہ ذیقعدہ ۱ ہجری مئی ۶۲۳ء میں روانہ ہوا۔ اس کے امیر سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تھے، اسے ایک قافلے کا پتہ لگانے کے لیے بھیجا تھا۔

۴۔ غزوۂ ابواء یا ودان، یہ صفر ۲ ہجری، اگست ۶۲۳ء میں یہ دستہ روانہ ہوا۔ اس میں رسول اکرم ﷺ بہ نفس نفیس تشریف لے گئے تھے اور مدینہ میں سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو اپنا قائم مقام مقرر کیا تھا۔
یہ پہلی مہم ہے جس میں رسول اللہ ﷺ بذات خود تشریف لے گئے۔

۵۔ غزوۂ بواط ہے، یہ ربیع الاول ۲ ہجری، ستمبر ۶۲۳ء کی مہم ہے۔ رسول اکرم ﷺ دو سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ روانہ ہوئے تھے۔

۶۔ غزوۂ صفوان ہے، یہ ربیع الاول ۲ ہجری ستمبر ۶۲۳ء میں ہوا، اسے بدر اولیٰ بھی کہتے ہیں۔

۷۔ غزوۂ ذی العشیرہ ہے، یہ جمادی الاولیٰ و جمادی الآخرہ ۲ ہجری میں ہوا تھا بمطابق نومبر، دسمبر ۶۲۳ء ہے۔
اس میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ ڈیڑھ سو مہاجر تھے، اس میں آپ نے کسی کو ساتھ جانے پر مجبور نہیں کیا، قریش کا ایک قافلہ جو مکہ سے چل چکا تھا اسے پکڑنا تھا، مگر وہ ہاتھ نہ آیا، مگر جنگ بدر پیش آ گئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۸۔ سریہ نخلہ ہے، رجب ۲ ہجری جنوری ۶۲۴ء میں یہ مہم پیش آئی۔ جنگ بدر سے پہلے یہ فوجی کارروائیاں ہوئی ہیں، ان میں سے کسی میں بھی لوٹ مار اور قتل و غارت گری کی نوبت نہیں آئی۔ (الرحیق ص ۲۶۹ تا ۲۷۵)

اب غزوۂ بدر کے متعلقہ احادیث کا ذکر ہوتا ہے۔ بعونہ تعالی

٦٤٥١ــــ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ شَاوَرَ حِيْنَ بَلَغَهُ إِقْبَالُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ فَتَكَلَّمَ أَبُوْبَكْرٍ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَقَامَ سَعْدُبْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ إِيَّانَا تُرِيْدُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْأَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا وَلَوْأَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى نَزَلُوْا بَدْرًا وَوَرَدَتْ عَلَيْهِمْ رَوَايَا قُرَيْشٍ وَفِيْهِمْ غُلَامٌ أَسْوَدُ لِبَنِي الْحَجَّاجِ فَأَخَذُوْهُ فَكَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَسْأَلُوْنَهُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَأَصْحَابِهِ فَيَقُوْلُ مَالِي عِلْمٌ بِأَبِي سُفْيَانَ وَلٰكِنْ هٰذَا أَبُوْجَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ ضَرَبُوْهُ فَقَالَ نَعَمْ أَنَا أُخْبِرُكُمْ هٰذَا أَبُوْسُفْيَانُ فَإِذَا تَرَكُوْهُ فَسَأَلُوْهُ فَقَالَ مَالِي بِأَبِي سُفْيَانَ عِلْمٌ وَلٰكِنْ هٰذَا أَبُوْجَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فِي النَّاسِ فَإِذَا قَالَ هٰذَا أَيْضًا ضَرَبُوْهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ يُصَلِّي فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ انْصَرَفَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ

”سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا: جب نبی ﷺ کو ابو سفیان کے قافلے کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے مشورہ کیا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی تو آپ ﷺ نے اعراض فرمایا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے بات کی تو اس سے بھی آپ ﷺ نے اعراض فرمایا۔ پھر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اٹھے اور کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ ﷺ ہماری رائے لینے کا ارادہ فرماتے ہیں؟ مجھے قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر آپ ﷺ ہمیں سمندر میں اترنے کا حکم دیں گے تو ہم اس میں اتر پڑیں گے۔ اور اگر حکم دیں کہ ہم اپنی سواری کا جگر برک الغماد جگہ کی طرف سفر کر کے ختم کر لیں تو ہم یہ بھی کر گذریں گے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو جہاد کی طرف بلایا اور وہ چل کر مقام بدر میں جا ٹھہرے۔ قریش کے پانی مہیا کرنے والے اس طرف آ نکلے ان میں سے ایک سیاہ فام غلام ان کے ہاتھ آ لگا۔ چنانچہ اس کو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے ڈرا دھمکا کر پوچھا۔ وہ ابوسفیان اور اس کے قافلے کا پوچھتے تو وہ کہتا: اس کا مجھے کوئی علم نہیں ہے۔ البتہ یہاں ابوجہل عتبہ، شیبہ اور امیہ بن خلف، موجود ہیں۔ جب وہ یہ کہتا تو صحابہ رضی اللہ عنہم اس کو مارتے تو وہ کہتا: ہاں، ابوسفیان کی خبر دیتا ہوں وہ یہاں ہے پھر جب اس کو چھوڑ کر پوچھتے تو وہ کہتا: مجھے ابوسفیان کا کوئی علم نہیں ہے۔ البتہ ابوجہل، عتبہ، شیبہ، اور امیہ بن خلف لوگوں میں موجود ہیں، وہ یہ بات کہتا تو اس کو صحابہ پھر مارتے۔ رسول اللہ ﷺ اس وقت نماز پڑھ رہے

(٦٤٥١) مسلم: ١٧٧٩۔ ابوداود: ٢٦٨١۔ احمد: ١٣٢٩٢۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَتَضْرِبُوْهُ إِذَا صَدَقَكُمْ وَتَتْرُكُوْهُ إِذَا كَذَبَكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ قَالَ وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ هَاهُنَا هَاهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ أَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. (رواه مسلم، ۱۷۷۹)

تھے۔ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کا یہ حال دیکھا تو سلام پھیر کر فرمایا: مجھے قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جب وہ تمہیں سچ بتاتا ہے تو تم اس کو مارتے ہو۔ اور تم اس کو چھوڑ دیتے ہو جب وہ جھوٹ بتاتا ہے۔ آپ ﷺ زمین پر ہاتھ رکھتے اور فرماتے: یہاں فلاں گرے گا اور پھر ہاتھ رکھتے اور بتاتے جاتے تو کوئی فرد ان میں سے اس جگہ سے باہر نہیں گرا جہاں آپ ﷺ نے ہاتھ رکھا تھا۔" (مسلم)

٦٤٥٢ـ عَنْ عُرْوَةَ: كَانَتْ عَاتِكَةُ بِنْتُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ قَالَتْ لِأَخِيْهَا الْعَبَّاسِ رَأَيْتُ رُؤْيَا وَقَدْ خَشِيْتُ مِنْهَا عَلٰى قَوْمِكَ قَالَ: وَمَا رَأَيْتِ؟ قَالَتْ: تُعَاهِدُنِي أَلَّا تَذْكُرَهَا؟ فَإِنَّهُمْ إِنْ سَمِعُوْهَا آذَوْنَا فَعَاهَدَهَا، فَقَالَتْ: رَأَيْتُ رَاكِبًا أَقْبَلَ مِنْ أَعْلٰى مَكَّةَ يَصِيْحُ بِأَعْلٰى صَوْتِهِ يَاآلَ غُدَرٍ. يَاآلَ فُجَرٍ، اُخْرُجُوْا فِي لَيْلَتَيْنِ، أَوْثَلَاثٍ، إِلٰى مَصَارِعِكُمْ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَرَخَ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ وَمَالَ عَلَيْهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ وَصِبْيَانٌ فَزِعِيْنَ، ثُمَّ مَثَلَ عَلٰى ظَهْرِ الْكَعْبَةِ عَلٰى رَاحِلَتِهِ فَصَرَخَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ، حَتّٰى أَسْمَعَ مِنْ بَيْنِ الْأَخْشَبَيْنِ ثُمَّ نَزَعَ صَخْرَةً عَظِيْمَةً مِنْ أَصْلِهَا ثُمَّ أَرْسَلَهَا عَلٰى أَهْلِ مَكَّةَ، حَتّٰى إِذَا كَانَتْ عِنْدَ أَصْلِ الْجَبَلِ ارْفَضَّتْ فَلَا أَعْلَمُ بِمَكَّةَ بَيْتًا إِلَّا دَخَلَتْهَا فَلْقَةٌ مِنْهَا، فَفَزِعَ مِنْهَا

"عروہ نے کہا: عاتکہ بنت عبدالمطلب نے اپنے بھائی عباس رضی اللہ عنہ کو کہا: میں نے خواب دیکھا اور مجھے اس کی بنا پر تیری قوم پر خوف آتا ہے۔ اس نے کہا: تو نے کیا دیکھا؟ عاتکہ نے کہا: مجھ سے عہد کر کہ کسی کو بیان نہیں کرے گا، کیونکہ اگر لوگوں نے سن لیا تو ہمیں اذیت پہنچائیں گے۔

پس اس نے عہد کر کے پوچھا تو اس نے کہا: میں نے ایک سوار دیکھا کہ مکہ کی بلندی سے آیا اور اس نے بلند آواز سے کہا: اے غدار لوگو! اے بدکار لوگو! دو یا تین راتوں میں اپنے گرنے کی جگہ کی طرف جاؤ پھر وہ مسجد میں داخل ہوا اور تین بار بلند آواز سے وہ کہا جو پہلے کہا تھا۔ اور عورتیں اور بچے خوف زدہ ہو کر اس کی طرف دوڑے۔ پھر وہ کعبہ پر اپنی سواری پر متمثل ہو کر سامنے آیا اور تین بار وہی بات بلند آواز سے کہی یہاں تک کہ دو پہاڑوں کے درمیان کے تمام لوگوں نے سنی پھر اس نے ایک بھاری پتھر نکالا۔ اور اہل مکہ پر پھینک دیا جب پہاڑ کے ذیل میں آیا تو ٹوٹ کر پھیل گیا اور ایک ایک ٹکڑا مکہ کے ہر گھر میں داخل ہو گیا۔

یہ خبر سن کر عباس رضی اللہ عنہ بھی ڈر گیا۔ وہاں سے باہر گیا تو ولید بن عتبہ

(٦٤٥٢) طبراني كبير مرسلا وفيه ابن لهيعة وفيه ضعف وحديثه حسن، هيثمي: ٩٩٤٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَبَّاسٌ فَخَرَجَ فَلَقِيَ الْوَلِيْدَ بْنَ عُتْبَةَ وَكَانَ خَلِيْلَهُ فَقَصَّهَا عَلَيْهِ وَأَمَرَهُ أَلَّا يَذْكُرَهَا لِأَحَدٍ، فَذَكَرَهَا الْوَلِيْدُ لِأَبِيْهِ، وَذَكَرَهَا عُتْبَةُ لِأَخِيْهِ شَيْبَةَ وَارْتَفَعَ حَدِيْثُهَا حَتّٰى بَلَغَ أَبَاجَهْلٍ، فَلَمَّا أَصْبَحُوْا غَدَا الْعَبَّاسُ يَطُوْفُ فَنَادَاهُ أَبُوْجَهْلٍ فِي نَفَرٍ: يَاأَبَا الْفَضْلِ، إِذَا قَضَيْتَ طَوَافَكَ فَأْتِنَا، فَلَمَّا فَرَغَ أَتٰى فَجَلَسَ فَقَالَ أَبُوْجَهْلٍ: يَاأَبَا الْفَضْلِ مَارُؤْيَا رَأَتْهَا عَاتِكَةُ؟ قَالَ: مَارَأَتْ مِنْ شَيْءٍ، قَالَ: بَلٰى، أَمَارَضِيْتُمْ يَابَنِي هَاشِمٍ بِكِذْبِ الرِّجَالِ حَتّٰى جِئْتُمُوْنَا بِكَذْبِ النِّسَاءِ، إِنَّاكُنَّاوَأَنْتُمْ كَفَرَسَيْ رِهَانٍ فَاسْتَبَقْنَا الْمَجْدَ مُنْذُحِيْنٍ فَلَمَّا حَاذَتِ الرُّكْبُ قُلْتُمْ مِنَّا نَبِيٌّ فَمَا بَقِيَ إِلَّاأَنْ تَقُوْلُوْا مِنَّا نَبِيَّةٌ لَاأَعْلَمُ أَهْلَ بَيْتٍ أَكْذَبَ رَجُلاً وَلَاامْرَأَةً مِنْكُمْ. وَقَالَ: زَعَمَتْ عَاتِكَةُ أَنَّ الرَّاكِبَ قَالَ اخْرُجُوْا فِي لَيْلَتَيْنِ أَوْثَلَاثٍ، فَلَوْقَدْ مَضَتْ هٰذِهِ الثَّلَاثُ تَبَيَّنَ لِقُرَيْشٍ كِذْبُكُمْ، وَكَتَبْنَا سِجِلّاً ثُمَّ عَلَّقْنَاهُ بِالْكَعْبَةِ أَنَّكُمْ أَكْذَبُ بَيْتٍ فِي الْعَرَبِ، رَجُلاًوَامْرَأَةً أَمَا رَضِيْتُمْ يَا بَنِي قُصَيٍّ أَنَّكُمْ ذَهَبْتُمْ بِالْحِجَابَةِ وَالنَّدْوَةِ وَالسِّقَايَةِ وَاللِّوَاءِ حَتّٰى جِئْتُمُوْنَا بِنَبِيٍّ فَآذُوْهُ يَوْمَئِذٍ أَشَدَّ الْأَذٰى، وَقَالَ لَهُ عَبَّاسٌ: مَهْلًايَا مُصَفِّرَ اسْتِهِ، فَإِنَّ الْكَذِبَ فِيْكَ وَفِي أَهْلِ بَيْتِكَ، فَقَالَ مَنْ

اس کا دوست تھا اس سے خواب بیان کردی اور تاکید کی کہ کسی کو نہ بتائے۔ ولید نے اپنے باپ سے ذکر کیا۔ عتبہ نے اپنے بھائی شیبہ سے بیان کیا اور یہ بات نشر ہوگئی یہاں تک کہ ابوجہل کو پہنچی۔

دوسرے دن عباس رضی اللہ عنہ طواف کر رہا تھا کہ ابوجہل چند افراد کے ساتھ آنکلا اس نے آواز دی اے ابوالفضل! طواف پورا کر کے ہمارے پاس آؤ۔ جب وہ فارغ ہوا تو جا کر بیٹھا۔ ابوجہل نے کہا: ابوالفضل وہ خواب کیسا ہے جو عاتکہ نے دیکھا ہے؟ اس نے کہا کچھ نہیں دیکھا ابوجہل نے کہا: بلکہ دیکھا ہے۔

اے بنو ہاشم: تم مرد جھوٹ کہہ کر راضی نہ ہوئے اور اب تم عورتوں کے جھوٹ لے کر ہمارے پاس آگئے۔ ہم اور تم شرط لگا کر دوڑنے والے دو گھوڑوں کے مثل تھے۔ پس ایک عرصہ تک مسابقت کی دوڑ جاری رہی یہاں تک کہ ہر دو سوار برابر چلنے لگے تو تم نے کہا: ہمارے درمیان نبی موجود ہے تو اب دوسری کوئی وجہ نہ رہی تھی اور صرف یہ بات باقی رہی ہے کہ تم کہو ہم میں سے نبیہ ہے۔

میرے علم میں ایسا کوئی گھر نہیں جس کے مرد اور عورتیں تم سے زیادہ جھوٹے ہوں۔ عاتکہ کا گمان ہے کہ سوار نے کہا ہے' دو یا تین راتوں میں نکل جاؤ۔ لہٰذا تین رات گذر جائیں گی تو قریش پر تمہارا جھوٹ واضح ہو جائے گا۔ اور ہم ایک تحریر لکھائیں گے اور اس کو کعبہ میں لٹکائیں گے اور اس میں لکھا ہو گا کہ تم بنو ہاشم مرد اور خواتین تمام عربوں میں سب سے زیادہ جھوٹ کہنے والے لوگ ہو۔

اے بنو قصی۔ تم اس پر مطمئن نہ ہوئے کہ حجابت، ندوہ، پانی پلانے اور جھنڈے کے منصب تم نے حاصل کیے۔ پھر تم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حَضَرَ: يَا أَبَا الْفَضْلِ مَاكُنْتَ بِجَاهِلٍ وَلاَ خَرَقٍ، وَنَالَ عَبَّاسٌ مِنْ عَاتِكَةَ أَذًى شَدِيْدًا فِيْمَا أَفْشَى مِنْ حَدِيْثِهَا، فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلَةُ الثَّالِثَةُ جَاءَهُمُ الرَّاكِبُ الَّذِى بَعَثَ أَبُوْ سُفْيَانَ ضَمْضَمُ بْنُ عَمْرٍو الْغِفَّارُ فَقَالَ: يَاآلَ غُدْرٍ، انْفِرُوْا فَقَدْخَرَجَ مُحَمَّدٌ وَأَصْحَابُهُ يَتَعَرَّضُوْنَ لِأَبِى سُفْيَانَ، فَفَزِعَتْ قُرَيْشٌ أَشَدَّ الْفَزَعِ، وَأَشْفَقُوْا مِنْ رُؤْيَا عَاتِكَةَ، وَنَفَرُوْا عَلَى كُلِّ صَعْبٍ وَذَلُوْلٍ. (رواه الطبراني في الكبير بلين وإرسال.)

نبی ﷺ لے کر آ گئے تو آج اس کو شدید اذیت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ عباس نے کہا: ٹھہر جا، اے زرد سرین والے! جھوٹ اور غلط بیانی تیرا اور تیرے خاندان کا شیوہ ہے۔ حاضرین نے کہا: اے ابوالفضل! تو غصیلہ آدمی تو نہیں ہے نہ بدکلام ہے۔ عباس کو عاتکہ نے بھی اپنی بات نشر کرنے پر ملامت کیا اور اس کو اذیت دی۔

جب تیسری رات آئی تو ابوسفیان کا قاصد ضمضم بن عمرو الغفاری سوار ہو کر آیا اور آواز دی اے غدارو! جلدی نکلو۔ محمد ﷺ اپنے اصحاب لے کر مدینہ سے چل پڑا ہے۔ وہ ابو سفیان کے قافلے کو پکڑے گا۔

اب قریش میں خوف پھیل ہو گیا اور عاتکہ کے خواب کا خطرہ بھی ڈرانے لگا اور ہر سختی اور کمزوری کے احساسات لے کر نکل کھڑے ہوئے۔" (الکبیر، سند کمزور روایت مرسل ہے)

٦٤٥٣ـ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ عَبْدِاللهِ وَغَيْرِهِ: أَنَّ عَاتِكَةَ قَالَتْ فِي صِدْقِ رُؤْيَاهَا بَعْدُ:

أَلَمْ تَكُنِ الرُّؤْيَا بِحَقٍّ وَيَأْتِكُمْ
بِتَأْوِيْلِهَا فَلٌّ مِنَ الْقَوْمِ هَارِبٌ
رَأَى فَأَتَاكُمْ بِالْيَقِيْنِ الَّذِى رَأَى
بِعَيْنَيْهِ مَا تَفْرِى السُّيُوْفُ الْقَوَاضِبُ
فَقُلْتُمْ وَلَمْ أَكْذِبْ، كَذَبْتِ، وَإِنَّمَا
يُكَذِّبُنِي بِالصِّدْقِ مَنْ هُوَكَاذِبٌ

فِي أَبْيَاتٍ. (رواه الطبراني في الكبير، ٣٢) بلين

"مصعب بن عبداللہ وغیرہ کا بیان ہے کہ عاتکہ نے اپنے خواب کی سچائی کے متعلق بعد میں اشعار کہے: جن میں سے بعض یہ ہیں۔ کیا وہ خواب سچ نہ تھا جس کی تعبیر تمہارے سامنے آ چکی ہے۔ قوم کے بھگوڑے کی رائے ناکارہ ثابت ہوئی، اور بالیقین تمہارے سامنے وہ چیز آ گئی جو اس نے دیکھی، اور دونوں آنکھوں کے سامنے کاٹنے والی تلواریں ٹکرائیں۔ تم قتل کیے گئے اور نہ میں نے جھوٹ کہا اور نہ میری تکذیب کی گئی۔ سچ کہنے پر میری تکذیب وہ کرتا تھا جو خود بڑا جھوٹا تھا۔ یہ ان ابیات میں سے ہیں۔" (الکبیر سند کمزور)

٦٤٥٤ـ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَ

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے بسیسہ نامی

(٦٤٥٣) طبراني كبير: ٣٢ـ وفيه ابن لهيعة وفيه ضعف وحديثه حسن، وبقية رجاله ثقات، هيثمي: ٩٩٤٨.
(٦٤٥٤) مسلم: ١٩٠١ـ ابوداؤد: ٢٦٨١ـ احمد: ١١٩٩٠.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بُسَيْسَةَ عَيْنًا يَنْظُرُ مَاصَنَعَتْ عِيْرُ أَبِي سُفْيَانَ فَجَاءَ وَمَا فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَاأَدْرِي مَا اسْتَثْنَى بَعْضَ نِسَائِهِ قَالَ فَحَدَّثَهُ الْحَدِيْثَ قَالَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَتَكَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ لَنَا طَلِبَةً فَمَنْ كَانَ ظَهْرُهُ حَاضِرًا فَلْيَرْكَبْ مَعَنَا فَجَعَلَ رِجَالٌ يَسْتَأْذِنُوْنَهُ فِي ظُهْرَانِهِمْ فِي عُلْوِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَا إِلَّا مَنْ كَانَ ظَهْرُهُ حَاضِرًا فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ حَتّٰى سَبَقُوا الْمُشْرِكِيْنَ إِلَى بَدْرٍ وَجَاءَ الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُقَدِّمَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَى شَيْءٍ حَتّٰى أَكُوْنَ أَنَا دُوْنَهُ فَدَنَا الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُوْمُوْا إِلَى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ قَالَ يَقُوْلُ عُمَيْرُ بْنُ الْحَمَامِ الْأَنْصَارِيُّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ جَنَّةٌ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ قَالَ نَعَمْ قَالَ بَخٍ بَخٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا يَحْمِلُكَ عَلَى قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِلَّا رَجَاءَةَ أَنْ أَكُوْنَ مِنْ أَهْلِهَا قَالَ فَإِنَّكَ مِنْ أَهْلِهَا فَأَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِنْ قَرَنِهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ لَئِنْ أَنَا حَيِيْتُ حَتّٰى آكُلَ تَمَرَاتِي هٰذِهِ إِنَّهَا لَحَيَاةٌ طَوِيْلَةٌ قَالَ فَرَمٰى بِمَا كَانَ مَعَهُ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ. (رواہ مسلم، ۱۹۰۱)

آدمی کو جاسوس بنا کر روانہ کیا کہ وہ دیکھے کہ ابوسفیان کا قافلہ کیا کر رہا ہے؟ وہ واپس آیا تو گھر میں میرے اور آپ ﷺ کے سوا کوئی نہیں تھا۔ راوی نے کہا: میں نہیں جانتا کہ آپ ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے کسی کو مستثنیٰ کیا ہے یا نہیں اس نے آپ ﷺ کو خبر سنائی۔ آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: ہمیں ضرورت ہے کہ ان کا تعاقب کریں پس جس کی سواری موجود ہے وہ تیار ہو جائے، اور ہمارے ساتھ چلے۔ پس بعض لوگوں نے اجازت طلب کی کہ ان کی سواریاں مدینہ کے عالیہ مقام میں ہیں ہم وہ لے آئیں۔ فرمایا: نہیں صرف جن کی سواریاں حاضر ہیں وہ چلیں۔ پس رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب مشرکین سے پہلے بدر میں جا اترے اور مشرکین بھی آ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میری اجازت سے پہلے تم میں سے کوئی شخص کوئی کاروائی نہ کرے۔ مشرکین قریب آ گئے تو فرمایا: اس جنت کی طرف اٹھو جس کی چوڑائی زمین وآسمان کی مثل ہے۔

عمیر بن الحمام الانصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! جنت کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے؟ فرمایا: ہاں .. اس نے کہا: بہت خوب، بہت خوب فرمایا: واہ واہ کرنے سے تیرا کیا مطلب ہے؟ اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! بخدا! میرا مطلب یہ ہے کہ میں بھی اہل جنت میں سے بن جاؤں۔ فرمایا: تو اہل جنت میں سے ہے۔ اس نے اپنے تھیلے سے چند کھجوریں نکالیں اور کھانے لگا، پھر کہا: اگر یہ کھجور کھانے تک میں زندہ رہا تو یہ طویل زندگی ہوگی۔ چنانچہ اس کے پاس جو کھجوریں تھیں پھینک دیں، پھر کفار سے لڑا یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا۔" (مسلم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرح: ......۱۔اس میں دلیل ہے کہ کافر قیدی کو مارنے میں جب کچھ فوائد حاصل ہونے کی امید ہوتو اسے مارنا جائز ہے۔

۲۔ یہ بھی ثابت ہوا جب دورانِ نماز کوئی معاملہ پیش آجائے تو نماز میں تخفیف کرنا مستحب ہے۔

اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کفار کی ناکامی پہلے خواب میں بتادی گئی تھی، مگر دشمنی نے انہیں اندھا کر رکھا تھا، یہ انجام بد دیکھ نہ سکے۔ (عون المعبود:۳/۱۰)

۳۔ ان احادیث سے یہ بھی پتہ چلا کہ حالت جنگ میں دشمن کی اطلاعات حاصل کرنے کے لیے جاسوس بھیجنا جائز ہے۔

اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں جذبہ اطاعت شعاری بہت تھا۔ اور نبی اکرم ﷺ کے فرمان پر بہت زیادہ یقین تھا۔ (عون المعبود:۲/۳۴۳)

٦٤٥٥ـــ عَنْ عَبْدِ اللّٰـهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ أَلْفٌ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَتِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ اللّٰهُمَّ أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي اللّٰهُمَّ آتِ مَا وَعَدْتَنِي اللّٰهُمَّ إِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تُعْبَدُ فِي الْأَرْضِ فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ مَادًّا يَدَيْهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتَّى سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ مَنْكِبَيْهِ فَأَتَاهُ أَبُوبَكْرٍ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَأَلْقَاهُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ الْتَزَمَهُ مِنْ وَرَائِهِ وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰـهِ كَفَاكَ مُنَاشَدَتُكَ رَبَّكَ فَإِنَّهُ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي

’’سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھ سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب بدر کے دن نبی کریم ﷺ نے مشرکین کو دیکھا تو وہ تعداد میں ہزار اور آپ ﷺ کے اصحاب کی تعداد تین سوانیس تھی۔ پس آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف منہ پھیرا پھر دونوں ہاتھ پھیلائے اور اپنے پروردگار سے دعائیں مانگنے لگے۔ اے اللہ! مجھ سے اپنا وعدہ پورا کردے۔ اے اللہ! مجھے وہ چیز عطا کر جس کا تو نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے۔ اے اللہ! اگر تو نے یہ جماعت ہلاک کردی جو اہل اسلام ہیں تو پھر زمین پر تیری خالص عبادت نہ ہوگی۔ پس آپ ﷺ ہاتھ پھیلا کر دعا کرتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے کندھوں سے چادر گرگئی۔ پس سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور چادر اٹھا کر آپ ﷺ کے شانوں پر ڈال دی۔ پھر پشت سے چمٹ کر عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کا اپنے رب کو پکارنا کافی ہو چکا وہ آپ ﷺ سے اپنا وعدہ ضرور پورا کرے۔ گا پس اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (جب تم اپنے رب سے مدد طلب کرتے تھے تو اللہ نے تمہاری

(٦٤٥٥) مسلم: ١٧٦٣۔ ترمذی: ٣٠٨١۔ ابوداؤد: ٢٦٩٠۔ احمد: ٢٢١.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ﴾ فَأَمَدَّهُ اللَّهُ بِالْمَلَائِكَةِ قَالَ أَبُوزُمَيْلٍ فَحَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ يَشْتَدُّ فِي أَثَرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ أَمَامَهُ إِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهُ وَصَوْتَ الْفَارِسِ يَقُولُ أَقْدِمْ حَيْزُومُ فَنَظَرَ إِلَى الْمُشْرِكِ أَمَامَهُ فَخَرَّ مُسْتَلْقِيًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ أَنْفُهُ وَشَقَّ وَجْهَهُ كَضَرْبَةِ السَّوْطِ فَاخْضَرَّ ذَلِكَ أَجْمَعُ فَجَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَحَدَّثَ بِذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ صَدَقْتَ ذَلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَقَتَلُوا يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ وَأَسَرُوا سَبْعِينَ قَالَ أَبُوزُمَيْلٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا أَسَرُوا الْأُسَارَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ مَا تَرَوْنَ فِي هَؤُلَاءِ الْأُسَارَى فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هُمْ بَنُو الْعَمِّ وَالْعَشِيرَةِ أَرَى أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُمْ فِدْيَةً فَتَكُونُ لَنَا قُوَّةً عَلَى الْكُفَّارِ فَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُمْ لِلْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا تَرَى يَا ابْنَ الْخَطَّابِ قُلْتُ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَرَى الَّذِي رَأَى أَبُوبَكْرٍ وَلَكِنِّي أَرَى أَنْ تُمَكِّنَّا فَنَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ فَتُمَكِّنَ عَلِيًّا مِنْ عَقِيلٍ فَيَضْرِبَ عُنُقَهُ وَتُمَكِّنِّي مِنْ فُلَانٍ نَسِيبًا لِعُمَرَ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ فَإِنَّ هَؤُلَاءِ أَئِمَّةُ الْكُفْرِ وَصَنَادِيدُهَا فَهَوِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

پکار قبول کی میں تمہارے پاس ایک ہزار فرشتوں کی فوج روانہ کرتا ہوں وہ ردیف ہوں گے) پس اللہ نے فرشتوں کی امداد روانہ کی۔ ابوزمیل نے کہا: ہم سے سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ اتفاقاً ایک مسلمان نے ایک مشرک کا تعاقب کیا تو اس نے کوڑا مارنے کی آواز سنی اور اوپر سے ایک سوار کہتا ہے: اے حیزوم! آگے بڑھ، مشرک کو دیکھا تو وہ گرا پڑا تھا، اور دیکھا کہ اس کی ناک توڑ دی گئی ہے اور چہرہ پھٹ چکا ہے۔ جیسا کوڑا مارا گیا ہوتا ہے اور سارا بدن سبز ہو چکا ہے۔

انصاری نے آ کر نبی اکرم ﷺ سے واقعہ عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے صحیح کہا ہے وہ تیسرے آسمان کی امداد کی کاروائی ہے۔ پس اس دن ستر کفار قتل کیے اور ستر قید کیے گئے۔ سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: جب مشرکین قیدی بنائے گئے تو آپ ﷺ نے ابوبکر، عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: ان قیدیوں کے بارے میں تم کیا رائے دیتے ہو؟ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! یہ چچاؤں کے بیٹے ہیں اور برادری کے لوگ ہیں۔ میری رائے ہے کہ ان سے فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے، ہمیں کفار پر قوت حاصل ہوگی، اور قریب ہے کہ اللہ انہیں ہدایت دیدے، اور وہ اسلام قبول کریں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر رضی اللہ عنہ تیری کیا رائے ہے؟ میں نے کہا: بخدا! میری یہ رائے نہیں بلکہ میری رائے ہے کہ آپ ﷺ حکم دیں اور ہم ان لوگوں کی گردن اڑا دیں عقیل کو علی قتل کریں۔ اور مجھے اس فلاں کے قتل کرنے کا حکم دیں جو عمر رضی اللہ عنہ کا رشتہ دار ہے۔ میں اس کی گردن ماردوں یہ لوگ کفر کے سردار اور امام ہیں۔ پس آپ ﷺ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رائے پر عمل کیا، اور میری رائے ترک کر دی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَاقَالَ أَبُوبَكْرٍ وَلَمْ يَهْوَمَا قُلْتُ فَلَمَّاكَانَ مِنَ الْغَدِجِئْتُ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُوبَكْرٍ قَاعِدَيْنِ يَبْكِيَان قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي مِنْ أَيِّ شَيْءٍ تَبْكِي أَنْتَ وَصَاحِبُكَ فَإِنْ وَجَدْتُ بُكَاءً بَكَيْتُ وَإِنْ لَمْ أَجِدْ بُكَاءً تَبَاكَيْتُ لِبُكَائِكُمَافَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَبْكِي لِلَّذِي عَرَضَ عَلَيَّ أَصْحَابُكَ مِنْ أَخْذِهِمُ الْفِدَاءَ لَقَدْعُرِضَ عَلَيَّ عَذَابُهُمْ أَدْنَى مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ شَجَرَةٍ قَرِيبَةٍ مِنْ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿مَاكَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُوْنَ لَهُ أَسْرَى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الأَرْضِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿فَكُلُوْا مِمَّاغَنِمْتُمْ حَلاًلا طَيِّبًا﴾ فَأَحَلَّ اللّٰهُ الْغَنِيمَةَ لَهُمْ.

(رواہ مسلم، ۱۷۶۳)

اگلا دن آیا تو میں حاضر ہوا، اور دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ رو رہے ہیں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! مجھے بھی بتاؤ کہ آپ ﷺ اور آپ کا رفیق کیوں روتے ہو تاکہ میں رو سکوں تو روؤں ورنہ آپ کے رونے کی وجہ سے بتکلف رونے والا بن جاؤں۔ فرمایا: اس وجہ سے روتا ہوں کہ تیرے رفقا نے فدیہ لینے کا مشورہ دیا ہے اس کی وجہ سے ان کا عذاب اب مجھے اس قریبی درخت سے بھی زیادہ نزدیک دیکھا گیا ہے۔ اور اللہ نے یہ آیت نازل کی ہے۔ (نہیں جائز نبی کے لیے کہ اس کے پاس قیدی ہوں یہاں تک کہ زمین پر خون بہا دے) ...... تا (پس کھاؤ اس چیز سے جو غنیمت ہاتھ آئے حلال اور پاک) پس اللہ نے ان کے لیے غنیمت حلال کر دی۔'' (مسلم)

شرح : ......اس سے ایک تو یہ بھی ثابت ہوا دعا میں قبلہ رخ ہونا اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا اور بلند آواز سے دعا کرنا جائز ہے۔

اور جو یہ کہا ہے کہ اگر یہ جماعت ہلاک ہوئی تو تیری عبادت نہ ہوگی، اس کا مطلب ہے کہ آپ ﷺ کو علم تھا کہ میں خاتم الانبیاء ہوں، اگر میں اور میرے یہ ساتھی نہ رہے تو نبی تو کوئی آئے گا نہیں جو دعوت ایمان دے سکے، مشرکوں نے تو پھر غیر اللہ کی عبادت میں ہی لگے رہنا ہے، مقصد یہ تھا کہ زمین میں اس شریعت کے مطابق عبادت کرنے والا باقی نہ رہے گا۔

آپ ﷺ سے دو لشکروں میں سے ایک کا وعدہ تھا یا تو وہ ابوسفیان والا قافلہ ملتا یا ابوجہل والے لشکر سے مڈبھیڑ ہوتی، مگر وہ قافلہ تو بچ کر نکل گیا اب ابوجہل کے لشکر سے لڑنے کے لیے ان ایمانداروں کے دل مضبوط کر دیئے اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ اب بس کیجئے! اللہ وعدہ پورا کرنے والا ہے، اس سے کسی کو یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے کہ جناب صدیق رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ سے بڑھ کر اپنے رب پر اعتماد تھا۔

اصل بات یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعا اپنے ساتھیوں پر شفقت کا اظہار کرتے ہوئے کر رہے تھے اور ان کے دلوں کی مضبوطی کی خاطر کر رہے تھے۔ یہ پہلا اہم معرکہ تھا جس میں آپ حاضر تھے اس لیے توجہ الی اللہ کرتے ہوئے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پوری طرح گڑگڑا کر دعا کی تھی، تا کہ ایمانداروں کے دلوں میں سکون ہو کیونکہ وہ لوگ جانتے تھے آپ مستجاب الدعوات ہیں، جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بات کہی کہ اتنی مناجات کافی ہے۔ تو آپ ﷺ رک گئے اور جان لیا کہ ان کی دلی قوت اور اطمینان بتا رہے ہیں کہ میری دعا قبول ہوگی۔

اور اس میں ایک ہزار فرشتوں کے اترنے کا ذکر ہے، دوسری روایات میں کئی ہزار کا ذکر ہے، تو ان میں مطابقت یہ ہے کہ پہلے ایک ہزار نازل کیے پھر تین ہزار اس کے بعد اور نازل کیے کل تعداد پانچ ہزار ہوئی۔

اور یہ بھی ثابت ہوا اس جنگ بدر میں فرشتوں نے باقاعدہ جنگ میں دستی حصہ لیا اور یہ بھی ثابت ہوا جنگی قیدیوں کا فدیہ لینا بھی جائز تھا اس لیے عذاب ٹل گیا، اگر یہ جائز نہ ہوتا تو دردناک عذاب آ جاتا، یہ وہی آیت ہے جو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق نازل ہوئی ہے۔ (جائزۃ الاحوذی: ۴/ ۲۳۶)

اب جنگی قیدیوں کا حکم یہی ہے کہ امام وقت ویسے ہی معاف کر دے، اگر حالات تقاضا کریں انہیں قتل کروا دے، اگر حالات کا تقاضا ہو تو فدیہ لے کر چھوڑ دے۔

٦٤٥٦۔ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ شَهِدْتُ مِنَ الْمِقْدَادِ بْنِ الأَسْوَدِ مَشْهَدًا لأَنْ أَكُوْنَ صَاحِبَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عُدِلَ بِهِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَدْعُو عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ لاَنَقُوْلُ كَمَاقَالَ قَوْمُ مُوْسَى ﴿اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلا﴾ وَلٰكِنَّا نُقَاتِلُ عَنْ يَمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفَكَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَشْرَقَ وَجْهُهُ وَسَرَّهُ يَعْنِي قَوْلَهُ. (رواه البخاري، ۳۹۵۲)

''سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے مقداد بن اسود کا مقام دیکھا اگر وہ کام میں انجام دیتا تو ہر عدل سے مجھے زیادہ محبوب ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس وہ اس وقت آیا جب آپ ﷺ بدر کے دن مشرکین کے خلاف دعا میں مصروف تھے۔ پس اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم وہ بات ہرگز نہیں کہیں گے جس طرح بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ تو اور تیرا رب جا کر لڑو ہم یہاں ہی بیٹھنے والے ہیں۔ مگر ہم تو لڑیں گے آپ ﷺ کے دائیں، بائیں۔ آپ ﷺ کے سامنے اور آپ ﷺ کی پشت پر تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ اقدس خوشی سے چمک اٹھا۔'' (بخاری)

شرح: یہ الفاظ ایمان افروز حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے کہے تھے، اور اسی قسم کے ایمان افزا تاثرات کا اظہار حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے کیا تھا، انہوں نے یہ کہا تھا: اللہ کے رسول ﷺ آپ ہمیں برک الغماد کے سمندر تک بھی لے کر چلیں گے تو ہم ساتھ چلیں گے، یہ سن کر نبی اکرم ﷺ کا چہرہ چمک اٹھا۔ (فتح الباری: ۷/ ۲۸۸)

(٦٤٥٦) بخاري: ٣٩٥٢۔ احمد: ٤٣٦٣۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٦٤٥٧۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ هٰذَا جِبْرِيْلُ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ عَلَيْهِ أَدَاةُ الْحَرْبِ . (رواه البخاري، ٣٩٩٥)

''سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بدر کے دن فرمایا: یہ جبریل علیہ السلام ہیں انہوں نے اپنے گھوڑے کا سر پکڑا ہوا ہے، اور جنگ کا اسلحہ اس پر موجود ہے۔''

٦٤٥٨۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَخَذَ أَبُوْبَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ حَسْبُكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَدْ أَلْحَحْتَ عَلَى رَبِّكَ وَهُوَ فِي الدِّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُوْلُ ﴿سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ﴾ . (رواه البخاري، ٢٩١٥)

''سیدنا عبداللہ ابن عباس کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے خیمہ میں دعا مانگ رہے تھے اے اللہ! میں تجھے تیرے وعدے کی قسم دیتا ہوں۔ اے اللہ! اگر تو چاہتا ہے کہ آج کے بعد تیری عبادت نہ کی جائے ... الخ۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا: بس کریں آپ نے اپنے رب سے دعا کرنے میں کافی گریہ زاری کی ہے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ خیمے سے باہر آئے اور آپ ﷺ یہ آیت تلاوت فرما رہے تھے: (عنقریب شکست کھا کر کفار کی جماعت پیٹھ پھیر جائے گی بلکہ قیامت ان کے وعدہ کا وقت ہے اور قیامت بہت خوفناک اور بہت کڑوی ہے)۔'' (بخاری)

٦٤٥٩۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ بَدْرٍ فِي ثَلَاثِ مِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اللّٰهُمَّ إِنَّهُمْ حُفَاةٌ فَاحْمِلْهُمْ اللّٰهُمَّ إِنَّهُمْ عُرَاةٌ فَاكْسُهُمُ اللّٰهُمَّ إِنَّهُمْ جِيَاعٌ فَأَشْبِعْهُمْ فَفَتَحَ اللّٰهُ لَهُ يَوْمَ بَدْرٍ فَانْقَلَبُوْا حِيْنَ انْقَلَبُوْا وَمَامِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَقَدْ رَجَعَ بِجَمَلٍ أَوْجَمَلَيْنِ وَاكْتَسَوْا وَشَبِعُوْا . (رواه أبوداود، ٢٧٤٧)

''سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ کے ساتھ بدر کے دن تین سو پندرہ مرد تھے۔ جب بدر پہنچے تو دعا کی یا اللہ! یہ پیادہ ہیں ان کو سواری عطا کر۔ یا اللہ! یہ بدن سے ننگے ہیں ان کو لباس عطا کر۔ یا اللہ! یہ بھوکے ہیں ان کو پیٹ بھر کر کھانا عطا کر۔ پس اللہ نے ان کو بدر کے دن فتح دی۔ اور ان میں سے ہر آدمی ایک یا دو اونٹ لے کر واپس آیا ان کو لباس بھی ملا اور پیٹ بھر کر کھانا بھی کھایا۔'' (ابوداؤد)

شرح: ......ابن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو ہلکا سا نیند کا جھٹکا آیا، پھر آپ بیدار ہوئے تو فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ! خوش ہو جاؤ، اللہ کی مدد آن پہنچی یہ جبریل علیہ السلام اپنے گھوڑے کی لگام تھامے آ رہے ہیں۔ ایک روایت میں ہے

(٦٤٥٧) بخاری: ٣٩٩٥.

(٦٤٥٨) بخاری: ٢٩١٥۔ احمد: ٣٠٣٤.

(٦٤٥٩) ابوداود: ٢٧٤٧۔ حسن (البانی): ٢٣٨٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ جبریل علیہ السلام جنگ سے فراغت کے بعد آئے سرخ گھوڑے پر سوار تھے، گھوڑے کی گردن کے بال باندھے ہوئے تھے اور خود زرہ پہنے ہوئے تھے۔ غبار آلود تھے، آئے اور کہا: اے محمد ﷺ! اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے اور حکم دیا ہے میں اس وقت تک آپ کے ساتھ ہی رہوں جب تک آپ راضی نہ ہو جائیں، کیا راضی ہوا، فرمایا: ہاں، میں راضی ہوں۔

یہ بھی آتا ہے، میکائیل علیہ السلام آپ ﷺ کی دائیں جانب تھے اور اسرافیل علیہ السلام بائیں جانب تھے اور جبریل علیہ السلام ان دونوں کے درمیان تھے اور فرشتوں نے باقاعدہ دستی لڑائی کی تھی۔

ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جبریل علیہ السلام تو ان سب کو ایک پَر مار کر ہلاک کر سکتے تھے، اس طرح میدان بدر میں ان کے لڑنے میں کیا حکمت ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ جہاد سرگرمی اصل میں نبی اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اختیار کیے ہوئے تھے اور فرشتوں کو ان کی مدد کے لیے مقرر فرما دیا تا کہ ظاہری اسباب بھی نظر آئیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اور نیک بندوں سے یہ کام لیا ہے اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔ (فتح الباری: ۷/۳۱۳)

(۲) اس میں نبی اکرم ﷺ کی دعا کا ثمر بتایا گیا ہے کہ ننگے پاؤں اور بے لباس جانے والے، لباس اور جوتے لے کر آئے اور ساتھ ہی مال غنیمت میں سے اونٹ حاصل کیے، ایک یا دو اس لیے کہا ہے کہ مال غنیمت میں سے برابر حصہ ملتا ہے، اس لیے سب ایک جتنی تعداد میں اونٹ لے کر آئے زیادہ حصہ بطور انعام ملتا ہے، اس میں کمی بیشی ہو سکتی ہے۔

٦٤٦٠۔ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ نَتَحَدَّثُ أَنَّ عِدَّةَ أَصْحَابِ بَدْرٍ عَلَى عِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهَرَ وَلَمْ يُجَاوِزْ مَعَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ بِضْعَةَ عَشَرَ وَثَلَاثَ مِائَةٍ. (رواه البخاري، ٣٩٥٨)

''سیدنا براء رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم اصحاب محمد ﷺ آپس میں کہا کرتے تھے کہ اصحاب بدر کی تعداد اصحاب طالوت کی تعداد کے موافق تھی جو اس کے ساتھ دریا سے گذرے تھے اور دریا سے وہی شخص گذرا تھا جو مومن تھا وہ تین سو دس سے چند زائد تھے۔'' (بخاری)

٦٤٦١۔ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اسْتُصْغِرْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَوْمَ بَدْرٍ نَيِّفًا عَلَى سِتِّينَ وَالْأَنْصَارُ نَيِّفًا وَأَرْبَعِينَ وَمِائَتَيْنِ. (رواه البخاري، ٣٩٥٦)

''سیدنا براء رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے اور سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کو ہماری عمر کم ہونے کی وجہ سے غزوہ بدر کے دن شامل نہ کیا گیا اور مہاجرین ساٹھ سے کچھ اوپر تھے، اور انصار کی تعداد دو سو چالیس سے کچھ اوپر تھی۔'' (بخاری)

(٦٤٦٠) بخاری: ٣٩٥٨۔ ترمذی: ١٥٩٨۔ ابن ماجه: ٢٨٢٨۔ احمد: ١٨١٥٩۔

(٦٤٦١) بخاری: ٣٩٥٦۔ ترمذی: ١٥٩٨۔ ابن ماجه: ٢٨٢٨۔ احمد: ١٨١٥٩۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرح: غزوۂ بدر میں شریک مسلمانوں کی تعداد (۳۱۳) یا (۳۱۷) ہے جن میں (۸۲) یا (۸۳) یا (۸۶) مہاجر تھے، اور بقیہ انصار تھے، اور پھر انصار میں سے (۶۱) آدمی قبیلہ اوس تھے اور (۱۷۰) قبیلہ خزرج سے تھے۔ (الرحیق ص ۲۸۰)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تعداد میں کمی بیشی میں کوئی تضاد نہیں، کچھ آدمی پہلے نہ تھے، جب مردم شماری ہوئی بعد میں آئے، دوبارہ ہوئی تو وہ شمار ہو گئے۔ اور بعض میں کم بیان ہوئی ہے، وجہ یہ ہے کہ آٹھ افراد ایسے تھے جو شریک جنگ نہ تھے، مگر انہیں مال غنیمت میں شریک کیا گیا اور انہیں بدری شمار کیا جاتا ہے، انہیں نکال کر بدری لوگوں کی تعداد ۳۰۶ تقریباً رہ جاتی ہے۔ لہٰذا چند افراد کی تعداد کی کمی بیشی سے پریشان نہ ہوں۔

اور اصحاب طالوت کی تعداد کا موازنہ ہوا ہے ان کا نام طالوت بن قیس ہے، یہ بنیامین علیہ السلام کی نسل سے تھے، کہتے ہیں: یہ ماچھی تھے۔ یا رنگساز تھے، ان کا قصہ سورت البقرہ دوسرے پارہ کے آخری رکوع میں بیان کیا گیا ہے، جس نہر سے یہ گزرتے تھے، وہ ہزاردن ہے، جالوت ایک بہت ہی جابر بادشاہ تھا، اس کے مقابلہ میں جاتا تھا، طالوت نے کہا، جو جالوت کو قتل کرے گا میں اسے بادشاہی بھی دوں گا اور بیٹی کا رشتہ بھی، تو داود علیہ السلام نے جالوت کو قتل کیا تو طالوت نے وعدہ پورا کیا تو ان کی عظمت اور شان وقدر بنو اسرائیل میں بہت بڑھ گئی، پوری فرمانروائی مل گئی، بعد میں طالوت کی نیت بدل گئی انہیں قتل کرنے کا ارادہ کیا، مگر وہ قدرت نہ پا سکا، پھر توبہ کی اور حکومت سے بے دخل ہو کر یہ اور اس کے بیٹے اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے گئے، سب باپ اور بیٹے اللہ کی راہ میں شہید ہو گئے تعداد میں اور ایمانی استعداد میں اصحاب طالوت اور میدانِ بدر والوں میں بہت زیادہ مماثلت ہے۔ (فتح الباری: ۷/۲۹۲)

٦٤٦٢ ـــ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رضي الله عنه قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ يَعْنِي كَثَرُوكُمْ فَارْمُوهُمْ وَاسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ. (رواه البخاري، ٣٩٨٥)

''سیدنا ابو اسید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب بدر کے دن ہم قریش کے بالمقابل صف آراء ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کفار سامنے آئیں تو ان پر تیر مارو، اور اپنے نیزے بچا کر رکھو۔''

٦٤٦٣ ـ وَفِي رِوَايَةٍ: فَارْمُوهُمْ بِالنَّبْلِ وَلَا تَسُلُّوا السُّيُوفَ حَتَّى يَغْشَوْكُمْ. (رواه أبوداود، ٢٦٦٤)

''ایک روایت میں ہے: ان کو تیر مارو اور تلوار نہ نکالو یہاں تک کہ وہ تمہارے قریب آ جائیں۔'' (ابوداؤد)

شرح: ......ان کا مطلب یہ ہے کہ جب دشمن کی فوج اتنی دور ہو کہ تمہارے انداز کے مطابق وہاں تیر پھینکیں بھی تو ضائع جائیں گے دشمن تک نہ پہنچ پائیں گے تو پھر تیر نہ پھینکو، جب دشمن ایسی حالت پر آ جائے کہ جس میں تمہارے تیر

(٦٤٦٢) بخاری: ٣٩٨٥۔ ابوداؤد: ٢٦٦٤۔ احمد: ١٥٦٣٠۔

(٦٤٦٣) ابوداؤد: ٢٦٦٤۔ ضعیف، (البانی) ٥٦٩۔ بخاری: ٣٩٨٥۔ احمد: ١٥٦٣٠۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اندازہ ہے کہ پہنچ جائیں گے تو پھر تیر اندازی سے کام لو۔ (فتح الباری: ۷/ ۳۰۶)

٦٤٦٤ــــ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ حَدَّثَ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ صَدِيْقًا لِأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَكَانَ أُمَيَّةُ إِذَا مَرَّ بِالْمَدِيْنَةِ نَزَلَ عَلَى سَعْدٍ وَكَانَ سَعْدٌ إِذَا مَرَّ بِمَكَّةَ نَزَلَ عَلَى أُمَيَّةَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ انْطَلَقَ سَعْدٌ مُعْتَمِرًا فَنَزَلَ عَلَى أُمَيَّةَ بِمَكَّةَ فَقَالَ لِأُمَيَّةَ انْظُرْ لِي سَاعَةَ خَلْوَةٍ لَعَلِّي أَنْ أَطُوْفَ بِالْبَيْتِ فَخَرَجَ بِهِ قَرِيْبًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَلَقِيَهُمَا أَبُوْ جَهْلٍ فَقَالَ يَا أَبَا صَفْوَانَ مَنْ هٰذَا مَعَكَ فَقَالَ هٰذَا سَعْدٌ فَقَالَ لَهُ أَبُوْ جَهْلٍ أَلَا أَرَاكَ تَطُوْفُ بِمَكَّةَ آمِنًا وَقَدْ آوَيْتُمُ الصُّبَاةَ وَزَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ تَنْصُرُوْنَهُمْ وَتُعِيْنُوْنَهُمْ أَمَا وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنَّكَ مَعَ أَبِي صَفْوَانَ مَا رَجَعْتَ إِلَى أَهْلِكَ سَالِمًا فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ وَرَفَعَ صَوْتَهُ عَلَيْهِ أَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ مَنَعْتَنِي هٰذَا لَأَمْنَعَنَّكَ مَا هُوَ أَشَدُّ عَلَيْكَ مِنْهُ طَرِيْقَكَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهُ أُمَيَّةُ لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ يَا سَعْدُ عَلَى أَبِي الْحَكَمِ سَيِّدِ أَهْلِ الْوَادِي فَقَالَ سَعْدٌ دَعْنَا عَنْكَ يَا أُمَيَّةُ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِنَّهُمْ قَاتِلُوْكَ قَالَ بِمَكَّةَ قَالَ لَا أَدْرِي فَفَزِعَ لِذٰلِكَ أُمَيَّةُ فَزَعًا شَدِيْدًا فَلَمَّا رَجَعَ أُمَيَّةُ إِلَى أَهْلِهِ قَالَ يَا أُمَّ صَفْوَانَ أَلَمْ تَرَيْ مَا قَالَ لِي سَعْدٌ قَالَتْ وَمَا قَالَ لَكَ قَالَ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ قَاتِلِيَّ

"سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ امیہ بن خلف کے دوست تھے۔ امیہ جب مدینہ سے گزرتا تو سعد رضی اللہ عنہ کے پاس ٹھہرتا تھا۔ اور سعد جب مکہ جاتا تو امیہ کے ہاں ٹھہرتا۔ سعد رضی اللہ عنہ عمرہ کرنے مکہ گیا تو امیہ کے پاس جا کر ٹھہرا اور کہا: کوئی خالی وقت تجویز کرنا کہ میں طواف کروں۔ پس نصف دن کے قریب امیہ کو ساتھ لے کر گیا تو ان کی ابو جہل سے ملاقات ہو گئی۔ ابو جہل نے کہا: اے امیہ! تیرے ساتھ یہ کون آدمی ہے؟ کہا: یہ سعد ہے۔ ابو جہل نے کہا: کیا میں دیکھتا نہیں کہ تو مکہ میں امن کے ساتھ طواف کر رہا ہے اور تم نے صابی (بے دین) لوگوں کو اپنے ہاں ٹھہرایا ہے۔ اور تمہارا گمان ہے کہ تم ان کی مدد اور اعانت کرو گے۔ اللہ کی قسم! اگر تو ابوصفوان کے ساتھ نہ ہوتا تو سلامت بچ کر اپنے گھر والوں کے پاس نہ جاتا۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے بلند آواز سے کہا: اللہ کی قسم! اگر تو نے مجھے طواف سے منع کیا تو میں تجھے اس چیز سے روک دوں گا جو تیرے لیے بہت سخت ہوگی اور مدینہ کے راستے سے گزرنا مشکل ہوگا۔ امیہ نے کہا: اے سعد! اپنی آواز بلند نہ کرو۔ ابو الحکم علاقے کا سردار ہے۔ سعد نے کہا: تو مجھ سے دور ہو جا۔ اے امیہ! اللہ کی قسم! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ وہ تجھے قتل کر دیں گے۔ اس نے کہا مکہ میں؟ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے۔ تو امیہ اس خبر سے خوف زدہ ہوا اور گھر میں آیا تو کہا: اے ام صفوان! تو نے سنا جو کچھ مجھے سعد نے کہا ہے؟ عورت نے کہا: سعد تجھے کیا کہتے ہیں؟ کہا: وہ گمان کرتا ہے کہ محمد ﷺ نے ان کو خبر دی ہے کہ وہ مجھے قتل کرنے والے ہیں۔ تو میں نے اس سے پوچھا کہ وہ مجھے مکہ میں قتل کریں گے۔ تو وہ کہتا ہے میں یہ نہیں جانتا۔ اور امیہ نے قسم کھائی کہ وہ مکہ سے باہر نہیں جائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَقُلْتُ لَهُ بِمَكَّةَ قَالَ لَا أَدْرِي قَالَ أُمَيَّةُ وَاللهِ لَا أَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ اسْتَنْفَرَ أَبُوجَهْلٍ النَّاسَ قَالَ أَدْرِكُوا عِيرَكُمْ فَكَرِهَ أُمَيَّةُ أَنْ يَخْرُجَ فَأَتَاهُ أَبُوجَهْلٍ فَقَالَ يَا أَبَا صَفْوَانَ إِنَّكَ مَتَى مَا يَرَاكَ النَّاسُ قَدْ تَخَلَّفْتَ وَأَنْتَ سَيِّدُ أَهْلِ الْوَادِي تَخَلَّفُوا مَعَكَ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ أَبُوجَهْلٍ حَتَّى قَالَ أَمَا إِذْ غَلَبْتَنِي فَوَاللهِ لَأَشْتَرِيَنَّ أَجْوَدَ بَعِيرٍ بِمَكَّةَ ثُمَّ قَالَ أُمَيَّةُ يَا أُمَّ صَفْوَانَ جَهِّزِينِي فَقَالَتْ لَهُ يَا أَبَا صَفْوَانَ وَقَدْ نَسِيتَ مَا قَالَ لَكَ أَخُوكَ الْيَثْرِبِيُّ قَالَ لَا مَا أُرِيدُ أَنْ أَجُوزَ مَعَهُمْ إِلَّا قَرِيبًا فَلَمَّا خَرَجَ أُمَيَّةُ أَخَذَ لَا يَنْزِلُ إِلَّا عَقَلَ بَعِيرَهُ فَلَمْ يَزَلْ بِذَلِكَ حَتَّى قَتَلَهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ بِبَدْرٍ. (رواه البخاري، ٣٩٥٠)

جب بدر کا دن آیا تو ابوجہل نے لوگوں کو نکلنے کا حکم دیا۔ اور کہا: لوگو! اپنے تجارتی قافلے کو بچاؤ۔ امیہ نے مکہ سے باہر جانا نا پسند کیا تو ابوجہل اس کے پاس آیا اور کہا: اے ابوصفوان! جب لوگ تجھے پیچھے رہتے ہوئے دیکھیں گے، اور تو وادی کا سردار ہے تو لوگ تیرے ساتھ بیٹھ جائیں گے، اور وہ اسی طرح ترغیب دیتا رہا اور بالآخر امیہ نے کہا: جب تو میرے اوپر غالب آ گیا ہے تو میں مکہ کا سب سے زیادہ اچھا اونٹ خریدتا ہوں۔ پھر امیہ نے کہا: اے ام صفوان! میرا سامان سفر تیار کر دے۔ اس نے کہا: اے ابوصفوان! کیا تم وہ بات بھول چکے ہو جو تمہیں یثربی بھائی نے کہی تھی؟ اس نے کہا: قسم اللہ کی! میں نہیں بھولا اور میں زیادہ دور تک ان کے ساتھ نہیں جاؤں گا جب وہ نکل کھڑا ہوا تو تقدیر کے ہاتھوں پکڑا گیا۔ وہ ہر منزل پر اپنا اونٹ واپسی کے لیے گھٹنا باندھ کر تیار رکھتا اور اسی حالت میں رہا یہاں تک کہ اللہ نے اس کو بدر میں قتل کر دیا۔'' (بخاری)

٦٤٦٥ـ وللبزار برجال الصحيح، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: كَانَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ صَدِيقًا لِسَعْدِ ابْنِ مُعَاذٍ فَإِذَا قَدِمَ عُتْبَةُ الْمَدِينَةَ نَزَلَ عَلَى سَعْدٍ وَإِذَا قَدِمَ سَعْدٌ مَكَّةَ نَزَلَ عَلَى عُتْبَةَ بِمِثْلِ الْحَدِيثِ الْمُتَقَدِّمِ فِي جَمِيعِ فُصُولِهِ، وَلَا مُخَالَفَةَ بَيْنَهُمَا إِلَّا أَنَّ صَدِيقَ سَعْدٍ فِي الْأَوَّلِ أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ وَفِي هٰذَا عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ. وَاللهُ أَعْلَمُ. (للبزار، ١٧٥٨)

''بزار رحمہ اللہ نے صحیح کے رجال سے سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے اس نے کہا: عتبہ بن ربیعہ دوست تھا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا۔ جب وہ مدینہ میں آتا تو سعد رضی اللہ عنہ کے پاس ٹھہرتا اور جب سعد مکہ جاتا تو عتبہ کے پاس ٹھہرتا تھا۔ دیگر تمام امور میں یہ روایت پچھلی حدیث کی ہی مثل ہے۔ البتہ اول روایت میں سعد کا دوست امیہ بن خلف بتایا گیا ہے۔ اور اس روایت میں عتبہ بن ربیعہ کا ذکر ہے۔'' واللہ اعلم

(٦٤٦٤) بخاری: ٣٩٥٠۔ احمد: ٢٧٨٤.

(٦٤٦٥) بزار: ١٧٥٨۔ ورجاله رجال الصحيح، قال الهيثمي لابن مسعود حديث في الصحيح في نزول سعد على امية بن خلف وهذا فيه، انه نزل على عتبة بن ربيعة فا الله اعلم: ٩٩٤٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٦٤٦٦ـ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضي الله عنه قَالَ كَاتَبْتُ أُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ كِتَابًا بِأَنْ يَحْفَظَنِي فِي صَاغِيَتِي بِمَكَّةَ وَأَحْفَظُهُ فِي صَاغِيَتِهِ بِالْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا ذَكَرْتُ الرَّحْمٰنَ قَالَ لَاأَعْرِفُ الرَّحْمٰنَ كَاتِبْنِي بِاسْمِكَ الَّذِي كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكَاتَبْتُهُ عَبْدَعَمْرٍو فَلَمَّا كَانَ فِي يَوْمِ بَدْرٍ خَرَجْتُ إِلَى جَبَلٍ لِأُحْرِزَهُ حِيْنَ نَامَ النَّاسُ فَأَبْصَرَهُ بِلَالٌ فَخَرَجَ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مَجْلِسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ لَانَجَوْتُ إِنْ نَجَاأُمَيَّةُ فَخَرَجَ مَعَهُ فَرِيْقٌ مِنَ الْأَنْصَارِفِي آثَارِنَا فَلَمَّا خَشِيْتُ أَنْ يَلْحَقُوْنَا خَلَفْتُ لَهُمْ ابْنَهُ لِأَشْغَلَهُمْ فَقَتَلُوْهُ ثُمَّ أَبَوْا حَتّٰى يَتْبَعُوْنَا وَكَانَ رَجُلًا ثَقِيْلًا فَلَمَّا أَدْرَكُوْنَا قُلْتُ لَهُ ابْرُكْ فَبَرَكَ فَأَلْقَيْتُ عَلَيْهِ نَفْسِي لِأَمْنَعَهُ فَتَخَلَّلُوْهُ بِالسُّيُوْفِ مِنْ تَحْتِي حَتّٰى قَتَلُوْهُ وَأَصَابَ أَحَدُهُمْ رِجْلِي بِسَيْفِهِ وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ يُرِيْنَاذٰلِكَ الْأَثْرَفِي ظَهْرِقَدَمِهِ.
(رواه البخاري، ٢٣٠١)

”سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے امیہ بن خلف سے تحریری معاہدہ کیا کہ وہ میرا چھوٹا موٹا مفاد مکہ میں محفوظ رکھے گا۔ اور اس کا چھوٹا موٹا مفاد مدینہ میں محفوظ رکھوں گا۔ تو میں نے اپنا اسلامی نام عبدالرحمٰن تحریر میں لانا چاہا اور ”رحمٰن“ کا ذکر کیا تو اس نے کہا: میں تو ”رحمٰن“ کو نہیں جانتا تو اپنا وہی نام لکھ کر مجھے دیدے جو تیرا نام جاہلیت کے دور میں تھا تو میں نے عبدعمرو نام لکھ دیا۔ جب بدر کا دن آیا تو میں پہاڑی پر لے گیا تا کہ میں اس کو بچاؤں اور لوگ سوئے پڑے تھے۔ البتہ بلال رضی اللہ عنہ نے اس کو دیکھ لیا اور وہاں نکل کر بلال رضی اللہ عنہ انصار کی ایک مجلس میں گیا اور کہا: اے انصار کی جماعت! امیہ بن خلف کو بچایا جا رہا ہے میں نہ بچ سکوں گا اگر وہ بچ نکلا۔ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ انصار کی ایک جماعت ہمارے تعقب میں نکل کھڑی ہوئی۔ جب مجھے ان کے پہنچنے کا خوف پیدا ہوا تو میں نے امیہ کے ایک بیٹے کو پیچھے گرا دیا تا کہ انصار اس کے ساتھ مصروف ہوں مگر وہ اس کو قتل کر کے ہمارے تعقب میں قریب آ گئے اور امیہ بھاری بدن کا آدمی تھا اور انصار مجاہدین ہمیں پہنچ آئے۔ میں نے امیہ سے کہا: تو بیٹھ جا وہ بیٹھا تو میں اس کے اوپر جھک گیا اور اپنا جسم اس پر جھکا لیا تا کہ اس کو بچا سکوں۔ پس لوگوں نے میرے نیچے اس کے خالی جسم پر تلوار مار کر ہلاک کر دیا۔ ان میں سے ایک کی تلوار میرے پاؤں پر پڑی۔ عبدالرحمٰن تلوار کا وہ زخم اپنے قدم کی پشت پر ہمیں دکھایا کرتے تھے۔“ (بخاری)

٦٤٦٧ـ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كَاتَبْتُ أُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ فَلَمَّاكَانَ يَوْمَ بَدْرٍفَذَكَرَقَتْلَهُ وَقَتْلَ

”سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے امیہ بن خلف سے معاہدہ کیا تھا۔ چنانچہ جب بدر کا دن ہوا، پچھلی

(٦٤٦٦) بخاری: ٢٣٠١.
(٦٤٦٧) بخاری: ٣٩٧١.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ابْنِهِ فَقَالَ بِلَالٌ لَا نَجَوْتُ إِنْ نَجَا أُمَيَّةُ.
(رواه البخاري، ٣٩٧١)

حدیث کی طرح ہی اس کے اور اس کے بیٹے کے قتل کا قصہ بیان کیا۔ نیز یہ بات بھی کہی کہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے کہا تھا: اگر امیہ بچ گیا تو میں نہ بچ سکوں گا۔'' (بخاری)

شرح: ان میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر و باہر معجزہ کا اظہار ہوا ہے۔ اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی قوت نفسی اور یقین و اعتماد کا بھی پتہ چلتا ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا بیت اللہ میں جا کر عمرہ ادا کرنا پرانے زمانہ سے آ رہا ہے، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حج کی تو نہیں عمرہ کی اجازت تھی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھی عمرہ کر سکتے تھے۔ (فتح الباری: ۷/۲۸۴)

٦٤٦٨۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِيْنِي وَعَنْ شِمَالِي فَإِذَا أَنَا بِغُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيْثَةٍ أَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُوْنَ بَيْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ قُلْتُ نَعَمْ مَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتّٰى يَمُوْتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ فَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ لِي مِثْلَهَا فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَجُوْلُ فِي النَّاسِ قُلْتُ أَلَا إِنَّ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي سَأَلْتُمَانِي فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتّٰى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَيُّكُمَا قَتَلَهُ قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا قَالَا لَا فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهُ سَلَبُهُ لِمُعَاذِ بْنِ

''سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بدر کے دن میں صف میں تھا میں نے اپنے دائیں، بائیں دیکھا تو میں انصار کے دو نوعمر لڑکوں کے درمیان کھڑا تھا۔ میں نے دل میں تمنا کی کہ میں معمر اور تجربہ کار مردوں کے درمیان ہوتا۔ پس ان میں سے ایک نے پوشیدہ طور پر سوال کیا اے چچا! کیا تو ابوجہل کو جانتا ہے؟ میں نے کہا: ہاں، میرے بھائی کے بیٹے تیرا اس سے کیا کام ہے؟ اس نے کہا. مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دیتا ہے۔ مجھے قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر میں نے اسے دیکھ لیا تو میرا بدن اس کے بدن سے جدا نہ ہو گا یہاں تک کہ ایک ہم میں سے مر جائے۔ مجھے اس جوان کے ایمان و جرأت پر تعجب ہوا اور دوسری جانب کے جوان نے مجھے دبا کر اسی طرح کی بات پوچھی۔ تھوڑی ساعت بعد میں نے ابوجہل کو لوگوں میں پھرتے دیکھا تو ان دونوں سے کہا: دیکھو! وہ ہے تمہارا مطلوب جس کا تم پوچھ رہے تھے۔ پس ایک دوسرے سے پہل کر کے اپنی تلواروں سے اس کو مارا یہاں تک کہ اس کو قتل کر دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دوڑ کر گئے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کس نے اس کو قتل کیا؟ ان

(٦٤٦٨) بخاری: ٣١٤١۔ مسلم: ١٧٥٢۔ احمد: ١٦٧٦.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَمروبنِ الْجَمُوحِ وَكَانَا مُعَاذُبْنُ عَفْرَاءَ وَمُعَاذُبْنُ عَمْرِوبْنِ الْجَمُوْحِ. (للبخاري، ٣١٤١)

میں سے ہر ایک نے کہا: میں نے قتل کیا ہے۔ فرمایا تم نے اپنی تلواریں صاف کی ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے دونوں کی تلوار دیکھیں اور فرمایا: تم دونوں نے اس کو قتل کیا ہے اور ابوجہل کا (سلب) سامان آپ ﷺ نے معاذ بن عمرو بن جموح کو دیا یہ دونوں نوجوان معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفراء تھے۔'' (بخاری)

٦٤٦٩ــ وَفِي رِوَايَةٍ: فَشَدَّا عَلَيْهِ مِثْلَ الصَّقْرَيْنِ حَتَّى ضَرَبَاهُ وَهُمَا ابْنَا عَفْرَاءَ. (رواه البخاري، ٣٩٨٨)

''ایک روایت میں ہے کہ وہ دونوں باز کی مانند ابوجہل پر ٹوٹ پڑے، اور اس کو مار گرایا وہ دونوں عفراء نامی عورت کے بیٹے تھے۔'' (بخاری)

٦٤٧٠ــ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ يَنْظُرُ مَاصَنَعَ أَبُوْجَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَجَدَهُ قَدْضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَقَالَ أَأَنْتَ أَبُوْجَهْلٍ قَالَ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ قَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ أَوْرَجُلٌ قَتَلَهُ قَوْمُهُ. (للبخاري، ٣٩٦٣)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا: بدر کے دن آپ ﷺ نے فرمایا: ہمیں کون دیکھ کر بتائے گا کہ ابوجہل کے ساتھ کیا ہوا ہے۔ پس سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ گئے۔ اس کی حالت یہ تھی کہ عفراء کے دونوں بیٹوں نے تلوار مار کر ٹھنڈا کر دیا تھا۔ سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کی ڈاڑھی پکڑ کر کہا: ابوجہل تو ہی ہے؟ اس نے کہا: ایک آدمی کی اس سے زیادہ سزا کیا ہوگی کہ تم نے اس کو قتل کر دیا ہے یا اس نے کہا کہ اس کو اس کی اپنی قوم نے قتل کر دیا ہے۔'' (بخاری)

٦٤٧١ــ وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ أَبُوْجَهْلٍ فَلَوْغَيْرُ أَكَّارٍ قَتَلَنِيْ. (رواه البخاري، ٤٠٢٠)

''ایک روایت میں ہے: ابوجہل نے کہا: کاش! مجھے کاشت کاروں کے علاوہ کسی اور نے قتل کیا ہوتا۔'' (بخاری)

٦٤٧٢ــ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَرْتُ فَإِذَا أَبُوْجَهْلٍ صَرِيْعٌ قَدْضُرِبَتْ رِجْلُهُ فَقُلْتُ يَاعَدُوَّاللّٰهِ يَاأَبَاجَهْلٍ قَدْأَخْزَى اللّٰهُ الْأَخِرَقَالَ وَلَاأَهَابُهُ عِنْدَذٰلِكَ فَقَالَ أَبْعَدُ

''سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں گذر رہا تھا۔ دیکھا تو ابوجہل گرا پڑا تھا۔ اس کی ٹانگ زخمی تھی میں نے اسے کہا: اے اللہ کے دشمن، اے ابوجہل! تجھے اللہ نے رسوا کر دیا۔ اس وقت میں اس سے خوف نہیں کھاتا تھا۔ اس نے کہا: زیادہ دوری

(٦٤٦٩) بخاری: ٣٩٨٨۔ مسلم: ١٧٥٢۔ احمد: ١٦٧٦.
(٦٤٧٠) بخاری: ٣٩٦٣۔ مسلم: ١٨٠٠۔ احمد: ١٣٥٦٥.
(٦٤٧١) بخاری: ٤٠٢٠۔ مسلم: ١٨٠٠۔ احمد: ١٣٥٦٥.
(٦٤٧٢) ابوداود: ٢٧٠٩۔ صحیح الالبانی: ٢٣٥٧۔ احمد: ٤٢٣٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنْ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ فَضَرَبْتُهُ بِسَيْفٍ غَيْرِ طَائِلٍ فَلَمْ يُغْنِ شَيْئًا حَتَّى سَقَطَ سَيْفُهُ مِنْ يَدِهِ فَضَرَبْتُهُ بِهِ حَتَّى بَرَدَ. (رواه أبوداود، ٢٧٠٩)

ہے اس آدمی سے جس کو اس کی اپنی قوم نے قتل کر دیا ہے۔ تو میں نے اس پر تلوار ماری جو کارگر نہ ہوئی پھر اس کی تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی تو اس کے ساتھ میں نے اس کو قتل کر دیا۔'' (ابوداؤد)

٦٤٧٣ـ وَفِي رِوَايَةٍ: فَضَرَبْتُهُ بِسَيْفِي فَلَمْ يُغْنِ شَيْئًا فَبَصَقَ إِلَى وَجْهِي، وَقَالَ سَيْفُكَ كَهَامٌ خُذْ سَيْفِي فَاحْتَزَّ بِهِ رَأْسِي مِنْ عَرْشِي، فَأَجْهَزْتُ عَلَيْهِ فَنَفَلَنِي ﷺ سَيْفَهُ لَمَّا أَجْهَزْتُ عَلَيْهِ، وَكَانَ قَدْ أَثْخَنَ، وَكَانَ عُتْبَةُ قَدْ أَشَارَ عَلَى أَبِي جَهْلٍ بِالْإِنْصِرَافِ، فَقَالَ لَهُ أَبُوْجَهْلٍ: قَدِ انْتَفَخَ سِحْرُهُ مِنَ الْخَوْفِ، فَقَالَ لَهُ عُتْبَةُ سَيَعْلَمُ مُصَفِّرُ اسْتِهِ أَيُّنَا انْتَفَخَ سِحْرُهُ. (رواه رزين)

''ایک روایت میں ہے: میں نے اس کو تلوار ماری اور کارگر نہ ہوئی تو ابوجہل نے میرے منہ کی طرف تھوک کر کہا: تیری تلوار کند ہے میری تلوار لے کر میرا سر گردن سمیت کاٹ۔ پس میں سر کاٹ کر لایا اور رسول اللہ ﷺ نے اس کی تلوار مال غنیمت کے علاوہ بطور نفل مجھے عطا کر دی اس لیے کہ میں نے وہ حاصل کی تھی اور وہ خون آلود تھی۔

عتبہ نے ابوجہل کو جنگ کے بغیر واپس جانے کا مشورہ دیا تھا تو ابوجہل نے اس کو کہا تھا: ڈر کے مارے اس کا پھیپھڑا پھول چکا ہے۔ اس نے جواب میں کہا تھا' زرد سرین والا عنقریب جان لے گا کہ ہم میں سے کس کا پھیپھڑا پھولا ہے۔''

شرح: ... ان میں چند وضاحتوں کی ضرورت ہے: (۱) یہ ہے کہ ابوجہل کے قتل میں یہ آتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کیا، اور یہ بھی آتا ہے معاذ اور معوذ نے کیا (رضی اللہ عنہما)۔ گذارش ہے کہ یہ سب اس فرعون کے قتل میں شریک تھے۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے سخت زخمی کیا، اس کے ساتھ معوذ رضی اللہ عنہ نے بھی اسے زخمی کیا اور آخری سانسوں پر تھا تو اس کی چھاتی پر بیٹھ کر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کی گردن کاٹ لی۔

(۲) وضاحت یہ ہے کہ مال سب صرف معاذ رضی اللہ عنہ کو ہی کیوں دیا؟ اس بارے میں گذارش ہے کہ اصل جس کی ضرب کارگر ثابت ہوئی وہ معاذ رضی اللہ عنہ تھے اس لیے مال سب ان کا حق تھا، اور دل دہی کے لیے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ابوجہل کی تلوار دے دی اور معوذ رضی اللہ عنہ کو کچھ نہ دینے کی وجہ یہ تھی کہ یہ اسی معرکہ بدر میں شہید ہو گئے تھے، اور مال سلب لینے والے باقی صرف معاذ رضی اللہ عنہ ہی رہ گئے تھے۔

(۳) یہ وضاحت ہے کہ عفراء کے بیٹے معوذ تھے، معاذ نہ تھے، معاذ، عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے، انہیں صرف تغلیباً عفراء کا بیٹا کہا گیا ہے، وگرنہ نسب علیحدہ علیحدہ ہیں۔

ان سے یہ بھی ثابت ہوا ایک کافر کے قتل میں جب زیادہ مسلمان شریک ہوں تو جس کی ضرب زیادہ کاری اور

(٦٤٧٣) رزين.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خونریزی ہوگی وہ مال سلب کا مستحق ہوگا اور مال سلب کا مستحق ہونے کے لیے قرینہ یا نشانی کا ہونا ضروری ہے اسے تب دیا جائے گا۔

یہ بھی ثابت ہوا مال سلب لینے سے مسلمان کے جہاد کے ثواب میں کوئی فرق نہیں آتا کیونکہ یہ اس کافر کے خلاف پیش قدمی، اور عمدہ کارکردگی کا صلہ ہے اور اس کی جوانمردی کی داد ہے اور اللہ کی راہ میں ثابت قدمی پر اس کی حوصلہ افزائی ہے۔ (تفہیم الاسلام:۲/ ۵۷٦۔۵۷۷)

٦٤٧٤۔ قَالَ الزُّبَيْرُ لَقِيتُ يَوْمَ بَدْرٍ عُبَيْدَةَ بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ مُدَجَّجٌ لَا يُرَى مِنْهُ إِلَّا عَيْنَاهُ وَهُوَ يُكْنَى أَبُو ذَاتِ الْكَرِشِ فَقَالَ أَنَا أَبُو ذَاتِ الْكَرِشِ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ بِالْعَنَزَةِ فَطَعَنْتُهُ فِي عَيْنِهِ فَمَاتَ قَالَ هِشَامٌ فَأُخْبِرْتُ أَنَّ الزُّبَيْرَ قَالَ لَقَدْ وَضَعْتُ رِجْلِي عَلَيْهِ ثُمَّ تَمَطَّأْتُ فَكَانَ الْجَهْدُ أَنْ نَزَعْتُهَا وَقَدِ انْثَنَى طَرَفَاهَا قَالَ عُرْوَةُ فَسَأَلَهُ إِيَّاهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَعْطَاهُ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَهَا ثُمَّ طَلَبَهَا أَبُو بَكْرٍ فَأَعْطَاهُ فَلَمَّا قُبِضَ أَبُو بَكْرٍ سَأَلَهَا إِيَّاهُ عُمَرُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا فَلَمَّا قُبِضَ عُمَرُ أَخَذَهَا ثُمَّ طَلَبَهَا عُثْمَانُ مِنْهُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ وَقَعَتْ عِنْدَ آلِ عَلِيٍّ فَطَلَبَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَكَانَتْ عِنْدَهُ حَتَّى قُتِلَ. (رواه البخاري، ٣٩٩٨)

''سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: بدر کے دن میرا مقابلہ عبیدہ بن سعید بن العاص سے ہوا وہ زرہ پہنے تھا، اور اس کی آنکھوں کے علاوہ بدن کا کوئی حصہ ظاہر نہیں تھا۔ اس کی کنیت ابوذات الکرش تھی۔ اس نے کہا: میں ابوذات الکرش ہوں۔ تو میں نے اس کی آنکھ میں برچھی ماردی اور وہ مرگیا۔ میں نے برچھی نکالنا چاہی تو اس کی لاش پر پاؤں رکھ کر بڑی مشکل سے برچھی نکالی۔ اس کے ہر دو اطراف دوہرے ہو گئے۔ عروہ نے کہا: زبیر رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ نے وہ طلب کی تو اس نے آپ ﷺ کو دیدی۔ جب آپ ﷺ فوت ہوئے تو پھر واپس لے لی۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے طلب کی تو زبیر رضی اللہ عنہ نے ان کو دیدی۔ وہ فوت ہوئے تو پھر واپس لے لی۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے طلب کی تو ان کو دیدی اور عمر فوت ہوئے تو پھر واپس لے لی۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے طلب کی تو ان کو دیدی اور وہ قتل ہوئے تو آل علی رضی اللہ عنہ کے پاس چلی گی۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے طلب کی اور اس کی زندگی میں اس کے پاس رہی یہاں تک کہ وہ شہید ہوگئے۔'' (بخاری)

شرح: (۱) ایک تو یہ ثابت ہوا عبیدہ بن سعید بن عاص بدری ہیں۔

(۲) یہ نیزہ جس سے کافر ختم ہوا وہ ایک یادگار حیثیت اختیار کر گیا، اس طرح جنگی ہتھیار یادگار رکھنا جائز ہے۔ (فتح الباری: ۷/ ۳۱۴)

(٦٤٧٤) بخاري: ٣٩٩٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٦٤٧٥ـ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ تَقَدَّمَ يَعْنِي عُتْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَتَبِعَهُ ابْنُهُ وَأَخُوْهُ فَنَادَى مَنْ يُبَارِزُ فَانْتَدَبَ لَهُ شُبَابٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ مَنْ أَنْتُمْ فَأَخْبَرُوْهُ فَقَالَ لَا حَاجَةَ لَنَافِيْكُمْ إِنَّمَا أَرَدْنَا بَنِي عَمِّنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُمْ يَاحَمْزَةُ قُمْ يَاعَلِيُّ قُمْ يَاعُبَيْدَةُ بْنَ الْحَارِثِ فَأَقْبَلَ حَمْزَةُ إِلَى عُتْبَةَ وَأَقْبَلْتُ إِلَى شَيْبَةَ وَاخْتَلَفَ بَيْنَ عُبَيْدَةَ وَالْوَلِيْدِ ضَرْبَتَانِ فَأَثْخَنَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ ثُمَّ مِلْنَا عَلَى الْوَلِيْدِ فَقَتَلْنَاهُ وَاحْتَمَلْنَا عُبَيْدَةَ. (رواه أبو داود، ٢٦٦٥)

"سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بدر کے دن عتبہ بن ربیعہ، مبارزت کے لیے نکلا تو اس کے پیچھے اس کا بیٹا اور بھائی بھی چلے آئے اور آواز دی مقابلہ کون کرے گا؟ تو انصار کے نوجوان مقابلے میں نکلے۔ اس نے کہا: تم کون لوگ ہو؟ تو انہوں نے خبر دی۔ اس نے کہا: تم سے لڑنے کی ہمیں ضرورت نہیں ہے۔ ہم اپنے چچا زادوں سے لڑنے کا ارادہ کرتے ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حمزہ رضی اللہ عنہ تم اٹھو، علی رضی اللہ عنہ تم اٹھو، عبیدہ بن حارث تم اٹھو۔ پس حمزہ رضی اللہ عنہ تو عتبہ کی طرف بڑھا اور میں شیبہ کی طرف گیا۔ عبیدہ رضی اللہ عنہ ولید کی طرف گیا اور دونوں نے اپنی تلواریں چلائیں اور ایک دوسرے کو خون آلود کر دیا۔ پھر ہم ولید پر ٹوٹ پڑے اور اس کو قتل کر کے عبیدہ رضی اللہ عنہ کو اٹھا لائے۔" (ابوداؤد)

شرح: داد شجاعت دینے کے لیے دو فریق جب میدان میں مقابلہ آرائی کریں تو یہ مبارزہ ہے۔ یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ کفار کے خلاف جہاد میں مبارزہ کرنا جائز ہے۔ (عون المعبود: ٣/٦)

٦٤٧٦ـ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِأَرْبَعَةٍ وَعِشْرِيْنَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيْدِ قُرَيْشٍ فَقُذِفُوْا فِي طَوِيٍّ مِنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ خَبِيْثٍ مُخْبِثٍ وَكَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرٍ الْيَوْمَ الثَّالِثَ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَشُدَّ عَلَيْهَا رَحْلُهَا ثُمَّ مَشَى وَاتَّبَعَهُ أَصْحَابُهُ وَقَالُوْا مَا نَرَى يَنْطَلِقُ إِلَّا لِبَعْضِ حَاجَتِهِ حَتَّى قَامَ عَلَى شَفَةِ الرَّكِيِّ فَجَعَلَ يُنَادِيْهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ يَافُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَيَافُلَانُ بْنُ فُلَانٍ

"سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جب بدر کا دن تھا تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا اور چوبیس سردارانِ قریش کو بدر کے گڑھوں میں سے ایک گڑھے میں ڈال دیا، وہ ناپاک لوگ ناپاک جگہ میں پہنچ گئے۔ آپ ﷺ جب کسی قوم پر فتح پاتے تو ان کے میدان میں تین دن ٹھہرتے۔ جب بدر میں تیسرا دن آیا تو آپ ﷺ نے اپنی سواری تیار کرنے کا حکم دیدیا۔ پھر آپ ﷺ گئے اور آپ ﷺ کے اصحاب بھی پیچھے گئے یہاں تک کہ اس گڑھے کے کنارے پر کھڑے ہو گئے، اور ان مقتولوں میں سے ہر ایک کو ان کے اور ان کے باپ کے نام سے آواز دی۔ فرمایا: تمہیں اس بات سے خوشی ہوئی اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی

(٦٤٧٥) ابوداود: ٢٦٦٥۔ صحیح النسائی: ٢٣٢١۔ احمد: ٩٥١.

(٦٤٧٦) بخاری: ٣٩٧٦۔ مسلم: ٢٨٧٥۔ ترمذی: ١٥٥١۔ نسائی: ٢٠٧٥۔ ابوداؤد: ٢٦٩٥۔ احمد: ١٥٩٢٠۔ دارمی: ٢٤٥٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أيسـركـم أنكم أطعتم الله ورسوله فإنا قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا فهل وجدتم ما وعد ربكم حقا قال فقال عمر يارسول الله ما تكلم من أجساد لا أرواح لها فقال رسول الله ﷺ والذي نفس محمد بيده ما أنتم بأسمع لما أقول منهم قال قتادة أحياهم الله حتى أسمعهم قوله توبيخا وتصغيرا ونقيمة وحسرة وندما.

(رواه البخاري، ٣٩٧٦)

اطاعت کرتے۔ پس ہم نے اپنے رب کا وعدہ حق پایا۔ تو کیا تم نے اپنے رب کا وعدہ سچا پایا ہے؟

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ ﷺ ایسے اجسام سے کلام کیسے کرتے ہیں جن میں روح موجود نہیں ہے؟ فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میری بات ان لوگوں سے زیادہ تم نہیں سنتے۔

قتادہ رحمہ اللہ نے کہا: ان کو اللہ تعالی نے آپ ﷺ کی گفتگو سنانے کے لیے انھیں زندہ کر دیا تھا۔ اور انہوں نے آپ ﷺ کا قول سنا، مقصد زجر وتوبیخ تذلیل، سزا، افسوس اور ندامت میں ڈالنا تھا۔'' (بخاری)

٦٤٧٧ـــ عن أنس بن مالك أن رسول الله ﷺ ترك قتلى بدر ثلاثا ثم أتاهم فقام عليهم فناداهم فقال ياأباجهل بن هشام ياأمية بن خلف ياعتبة بن ربيعة ياشيبة بن ربيعة أليس قد وجدتم ما وعد ربكم حقا فإني قد وجدت ما وعدني ربي حقا فسمع عمر قول النبي ﷺ فقال يارسول الله كيف يسمعوا وأنى يجيبوا وقد جيفوا قال والذي نفسي بيده ما أنتم بأسمع لما أقول منهم ولكنهم لا يقدرون أن يجيبوا ثم أمر بهم فسحبوا فألقوا في قليب بدر.

(رواه مسلم، ٢٨٧٥)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا: تین دن تک نبی ﷺ نے بدر کے مقتولوں سے کوئی تعرض نہ کیا۔ اور تیسرے دن ان کے پاس گئے اور فرمایا: اے ابوجہل بن ہشام، اے امیہ بن خلف، اے عتبہ بن ربیعہ اے شیبہ بن ربیعہ۔ باقی بات پچھلی حدیث کی طرح ہی ہے پھر ان کے دفنانے کا حکم دیا اور ان کو بدر کے ایک گڑھے میں کھینچ کر ڈال دیا گیا۔'' (مسلم)

شرح: ......(۱) نبی اکرم ﷺ غلبہ کے بعد اس قوم کے میدان میں تین دن آرام کرتے، اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ مسافر اتنے میں آرام کر لیتا ہے۔

(٦٤٧٧) مسلم: ٢٨٧٥۔ ترمذی: ١٥٥١۔ نسائی: ٢٠٧٥۔ ابوداود: ٢٦٩٥۔ احمد: ١٥٩٢٠۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دوسری وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ ان پر قوت کا مظاہرہ کرتے تھے کہ ہم یہاں ٹھہرے ہوئے ہیں اگر ہمت ہے تو دشمن آ جائے۔ (جائزۃ الاحوذی:۳/۵۷)

(۲) اس سے بعض لوگ یہ استدلال کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے کنوئیں میں گرا کر کافروں کو مخاطب کیا تھا، اگر وہ سنتے نہ تھے تو پھر انہیں مخاطب کرنے کا کیا فائدہ اور قرآن پاک میں یہ آتا ہے، آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ کا معجزہ بیان ہوا ہے کہ وہ مردہ ہونے کے باوجود آپ ﷺ کی زجر وتوبیخ سن رہے تھے۔ یہ سنانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ کیا، آیت کہہ رہی ہے آپ نہیں سنا سکتے، حدیث بھی یہی کہہ رہی ہے آپ نے نہیں سنایا آپ کی بات سنانے کے لیے اللہ نے انہیں زندہ کیا، کوئی تضاد نہیں۔

اس سے یہ دلیل بھی لی جاتی ہے کہ میت سے سوال اس کے بدن اور روح سمیت ہوتا ہے، ویسے بھی معجزہ کو عام حالات پر چسپاں نہیں کیا جاتا، یہ معجزہ ہے۔ قانون یہی ہے مُردے نہیں سنتے۔ (فتح الباری: ۷/۳۰۴)

٦٤٧٨ـ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي أُسَارَى بَدْرٍ لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي هٰؤُلَاءِ النَّتْنَى لَتَرَكْتُهُمْ لَهُ. (رواه البخاري، ٤١٣٩)

''سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے کہا: بدر کے دن رسول اللہ ﷺ نے جو جو لوگ قیدی بنائے تو فرمایا: اگر مطعم بن عدی آج زندہ ہوتا اور ان بدترین قیدیوں کے بارے میں میرے ساتھ کلام کرتا تو میں اس کی خاطر ان کو چھوڑ دیتا۔'' (بخاری)

٦٤٧٩ـ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ جِبْرَائِيلَ هَبَطَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ خَيِّرْهُمْ يَعْنِي أَصْحَابَكَ فِي أُسَارَى بَدْرٍ الْقَتْلَ أَوِ الْفِدَاءَ عَلَى أَنْ يُقْتَلَ مِنْهُمْ قَابِلاً مِثْلُهُمْ قَالُوا الْفِدَاءَ وَيُقْتَلُ مِنَّا. (رواه الترمذي، ١٥٦٧)

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام نے مجھے کہا ہے بدر کے قیدیوں کے متعلق اپنے اصحاب کو اختیار دے دو کہ یا وہ قتل کر دیں یا فدیہ لے کر چھوڑ دیں۔ اور فدیہ لیں گے تو اتنے افراد آئندہ سال ان میں سے قتل کیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا: ہم فدیہ اختیار کرتے ہیں اور ہمیں قتل کر دیا جائے۔'' (ترمذی)

شرح:......(۱) جنگ بدر میں کافر ستر قتل ہوئے تھے، اتنی تعداد میں ہی جنگ احد میں مسلمان شہید ہوئے، تو یہ جبریل علیہ السلام والی بات درست نکلی اس کی تائید قرآن پاک بھی کرتا ہے، ارشاد باری ہے:

﴿اَوَ لَمَّاۤ اَصَابَتۡكُمۡ مُّصِيۡبَةٌ قَدۡ اَصَبۡتُمۡ مِّثۡلَيۡهَا ۙ قُلۡتُمۡ اَنّٰى هٰذَا ؕ قُلۡ هُوَ مِنۡ عِنۡدِ اَنۡفُسِكُمۡ﴾

(آل عمران: ١٦٥)

(٦٤٧٨) بخاری: ٣١٣٩۔ ابوداؤد: ٢٦٨٩۔ احمد: ٢٧٥٤٦۔

(٦٤٧٩) ترمذی: ١٥٦٧۔ صحیح (البانی) ١٢٦٢۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور جب تمہیں مصیبت پہنچی ہے، تو تم نے اس کی دو مثل پہنچائی تھی، تم نے کہا: یہ کہاں سے آئی؟ کہہ دو! یہ تمہارا اپنا ہی کیا دھرا ہے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قتل کی بجائے فدیہ اس لیے قبول کیا تھا کہ چلو ہمارا جانی نقصان ہوتا ہے تو کوئی حرج نہیں، شاید یہ قیدی مسلمان ہو جائیں اور آئندہ سال ہم درجہ شہادت پائیں گے۔ ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ یہ قیدی ان کے رشتہ دار بھی تھے انہیں ان سے شفقت تھی اس وجہ سے تکلیف کے باوجود ان کی فدیہ کے عوض رہائی پر رضا مند ہو گئے۔

ایک الجھن سی باقی ہے اس کا حل ضروری ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ﴾ (الانفال: ٦٧)

''کسی نبی کے لائق نہیں کہ اس کے قیدی ہوں وہ انہیں رہا کرے حتیٰ کہ وہ ان کا زمین میں خون بہائے۔''

اعتراض یہ ہے کہ بدر کے قیدیوں سے فدیہ لینا ایک قابل سرزنش معاملہ تھا، اگر یہ اختیار والا معاملہ ہوتا تو پھر یہ سرزنش کرنے کی آسمان سے کیا ضرورت تھی کہ تمہیں دردناک عذاب پہنچتا جو تم نے فدیہ لیا ہے اور اختیار کی صورت میں ستر آدمیوں کی شہادت کا عوض لینا قرآن کے خلاف ہے۔

اس کا حل یہ ہے کہ آیت اور ستر آدمیوں کی شہادت والی اس حدیث میں کوئی اختلاف نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ پہلے قرآن نے عام اجازت دی تھی کہ فدیہ لے کر چھوڑنا بھی چونکہ ایک شق جائز تھی اس کی وجہ سے فدیہ لینے کے باوجود عذاب نہیں آیا۔ بعد میں فدیہ لینے کی صورت میں بذریعہ وحی حدیث اس کو ستر آدمیوں کی آئندہ سال شہادت کے ساتھ پابند کر دیا گیا، الحمد للہ! آیت اور حدیث ہذا میں کوئی مشکل نہ رہی۔ (جائزۃ الاحوذی: ۳/۸۱)

(۲) کافر ویسے وجود کے لحاظ سے نجس نہیں ہوتا عقائد اور غلط اعمال کی وجہ سے بدبودار قرار دیا گیا ہے۔

مطعم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف قریش کے رئیس آدمی تھے، یہ بدر سے تقریباً سات ماہ پہلے فوت ہوئے۔ آپ ﷺ نے ان کی سفارش کے قبول کرنے کا عندیہ اور نظریہ اس لیے دیا تھا کہ انہوں نے باوجود اسلام نہ لانے کے دو اہم ترین کارنامے سرانجام دیے تھے، جو کہ آپ ﷺ پر احسان بنتا ہے، آپ ﷺ اس احسان کا بدلہ چکاتے ہوئے انہیں یاد فرما رہے تھے۔

ان میں پہلا مقام یہ تھا کہ جب آپ ﷺ طائف والوں کو دعوت دینے گئے تو انہوں نے بہت بے رخی کا مظاہرہ کیا، اب آپ کے سر پر ایک خوف منڈلا رہا تھا کہ مکہ کے قریش اب واپس جاؤں گا تو اور سرکشی کریں گے تو اس وقت مطعم بن عدی نے اور ان کے بیٹوں نے اسلحہ لہرا کر کہا: محمد ﷺ ہماری امان میں بیت اللہ میں داخل ہو رہے ہیں، ابوجہل جیسے کینہ پرور انسان کو بھی کہنا پڑا مطعم! جسے تم نے پناہ دی اسے ہم نے بھی پناہ دی۔

دوسرا مقام یہ تھا کہ قریش نے آپ ﷺ سے بائیکاٹ کی دستاویز تیار کی تھی اور غار میں بند کر دیا تھا، گھاٹی میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آپ تین سال تک رہے، اس ظالمانہ دستاویز کو توڑنے میں چار آدمیوں نے حصہ لیا، ان میں ایک یہ مطعم بھی تھے، ان دو کاموں کی وجہ سے آپ نے مطعم کو یہ اعزاز بخشنے کا اظہار فرمایا تھا۔

ان احادیث سے یہ دلالت ہوتی ہے کہ اگر کافر بھی محسن ہو تو اس کے احسان کا بدلہ دینا بہتر طرز عمل ہے، اور جو محسن مسلمان ہو وہ تو بہت زیادہ مستحق ہے اور اچھے کام میں سفارش کرنا اور پھر اس سفارش کو قبول کرنا مسنون طریقہ ہے۔ اور جنگی قیدیوں کے بارے میں فیصلہ کن بات درج ذیل ہے۔

(۱) امام وقت اگر مناسب سمجھے تو قیدیوں کو قتل کر دے۔

(۲) اگر مناسب تصور کرے تو انہیں لونڈی یا غلام بنا لے۔

(۳) ان قیدیوں کو فدیہ کے عوض واپس کر دے یا قیدیوں کا تبادلہ کرے۔

(۴) یا انہیں بغیر قیدیوں کے عوض یا بغیر فدیہ لیے چھوڑ دے۔

ان چار باتوں میں سے جو بات مسلمانوں کے لیے زیادہ بہتر اور نفع بخش ہو امیر اسے اختیار کرے۔

(تفہیم الاسلام: ۲/ ۶۸۳، ۶۸۴)

٦٤٨٠ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَلَهُ مِنَ النَّفْلِ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَتَقَدَّمَ الْفِتْيَانُ وَلَزِمَ الْمَشِيْخَةُ الرَّايَاتِ فَلَمْ يَبْرَحُوْهَا فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَالَ الْمَشِيْخَةُ كُنَّا رِدْءًا لَكُمْ لَوِانْهَزَمْتُمْ لَفِئْتُمْ إِلَيْنَا فَلَا تَذْهَبُوْا بِالْمَغْنَمِ وَنَبْقٰى فَأَبَى الْفِتْيَانُ وَقَالُوْا جَعَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَنَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيْقًا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكَارِهُوْنَ﴾ يَقُوْلُ فَكَانَ ذٰلِكَ خَيْرًا لَهُمْ فَكَذٰلِكَ أَيْضًا فَأَطِيْعُوْنِيْ فَإِنِّيْ أَعْلَمُ بِعَاقِبَةِ هٰذَا مِنْكُمْ. (رواه أبوداود، ٢٧٣٧)

”سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے دن فرمایا: جس نے اس طرح اور اس طرح کیا تو اسے غنیمت سے زائد بطور نفل اتنا اور اتنا دیا جائے گیا۔ جوان طبقہ آگے بڑھا اور عمر رسیدہ لوگ پیچھے جھنڈے لے کر کھڑے ہو گئے اور اس سے جدا نہ ہوئے۔ جب اللہ نے ان کو فتح دی اور کفار کو مغلوب کر دیا تو عمر رسیدہ صحابہ نے کہا: ہم تمہاری پشت پر تھے اگر تم شکست کھاتے تو ہمارے پاس آ کر پناہ پکڑتے پس مال غنیمت تم ہمارے بغیر نہیں لے سکتے۔ لیکن جوانوں نے انکار کیا اور کہا رسول اللہ ﷺ نے غنیمت ہمارے لیے مخصوص کر دی ہے۔ پس اللہ نے یہ آیات نازل کیں۔ (تم سے مالِ غنیمت کے بارے میں سوال کرتے ہیں تا ...لکارھون) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ یہ تمھارے لیے بہتر تھا چنانچہ اسی طرح تمھارے لیے یہ بھی بہتر ہے کہ تم میری پیروی کرو کیونکہ تم سے زیادہ اس کا انجام کار مجھے معلوم ہے۔“

(٦٤٨٠) ابوداود: ٢٧٣٧

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

شرح: دراصل واقعہ بدر میں مسلمانوں کو دو دفعہ ناپسندیدہ صورت پیش آئی۔ (۱) کراہت اس وقت ہوئی جب مال غنیمت ان میں برابر تقسیم ہوا۔ یہ نوجوان تھے، جنہوں نے اس پر اظہار ناپسندیدگی کیا، یہ ایک طبعی بات تھی اور ان کا خیال تھا کہ شیوخ تو پیچھے رہ گئے ہیں، لڑائی براہ راست ہم نے کی ہے انہیں مال غنیمت دینا یہ پسند نہ کرتے تھے۔

(۲) کراہت تھی جو انہیں قریش سے لڑنا پڑا، اس میں ان کا عذر یہ تھا کہ ہم تو مدینہ سے ابوسفیان کے قافلہ کے لیے آئے تھے تاکہ مال غنیمت حاصل ہو، قریش کے ساتھ ہم لڑنے کی تیاری میں نہ تھے۔

بہر صورت یہ ثابت ہوا کہ ان کا بدر میں نکلنا بہتر رہا، کامیابی بھی ہوئی، اللہ کی نصرت وحمایت بھی ہوئی، اسی طرح مال غنیمت کو مشائخ اور نوجوانوں کے درمیان مال غنیمت بھی برابر تقسیم کرنا بہتر ہے اور جیسے نبی اکرم ﷺ مناسب تصور کریں اسے زائد دیں تو اس میں آپ ﷺ کی اطاعت ہی بہتر ہے، لہٰذا تم رسول اکرم ﷺ کی اطاعت کرو۔ ان نوجوانوں اور بزرگوں کا جھگڑا ختم کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے مال تقسیم کرنا رسول اکرم ﷺ کے سپرد کر دیا۔

(عون المعبود: ۳/ ۳۰)

٦٤٨١ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَنَفَّلَ سَيْفَهُ ذَا الْفَقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ الَّذِي رَأَى فِيهِ الرُّؤْيَا يَوْمَ أُحُدٍ. (رواه الترمذي، ١٥٦١)

"سیدنا ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے زائد از حصہ نفلی طور پر بدر کے دن مال غنیمت سے اپنی وہ تلوار مخصوص کی تھی جس کو ذوالفقار کہا جاتا تھا۔ اور احد کے دن اسی کے متعلق خواب دیکھا تھا۔"

٦٤٨٢ـ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ وَجِيءَ بِالْأُسَارَى قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا تَقُولُونَ فِي هٰؤُلَاءِ الْأُسَارَى فَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةً طَوِيلَةً فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَنْفَلِتَنَّ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا بِفِدَاءٍ أَوْ ضَرْبِ عُنُقٍ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا سُهَيْلَ ابْنَ بَيْضَاءَ فَإِنِّي قَدْ سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ الْإِسْلَامَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَمَا رَأَيْتُنِي فِي

"سیدنا ابن مسعود ؓ کا بیان ہے کہ جب بدر کا دن تھا اور قیدی لائے گئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ان قیدیوں کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ پھر اس نے حدیث میں طویل قصہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے کوئی بھی فدیہ ادا کرنے کے بغیر نہ جائے یا اس کی گردن اتار دی جائے۔ سیدنا عبداللہ ؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ان میں سے سہیل بن بیضا، کو میں نے اسلام کا ذکر کرتے سنا ہے۔ پس آپ ﷺ خاموش ہو گئے تو میں نے اس دن جیسا اپنے اوپر کوئی خوف نہیں دیکھا کہ مجھ پر آسمان سے

(٦٤٨١) سنن: ١٥٦١، حسن، (اسناده/البانی) ١٢٦٦، ابن ماجه: ٢٨٠٩، احمد، ٢٤٤١

(٦٤٨٢) سنن: ٣٠٨٤، ضعیف (البانی) ٤٤٣٨، احمد ٣٦٣٢

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

يَوْمِ أَخْوَفَ أَنْ تَقَعَ عَلَيَّ حِجَارَةٌ مِنَ السَّمَاءِ مِنِّي فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ قَالَ حَتّٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا سُهَيْلَ ابْنَ الْبَيْضَاءِ قَالَ وَنَزَلَ الْقُرْآنُ بِقَوْلِ عُمَرَ ﴿مَاكَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُوْنَ لَهٗ أَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَاتِ. (رواه الترمذي، ٣٠٨٤)

پھر آن پڑے گا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سہیل بن بیضاء اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔ اور عمر کی رائے کے مطابق قرآن نازل ہوا۔ (نہیں جائز نبی کے لیے کہ اس کے پاس قیدی ہوں) تا آخر آیات۔" (ترمذی)

٦٤٨٣ـــ وَمِنْ تِلْكَ الْقِصَّةِ عِنْدَ أَحْمَدَ وَالْكَبِيْرِ: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَمَّاكَانَ يَوْمُ بَدْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَاتَقُوْلُوْنَ فِي هٰؤُلَاءِ الأَسْرٰى؟ قَالَ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَوْمُكَ وَأَهْلُكَ اسْتَبْقِهِمْ وَاسْتَأْنِ بِهِمْ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ قَالَ وَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْرَجُوْكَ وَكَذَّبُوْكَ قَرِّبْهُمْ فَاضْرِبْ أَعْنَاقَهُمْ قَالَ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ انْظُرْ وَادِيًا كَثِيْرَ الْحَطَبِ فَأَدْخِلْهُمْ فِيْهِ ثُمَّ أَضْرِمْ عَلَيْهِمْ نَارًا قَالَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ قَطَعْتَ رَحِمَكَ قَالَ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ شَيْئًا قَالَ فَقَالَ نَاسٌ يَأْخُذُ بِقَوْلِ أَبِي بَكْرٍ وَقَالَ نَاسٌ يَأْخُذُ بِقَوْلِ عُمَرَ وَقَالَ نَاسٌ يَأْخُذُ بِقَوْلِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ قَالَ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَيُلِيْنُ قُلُوْبَ رِجَالٍ فِيْهِ حَتّٰى تَكُوْنَ أَلْيَنَ مِنَ اللَّبَنِ وَإِنَّ اللّٰهَ لَيُشُدُّ قُلُوْبَ رِجَالٍ فِيْهِ حَتّٰى تَكُوْنَ أَشَدَّ مِنَ الْحِجَارَةِ

"مسند احمد اور الکبیر میں بھی یہ قصہ مذکور ہے، جس میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم ان قیدیوں کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ﷺ کی قوم ہے اور آپ ﷺ کے اہل ہیں ان سے فدیہ لے لیں ممکن ہے اللہ تعالیٰ ان پر رجوع فرمائے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ان لوگوں نے آپ ﷺ کو نکالا اور آپ ﷺ کی تکذیب کی ہے اگر ہم ان کی گردن مار دیں تو بہتر ہے۔ ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: لکڑیوں کی وادی میں ان کو داخل کر کے آگ لگا دو۔ آپ ﷺ اندر گئے اور پھر باہر تشریف لائے پھر فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ تیری مثال نرمی میں ابراہیم علیہ السلام کی طرح ہے۔ انہوں نے کہا: (پس جس نے میری پیروی کی وہ میرے ساتھ ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو اے اللہ! تو بخشنے والا مہربان ہے) اور عیسیٰ علیہ السلام کی مثل ہے (اے اللہ! اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے ہی بندے ہیں اور اگر تو ان کو بخش دے تو تحقیق تو غالب حکمت والا ہے) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تیری مثال نوح علیہ السلام کی مثل ہے۔ انھوں نے کہا تھا: (اے میرے رب نہ چھوڑ زمین پر کافروں میں سے ایک گھر) اور مثل موسیٰ علیہ السلام کے ہے (اے اللہ ان کے دل سخت کر دے تا کہ یہ ایمان نہ

(٦٤٨٣) احمد: ٣٦٢٥ـ ترمذی: ١٧١٤

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَإِنَّ مَثَلَكَ يَا أَبَابَكْرٍ كَمَثَلِ إِبْرَاهِيمَ علیہ السلام قَالَ ﴿فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ وَمَثَلَكَ يَا أَبَابَكْرٍ كَمَثَلِ عِيسَى قَالَ ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ وَإِنَّ مَثَلَكَ يَاعُمَرُ كَمَثَلِ نُوحٍ قَالَ ﴿رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا﴾ وَإِنَّ مَثَلَكَ يَا عُمَرُ كَمَثَلِ مُوسَى قَالَ رَبِّ ﴿اشْدُدْ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّى يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ﴾ أَنْتُمْ عَالَةٌ فَلَا يَنْفَلِتَنَّ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا بِفِدَاءٍ أَوْضَرْبَةِ عُنُقٍ. (رواه أحمد، ٣٦٢٥)

لائیں یہاں تک کہ دیکھیں دردناک عذاب) تم مفلس ہوان میں سے کوئی تمہارے ہاتھ سے نہ نکل سکے جب تک فدیہ ادا نہ کرے یا اس کی گردن ماری جائے۔'' (احمد)

شرح: (۱) قیدیوں کے بارے میں وضاحت اوپر تحریر ہو چکی ہے۔

(۲) یہ تلوار چونکہ ہڈی توڑ دیتی تھی اس لیے اسے ذوالفقار کہا گیا ہے، یہ مال غنیمت سے زائد بطور انعام دی تھی۔ احد کے دن اسی تلوار کو آپ ﷺ نے خواب میں دیکھا تھا کہ درمیان سے ٹوٹ گئی ہے، پھر اسے دوبارہ حرکت دی ہے تو اچھی حالت میں لوٹ آئی ہے۔ یہ ادھر اشارہ تھا جو احد میں نقصان ہوا تھا، پھر مسلمان سنبھل گئے تھے۔

(جائزۃ الاحوذی:۳/۷۶)

٦٤٨٤ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ فِدَاءَ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعَ مِائَةٍ. (رواه أبوداود، ٢٦٩١)

''سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: نبی ﷺ نے بدر کے دن اہل جاہلیت کا فدیہ چار سو مقرر کیا تھا۔'' (ابوداؤد)

٦٤٨٥ـ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالُوا ائْذَنْ لَنَا فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ أُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءَهُ فَقَالَ لَا تَدَعُونَ مِنْهُ دِرْهَمًا. (رواه البخاري، ٢٥٣٧)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا انصار کے چند آدمی آئے اور آپ ﷺ سے اجازت طلب کی کہ ہم اپنی بہن کے بیٹے عباس سے فدیہ لینا ترک کرتے ہیں۔ فرمایا: اس سے ایک درھم بھی نہ چھوڑنا۔'' (البخاری)

(٦٤٨٤) ابوداود: ٢٦٩١ـ صحيح (الباني) دون الاربعة.

(٦٤٨٥) بخاري: ٢٥٣٧.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شرح: اصل یہ ہے کہ انصار اور قریش کے درمیان نسبی رشتہ نہ تھا۔ یہ انصار نے مجازی طور پر کہا کہ حضرت عباس کا فدیہ ہم دیتے ہیں اگر یہ کہتے کہ آپ کے چچا کا فدیہ ہم دیتے ہیں تو پھر نبی ﷺ پر احسان ہو جاتا، وہ یہ بھانجے والی نسبت کر کے نبی ﷺ کے احسان مند ہونا چاہتے تھے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ انصار میں قوت ذکا اور گفتگو میں حسن ادب کتنا زیادہ موجود تھا، آپ ﷺ نے یہ بات قبول نہ کی تھی تا کہ یہ شبہ نہ ہو کہ آپ ﷺ دین میں اپنی طرف داری کرتے ہیں۔ (فتح الباری: ۵/ ۱۶۸)

٦٤٨٦۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَعَثَ أَهْلُ مَكَّةَ فِي فِدَاءِ أَسْرَاهُمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ فِي فِدَاءِ أَبِي الْعَاصِ بِمَالٍ وَبَعَثَتْ فِيهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ عِنْدَ خَدِيجَةَ أَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلَى أَبِي الْعَاصِ قَالَتْ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيدَةً وَقَالَ إِنْ رَأَيْتُمْ أَنْ تُطْلِقُوا لَهَا أَسِيرَهَا وَتَرُدُّوا عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا فَقَالُوا نَعَمْ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَ عَلَيْهِ أَوْ وَعَدَهُ أَنْ يُخَلِّيَ سَبِيلَ زَيْنَبَ إِلَيْهِ وَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ كُونَا بِبَطْنِ يَأْجَجَ حَتَّى تَمُرَّ بِكُمَا زَيْنَبُ فَتَصْحَبَاهَا حَتَّى تَأْتِيَا بِهَا. (رواه أبوداود، ٢٦٩٢)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب اہل مکہ نے اپنے قیدیوں کے فدیے کا مال ارسال کیا تو زینب بنت رسول اللہ ﷺ نے اپنے خاوند ابو العاص کے فدیے میں وہ ہار بھیجا جو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تھا۔ اور زینب کے گلے میں ڈال کر زینب کو ابو العاص کے گھر رخصت کیا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو آپ ﷺ پر شدید رقت طاری ہو گئی اور فرمایا: اگر تمہاری رائے ہو تو زینب رضی اللہ عنہا کا قیدی بھی رہا کر دو اور اس کا یہ ہار بھی واپس کر دو تو صحابہ نے کہا: ہاں مناسب ہے۔ اور ابو العاص سے آپ ﷺ نے یہ عہد لیا کہ زینب رضی اللہ عنہا کو آنے دے اور اس کا راستہ نہ روکے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور ایک انصاری آدمی کو روانہ کیا کہ تم یا جج کی وادی میں جا ٹھہرو اور جب زینب رضی اللہ عنہا تمہارے پاس سے گذرے تو ساتھ لے آؤ۔'' (ابوداؤد)

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے خاوند ابو العاص تھے، جب ان کی شادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہوئی تو رخصتی کے وقت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے بیٹی کو ایک ہار دیا، آج وہی ہار سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند کا فدیہ دینے کے لیے بھیجا تو نبی ﷺ کو بیٹی کی غربت اور وحدت دیکھ کر چونکہ وہ مکہ میں تھیں اور وفادار اہلیہ کی یاد آئی کہ یہ ہار کبھی ان کے گلے کی زینت ہوا کرتا تھا، ان کی وہ ہمنشینی کے لمحات یاد آئے تو آپ ﷺ پر ان دونوں وجوہ کی بناء پر رقت طاری ہو گئی تو آپ نے اسے واپس کرنے کا کہا جو صحابہ نے قبول کر لیا اور ابو عاص جب رہا ہو کر مدینہ سے مکہ گئے تو وعدہ کے مطابق حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو مدینہ روانہ کر دیا۔

(٦٤٨٦) ابوداؤد: ٢٦٩٢۔ حسن (البانی) ٢٣٤١۔ احمد: ٣٥٨٣٠۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ایک تو ابو عاص کو خصوصی طور پر بغیر فدیہ رہا کیا گیا اور یہ بھی ثابت ہوا عورت سخت ضرورت کے تحت غیر ذی محرم کے ساتھ باہر جا سکتی ہے، یہ اس وقت ہے جب اس کے بغیر اور کوئی طریقہ نہ ہو، چھوٹی موٹی مجبوری نہ ہو۔ (عون المعبود: ۳/۱۴)

٦٤٨٧ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَدْرٍ قِيْلَ لَهُ عَلَيْكَ الْعِيْرَ لَيْسَ دُوْنَهَا شَيْءٌ قَالَ فَنَادَاهُ الْعَبَّاسُ وَهُوَ فِي وَثَاقِهِ لَا يَصْلُحُ وَقَالَ لِأَنَّ اللّٰهَ وَعَدَكَ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ وَقَدْ أَعْطَاكَ مَا وَعَدَكَ قَالَ صَدَقْتَ. (رواه الترمذي، ٣٠٨٠)

''سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: جب آپ ﷺ بدر کے معرکہ سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ سے کہا گیا کہ قافلے کا تعاقب کرو اس کے پیچھے اب کوئی چیز نہیں ہے۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے قید کے اندر سے آپ ﷺ کو آواز دی کہ یہ تیرے لیے بہتر نہ ہوگا، اس لیے کہ اللہ نے دو جماعتوں میں سے ایک کا وعدہ فرمایا تھا۔ اور اللہ نے آپ ﷺ سے وعدہ پورا کر دیا ہے۔ فرمایا: تو درست کہتا ہے۔'' (ترمذی)

٦٤٨٨ـ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَابَكْرٍ رضي الله عنه تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ كَلْبٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ بَكْرٍ فَلَمَّا هَاجَرَ أَبُوْبَكْرٍ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا ابْنُ عَمِّهَا هٰذَا الشَّاعِرُ الَّذِي قَالَ هٰذِهِ الْقَصِيْدَةَ رَثَى كُفَّارَ قُرَيْشٍ.

وَمَاذَا بِالْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ
مِنَ الشِّيْزَى تُزَيَّنُ بِالسَّنَامِ
وَمَاذَا بِالْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ
مِنَ الْقَيْنَاتِ وَالشَّرْبِ الْكِرَامِ
تُحَيِّيْنَا السَّلَامَةَ أُمُّ بَكْرٍ
وَهَلْ لِي بَعْدَ قَوْمِي مِنْ سَلَامِ
يُحَدِّثُنَا الرَّسُوْلُ بِأَنْ سَنَحْيَا
وَكَيْفَ حَيَاةُ أَصْدَاءٍ وَهَامِ

(رواه البخاري، ٣٩٢١)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے عقد کیا تھا جو بنو کلب کی تھی اور اس کو ام بکر کہا جاتا تھا۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ہجرت کے وقت اس کو طلاق دیدی تو اس کے ساتھ اس کے چچا کے بیٹے نے نکاح کیا جو کہ شاعر تھا اور اس نے یہ قصیدہ کہا ہے جس میں وہ کفار قریش کا مرثیہ کہتا ہے۔ اس کا نام ابو بکر بن اسود تھا۔

۱۔ قلیب بدر میں کیا ہے؟ اس کنویں میں بڑے متکبر سردار ہیں جن سے کوہان کی زینت ہوا کرتی تھی۔

۲۔ اس کنویں میں کیا ہے؟ جو بدر کا کنواں ہے اس میں گانے والی عورتوں کے گیت سننے والے شراب پینے والے باعزت سردار ہیں۔

۳۔ ام بکر مجھے سلامت رہنے پر مبارک باد کہتی ہے اور میری قوم کی تباہی کے بعد میں سلامت کب رہا۔

۴۔ رسول ہم سے بیان کرتا ہے کہ ہم دوبارہ زندہ ہوں گے۔ اور ان گلی سڑی ٹوٹی پھوٹی کھوپریوں کا دوبارہ زندہ ہونا کیسے ممکن ہے؟'' (بخاری)

(٦٤٨٧) ترمذی: ٣٠٨٠ـ ضعیف الاسناد: ٥٩٦.

(٦٤٨٨) بخاری: ٣٩٢١.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شــرح: یہ اشعار سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہیں کہ انہوں نے حالت نشہ میں کہے ہیں، یہ بالکل غلط ہے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اسلام سے پہلے دور میں بھی موحد تھے۔

اصل بات یہ ہے کہ جس عورت کو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے طلاق دی اس کے بعد اس کے ساتھ جس نے شادی کی تھی وہ اس کا چچا کا بیٹا تھا اس کا نام ابوبکر بن شداد بن اسود بن عبد شمس بن مالک بن جعونہ تھا۔ یہ اشعار اس نے کہے تھے، یہ حالت کفر میں کہے تھے، زیادہ صحیح بات یہی ہے کہ وہ بعد میں اسلام لے آیا تھا۔ (فتح الباری: ۷/ ۲۵۸)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے والد محترم نے جب شراب حرام نہ تھی اس وقت بھی اسے ہاتھ نہیں لگایا۔ (حوالہ مذکور)

٦٤٨٩ـــ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قِبَلَ بَدْرٍ فَلَمَّا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرَةِ أَدْرَكَهُ رَجُلٌ قَدْ كَانَ يُذْكَرُ مِنْهُ جُرْأَةٌ وَنَجْدَةٌ فَفَرِحَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ رَأَوْهُ فَلَمَّا أَدْرَكَهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جِئْتُ لِأَتَّبِعَكَ وَأُصِيْبَ مَعَكَ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ قَالَتْ ثُمَّ مَضَى حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالشَّجَرَةِ أَدْرَكَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ قَالَ فَارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَأَدْرَكَهُ بِالْبَيْدَاءِ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَانْطَلِقْ. (رواه مسلم، ١٨١٧)

’’ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کی طرف خروج کیا۔ جب وبرہ نامی جگہ کی پتھریلی زمین پر تھے تو آپ ﷺ کو ایک آدمی آ پہنچا اس کی جرأت اور بہادری کا چرچا تھا، اور صحابہ اس کی آمد پر مسرور تھے۔ اس نے نبی ﷺ سے عرض کی: میں آپ ﷺ کے ساتھ جاتا ہوں اور آپ ﷺ کے ساتھ رہوں گا۔ فرمایا: تو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا ہے؟ کہا: نہیں، فرمایا: واپس جا ہم مشرک سے تعاون نہیں لیتے۔ پھر آپ ﷺ چلے گئے اور جب درختوں میں پہنچے تو وہ آدمی پھر آ پہنچا اور اس نے وہی کہا، جو پہلے کہا تھا، اور آپ ﷺ نے بھی پہلے مرتبہ والا جواب ہی دوہرایا۔ پھر آپ ﷺ چلے اور مقام بیداء میں گئے تو وہ پھر حاضر ہوا اور آپ ﷺ نے فرمایا: تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھتا ہے؟ اس نے کہا: ہاں، میں ایمان لایا ہوں۔ فرمایا: اب ہمارے ساتھ چل۔‘‘ (مسلم)

٦٤٩٠ـــ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ مَا

’’سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بدر میں حاضر ہونے سے میرے لیے

(٦٤٨٩) مسلم: ١٨١٧۔ ترمذی: ١٥٥٨۔ ابوداود: ٢٧٣٢۔ ابن ماجہ: ٢٨٣٢۔ احمد: ٢٤٦٣٢۔ دارمی: ٢٤٩٦۔

(٦٤٩٠) مسلم: ١٧٨٧۔ احمد: ٢٢٨٦٣۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

مَنَعَنِي أَنْ أَشْهَدَ بَدْرًا إِلَّا أَنِّي خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي حُسَيْلٌ قَالَ فَأَخَذَنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ قَالُوْا إِنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ مُحَمَّدًا فَقُلْنَا مَا نُرِيْدُهُ مَا نُرِيْدُ إِلَّا الْمَدِيْنَةَ فَأَخَذُوْا مِنَّا عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيْثَاقَهُ لَنَنْصَرِفَنَّ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَلَا نُقَاتِلُ مَعَهُ فَأَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ فَقَالَ انْصَرِفَا نَفِي لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَنَسْتَعِيْنُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ. (رواه مسلم، ١٧٨٧)

کوئی مانع نہیں تھا۔ البتہ ہوا یہ کہ میں اور میرے والد حسیل نکلے تو ہمیں کفار نے گرفتار کیا تو انہوں نے کہا: تم محمد ﷺ کے ساتھ دینے کے لیے جا رہے ہو۔ ہم نے کہا ہم تو مدینہ جا رہے ہیں تو انہوں نے ہم سے عہد لیا کہ ہم مدینہ جائیں اور آپ ﷺ کے ساتھ لڑائی میں شامل نہ ہوں۔ پھر ہم نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچے اور آپ ﷺ کو خبر دی۔ فرمایا: تم لوٹ جاؤ ہم ان سے وفا عہد کرتے ہیں، اور ان کے خلاف اللہ سے مدد طلب کرتے ہیں۔" (مسلم)

شرح: (۱) نبی اکرم ﷺ نے اس نازک موقع پر بھی وعدہ وفا کیا اور اللہ سے مدد مانگی۔

(۲) اس سے ثابت ہوا دشمنان اسلام کو اپنی صفوں میں نہ گھسنے دیا جائے اور مسلمان کو غیر مسلم پر زیادہ اعتماد نہیں کرنا چاہیے، خصوصاً جب حالت جنگ ہو کیونکہ کافر ایمان وعقیدہ پر نہیں لڑتا، اس میں حسن نیت نہیں ہوتی یہ کسی وقت بھی مکر کر سکتا ہے۔

ایک اعتراض ہو سکتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حنین کے دن صفوان بن امیہ سے مدد طلب کی تھی اور قبیلہ خزاعہ کے ساتھ بھی مدد طلب کی تھی۔

اس کا حل یہ ہے کہ جب ضرورت پڑ جائے اور خیانت کا اس سے خوف نہ ہو اور امید ہو کہ یہ مسلمان ہونے کے قریب ہے تو ایسی صورت میں کافر یا مشرک سے مدد طلب کرنا جائز ہے، اور اس کے علاوہ جائز نہیں۔

یہ بھی ثابت ہوا کہ بوجہ مجبوری غیر مسلموں سے اسلحہ خریدنا اور فنون حرب وغیرہ حاصل کرنا بھی جائز ہے۔

(تفہیم الاسلام: ۲/ ۶۶۷، ۶۶۸)

٦٤٩١۔ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ضُرِبَتْ يَوْمَ بَدْرٍ لِلْمُهَاجِرِيْنَ بِمِائَةِ سَهْمٍ. (للبخاري، ٤٠٢٧). وَقَالَ. فَجَمِيْعُ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنْ قُرَيْشٍ مِمَّنْ ضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ أَحَدٌ وَثَمَانُوْنَ رَجُلًا وَكَانَ عُرْوَةُ يَقُوْلُ قَالَ الزُّبَيْرُ قَسَمْتُ سُهْمَانَهُمْ فَكَانُوْا مِائَةً.

"سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے بدر کے دن مہاجرین کے لیے بدر کے مال غنیمت سے سو حصے نکالے۔ بخاری۔ اور اس نے کہا: قریش میں سے جو لوگ بدر میں شریک ہوئے ان کی کل تعداد اکیاسی تھی۔ عروہ بیان کیا کرتے تھے کہ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے ان پر حصص تقسیم کیے تو وہ سو تھے۔"

(٦٤٩١) بخاري: ٤٠٢٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرح: انصار جو شریک جنگ ہوئے وہ (۸۴) تھے، ان میں تین گھوڑے تھے اور کچھ آدمیوں کو کام بھیجا تھا، ان کے حصے بھی نکالے، اس طرح (۱۰۰) حصے ہوئے۔ (فتح الباری: ۷/۳۲۴)

من سمي من أهل بدر (للبخاري)

بخاری میں اہل بدر کے اسماء کا ذکر

النَّبِيُّ ﷺ، أَبُوبَكْرٍ، عُمَرُ، عُثْمَانُ، خَلَّفَهُ ﷺ عَلَى ابْنَتِهِ وَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ، عَلِيٌّ، الزُّبَيْرُ، سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ، عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، حَمْزَةُ، عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ، ابْنُ مَسْعُودٍ، أَبُوحُذَيْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ، خُنَيْسُ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ، سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ، بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ، إِيَاسُ بْنُ الْبُكَيْرِ، حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ، عُمَرُ بْنُ عَوْفٍ، عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةِ الْعَنَزِيُّ، قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُونٍ، مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ، الْمِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍ الْكِنْدِيُّ، (وَمِنَ الْأَنْصَارِ) حَارِثَةُ بْنُ الرَّبِيعِ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ خُبَيْبُ بْنُ عَدِيٍّ، رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ، رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِالْمُنْذِرِ، أَبُولُبَابَةَ، زَيْدُبْنُ سَهْلٍ، أَبُوطَلْحَةَ، أَبُوزَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ، سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ، ظُهَيْرُ بْنُ رَافِعٍ وَأَخُوهُ، عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو، عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ، عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ، عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ، قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ، مُعَاذُ بْنُ عَمْرِبْنِ الْجَمُوحِ، مُعَوَّذُ بْنُ عَفْرَاءَ وَأَخُوهُ، مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ، أَبُوأُسَيْدٍ، مَرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعَةِ، مَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ، هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ. وَمَنْ زَادَهُ فِي مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ: الْأَرْقَمُ بْنُ الْأَرْقَمِ، أَسْعَدُمَوْلَى حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ، أَعْبُدٌ ثَلَاثَةٌ لِبَنِي غِفَارٍ، ثَعْلَبَةُ بْنُ قِبْطِيِّ بْنِ صَخْرِبْنِ سَلَمَةَ، حُصَيْنُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ، أَخُوعُبَيْدَةَ، الْحَكَمُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، رِفَاعَةُ بْنُ قَيْسِ بْنِ عَمْرِو بْنِ ثَعْلَبَةَ، زَيْدُبْنُ حَارِثَةَ، زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ، زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ، السَّائِبُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ، سَعْدُمَوْلَى خَوْلَى، رَجُلٌ مِنْ مُذْحِجٍ، سُهَيْلُ بْنُ بَيْضَاءَ، صُهَيْبُ بْنُ سِنَانٍ، طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ، عَامِرُ بْنُ فُهَيْرٍ، عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَحْشٍ، عَبْدُاللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ، عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَظْعُونٍ، عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ بْنُ جَابِرٍ، عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ، عُثْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ، أَبُووَهْبٍ، أَبُوالسَّائِبِ، عُكَّاشَةُ ابْنُ مُحْصِنٍ، عُمَيْرُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، مَرْثَدُ بْنُ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ، أَبُوعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، أَبُوكَبْشَةَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، أَبُومَرْثَدِ الْغَنَوِيُّ، (وَمِنَ الْأَنْصَارِ) أَسْعَدُبْنُ زَيْدٍ، أَسْوَدُبْنُ زَيْدٍ، أُمَيَّةُ بْنُ لُوْذَانَ، أُنَيْسُ بْنُ قَتَادَةَ، أُنَيْسَةُ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ أَوْسُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الْمُنْذِرِ، أَوْسُ بْنُ الصَّامِتِ، أَوْسُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، بُجَيْرُ بْنُ أَبِي بُجَيْرٍ، بِسْبِسُ بْنُ عَمْرٍو، بُشَيْرُ بْنُ الْبَرَاءِ بْنُ مَعْرُوْرٍ، بُشَيْرُ بْنُ سَعْدٍ، تَمِيْمُ بْنُ يُعَارِ بْنِ قَيْسٍ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تَمِيمٌ مَوْلَى بَنِي غَنْمٍ، تَمِيمٌ مَوْلَى خِرَاشِ بْنِ الصِّمَّةِ، ثَابِتُ بْنُ أَقْرَمَ، ثَابِتُ بْنُ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ، ثَابِتُ بْنُ حَسَّانَ بْنِ عَمْرٍو، ثَعْلَبَةُ بْنُ حَاطِبٍ، ثَعْلَبَةُ بْنُ عَمْرِوبْنِ مُحْصِنٍ، ثَعْلَبَةُ بْنُ غَنَمَةَ، ثَعْلَبَةُ الَّذِي يُقَالُ لَهُ الْجَذَعُ، ثَعْلَبَةُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ، جَابِرُ ابْنُ خَالِدٍ، جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رِئَابٍ، جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ، جُبَيْرُ بْنُ عَتِيكِ بْنِ الْحَارِثِ، الْحَارِثُ بْنُ أَنَسٍ، الْحَارِثُ بْنُ أَوْسٍ، الْحَارِثُ بْنُ قَيْسٍ، الْحَارِثُ بْنُ الصِّمَّةِ كُسِرَ بِالرَّوْحَاءِ فَضُرِبَ لَهُ بِسَهْمٍ، الْحَارِثُ بْنُ مُعَاذٍ، الْحَارِثُ بْنُ النُّعْمَانِ، الْحَارِثُ بْنُ خُزَيْمَةَ بْنِ عَدِيٍّ، الْحَارِثُ بْنُ حَاطِبٍ، الْحَارِثُ بْنُ زَيْدٍ، الْحَارِثُ بْنُ الْحِمْيَرِ، الْحَارِثُ بْنِ سُرَاقَةَ، حُرَيْثُ بْنُ زَيْدٍ، خَالِدُ بْنُ زَيْدٍ. أَبُوأَيُّوبَ، خَلِيفَةُ بْنُ عَدِيٍّ، خَلَّادُ ابْنُ رَافِعٍ، خَوَّاتُ بْنُ جُبَيْرٍ، ذَكْوَانُ بْنُ عَبْدِ قَيْسٍ، رَافِعُ بْنُ سَهْلٍ، رَافِعُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ سَوَادٍ، رَافِعُ بْنُ عُنْجُدَةَ، رَافِعُ بْنُ الْمُعَلَّى، رَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، رِبْعِيُّ بْنُ أَبِي رَافِعٍ، رَبِيعَةُ بْنُ أَيَاسٍ، رَبِيعَةُ بْنُ أَكْثَمَ، رُخَيْلَةُ بْنُ ثَعْلَبَةَ، رِفَاعَةُ بْنُ قَيْسٍ، زَيْدُبْنُ أَسْلَمَ بْنِ ثَعْلَبَةَ، زَيْدُبْنُ عَوْفٍ، زَيْدُبْنُ مُزَيْنٍ، زَيْدُ بْنُ وَدِيعَةَ، زَيْدُ بْنُ خَارِجَةَ، زَيْدُ بْنُ الْحَارِثِ بْنُ الْخَزْرَجِ، زِيَادُ بْنُ لَبِيدٍ، زِيَادُ بْنُ عَمْرٍوا الْجُهَنِيُّ، سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ، سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، سَعْدُ بْنُ رَبِيعَةَ، سَعْدُ بْنُ خَيْثَمَةَ، سَعْدُ بْنُ زَيْدٍ، سَعْدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ عُثْمَانَ، سَعْدُ بْنُ النُّعْمَانِ، سَعْدُ بْنُ سَهْلٍ، سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ، أَبُوعُبَادَةَ سَلَمَةُ بْنُ سَلَامَةَ، سِمَاكُ بْنُ خَرَشَةَ، أَبُو دُجَانَةَ، سَهْلُ بْنُ قَيْسٍ، سَهْلُ بْنُ رَافِعِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو، سُهَيْلُ بْنُ عُبَيْدٍ، طُفَيْلُ بْنُ النُّعْمَانِ، عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ ضَرَبَ لَهُ بِسَهْمٍ، عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ، عَبْدُاللّٰهِ بْنُ خَيْثَمَةَ، عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَرْجِسٍ، عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنُ أَبِي سَلُولٍ، عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنُ خَيْثَمَةَ، عَبْدُاللّٰهِ بْنُ طَارِقٍ، عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَمَةَبْنُ مَالِكٍ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُرْفُطَةَ، عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَيْرٍ، عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ، عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَبِيعَةَ بْنِ قَيْسٍ، عَبْدُاللّٰهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ حَزْمَةَ، عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْجُنْدِ بْنِ الْقَيْسِ، عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْحُمَيْرِ، عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَنَافٍ، عَبْدُاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ بْنُ صَخْرٍ، عَبْدُاللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ عُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو، عُمَارَةُ بْنُ حِزَامِ بْنَ زَيْدٍ، عُمَيْرُ بْنُ عَامِرٍ أَبُوداوُدَ، فَرْوَةُ بْنُ عَمْرٍو، مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، مَسْعُودُ بْنُ أَصْرَمَ بْنَ أَبُو مُحَمَّدٍ، مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، مُعَاذُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ رِفَاعَةَ، الْمِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو، النُّعْمَانُ بْنُ قَوْقَلٍ، أَبُوبُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ، أَبُو عَبْسِ بْنُ جُبَيْرٍ، أَبُوعَمْرٍوالْأَنْصَارِيُّ أَبُو الْهَيْثَمِ التَّيِّهَانِيُّ.

”نبی ﷺ، ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم، کو آپ ﷺ نے اپنی بیٹی کی عیادت کے لیے متعین کر کے چھوڑا تھا اور اس کا حصہ مقرر کیا تھا۔ علی، زبیر، سعد بن ابی وقاص، سعید بن زید، عبدالرحمن بن عوف، حمزہ، عبیدہ بن حارث،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ابن مسعود، ابو حذیفہ بن عتبہ، حنیس بن حذافہ السہمی، سعد بن خولہ، بلال بن رباح، ایاس، بن بکیر، حاطب بن ابی بلتعہ، عمرو بن عوف، عامر بن ربیعہ العنزی، قدامہ بن مظعون، مسطح بن اثاثہ، مقداد بن عمرو کندی رضی اللہ عنہم اور انصار میں سے، حارثہ بن ربیع رضی اللہ عنہ بدر میں شہید ہوا۔ حبیب بن عدی، رفاعہ بن رافع، رفاعہ بن عبدالمنذر، ابولبابہ، زید بن سہل، ابوطلحہ، ابو زید انصاری، سہل بن حنیف، ظہیر بن رافع رضی اللہ عنہم اور اس کا ایک بھائی عبادہ بن صامت، عقبہ بن عمرو، عاصم بن ثابت، عویم بن ثابت، عویم بن ساعدہ، عتبان بن مالک، قتادہ بن نعمان، معاذ بن عمرو بن جموح، معوذ بن عفراء اور اس کا بھائی مالک بن ربیعہ، ابواسید، مرارہ بن ربیع معن بن عدی رضی اللہ عنہم، ھلال بن امیہ۔

مجمع الزوائد میں مہاجرین کے یہ نام زائد ہیں۔

الاقرم بن اقرم، اسعد مولی حاطب بن ابی بلتعہ، بنوغفار کے تین غلام، ثعلبہ بن قبطی بن صخر بن سلمہ، حصین بن حارث بن عبدالمطلب، عبیدہ کا بھائی، حکم بن سعید بن العاص، رفاعہ بن قیس بن عمرو بن ثعلبہ، زید بن حارثہ، زید بن خطاب، زید بن اسلم، سالم مولی ابی حذیفہ، سائب بن عثمان بن مظعون، سعد مولی خولی رضی اللہ عنہم، ایک مرد بنو مذحج سے سہیل بن بیضاء، صہیب بن سنان، طلحہ بن عبیداللہ، عامر بن فہیرہ، عبداللہ بن جحش، عبداللہ بن حذافہ سہمی، عبداللہ بن مظعون، عتبہ بن غزوان بن جابر، عثمان بن مظعون، عثمان بن حبیب، ابووھب، ابو سائب، عکاشہ بن محصن، عمیر بن وقاص، مرثد بن ابی مرثد غنوی، ابوعبیدہ بن جراح، ابو کبشہ، مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابومرثد الغنوی رضی اللہ عنہم۔

انصار میں سے۔ اسعد بن زید، اسود بن زید، امیہ بن لودان، انیس بن قتادہ، انیسہ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اوس بن ثابت بن منذر، اوس بن صامت، اوس بن عبداللہ بن حارث، بجیر بن ابی بجیر، بسبس بن عمرو، بشیر بن براء، بن معرور، بشیر بن سعد، تمیم بن یعار بن قیس، تمیم مولی بنوغنم، تمیم مولیٰ خراش بن صمت، ثابت بن اقرم، ثابت بن عمرو بن زید، ثابت بن حسان بن عمرو، ثعلبہ بن حاطب، ثعلبہ بن عمرو بن محصن، ثعلبہ بن غنیمہ، ثعلبہ، (جس کو جدع کہا جاتا ہے) ثعلبہ بن سعد الساعدی، جابر بن خالد، جابر بن عبداللہ بن رباب، جبار بن صخر، جبیر بن عتیک بن حارث، حارث بن انس، حارث بن اوس، حارث بن قیس، حارث بن صمت رضی اللہ عنہم۔ وہ مقام روحاء میں ٹانگ ٹوٹنے کی وجہ سے پیچھے رہا مال غنیمت سے اور اس کے لیے حصہ لگایا گیا۔ حارث بن معاذ، حارث بن نعمان، حارث بن خزیمہ بن عدی، حارث بن حاطب، حارث بن زید، حارث بن حمیر، حارث بن سراقہ حریث بن زید، خالد بن زید، ابوایوب، خلیفہ بن عدی، خلاد بن رافع، خوات بن جبیر، ذکوان بن عبدقیس، رافع بن سہل، رافع بن حارث بن سواد، رافع بن عنجہ، رافع بن معلّی، رافع بن یزید، ربعی بن ابی رافع، ربیعہ بن ایاس، ربیعہ بن اکثم، رخیلہ بن ثعلبہ، رفاعہ ابن قیس، زید بن اسلم بن ثعلبہ، زید بن عوف، زید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بن مزین، زید بن ودیعہ، زید بن خارجہ، زید بن حارث بن خزرج، زیادہ بن لبید، زیاد بن عمرو جہنی، سعد بن معاذ، سعد بن عبادہ، سعد بن ربیع، سعد بن چشمہ، سعد بن زید، سعد بن یزید بن عثمان، سعد بن نعمان، سعد بن سہل، سعید بن عثمان، ابو عبادہ، سلمہ بن سلامہ، سماک بن خرشہ، ابو دجانہ، سہل بن قیس، سہل بن عدی، سہل بن رافع بن ابی عمرو، سہیل بن عبید، طفیل بن نعمان، عاصم بن عدی رضی اللہ عنہم، کا حصہ لگایا گیا۔ عبداللہ بن رواحہ عبداللہ بن حرام، عبداللہ بن سرجس، عبداللہ بن عبداللہ بن ابی بن سلول، عبداللہ بن سعد بن خیثمہ، عبداللہ بن طارق، عبداللہ بن سلمہ بن مالک، عبداللہ بن مفطہ، عبداللہ بن عمیر، عبداللہ بن سہل، عبداللہ بن ربیعہ بن قیس، عبداللہ بن ثعلبہ بن حزمہ، عبداللہ بن جد بن قیس، عبداللہ بن حمیر، عبداللہ بن مناف، عبداللہ بن قیس بن صخر، عبداللہ بن کعب بن عاصم، عثمان بن عمرو، عمارہ بن حزام زید، عمیر بن عامر، ابو داؤد، فروہ بن عمرو محمد بن سلمہ، مسعود بن احرم، ابو محمد، معاذ بن جبل، معاذ بن حارث بن رفاعہ، مقداد بن عمرو، نعمان بن نوفل، ابو بردہ بن نیار، ابو عبس بن جبیر، ابو عمرو انصاری، ابو الہیثم بن تیہان رضی اللہ عنہم۔"

٦٤٩٢ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: كَانَ أَهْلُ بَدْرٍ ثَلاثَ مِائَةٍ وَثَلاثَةَ عَشَرَ وَالْمُهَاجِرُونَ سِتَّةٌ وَسَبْعُونَ وَالْفَرْغَةُ فِي بَدْرٍ سَبْعَةَ عَشَرَ مَضَيْنَ مِنْ رَمَضَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. رواه احمد.

"سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اہل بدر تین سو تیرہ تھے۔ ان میں سے چھہتر مہاجرین تھے۔ اور بدر سے فراغت پائی سترہ رمضان کو اور جمعے کا دن تھا۔" (احمد)

٦٤٩٣ـ وَلِلْبَزَّارِ: إِلَّا أَنَّهُ قَالَ ثَلاثُمِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ وَقَالَ كَانَتِ الأَنْصَارُ مِائَتَيْنِ وَسِتَّةً وَثَلاثِيْنَ. (رواه البزار، ١٧٨٣) وللكبير مثله.

"بزار میں اس طرح ہے کہ تین سو دس سے اوپر چند نفوس تھے اور کہا کہ انصار دو سو چھتیس تھے۔" طبرانی کبیر میں بھی اسی طرح کی بات ہے۔

٦٤٩٤ـ وَلَهُ بِمُدَلِّسٍ: كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ لِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ مِنْ رَمَضَانَ.

"اور مدلس راوی کی سند سے اس کی ایک روایت میں ہے کہ بدر کی فتح ستائیس رمضان کو ہوئی تھی۔"

٦٤٩٥ـ وَلَهُ بِخَفِيٍّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَدْرِيِّ: كَانَ صَبِيْحَةَ بَدْرٍ يَوْمَ الإِثْنَيْنِ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مِنْ رَمَضَانَ. (رواه البزار)

"اسی کی کمزور سند کے ساتھ عامر بن عبداللہ بدری سے روایت ہے کہ جنگ بدر سوموار کے دن صبح کے وقت سترہ رمضان کو پیش آئی۔"

(٦٤٩٢) حمد، بزار، طبرانی۔ وفیه الحجاج بن ارطاة وهو مدلس۔ هیثمی: ١٠٠٣٤

(٦٤٩٣) بزار: ١٧٨٣۔ طبرانی کبیر وفیه الحجاج بن ارطاة وهو مدلس، هیثمی: ١٠٠٣٤.

(٦٤٩٤) بزار، طبرانی، وفیه الحجاج بن ارطاة وهو مدلس، هیثمی: ١٠٠٣٤.

(٦٤٩٥) بزار، طبرانی، وفیه را ولم اعرفه، هیثمی: ١٠٠٤٦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٦٤٩٦۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِيْهِ وَكَانَ أَبُوْهُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ جَاءَ جِبْرِيْلُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَاتَعُدُّوْنَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيْكُمْ قَالَ مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ أَوْكَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَبَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ. (رواه البخاري، ٣٩٩٢)

”سیدنا رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام آئے اور نبی ﷺ کو کہا: آپ بدری صحابہ کو آپس میں کیسے سمجھتے ہو؟ فرمایا: افضل ترین مسلمان سمجھتے ہیں۔ یا اس طرح کا ارشاد فرمایا: تو جبریل علیہ السلام نے کہا ہم بھی اسی طرح ان فرشتوں کو افضل ترین شمار کرتے ہیں جو بدر میں شریک ہوئے۔“ (بخاری)

٦٤٩٧۔ وَفِي رِوَايَةٍ: وَكَانَ رِفَاعَةُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ وَكَانَ رَافِعٌ مِنْ أَهْلِ الْعَقَبَةِ فَكَانَ يَقُوْلُ لِإِبْنِهِ مَا يَسُرُّنِي أَنِّي شَهِدْتُ بَدْرًا بِالْعَقَبَةِ. (رواه البخاري، ٣٩٩٤)

”ایک روایت میں ہے کہ رفاعہ بدری صحابی تھے اور ان کے باپ رافع بیعت عقبہ والوں میں سے تھے اور وہ اپنے بیٹے سے کہا کرتے: مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میں عقبہ کے بدلے بدر میں حاضر ہوتا۔“ (بخاری)

شرح: ......ایک تو یہ ثابت ہوا کہ جنگ بدر میں فرشتے باقاعدہ شریک جنگ ہوئے تھے۔ دوسرا یہ ثابت ہوا کہ جیسا جنگ بدر والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سب سے افضل ہیں، اس میں شریک فرشتے بھی افضل قرار پائے ہیں۔ اور صحابی رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ عقبہ کی بیعت میں شامل ہونا میرے لیے زیادہ خوش کن ہے۔ یہ ان کا اجتہاد تھا وگرنہ زیادہ فضیلت جنگ بدر والوں کی ہے۔ (فتح الباری: ۷/۳۱۳)

٦٤٩٨۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اطَّلَعَ اللّٰهُ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَاشِئْتُمْ فَقَدْغَفَرْتُ لَكُمْ. (رواه أبوداود، ٤٦٥٤)

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اہل بدر پر نگاہ رحمت فرما کر فرمایا: اب تم جو چاہو عمل کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔“ (ابوداؤد)

٦٤٩٩۔ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَوْأَنَّ مَوْلُوْدًا وُلِدَ فِي فِقْهِ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً يَعْمَلُ لِطَاعَةِ اللّٰهِ وَيَجْتَنِبُ مَعَاصِيَهُ كُلَّهَا إِلَى أَنْ

”سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بدر کے دن فرمایا: مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر کوئی بچہ چالیس سال تک اللہ کی اطاعت میں اعمال بجالائے، اور اللہ کی نافرمانی سے کلی طور پر اجتناب کرے

(٦٤٩٦) بخاری: ٣٩٩٢. (٦٤٩٧) بخاری: ٣٩٩٤.

(٦٤٩٨) ابوداؤد: ٤٦٥٤۔ حسن، صحیح: ٣٨٩٠۔ احمد: ٧٨٨٠۔ دارمی: ٢٧٦١.

(٦٤٩٩) طبرانی کبیر: ٤٤٣٥۔ له حدیث فی فضل اهل بدر رواه ابن ماجة غیر هذا وفیه جعفر بن مقلاص لم اعرفه وبقیة رجاله ثقات، هیثمی: ١٠٠٥٣.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

يُـرَدَّ إِلَـى أَرْذَلِ الْـعُمُرِ لَمْ يَبْلُغْ أَحَدُكُمْ هٰذِهِ اللَّـيْـلَةَ. (للكبير "٤٤٣٥" وفيه جعفر بن مقلاص)

یہاں تک کہ بڑھاپے تک پہنچ جائے تب بھی وہ تمہاری آج کی رات کے درجہ کی برابری نہیں کر سکتا۔" (الکبیر اور اس سند میں جعفر بن مقلاص ہے)

٦٥٠٠ـ عَـنْ عَـلِيٍّ: كُنْتُ عَلٰى قَلِيبٍ يَوْمَ بَـدْرٍ أَمِيحُ وَأَمْنَحُ مِنْهُ فَجَاءَتْ رِيحٌ شَدِيْدَةٌ ثُـمَّ جَاءَتْ رِيـحٌ شَـدِيْـدَةٌ ثُمَّ جَاءَتْ رِيْحٌ شَـدِيْدَةٌ فَكَانَ الْأَوَّلُ مِيْكَائِيْلَ فِي أَلْفٍ مِنَ الْـمَلَائِـكَةِ عَـنْ يَـمِيـنِ النَّبِيِّ ﷺ وَالثَّـانِيَةُ إِسْـرَافِيْلَ فِي أَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ عَنْ يَسَارِهِ وَالثَّـالِثَةُ جِبْـرِيْـلَ فِـي أَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَكَـانَ أَبُـوبَكْرٍ عَنْ يَمِيْنِهِ وَكُنْتُ عَنْ يَسَارِهِ هَـزَمَ الـلّٰهُ الْكُفَّارَ حَمَلَنِي ﷺ عَـلٰى فَرَسِهِ فَلَمَّا اسْتَوَيْتُ عَلَيْهِ حَمَلَ بِي فَصِرْتُ عَلٰى عُـنُـقِـهِ فَـدَعَوْتُ اللّٰهَ فَثَبَّتَنِي عَلَيْهِ فَطَعَنْتُ بِـرُمْـحِـي حَتّٰـى بَـلَـغَ الدَّمُ إِبْطَيَّ. (رواه أبويعلى الموصلي، ٤٨٩)

"سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: بدر کے دن میں کنویں پر تھا اس کی نگرانی کرتا اور پانی دیتا تھا۔ اتنے میں شدید ہوا چلی اور ٹھہر گئی۔ پھر شدید ہوا چلی اور ٹھہر گئی۔ اور تیسری مرتبہ پھر شدید ہوا چلی تو اول بار ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ میکائیل علیہ السلام آئے، اور آنحضرت ﷺ کے دائیں طرف کھڑے ہو گئے۔ اور دوسری مرتبہ میکائیل علیہ السلام ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ اترے، اور آپ کے بائیں طرف ٹھہر گئے۔ اور تیسری مرتبہ جبرئیل علیہ السلام ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ حاضر ہوئے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے دائیں طرف تھے، اور میں آپ کے بائیں طرف تھا اللہ نے کفار کو شکست دی تو نبی کریم ﷺ نے مجھے اپنے گھوڑے پر سوار کیا جب میں برابر ہو بیٹھا تو وہ مجھے لے کر حملہ آور ہوا، اور میں اس کی گردن سے چمٹ گیا۔ میں نے اللہ سے دعا مانگی تو اللہ نے مجھے گھوڑے پر مضبوط رکھا۔ میں نے کفار میں نیزہ زنی کی یہاں تک کہ خون میری دو بغلوں تک آنے لگا۔" (الموصلی)

شرح: ......ان میں جو کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کی طرف نظر رحمت سے دیکھا ہے اور اپنی کمال رضا کا اعلان فرمایا اور جو انہیں توفیق خیر ملی ہے اور ان کی صلاح حال کو بیان کیا ہے کہ میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ انہیں آخرت میں مغفرت حاصل ہوگی تاہم اگر کوئی حد کے قابل جرم ہوگا تو وہ دنیا میں قائم کی جائے گی مسطح رضی اللہ عنہ بدری صحابی تھے، اس کے باوجود نبی اکرم ﷺ نے ان پر حد قذف لگائی تھی۔ (عون المعبود: ۴/ ۳۴۵)

٦٥٠١ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: بَيْنَا أَنَا سَائِرٌ بِجَنْبَاتِ بَـدْرٍ إِذْ خَـرَجَ رَجُـلٌ مِـنْ حُـفْرَةٍ فِي عُنُقِهِ

"سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک بار میں بدر کے اطراف وجوانب میں جا رہا تھا کہ اچانک ایک آدمی گڑھے سے باہر آیا۔

(٦٥٠٠) موصلي: ٤٨٩۔ ورجاله ثقات، هيثمي: ٩٩٥٥۔

(٦٥٠١) طبراني اوسط، وفيه من لم اعرفه، هيثمي: ٩٩٧٣۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سِلْسِلَةٌ فَنَادَانِي يَاعَبْدَاللهِ اسْقِنِي فَلاَأَدْرِي عَرَفَ اسْمِي أَوْدَعَانِي بِدُعَاءِ الْعَرَبِ وَخَرَجَ رَجُلٌ مِنْ ذٰلِكَ الْحَفِيْرِفِي يَدِهِ سَوْطٌ فَنَادَانِي يَاعَبْدَاللهِ لاَتَسْقِهِ فَإِنَّهُ كَافِرٌ ثُمَّ ضَرَبَهُ بِالسَّوْطِ فَعَادَ إِلَى حُفْرَتِهِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُسْرِعًا فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لِي أَوَ قَدْ رَأَيْتَهُ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ذَاكَ عَدُوُّاللهِ أَبُوْجَهْلٍ وَذٰلِكَ عَذَابُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (رواه الطبراني في الأوسط بخفي)

اس کی گردن میں زنجیر ڈالی گئی تھی۔ اس نے مجھے آواز دی اے عبداللہ! مجھے پانی پلا دے۔ مجھے معلوم نہیں کہ وہ مجھے جانتا تھا اس لیے میرا نام لے کر آواز دی یا اس نے عام محاورۂ عرب کے مطابق عبداللہ کہہ کر آواز دی۔ پھر اسی گڑھے سے ایک دوسرا آدمی نکل آیا اور اس کے ہاتھ میں کوڑا تھا۔ اس نے مجھے آواز دی اور کہا: اے عبداللہ! اس کو پانی نہ پلاؤ یہ کافر ہے، اور پھر اس کو کوڑے مار کر اس کے گڑھے میں واپس کر دیا۔ میں جلدی جلدی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپ ﷺ کو خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے اس کو دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں، فرمایا: وہ اللہ کا دشمن ابوجہل ہے اور اس کو قیامت تک یہ عذاب ہوگا۔" (الاوسط بسند کمزور)

٦٥٠٢ــــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: كَانَ سِيْمَا الْمَلاَئِكَةِ يَوْمَ بَدْرٍ عَمَائِمُ بِيْضٌ قَدْ أَرْسَلُوْهَا إِلَى ظُهُوْرِهِمْ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ عَمَائِمُ حُمْرٌ وَلَمْ تُقَاتِلِ الْمَلاَئِكَةُ فِي يَوْمٍ إِلاَّيَوْمَ بَدْرٍإِنَّمَا يَكُوْنُوْنَ عَدَدًا وَمَدَدًالاَيَضْرِبُوْنَ. (رواه الطبراني في الكبيربضعف)

"سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: فرشتوں کی علامت بدر کے دن سفید عمامے تھے، اور عمامے پشت پر لٹکائے ہوئے تھے۔ اور حنین کے دن ان کے عمامے سرخ تھے۔ اور فرشتوں نے کسی دن قتال نہیں کیا وہ صرف تعداد میں اضافہ کر کے معاون تھے مارتے نہیں البتہ صرف بدر میں قتال بھی کیا اور لڑے بھی۔" (الکبیر، سند ضعیف)

٦٥٠٣۔ وَفِي رِوَايَةٍ: لَمْ تُقَاتِلِ الْمَلاَئِكَةُ إِلاَّيَوْمَ بَدْرٍوَفِيْمَا سِوَاهُ إِمْدَادٌ. وَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَرَسَانِ أَحَدُهُمَا لِلْمِقْدَادِ وَالآخَرُ لِأَبِي مَرْثَدٍ. (رواه الطبراني في الكبير، ١١٣٧٧)

"ایک روایت میں ہے: فرشتے بدر کے علاوہ کسی جنگ میں نہ لڑے، نہ قتال کیا بدر کے سوا باقی جنگوں میں صرف امداد کے لیے حاضر ہوتے تھے۔ آپ ﷺ کی فوج میں دو گھوڑے تھے ایک مقداد رضی اللہ عنہ اور دوسرا ابومرثد رضی اللہ عنہ کا تھا۔"

٦٥٠٤ــــ وَعَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ نَاوِلْنِي كَفًّامِنْ حَصْبَاءٍ فَنَاوَلَهُ فَرَمٰى بِهِ

"انہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: مجھے مٹھی بھر کر پتھریلی ریت اٹھا کر دیدے تو انھوں نے دی،

(٦٥٠٢) طبرانی کبیر وفیہ عمار بن ابی مالك صعصعة الازدی، هیثمی: ٩٩٨٥.
(٦٥٠٣) طبرانی کبیر: ١١٣٧٧۔ طبرانی اوسط وفیہ عبدالعزیز بن عمران وهو ضعیف، هیثمی: ٩٩٨٦.
(٦٥٠٤) طبرانی کبیر: ١١٧٥٠۔ ورجاله رجال الصحیح، هیثمی: ٩٩٩٩.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وُجُوهَ الْقَوْمِ فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ إِلاَّ امْتَلأَتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحَصْبَاءِ فَنَزَلَتْ: وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى . (رواه الطبراني في الكبير ، ١١٧٥٠)

آپ ﷺ نے کفار کے منہ پر پھینک دی تو ان میں سے ہر ایک کی آنکھوں میں ریت پڑ گئی۔ اور یہ آیت نازل ہوئی (تو نے نہیں پھینکا جب تو نے پھینکا لیکن اللہ نے پھینکا ہے) (الکبیر)

٦٥٠٥ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قُلْتُ لأَبِي يَا أَبَتِ كَيْفَ أَسَرَكَ أَبُو الْيُسْرِ وَلَوْ شِئْتَ لَجَعَلْتَهُ فِي كَفِّكَ قَالَ يَا بُنَيَّ لاَ تَقُلْ ذَاكَ لَقَدْ لَقِيَنِي وَهُوَ أَعْظَمُ فِي عَيْنَيَّ مِنَ الْخَنْدَمَةِ . (رواه الطبراني في الكبير بضعف)

''سیدنا عبداللہ ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ سے کہا: اے ابا جان! تمہیں ابو یسر نے کیسے گرفتار کیا؟ اگر آپ چاہتے تو اسے اپنی ہتھیلی میں دبوچ سکتے تھے۔ والد صاحب نے کہا: یہ بات نہ کرو۔ جب وہ میرے مقابلے میں آیا تو میری آنکھوں میں پہاڑ سے بھی بڑا دکھائی دیتا تھا۔'' (الکبیر، ضعیف)

٦٥٠٦ـ وَعَنْهُ: كَانَ الَّذِي أَسَرَ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَبُو الْيُسْرِ بْنُ عَمْرٍو وَهُوَ كَعْبُ بْنُ عَمْرٍو أَحَدُ بَنِي سَلِمَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ أَسَرْتَهُ يَا أَبَا الْيُسْرِ قَالَ لَقَدْ أَعَانَنِي عَلَيْهِ رَجُلٌ مَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ وَلاَ قَبْلُ هَيْئَتُهُ... كَذَا هَيْئَتُهُ كَذَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْ أَعَانَكَ عَلَيْهِ مَلَكٌ كَرِيمٌ وَقَالَ لِلْعَبَّاسِ يَا عَبَّاسُ افْدِ نَفْسَكَ وَابْنَ أَخِيكَ عَقِيلَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَنَوْفَلَ بْنَ الْحَارِث وَحَلِيفَكَ عُتْبَةَ بْنَ جَحْدَمٍ أَحَدُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ فِهْرٍ قَالَ فَأَبَى وَقَالَ إِنِّي كُنْتُ مُسْلِمًا قَبْلَ ذٰلِكَ وَإِنَّمَا اسْتَكْرَهُونِي قَالَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِشَأْنِكَ إِنْ يَكُ مَا تَدَّعِي حَقًّا فَاللّٰهُ يَجْزِيكَ بِذٰلِكَ وَأَمَّا ظَاهِرُ أَمْرِكَ

''ان سے روایت ہے کہ جس صحابی ؓ نے عباس ؓ کو گرفتار کیا تھا ان کی کنیت ابوالیسر اور نام کعب بن عمرو تھا، جو کہ بنوسلمہ کے ایک فرد تھے۔ نبی ﷺ نے اس کو فرمایا: تو نے عباس ؓ کو کیسے گرفتار کیا؟ اس نے کہا: ایک آدمی نے میری مدد کی اس کو میں نے نہ پہلے کبھی دیکھا تھا اور نہ بعد میں دیکھا ہے۔ اس کی شکل صورت اس طرح کی تھی۔ فرمایا: تیری مدد ایک باعزت فرشتے نے کی ہے۔ پھر سیدنا عباس ؓ کو آپ ﷺ نے حکم دیا۔ اپنا اپنے بھائی کے بیٹے عقیل کا نوفل بن حارث کا اور اپنے حلیف عتبہ کا فدیہ ادا کر۔ اس نے کہا: میں تو اس جنگ سے پہلے مسلمان ہو چکا تھا وہ لوگ مجھے جبراً ساتھ لائے تھے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ کو تیرے حالات کی بخوبی خبر ہے۔ اگر تو درست کہتا ہے تو اللہ تجھے اس فدیے کا معاوضہ عنایت کر دے گا تو فدیہ ادا کر دے۔ آپ ﷺ نے اس سے بیس اوقیہ سونا اس سے قبل لے لیا تھا تو اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اسی سونے کو ہی میرا

(٦٥٠٥) طبرانی کبیر، بزار وفیه علی بن زید وهو سیئ الحفظ وبقیة رجاله وثقوا، هیثمی : ١٠٠٠٠٣

(٦٥٠٦) احمد: ٣٣٠٠ـ احمد فیه راو لم یسم وبقیة رجاله ثقات، هیثمی ، ١٠٠٠٠٦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَـقَـدْكَـانَ عَلَيْنَا فَافْدِ نَفْسَكَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَخَذَ مِنْهُ عِشْرِيْنَ أُوْقِيَةَ ذَهَبٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ احْسُبْهَا لِي مِنْ فِدَايَ قَالَ لَاذَاكَ شَيْءٌ أَعْطَانَاهُ اللّٰهُ مِنْكَ قَالَ فَإِنَّهُ لَيْسَ لِي مَالٌ قَالَ فَأَيْنَ الْمَالُ الَّذِي وَضَعْتَهُ بِمَكَّةَ حَيْثُ خَرَجْتَ عِنْدَ أُمِّ الْفَضْلِ وَلَيْسَ مَعَكُمَا أَحَدٌ غَيْرَكُمَا فَقُلْتَ إِنْ أُصِبْتُ فِي سَفَرِي هٰذَا فَلِلْفَضْلِ كَذَا وَلِقُثَمَ كَذَا وَلِعَبْدِ اللّٰهِ كَذَا قَالَ فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عَلِمَ بِهٰذَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ غَيْرِي وَغَيْرُهَا وَإِنِّي لَاعْلَمُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ. (رواه أحمد، ٣٣٠٠) براولم يسم)

فدیہ شمار کر لو۔ فرمایا: نہیں، یہ چیز اللہ تعالیٰ نے تجھ سے ہمیں عنایت کی ہے۔ اس نے کہا: میرے پاس تو مال نہیں ہے۔ فرمایا: تیرا وہ مال کہاں ہے جو مکہ سے نکلتے وقت تو نے ام الفضل کے پاس رکھا ہے؟ تو کہا: اگر میں سفر میں مر گیا تو فضل کو اتنا اور قثم کو اتنا اور عبداللہ کو اتنا دیا جائے۔ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! اس چیز کا علم میرے اور ام فضل کے علاوہ کسی کو نہیں ہے۔ اور میں جان گیا ہوں کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔'' (احمد...... سند میں ایسا راوی ہے، جس کا نام ذکر نہیں کیا گیا)

٦٥٠٧ــ حَدَّثَنَا أَبُوْسَعِيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ مَنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَأْسِرُوْهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُمْ خَرَجُوْا كُرْهًا. (رواه أحمد، ٦٧٨ والبزار)

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: بنو مطلب میں سے جس کو گرفتار کر سکو تو اس کو قتل نہ کرو بلکہ گرفتار ہی کرو کیونکہ وہ جبراً لائے گئے ہیں۔'' (احمد، وبزار)

٦٥٠٨ــ عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا لِلْعَبَّاسِ وَكُنْتُ قَدْأَسْلَمْتُ وَأَسْلَمَتْ أُمُّ الْفَضْلِ وَأَسْلَمَ الْعَبَّاسُ وَكَانَ يَكْتُمُ إِسْلَامَهُ مَخَافَةَ قَوْمِهِ وَكَانَ أَبُوْلَهَبٍ قَدْ

''سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں عباس رضی اللہ عنہ کا غلام تھا۔ میں اور ام فضل اور عباس رضی اللہ عنہما اسلام قبول کر چکے تھے۔ عباس اپنی قوم کے ڈر سے اسلام مخفی رکھتے تھے۔ ابولھب بدر جانے سے پیچھے رہا تھا اور اس نے اپنی جگہ عاص بن ھشام کو روانہ کیا تھا کیونکہ عاص اس کا مقروض تھا۔ اس نے کہا: اگر تو میری جگہ اس جنگ میں

(٦٥٠٧) احمد: ٦٧٨ـ بزار.

(٦٥٠٨) طبراني كبير: ٩١٢ـ بزار، وفي اسناده حسين بن عبدالله بن عبيدالله وثقه ابو حاتم وغيره وضعفه جماعة وبقية رجاله ثقات، هيتمي: ٦/٩١-٩٠.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تَخَلَّفَ عَنْ بَدْرٍ وَبَعَثَ مَكَانَهُ الْعَاصَ بْنَ هِشَامٍ وَكَانَ لَهُ عَلَيْهِ دَيْنٌ، فَقَالَ لَهُ: اكْفِنِيْ هٰذَا الْغَزْوَ وَأَتْرُكُ لَكَ مَا عَلَيْكَ فَفَعَلَ فَلَمَّا جَاءَ الْخَبَرُ وَكَبَتَ اللّٰهُ أَبَا لَهَبٍ، وَكُنْتُ رَجُلًا ضَعِيْفًا أَنْحَتُ هٰذِهِ الْأَقْدَاحَ فِي حُجْرَةِ زَمْزَمَ فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَجَالِسٌ أَنْحَتُ أَقْدَاحِي فِي الْحُجْرَةِ وَعِنْدِي أُمُّ الْفَضْلِ إِذَا الْفَاسِقُ أَبُوْلَهَبٍ يَجُرُّ رِجْلَيْهِ، أَرَاهُ قَالَ: حَتّٰى جَلَسَ عِنْدَ طُنُبِ الْحُجْرَةِ فَكَانَ ظَهْرُهُ إِلٰى ظَهْرِي فَقَالَ النَّاسُ: هٰذَا أَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ فَقَالَ أَبُوْلَهَبٍ: هَلُمَّ إِلَيَّ يَا ابْنَ أَخِي، فَجَاءَ أَبُوْسُفْيَانَ حَتّٰى جَلَسَ عِنْدَهُ فَجَاءَ النَّاسُ فَقَامُوْا عَلَيْهِمَا فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِيْ، كَيْفَ كَانَ أَمْرُ النَّاسِ؟ قَالَ. لَاشَيْءٌ وَاللّٰهِ مَاهُوَ إِلَّاأَنْ لَقِيْنَاهُمْ فَمَنَحْنَاهُمْ أَكْتَافَنَا يَقْتُلُوْنَنَا كَيْفَ شَاؤُوا وَيَأْسِرُوْنَنَا كَيْفَ شَاؤُوْا وَايْمُ اللّٰهِ مَالُمْتُ النَّاسَ قَالَ. وَلِمَ فَقَالَ: رَأَيْتُ رِجَالًا بِيْضًا عَلٰى خَيْلٍ بُلْقٍ لَاوَاللّٰهِ لَاتُلْبِقُ شَيْءٌ وَلَايَقُوْمُ لَهَا شَيْءٌ. قَالَ: فَرَفَعْتُ طُنُبَ الْحُجْرَةِ فَقُلْتُ: تِلْكَ وَاللّٰهِ الْمَلَائِكَةُ فَرَفَعَ أَبُوْلَهَبٍ يَدَهُ فَلَطَمَ وَجْهِي وَثَاوَرْتُهُ فَاحْتَمَلَنِي فَضَرَبَ بِيَ الْأَرْضَ حَتّٰى بَرَكَ عَلَيَّ وَقَامَتْ أُمُّ الْفَضْلِ فَاحْتَجَزَتْ، وَأَخَذَتْ عَمُوْدًا مِنْ عُمُدِ الْحُجْرَةِ فَضَرَبَتْهُ

جائے گا تو میں تیرا قرضہ معاف کردوں گا۔ چنانچہ عاص نے ایسا ہی کیا جب ابولہب کو مسلمانوں کی فتح کی خبر پہنچی تو اللہ نے اس کو منہ کے بل گرا دیا۔ میں زمزم کے کمرے میں بیٹھا تھا۔ اپنے تیر تیز کر رہا تھا اور ام فضل میرے پاس بیٹھی تھیں۔ بدکار ابولھب پاؤں گھسیٹتا آیا اور حجرے کے قریب ہی بیٹھ گیا اس کی پشت میری پشت کی طرف تھی۔ لوگوں نے کہنا شروع کردیا یہ تو ابوسفیان بن حارث آرہا ہے۔ اس نے آواز دی میرے بھائی کے بیٹے ادھر آؤ اور بتاؤ لوگوں کو کیا پیش آیا؟

اس نے کہا: وہ بات سنانے کے قابل نہیں ہے۔ اللہ کی قسم! جب ہمارا ان سے مقابلہ ہوا تو ہم نے اپنے شانے ان کو دیدیے وہ ہمیں قتل کرتے، اور گرفتار کرتے چلے گئے، وہ جو چاہتے کرتے تھے۔ اللہ کی قسم! مجھے اپنے فوجیوں پر افسوس نہیں ہے۔ ابولہب نے وجہ پوچھی تو اس نے کہا. میں نے وہاں سفید چہروں والے مرد دیکھے جو سفید و سیاہ داغوں والے گھوڑوں پر سوار تھے۔ بخدا! ان کے سامنے کوئی چیز ٹھہر نہ سکتی تھی۔

ابورافع رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے حجرے کی طناب اٹھا کر کہا. اللہ کی قسم! وہ فرشتے تھے۔ ابولھب نے ہاتھ اٹھا کر میرے چہرے پر تھپڑ رسید کردیا میں نے مقابلہ کیا تو اس نے مجھے اٹھا کر زمین پر دے مارا، اور میرے اوپر بیٹھ گیا۔ ام فضل نے خیمے کا ستون اٹھا کر ابولھب کو مار کر اس کو خون آلودہ کردیا۔ اور کہا اے اللہ کے دشمن! تو نے اس کو کمزور سمجھ کر مارا جب کہ اس کا مالک یہاں موجود نہیں۔ تو وہ اٹھ کر چلا گیا اور صرف سات راتیں زندہ رہا پھر اللہ نے پھوڑے کے ذریعے اس کو ہلاک کردیا۔ اور اس کے دو بیٹوں نے اس کو دفنانے کے بغیر چھوڑے رکھا یہاں تک کہ گھر سے بدبو اٹھنے لگی۔ ان کو ایک آدمی نے کہا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِهِ فَفَلَقَتْ فِي رَأْسِهِ شَجَّةً مُنْكِرَةً، وَقَالَتْ: أَيْ عَدُوَّ اللّٰهِ اسْتَضْعَفْتَهُ أَنْ رَأَيْتَ سَيِّدَهُ غَائِبًا عَنْهُ فَقَامَ ذَلِيْلاً، فَوَاللّٰهِ مَاعَاشَ إِلَّا سَبْعَ لَيَالٍ حَتّٰى ضَرَبَهُ اللّٰهُ بِالْعَدَسَةِ فَقَتَلَتْهُ وَتَرَكَهُ ابْنَاهُ لَيْلَتَيْنِ أَوْثَلَاثَةً مَايُدْفِنَانِهِ حَتّٰى أَنْتَنَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ لِابْنَيْهِ: أَلَا تَسْتَحِيَانِ أَنَّ أَبَاكُمَا قَدْأَنْتَنَ فِي بَيْتِهِ فَقَالَا إِنَّا نَخْشٰى هٰذِهِ الْقَرْحَةَ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَتَّقِي الْعَدَسَةَ كَمَا يُتَّقِي الطَّاعُوْنَ فَقَالَ رَجُلٌ: انْطَلِقَا فَأَنَا مَعَكُمَا قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا غَسَّلَاهُ إِلَّاقَذْفًا بِالْمَاءِ مِنْ بَعِيْدٍ ثُمَّ احْتَمَلُوْهُ فَقَذَفُوْهُ فِي أَعْلٰى مَكَّةَ إِلٰى جِدَارٍ وَقَذَفُوْا عَلَيْهِ الْحِجَارَةَ. (للكبير "٩١٢ والبزاربلين)

تمہیں شرم نہیں آتی کہ تمہارا باپ گھر میں بدبو ناک بن کر پڑا ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہم اس پھوڑے سے ڈرتے ہیں۔ قریش اس گندے پھوڑے سے اس طرح پرہیز کرتے تھے جیسا طاعون سے بچاؤ کرتے تھے۔ اس نے کہا: چلو میں بھی تمہارے ساتھ اسے لے کر چلتا ہوں۔ چنانچہ بخدا! ابولھب کو غسل بھی نہیں دیا گیا صرف دور سے اس کو پانی میں ڈال دیا گیا پھر اسے اٹھا کر مکہ کے بلند مقام کی طرف ایک دیوار کے ساتھ رکھ کر اس پر پتھر پھینک دیے۔'' (الکبیر، البزار، سند کمزور)

٦٥٠٩ـــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَادَى النَّبِيُّ ﷺ أَسَارَى بَدْرٍ وَكَانَ فِدَاءُ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَرْبَعَةَ آلَافٍ وَقُتِلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ قَبْلَ الْفِدَاءِ قَامَ إِلَيْهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَتَلَهُ صَبْرًا قَالَ: مَنْ لِلصِّبْيَةِ يَا مُحَمَّدُ؟ قَالَ النَّارُ. (الكبير ١٢١٥٤، والاوسط برجال الصحيح)

''سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ نے بدر کے قیدیوں میں سے ہر فرد سے چار ہزار فدیہ لے کر چھوڑ دیا اور عقبہ بن ابی معیط فدیہ مقرر کرنے سے پہلے ہی قتل کیا گیا وہ بندھا ہوا تھا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر اس کو قتل کر دیا۔ اس نے کہا: اے محمد ﷺ! میرے بچوں کا کیا ہو گا؟ فرمایا: آگ ہے۔'' (الکبیر، الاوسط، میں بخاری کے رجال کے ساتھ یہ روایت ہے)

٦٥١٠ـــ عَنْ شَقِيْقٍ: أَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَهُ: أَنَّ الثَّمَانِيَةَ عَشَرَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍجَعَلَ اللّٰهُ أَرْوَاحَهُمْ فِي

''سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ اٹھارہ آدمی جو نبی ﷺ کے اصحاب میں سے بدر میں شہید ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان کی ارواح کو سبز پرندوں کے پیٹ میں ڈال رکھا ہے۔ وہ آزادی

(٦٥٠٩) طبرانی کبیر: ١٢١٥٤۔ طبرانی اوسط برجال الصحیح، هیثمی: ١٠٠١٧.

(٦٥١٠) طبرانی کبیر: ١٠٤٦٦۔ رجاله ثقات، هیثمی: ١٠٠٢٢.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الْجَنَّةِ فِي طَيْرٍ خُضْرٍ تَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ. (رواه الطبرانی فی الکبیر، ۱۰۴٦٦)

سے جنت میں چلتے پھرتے ہیں۔" (الکبیر)

٦٥١١ــــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ لِوَاءُ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَلِوَاءُ الْأَنْصَارِ مَعَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ. (رواه الطبرانی فی الکبیر، ۵۳۵۵)

"سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بدر کے دن نبی ﷺ کا جھنڈا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا۔ انصار کا جھنڈا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔"

غزوة بني النضير وإجلاء يهود المدينة وقتل كعب بن الأشرف وأبي رافع

غزوہ بنونضیر، مدینہ سے یہود کا جلاوطن، کعب بن اشرف اور ابورافع کا قتل کرنے کے واقعات

٦٥١٢ــــ عَنْ عُرْوَةَ كَانَتْ عَلَى رَأْسِ سِتَّةِ أَشْهُرٍ مِنْ وَقْعَةِ بَدْرٍ. (للبخاری تعليقا)

"عروہ نے کہا: بدر کے واقعہ سے چھ ماہ بعد یہ واقعہ پیش آیا۔" (بخاری)

٦٥١٣ــــ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ: أَنَّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ كَتَبُوْا إِلَى ابْنِ أُبَيٍّ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ مَعَهُ الْأَوْثَانَ مِنَ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ بِالْمَدِيْنَةِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ إِنَّكُمْ آوَيْتُمْ صَاحِبَنَا وَإِنَّا نُقْسِمُ بِاللهِ لَتُقَاتِلُنَّهُ أَوْ لَتُخْرِجُنَّهُ أَوْ لَنَسِيْرَنَّ إِلَيْكُمْ بِأَجْمَعِنَا حَتَّى نَقْتُلَ مَقَاتِلَتَكُمْ وَنَسْتَبِيْحَ نِسَاءَكُمْ فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ مِنْ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ اجْتَمَعُوْا لِقِتَالِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَهُمْ فَقَالَ لَقَدْ بَلَغَ وَعِيْدُ قُرَيْشٍ مِنْكُمُ الْمَبَالِغَ مَا كَانَتْ تَكِيْدُكُمْ بِأَكْثَرَ مِمَّا تُرِيْدُوْنَ أَنْ

"ایک صحابی کا بیان ہے: کفار قریش نے ابن ابی اور اس کے ساتھ جو بھی بتوں کی پوجا کرنے والے اوس اور خزرج کے لوگ تھے ان کے نام خط لکھا۔ ان ایام میں نبی ﷺ مدینہ میں تھے اور یہ واقعہ بدر سے پہلے کا ہے۔ خط میں لکھا کہ تم نے ہمارے آدمی کو اپنے ہاں جگہ دی ہے۔ اور ہم لات اور عزیٰ بت کی قسم کھاتے ہیں کہ تم اس کو جنگ کرکے نکال دو۔ ورنہ ہم اپنی پوری قوت کے ساتھ تمہارے خلاف حملہ آور ہوں گے۔ تمہارے لڑنے والوں کو قتل کریں گے۔ اور تمہاری اولاد کو غلام بنائیں گے۔ جب یہ خط ابن اُبی اور اس کے رفقا کو موصول ہوا تو وہ مسلمانوں کے خلاف لڑنے کے لیے تیار ہو گئے۔ مسلمان بھی جمع ہوئے، لڑائی کی تیاری کی تو ان لوگوں کے درمیان رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: تمہیں قریش کی مبالغہ آمیز

(٦٥١١) طبرانی کبیر: ٥٣٥٥۔ فیہ الحجاج بن ارطاۃ وھو مدلس وبقیۃ رجالہ ثقات، ھیثمی: ١٠٠٣٣۔

(٦٥١٢) بخاری تعلیقا۔

(٦٥١٣) ابوداود: ٣٠٠٤۔ صحیح الاسناد: ٢٥٩٥۔ (البانی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تكيدوا به انفسكم تريدون ان تقاتلوا ابناء كم واخوانكم فلما سمعوا ذلك من النبي ﷺ تفرقوا فبلغ ذلك كفار قريش فكتبت كفار قريش بعد وقعة بدر إلى اليهود إنكم أهل الحلقة والحصون وإنكم لتقاتلن صاحبنا أو لنفعلن كذا وكذا ولا يحول بيننا وبين خدم نسائكم شيء وهي الخلاخيل فلما بلغ كتابهم النبي ﷺ أجمعت بنو النضير بالغدر فأرسلوا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم أخرج إلينا في ثلاثين رجلا من أصحابك وليخرج منا ثلاثون حبرا حتى نلتقي بمكان المنصف فيسمعوا منك فإن صدقوك وآمنوا بك آمنابك فقص خبرهم فلما كان الغد غدا عليهم رسول الله ﷺ بالكتائب فحصرهم فقال لهم إنكم والله لاتأمنون عندي إلا بعهد تعاهدوني عليه فأبوا أن يعطوه عهدا فقاتلهم يومهم ذلك ثم عدا الغد على بني قريظة بالكتائب وترك بني النضير ودعاهم إلى أن يعاهدوه فعاهدوه فانصرف عنهم وغدا على بني النضير بالكتائب فقاتلهم حتى نزلوا على الجلاء فجلت بنو النضير واحتملوا ما أقلت الإبل من أمتعتهم وأبواب بيوتهم وخشبها فكان نخل بني

دھمکی پہنچی ہے اور قریش آ بھی جائیں تو تمہارا اتنا نقصان نہیں کریں گے جتنا تم ان سے ڈر کر خود اپنا نقصان کرنے لگے ہو۔ تم ارادہ رکھتے ہو کہ اپنے ہاتھوں اپنی اولاد اور اپنے بھائی اور خویش و اقارب کو قتل کر دو۔ جب انہوں نے یہ سنا تو منتشر ہو کر چل دیے۔ قریش کو یہ خبر بھی پہنچی اور اس کے بعد بدر کا واقعہ پیش آ گیا۔ پھر قریش نے یہود کو لکھا کہ تم اپنا مضبوط حلقۂ اثر بھی رکھتے ہو اور تمہارے پاس قلعے بھی موجود ہیں۔ تم ہمارے اس آدمی سے جنگ کرو ورنہ ہم تمہارے ساتھ ایسے اور ایسے کر دیں گے۔ اور ہمارے اور تمہاری عورتوں کی خدمت کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں ہوگی اور وہ پاؤں کی پازیبیں بن جائیں گی۔

جب یہود کو یہ خط موصول ہوا تو بنو نضیر وعدہ خلافی پر آمادہ ہو گئے اور آنحضرت ﷺ کو پیغام پہنچا کہ اپنے تیس اصحاب لے کر آؤ ہم اپنے تیس علما لے کر آتے ہیں اور ایک درمیانی جگہ میں ملاقات کرتے ہیں۔ ہمارے علما آپ ﷺ کی بات سنیں گے۔ پس اگر انہوں نے آپ کی تصدیق کی اور آپ ﷺ پر ایمان لائے تو ہم سب ہی ایمان لے آئیں گے۔ جبریل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو ان کے ارادے سے مطلع کر دیا آپ ﷺ دوسرے دن فوج ساتھ لے کر گئے اور ان کا محاصرہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میرے نزدیک ناقابل اعتبار ہو یہاں تک کہ نیا معاہدہ کرو لیکن انہوں نے معاہدہ کرنے سے انکار کیا تو سارا دن مقابلہ رہا۔ پھر اگلے دن فوج لے کر بنو قریظہ کے پاس گئے، اور ان کو معاہدہ کرنے کی دعوت دی تو انہوں نے معاہدہ کر لیا آپ ﷺ معاہدہ کر کے واپس آ گئے۔ اور اگلے دن بنو نضیر پر فوج لے کر گئے، اور ان سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النَّضِيرِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً أَعْطَاهُ اللّٰهُ إِيَّاهَا وَخَصَّهُ بِهَا فَقَالَ (وَمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُوْلِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ) يَقُوْلُ بِغَيْرِ قِتَالٍ فَأَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَهَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَقَسَمَهَا بَيْنَهُمْ وَقَسَمَ مِنْهَا لِرَجُلَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ وَكَانَا ذَوِي حَاجَةٍ لَمْ يَقْسِمْ لِأَحَدٍ مِنَ الْأَنْصَارِ غَيْرِهِمَا وَبَقِيَ مِنْهَا صَدَقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي فِي أَيْدِي بَنِي فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا. (رواه أبوداود، ٣٠٠٤)

جنگ کی اور بالآخر وہ جلاوطن ہونے کی شرط پر قلعوں سے اتر آئے اوران کو جلاوطن کر دیا گیا۔

وہ اپنا جو سامان اٹھا کر لے جا سکتے تھے مکانوں کے دروازے لکڑی وغیرہ اونٹوں پر اٹھا کر لے گئے۔ بنونضیر کے باغات خصوصی طور پر رسول اللہ ﷺ کے حصے میں آئے۔ کیونکہ اللہ نے ارشاد فرمایا: (اور جو چیز اللہ تعالیٰ نے مال فے میں سے اپنے رسول کو دی اور تم نے اس پر سوار اور پیادے نہیں دوڑائے) یعنی بلا قتال جو کچھ اللہ نے آپ ﷺ کو دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس جائداد میں سے مہاجرین کو اکثر حصہ دیا ان میں اسے تقسیم کر دیا اور دو انصاری جو ضرورت مند تھے ان کو دیا۔ اور بقیہ انصار پر اس میں سے کچھ بھی تقسیم نہ کیا۔ اس میں سے رسول اللہ ﷺ کے وہ صدقات ہی باقی رہے جو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بیٹوں کے پاس موجود ہیں۔" (ابوداؤد)

٦٥١٤ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ قَالَ وَلَهَا يَقُوْلُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ.

وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ
حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرُ

قَالَ فَأَجَابَهُ أَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ:

أَدَامَ اللّٰهُ ذٰلِكَ مِنْ صَنِيْعٍ
وَحَرَّقَ فِي نَوَاحِيْهَا السَّعِيْرُ

(رواه البخاري، ٤٠٣٢)

"سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بنونضیر کے کھجوروں کے باغات جلا دیے تو اس کے بارے میں حسان نے کہا بنولوی کے سردار بویرہ پر آگ سے جلانا آسان تھا اور ابوسفیان بن حارث نے اس کا جواب دیا اور کہا:
اللہ کرے یہ کام مدینے کے آس پاس جاری رہے اور آگ اس کی اطراف میں جلتی رہے۔ عنقریب تو معلوم کر لے گا کہ ہم میں سے کون ایسے کام سے پاک صاف ہے۔ اور تو جان لے گا کہ ہماری کس زمین کو ضرر پہنچا ہے۔" (بخاری)

٦٥١٥ـ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ

"سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

(٦٥١٤) بخاری: ٤٠٣٢۔ مسلم: ١٧٤٦۔ ابوداود: ٢٦١٥۔ ترمذی: ١٥٥٢۔ ابن ماجه: ٢٨٤٤۔ احمد: ٦٠١٨۔ دارمی: ٢٤٦٠

(٦٥١٥) بخاری: ٤٠٣١۔ مسلم: ١٧٤٦۔ ابوداود: ٢٦١٥۔ ترمذی: ١٥٥٢۔ ابن ماجه: ٢٨٤٤۔ احمد: ٦٠١٨۔ دارمی: ٢٤٦٠

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ حَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَنَزَلَتْ (مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ أَوْتَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُوْلِهَا فَبِإِذْنِ اللّٰهِ). (رواه البخاري، ٤٠٣١)

نے بنونضیر کے بویرہ مقام والے کھجوروں کے باغات کٹوا دیئے اور جلا دیئے تو یہ آیت نازل ہوئی (جو نرم شاخ تم کاٹتے ہو یا اس کی جڑوں پر قائم رہنے دیتے ہو پس یہ اللہ کے حکم سے ہے۔" (بخاری)

٦٥١٦۔عَنِ ابْنَةِ مُحَيِّصَةَ عَنْ أَبِيْهَا مُحَيِّصَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ ظَفِرْتُمْ بِهِ مِنْ رِجَالِ يَهُوْدَ فَاقْتُلُوْهُ فَوَثَبَ مُحَيِّصَةُ عَلَى شَبِيْبَةَ رَجُلٍ مِنْ تُجَّارِيَهُوْدَ كَانَ يُلَابِسُهُمْ فَقَتَلَهُ وَكَانَ حُوَيِّصَةُ إِذْ ذَاكَ لَمْ يُسْلِمْ وَكَانَ أَسَنَّ مِنْ مُحَيِّصَةَ فَلَمَّا قَتَلَهُ جَعَلَ حُوَيِّصَةُ يَضْرِبُهُ وَيَقُوْلُ يَا عَدُوَّاللّٰهِ أَمَا وَاللّٰهِ لَرُبَّ شَحْمٍ فِي بَطْنِكَ مِنْ مَالِهِ (فَقَالَ لَهُ أَبِي: قَتَلْتَهُ لِأَنَّهُ أَمَرَنِي بِذٰلِكَ مَنْ لَوْأَمَرَنِي بِقَتْلِكَ مَاتَرَكْتُكَ. فَأَسْلَمَ عَمِّي عِنْدَ ذٰلِكَ. (لِأَبِي دَاوُدَ، ٣٠٠٢) مِنْ قَوْلِهِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْلِهِ مِنْ مَالِهِ قُلْتُ كَذَا فِي الْأَصْلِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَنْ أَخْرَجَ الْجَمِيْعَ وَمِثْلَ هٰذَا فِيْهِ كَثِيْرٌ)

"بنت محیصہ اپنے باپ سے روایت کرتی ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کو یہود کی عہد شکنی کی اطلاع دیدی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہود کے جس آدمی پر تمہارا ہاتھ پہنچے قتل کر دو۔ پس محیصہ نے شبیبہ نامی یہودی تاجر کو قتل کر دیا مقتول ان کے پاس بیٹھا کرتا تھا۔ وہ کہتی ہیں: میرا چچا حویصہ ابھی مسلمان نہیں ہوا تھا۔ اور میرے باپ سے بڑا تھا تو حویصہ میرے باپ کو مارتا اور کہتا: اے دشمن خدا! تیرے پیٹ کی کتنی ہی چربی اس کے مال سے ہے، تو میرے باپ نے کہا میں نے اس شخصیت کے حکم سے اس کو قتل کیا اگر وہ مجھے تیرے قتل کرنے کا حکم دیں تو میں تجھے بھی ترک نہیں کروں گا۔ تو اس وقت میرا چچا مسلمان ہو گیا۔

ابو داود رحمہ اللہ نے "قال ﷺ" سے من مالہ تک نقل کیا ہے۔ میں کہتا ہوں: اصل میں بھی اسی طرح ہے اور جسنے مکمل حدیث کی تخریج کی ہے اس کا تذکرہ نہیں کیا گیا، اس طرح کی روایات اس میں بہت ہیں۔"

٦٥١٧۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ حَارَبَتِ النَّضِيْرُوَقُرَيْظَةُ فَأَجْلَى بَنِي النَّضِيْرِ وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتّٰى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَاءَ هُمْ وَأَوْلَادَهُمْ

"سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بنونضیر اور بنوقریظہ نے رسول اللہ ﷺ سے جنگ کی تو آپ ﷺ نے بنونضیر کو جلا وطن کر دیا، اور بنوقریظہ کو احسان کر کے رہنے دیا۔ پھر انہوں نے بھی جنگ کی تو ان کے مرد قتل ہوئے، اور ان کی عورتیں بچے، اور مال

(٦٥١٦) ابوداود: ٣٠٠٢۔ ضعیف (البانی): ٦٤٨.

(٦٥١٧) بخاری: ٤٠٢٨۔ مسلم: ١٧٦٥۔ ابوداؤد: ٣٠٠٣۔ احمد: ٩٥١٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوْا بِالنَّبِيِّ ﷺ فَآمَنَهُمْ وَأَسْلَمُوْا وَأَجْلَى يَهُوْدَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنُقَاعَ وَهُمْ رَهْطُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُوْدَ بَنِي حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُوْدِ الْمَدِينَةِ. (رواه البخاري، ٤٠٢٨)

مسلمانوں پر تقسیم کر دیے۔ البتہ جوان میں سے رسول اللہ ﷺ سے مل کر ایمان لائے، اسلام قبول کیا تو وہ اپنے مال و اہل کے مالک رہے۔ آپ ﷺ نے مدینہ سے تمام یہود جلاوطن کر دیے۔ بنو قینقاع بھی جو عبداللہ بن سلام کی برادری کے لوگ تھے اور یہود بنو حارثہ بھی اور سب ہی یہود مدینہ سے نکال دیے۔"

٦٥١٨ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ انْطَلِقُوْا إِلَى يَهُوْدَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَنَادَاهُمْ يَا مَعْشَرَ يَهُوْدَ أَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا فَقَالُوْا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ ذٰلِكَ أُرِيْدُ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ فَقَالُوْا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ ثُمَّ قَالَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اعْلَمُوْا أَنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَإِنِّي أُرِيْدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوْا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ. (رواه البخاري، ٦٩٤٤)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اتفاقاً ہم مسجد میں تھے کہ نبی ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے اور فرمایا: یہود کے پاس (میرے ساتھ) چلو اور ہم آپ کے ساتھ وہاں گئے، یہاں تک کہ ہم ان کے مدرسے پہنچ گئے تو آپ نے فرمایا: اے یہود! اسلام لے آؤ سلامت رہو گے تو انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے پیغام پہنچا دیا ہے۔ فرمایا: میں یہی ارادہ کرتا ہوں کہ تم اسلام قبول کرو، سلامت رہو گے۔ انہوں نے پھر کہا: آپ نے تبلیغ کر دی ہے۔ فرمایا: میں یہی ارادہ کرتا ہوں اور تیسری بار بھی دعوت دی اور پھر فرمایا: زمین اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے، اور میں نے تمہیں یہاں سے جلاوطن کرنے کا ارادہ کیا ہے تو جس کا یہاں مال ہے وہ فروخت کر دے ورنہ جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے۔" (بخاری)

٦٥١٩ـ عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ: كَتَبَ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ قَتَلْتَ رَجُلَيْنِ لَهُمَا مِنْكَ جِوَارٌ فَابْعَثْ بِدِيَتِهِمَا فَانْطَلَقَ ﷺ إِلَى قُبَاءٍ ثُمَّ مَالَ إِلَى بَنِي النَّضِيرِ يَسْتَعِينُهُمْ فِي دِيَتِهِمَا وَمَعَهُ نَفَرٌ

"عمرو بن امیہ کا بیان ہے کہ عامر بن طفیل نے نبی ﷺ کو خط لکھا۔ آپ نے دو ایسے آدمی قتل کیے ہیں جن کو آپ کی طرف سے امن حاصل تھا۔ ان کی دیت ارسال کرو۔ پس نبی ﷺ قبا تشریف لے گئے۔ پھر چند مسلمان ساتھ لے کر بنو نضیر کے پاس گئے اور دیت میں تعاون کرنے کے لیے فرمایا:

(٦٥١٨) بخاری: ٦٩٤٤۔ مسلم: ١٧٦٥۔ ابوداود: ٣٠٠٣۔ احمد: ٩٥١٧۔

(٦٥١٩) رزین۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاسْتَنَدَ إِلَى جِدَارٍ فَكَلَّمَهُمْ فَقَالُوْا نَعَمْ أَحَدُهُمْ فَصَعِدَ عَلَى رَأْسِ الْجِدَارِ لِيُدْلِي صَخْرَةً فَأَخْبَرَهُ جِبْرِيْلُ فَقَامَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالَ لَقَدْ هَمَّتِ الْيَهُوْدُ بِقَتْلِي فَقَالَ لِمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ اذْهَبْ إِلَى الْيَهُوْدِ فَقُلْ: أُخْرُجُوْا مِنَ الْمَدِيْنَةِ لَا تُسَاكِنُوْنِي فِيْهَا فَأَجْلَاهُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَنْ أَرَادَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَرَغِبَ فِيْهِمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيِّ بْنِ سَلُوْلَ فَوَهَبَهُمْ لَهُ.

(رواہ رزین)

آپ نے ایک دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر ان لوگوں سے بات چیت کی تو انہوں مثبت جواب دیا، لیکن ان کا ایک آدمی دیوار پر چڑھا تاکہ آپ ﷺ پر چٹان گرادے۔ جبریل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو خبر دی تو آپ ﷺ اٹھ کر چلے آئے، اور آپ ﷺ کے پیچھے مسلمان بھی آ گئے۔ فرمایا: یہود نے میرے قتل کا ارادہ کیا تھا۔ آپ ﷺ نے محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو پیغام دے کر روانہ کیا کہ مدینہ سے چلے جاؤ تم میرے ساتھ مدینہ میں نہیں رہو گے۔ پھر ان کے خلاف آپ ﷺ نے ایک دوسرا ارادہ کیا تھا۔ مگر عبداللہ بن ابی بن سلول نے دلچسپی لی، اور آپ ﷺ نے اس کے لیے ان کو صرف جلاوطن ہی کر دیا۔'' (رزین)

شرح: بنونضیر یہودیوں کا ایک بہت بڑا قبیلہ ہے، سورت الحشر (پ ۲۸، آیت ۱ تا ۷) اسی غزوۂ بنونضیر کے بارے میں ہی تفصیل بتا رہی ہیں۔

ان کا رئیس حی بن اخطب تھا، بنونضیر نے عہد شکنی کی، یہ واقعہ بدر کے چھ ماہ بعد پیش آیا۔

مدینہ منورہ کے ایک کونہ میں ان کی رہائش گاہیں اور ان کے نخلستان تھے۔ اس کا سبب یہ تھا کہ نبی اکرم ﷺ دو آدمیوں کی دیت کے معاملہ میں ان کے پاس گئے تو انہوں نے کہا، ہاں، ہم پورا تعاون کرتے ہیں، مگر انہوں نے سوچا آپ ﷺ کو ختم کرنے کا جو آج موقع ہے یہ کبھی نہ ملے گا، ایک آدمی کو انہوں نے جہاں آپ تشریف فرما تھے، اس کے چھت پر بھیجا اور کہا کہ وہ پتھر پھینک دے، اس کا نام عمرو بن فاش تھا۔ نبی اکرم ﷺ کو بذریعہ وحی آگاہ کیا گیا، تو آپ ﷺ نے یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ جیسے آپ قضائے حاجت کے لیے جا رہے ہیں، وہاں سے باہر تشریف لے آئے کہ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آئے، خاموشی سے چل دیئے، آپ ﷺ کے ساتھیوں نے آپ کا کافی انتظار کیا، انہیں کسی نے بتایا کہ نبی ﷺ کو تو میں نے دیکھا ہے، آپ مدینہ میں داخل ہو رہے تھے تو پھر مسلمان مدینہ میں آئے تو آپ ﷺ نے انہیں بنونضیر کے یہودیوں کے اس ناپاک منصوبہ سے آگاہ کیا۔

دوسرا سبب اس کا یہ بھی بیان ہوا ہے کہ غزوۂ بدر کے بعد قریش کی دھمکی سے مرعوب ہو کر بنونضیر نے اس پر اتفاق کیا کہ نبی ﷺ کو دھوکے سے قتل کر دیں۔ انہوں نے نبی ﷺ کو پیغام بھیجا تین آدمی لے کر آئیں اور ہمارے علما سے ملاقات کریں، اگر وہ ایمان لے آئے تو ہم بھی ایمان لے آئیں گے، آپ ﷺ نے اس بات کو قبول کر لیا، مگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے تین آدمیوں کو تیار کیا تھا کہ وہ خنجر چھپا کر رکھیں جونہی بات چیت کا آغاز ہوتو وہ حملہ آور ہو جائیں، لیکن بنو نضیر کی ایک خاتون نے اپنے ایک انصاری بھائی کو اس خطرناک منصوبہ سے آگاہ کر دیا۔ اس نے یہ نبی ﷺ کو بتا دیا، تو نبی ﷺ رستہ سے ہی واپس تشریف لے آئے، اور آپ ﷺ نے ان کا چھ دن تک محاصرہ کیا، کیونکہ یہ قلعہ بند ہو گئے تھے، ان کی کھجوریں کاٹ دیں اور انہیں آگ لگا دی، بنونضیر کو منافقوں نے دلاسہ بھی دیا مگر وہ نہ آئے، تو اللہ نے ان کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب ڈال دیا، انہوں نے خود ہی کہا، ہم جلا وطن ہونے کے لیے تیار ہیں، مگر اتنی اجازت دیں جو ہم اٹھا کر اور اونٹوں پر لاد کر لے جائیں اس سے ہمیں نہ روکا جائے تو اس پر صلح طے پائی اور محاصرہ اٹھا لیا گیا۔ انہیں تین دن کے اندر اندر جلا وطن ہونے کی مہلت دی گئی، وہ خیبر اور شام کے علاقہ میں چلے گئے یہ مال فئی صرف نبی ﷺ کی ملکیت تھا۔ (فتح الباری ۷/ ۳۳۰، ۳۳۱)

٦٥٢٠ـ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأْذَنْ لِي أَنْ أَقُوْلَ شَيْئًا قَالَ قُلْ فَأَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ سَأَلَنَا صَدَقَةً وَإِنَّهُ قَدْ عَنَّانَا وَإِنِّي قَدْ أَتَيْتُكَ أَسْتَسْلِفُكَ قَالَ وَأَيْضًا وَاللّٰهِ لَتَمَلُّنَّهُ قَالَ إِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ فَلَا نُحِبُّ أَنْ نَدَعَهُ حَتّٰى نَنْظُرَ إِلٰى أَيِّ شَيْءٍ يَصِيْرُ شَأْنُهُ وَقَدْ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو غَيْرَ مَرَّةٍ فَلَمْ يَذْكُرْ وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ أَوْ فَقُلْتُ لَهُ فِيْهِ وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ أُرَى فِيْهِ وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ نَعَمْ ارْهَنُوْنِي قَالُوْا أَيَّ شَيْءٍ تُرِيْدُ قَالَ ارْهَنُوْنِي نِسَاءَكُمْ قَالُوْا كَيْفَ

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کعب بن اشرف کے لیے کون ہے؟ اس نے اللہ اور رسول ﷺ کو تکلیف دی ہے۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ پسند کرتے ہیں کہ میں اس کو قتل کر دوں؟ فرمایا: ہاں، اس نے کہا: اپنے خلاف باتیں کرنے کی مجھے اجازت دیں۔ فرمایا: کہہ لے، تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اس کے پاس گیا اور باتیں کیں اور پرانے تعلقات کا ذکر کیا اور کہا: اس آدمی (یعنی نبی علیہ السلام) نے صدقہ وصول کرنے کا ارادہ کیا ہے، اور ہمیں مشقت میں ڈال دیا۔ اس نے یہ سن کر کہا ابھی اور بھی بہت کچھ تمہیں پریشان کرے گا۔ اس نے کہا: اب تو ہم نے ان کی پیروی کی ہے اور اس کو فی الحال ترک نہیں کرتے اور دیکھتے ہیں کہ اس کا معاملہ کہاں تک جاتا ہے۔ میں ارادہ لے کر آیا ہوں کہ تجھ سے کچھ ادھار لوں۔ اس نے کہا: میرے پاس کیا گروی رکھو گے؟ ایسا کرو تم اپنی عورتیں میرے پاس گروی رکھ دو۔ اس نے کہا: تو عرب کا خوبصورت آدمی ہے تیرے پاس ہم عورتیں کیسے رہن رکھیں؟ اس نے کہا: تم اپنی

(٦٥٢٠) بخاري: ٤٠٣٧ـ مسلم: ١٨٠١ـ ابوداؤد: ٢٧٦٨

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نَرْهَنُكَ نِسَاءَ نَا وَأَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ فَارْهَنُونِي أَبْنَاءَ كُمْ قَالُوْا كَيْفَ نَرْهَنُكَ أَبْنَاءَ نَا فَيُسَبُّ أَحَدُهُمْ فَيُقَالُ رُهِنَ بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ هٰذَا عَارٌ عَلَيْنَا وَلٰكِنَّا نَرْهَنُكَ اللَّامَةَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي السِّلَاحَ فَوَاعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ فَجَاءَهُ لَيْلًا وَمَعَهُ أَبُوْنَائِلَةَ وَهُوَ أَخُوْ كَعْبٍ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْحِصْنِ فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ أَيْنَ تَخْرُجُ هٰذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَأَخِي أَبُوْنَائِلَةَ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو قَالَتْ أَسْمَعُ صَوْتًا كَأَنَّهُ يَقْطُرُ مِنْهُ الدَّمُ قَالَ إِنَّمَا هُوَ أَخِي مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِيْعِي أَبُوْنَائِلَةَ إِنَّ الْكَرِيْمَ لَوْ دُعِيَ إِلَى طَعْنَةٍ بِلَيْلٍ لَأَجَابَ قَالَ وَيُدْخِلُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مَعَهُ رَجُلَيْنِ قِيْلَ لِسُفْيَانَ سَمَّاهُمْ عَمْرٌو وَقَالَ سَمَّى بَعْضَهُمْ قَالَ عَمْرٌو جَاءَ مَعَهُ بِرَجُلَيْنِ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو أَبُوْعَبْسِ بْنُ جَبْرٍ وَالْحَارِثُ بْنُ أَوْسٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ عَمْرٌو جَاءَ مَعَهُ بِرَجُلَيْنِ فَقَالَ إِذَا مَاجَاءَ فَإِنِّي قَائِلٌ بِشَعَرِهِ فَأَشَمُّهُ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْنِي اسْتَمْكَنْتُ مِنْ رَأْسِهِ فَدُوْنَكُمْ فَاضْرِبُوْهُ وَقَالَ مَرَّةً ثُمَّ أُشِمُّكُمْ فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ مُتَوَشِّحًا وَهُوَ يَنْفَحُ مِنْهُ رِيْحُ الطِّيْبِ فَقَالَ مَارَأَيْتُ كَالْيَوْمِ رِيْحًا أَيْ أَطْيَبَ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو قَالَ عِنْدِي أَعْطَرُ نِسَاءِ الْعَرَبِ وَأَكْمَلُ الْعَرَبِ

اولاد رہن رکھ دو۔ اس نے کہا: ہمارے بچوں میں سے کسی کو گالی دی جائے گی کہ تو دو وسق کھجور میں رہن رہا تھا۔ البتہ ہم تیرے پاس اپنے ہتھیار رہن رکھتے ہیں۔ اس نے کہا: ہاں، وہ رکھ دو۔ اور وعدہ کیا کہ اس کے پاس حارث، ابوعبس بن جبر اور عباد بن بشر کو بھی لائے گا۔ یہ لوگ کعب بن اشرف کے پاس رات کے وقت حاضر ہوئے اور اس کو آواز دی تو وہ ان کے لیے بالا خانے سے اتر آیا۔ اس کی بیوی نے کہا: ایسا لگتا ہے گویا خون گرنے کی آواز سن رہی ہوں۔ اس نے کہا: میرا رضاعی بھائی ابو نائلہ اور محمد بن مسلمہ ہے۔ اور شریف آدمی کو اگر رات کے وقت نیزہ مارنے کے لیے بھی بلایا جائے تو وہ تب بھی بات قبول کرتا ہے۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اپنے رفقا سے کہا: جب وہ آئے گا تو اس کے سر پر میں ہاتھ ڈالوں گا تو تم اس کا کام تمام کر دینا۔

جب وہ اترا تو خوشبو میں لت پت تھا۔ ان لوگوں نے کہا: ہمیں تیری اچھی خوشبو بہت زیادہ پسند ہے۔ اس نے کہا: میرے گھر میں فلاں عورت ہے جو عرب کی عورتوں میں سب سے زیادہ اچھی خوشبو تیار کرتی ہے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا: اگر اجازت ہو تو تیری خوشبو سونگ لوں؟ اس نے کہا: ہاں، اس نے ہاتھ لگایا بعد میں دوسرے لوگوں نے خوشبو سونگی محمد بن مسلمہ نے پھر کہا: کیا اجازت ہے دوبارہ خوشبو لے لوں؟ اس نے کہا: ہاں، پس اس نے اس کا سر قابو کیا اور کہا: تم اپنا کام کر جاؤ۔ تو انہوں نے قتل کر دیا۔" (بخاری)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ عَمْرٌو فَقَالَ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَشَمَّ رَأْسَكَ قَالَ نَعَمْ فَشَمَّهُ ثُمَّ أَشَمَّ أَصْحَابَهُ قَالَ أَتَأْذَنُ لِي قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا اسْتَمْكَنَ مِنْهُ قَالَ دُونَكُمْ فَقَتَلُوهُ. (رواه البخاري، ٤٠٣٧)

٦٥٢١ــ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى أَبِي رَافِعِ الْيَهُودِيِّ رِجَالاً مِنَ الأَنْصَارِ فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَتِيكٍ وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُؤْذِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُعِينُ عَلَيْهِ وَكَانَ فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ فَلَمَّا دَنَوْا مِنْهُ وَقَدْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَرَاحَ النَّاسُ بِسَرْحِهِمْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لأَصْحَابِهِ اجْلِسُوا مَكَانَكُمْ فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ وَمُتَلَطِّفٌ لِلْبَوَّابِ لَعَلِّي أَنْ أَدْخُلَ فَأَقْبَلَ حَتَّى دَنَا مِنَ الْبَابِ ثُمَّ تَقَنَّعَ بِثَوْبِهِ كَأَنَّهُ يَقْضِي حَاجَةً وَقَدْ دَخَلَ النَّاسُ فَهَتَفَ بِهِ الْبَوَّابُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تَدْخُلَ فَادْخُلْ فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُغْلِقَ الْبَابَ فَدَخَلْتُ فَكَمَنْتُ فَلَمَّا دَخَلَ النَّاسُ أَغْلَقَ الْبَابَ ثُمَّ عَلَّقَ الأَغَالِيقَ عَلَى وَتِدٍ قَالَ فَقُمْتُ إِلَى الأَقَالِيدِ فَأَخَذْتُهَا فَفَتَحْتُ الْبَابَ وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُسْمَرُ عِنْدَهُ وَكَانَ فِي عَلاَلِيَّ لَهُ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْهُ أَهْلُ سَمَرِهِ صَعِدْتُ إِلَيْهِ فَجَعَلْتُ كُلَّمَا فَتَحْتُ بَابًا أَغْلَقْتُ عَلَيَّ مِنْ دَاخِلٍ قُلْتُ إِنَّ الْقَوْمَ نَذِرُوا بِي لَمْ يَخْلُصُوا

''سیدنا براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ابو رافع یہودی کی طرف رسول اللہ ﷺ نے چند انصاری صحابہ روانہ کیے، اور ان پر سیدنا عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا۔ ابو رافع یہودی نبی ﷺ کو ایذا دیتا، اور آپ ﷺ کے خلاف کفار کی مدد کرتا تھا۔ اور وہ حجاز میں اپنے قلعے میں رہتا تھا۔ جب یہ اس کے قریب گئے تو سورج غروب ہو چکا تھا، اور لوگ مویشی چرا کر واپس آ چکے تھے۔ عبداللہ نے اپنے رفقا سے کہا: تم اپنی جگہ بیٹھ رہو۔ میں جاتا ہوں اور دربان سے نرمی کرتا ہوں ممکن ہے میں داخل ہو جاؤں۔ پس وہ دروازے کے قریب جا کر اپنا کپڑا ڈھانپنے لگا جیسا کوئی قضائے حاجت کرنا چاہتا ہے۔ تو دربان نے آواز دی اے بندۂ خدا! اگر تو اندر آنا چاہتا ہے تو آ جا میں دروازہ بند کرنے لگا ہوں۔ میں اندر داخل ہو کر چھپ گیا اور جب لوگ داخل ہو چکے تو اس نے دروازہ بند کر دیا اور تمام تالے لگا دیے۔

جہاں چابیاں رکھی تھیں میں نے وہ لے کر دروازہ کھولا۔ ابو رافع کے پاس رات کو قصے سنائے جاتے تھے، اور وہ اپنے بالا خانے میں تھا۔ جب قصہ گو اس کے پاس سے چلے گئے تو میں نے اس کے پاس جانے کے لیے سب دروازے ایک ایک کر کے کھولے۔ پھر اس لیے اندر سے بند کرتا گیا کہ میں نے دل میں کہا: اگر لوگوں کو میرا پتہ چل جائے تو وہ میرے تک نہ آ سکیں گے یہاں تک کہ میں اس کو قتل کر دوں گا۔ میں اس کے پاس پہنچا

(٦٥٢١) بخاري: ٤٠٣٩.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

إِلَى حي اقْتُلَه فانْتَهيتُ إليهِ فإذا هُوفي بَيْتٍ مُظلم وسط عِيالِه لاأَدْرِي أَيْنَ هُومِن الْبَيْتِ فَقُلْتُ يااَبارافِعٍ قال مَنْ هٰذا فَأَهْوَيْتُ نَحْوالصَّوْتِ فَأَضْرِبُهُ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ وَأَنادَهِشٌ فَما أَغْنَيْتُ شَيْئًا وَصَاحَ فَخَرَجْتُ مِنَ الْبَيْتِ فَأَمْكُثُ غَيْرَبَعِيدٍ ثُمَّ دَخَلْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ ماهٰذا الصَّوْتُ يااَبارافِعٍ فَقَالَ لِأُمِّكَ الْوَيْلُ إِنَّ رَجُلًا فِي الْبَيْتِ ضَرَبَنِي قَبْلُ بِالسَّيْفِ قَالَ فَأَضْرِبُهُ ضَرْبَةً أَثْخَنَتْهُ وَلَمْ أَقْتُلْهُ ثُمَّ وَضَعْتُ ظُبَةَ السَّيْفِ فِي بَطْنِهِ حَتّٰى أَخَذَ فِي ظَهْرِهِ فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ بَابًا بَابًا حَتّٰى انْتَهَيْتُ إِلٰى دَرَجَةٍ لَهُ فَوَضَعْتُ رِجْلِي وَأَنَا أُرٰى أَنِّي قَدِ انْتَهَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ فَانْكَسَرَتْ سَاقِي فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ لَا أَخْرُجُ اللَّيْلَةَ حَتّٰى أَعْلَمَ أَقَتَلْتُهُ فَلَمَّا صَاحَ الدِّيكُ قَامَ النَّاعِي عَلَى السُّورِ فَقَالَ أَنْعَى أَبَارَافِعٍ تَاجِرَ أَهْلِ الْحِجَازِ فَانْطَلَقْتُ إِلٰى أَصْحَابِي فَقُلْتُ النَّجَاءَ فَقَدْ قَتَلَ اللّٰهُ أَبَارَافِعٍ فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ ابْسُطْ رِجْلَكَ فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا فَكَأَنَّهَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ. (رواه البخاري، ٤٠٣٩)

تو وہ تاریک مکان میں اپنے اہل وعیال کے درمیان تھا۔ میں نہیں جانتا تھا کہ وہ گھر میں کس جگہ ہے۔ میں نے کہا: ابورافع! اس نے کہا: یہ کون ہے؟ تو میں آواز آنے کی جگہ پر گیا، اور اس پر تلوار ماری اور میں وحشت میں تھا جس کی وجہ سے وار کچھ نہ کرسکا اور وہ چیخ پڑا میں گھر سے نکل کر دور جا ٹھہرا اور میں پھر اس کے پاس گیا اور پوچھا اے ابورافع یہ آواز کیسی تھی؟ اس نے کہا تیری ماں کے لیے افسوس ہے! گھر میں کوئی آدمی تھا جس نے تھوڑی ساعت پہلے میرے اوپر تلوار ماری ہے۔ پس میں نے اس پر تلوار ماری اور خون آلود کردیا مگر قتل نہ کرسکا۔ پھر میں نے تلوار کی نوک اس کے پیٹ پر رکھی اور اس کی پشت تک پہنچا دی۔ اب مجھے یقین آیا کہ میں نے اس کو قتل کردیا ہے۔

پھر میں ایک ایک کر کے دروازوں کو کھولتا اور نکلتا رہا یہاں تک کہ میں آخری سیڑھی تک پہنچ گیا۔ اور میری رائے تھی کہ میں اتر کر زمین تک پہنچ چکا ہوں میں نے قدم رکھا تو چاندنی رات میں گر پڑا اور میری پنڈلی ٹوٹ گئی میں نے پگڑی اتار کر اس پر باندھی اور بڑے دروازے کے پاس چلا گیا میں نے اپنے دل میں کہا: میں یہ معلوم کرنے کے بغیر یہاں سے نہیں جاؤنگا کہ میں نے اس کو قتل کردیا ہے۔ جب مرغ بولا تو قلعے کی دیوار پر موت کی خبر دینے والے نے آواز دی لوگو! ابورافع تاجر اہل حجاز کی موت کی میں خبر دیتا ہوں۔ میں اپنے رفقا کے پاس گیا، اور ان سے کہا۔ راہ نجات اختیار کرو اللہ نے ابو رافع کو قتل کردیا ہے۔ پھر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا قصہ سنایا۔ فرمایا: اپنا پاؤں سیدھا کر، میں نے پاؤں پھیلا دیا۔ آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک اس پر پھیر دیا تو اسی وقت ایسے درست ہو گیا گویا مجھے کبھی کوئی درد پہنچا ہی نہیں تھا۔'' (بخاری)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٦٥٢٢ ـ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الَّذِيْنَ قَتَلُوا ابْنَ أَبِي الْحَقِيْقِ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ قَالَ فَكَانَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يَقُوْلُ بَرَّحَتْ بِنَاامْرَأَةُ ابْنِ أَبِي الْحَقِيْقِ بِالصِّيَاحِ فَأَرْفَعُ السَّيْفَ عَلَيْهَا ثُمَّ أَذْكُرُنَهْيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَكُفُّ وَلَوْلَاذٰلِكَ اسْتَرَحْنَا مِنْهَا. (رواه مالك، ٩٨٠)

(لِمَالِكٍ: وَهُوَ أَبُوْرَافِعٍ عَبْدُ اللّٰهِ وَيُقَالُ سَلَامُ بْنُ أَبِي الْحَقِيْقِ كَانَ بِخَيْبَرَ وَيُقَالُ إِنَّهُ كَانَ فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ هُوَ بَعْدَكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ).

”سیدنا عبدالرحمٰن بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ نے ابن ابی الحقیق کو قتل کرنے والوں کو عورتوں اور بچوں کے قتل کرنے سے منع کیا تھا۔ اور ان صحابہ میں سے ایک مرد کہا کرتا تھا: اس کی بیوی نے ہمیں دیکھ کر چیخ لگائی تو میں نے اس پر کئی بار تلوار سونت لی مگر میں آپ ﷺ کی ممانعت کو یاد کر کے تلوار روک دیتا تھا اگر یہ ممانعت نہ ہوتی تو اس کو قتل کر کے ہم آرام حاصل کرتے۔ (مالک)

امام مالک نے کہا: یہ ابورافع ہی تھا جس کا نام عبداللہ ہے، اور اسی کو سلام بن ابی حقیق بھی کہا جاتا ہے اور وہ خیبر میں رہتا تھا اور کہا جاتا ہے کہ وہ حجاز میں اپنے قلعے میں رہتا تھا۔ زہری رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ اس کو کعب بن اشرف کے بعد قتل کیا گیا۔“

شــرح: اس کے قتل کا واقعہ ۳ ہجری ربیع الاول میں ہوا تھا، یہ بنونبہان میں سے تھا، جاہلیت میں اس کے باپ نے قتل کیا تھا، اور مدینہ میں چلا آیا، بنونضیر کا حلیف بنا، ان میں بڑا شرف پایا، اور عقیلہ بنت ابی الحقیق سے شادی کی۔ اس سے یہ کعب پیدا ہوا، یہ کعب بڑا جسیم اور بڑے پیٹ والا تھا، مسلمانوں کی ہجو کیا کرتا تھا اور مسلمان خواتین کا ذکر اپنے اشعار میں بیان کر کے انہیں بہت اذیت دیتا تھا، رسول اکرم ﷺ کی ہجو کیا کرتا تھا۔

آپ ﷺ نے پانچ آدمی بھیج کر اسے قتل کروا دیا۔

اس سے ثابت ہوا جس مشرک تک دعوت پہنچ چکی ہو پھر وہ نقصان دہ ہو تو اسے بغیر دعوت دیئے قتل کرنا جائز ہے۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جنگ میں وہ بات کرنا جو خلاف حقیقت ہے ضرورت کے تحت ایسی بات کرنا جائز ہے۔

اس میں کعب کی بیوی کی ذہانت کا بھی علم ہوتا ہے۔ (فتح الباری: ۷/ ۳۴۰)

(۲) ابورافع، نام اس کا عبداللہ بن ابی الحقیق تھا، جن بزرگوں نے کعب کو قتل کیا، ان کا تعلق ان انصار کے ساتھ تھا جو اوس میں سے تھے، اور خزرج اور اوس کا معاملہ آپس میں قابل رشک تھا۔ اب خزرج کے آدمیوں نے ایسا کارنامہ سرانجام دینے کی اجازت مانگی، اور خود ہی ذکر کیا ابی حقیق خیبر میں ہے، وہ بھی زبان دراز ہے یہ گئے اور اسے اس کے گھر میں ہی قتل کر دیا۔

(٦٥٢٢) موطا: ٩٨٠.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اس کے قتل کے بارے میں تاریخ کے تعین میں اختلاف ہے، رمضان ٦ ہجری، ٥ ہجری، ذوالحج ۴ ہجری ایک قول رجب ۳ ہجری کا بھی ہے۔

ان سے یہ ثابت ہوا کہ جو شخص رسول اکرم ﷺ کے خلاف ہاتھ، زبان اور مال سے مدد کرتا ہے اسے قتل کرنا جائز ہے۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ جن سے جنگ ہو رہی ہو ان کی اطلاعات حاصل کرنا، اور ان کی جاسوسی کرنا جائز ہے۔ مصلحت کے تحت بات کو پوشیدہ رکھنا بھی جائز ہے۔ (فتح الباری : ۷/ ۳٤٥)

پروفیسر عبدالقیوم لائبریری
کتاب نمبر 002543
دارالمعارف ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یادداشت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

انصار السنہ
پبلیکیشنز

کے زیر اہتمام

سلسلۃ خدمۃ الحدیث النبوی

کے عنوان سے شائع کردہ

خوبصورت اور معیاری مطبوعات

اردو زبان میں پہلی مرتبہ

ترجمہ، شرح اور تحقیق وتخریج کے ساتھ

اسلامی اکادمی

الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور

فون: 042-37357587